مَعدِنُ الحَقَائِق

شرح اُردو

کنزُ الدَّقَائِق

مع جدید اضافات

مولانا محمد حنیف گنگوہی صاحب
فاضل دارالعلوم دیوبند

دار الاشاعت کراچی

مَعْدِنُ الحَقَائِق

معدن الحقائق

شرح اردو

کنز الدقائق

مع جدید اضافات

جلد اوّل

مولانا محمد حنیف گنگوہی صاحب
فاضل دارالعلوم دیوبند

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان [illegible]

جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر 3792

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : [illegible]ء علمی گرافکس کراچی
ضخامت : 468 صفحات

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارہ القرآن والعلوم الاسلامیہ 437-B دیوبند روڈ لسبیلہ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور

ادارہ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
ادارہ اسلامیات 190 انارکلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

کتب خانہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
At Continental (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

فہرست مضامین مقدمہ معدن الحقائق شرح کنز الدقائق

دیباچہ	۷
مقدمہ	۹
ماخذ علوم	۹
عہد اول صحابہ اور فقہ کی تدوین	۹
حضرت عبداللہ بن مسعود	۹
حضرت علقمہ بن قیس	۱۰
حضرت ابراہیم نخعی	۱۰
حضرت حماد بن ابی سلیمان	۱۰
واضع علم فقہ امام اعظم ابوحنیفہ	۱۰
تدوین فقہ	۱۰
حضرت امام محمد	۱۰
امام اعظم اور روایت حدیث	۱۱
تحصیل علم حدیث	۱۱
مدارج شریعت اور شیخ فقہ	۱۱
مسلک المذہب	۱۲
انواع روایات	۱۳
صحیح مسائل	۱۳
غیر ظاہر الروایت اور مذہب کے خلاف	۱۳
امام ابو یوسف	۱۳
امام محمد	۱۳
امام زفر	۱۳
فقہ کی تحقیق	۱۴
فقہ کے اصول	۱۴
علم فقہ کی تعریف	۱۵
علم فقہ کا مقصد	۱۵
علم فقہ کا ماخذ	۱۵
علم فقہ کے متعلق ضروری علم	۱۶
مسائل فقہ	۱۶
علم فقہ کی فضیلت	۱۶
طبقات فقہاء	۱۷
طبقات مسائل فقہیہ	۱۷

بعض امور مطلوبہ کی ضروری تشریح	۱۸
ظاہر الروایت اور روایات	۱۸
نوادر یا واقعات	۱۸
قیاس کی حجیت	۱۸
شروط قیاس	۱۹
تعبیرات الفاظ	۱۹
تخریج چاروں	۲۰
وہ مسائل جن میں امام اعظم سے دو روایات ہیں	۲۰
وہ مسائل جن میں امام اعظم سے رجوع ثابت ہے	۲۸
وہ مسائل جن میں امام اعظم سے منقول تفریع ثابت ہے	۲۹
وہ مسائل جن میں امام ابو یوسف سے رجوع ثابت ہے	۳۰
وہ مسائل جن میں امام ابو یوسف کے قول ہیں	
قول کی طرف رجوع کیا ہے	۳۲
وہ مسائل جن میں امام ابو یوسف سے رجوع ثابت ہے	۳۳
وہ مسائل جن میں امام ابو یوسف سے رجوع ثابت نہیں	۳۴
وہ مسائل جن میں امام محمد سے رجوع ثابت ہے	۳۴
وہ مسائل جن میں امام محمد سے رجوع ثابت نہیں	۳۷
اصول دینی	
کنز الدقائق پر ظاہر الروایت مسائل	۳۸
کنز الدقائق کے غیر متفق مسائل	۵۳
وہ مسائل جن میں دو قول منقول ہیں	۶۵
ترجمہ صاحب کنز الدقائق	۶۹
نسب اور کنیت	۶۹
تحصیل علم	۶۹
صاحب ہدایہ کی شاگردی	۶۹
صاحب کنز کا علمی مقام	۶۹
امام نسفی کے مشہور تلامذہ	۶۹
کنز الدقائق کی وجہ تسمیہ	۷۰
کنز الدقائق کی خصوصیات	۷۰
سن وفات	۷۰
صاحب کنز کی تاریخ وفات	۷۰

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَوَّر أرجاء روضة كُلِّلت نبحاتها إلى الفيف النسيم، وأبهج حديقة وبلغ نشرها أطيب من عرف النسيم، حمده تعالى الذي زين نحور هذه الأمة المحمدية، بعقود شريعته المرضية، وأرشدهم بسراج العناية إلى مراقي الفلاح، وتنوير الإيضاح إلى سداد الفتاح، لا يكتنه كنهه في البداية والنهاية، وهو غاية كل بداية، وأعطر من أنفاس الزهر ما كرها الغمام، وأنظر من حدائق الرياض، نمت عليها سحابات الإنعام، صلوٰة الله وسلامه على سيدنا محمد صاحب المعراج كاشف حقائق الأسرار، الآتي بنور اللوامع وغرر الأفكار، وعلى آله وأصحابه المتمسكين بشرعه وخطابه، المتطهرين عن النقائص بتيمم مسح وجوههم بصعيد بابه۔

ادب تفسیر و حدیث کے بعد علوم دینیہ میں علم فقہ کا جو مقام ہے وہ اور کسی علم کو حاصل نہیں ہے کیونکہ نجات اخروی و سعادت دینی کا مدار شرعی اصول و ضوابط کے مطابق زندگی بسر کرنے پر ہے جو علم فقہ کے بغیر ناممکن ہے، یہی وجہ ہے کہ اس باب میں بہت سی کتابیں لکھی گئیں، ان میں کتاب کنز الدقائق مصنفہ ابو البرکات حافظ الدین نسفی کا جو مقام ہے وہ کسی اہل علم پر مخفی نہیں، مگر یہ چونکہ نہایت مختصر اور غایت درجہ ادق کتاب ہے اس لئے ضرورت تھی کہ دور حاضر میں اس کی ایسی شرح لکھی جائے جس کے ذریعہ طلباء نفس مطالب کے ساتھ ساتھ تفریعی مسائل سے بھی واقف ہو سکیں۔

میں گو اصطلاحی طور پر مصنف یا مؤلف نہیں مگر مجھے فطری طور پر قلم و قرطاس سے لگاؤ اور ابتداء ہی سے طلباء کی علمی خدمات انجام دینے کا غیر معمولی ذوق ہے حتی کہ [illegible] کا اجراء باعث فخر ہے کہ "تسہیل الدقائق" شرح "مختصر المعانی" اور "تحفۃ الادب" شرح "نفحۃ العرب" کی طرح میں اپنی یہ فقہی خدمت بھی پیش کر کے سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

محرم الحرام [illegible]

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی

(فاضل دارالعلوم دیوبند)

مقدمہ

مبادی علوم

ہر علم کے شروع کرنے سے پہلے چند چیزوں کا جاننا ضروری ہوتا ہے جن کو مبادی سے تعبیر کرتے ہیں۔ مبادی علوم امور عشرہ مشہورہ کہلاتے ہیں یعنی علم کی تعریف، تعیین موضوع، بیان غرض، غایت، ثمرہ، حقیقت، فائدہ، نسبت، واضع علم، وجہ تسمیہ، حکم، اس علم کے تحصیل مقاصد میں امور عشرہ مذکورہ ذیل اشعار میں پیش کیا ہے۔

فاول الابواب في المبادي ☆ وتلك عشرة على المراد

الحد والموضوع ثم الواضع ☆ والاسم والاستمداد حكم الشارع

تصور المسائل الفضيلة ☆ ونسبة فائدة جليلة

خیر القرون اور تفقہ فی الدین

تاجدار مدینہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں دو قسم کے اصحاب تھے۔ ایک وہ جو ہر وقت حفظ حدیث اور اس کی روایت میں لگے رہتے تھے مثلاً حضرت ابو ہریرہ، انس بن مالک وغیرہ۔ دوسرے وہ جو نصوص میں تدبر و غور و فکر کر کے احکام جزئیہ نکالتے اور استنباط و تفقہ پر اپنی پوری طرح صرف ہمت کرتے رہتے تھے مثلاً حضرت علی، عبداللہ ابن عباس وغیرہ۔ یہ لوگ احادیث کو پورے تتبع و تحقیق سے مقاصد شریعت پر پہنچنے کے بعد معمول بہا بناتے تھے۔ جن میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا نام گرامی سرفہرست ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

خیر القرون کے مشاہیر اصحاب فضل و کمال اور کثیر الروایت ہونے کے ساتھ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دست مبارک رکھ کر فرمایا تھا "یرحمک اللہ فانک علیم" اللہ تم پر رحم فرمائے تو بڑا ہی علم جاننے والا ہے۔ آپ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے عام اجازت تھی جب چاہو پردہ اٹھاؤ اور بلا روک ٹوک اندر چلے آؤ حتی کہ صحابہ ان کو خاندان نبوت ہی کا ایک فرد سمجھنے لگے تھے۔ تکمیل علوم کے بعد حضور نے اپنی حیات ہی میں ان کو درس و تعلیم کی اجازت عطا فرما دی تھی۔ قرآن و حدیث کی تعلیم کے لئے صراحت سے یہ ارشاد فرمایا کہ ابن مسعودؓ سے حاصل کرو۔ ایک بار آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ابن مسعودؓ جن امور کو پسند کریں میں ان کو اپنی ساری امت کے لئے پسند کرتا ہوں اور جن امور کو ابن مسعود ناپسند کریں میں بھی اس کو ناپسند کرتا ہوں۔

(کنز العمال مناقب)

علامہ ابن قیم نے "اعلام الموقعین" میں امام مسروق سے نقل کیا ہے کہ میں نے آنحضرت صلعم کے اصحاب کے علوم کا سرچشمہ چھ صحابہ کو پایا۔ علی، ابن مسعود، عمر، زید، ابو الدرداء، ابی۔ اور ان چھ کے علم کے خزانے حضرت علی اور ابن مسعود کو پایا۔ ان دونوں کا علم بڑے بڑے پہاڑوں سے بلند تھا۔ ان دونوں آفتاب و ماہتاب نے ریگستان کوفہ کے ذرہ ذرہ کو چمکا دیا کوفہ میں آپ کے حلقہ درس میں ایک وقت میں چار چار ہزار طلبہ شریک ہوتے تھے۔ جس وقت حضرت علیؓ کوفہ پہنچے تو ابن مسعودؓ نے اپنے شاگردوں کو لے کر استقبال کیا تمام میدان طلبہ سے بھر گیا۔ حضرت علیؓ نے فرط مسرت سے فرمایا۔ ابن مسعود تم نے تو کوفہ کو علم و فقہ سے مالا مال کر دیا۔ یہ شہر تمہاری وجہ سے علم کا مرکز ہو گیا۔ آخر میں آپ کوفہ سے مدینہ شریف چلے گئے تھے۔ وہیں آپ نے ۳۲ھ میں ۶۳ برس کی عمر میں وفات پائی۔ علقمہ، اسود، ابراہیم نخعی، حماد بن ابی سلیمان، مسروق، شعبی وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں۔ واضح ہو کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے علمی خاندان کے مورث اعلیٰ حضرت عبداللہ بن مسعود ہی ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔

حضرت علقمہ بن قیس

فقیہ عراق متوفی ۶۲ھ جلیل القدر تابعی ہیں۔ حضرت عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم اور دوسرے صحابہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ان کے علوم سے فیضیاب ہوئے۔ علوم قرآن و تجوید میں علقمہ کا کمال اعتراف حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کیا ہے [illegible] کے بعد آپ نے مسجد [illegible] حیات صحابہ میں سے جو کچھ پڑھا اور سمجھا آتا ہے وہ سب علقمہ پڑھ چکے اور ان کو آگیا ہے جس طرح حضرت ابن مسعود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم، اعمال، اخلاق، عادات کا نمونہ تھے اسی طرح ان اصحاب میں علقمہ حضرت ابن مسعود کا نمونہ تھے، امام شعبی فرماتے ہیں کہ جس نے عبداللہ بن مسعود کو نہ دیکھا ہو وہ علقمہ کو دیکھ لے ان دونوں میں کچھ فرق نہیں۔

حضرت ابراہیم نخعی

فقیہ عراق ولادت ۵۰ھ متوفی ۹۶ھ ولی و محدث کے امام ہیں۔ بعض صحابہ کی زیارت سے بھی مشرف ہیں۔ کوفہ میں بہت ممتاز تھے، حضرت علقمہ کے خاص شاگرد ہیں۔ ان کی وفات کے بعد ان کی مسند علم پر بیٹھے۔ امام شعبی سے منقول ہے کہ بصرہ، کوفہ اور شام میں ابراہیم سے بڑا کوئی عالم نہ تھا۔ ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ علقمہ حضرت ابن مسعود کے علم و کمال اور مثال کا نمونہ ہیں اور ابراہیم تمام علوم میں علقمہ کا نمونہ ہیں۔

حضرت حماد بن ابی سلیمان

فقیہ عراق متوفی ۱۲۰ھ امام محدث ہیں، حضرت ابراہیم نخعی کے تمام شاگردوں میں ممتاز ہیں اور تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ ابراہیم نخعی کی حدیثوں کا ان سے زیادہ کوئی واقف نہ تھا۔ چنانچہ ابراہیم کے بعد ان کی مسند تعلیم پر یہی بیٹھے گئے، اور فقیہ عراق مشہور ہوئے، حضرت انس اور کبار تابعین (زید بن وہب، سعید بن جبیر، عکرمہ، سعید بن المسیب، حسن بصری اور امام شعبی وغیرہ) سے روایت کرتے ہیں۔ عاصم، شعبہ ثوری، حماد بن سلمہ، مسعر بن کدام اور ہشام جیسے محدثین ان کے شاگرد ہیں، بخاری و مسلم نے بھی ان سے روایت کی ہے اور سنن اربعہ میں تو ان کی روایات بکثرت موجود ہیں۔

واضع علم فقہ امام اعظم ابو حنیفہ

امام الائمہ سراج الامۃ سید الفقہاء والمجتہدین ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن مرزبان کوفی (رضی اللہ عنہ) آپ آباء و اجداد فارس سے تھے۔ آپ کا خاندان اپنی [illegible] اعتبار سے بھی عزت و حرمت کے لحاظ سے بھی بہت مشہور تھا، ان کے خاندان [illegible] تجارت جاری رہنے کے بہت ہوتے رہتے تھے۔ حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، ان کے خاندان کے لئے دعا فرمائی۔

تاریخ ولادت

سن ولادت میں اختلاف ہے۔ علامہ کوثری نے ۸۰ھ کو [illegible] دلائل سے ترجیح دی ہے [illegible] آپ کی ولادت ۷۰ھ میں مانی ہے اور امام مالک کی پیدائش ۹۳ھ میں لکھی ہے [illegible] امام مالک کے ذکر کی وجہ تقدم کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ "وقد [illegible] لانہ المقدم [illegible] ربی لا یضل ولا ینسی"

سکونت اور وطن عزیز

آپ کا وطن عزیز کوفہ ہے جو [illegible] کا مرکز تھا جس میں [illegible] بقول طبقات ابن سعد [illegible] رہے جن میں [illegible] صحابہ [illegible] تھے [illegible] حضرت [illegible] کے بعد [illegible] حضرت علی [illegible] حضرت عبداللہ بن مسعود۔

[illegible]

امام اعظم اور بشارت حدیث

[illegible]

تحصیل علم

[illegible]

تحصیل علم فقہ

[illegible]

مدون شریعت اور واضع فقہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ مذہب

[illegible]

الفقه زرع ابن مسعود و علقمة ÷ حصاده ثم ابراهيم دواس
نعمان طاحنه يعقوب عاجنه ÷ محمد خابز والآكل ناس

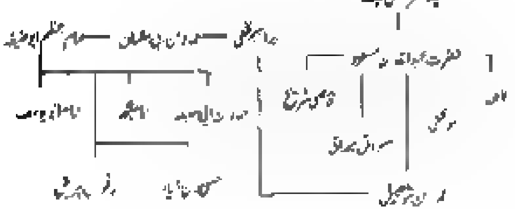

اخلاق و عادات

[illegible]

حلیہ مبارک

[illegible]

وصال پُر ملال

[illegible]

خیر القرون میں حنفی مذہب کا دور دورہ [illegible]

[illegible]

امام ابو یوسف

[illegible]

قضاۃ میں مشہور ہوئے۔ چنانچہ ۱۶۶ھ میں خلیفہ مہدی نے ان کو قاضی بنایا۔ ہارون رشید نے اپنے دور خلافت میں مملکت اسلامیہ کا قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ آپ سب سے پہلے ہیں جو قاضی القضاۃ کہے گئے۔ سترہ برس امام صاحب کی صحبت میں رہے اور فرمایا کہ میں دنیا کے کام میں مشغول رہا پھر گمان ہے کہ میری موت قریب ہے۔ چنانچہ ربیع الآخر ۱۸۲ھ میں بعمر ۶۹ سال وفات پائی۔

امام محمد

ابو عبد اللہ محمد بن حسن بن فرقد الشیبانی کا اصل وطن دمشق کے قریب ایک گاؤں ہے جس کا نام "حرستا" تھا۔ ان کے والد یمن سے چلے آئے تھے۔ پہلے شامی لشکر میں ملازم تھے اسی سبب میں یہ ہجرت کی۔ "واسط" میں قیام کیا۔ پھر ۱۳۲ھ میں واسط ہی میں پیدا ہوئے۔ پھر والدین مستقل طور پر کوفہ منتقل ہو گئے تھے۔ یہیں آپ کی تعلیم و تربیت ہوئی۔ چودہ سال کی عمر میں امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر علم حاصل کیا۔ چار سال تک حاضر خدمت رہے مگر ابھی جب کہ یہ اٹھارہ سال کے تھے امام صاحب کے انتقال کے بعد امام ابو یوسف سے تکمیل کی۔ ۲۰ سال کی عمر میں درس و تدریس شروع کر دیا۔ آپ نہ صرف اہل عراق کے بلند پایہ امام ہونے کے ساتھ ساتھ تفسیر، حدیث کے ماہر، لغت، ادب کے بھی بہت بڑے مسلم استاد تھے۔ ترکہ سے تیس ہزار درہم پایا تھا جس میں سے آدھے علم لغت، نحو کی تحصیل میں اور آدھے فقہ، حدیث کی تحصیل میں صرف کر دیئے۔ آپ نے بمقام رے اٹھاون سال کی عمر میں ۱۸۹ھ میں وفات پائی۔

امام زفر

ابو الہذیل زفر بن ہذیل بن قیس بن سلم حسب روایت مقام اصبہان پیدا ہوئے جہاں ان کے والد حاکم تھے شروع میں ان کو حدیث کا ذوق تھا بعد میں فقہ کی طرف متوجہ ہوئے اور بیس سال سے زائد امام صاحب کی خدمت میں رہے۔ امام ابو حنیفہ ان کے متعلق اقیس اصحابی فرمایا کرتے تھے۔ شعبان ۱۵۸ھ میں بعمر ۴۸ سال وفات پائی۔

فقہ کی لغوی تحقیق

"الفقہ حقیقۃ الشق و الفتح والفقیہ العالم الذی یشق الاحکام ویفتش عن حقائقہا ویفتح ما استغلق منہا" کے لغوی معنی کسی شئ کو کھولنا اور واضح کرنا ہے چنانچہ ماہر کو کہتے ہیں جو احکام شرعیہ کا کھوج کرے اور ان کی حقیقت کا سراغ لگائے۔ اور مغلق و پیچیدہ مسائل کو واضح کرے (فائق زمخشری) والفقہ لغۃ العلم بالشئ ثم خص بعلم الشریعۃ فقہ کے لغوی معنی کسی چیز کو جاننا ہے پھر یہ علم شریعت کیساتھ خاص ہو گیا (در مختار) الحذاقۃ (بی یا فقہ الخ) (ک) حذاقۃ علم و کلن فقیہا (س) الفقہا کسی شئ کا سمجھنا کو سمجھنا (لسان العرب) فقہ کا علم میں غالب ہوتا ہے

(قاموس اللغات)

فقہ کے اصطلاحی معنی

علماء اصول فقہ کی اصطلاح میں فقہ کی مشہور تعریف یہ ہے: "العلم بالاحکام الشرعیۃ الفرعیۃ المکتسب من ادلتہا التفصیلیۃ" فقہ احکام شرعیہ فرعیہ کے اس علم کو کہتے ہیں جو ان کی دلائل تفصیلیہ سے حاصل ہوں۔ احکام فرعیہ وہ ہیں جن کا تعلق عمل سے ہوتا ہے اور احکام اصلیہ وہ ہیں جن کا تعلق اعتقاد سے ہوتا ہے۔ احکام کی ادلہ تفصیلیہ چار ہیں: قرآن پاک، حدیث، اجماع، قیاس۔ تعریف میں "الاحکام" کی قید سے علم ذوات، صفات اور "الشرعیۃ" کی قید سے احکام عقلیہ اور حسیہ کا علم خارج ہو گیا۔ احکام کی قید سے ایسے احکام جو شرع کے بجائے عقل سے اور احکام اصطلاحیہ جیسے اس کا علم کہ فاعل مرفوع ہوتا ہے خارج ہو گئے۔ "الفرعیۃ" کی قید سے احکام اصلیہ (جن کی بحث علم عقائد میں ہوتی ہے) علم فقہ کی تعریف سے خارج ہو گئے اور مطلب یہ ہوا کہ احکام شرعیہ فرعیہ کا جو علم کتاب اللہ یا حدیث رسول اللہ یا اجماع یا قیاس سے حاصل ہوا اس کو فقہ کہتے ہیں۔ محققین کی اس تعریف سے معلوم ہوا کہ ان اعتراضات کے باوجود مجتہد مطلق فقیہ ہو سکتا ہے

کہ اللہ کے ساتھ بندے کے تعلق کو دلائل سے ثابت کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق علم سے ہے اور معروف ہوتا ہے جو فقہاء کے یہاں جو مسائل درج کئے گئے ہیں جس کا اطلاق ہوتا ہے کہ جن مسئلے یا عمل پر فقہاء نے تصریح کی ہے اگر کوئی شخص فقہاء کے بغیر دلائل کی معرفت کے ان پر عمل کرتا ہے تو وہ بھی داخل ہوں گے جو فرعی مسائل پر نظر رکھتے ہیں۔ اصول کو دلائل کے ساتھ جانتے ہوں اگرچہ تمام مسائل میں ہر شخص کو دلائل پر اطلاع نہ ہو اور مسائل کو دلائل کے ساتھ محفوظ کرے۔

اصل حقیقت اور حضرات صوفیائے کرام کے یہاں علم و عمل کی جامعیت کا نام ہے حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ "انما الفقیہ المعرض عن الدنیا الزاھد فی الآخرۃ البصیر بعیوب نفسہ" فقیہ وہ شخص ہے جو دنیا سے اعراض کرنے والا اور آخرت میں رغبت کرنے والا اپنے نفس کے عیوب کا جاننے والا ہو جس کی عبادت محض اللہ کے لئے ہو اور جو عذاب کے خوف سے اور جنت کی تمنا سے ہو اور جو جنت کو جو مخلوق کے لئے ہیں بلکہ پروردگار کے دیدار کے لئے ہو۔

ليس مقصدي من العلم نيلا غير الى الوصول لادراك

علم فقہ کا موضوع

ہر علم کا موضوع وہ ہوتا ہے جس کے عوارض ذاتیہ سے اس علم میں بحث کی جائے جیسے علم نحو کا موضوع کلمہ ہے کہ علم نحو کلمہ کے ان عوارض سے بحث کرتا ہے جو اس کو معرب و مبنی ہونے کی حیثیت سے پیش آتے ہیں۔ علم فقہ کا موضوع مکلف کا فعل ہے جس کے حوالے سے اس علم میں بحث ہوتی ہے مثلاً اس کا فعل واجب ہے یا فرض یا حرام یا مکروہ یا مباح وغیرہ مکلف سے مراد عاقل و بالغ ہے پس بچوں اور پاگلوں کے افعال علم فقہ کے موضوع سے خارج ہیں۔ ہاں بچوں کے افعال مثلاً نماز وغیرہ کا تعلق ان کے اولیاء سے متعلق ہوتا ہے کہ بچوں کو بالغ ہونے سے پہلے نماز کی عادت ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس پر ثواب مرتب ہوتا ہے جو حدیث میں ہے کہ "مروا الصبیان بالصلاۃ" کے مطابق بچوں کو نماز کا حکم کیا جاتا ہے، وہ صرف اس لئے کہ بچے اس کے عادی ہو جائیں اور بالغ ہونے کے بعد اس کو ادا کریں۔

علم فقہ کا مقصد

علم فقہ کا مقصد اور اس کی غرض دنیا و آخرت میں سعادت دارین کی کامیابی ہے۔ کہ فقیہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کر کے دنیا میں حاصل کرتا ہے اور آخرت میں جنت کی جزا اور ثواب ملے گا اپنے پروردگار کے دیدار سے مشرف ہوگا۔

علم فقہ کا ماخذ

علم فقہ کا ماخذ کتاب اللہ، سنت رسول، اجماع اور قیاس ہے۔ کتاب اللہ سے مراد کلام الٰہی (قرآن) ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے اور مکتوب بین الدفتین اور متواتر نقل ہوا ہے۔ سنت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور آپ کی تقریرات ہیں اور اقوال صحابہ بھی سنت ہیں۔ اجماع سے مراد اجماع امت ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اجماع کی مثال یہ ہے مثلاً کوئی شخص قسم کھائے کہ روزے نہ رکھے گا تو اس کی قسم کا کفارہ ایک جیسا ہے (یعنی کہ ایک قسم ہے) لیکن اگر ... کفارہ دے تو اس کا معاملہ بھی یہی ہے۔ قیاس سے مراد قیاس ہے جو کتاب اللہ سے مستنبط ہو، قیاس مستنبط من الکتاب کی مثال حرمت لواطت کو حالت حیض میں وطی پر قیاس کرنا ہے۔ جو قول باری:

"قل هو أذى فاعتزلوا النساء في المحيض"

سے ثابت ہے اور حرمت لواطت (قیاس) ہے۔ قیاس مستنبط من السنۃ کی مثال ہے کہ ایک ... کے اوپر ...

حرمت پر بطور قیاس ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "الحنطة بالحنطة مثلاً بمثل والفضل ربوا" سے ثابت ہے ... حرمت جنس اور قدر ہے ... جیسا کہ ... حرمت ... کو قیاس کرتے ہیں جیسے حرمت ... حرمت ... پر قیاس کیا گیا ہے۔

علم فقہ سے متعلق شارع کا حکم

علم فقہ ... فرض عین بھی ہے اور فرض کفایہ بھی ... دین میں ... ہر شخص کے لئے ضروری ہے ... حاصل کرنا فرض کفایہ ہے تاکہ ... محرمات سے بچیں ... اور ... مسائل ... جو ... کے بارے میں ... اس کا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے ... [illegible]

مسائل فقہ

ہر وہ مسئلہ جس کا ... مکلف ... احکام ... فرض ... حرام ... مستحب ... [illegible]

علم فقہ کی فضیلت

علم فقہ ... قرآن و حدیث ... ہے۔

"ومن يؤت الحكمة فقد أوتي خيرا كثيرا"

جس کو حکمت عطا ہوئی ... بہت بڑی بھلائی ... علم فقہ ... ہے۔

"وقال تعالى وما كان المؤمنون لينفروا كافة فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين"

... ایسا کیوں نہ کیا ... کہ ہر فرقہ میں سے ایک حصہ نکلتا تاکہ دین میں سمجھ پیدا کریں ... ضروری ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين" (متفق علیہ)

جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔

وقال صلى الله عليه وسلم "فقيه واحد أشد على الشيطان من ألف عابد" (ترمذی، ابن ماجہ)

ایک عالم شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔ ... صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

(...) ... حدیث ... [illegible]

> اذا ما اعتز ذو علم بعلم فعلم الفقه اولى باعتزاز
>
> فكم طيب يفوح ولا كمسك وكم طير يطير ولا كباز

جب کوئی صاحب علم کسی علم سے فخر کرے تو علم فقہ ... بہت سی خوشبوئیں ... مشک کی طرح نہیں ... [illegible]

چھوڑے جاتے ہیں کہ جو بڑی طرح ان کو بھی فقہ کی فضیلت دیگر علوم کے مقابلہ میں بیان کی گئی ہے جیسے متقی دیگر متقیوں کے مقابلہ میں، اور پارسا دیگر پارساؤں کے مقابلہ میں، مقبول ہے۔

وخير علوم علم فقه لانه ÷ يكون الى كل العلوم توسلاً

فان فقيها واحدا متورعا ÷ على الف ذي زهد تفضل واعتلى

جملہ علوم سے بہتر علم فقہ ہے کہ وہ تمام مراتب عالیہ کا وسیلہ ہے اس واسطے کہ ایک متقی فقیہ ہزار عابدوں پر بھاری ہے۔

الفقه حصن شرعي اسنى وآخره ÷ من يعرض الفقه لم تلد بن معاهره

طبقات فقہاء

فقہاء کے سات طبقے ہیں (۱) طبقہ مجتہدین فی الشرع (جس کو مجتہد مطلق سے تعبیر کیا ہے) اس طبقے کے فقہاء اپنے مقرر کردہ اصول وقوانین پر ادلہ اربعہ سے فروعی احکام مستنبط کرتے ہیں اور فروع واصول میں کسی کی تقلید نہیں کرتے جیسے امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام بخاری، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ، ابراہیم نخعی وغیرہ۔ (۲) طبقہ مجتہدین فی المذہب (جس کو بعض نے مجتہد منتسب سے تعبیر کیا ہے) اس طبقے کے فقہاء اپنے استاد کے وضع کردہ قواعد پر مسائل کا استنباط کرتے ہیں اور اصول میں ان کا کوئی اختلاف نہیں ہوتا جیسے امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر، حسن بن زیاد، حماد بن ابی حنیفہ، مگر امام اعظم کے اصحاب میں سے ... ابن ہمام، تقی الدین سبکی، تاج الدین سبکی، ابن دقیق العید ... دوسرے مذاہب کے اعلیٰ طبقے میں کوئی نہیں گذرا۔ (۳) طبقہ مجتہدین فی المسائل اس طبقے کے فقہاء کا منصب یہ ہے کہ جن مسائل میں صاحب مذہب سے کوئی صریح روایت نہ ہو ان کا حکم صاحب مذہب کے مقرر کردہ اصول وقواعد کے مطابق مستنبط کرتے ہیں جیسے امام طحاوی، خصاف، کرخی، شمس الائمہ حلوانی، شمس الائمہ سرخسی، فخر الاسلام بزدوی وغیرہ۔ (۴) طبقہ اصحاب تخریج یہ وہ طبقہ ہے جو فروع واصول میں کامل مقلد ہے مگر اجتہاد پر قادر نہیں ہوتے بلکہ ان کا کام صرف مجمل قول کی تفصیل اور محتمل امرین کی تعیین ہے جیسے ابوبکر رازی جصاص وغیرہ۔ (۵) طبقہ اصحاب ترجیح اس طبقے کے فقہاء کی کارگزاری یہ ہوتی ہے کہ صاحب مذہب سے جو مختلف روایتیں ہوں ان میں سے کسی کو افضل، بہتر اور صحیح کہہ دیتے ہیں کہ هذا اولى، هذا اصح رواية، هذا ارفق بالناس جیسے ابوالحسن قدوری، صاحب ہدایہ وغیرہ۔ (۶) طبقہ مقلدین قادر علی التمییز اس طبقے کے فقہاء ظاہر مذہب، ظاہر الروایہ اور روایات نادرہ میں اقوی اور قوی وضعیف کا امتیاز کر لیتے ہیں اور ان میں جیسے صاحب کنز، صاحب وقایہ، صاحب مختار، صاحب مجمع جیسے علامہ کردری، جمال الدین حصیری وغیرہ اصحاب متون معتبرہ۔

طبقات مسائل حنفی

مسائل حنفیہ کے تین طبقے ہیں۔ اول طبقہ میں وہ مسائل ہیں جو ظاہر الروایات سے ثابت ہیں، طبقہ دوم میں وہ مسائل ہیں جو روایات نادرہ سے ثابت ہیں، طبقہ سوم میں وہ مسائل ہیں جو متاخرین مشائخ نے اصول حنفیہ کے متعلق حسب ضرورت اجتہاد کرکے ثابت کئے ہیں جن کو فتاویٰ اور واقعات کہتے ہیں۔

طبقات مسائل مختلف فیہا

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے "مصفّٰی شرح مؤطا" میں مسائل کی تین قسمیں کی ہیں اول قسم وہ ہے جو ظاہر الروایات سے ثابت اور ان کا حکم یہ ہے کہ قبول کئے جائیں۔ دوسری قسم وہ ہے جو ظاہر مذہب سے تعلق رکھنے والی روایات میں ہیں ان کا حکم یہ ہے کہ اگر اصول کے موافق ہوں تو قبول کئے جائیں۔ تیسری قسم متاخرین کی تخریجات ہیں ان کا حکم یہ ہے کہ جو مسئلہ جمہور کے مطابق ہو اس کو قبول کیا جائے ورنہ ترک کیا جائے۔

بعض امور مصطلحہ کی ضروری تشریح

(۱) ظاہر الروایات۔

امام محمد کی وہ چھ کتابیں جن میں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد کے مسائل ہیں ... [illegible] ... زیادات، جامع صغیر، جامع کبیر، سیر صغیر، سیر کبیر ... ظاہر الروایہ اس لئے کہتے ہیں کہ مصنف سے بروایت ثقات تواتر یا شہرت کے ساتھ [illegible] ... ان مسائل کو عام طور پر ... [illegible] ... ہے۔

(۲) نوادرات۔

جو ائمہ ثلاثہ سے ظاہر الروایت کے علاوہ کتابوں سے ثابت ہیں جیسے کیسانیات، ہارونیات، جرجانیات ... [illegible] ... امام محمد کے ... شعیب کیسانی ... [illegible] ... ہارون الرشید کے بعد ... [illegible] ... امام ابویوسف سے منقول ہیں ... [illegible] ... قسم کی ہیں۔

(۳) فتاویٰ اور واقعات۔

وہ مسائل جو متاخرین نے حسب ضرورت استنباط کر کے ثابت کئے ہیں ... [illegible] ... فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے سب سے پہلے ... تصنیف کی ... [illegible] ... مجموع النوازل والواقعات للناطفی والواقعات للصدر الشہید۔

(۴) قیاس۔

لغت میں اندازہ کرنے کو کہتے ہیں ... [illegible] ... اصطلاح میں قیاس ایک حکم کا ... [illegible] ... علت کی وجہ سے دوسری جگہ ثابت کرنا ... [illegible] ... مقیس علیہ اور اصل کہتے ہیں اور جس چیز کو قیاس کیا جائے ... [illegible] ... فرع اور مقیس ... [illegible] ... کہتے ہیں۔

حجیت قیاس

قیاس کا حجت ہونا کتاب و سنت ... [illegible] ... "فاعتبروا یا اولی الابصار" ... [illegible] ... حضرت معاذ ... [illegible] ... "الحمد لله الذي وفق رسول رسول الله لما يرضى به رسول الله" ... [illegible]

[illegible]

شرائط قیاس

صحت قیاس کے لئے چند شرطیں ہیں (۱) [illegible]

[illegible] کے ساتھ مخصوص ہے۔

(۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible] (۵) [illegible] (۶) [illegible]

(۵) استحسان

درحقیقت [illegible] (قیاس خفی) [illegible]

(۶) تعبیرات حضرات ائمہ

[illegible]

جواہر پارے

اس عنوان کے ذیل میں ہم وہ مسائل پیش کر رہے ہیں جن سے ائمہ ثلاثہ نے رجوع کیا ہے جو معتبر کتب فقہیہ سے پوری جانفشانی کے ساتھ نکالے گئے ہیں۔ جن کا حوالہ ہر مسئلہ کے آگے درج ہے۔

وہ مسائل جن میں امام اعظم سے رجوع ثابت ہے

(کتاب الطہارۃ)

(۱) مسح لحیہ کے سلسلہ میں امام صاحب سے چھ روایتیں ہیں (۱) چوتھائی داڑھی کا مسح کافی ہے۔ (۲) جو حصہ چہرہ سے ملا ہے اس کا مسح کافی ہے۔ (۳) [illegible] (۴) [illegible] یہی آخری قول ہے۔ اور یہی صحیح ہے (فتح القدیر، معارف السنن)

(۲) نبیذ تمر سے وضو کے متعلق آپ سے تین روایتیں ہیں (۱) نبیذ تمر سے وضو کرے اور تیمم نہ کرے۔ (جامع صغیر، ہدایہ) (۲) وضو بھی کرے اور تیمم بھی، امام محمد اسی کے قائل ہیں۔ (۳) صرف تیمم کرے وضو نہ کرے۔ امام ابو یوسف اور ائمہ ثلاثہ کا قول یہی ہے اور اسی قول کی طرف امام صاحب نے رجوع کیا ہے (در مختار، شامی، بحر وغیرہ)

(۳) صاحبین کے یہاں [illegible] کے لئے حکم یہ ہے کہ معذورین کی طرح ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے (قرأت وغیرہ) ترک کرے۔ امام صاحب نے بھی اسی کی طرف رجوع کر لیا۔ (فتح القدیر وغیرہ)

(۴) باب المسح علی الخفین

مسح جوربین کے بارے میں آپ کا پہلا قول عدم جواز کا ہے مگر آپ نے صاحبین کے قول کی طرف رجوع کر لیا کہ جوربین (پائتابے) اگر ثخین (موٹے) ہوں تو ان پر مسح جائز ہے۔ چنانچہ ہدایہ میں ہے کہ آپ نے اپنے مرض الموت میں جوربین پر مسح کیا اور اپنے عیادت کرنے والوں سے فرمایا کہ میں وہ کام کر رہا ہوں جس سے لوگوں کو منع کرتا تھا۔ اس سے لوگوں نے سمجھا کہ رجوع ہو گیا ہے۔ (ہدایہ، فتح القدیر، کفایہ، عنایہ، بدائع، شامی)

(۵) باب الحیض

امام شافعی کے یہاں حیض کی اکثر مدت پندرہ روز ہے، امام صاحب بھی پہلے اسی کے قائل تھے بعد میں آپ نے رجوع کر کے دس دن فرما دیا۔ (ہدایہ)

(۶) حیض کے بارے میں جب طہر متخلل کے درمیان [illegible] امام صاحب سے ایک روایت کے مطابق [illegible] کے حکم میں [illegible] آخری قول ہے کہ اگر طہر پندرہ دن سے کم ہو تو [illegible] دم متوالی کے حکم میں ہوگا۔ امام ابو یوسف بھی اسی کے قائل ہیں۔ (ہدایہ، فتح القدیر، کفایہ)

(کتاب الصلوٰۃ)

(۷) فصل فی کیفیۃ ترکیب افعال الصلوٰۃ

لہٰذا آپ اسی کے قائل تھے کہ فارسی زبان میں قرأت سے قرآن ہو جاتا ہے۔ پھر آپ نے صاحبین کے قول کی طرف رجوع کرلیا کیونکہ ان کے اندر وہ معنی مجرد سے قرآن ہو جاتا نہیں۔ (درمختار و فتح القدیر)

(۸) امام صاحب کے نزدیک سجدہ کرتے وقت ناک پر اکتفا کرنا جائز ہے۔ صاحبین کے نزدیک جائز نہیں۔ شرنبلالیہ میں بعض سے منقول ہے کہ امام صاحب نے صاحبین کے قول کی طرف رجوع کرلیا۔ (شامی)

(۹) باب الوتر والنوافل

وتر میں امام صاحب سے تین روایتیں ہیں۔ (۱) فرض ہے (۲) واجب ہے (یہی ظاہر روایت ہے) (۳) سنت ہے ... صاحبین اور امام شافعی کی بھی یہی روایت ہے۔ (۳) واجب ہے ... یہ پہلا قول ... صحیح ہے صححه في النهاية هو الفقيه هو الصحيح وفي المبسوط هو الظاهر من مذهبه (حاشیہ شلبی)

(۱۰) باب سجدۃ التلاوۃ

اگر کوئی شخص ایک ہی مجلس میں ایک آیت سجدہ کی تلاوت کرے ... امام صاحب کے نزدیک ... صاحبین کے نزدیک ... نوادر میں امام صاحب سے منقول ہے کہ ... صاحبین کے قول کی طرف رجوع کرلیا۔ (شامی)

(۱۱) باب الجنائز

ایک شخص کی جنازہ ... امام صاحب ... امام صاحب بھی اسی کے قائل تھے مگر بعد میں آپ نے رجوع کرلیا (ہدایہ)

کتاب الزکوٰۃ

(۱۲) باب العاشر

اگر کوئی شخص ... عاشر کے پاس سے گزرے تو اس سے عشر نہ لیا جائے ... ایک ... نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (ہدایہ)

(۱۳) اسی طرح ... گزرے تو اس سے بھی عشر نہ لیا جائے گا۔ امام صاحب کا ... قول بھی ہے چنانچہ کتب فقہ میں اس کی تصریح موجود ہے۔ (...)

(۱۴) باب الرکاز

رکاز کے متعلق آپ کا پہلا قول یہ ہے کہ ... واجب نہیں (امام ابو یوسف کا بھی پہلا قول یہی ہے) ... دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں خمس واجب ہے اور اسی کو صحیح کہا ہے۔ (...)

(۱۵) باب المصرف

ایک عورت اپنے شوہر کے ... کسی دوسرے کے ساتھ نکاح کرلے ... شوہر ... امام صاحب کے نزدیک ... اولاد ... آپ نے رجوع کرلیا ... (...)

كتاب الصوم

(۱۶) [illegible]

كتاب الحج

(۱۷) [illegible]

كتاب الطلاق

(۱۸) [illegible]

(۱۹) باب الایلاء

[illegible]

(۲۰) باب اللعان

[illegible]

(۲۱) فصل فی العدۃ

[illegible]

(۲۲) باب ثبوت النسب

[illegible]

(۲۳) باب النفقۃ

[illegible]

[illegible]

کر دیں کہ میں فلاں صاحب کی بیوی ہوں اور ہم دونوں میں زوجیت کا انکار کیا ہے تو امام صاحب کے پہلے قول پر عورت کو پتہ سونپ دیا جائے گا۔ دوسرے قول کے مطابق ہے یہ صاحبین اسی کے قائل ہیں۔ (فتح القدیر)

(۲۴) خیرہ ناب کا بیان حدیث کی رو سے یہ حکم کیا کہ میں اللہ کی بیوی ہوں اور قاضی سے درخواست کی کہ شوہر غائب پر میرا نفقہ مقرر کیا جائے اور اس کے مال سے مجھے قرض لینے کی اجازت دی جائے تو امام صاحب کے قول کے مطابق قاضی اسے نفقہ کا حکم دے گا۔ یہی امام زفر کا قول ہے۔ مگر امام صاحب نے اس سے رجوع کیا اور قاضی نفقہ کا حکم دے گا کیونکہ یہی مقابل الغائب ہے جو جائز ہے صاحبین نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (فتح القدیر)

کتاب العتق

(۲۵) ایک شخص نے اپنے غلام سے متعلق کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے حالانکہ اس کے یہاں اس جیسا بیٹا پیدا نہیں ہو سکتا۔ تو امام صاحب کا پہلا قول یہ ہے کہ اس کلام سے غلام آزاد ہو جائے گا اور دوسرا قول یہ ہے کہ آزاد نہ ہوگا صاحبین اور امام شافعی بھی یہی کہتے ہیں۔ (البحر الرائق)

(۲۶) باب العتق علی جعل

ایک شخص نے اپنے غلام کو چار سال خدمت کی شرط پر آزاد کیا غلام نے قبول کر لیا پھر آقا کا انتقال ہو گیا۔ تو امام صاحب کے پہلے قول میں غلام پر چار سال خدمت کی قیمت واجب ہوگی امام محمد نے اسی کو لیا ہے آخری قول یہ ہے کہ غلام کی قیمت واجب ہوگی امام صاحب نے اپنی رائے سے رجوع کر لیا امام ابو یوسف نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (فتح القدیر)

(کتاب الایمان)

(۲۷) ایک شخص نے نذر کی شرط پر معلق کیا اور وہ شرط پائی گئی تو امام صاحب کے قول سے معین نذر کو پورا کرنا ہوگا یہ آپ کا پہلا قول ہے۔ آخری قول میں تفصیل ہے اور وہ یہ کہ اگر شرط ایسی ہو جس کا حصول مطلوب ہو جیسے ان شفی اللہ مریضی تو نذر کو پورا کرنا واجب ہوگا اور اگر شرط ایسی نہ ہو تو چاہے نذر پوری کرے چاہے قسم کا کفارہ دے۔ (فتح القدیر)

(۲۸) باب الیمین فی الاکل والشرب

ایک شخص نے قسم کھائی کہ سری نہ کھاؤں گا تو یمین اس سری پر محمول ہوگی جو تنور میں ڈال کر بیچی جاتی ہو اور شہر میں فروخت ہوتی ہو۔ صاحبین کے نزدیک صرف بکری کی سری پر محمول ہوگی مگر امام صاحب نے اس سے رجوع کر لیا اور یہ اختلاف دراصل اختلاف زمانہ پر مبنی ہے صاحبین کے زمانہ میں صرف بکری کی سری مروج تھی۔ اور امام صاحب کے زمانہ میں عام مروج تھی۔ (مبسوط)

(۲۹) باب الیمین فی الطلاق والعتاق

ایک شخص نے اپنے غلام کو بیچنے کی قسم کے ساتھ معلق کیا تو قتل کی نیت سے مدبر ہونا امام صاحب کے نزدیک کافی ہے۔ [illegible] امام کے نزدیک اس سے کافی نہ ہوگا امام صاحب بھی پہلے اسی کے قائل تھے بعد میں آپ نے اس سے رجوع کر لیا۔ (فتح القدیر)

کتاب الحدود

(۳۰) باب الوطی الذی یوجب الحد والذی لا یوجبہ

ایک شخص کو بادشاہ نے زنا کرنے پر مجبور کیا اس نے زنا کیا تو امام صاحب کے نزدیک اس پر حد قائم ہوگی، امام (ابو یوسف و محمد) کے نزدیک اس کو حد نہیں لگائی جائے گی امام صاحب بھی پہلے اسی کے قائل تھے بعد میں آپ نے رجوع کر لیا۔

([illegible])

(۳۱) باب الشہادۃ علی الزنا والرجوع عنہا

ایک شخص کے متعلق گواہوں نے گواہی دی کہ اس نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ عورت موجود نہیں یا وہ اس شخص نے کسی غائب عورت کے ساتھ زنا کرنے کا اقرار کر لیا تو صاحبین کے نزدیک اس پر حد قائم ہوگی، امام صاحب اول میں وجوب حد کے قائل تھے، بعد میں آپ نے وجوب حد کی جانب رجوع کیا۔ ([illegible])

(۳۲) باب حد القذف

ایک حربی امان لے کر دار الاسلام میں داخل ہوا اور اس نے کسی مسلمان کو زنا کی تہمت لگائی تو امام صاحب کے پہلے قول کی رو سے اس پر حد قذف جاری نہ ہوگی کیونکہ حد قذف میں حق اللہ غالب ہے مگر بعد میں آپ نے اس سے رجوع کر لیا، اب اس پر حد قذف جاری ہوگی۔ ظاہر الروایۃ یہی ہے۔ ([illegible] شامی)

(کتاب السرقۃ)

(۳۳) فصل فی کیفیۃ القطع واثباتہ

قطع ید کے لئے [illegible] وقت قطع تک موجود ہونا ضروری ہے [illegible] پہلا قول ہے بعد میں آپ نے رجوع کر لیا

(شامی)

(۳۴) دو شخصوں نے چوری کی ان دونوں میں سے ایک غائب ہو گیا اور دو گواہوں نے ان کی چوری پر گواہی دی تو صاحبین کے نزدیک دوسرے شخص کا جو موجود ہے ہاتھ کاٹا جائے گا۔ امام صاحب اولاً عدم قطع کے قائل تھے بعد میں رجوع کر لیا

(۳۵) باب المرتد

([illegible] شامی)

اگر سمجھدار بچہ مرتد ہو جائے (العیاذ باللہ) تو طرفین کے نزدیک اس کا ارتداد معتبر ہے امام ابو یوسف کے نزدیک ارتداد [illegible] سے منقول ہے کیونکہ امام صاحب نے امام ابو یوسف کے قول کی طرف رجوع کر لیا۔ (شامی)

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(کتاب البیوع)

(۳۶) باب خیار الرؤیۃ

ایک شخص نے کوئی چیز بے دیکھے فروخت کردی تو امام صاحب اولاً [illegible] کے قائل تھے بعد میں رجوع کیا [illegible] بائع کے لئے خیار رؤیت نہ ہوگا۔ [illegible]

(کتاب الشہادۃ)

(۳۷) باب الرجوع عن الشہادۃ

[illegible] امام صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] (عالمگیری [illegible])

(کتاب الدعوی)

(۳۸) باب التحالف

[illegible]

[illegible] مشتری [illegible] (۔۔۔)

(۳۹) باب دعوی الرجلین

ایک [illegible] امام صاحب کے پہلے قول پر [illegible]

[illegible] (شامی)

(کتاب المضاربۃ)

(۴۰) ایک صاحب کے پاس [illegible]

[illegible] امام صاحب [illegible]

[illegible]

امام صاحب کا آخری قول [illegible]

[illegible] (۔۔۔)

[illegible]

کتاب العاریة

(۲۱) [illegible]

(کتاب الاجارۃ)

(۲۲) باب الاجر ...

[illegible]

(۲۳) باب ...

[illegible]

(۲۴) باب الاجارۃ علی احد شرطین

[illegible]

کتاب المکاتب

(۲۵) [illegible]

[illegible]

کتاب الماذون

(۴۶) ایک شخص نے اپنے غلام کو کاروبار کی اجازت دی اور اس سلسلے میں [illegible] قرض [illegible] اس نے ایک کمائی کی قیمت سب کو گھیر لیا [illegible] اپنے پاس [illegible] تو اس کا مالک [illegible] کمائی میں کوئی غلام ہو [illegible] آزاد کرے [illegible] ہوگا۔ صاحبین کے نزدیک آقا اس کمائی کا مالک ہوگا [illegible] اس کی قیمت [illegible] اس کا [illegible] غلام آزاد ہو جائے گا۔ [illegible] قول ہے [illegible] آقا کی کمائی کا مالک ہوگا۔

(ہدایہ کتاب الماذون)

(کتاب الشفعہ)

(۴۷) اگر کوئی گھر اس [illegible] فروخت کر دیا گیا تو امام صاحب کا پہلا قول یہ ہے کہ شفیع صرف اس حصہ کا [illegible] جس کی ملک سے متصل ہو، آخری قول یہ ہے کہ شفیع کو شفعہ پورے مال [illegible] ہے۔ (ہدایہ)

(کتاب الذبائح)

(۴۸) امام صاحب کے نزدیک گھوڑے کا گوشت کھانا حرام ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز [illegible] امام صاحب نے وفات سے تین یوم قبل صاحبین کے قول کی طرف رجوع کر لیا۔ (علیہ عامہ [illegible])

(کتاب الکراہیہ)

(۴۹) فصل فی الاستبراء

ایک شخص نے باندی فروخت کی اور مشتری کے قبضے سے پہلے [illegible] امام صاحب [illegible] کہ بائع پر استبراء واجب [illegible] واجب کی طرف رجوع کر لیا صاحبین کا قول ہے۔ (محیط)

کتاب الجنایات

(۵۰) امام ابو یوسف نے امام صاحب سے روایت کی ہے کہ [illegible] کے [illegible] کاٹ دے [illegible] آزاد ہو اگر کسی عضو کو کاٹ کر [illegible] تو اس میں قیمت [illegible] ہوگی اور جس صورت میں [illegible] واجب ہوتی ہو اس میں نصف قیمت واجب ہوگی۔ اس روایت کے عموم سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص غلام کا کان کاٹ دے [illegible] تو اس میں نصف قیمت واجب ہوگی [illegible] امام صاحب سے [illegible] روایت کی گئی ہے کہ آپ نے [illegible] صورت [illegible] کی طرف رجوع کر لیا۔

(ہدایہ)

(۵۱) اگر باپ نے بیٹی کے [illegible] پر مر گیا تو امام صاحب کے نزدیک [illegible] فرماتے ہیں کہ [illegible] کے مطابق [illegible] کہ امام صاحب نے اسی کی طرف رجوع کر لیا۔ (مختصر الشامی)

کتاب الوصایا

(۵۲) ایک شخص نے وصیت کی کہ [illegible] غلام فروخت کر کے اس کی قیمت [illegible] پر صدقہ کر دیا جائے [illegible] غلام فروخت کر کے [illegible] قبضہ [illegible] سے ضائع ہو گیا پھر غلام [illegible] تو وصی ضامن [illegible] ہے

[illegible]

[illegible] (ہدایہ)

(کتاب الفرائض)

(۵۳) باب ذوی الارحام

امام صاحب کا پہلا قول ... [illegible]

مقدم ہوگا۔ (شامی)

(۵۴) فصل فی الحرقی والغرقی

[illegible] ... (شامی)

وہ مسائل جن میں امام صاحب سے کئی بار رجوع ثابت ہے

(کتاب الزکوٰۃ)

(۵۵) [illegible]

[illegible]

(کتاب الحدود)

(۵۶) [illegible]

(فتاویٰ)

(کتاب الاقرار)

(۵۷) [illegible]

۔ ۔ ۔ نے استاذ ابن ابی عمران سے روایت کیا ہے کہ یہ تینوں قول امام صاحب کے ہیں۔ پہلے قول کو امام محمد نے روایت کیا ہے
دوسرے قول کو امام ابو یوسف نے، اور بعض نے کہا کہ مرجوع عنہ ہے، لیکن آپ کا تیسرا قول ۔ ۔ ۔

(درمختار مع شامی)

(کتاب الشفعۃ)

(۵۸) مشتری نے ۔ ۔ ۔ ایک مکان مع ساز و سامان خرید لیا اور شفیع نے مکان مع ساز و سامان کے لینا چاہا ۔ ۔ ۔ یہ پہلا قول
ہے جو مرجوع عنہ ہے، اور دوسرا قول یہ ہے کہ مکان و سامان میں سے کسی ایک کو ۔ ۔ ۔ کتاب ۔ ۔ ۔ آخری قول یہ
ہے کہ صرف مکان ۔ ۔ ۔ جیسا کہ شمس الائمہ سرخسی کی شرح (شامی)

وہ مسائل جن میں امام صاحب سے بقول معتبر رجوع ثابت نہیں

(کتاب الطہارۃ)

(۱) اگر نبیذ تمر کے سوا اور پانی نہ ہو تو امام صاحب سے تین روایتیں ہیں۔ (۱) روایت مشہور کہ اس سے وضو کرے تیمم نہ کرے ۔ ۔ ۔ (۲) روایت
حسن کہ ۔ ۔ ۔ وضو اور تیمم دونوں کرے ۔ ۔ ۔ (۳) روایت نوح کہ صرف تیمم کرے ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ اس کی تصحیح کی ہے ۔ ۔ ۔ رجوع کا قول کیا ہے۔ واللہ اعلم

(شامی)

(۲) تکبیرات تشریق کے وقت میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ امام صاحب کے نزدیک مستحب ہے اور صاحبین کے نزدیک واجب
ہے اور بعض نے کہا ہے کہ امام صاحب کے نزدیک واجب ہے اور صاحبین کے نزدیک ۔ ۔ ۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اختلاف صرف ۔ ۔ ۔
میں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اختلاف کی ۔ ۔ ۔ ذکر کیا ہے کہ امام صاحب کے مذہب
سے ۔ ۔ ۔ صاحب ۔ ۔ ۔ نے صاحبین کے قول کی طرف امام صاحب کا رجوع نقل کیا ہے ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ابن الہمام نے رجوع کا انکار کیا ہے ۔ ۔ ۔ مشہور ۔ ۔ ۔ (شامی)

کتاب الصلوۃ

(۳) صاحبین کے نزدیک عصر کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب ہر چیز کا سایہ ۔ ۔ ۔ ایک مثل ہو جائے اور امام صاحب
کے نزدیک اس وقت ہوتا ہے جب سایہ دو چند ہو جائے ۔ ۔ ۔ اور ۔ ۔ ۔ شروح و اکثر کتاب فتاویٰ
اور مختصر ۔ ۔ ۔ (صاحب ہدایہ، صاحب ۔ ۔ ۔ صاحب ۔ ۔ ۔ وغیرہ) کا اس پر اتفاق ہے بعض حضرات نے ذکر کیا
ہے کہ امام صاحب نے صاحبین کے قول کی طرف رجوع کر لیا ۔ ۔ ۔ صاحب ۔ ۔ ۔ کسی معتبر سند کے ساتھ امام
صاحب سے ۔ ۔ ۔ ثابت نہیں ہوا۔

(۴) امام صاحب کے نزدیک عشاء کا وقت شفق ابیض غائب ہونے کے بعد ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ کے لحاظ سے شفق
احمر غائب ہونے کے بعد ہوتا ہے جو صاحبین کا قول ہے ۔ ۔ ۔ شرح ۔ ۔ ۔ صاحبین کے
قول کی طرف رجوع ذکر کیا ہے ۔ ۔ ۔ لیکن ۔ ۔ ۔ کسی معتبر قول سے رجوع ثابت
نہیں۔ قال العلامۃ قاسم ۔ ۔ ۔

(۵) اگر کوئی ہے نماز میں کی طرف سلام پھیرنے کے وقت ہے تو محافظ فرشتوں کی نیت کرے یا ہر دو طرف کی اور مقتدیوں کی۔ ... صاحب نے تعلیم میں حفظ و بعض نے ذکر کیا ہے اس سے بعض مشائخ نے یہ سمجھا ہے کہ صاحبین حضرات دونوں میں اور بعض نے یہ خیال کیا ہے کہ امام صاحب متفق یا کسی کے قائل تھے بعد میں آپ نے رجوع کر لیا مگر پہلا قول کی کوئی کی مثال اول سے رجوع ثابت کر۔

(۶) امام صاحب کے نزدیک مردہ کو غسل دینے کے وقت استنجا کرایا جائے۔ صاحبین کے نزدیک اس کی ضرورت نہیں۔ بعض حضرات نے کہا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب نے اس سے رجوع کر لیا کیونکہ ظاہر الروایہ میں اس کے علاوہ قول نہیں لیکن مگر رجوع پر کوئی قول اختلاف کی وجہ نہیں ہے۔

(کتاب الاجارۃ)

(۷) اگر مستاجر کے ہاتھ سے بغیر کسی کمی کے کپڑا ہلاک ہو گیا تو امام صاحب کے نزدیک مستاجر پر کل قیمت کا تاوان لازم ہوگا۔ صاحبین اور ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ اس نے عادت کے خلاف ... الکافی میں صاحبین کا قول مذکور ہے۔ حاشیہ: جہاں بھی حوالہ ختم ہے کہ امام صاحب نے صاحبین کے قول کی طرف رجوع کر لیا۔ علامہ شامی فرماتے ہیں کہ مرجع حجت نہیں قال لان مسئلۃ القصعۃ جرت علیہ اصحاب الصوف طوف و رجوع الامام فیھا لما صار ... خلافہ لان مرجع عنہ ... لیس مذھباً لہ)۔

(وہ مسائل جن میں امام ابو یوسفؒ سے رجوع ثابت ہے)

(کتاب الطہارۃ)

(۱) مسح علی الجبیرہ کے سلسلہ میں امام ابو یوسف کے دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ اگر زخم کے کسی حصہ پر بھی مسح کرتا ہے تو کافی ہو جائے گا دوسرے یہ کہ پوری پٹی کا استیعاب ضروری ہے یعنی آپ نے رجوع کر لیا ہے کہ کل پٹی کا مسح ضروری ہے۔ (فتح القدیر، بحر الرائق)۔

(۲) کنویں میں چوہا یا کوئی جانور مرا ہوا ملے معلوم نہ ہو کب گرا ہے تو امام صاحب کے نزدیک تین دن تین رات سے کنویں کا ناپاک کہا جائے گا۔ امام ابو یوسف بھی پہلے اسی کے قائل تھے بعد میں آپ نے رجوع کر لیا (حاشیہ ... احسن ...)

(۳) باب التیمم

امام آپ اس کے قائل تھے کہ تیمم مٹی اور ریت کے ساتھ جائز ہے بعد میں آپ نے رجوع فرما لیا کہ صرف مٹی کے ساتھ جائز ہے اور کسی چیز سے جائز نہیں (حاشیہ ... ہدایہ، فتح)

(کتاب الصلوٰۃ)

(۴) باب الاذان

طرفین کے نزدیک فجر کی اذان وقت سے پہلے جائز نہیں۔ امام ابو یوسف بھی پہلے اسی کے قائل تھے بعد میں آپ نے رجوع کر لیا اور فرمایا کہ اگر فجر کی اذان شب کے نصف آخر میں کہی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (بدائع)

(۵) فصل فی کیفیۃ ترکیب افعال الصلوٰۃ

طرفین کے نزدیک مقتدی کو تحمید میں ربنا لک الحمد کہنا مسنون ہے۔ امام ابو یوسف بھی اسی کے قائل تھے بعد میں آپ نے رجوع کر لیا کہ تسمیع کے ساتھ یہ بھی ملائے (ہدایہ، فتح)۔

(۶) باب الوتر والنوافل

ایک شخص نے چار رکعت نفل کی نیت کی اور شفع ثانی شروع کرنے سے پہلے نماز فاسد کر دی تو طرفین کے نزدیک دو رکعت کی قضا ہے، پہلا قول
قول ہے پھر قول بدل کر چار رکعت کی قضا لازم ہے (خلاصہ ... شامی)

(۷) باب صلوٰۃ الخوف

آپ کا پہلا قول یہ ہے کہ نماز خوف مطلقاً مشروع ہے جیسا کہ طرفین کہتے ہیں بعد میں آپ نے رجوع کر لیا اور فرمایا کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے ساتھ خاص تھی (... فتح القدیر، بدائع)

(کتاب الزکوٰۃ)

(۸) ... امام صاحب کے ...
... امام ابو یوسف ... امام صاحب کے ساتھ ...
... امام ابو یوسف کا پہلا قول ... (فتح القدیر)

(۹) باب الرکاز

امام ابو یوسف اولاً ... کے قائل تھے ... (کتاب ...)۔

(۱۰) باب المصرف

ایک شخص نے ... کو زکوٰۃ دی ... معلوم ہوا کہ ... طرفین کے نزدیک ادا ہو
گئی، امام ابو یوسف کا پہلا قول ... آپ کے ... (...)۔

کتاب الحج

(۱۱) عرفہ کے دن عرفات میں جو امام خطبہ دیتا ہے ... طرفین کے نزدیک اذان اس وقت ہونی چاہیے جب امام منبر پر ...
ہو جیسے جمعہ کے خطبہ میں ہوتی ہے ... امام ابو یوسف کا بھی یہی قول ہے ... آپ ...
... جب امام منبر پر آئے اور خطبہ ... (ہدایہ، ...)

کتاب النکاح

(۱۲) طرفین کے یہاں ... امام ابو یوسف بھی اولاً اسی کے قائل تھے ...
کے قائل ہو گئے (فتح القدیر ...)

(۱۳) ایک شخص نے کسی کو حکم دیا کہ کسی عورت سے میری شادی کر دے اس نے ایک ہی عقد میں دو عورتوں سے شادی کر دی تو
طرفین کے نزدیک کسی کی صحت لازم نہ ہوگی۔ امام ابو یوسف اولاً اس کے قائل تھے کہ ... ان میں سے کسی ایک سے نکاح ... کسی ایک کو
... بعد میں آپ نے طرفین کے قول کی ... (فتح ...)۔

(۱۴) شوہر کسی شخص کے پاس ایک ... عورت ... کے نام سے ...
امام صاحب کے نزدیک ... جب تک ... معلوم نہ ہو ... امام ابو یوسف بھی اولاً اسی کے قائل
تھے بعد میں آپ نے ... (فتح القدیر)

(۱۵) ایک عورت نے کسی کے متعلق دعویٰ کیا کہ اس نے مجھ سے شادی کی ہے اور بینہ سے ثابت کر دیا اور قاضی نے اس کی بیوی ہونے کا فیصلہ کر دیا حالانکہ شوہر نے اس سے شادی نہیں کی تھی تو امام صاحب کے نزدیک وہ اس سے صحبت کر سکتا ہے۔ امام ابو یوسف کی وفات کے ... (ہدایہ، فتح)

(۱۶) باب الاولیاء

اگر کسی بھائی نے، چچا یا چچازاد بھائی نے نابالغ بچی کا نکاح باپ دادا کے علاوہ کسی سے کر دیا تو شیخین کے نزدیک بعد بلوغ لڑکی کو اختیار ہوگا ... امام ابو یوسف کا پہلا قول یہی تھا مگر آپ نے اس سے رجوع کر لیا ... نکاح کا اختیار نہ ہوگا (فتح القدیر)

(۱۷) اگر ولی قریب غائب ہو اور غیبت منقطعہ ہو تو ولی بعید نکاح کر سکتا ہے غیبت منقطعہ سے مراد کیا ہے؟ ... کے نزدیک ... مسافت پر ہونا غیبت منقطعہ ہے ... امام محمد فرماتے ہیں ... اکثر متاخرین کا قول یہی ہے (فتح القدیر)

(۱۸) باب المہر

ایک شخص نے کسی عورت سے شادی کی اور مہر متعین نہیں کیا یا کسی مقدار کی تعیین پر دونوں راضی ہو گئے اور شوہر ... کر لیا اس کا انتقال ہو گیا تو عورت کو مہر مثل ملے گا ... طلاق ہو گئی تو ... امام ابو یوسف کا پہلا قول یہ تھا کہ مقرر کردہ مقدار کا نصف ملے گا (ہدایہ، فتح)

(۱۹) شوہر نے عقد نکاح کے بعد بیوی کے مہر میں اضافہ کر دیا پھر دخول سے پہلے طلاق دے دی تو ... امام ابو یوسف کا پہلا قول یہ ہے کہ ... اضافہ ... نصف ... بعد میں آپ نے اس سے رجوع کر لیا (ہدایہ، فتح)

(۲۰) ایک ذمی نے ذمیہ کے ساتھ ... شراب یا خنزیر کے عوض میں شادی کی پھر دونوں میں سے کوئی ایک مسلمان ہو گیا تو امام صاحب کے نزدیک ... شراب یا خنزیر ملے گا ... امام ابو یوسف کے یہاں پہلی قول کے لحاظ سے دونوں صورتوں میں قیمت دی جائے گی۔ ... امام ابو یوسف کے دوسرے قول کے لحاظ سے دونوں صورتوں میں مہر مثل ملے گا ... (ہدایہ، فتح)

(۲۱) شوہر نے بیوی کے مہر مثل کے عوض ... تو ... کا مہر مثل ... اور اگر خلوت صحیحہ ہو گئی ... طلاق ... عورت ... کے وقت ... مہر مثل ... ایک ... امام ابو یوسف کا آخری قول ہے ... جیسا کہ امام محمد فرماتے ہیں۔

(فتح القدیر)

(۲۲) باب نکاح الکافر

اگر کوئی مجوسی ... شادی کرے ... اسلام کے بعد ... تفریق نہیں کی جائے گی۔ امام ابو یوسف کا پہلا قول یہ ہے ... تفریق کر دے (مبسوط، فتح)

...

(کتاب الطلاق)

(۳۳) شوہر نے بیوی سے کہا انت طالق بعدد او لا تو امام صاحب کے نزدیک طلاق واقع نہ ہوگی۔ امام ابو یوسف کا بھی آخری یہی قول ہے پہلے قول میں ایک طلاق واقع ہوگی جیسا کہ امام محمد فرماتے ہیں مگر بعد میں آپ نے اس سے رجوع کر لیا۔

(بحوالہ در مختار فتح شامی)

(۳۴) بیوی نے شوہر کی اجازت کی وجہ سے نکاح فسخ ہوا اس کے بعد شوہر نے عدت کی حالت میں بیوی جو عدت گزار رہی تھی اسی حالت میں شوہر نے اس کو طلاق دی تو صاحبین کے نزدیک طلاق واقع نہ ہوگی۔ مگر امام ابو یوسف کا آخری قول ہے کہ طلاق ہو جاتی ہے۔ (فتح القدیر)

(۳۵) ایک شخص کی منکوحہ بیوی کسی کی باندی تھی اس نے اس کو خرید کر آزاد کیا پھر عدت کے زمانہ میں اس کو طلاق دی تو صاحبین کے نزدیک طلاق واقع نہ ہوگی مگر امام ابو یوسف نے اس سے رجوع کر لیا اب ان کے یہاں طلاق واقع ہو جائے گی۔ (فتح القدیر و البحر الرائق بحوالہ شامی)

(۳۶) بیوی نے شوہر سے کہا مجھے ایک ہزار کے بدلے ایک طلاق دے دے۔ شوہر نے تین طلاقیں دے دیں تو امام صاحب کے نزدیک عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہوگی اور صاحبین کے نزدیک تینوں واقع ہو جائیں گی ایک طلاق ایک ہزار کے عوض اور دو بلا عوض۔ امام طحاوی نے علامہ کرخی سے نقل کیا ہے کہ اس مسئلہ میں امام ابو یوسف نے امام صاحب کے قول کی طرف رجوع کر لیا۔ (بدائع)

(۲۷) باب اللعان

ایک عورت کے پاس ایک بچہ ہے جس کا نسب معلوم نہیں پھر شوہر نے اس کو تہمت لگائی تو اس پر لعان واجب نہیں اور اگر کسی اجنبی نے تہمت لگائی تو اس پر حد واجب نہیں۔ امام ابو یوسف اولاً اسی کے قائل تھے بعد میں آپ نے رجوع کر لیا اور فرمایا کہ شوہر پر لعان اور اجنبی پر حد واجب ہوگی۔ (بدائع)۔

(۲۸) باب العدۃ

اگر مہینے کے درمیان میں طلاق واقع ہوئی تو عورت عدت کیسے گزارے؟ امام صاحب فرماتے ہیں کہ پوری عدت دنوں سے گزارے یعنی طلاق ہونے کے دن سے نوے دن پورے کرے اور امام محمد فرماتے ہیں کہ جس دن میں فرقت واقع ہوئی ہے اس مہینہ کے باقی ایام گزارے اور باقی مہینوں کی عدت چاندوں کے حساب سے اور پہلے مہینے کے ایام آخری مہینے کے ایام سے پورے کرے۔ امام ابو یوسف سے دو روایتیں ہیں ایک امام صاحب کے قول کے مثل دوسری امام محمد کے قول کے مثل اور یہی آپ کا آخری قول ہے۔ (بدائع)

(۲۹) ایک شخص کے نکاح میں دو بیویاں تھیں ایک آزاد ایک باندی شوہر نے اپنی بیماری کے زمانہ میں ان سے کہا کہ تم میں سے ایک کو طلاق ہے اس کے بعد باندی آزاد ہو گئی اور شوہر مر گیا اور بیماری کی حالت میں اس نے باندی کو طلاق کے لئے متعین کیا تو امام محمد کے نزدیک طلاق بائن ہوگی اور وہ عورت وارث بھی ہوگی۔ امام ابو یوسف کا پہلا قول یہی ہے بعد میں رجوع کر لیا اور فرمایا کہ وہ عورت وارث نہ ہوگی طلاق واقع کرنے کا اختیار رکھنے والا شوہر اول کیا تو تبانی کے لئے ضرر اس کے لئے وارث ہونا معلوم نہ ہوگی۔ (بدائع)

حاشیہ: ابن عابدین شامی ... ج ... ص ...

(کتاب العتاق)

(۳۰) [illegible]

(۳۱) باب التدبیر

[illegible]

(کتاب الایمان)

(۳۲) باب الیمین فی الدخول والسکنی

[illegible]

(۳۳) باب الیمین فی الطلاق والعتاق

[illegible]

(۳۴) باب الیمین فی البیع والشراء

[illegible]

(کتاب الحدود)

(۳۵) [illegible]

(۳۶) باب [illegible]

[illegible]

متعلق امام ابو یوسف کا پہلا قول یہ ہے کہ ... امام محمد کا قول ہے جس میں آپ نے رجوع کر لیا اور فتویٰ مذہب پر معمول ہے۔ (ہدایہ فتح)

(۳۷) باب القذف

امام ابو حنیفہ کے نزدیک حد قذف میں ... جائے گا امام ابو یوسف کی پہلی بات کے قائل تھے بعد میں آپ نے رجوع کر لیا اور ... لیکن ... (بحر ... حد القذف و القصاص) (فتح)

(کتاب السرقۃ)

(۳۸) اگر چور ایک مرتبہ ... کا اقرار کرے ... امام ابو یوسف ... دو مرتبہ اقرار کرے ... آپ نے ... کی طرف رجوع کر لیا (ہدایہ کفایہ شامی)

(کتاب السیر والجہاد)

(۳۹) باب الغنائم وقسمتہا

... صاحب ... (ہدایہ عنایہ)

(کتاب الشرکۃ)

(۴۰) ... امام ابو یوسف کی پہلے ... کے قائل تھے بعد میں آپ نے امام صاحب کے قول کی طرف رجوع کر لیا ... (فتح القدیر)

(کتاب البیوع)

(۴۱) ایک شخص نے ... قیمت ... امام ابو یوسف کا پہلا قول یہ ہے کہ ... قسم لی جائے گی ... امام محمد کے قول کی طرف رجوع کر لیا ... مشتری کا قول ... قسم کے ساتھ (ہدایہ)

(۴۲) باب البیع الفاسد

ایک شخص نے ... ایک ... قیمت ... ہزار کی ... ایک ہزار روپیہ ... قیمت ہوگی ... امام صاحب کے نزدیک ... دونوں کی بیع فاسد ہوگی ... امام ابو یوسف ... امام صاحب کے قول کی طرف رجوع کر لیا (فتح القدیر)

(۴۳) ... ایک ... میں فروخت ... علم کی

صورت مذکورہ میں شخص امام صاحب سے مشہور ہے کہ وہ اس صورت میں ثابت ہو جاتا ہے امام ابو یوسف و امام محمد عدم جواز کے قائل تھے بعد میں جواز کی طرف رجوع کر لیا (بحر الرائق)

(۴۴) ایک شخص نے بطریق بیع فاسد ایک مکان خریدا پھر مشتری نے اس میں عمارت بنالی یا درخت لگائے۔ تو امام صاحب کے نزدیک اس پر مکان کی قیمت واجب ہوگی۔ امام ابو یوسف کا بھی پہلا قول یہی ہے پھر رجوع کر لیا کہ عمارت توڑ دی جائے اور درخت اکھاڑ کر مکان واپس کر دیا جائے گا۔ امام محمد بھی یہی فرماتے ہیں۔ (بدایہ بیسانی کتاب البیوع)

(۴۵) فصل فی التصرف فی المبیع والثمن قبل القبض

امام صاحب کے نزدیک قبضہ سے پہلے مکان فروخت کرنا جائز ہے امام ابو یوسف کا بھی آخری قول یہی ہے پہلے عدم جواز کے قائل تھے امام محمد بھی عدم جواز کے قائل ہیں۔ (فتح)

(۴۶) باب الربا

گیہوں یا کھجور کے عوض میں یا خشک کے عوض میں یا تر کھجور کو خشک کے عوض میں برابر فروخت کرنا امام صاحب کے نزدیک جائز ہے امام ابو یوسف کا بھی آخری قول یہی ہے پہلا قول یہ ہے کہ جائز نہیں امام محمد بھی یہی فرماتے ہیں۔ (مبسوط سرخسی)

(۴۷) فصل فی بیع الفضولی

ایک شخص نے دوسرے کی چیز اس کی اجازت کے بغیر فروخت کردی بعد میں مالک مر گیا تو اس کے وارث کی اجازت سے بیع جائز ہوگی مگر اگر مالک نے اپنی زندگی میں جائز کر دیا ہو امام محمد کے نزدیک بیع جائز ہوگی امام ابو یوسف کا بھی پہلا قول یہی ہے پھر آپ نے رجوع کر لیا (بدایہ فتح شامی)

(۴۸) ایک شخص نے کسی کے مکان کو غصب کر کے فروخت کر دیا اور مشتری نے اس کو اپنی جائداد میں شامل کر لیا اس کے بعد بیچنے والے نے اقرار کیا کہ اس نے اس کو غصب کر کے فروخت کیا تھا تو امام صاحب کے نزدیک بائع اس کی قیمت کا ضامن ہوگا امام محمد کے نزدیک ضامن نہ ہوگا امام ابو یوسف کا بھی پہلا قول یہی ہے بعد میں آپ نے امام صاحب کے قول کی طرف رجوع کر لیا (بدایہ فتح شامی)

(۴۹) باب السلم

اگر عاقدین سلم میں اختلاف کریں تو دونوں قسم کھائیں گے امام ابو یوسف کا پہلا قول یہی ہے بعد میں رجوع کیا کہ پہلے طالب قسم کھائے گا امام محمد بھی یہی فرماتے ہیں۔ (فتح القدیر)

(کتاب الصرف)

(۵۰) اگر قبضے سے پہلے جدا ہو گئے تو امام صاحب کے نزدیک بیع باطل ہو جائے گی امام ابو یوسف بھی پہلے اسی کے قائل تھے بعد میں آپ نے رجوع کر لیا (بدایہ فتح شامی)

(کتاب الکفالۃ)

(۵۱) طالب کی عدم موجودگی میں ایک کفالت قبول کرنا ضروری ہے امام ابو یوسف بھی اس کے قائل تھے بعد میں آپ نے رجوع کر لیا اور فرمایا کہ قبول کرنا ضروری نہیں۔

صرف کفیل سے لی جو بچہ جائے گا باپ ہو یا نہ ہو امام محمد و امام شافعی کا بھی (ایک) قول یہی ہے جیسا کہ ہدایہ میں لکھا ہے (فتح)[1]۔

(۵۲) ایک کفیل بالنفس نے ایک آدمی سے کفیل ہونا قبول کیا تو مکفول لہ پر ایک ہزار درہم ہیں (یعنی جس کو کفیل بنایا) اور بیعت نہیں لکھا کہ جو کچھ اس کے ذمہ ہے وہ میں ادا کروں گا، اب کفیل کہتا ہے کہ مکفول نے وہ روپیہ ادا نہیں کیا بلکہ معاف کر دیا گیا تو ہم سے نہ کہو کہ حق کس کا طالب ایک ہزار کا قبل ہے اور کفیل کی اصل پر وہ روپیہ جب واجب ہو گیا تو امام صاحب نے اس کفیل پر ایک ہزار درہم لازم کئے۔ پہلے امام ابو یوسف کا یہی قول تھا پھر آخری قول یہ ہے کہ کفیل پر کچھ واجب نہیں۔ (علامہ فتح و شامی)

(۵۳) باب الاستحقاق

امام محمد کے نزدیک اثبات بیع کے لئے مستحق کا حاضر ہونا شرط ہے۔ امام صاحب کے نزدیک شرط نہیں۔ امام ابو یوسف اولاً اسی کے قائل تھے بعد میں پہلے امام محمد کے قول کی طرف رجوع کر لیا۔ (ذخیرہ و شامی)

(کتاب القضاء)

(۵۳) قاضی کے لئے شاہد کی طرح تحقیق کرنا کہ وہ شہادت سے متعلقہ امور کا علم حاصل کرے ضروری ہے کیونکہ اس میں احد مخصوص تحفظات ہے۔ امام ابو یوسف بھی پہلے اسی کے قائل تھے بعد میں آپ نے اس سے رجوع کر لیا۔ اور تحقیق شاہد کو مستحسن قرار دیا جبکہ مقدمہ تہمت ہو۔ (کتاب)

(۵۴) باب کتاب القاضی الی القاضی

ایک قاضی دوسرے قاضی کے پاس جو خط بھیجے اور دوسرا قاضی ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے مختص بھیجے نہ ہو تو اس قاضی کے لئے ضروری ہے کہ وہ خط گواہوں کو پڑھ کر سنائے یا اس کے مضمون سے مطلع کر دے تاکہ بعد وہ اصل کی موجودگی میں اسے ثبت کر دیں تاکہ کسی کو تہمت و شبہ کا احتمال نہ ہو۔ یہ سب باتیں طرفین کے نزدیک شرط ہیں۔ امام ابو یوسف بھی پہلے اسی کے قائل تھے بعد میں آپ نے رجوع کر لیا اور فرمایا کہ صرف مکتوب الیہ کا نام لکھنا کافی ہے کہ جو اس کی تصدیق سے (عالمگیری شامی فتح و غیرہ)۔

(۵۵) امام صاحب کے یہاں اصل یہ ہے کہ قاضی کا فیصلہ (جس چیز کی حلت کا فیصلہ کرے وہ باطنا بھی حلال ہوگی) اسی طرح جس چیز کی حرمت کا فیصلہ کرے وہ حرام ہوگی مثلاً ایک شخص نے عورت پر نکاح کا دعویٰ کیا اور عورت منکر ہے مگر اس شخص نے جھوٹے گواہوں سے نکاح ثابت کر دیا اور قاضی نے نکاح کا فیصلہ دے دیا تو امام صاحب کے نزدیک عورت اس شخص کی بیوی ہو گئی اور شوہر سے صحبت کر سکتی ہے اور وہ اس سے وطی کر سکتا ہے۔ امام ابو یوسف بھی اولاً اسی کے قائل تھے بعد میں آپ نے رجوع کر لیا اور فرمایا کہ عورت کے حق میں وطی حلال نہیں ہوگی اور اس کے حق میں امام محمد و امام زفر و امام شافعی بھی کی طرف ہو گئے ہیں۔ (کفایہ و عنایہ)

(۵۶) امام ابو یوسف اولاً اس کے قائل تھے کہ بینہ اور اقرار کے ذریعہ غائب کے خلاف فیصلہ کیا جا سکتا ہے بعد میں آپ نے اس سے رجوع کر لیا یعنی نہیں کیا جا سکتا (فتح القدیر)

(کتاب الشہادۃ)

(۵۷) ایک شخص نے کسی معاملہ میں گواہی ادا کی، پھر طویل مدت کے بعد اس کے حالات دریافت کئے تو سب نے اس کی تعدیل کی۔ اس کے بعد اس نے پھر کسی معاملہ میں گواہی ادا کی تو اب دوبارہ تعدیل کی ضرورت نہیں۔ البتہ دونوں شہادتوں کے درمیان طویل مدت گذر جائے تو طویل (الفقہ) کی مدت ... امام ابو یوسف کے نزدیک ایک سال تھی پھر ... رجوع کر کے آپ نے چھ ماہ کی مدت کو طویل قرار دیا ہے۔ (فتح القدیر)

(۵۸) موت، نکاح، دخول اور ولایت قاضی کے علاوہ دیگر امور میں شاہد کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی چیز کے متعلق گواہی دے ... امام ابو یوسف نے آخری قول میں ولاء کی شہادت بالتسامع کو بھی جائز قرار دیا ہے۔ (جواہر، فتح القدیر)

(کتاب الوکالۃ)

(۵۹) باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض

ایک وکیل بالخصومۃ نے قاضی کے علاوہ کسی اور جگہ مؤکل کے خلاف کسی چیز کا اقرار کر لیا تو ... امام ابو یوسف کا پہلا قول یہی ہے ... بعد میں آپ نے مطلقاً اقرار کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ہدایہ، فتح القدیر، بحر)

(کتاب الدعویٰ)

(۶۰) باب التحالف

اگر بائع اور مشتری کے درمیان ... مقدار ثمن کی صورت ... تو امام ابو یوسف کے نزدیک ... سے قسم لی جائے گی ... امام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں ... بعد میں آپ نے رجوع کر لیا اور ... پہلے مشتری سے قسم لے ... امام محمد بھی ... ایک روایت امام صاحب سے بھی ہے۔ (عنایہ، فتح القدیر، بحر، مجمع الانہر)

(۶۱) فصل فیمن لا یکون خصما

مدعا علیہ نے کہا: میرے پاس یہ چیز فلاں غائب نے بطور ... رکھی ہے ... اس نے غصب کی ... اجرت پر دی ... امام ابو یوسف نے اس سے رجوع کر لیا ... (تاتارخانیہ، شامی)

(۶۲) باب ما یدعیہ الرجلان

دو آدمیوں نے ایک چیز کی ملک ... تاریخ ... فیصلہ ... امام محمد ... آپ نے ... رجوع کر لیا ...

(ہدایہ، فتح القدیر)

(كتاب الاقرار)

(۶۳) باب الاستثناء وما في معناه

[illegible]

(۶۴) [illegible]

(كتاب الصلح)

(۶۵) [illegible]

(۶۶) [illegible]

(كتاب المضاربة)

(۶۷) باب المضارب يضارب

[illegible]

(کتاب الاجارۃ)

(۶۸) - ایک شخص نے کوئی چیز مکہ لے جانے کے لئے اجرت پر لی تو امام ابو یوسف کا پہلا قول یہ ہے کہ اجرت کا استحقاق پوری مسافت طے کرنے کے بعد ہوگا آخری قول یہ ہے کہ جب ایک تہائی یا نصف مسافت طے کرے تو اس کے حساب سے اجرت دیدے۔

(ہدایہ)

(۶۹) مزدور نے مستاجر سے عاریت کے ذریعہ حصہ صرف کر لیا ہو کہ اجرت میں اس کا نصف دے تو امام ابو یوسف پہلے اس کے جواز کے قائل تھے جیسا کہ امام محمد فرماتے ہیں بعد میں آپ نے امام صاحب کے قول کی طرف رجوع کر لیا (ہدایہ)

(کتاب المکاتب)

(۷۰) باب موت المکاتب وعجزہ

مکاتب غلام نے کوئی جنایت کی اور اس کا مالک اس کی کتابت کی حالت میں جب جنایت کا فیصلہ نہیں ہوا کتابت سے عاجز ہو گیا۔ پھر مکاتب بدل کتابت کی ادائیگی سے عاجز ہو گیا تو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک جنایت کا تاوان اس کے ذمہ دین ہوگا اور اس سلسلہ میں اس کو فروخت کر دیا جائے گا امام ابو یوسف پہلے اس کے قائل تھے کہ اس پر قیمت واجب ہوگی اور فروخت نہیں کیا جائے گا یہی امام زفر کا قول ہے بعد میں آپ نے اس سے رجوع کر لیا۔ (ہدایہ شرح ... مجمع الانہر)

(کتاب الولاء)

(۷۱) اگر بیٹے کا قاتل ہو جائے پھر آزاد شدہ غلام مر جائے تو اس کی میراث لڑکا لے گا نہ کہ اس کی لڑکیاں کیونکہ عورتیں کے لئے ولاء نہیں ہوتی (لانہ لا یستحقون الولاء) مثلاً ایک عورت نے غلام آزاد کیا اور ایک لڑکا اور باپ چھوڑ کر مر گئی پھر آزاد شدہ غلام مر گیا تو طرفین کے نزدیک اس کی میراث صرف لڑکے کو ملے گی امام ابو یوسف بھی پہلے اس کے قائل تھے بعد میں آپ نے رجوع کر لیا فرمایا کہ چھٹا حصہ باپ کو ملے گا اور باقی بیٹے کو۔ (عنایہ)

(کتاب الحجر)

(۷۲) سفیہ غیر رشید شخص نے غلام آزاد کیا تو صاحبین کے نزدیک عتق نافذ ہوگا امام محمد کے نزدیک غلام اپنی قیمت میں سعایہ کرے گا امام ابو یوسف پہلے اسی کے قائل تھے بعد میں آپ نے عدم سعایہ کی طرف رجوع کر لیا۔ (عنایہ، مجمع الانہر)

(کتاب الغصب)

(۷۳) ایک شخص نے کسی کی زمین غصب کر لی اور اس کے قبضے میں ہلاک ہو گئی تو امام صاحب کے نزدیک وہ ضامن نہ ہوگا امام ابو یوسف پہلے وجوب ضمان کے قائل تھے امام محمد اور امام شافعی بھی یہی فرماتے ہیں بعد میں آپ نے امام صاحب کے قول کی طرف رجوع کر لیا (ہدایہ، عنایہ شرح ... مجمع الانہر)

(۷۴) ایک شخص نے کسی کا مکان غصب کیا اور اس میں رہنے لگا مکان منہدم ہو گیا لیکن اس کے رہنے یا اس کے کسی اور عمل سے منہدم نہیں ہوا تو امام صاحب کے نزدیک ضمان نہیں ہے اور امام ابو یوسف کا آخری قول بھی یہی ہے۔ (عنایہ)

(کتاب الشفعہ)

(۷۵) باب طلب الشفعہ

طلب شفعہ کے لئے سوال کے علاوہ تحریر یا اور کوئی سوال سے شفعہ طلب نہیں کیا تو حق ساقط ہو جاتا ہے یا قرار دیا گیا کہ مجلس ہی میں یا دو تین دن تک ہو۔ امام محمد کا یہ قول طرفین کے نزدیک ہے۔ امام ابو یوسف کی پچھلی سے ملتا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ کا قول اطلاق کے تحت اور طرف رجوع کیا (شامی)۔

(۷۶) ایک شخص نے مکان باغ وغیرہ بیچا اور اس کے قبضہ میں رہے جو اس کا ہی حکم ہوا شفعی نے کل قیمت دے کر شفیع لینا چاہیے جو کل ثمن کے ساتھ لے گا۔ یہ آپ کا آخری قول ہے جو بعد میں تھا کہ پھلوں کی قیمت ساقط ہو جائے گی۔

(محمود)

(۷۷) اگر کسی زمین خرید کر اس کے بعد وہ تعمیر کر کے فروخت کی جائے تو طرفین کے نزدیک شفیع کو اختیار ہوگا جو ثمن مالی کے ساتھ لے یا چھوڑ دے اس مکان کو مدت گزرنے کے بعد فروخت کر دیا جائے تب بعد میں شفیع نے شفعہ طلب کیا جس کا حق ہو تو شفعہ باطل ہو جائے گا امام ابو یوسف کا بھی پہلا قول یہی ہے بعد میں آپ نے رجوع فرمایا کہ مدت گزرنے کے بعد ممکن ہے کہ اس نے فی الحال شفعہ طلب کیا ہو (بدایہ کتاب الشفعہ)

(کتاب القسمۃ)

(۷۸) ایک مشترک چیز شریکوں کے درمیان مشترک کی جو ان کے قبضہ میں تھی ان کے بعد تقسیم کرنے میں اختلاف ہوا تو کسی نے کہا کہ میرے حصہ میں اور تقسیم کنندہ نے کہا کہ نہیں تیرا حصہ یہی ہے اور ایک تقسیم کنندہ کی گواہی معتبر ہوگی۔ طرفین کے نزدیک یہ قول معتبر ہے۔ امام ابو یوسف بھی پہلے اسی کے قائل تھے بعد میں آپ نے امام صاحب کے قول کی طرف رجوع کیا (بدایہ مع الاسعد وغیرہ)

کتاب المزارعۃ

(۷۹) پیچھے حال ہونے کے لئے جو زمین بٹائی پر دی جائے وہ فاسد ہے جیسا کہ مزارعت کے امام صاحب کے نزدیک جو حال ہو جائے گا اس کا یہی قول ہے بعد میں آپ نے امام صاحب کے قول کی طرف رجوع کر لیا کہ عقد مزارعت فاسد ہے۔ (بدایہ کتاب المزارعۃ)

(۸۰) ایک شخص نے دوسرے کے درخت لگایا اور اس کے بعد دوسرے نے اس کو طرفین کے یہاں کل کھایا جا سکتا ہے امام ابو یوسف کا بھی پہلا قول یہی ہے آخری قول یہ ہے کہ حصہ جو اس کا ہو وہ دیا جائے۔ (مدیح)

کتاب المشربۃ

(۸۱) انگور یا کھجور کا شیرہ جو پکایا جائے تو امام صاحب کے یہاں اس کا پینا حلال ہے بشرطیکہ نشہ نہ دے امام ابو یوسف کا بھی پہلا قول یہی ہے۔ آخری قول یہ ہے کہ اس کا پینا حلال نہیں۔ (بدایہ کتاب الاشربۃ)

(کتاب الجنایات)

(۸۲) باب ما یحدث الرجل فی الطریق

ایک شخص نے کنواں کھودا اس میں کوئی گر کر مر گیا۔ یہ شخص کھودنے والے اور میت کے ورثہ میں اختلاف ہوا کنواں کھودنے والا کہتا ہے کہ یہ اس میں قصداً گرا ہے جبکہ ورثہ کہتے ہیں کہ بغیر قصد گرا ہے تو امام ابو یوسف کے پہلے قول پر کنواں کھودنے والے کا قول معتبر ہوگا اور مرجوع الیہ قول پر ورثہ کا قول معتبر ہوگا یہی امام محمد کا قول ہے۔ (ہدایہ)

(۸۳) فصل آخر: کسی نے غلام کو خطاءً قتل کر دیا تو طرفین کے نزدیک اس پر غلام کی قیمت واجب ہوگی جس کی مقدار دس ہزار سے زائد نہ ہوگی اگر دس ہزار سے کم ہو تو دس دراہم کم کیے جائیں گے امام ابو یوسف کا بھی پہلا قول یہی ہے آخری قول یہ ہے کہ قیمت واجب ہوگی جتنی بھی زیادہ ہو۔
(ہدایہ مع الحاشیہ)

کتاب الفرائض

(۸۴) معتق کا انتقال ہو جائے اس نے اپنے آقا کا بیٹا اور آقا کا باپ چھوڑا تو طرفین کے نزدیک معتق کا کل مال آقا کے بیٹے کو ملے گا امام ابو یوسف کا بھی پہلا قول یہی ہے آخری قول یہ ہے کہ باپ کو چھٹا حصہ ملے گا اور باقی بیٹے کو (شامی)

وہ مسائل جن میں امام ابو یوسف نے استحسان سے قیاس کی طرف رجوع کیا ہے

(کتاب الصلوٰۃ)

(۸۵) باب سجدۃ التلاوۃ

اگر دو سورتوں میں ایک آیت سجدہ کو مکرر تلاوت کی تو قیاس کے رو سے استحسان ہر ایک کے لئے سجدہ لازم ہے امام ابو یوسف کا پہلا قول یہی ہے اور قیاس کے لحاظ سے صرف ایک سجدہ کافی ہے امام محمد اسی کے قائل ہیں امام ابو یوسف نے بھی اسی کی طرف رجوع کر لیا۔

(کتاب الرہن)

(۸۶) جو چیز مرہون کے قبضہ میں ہو اس کو رہن کی رو سے خیار کی رو سے مرتہن کے قبضہ میں ہلاک ہوئی امام ابو یوسف کا آخری قول یہی ہے اور استحسان کے لحاظ سے وہ چیز مرتہن کے قبضہ میں امانت ہے۔ امام ابو یوسف کا پہلا قول یہی ہے

(کتاب الجنایات)

(۸۷) کسی غلام نے کوئی جنایت کی پھر اس کے آقا نے اس کو آزاد کر دیا تو قیاس کے مطابق آقا کو دونوں اختیار ہوں گے۔ امام ابو یوسف کا آخری قول یہی ہے جبکہ استحسان کے لحاظ سے آقا کو اختیار نہیں ہے امام ابو یوسف کا پہلا قول یہی ہے امام محمد کا بھی یہی قول ہے

وہ مسائل جن میں امام ابو یوسف سے رجوع محقق ثابت ہے

(کتاب النکاح)

(۸۸) باب الاولیاء

عاقلہ بالغہ آزاد عورت بلا ولایت ولی کسی کے ساتھ نکاح کرے تو امام صاحب کے نزدیک نکاح ہو جائے گا۔ خواہ عورت باکرہ ہو یا ثیبہ جب بالغہ ہو جب بھی، جیسا ایک روایت یہ بھی ہے کہ کفو کے ساتھ جائز ہے غیر کفو میں جائز نہیں۔ امام ابو یوسف سے تین روایتیں ہیں۔ اول یہ کہ بغیر ولی کے نکاح مطلقاً جائز نہیں۔ مگر آپ نے اس سے رجوع کر لیا۔ دوم یہ کہ کفو میں جائز ہے غیر کفو میں جائز نہیں پھر اس سے بھی رجوع کر لیا۔ سوم یہ کہ مطلقاً جائز ہے جیسا کہ آپ کا آخری قول ہے۔ امام محمد سے بھی ظاہر الروایہ کی طرف رجوع ثابت ہے [illegible] عن الجواز بعد على الاطلاق بلا اتفاق بلا ولی [illegible] السرخسی (فتح القدیر)۔

(کتاب الاشربہ)

(۸۹)[۲] جو شرابیں شہد، جو اور گیہوں سے بنتی ہیں امام صاحب کے یہاں ان کا پینا جائز ہے جب تک نشہ نہ آئے [illegible] امام محمد کے یہاں حرام ہے۔ امام ابو یوسف کی پہلی رائے کے قائل تھے مگر بعد میں آپ نے رجوع کیا اور یہ کہا کہ [illegible] حرام ہے۔ پھر بعد میں آپ نے اس کو بھی ختم کر دیا اور امام صاحب کے مسلک کی طرف رجوع کر لیا (جواب [illegible])۔

وہ مسائل جن میں امام ابو یوسف سے منقول معتبر رجوع ثابت نہیں

(کتاب النکاح)

(۱) باب المہر

ایک شخص نے کسی عورت سے [illegible] نکاح کیا [illegible] تو طرفین کے نزدیک مہر مثل واجب ہوگا۔ امام ابو یوسف کے نزدیک [illegible] واجب ہوگی (ہدایہ)۔

[illegible] نے ذکر کیا ہے کہ [illegible] میں امام ابو یوسف کا پہلا قول وہی ہے جو طرفین کا ہے۔ [illegible] (فتح القدیر)

(کتاب البیوع)

(۲) ایک شخص نے کوئی چیز اس شرط پر خریدی کہ اگر [illegible] تک ثمن ادا نہ کیا تو بیع نہیں تو امام صاحب کے نزدیک بیع [illegible] ہے [illegible] امام محمد کے نزدیک [illegible] صورتوں میں بیع ہے۔ امام ابو یوسف پہلے قول [illegible] امام صاحب کے ساتھ تھے [illegible] امام محمد کے ساتھ ہیں [illegible] امام ابو یوسف سے [illegible] یہ ہے کہ آپ امام صاحب کے ساتھ ہیں۔ صاحب ہدایہ نے بھی [illegible] امام صاحب کے ساتھ ذکر کیا ہے [illegible] قول

[illegible] (بحر [illegible])

(کتاب الصلح)

(۱) [illegible]

(کتاب الخنثیٰ)

(۲) [illegible]

وہ مسائل جن میں امام محمد سے رجوع ثابت ہے

(کتاب الطہارۃ)

(۱) [illegible]

(۲) باب التیمم [illegible]

[illegible]

(کتاب الصلوٰۃ)

(۳) باب سجود السہو

[illegible]

(کتاب النکاح)

(۴) باب الاولیاء والاکفاء

[illegible]

(۵) باب المہر

اگر شوہر صغیر ہو یا مجنون ہو یا بیمار ہو یا بیمار بیوی کے پاس شوہر ہو یا کوئی سو رہا ہو تو یہ خلوت صحیحہ سے مانع نہیں مگر امام محمد نے اس سے رجوع کر لیا اور فرمایا کہ شوہر کا دیوانہ اب ہوش ہو یعنی اس کی دوسری بیوی یا اس کی باندی تو وہاں موجود ہو تو خلوت صحیحہ سے مانع ہے۔ (بدائع بحر)

(کتاب الطلاق)

(۶) باب تعلیق الطلاق

ایک شخص نے طلاق کو معلق کرتے ہوئے وسط کلام میں حرف واو استعمال کیا اور کہا سات موقع پر تو جیسے اس کی صورت امام محمد نے جامع میں ذکر کی ہے کہ طلاق دینی ہو طلاق پر معلق ہوگی اور وہ شخص بالکل جب ہی وہ صورت جو ان کا جواب ہوگا۔ لیکن پہلا آخری قول یہ ہے کہ شخص کا زبانی قول بیع ہے کہ وہاں واجب ہوگا۔ (بدائع)

(۷) باب الرجعة

ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر اس کے متاع پر جو کی طرف نظر شہوت سے دیکھا تو امام محمد کے پہلے قول میں اس سے رجعت ثابت ہو جائے گی مگر بعد میں آپ نے امام صاحب کے قول کی طرف رجوع کر لیا کہ رجعت ثابت نہ ہوگی۔ (فتح بدائع)

(۸) باب العدة

ایک شخص نے کسی ایسی عورت سے نکاح کر لیا کہ جس سے تعلق تھا اس کے بعد اس نے نکاح کیا اور عورت پر طلاق پڑ گئی۔ جب بچہ ہوا تو اس عورت کے بچے کا نسب ثابت ہوگا امام محمد فرماتے ہیں کہ نسب ثابت نہ ہوگا پہلے امام محمد کا بھی یہی قول تھا مگر بعد میں آپ نے رجوع کر لیا۔ (بدائع)

(کتاب العتاق)

(۹) باب العبد الذی یعتق بعضہ

ایک شخص نے اپنی باندی سے کہا کہ اگر تو پہلا بچہ جنے تو تو آزاد ہے چنانچہ اس نے ایک لڑکا اور ایک لڑکی جنی اور یہ معلوم نہیں کہ پہلے کون سا بچہ پیدا ہوا تو شیخین کے نزدیک نصف باندی اور نصف لڑکی آزاد ہو جائے گی اور لڑکا غلام رہے گا۔ امام محمد بھی پہلے اسی کے قائل تھے بعد میں آپ نے فرمایا کہ ان میں کوئی بھی آزاد نہیں ہوگا۔ (فتح)

(کتاب الایمان)

(۱۰) باب الیمین فی الاکل والشرب واللبس والکلام

ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں فلاں کے غلام یا اس کی بیوی یا اس کے دوست سے بات نہ کروں گا اس شخص نے غلام فروخت کر دیا عورت کو طلاق بائن دے دی یا اس کا دوست دشمن ہو گیا اس حالت میں ان سے بات کی تو حانث نہ ہوگا۔ امام محمد کا پہلا قول یہ ہے کہ اگر طلاق کے بعد یہ دشمن ہو جائے کے بعد فلاں کی عورت یا اس کے دوست سے بات کی تو حانث ہو جائے گا بعد میں آپ نے امام صاحب کے قول کی طرف رجوع کر لیا۔ (فتح)

(کتاب الوکالۃ)

(۱۱) باب عزل الوکیل

[illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible]
[illegible]

(کتاب الدعویٰ)

(۱۲) باب مایدعیہ الرجلان

[illegible]
[illegible]

(۱۳) [illegible]
[illegible]
[illegible]

(کتاب الاقرار)

(۱۴) [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

(کتاب الاجارۃ)

(۱۵) باب الاجر متی یستحق

[illegible]
[illegible]
[illegible]

(۱۶) باب ضمان الاجیر

[illegible]
[illegible]
[illegible]

([illegible])

(کتاب الرہن)

(۱۷) اگر عقد رہن میں عاقدین کی جانب سے ثمن (یعنی) کے متعلق [illegible] امام محمد کے نزدیک [illegible] (اس صورت میں شیخین [illegible]) مگر بعد میں آپ نے امام ابو یوسف کے قول کی طرف رجوع کرلیا۔ (جامع)

(کتاب الکراہیۃ)

(۱۸) فصل فی الاحتکار

[illegible] کے لئے [illegible] ضروری [illegible] کہ جس میں [illegible] کے ذریعے [illegible] امام محمد [illegible] (شامی)

وہ مسائل جن میں امام محمد سے رجوع الی قول الشیخین ثابت ہے

(۱۹) قاضی نے ایک شخص سے کہا کہ میں نے فلاں شخص پر [illegible] اس کا ہاتھ کاٹ دے [illegible] شخص کے [illegible] جب تک [illegible] امام محمد بھی [illegible] امام شافعی [illegible] اس کے بعد امام محمد نے شیخین کے قول کی طرف رجوع کرلیا۔ [illegible] (ہدایہ، فتح القدیر، بحر الرائق، شامی)

(۲۰) ایک شخص نے کسی [illegible] ایک قاضی [illegible] شیخین کے نزدیک قاضی کی خبر قبول کی جائے گی۔ امام محمد کا بھی پہلا قول یہی ہے لیکن آپ نے اس سے رجوع کرلیا اور فرمایا کہ جب تک قاضی کے ساتھ [illegible] شاہد [illegible] قاضی کی خبر قبول نہ ہوگی [illegible] شیخین کے قول کی طرف رجوع کرلیا۔ (شامی)

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اصول موتی

صاحب کتاب نے اپنی اس مختصر کتاب (کنز الدقائق) میں ظاہر الروایہ کا اہتمام کیا ہے لیکن پھر بھی بعض مسائل ذکر کئے ہیں جو اس التزام سے خارج ہیں [illegible] صاحب البحر فی ہذہ المسئلۃ " لم تکن ینبغی للمؤلف ذکرہ فی المتن لانہ موضوع لظاہر الروایۃ (بحر الرائق ص ۲۲۳)

[illegible] کہ اس میں [illegible] کے مطابق ظاہر الروایہ کے مسائل ذکر کئے گئے ہیں مگر کچھ مسائل ایسے بھی ہیں جو غیر ظاہر الروایہ [illegible] ہیں (یعنی نوادر) [illegible] سے مسائل ہیں جن کے متعلق [illegible] غیر ظاہر الروایہ [illegible] [illegible] کے متعلق کوئی تشریح نہیں ہے ... حواشی میں [illegible] مسائل [illegible] کے متعلق [illegible] نے مختلف مقامات میں کہا ہے کہ یہ غیر ظاہر الروایہ یا غیر مفتیٰ بہا ہیں [illegible] کوئی [illegible] اصطلاح [illegible] [illegible] نے اپنی وسعت کے مطابق [illegible] کتب فقہ کے مطالعہ سے وہ مسائل ترتیب کے ساتھ [illegible] جمع کئے ہیں جو غیر ظاہر الروایہ یا غیر مفتیٰ بہا ہیں [illegible] [illegible] [illegible] ہے کہ [illegible] نظر [illegible] ممکن ہے کہ کسی [illegible] مسائل کے علاوہ چند مسائل [illegible] [illegible] کی طرف مراجعت ضروری ہے۔

کنز الدقائق اور اس کے غیر ظاہر الروایہ مسائل

(کتاب الطہارۃ)

(۱) [illegible] مسح راس

[illegible] [illegible] ظاہر الروایہ [illegible] ہاتھ کی تین انگلیوں کی مقدار ہے۔

(بحر ص ۱۱/۱)

(۲) [illegible] تسمیہ

[illegible] مستحب [illegible] [illegible] [illegible] اس کے متعلق بعض حضرات نے [illegible] (شامی ص [illegible])

(۳) [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

(فتح القدیر ص ۹۹/۱)

(۴) والعرق کالسور

ج۱ صفحہ ۲۸ میں ہے کہ پسینہ کا وہی حکم ہے جو اس کے جھوٹے کا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پسینہ مشکوک ہے کیونکہ اس کا جھوٹا مشکوک ہے لیکن فتاوی شامی میں ہے کہ ظاہر الروایہ کے لحاظ سے گدھے کا پسینہ پاک ہے۔

(شامی ج ۱ ص ۱۵۸)

(کتاب الصلوٰۃ)

(۵) باب سجود السہو لو ہوای الی القرب

ج۱ ص ۱۴۴ اگر کوئی شخص قعدہ اولیٰ بھول جائے تو دیکھنا چاہئے کہ وہ قریب الی القعود ہے یا قریب الی القیام ہے، اگر قریب الی القعود ہو تو اس کو بیٹھ جانا چاہئے اس صورت میں سجدہ سہو نہیں اور اگر قریب الی القیام ہو تو کھڑا ہو جانا چاہئے اس صورت میں سجدہ سہو واجب ہوگا لیکن یہ غیر ظاہر الروایہ ہے ظاہر الروایہ یہ ہے کہ جب تک سیدھا کھڑا نہ ہو لوٹ آئے اور سیدھا کھڑا ہو گیا ہو تو نہ لوٹے۔

(شامی ج ۱ ص ۵۴۴)

(۶) باب صلوٰۃ المریض فإن ادخرت

ج۱ ص ۱۴۹ مریض اگر آنکھ وغیرہ کے اشارہ سے بھی نماز نہ پڑھ سکے تو اس سے نماز ساقط ہوگی یا نہیں؟ ظاہر الروایۃ سے معلوم ہوا کہ اگر عاجز ایک دن رات سے زائد ہو تب بھی نماز ساقط ہوگی بلکہ مؤخر ہو جائے گی لیکن یہ غیر ظاہر الروایہ ہے ظاہر الروایہ یہ ہے کہ اس حالت میں نماز ساقط ہو جائے گی صاحب ہدایہ نے تجنیس میں اسی کو صحیح کہا ہے شیخ الاسلام فخر الاسلام وغیرہ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۵۴۴)

(۷) باب صلوٰۃ المسافر لاختلاف اہل الاقامۃ

ج۱ ص ۱۶۸ اگر اہل لشکر کسی دارالحرب کی بستی کا محاصرہ کریں تو قصر نماز پڑھیں گے۔ ... نیت اقامت معتبر نہ ہوگی ... لیکن یہ غیر ظاہر الروایہ ہے ظاہر الروایہ کے لحاظ سے جنگل میں نیت اقامت نہیں۔

(فتح القدیر ج ۱ ص ۳۹۸)

(۸) باب صلوٰۃ الجمعۃ والاذن العام

ج۱ ص ۱۷۱ جمعہ کے لئے اذن عام کا ہونا بعض حضرات شرط قرار دیتے ہیں لیکن ظاہر الروایہ میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ صاحب ہدایہ نے اس کو شروط کے ذیل میں ذکر نہیں کیا۔ (شامی ج ۱ ص ۵۷۲)

(۹) باب الجنائز الثناء بعد الاولیٰ

ج۱ ص ۱۸۰ جنازہ کی نماز میں پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھنا غیر ظاہر الروایہ ہے۔ ظاہر الروایہ میں الحمد پڑھنا بھی مذکور ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۶۰۹)

(کتاب الصوم)

(۱۰) باب ما یفسد الصوم و ما لا یفسده [illegible]

[illegible]

(۱۱) فصل فی العوارض [illegible] للمتطوع بغیر عذر

[illegible]

(۱۲) باب الاعتکاف فی مسجد [illegible]

[illegible] امام صاحب سے حسن کی روایت [illegible]

(کتاب النکاح)

(۱۳) فصل فی الاکفاء [illegible]

[illegible]

(کتاب الطلاق)

(۱۴) باب النفقۃ [illegible]

[illegible]

(کتاب الایمان)

(۱۵) باب الیمین فی الاکل والشرب واللبس والکلام [illegible] القرآن

[illegible]

(کتاب الحدود)

(۱۶) باب قطع الطریق: اور قطع الطریق لیلاً و نہاراً

[illegible] شہر میں [illegible] ہتھیار کے ساتھ [illegible] تو امام ابو یوسف کے نزدیک حد جاری ہوگی۔ مگر [illegible] ظاہر الروایہ [illegible] حد جاری ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ [illegible] مسافت سفر آبادی سے دور جنگل میں ہو (فتاویٰ [illegible])

(کتاب السیر)

(۱۷) باب الغنائم و قسمتہا: [illegible]

[illegible] جنگ [illegible] مسلمان قیدیوں کے بدلے میں کافر قیدیوں کو رہا کرنے کے جواز و عدم جواز میں امام صاحب سے دو روایتیں ہیں۔ مصنف نے عدم جواز کو لیا ہے جو غیر ظاہر الروایہ ہے جبکہ ظاہر الروایہ [illegible] ہے [illegible] صاحبین کا قول [illegible] مذہب بھی یہی ہے۔

([illegible])

(۱۸) فصل فی الجزیہ: [illegible]

[illegible]

([illegible])

(۱۹) باب المرتدین: [illegible] تین دن [illegible]

[illegible] مصنف نے [illegible] مستحب ہے [illegible] طلب کرے [illegible] ایک روایت ہے [illegible] ظاہر الروایہ [illegible] اسلام قبول نہ کرے تو فوراً قتل کر دیا جائے گا اور مہلت تبھی دی جائے گی [illegible] مہلت طلب کرے [illegible]

([illegible])

(کتاب اللقطہ)

(۲۰) [illegible]

[illegible]

([illegible])

(كتاب المفقود)

(۲۱) [illegible]

[illegible]

(كتاب الشركة)

(۲۲) [illegible]

[illegible]

(۲۳) [illegible]

[illegible]

(كتاب البيوع)

(۲۴) [illegible]

[illegible]

(كتاب القضاء)

(۲۵) [illegible]

[illegible]

(۲۶) [illegible]

[illegible]

(۲۷) باب کتاب القاضی الی القاضی) و کتب القاضی

[illegible]

[illegible]

(کتاب الوکالة)

(۲۸) باب الوکالة بالخصومة والقبض) لا یملک القبض

[illegible]

[illegible]

(کتاب الدعویٰ)

(۲۹) [illegible] الخصم

[illegible]

ذکرہ فی الحبس لانه موضع فظاهر الروایة مع انه صحیح ایضا وفی الحقائق ولو ارادا التحلیف تحلیفه بالطلاق و العتاق فی ظاهر الروایة لا یجیبه الی ذلک لان التحلیف بالطلاق و العتاق حرام و منهم من جوزہ فی زماننا والصحیح ما فی ظاهر الروایة [illegible]

(کتاب الاجارة)

(۳۰) باب الاجارة الفاسدة) وکل شہر بکذا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(کتاب الاضحیة)

(۳۱) [illegible]

[illegible]

[illegible]

(کتاب احیاء الموات)

(۳۲) ولا یجوز احیاء ما قرب من العامر

[illegible]

[illegible]

(کتاب الرہن)

(۳۳) باب الرہن یوضع علی ید عدل) اجبر الرہن علی بیعہ

درمختار میں ۱۵/۵ کے حوالہ سے بعد وکالت کی شروط کا بیان اور راہن غائب ہو تو وکیل کو مرہون کے فروخت کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ لمستحق نے ذخیرہ سے نقل کیا ہے کہ یہی حکم ہے۔ زیلعی اور فتح وغیرہ میں بھی یہی ہے لیکن یہ مجبور کرنا ہی ظاہر الروایہ ہے جیسا کہ وکیل کو فروخت کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ اور یہ اختلاف اسی تحقیق کی صورت ہے۔

(درمختار ...)

(کتاب الجنایات)

(۳۴) فصل فی الشجاج) ولا قصاص فی غیر الموضحۃ

درمختار میں ... کے علاوہ باقی زخموں میں قصاص نہیں ہے امام حسن کی روایت ہے جو ظاہر الروایہ کے خلاف ہے ... اور بعد ... تحقیق میں بھی قصاص ہے۔ بعض حضرات نے اسی کو ترجیح دیا ہے۔

(ہدایہ ... مجمع الانہر ... شامی ...)

(کتاب الوصایا)

(۳۵) من وقت الوصیۃ ومن

اگر کسی نے حمل کیلئے یا حمل کے لئے وصیت کی تو وصیت صحیح ہے بشرطیکہ حمل وصیت کے وقت سے چھ ماہ سے کم میں پیدا ہو گو یہ غیر ظاہر الروایہ ہے۔ ظاہر الروایہ میں موصی کی موت سے چھ ماہ سے کم میں پیدا ہونا معتبر ہے کذا فی التبیان۔

(درمختار ...)

کنز الدقائق اور اس کے غیر مفتی بہا مسائل

(مسائل جلد اول)

(کتاب الطہارۃ)

( ) او مباشرۃ فاحشۃ

درمختار میں امام و شیخین کے نزدیک مباشرۃ فاحشہ ناقض وضو ہے۔ صاحب تحفہ نے اسی کی تصحیح کی ہے اور یہی متون میں مذکور ہے۔ امام محمد کے یہاں ناقض نہیں ہے ... صاحب حقائق نے اس کی تصحیح کی ہے۔ قال الشلبی فی شرح الشیخ اسمٰعیل عن شرح ... والاکثر الکتب ... الصحیح المفتی بہ قول محمد

(شامی ...)

(۲) [illegible]

[illegible]

(۳) باب التیمم) وخوف فوت صلاۃ جنازۃ

[illegible]

(۴) باب المسح علی الخفین) ویمسح علی کل العصابۃ

[illegible]

[illegible] ویکتفی بالمسح علی اکثرھا علی الصحیح [illegible]

کتاب الصلاۃ

(۵) وھو البیاض

[illegible]

(۶) باب صفۃ الصلاۃ) وترکہ واجب

[illegible]

(۷) باب صلاۃ المریض) وبلا قراءۃ

[illegible]

(۸) باب صلاۃ العیدین) ومن بعد فجر عرفۃ الی ثمان

[illegible]

(۹) باب صلاۃ الاستسقاء) لا قلب رداء

[illegible]

[illegible]

(کتاب الزکوٰۃ)

(۱۰) باب المصرف) وفی غیرہم

وفی غیرہم ص ۲۱۱ [illegible] کے نزدیک [illegible] زکوٰۃ کے علاوہ دیگر واجبات (صدقہ فطر [illegible] نذر) [illegible] صحیح ہے [illegible] کے نزدیک [illegible] (شامی ص ۲۹۲)

(۱۱) باب صدقۃ الفطر) او زبیب

او زبیب ص [illegible] امام صاحب کے نزدیک [illegible] صدقہ فطر کی مقدار [illegible] ہے [illegible] کی روایت [illegible] (فتح القدیر [illegible] ص ۲۹۱)

(کتاب الصوم)

(۱۲) والا لجمع عظیم

والا لجمع عظیم ص [illegible] جماعت عظیم کی شہادت ضروری ہے [illegible] امام صاحب سے ایک روایت [illegible] ہے [illegible] روایت [illegible] ہے۔ (شامی ۱۰۱/۳)

(۱۳) فصل (للصحیح) بغیر عذر فی روایۃ

بغیر عذر ص ۲۳۶ [illegible] ہے [illegible] نہیں۔ (فتح القدیر ص ۳۰۴)

(کتاب الحج)

(۱۴) فصل) ضمن مرسلہ

ضمن مرسلہ ص [illegible] ایک شخص نے [illegible] دوسرے شخص نے [illegible] امام صاحب کے نزدیک مرسل ضامن ہوگا۔ صاحبین کے نزدیک ضامن نہیں [illegible] فتویٰ [illegible] ہے [illegible] (شامی ص [illegible])

(کتاب النکاح)

(۱۵) فصل فی المحرمات) او سیدی امرأۃ

او سیدی امرأۃ ص [illegible] صاحبین کے [illegible] پر فتویٰ ہے۔
(شامی [illegible])

(۱۶) باب الاولیاء والاکفاء) نفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا ولی

بلا ولی ص ۲۰۵ [illegible] عورت [illegible] نکاح کر لے [illegible] کے نزدیک [illegible] جائز ہے [illegible] ہے لیکن حضرت [illegible] غیر کفو [illegible] نکاح [illegible] فتویٰ ہے [illegible] (شامی ص ۳۰۵)

(۱۷) [illegible]

فتح میں [illegible]

[illegible]

[illegible] (۲۱۱)

(۱۸) ولو عاد الی وطنہ ... اقرب مسافۃ القصر

فتح میں [illegible]

[illegible]

(۲۲۲/۲)

(۱۹) فصل فی الاکفاء [illegible]

فتح میں [illegible]

[illegible]

(۲۰) باب المہر [illegible] تعلیم القرآن

فتح میں [illegible]

(۲۱) فائدۃ [illegible]

فتح میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

(کتاب الطلاق)

(۲۲) باب [illegible] الطلاق ووقوع الثلاث [illegible]

فتح میں [illegible]

[illegible]

(۲۳) باب [illegible]

فتح میں [illegible]

[illegible]

(۲۴) باب [illegible] الطلاق [illegible]

فتح میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۲۵) باب اللعان [illegible] بکر تحیرت

[illegible] ۲۵۹ [illegible] عورت کا اختیار [illegible] ہے [illegible] قول [illegible] اختیار [illegible] موقوف ہے [illegible] شامی [illegible]

(۲۶) باب العدۃ [illegible]

[illegible] ۲۸ [illegible] امام محمد [illegible] ہے کہ [illegible] ثبوت [illegible] ہے [illegible] ہے۔

([illegible] ۲/۲۳۹ [illegible] ۲/۱۸۳ [illegible] شامی [illegible] ۱۹۸۸)

(۲۷) باب النفقہ [illegible]

[illegible] ۱۲ [illegible] اگر عورت [illegible] شوہر کے گھر [illegible] فتویٰ [illegible] ہے کہ اگر عورت شوہر کی طلب پر [illegible] ہے۔ (شامی [illegible] ۲۲۵)

(۲۸) ولا تجبر امہ [illegible]

[illegible] ۱۱ [illegible] دودھ پلانے پر مجبور [illegible] کے لئے [illegible] کے علاوہ کوئی [illegible] دودھ پلانے والی [illegible] قبول نہ کرے [illegible] فتویٰ [illegible] ہے [illegible] صورت میں دودھ پلانے پر مجبور کیا جائے گا [illegible] لغایۃ وصححہ فی فتح القدیر هو الاصوب۔

(ردالمحتار شامی [illegible] ۲۹۰)

(۲۹) ولو [illegible]

[illegible] ۲۷ [illegible] اگر [illegible] سے [illegible] کرے اور اگر [illegible] صاحب کے [illegible] قاضی [illegible] کے نزدیک [illegible] ضرورت نہیں بلکہ قاضی [illegible] فتویٰ اسی پر ہے۔ (ردالمحتار شامی [illegible] ۲۰۹)

(کتاب العتاق)

(۳۰) باب عبد اعتق بعضہ [illegible]

[illegible] ۲۷۸ [illegible] امام صاحب کے نزدیک [illegible] ہے اور [illegible] کرنے کی [illegible] ہے صاحبین کے نزدیک [illegible] کے ساتھ [illegible] جائز ہوگا فتویٰ اسی پر ہے۔ کما فی الطحطاوی۔

([illegible] ۲۲۵ [illegible] ۲۰۷ [illegible] شامی [illegible] ۲۱۳)

(۳۱) ولو شہد [illegible]

[illegible] ۲۷۸ [illegible] امام صاحب

کے یہاں [illegible] کیونکہ آپ کے [illegible] ہے۔ اس مقام [illegible] صاحب

کے قول پر فتویٰ [illegible]

(کتاب الایمان)

(۳۲) باب الیمین فی الدخول والخروج والسکنیٰ والاتیان وغیر ذلک) والواقف علی السطح داخل

[illegible] فتویٰ [illegible] ہے۔

[illegible]

(۳۳) باب الیمین فی الاکل والشرب واللبس والکلام) وشرب الخمر

[illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے۔

([illegible])

(۳۴) لا العنب والرمان

[illegible] فتویٰ [illegible]

ہے۔ (شامی [illegible])

(۳۵) لا طلاق واما مضطجع

[illegible] ہے۔

([illegible])

(۳۶) ولا دور مجلس

[illegible] ہے

اسی پر فتویٰ ہے (حاشیہ [illegible])

(۳۷) باب الیمین فی الحج والعمرۃ والتزوج والصلوٰۃ والصوم وغیرہ) وکالت تزویج

[illegible] شادی کی ہے [illegible] کے لحاظ سے

[illegible] کی ہے۔ وفی جامع الفصولین

[illegible] وفی شرح الملتقی قال [illegible] فی شرحہ [illegible] علیہ۔

([illegible])

(کتاب الحدود)

(۳۸) باب الوطی الذی یوجب الحد والذی لا یوجبہ) وطء [illegible]

[illegible] کرنا کے لئے اجرت پر [illegible] ہے۔

([illegible])

(۳۹) دکھ رکھ اسکا

فتح ص ۱/۱۳۳ صاحبین کے نزدیک ضرورت کے تحت واجب کر کے قتل کرے ... جس کی ہم نے بات کی ہے۔

(حاشیہ فتاویٰ دارالعلوم ص ۳ ... مجمع الانہر ص ۱/۳۹۱ ... رشادی ص ۳/۲۱۹)

(کتاب السرقہ)

(۴۰) باب قطع الطریق اذا قطع الطریق لیلا او نہارا

فتح ص ۱/۳۲۱ اگر کوئی شخص رات میں رہزنی کرے خواہ شہر کے اندر ہو یا ہتھیار ہو، دن میں شہر کے اندر ہتھیار نہ ہو تو امام ابو یوسف کے نزدیک حد جاری ہوگی اسی پر فتویٰ ہے۔

(در مختار ص ... مجمع الانہر ص ۱/۳۹۱ ... رشادی ص ۳/۲۱۹)

(کتاب الوقف)

(۴۱) یزول الملک بالقضاء

فتح ص ۱/۳۲۶ زوال ملک وقف کے لئے قضاء قاضی کی ضرورت امام صاحب کے یہاں ہے صاحبین کے نزدیک اس کی ضرورت نہیں اسی پر فتویٰ ہے۔ وفی فتح القدیر انه الحق۔

(فتح ص ... حاشیہ الاور ... مجمع الانہر ص ... رشادی ص ۲/۳۰۹)

(۴۲) ولا یقسم بین مستحقی الوقف

فتح ص ۱/۳۲۹ امام محمد کے نزدیک وقف کی بات ... مستحقین وقف کے درمیان تقسیم کرنا صحیح نہیں۔ امام ابو یوسف کے نزدیک صحیح ہے۔ قال الصدر الشهید والفتوی علی قول ابی یوسف ترغیبا للناس فی الوقف (حاشیہ ص ۵۷)

(۴۳) فصل اذا بنی مسجدا

فتح ص ۱/۳۳۰ اگر کوئی شخص مال کی پاکی ... جب تک ... کر دے اس وقت تک امام صاحب کے نزدیک ملک ... سے ... کر کے ... مگر فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے کہ زوال ملک کے لئے حکم حاکم ضروری نہیں ... کر سکتا ہے۔ (فتح ص ۶۷)

مسائل جلد ثانی

(کتاب البیوع)

(۴۴) ومن باع صبرۃ کل صاع

فتح ص ... ایک شخص نے غلہ کا ڈھیر اس طرح بیچا کہ ہر صاع ایک درہم میں بیچا امام صاحب کے نزدیک بیع صرف ایک صاع کی صحیح ہوگی باقی میں فاسد۔ اور اگر ایک تھان اس طرح بیچا کہ ہر گز ایک درہم میں بیچا تو ایک گز میں بھی بیع جائز نہ ہوگی۔ صاحبین کے نزدیک

[illegible] میں بیچ ہوگی [illegible] میں [illegible] اور [illegible] ہے کہ قول صاحبین سے
فتویٰ ہے (ردالمحتار شامی ص [illegible])

(۴۵) [illegible] بیع [illegible]

بحر ص [illegible] ایک شخص [illegible] اس نے اس [illegible] کو فروخت کیا تو امام صاحب کے نزدیک بیع [illegible]
[illegible] ہے (ردالمحتار شامی ص [illegible])

(۴۶) باب خیار الرؤیۃ [illegible]

بحر ص [illegible] امام صاحب کے یہاں [illegible] کے ظاہر کو دیکھنا [illegible] امام زفر کے یہاں [illegible]
[illegible] پر فتویٰ ہے۔ (زیلعی ص [illegible] مجمع ص [illegible] درمختار شامی ص [illegible])

(۴۷) باب خیار العیب [illegible]

بحر ص [illegible] صاحبین کے قول پر ہے کہ [illegible] نقصان رجوع کر سکتا ہے
([illegible] ص [illegible] مجمع الانہر ص [illegible] شامی ص [illegible])

(۴۸) باب البیع الفاسد [illegible]

بحر ص [illegible] کی بیع [illegible] صاحبین کے قول پر ہے اور فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے [illegible] کہ اہل [illegible]
[illegible] (زیلعی [illegible] ص [illegible] مجمع الانہر ص [illegible])

(۴۹) باب التولیۃ والمرابحۃ [illegible]

بحر ص [illegible] کسی نے [illegible] ایک [illegible] مشتری نے اس
[illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] کے [illegible] سے [illegible]
[illegible] (بحر ص [illegible] مجمع الانہر ص [illegible] شامی ص [illegible])

(۵۰) باب الربا [illegible]

بحر ص [illegible] قرض [illegible] کے [illegible] امام ابو یوسف [illegible] اختیار کیا ہے کہ [illegible]
[illegible] پر فتویٰ [illegible] ہے کہ فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے [illegible] ہے۔
[illegible] صاحب [illegible] ہے
([illegible] ص [illegible] مجمع الانہر ص [illegible] شامی ص [illegible])

(۵۱) باب السلم [illegible]

بحر ص [illegible] امام صاحب کے نزدیک [illegible] بیع سلم [illegible] صاحبین کے نزدیک جائز ہے [illegible]
[illegible] پر ہے۔
(بحر ص [illegible] مجمع الانہر ص [illegible])

(۵۲) باب المتفرقات) دین [illegible] کی زیادتی

[illegible]

([illegible])

(کتاب الصرف)

(۵۳) [illegible]

[illegible]

([illegible])

(کتاب القضاء)

(۵۴) باب کتاب القاضی الی القاضی وغیرہ) [illegible]

[illegible]

([illegible])

کتاب الشہادۃ

(۵۵) [illegible]

[illegible] وفی [illegible] هو وجه حسن [illegible] ولهما هو الصحيح [illegible] وفي الحقائق [illegible] الفتوى على قولهما [illegible]

[illegible]

(کتاب الوکالۃ)

(۵۶) رضا الخصم

[illegible]

[illegible]
[illegible]

([illegible])

(کتاب الدعوی)

(۵۷) [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

(کتاب الودیعة)

(۵۸) [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

([illegible])

(کتاب الاجارة)

(۵۹) [illegible]

[illegible]
[illegible] کما فی مجمع الانہر وغیرہا
[illegible]

([illegible])

(۶۰) باب ما یجوز من الاجارة وما یکون خلافا فیہا [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

(۶۱) [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

(۶۲) باب الاجارۃ الفاسدۃ) کل شہر بکذا

ہدایہ ص ۳۰۲ اگر چند ماہ کے لئے مکان کرایہ پر لیا اور کل مہینے بیان کر دیئے تو عقد صحیح ہے اور جس مہینہ میں ... تک ساعت ... مہینہ میں بھی اجارہ صحیح ہو جائے گا ... صاحبین ... کے نزدیک ... ہر مہینہ کے شروع میں ایک دن ایک رات تک اختیار ہوگا ظاہر الروایہ یہی ہے (درمختار ص ۳۲۸)

(۶۳) باب اجارۃ العبد) واجر عبد محجور

ہدایہ ص ۳۰۶ اگر ... کے کہ ... کام کیا ... اجیر ... اجرت ... تو امام صاحب کے نزدیک ... کا قول ... امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ ... اجرت ... امام محمد فرماتے ہیں کہ ... قول معتبر ہوگا ... کے نزدیک ہے ... (حاشیہ ہدایہ ص ۲۰۹ مع ص ۱۸۷/۳)

(کتاب الحجر)

(۶۴) بالسفہ

ہدایہ ص ۳۴۸ امام صاحب کے یہاں عاقل بالغ شخص پر سفاہت کی وجہ سے حجر نہیں صاحبین کے نزدیک حجر صحیح ہے فتوی صاحبین کے قول پر ہے (درمختار ص)

(۶۵) بالدین

ہدایہ ص ۳۵۰ امام صاحب کے یہاں دین کی وجہ سے حجر نہیں صاحبین کے نزدیک جائز ہے اسی پر فتوی ہے۔

(... درمختار ... ص ...)۔

(۶۶) بلوغ عمر وعلامۃ

ہدایہ ص ۳۵۲ امام صاحب کے نزدیک ... صاحبین کے نزدیک ... سال ہے ... اسی پر فتوی ہے (درمختار ... ص ...)۔

(کتاب الغصب)

(۶۷) قیمۃ یوم الخصومۃ

ہدایہ ص ۳۶۰ ایک شخص نے کسی کی مثلی چیز غصب کر لی اور ... وہ چیز ختم ہو گئی تو اس کی قیمت واجب ہوگی جس میں امام صاحب کے نزدیک خصومت کے دن کا اعتبار ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک ... امام محمد کے نزدیک ... انقطاع ... ہے ... امام محمد کے قول ... (درمختار ص ...)

(۶۸) وہلاکہ فی ید الغاصب

ہدایہ ص ... ایک شخص نے کسی کی زمین غصب کر لی اور وہ اس کے قبضہ میں ... ہلاک ہو گئی تو شیخین کے نزدیک ضمان ...

ہوگا ۔ امام محمد کے نزدیک ضامن ہوگا [illegible] امام محمد کے قول پر ہے قال الکمال: الفتوی علی ضمان الطلاق فی [illegible]
(البحر [illegible] شامی ۵/۱۲۶ [illegible] الابصار [illegible] مجمع [illegible])

(۶۹) فصل ولو کسر معزفا

[illegible] اگر کسی شخص نے کسی کے آلات لہو توڑ دیئے تو امام صاحب کے نزدیک ضامن ہوگا صاحبین کے نزدیک ضامن نہ ہوگا۔ فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے کذا فی البحر (شامی [illegible] مجمع [illegible])

(کتاب الشفعۃ)

(۷۰) باب طلب الشفعۃ والخصومۃ فیہا) قولہ ولا تسقط بالتاخیر

[illegible] شفیع نے طلب مواثبت اور طلب تقریر کے بعد [illegible] طلب خصومت میں تاخیر کی [illegible] امام صاحب کے نزدیک حق شفعہ ساقط نہ ہوگا [illegible] امام محمد فرماتے ہیں کہ اگر ایک ماہ تک تاخیر کی تو حق شفعہ باطل ہو جائے گا [illegible] امام محمد کے قول پر ہے [illegible] فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے

(فتاویٰ [illegible] مجمع الانہر [illegible] شامی [illegible])

(۷۱) باب ما تبطل بہ الشفعۃ) قولہ وکرہ الحیلۃ

[illegible] حیلہ [illegible] امام ابو یوسف کے نزدیک مکروہ نہیں [illegible] امام محمد کے نزدیک مکروہ ہے [illegible] فتویٰ امام ابو یوسف کے قول پر ہے [illegible] امام محمد کے قول پر [illegible]
(الابصار [illegible] مجمع [illegible])

(کتاب المزارعۃ)

(۷۲) فان شرطاہ علی العامل فسدت

[illegible] امام ابو یوسف سے روایت ہے [illegible] قال شمس الائمۃ السرخسی ھذا ھو الاصح (ہدایہ [illegible] الابصار [illegible] مجمع [illegible])

(کتاب الذبائح)

(۷۳) فصل فیما یحل اکلہ وما لا یحل

[illegible] امام صاحب کے نزدیک گھوڑے کا گوشت [illegible] صاحبین کے نزدیک جائز ہے [illegible] صاحبین کے قول پر ہے (درمختار [illegible])

(کتاب احیاء الموات)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کتاب المزارعۃ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(کتاب الجنایات)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(کتاب الفرائض)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ مسائل جن میں ہر دو قولوں پر فتویٰ منقول ہے

(کتاب الصوم)

(۱) باب ما یفسد الصوم) [illegible]

[illegible]

[illegible]

(کتاب [illegible])

(۲) [illegible]

[illegible]

(کتاب الایمان)

(۳) باب [illegible]

[illegible]

(کتاب [illegible])

(۴) [illegible]

[illegible]

(کتاب الشہادۃ)

(۵) مستور الحال کی شہادت

[illegible]

[illegible]

(کتاب الوکالۃ)

(۶) باب الوکالۃ بالخصومۃ والقبض (الوکیل بالخصومۃ) لا یملک القبض

[illegible]

[illegible]

کتاب الدعوی

(۷) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(کتاب الاجارۃ)

(۸) باب ضمان الاجیر [illegible]

[illegible]

(کتاب الذبائح)

(۹) فصل فیما یحل اکلہ وما لا یحل [illegible]

[illegible]

کی پاک ہو جاتا ہے صاحب کنز [illegible] ہے صاحب ہدایہ، صاحب نقایہ، صاحب وافی [illegible] میں ہے [illegible] ہے کہ [illegible] [illegible] صاحب [illegible] نے [illegible] محققین کا قول ہے [illegible] (ملاحظہ [illegible])

ترجمہ صاحب کنز الدقائق

نام و نسب اور سکونت

عبداللہ نام، ابوالبرکات کنیت اور حافظ الدین لقب ہے۔ [illegible] نسف (جس کو نخشب بھی کہتے ہیں) کے رہنے والے تھے جو ماوراء النہر [illegible] ایک شہر کا نام ہے اسی نسبت سے نسفی کہلاتے ہیں۔ آپ بڑے عابد و زاہد، محقق امام کامل، فقہ و اصول میں یگانہ روزگار [illegible] مصنف تھے۔

تحصیل علوم

آپ نے [illegible] شمس الائمہ [illegible] سے علوم کی تحصیل کی اور آپ سے علامہ سغناقی وغیرہ نے فقہ حاصل کیا۔

صاحب جواہر کی غلطی

صاحب جواہر [illegible] امام نسفی کا تذکرہ [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] حاصل کی ہے [illegible] [illegible] ہے [illegible] صاحب [illegible] [illegible] کہ [illegible] [illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

صاحب کنز کا فقہی مقام

ابن کمال پاشا نے آپ کو فقہاء کے [illegible] میں شمار کیا ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔ علامہ بحر العلوم [illegible] شرح مسلم الثبوت میں اس قول کو رد کرتے ہوئے [illegible] ہے۔

امام نسفی کے علمی کارنامے

امام نسفی بڑے [illegible] مصنفین میں سے ہیں [illegible] متن [illegible] "کنز الدقائق" [illegible] "المنار" [illegible] "کشف الاسرار" [illegible] "مدارک التنزیل" وغیرہ [illegible] ہے۔

صاحب کشف الظنون نے [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible] علامہ [illegible] نے [illegible] ہے کہ امام نسفی نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کیا ہے۔

جیسے مثلاً ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام وافی ہے پھر اس کی شرح کی جس کا نام کافی ہے [illegible]

کنز الدقائق کی جامعیت

[illegible]

کنز الدقائق اور اس کی شروحات

[illegible]

عن الكنز في الفقه شروح كثيرة [illegible]
ولكن [illegible]

مسامحات کنز

(۱) وغسل فمه وانفه بمياه

[illegible] (بحر ۱/۲۱)

(۲) [illegible]

[illegible]

(۳) [illegible]

[illegible]

(۴) [illegible]

[illegible]

(۵) [illegible]

البحر ص ۱/۵۰۲ [illegible] کے علاوہ میں [illegible] کرتا فرمایا ہے صاحبین سے ایک روایت ہے [illegible] یہ اختلاف اس وقت ہے جب [illegible] سے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] میں [illegible] متون [illegible] ہے۔ (البحر ۱/۲۹۹)

(۶) والخطبة قبلها

البحر ص ۱/۲۷۷ [illegible] قبل صلاة الجمعة وبوقال [illegible] فی وقت الظهر فكان اولی لانه شرط حتی لو خطب قبله وصلی فيه لم تصح (البحر ۲/۱۵۹)

(۷) وكره لمعذور ومسجون اداء الظهر بجماعة

البحر ص ۱/۲۰ [illegible] کو [illegible] کی وجہ سے [illegible] جماعت کے ساتھ [illegible] ہے۔ (البحر ۲/۱۶۰)

(۸) [illegible] حسب

البحر ص ۱/۲۲۲ [illegible] قال [illegible] ان لم يرجعه فكان اولی [illegible] (البحر ۲/۳۰۲)

(۹) وكره [illegible]

البحر ص ۱/۲۲۸ وقال وكره تاخيرها [illegible] حكم [illegible] (البحر ۲/۳۲۸)

(۱۰) [illegible] وجهه [illegible]

البحر ص ۱/۲۲۹ [illegible] الاولی ان يقول [illegible] لايذكر [illegible] في الوجه [illegible] في [illegible] (البحر)

(۱۱) [illegible]

البحر ص [illegible] الا [illegible] کرنا مناسب نہیں۔

(۱۲) [illegible] ولا [illegible]

البحر ص ۱/۲۶۲ [illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] ہے کہ [illegible] صحت نہیں۔

(۱۳) باب [illegible]

البحر ص ۱/۲۶۰ [illegible] غير [illegible] ہے [illegible] (البحر ۱/۱)

[illegible]

(۱۴) او سقط المہر بقتل الشہید

[illegible]

(۱۵) [illegible] بقتل الحرۃ نفسہا

[illegible]

(۱۶) او الخلوۃ ... الحیض ... وغیرہ

[illegible]

(۱۷) او الحرۃ ... منہا

[illegible]

(۱۸) [illegible]

[illegible]

(۱۹) [illegible]

[illegible]

(۲۰) [illegible]

[illegible]

(۲۱) [illegible]

[illegible]

(۲۲) الا ان یاذن القاضی بالاستدانۃ

[illegible]

[illegible]

(۲۳) بعد ثبوت الحریۃ

[illegible]

(۲۴) والولد یتبع الام

[illegible]

(۲۵) من ملک ابنہ

[illegible]

(۲۶) ذات محرم بعد موت فلان

[illegible]

[illegible]

(۲۷) ولو اسلمت ام ولد النصرانی

[illegible]

(۲۸) من حرم ملکہ

[illegible]

(۲۹) یوم [illegible]

[illegible]

(۳۰) او قبل باب مشترک

[illegible]

(۳۱) و محرم [illegible]

[illegible]

(۳۲) او دینا

[illegible]

(۳۳) [illegible]

[illegible]

(۳۴) [illegible]

[illegible]

(۳۵) [illegible]

[illegible]

(۳۶) [illegible]

[illegible]

(۳۷) [illegible]

[illegible]

(۳۸) [illegible]

[illegible]

(۳۹) [illegible]

[illegible]

(۴۰) [illegible]

[illegible]

(۳۱) [illegible]

[illegible]

(۳۲) [illegible]

[illegible]

(۳۳) [illegible]

[illegible]

(۳۴) [illegible]

[illegible]

(۳۵) [illegible]

[illegible]

(۳۶) [illegible]

[illegible]

(۳۷) [illegible]

[illegible]

(۳۸) [illegible]

[illegible]

(۳۹) [illegible]

رد المحتار ۴/۲۲۲ ... [illegible] ... (مصنف) ... فکان مستعملاً علی الوارد بمعنی الاستعمال (ش ۴/۳۸۰)

(۵۰) بیع الآن بالثمن

رد المحتار ۴/۵۰ ... قال "... [illegible] ... فی بیان الفروع ... [illegible]"
... (ش ۴/۱۹۸)

(۵۱) ردود فی الاجارہ

رد المحتار ۶/۶۰ ... "لکن ... [illegible] ... الا اذا کان ... [illegible]" (ش ۶/۱۸۶)

(۵۲) ... ودیعت

رد المحتار ۴/۶۲ ... فالرقیق ... والمغصوب والمبیع فاسداً کما صرح به فی الخلاصة (ش ۴/۹۱۰)

(۵۳) ... وراثت جنین

رد المحتار ۴/۱۱۳ ... [illegible] ... (ش صفحہ ۳۰)

(۵۴) اختلاف قدر الثمن

رد المحتار ۴/۱۲۷ ... [illegible] ... اختلاف ... ہے
... (ش ۴/۲۳۱، تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ ۲/۳۳۲)

(۵۵) وکیل بیع ...

رد المحتار ۴/۱۳۷ ... [illegible] ... سے
... (ش ۴/۱۳۶، تنقیح الحامدیہ ۲/۱۳۰)

(۵۶) ... قیمت

رد المحتار ۴/۹۵ قیمت ... [illegible] ...
... [illegible] ... چاہیے۔
(ہدایہ ۳/۱۲۳، مجمع الانہر ۲/۴۲)

(۵۷) فسخ ... حق

رد المحتار ۴/۱۴۲ ... [illegible] ... " ... (ش ۴/۷۰)

(۵۸) فسخ عقد ...

رد المحتار ۴/۱۴۰ ... [illegible] ...
... [illegible] ...

[illegible]

(۵۹) [illegible]

[illegible]

(۶۰) [illegible]

[illegible]

(۶۱) کتاب المکاتب

[illegible]

(۶۲) [illegible]

[illegible]

(۶۳) [illegible]

[illegible]

(۶۴) [illegible]

[illegible]

(۶۵) [illegible]

[illegible]

(۶۶) [illegible]

[illegible]

([illegible])

فہرست شروحات وحواشی کتاب کنز الدقائق

۱۔ البحر الرائق شرح کنز الدقائق	زین الدین بن ابراہیم بن محمد بن محمد بن بکر المعروف بابن نجیم المصری	۹۷۰ھ
۲۔ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق	فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی	۷۴۳ھ
۳۔ رمز الحقائق شرح کنز الدقائق	قاضی بدر الدین محمود العینی	۸۵۵ھ
۴۔ المستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق	[illegible] محمد بن عبد الرحمن الحسینی [illegible]	
۵۔ النہر الفائق شرح کنز الدقائق	سراج الدین عمر بن ابراہیم بن محمد بن محمد بن نجیم	
۶۔ مستخلص	ابراہیم بن محمد القاری الحنفی	
۷۔ الفوائد علی [illegible]	مصطفیٰ بن [illegible]	
۸۔ شرح [illegible] حاشیہ [illegible]	عبد الحی [illegible] المصری	
۹۔ شرح کنز الدقائق	شمس الدین [illegible] المعروف بملا مسکین	
۱۰۔ شرح کنز الدقائق	قاضی [illegible] المعروف بابن [illegible] الحنفی	[illegible]
۱۱۔ شرح کنز الدقائق	[illegible] ابن ابراہیم [illegible]	[illegible]
۱۲۔ شرح کنز الدقائق	شمس الدین محمد بن [illegible]	
۱۳۔ شرح کنز الدقائق	قاضی زین الدین [illegible]	[illegible]
۱۴۔ شرح کنز الدقائق	[illegible] بن قاسم [illegible]	[illegible]
۱۵۔ شرح کنز الدقائق	[illegible] مسعود بن ابراہیم [illegible]	[illegible]
۱۶۔ شرح کنز الدقائق	ابن سلطان [illegible] محمد بن محمد [illegible]	[illegible]
۱۷۔ شرح کنز الدقائق	[illegible] محمد بن احمد [illegible]	[illegible]
۱۸۔ حاشیہ کنز الدقائق	[illegible]	[illegible]
۱۹۔ حاشیہ کنز الدقائق	مولانا محمد احسن الصدیقی نانوتوی	[illegible]
۲۰۔ احسن المسائل ترجمہ [illegible]	مولانا محمد احسن الصدیقی نانوتوی	

صاحب مختصر کی تاریخ وفات

امام تفتازانی کی تاریخ وفات میں شدید اختلاف ہے شیخ عبد الحی نے فوائد بہیہ میں ملا علی قاری سے ۷۹۱ھ نقل کی ہے اور بعض حضرات نے [illegible] محرم ۷۹۲ھ [illegible] صاحب "کشف الظنون" [illegible] سمرقند میں ہوئی [illegible] سرخس میں [illegible] تاریخ وفات "[illegible]" [illegible]

"[illegible]" ہے۔

تمت المقدمۃ فللہ الحمد والمنۃ

محمد حنیف گنگوہی غفر لہ ولوالدیہ

فہرست مضامین کتاب معدن الحقائق شرح اردو کنز الدقائق

نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون	صفحہ
۱	مقدمہ شرح کتاب	۵	۲۴	نماز کا بیان	۱۲۶
۲	خطبۃ الکتاب	۸۷	۲۵	وقت مستحب کے بیان	۱۲۷
۳	کتاب الطہارۃ	۸۸	۲۶	اذان کا بیان	۱۲۹
۴	فرائض وضو کا بیان	۹۱	۲۷	کتاب الصلوٰۃ	
۵	سنن وضو کا بیان	۹۲	۲۸	اوقات نماز کا بیان	۱۳۱
۶	مستحبات وضو کا بیان	۹۵	۲۹	مروجہ تعریف	۱۳۲
۷	نواقض وضو کا بیان	۹۶	۳۰	مسائل متفرقہ	۱۳۳
۸	غسل اور اس کے فرائض وسنن کا بیان	۹۹	۳۱	[illegible]	۱۳۴
۹	موجبات غسل کا بیان	۹۹	۳۲	[illegible]	۱۳۶
۱۰	غسل مسنون کا بیان	۱۰۲	۳۳	مستحب اوقات کا بیان	۱۳۷
۱۱	پانی کے احکام	۱۰۳	۳۴	مکروہ اوقات کا بیان	۱۳۹
۱۲	[illegible]	۱۰۳	۳۵	باب الاذان کے بیان میں	۱۳۹
۱۳	مستعمل پانی کا حکم	۱۰۴	۳۶	باب نماز کی شرطوں کے بیان میں	۱۴۰
۱۴	کنویں کے احکام	۱۰۷	۳۷	[illegible] صلوٰۃ	۱۴۱
۱۵	باب التیمم کے بیان میں	۱۱۰	۳۸	باب [illegible] کے بیان میں	۱۴۵
۱۶	باب موزوں پر مسح کے بیان میں	۱۱۲	۳۹	[illegible]	۱۴۹
۱۷	باب حیض کے بیان میں	۱۱۶	۴۰	[illegible]	۱۵۰
۱۸	[illegible]	۱۲۰	۴۱	باب [illegible] کے بیان میں	۱۵۹
۱۹	[illegible] کا بیان	۱۲۰	۴۲	ترتیب [illegible]	۱۵۹
۲۰	حیض کے احکام	۱۲۱	۴۳	[illegible] کے بیان میں	۱۶۴
۲۱	طہر متخلل کا بیان	۱۲۲	۴۴	باب [illegible]	۱۶۵
۲۲	[illegible] کا بیان	۱۲۳	۴۵	[illegible]	۱۶۸
۲۳	مستحاضہ اور معذورین کے احکام	۱۲۵	۴۶	[illegible]	۱۶۸

۴۷	باب ... کے بیان	۱۴۹
۴۸	[illegible]	۱۴۹
۴۹	[illegible] کا بیان	۱۶۰
۵۰	[illegible] کا بیان	۱۶۲
۵۱	[illegible]	۱۶۳
۵۲	قراءت کا بیان	۱۶۴
۵۳	باب ... کے بیان میں	۱۶۵
۵۴	باب قضا نمازیں ادا کرنے کے بیان میں	۱۷۷
۵۵	باب سجدۂ سہو کے بیان میں	۱۷۸
۵۶	باب بیماری کی نماز کے بیان میں	۱۸۰
۵۷	باب سجدۂ تلاوت کے بیان میں	۱۸۲
۵۸	باب نماز جمعہ کے بیان میں	۱۸۷
۵۹	باب عیدین کی نماز کے بیان میں	۱۹۱
۶۰	باب سورج گرہن کی نماز کے بیان میں	۱۹۳
۶۱	باب طلب باراں کی نماز کے بیان میں	۱۹۵
۶۲	باب خوف کی نماز کے بیان میں	۱۹۶
۶۳	باب جنازہ کے بیان میں	۱۹۸
۶۴	باب شہید کے بیان میں	۲۰۷
۶۵	باب کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے بیان میں	۲۰۸
۶۶	کتاب الزکوۃ	۲۰۹
۶۷	چرنے والے ... کی زکوۃ کی تفصیل کا بیان	۲۱۰
۶۸	باب ... کی زکوۃ کے بیان میں	۲۱۱
۶۹	گائے ... کی زکوۃ کا بیان	۲۱۲
۷۰	بھیڑ بکری کی زکوۃ کا بیان	۲۱۳
۷۱	... بھیڑ بکری کی زکوۃ کے تفصیلی نقشہ	۲۱۳

۷۲	گھوڑوں کی زکوۃ کے مختلف مسائل	۲۱۴
۷۳	باب چاندی کی زکوۃ کے بیان میں	۲۱۶
۷۴	[illegible]	۲۱۶
۷۵	[illegible]	۲۱۸
۷۶	[illegible]	۲۱۸
۷۷	باب زکوۃ وصول کرنے والے کے بیان میں	۲۱۹
۷۸	باب معادن کی زکوۃ کے بیان میں	۲۲۱
۷۹	باب عشر کے بیان میں	۲۲۲
۸۰	باب مصارف زکوۃ کے بیان میں	۲۲۳
۸۱	باب صدقۃ الفطر کے بیان میں	۲۲۶
۸۲	کتاب الصوم	۲۲۹
۸۳	رؤیت ہلال کا بیان	۲۳۰
۸۴	شک کے دن روزہ رکھنے کا بیان	۲۳۱
۸۵	باب ان چیزوں کے بیان میں جن سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور جن سے فاسد نہیں ہوتا	۲۳۳
۸۶	[illegible] کا بیان	۲۳۴
۸۷	[illegible]	۲۳۵
۸۸	[illegible]	۲۳۵
۸۹	[illegible]	۲۳۷
۹۰	[illegible] کا بیان	۲۳۸
۹۱	باب اعتکاف کے بیان	۲۳۲
۹۲	کتاب الحج	۲۳۵
۹۳	شروع حج اور میقات احرام کا بیان	۲۳۶
۹۴	کیفیت احرام کا بیان	۲۳۸
۹۵	[illegible]	۲۳۹
۹۶	[illegible] کا بیان	۲۳۳

۹۷	طواف زیارت کا بیان	۲۵۳	۱۲۳	نکاح حرام اور رضاعاً ... سے باطل ہے	۲۹۳
۹۸	طواف صدر اور رمی کا بیان	۲۵۸	۱۲۴	باب محرمات ... عورتوں کے بیان میں	۲۹۴
۹۹	طواف کی طرح صفا مروہ اور رمی جمار کا بیان	۲۵۹	۱۲۵	فصل محرم عورتوں کے بیان میں	۲۹۸
۱۰۰	اعمال حج سے متعلق متفرق مسائل	۲۶۰	۱۲۶	توکیل بالنکاح وغیرہ کا بیان	۲۹۹
۱۰۱	باب قران کے بیان میں	۲۶۱	۱۲۷	باب مہر کے بیان میں	۳۰۰
۱۰۲	باب تمتع کے بیان میں	۲۶۲	۱۲۸	مہر مثل واجب ہونے والی صورتوں کا بیان	۳۰۳
۱۰۳	حج تمتع کے باقی احکام	۲۶۶	۱۲۹	مقدار مہر میں میاں بیوی کا اختلاف	۳۰۵
۱۰۴	باب جنایات کے بیان میں	۲۶۷	۱۳۰	مہر میں میاں بیوی کے اختلاف کا ذکر	۳۰۶
۱۰۵	محرم کے شکار اور غیر محرم کا بیان	۲۶۹	۱۳۱	باب غلام کے نکاح کے بیان میں	۳۰۷
۱۰۶	جزاء صید کا بیان	۲۷۰	۱۳۲	چھپا کر ... سے عورتوں کا ...	۳۱۰
۱۰۷	باقی احکام ... کا بیان	۲۷۱	۱۳۳	باب کافر کے نکاح کے بیان میں	۳۱۱
۱۰۸	تتمہ احکام ...	۲۷۳	۱۳۴	باب باری کے بیان میں	۳۱۴
۱۰۹	باب جنایات سے جو احکام ... کے بیان میں	۲۷۴	۱۳۵	کتاب الرضاع	۳۱۵
۱۱۰	باب ایک احرام سے دوسرا احرام کرنے کے بیان میں	۲۷۵	۱۳۶	... کی تقسیم اور ایک عورتوں کے ...	۳۱۸
۱۱۱	باب ... کے بیان میں	۲۷۶	۱۳۷	کتاب الطلاق	۳۲۳
۱۱۲	احصار کے باقی احکام	۲۷۷	۱۳۸	طلاق کی اقسام کا بیان	۳۲۴
۱۱۳	باب حج فوت ہونے کے بیان میں	۲۷۸	۱۳۹	باب طلاق صریح کے بیان میں	۳۲۶
۱۱۴	باب دوسرے کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں	۲۷۸	۱۴۰	فصل طلاق کو زمانہ کی طرف منسوب کرنا	۳۲۸
۱۱۵	[illegible] کا بیان	۲۷۹	۱۴۱	فصل صحبت سے قبل طلاق دینے کے بیان میں	۳۳۰
۱۱۶	باب ہدی کے بیان میں	۲۸۱	۱۴۲	باب کنایات کے بیان میں جن کنایات کا بیان	۳۳۱،۳۳۲
۱۱۷	مسائل متفرقہ	۲۸۲	۱۴۳	[illegible]	۳۳۳
۱۱۸	کتاب النکاح	۲۸۴	۱۴۴	باب ... طلاق کے بیان میں	۳۳۴
۱۱۹	نکاح کی تعریف اور اس کا حکم	۲۸۵	۱۴۵	فصل ... کے بیان میں	۳۳۵
۱۲۰	فصل محرمات کے بیان میں	۲۸۶	۱۴۶	فصل ... کے بیان میں	۳۳۶
۱۲۱	محرمات کی تفصیل	۲۸۸	۱۴۷	باب تعلیق کے بیان میں	۳۳۸
۱۲۲	[illegible] کا بیان	۲۹۰	۱۴۸	باب ... طلاق کے بیان میں	۳۴۲

۱۴۹	صورت تعلیق	۳۴۳
۱۵۰	باب رجعت کے بیان میں	۳۴۵
۱۵۱	حلالہ کے احکام	۳۴۷
۱۵۲	باب ایلاء کے بیان میں	۳۵۰
۱۵۳	احکام ایلاء کی تفسیر	۳۵۱
۱۵۴	باب خلع کے بیان میں	۳۵۳
۱۵۵	فصل [illegible]	۳۵۵
۱۵۶	خلع سے متعلق چند صورتوں کا حکم	۳۵۶
۱۵۷	باب ظہار کے بیان میں	۳۵۷
۱۵۸	کفارہ ظہار کا بیان	۳۵۹
۱۵۹	باب لعان کے بیان میں	۳۶۳
۱۶۰	باب عنین وغیرہ کے بیان میں	۳۶۵
۱۶۱	باب عدت کے بیان میں	۳۶۶
۱۶۲	عدت وفات کا بیان	۳۶۷
۱۶۳	احکام عدت کی تفصیل	۳۶۹
۱۶۴	شوہر کے مرنے پر عورت کے سوگ منانے کا حکم	۳۷۱
۱۶۵	باب نسب ثابت ہونے کے بیان میں	۳۷۲
۱۶۶	ثبوت نسب کے اقسام	۳۷۳
۱۶۷	حمل کی مدت [illegible] سے متعلقہ مسائل	۳۷۵
۱۶۸	باب بچے کو گود لینے کے بیان میں	۳۷۶
۱۶۹	باب نفقہ کے بیان میں	۳۷۷
۱۷۰	نفقہ کے تفصیلی احکام	۳۷۸
۱۷۱	نفقہ ذوی محارم	۳۸۰
۱۷۲	کتاب العتاق	۳۸۱
۱۷۳	باب ایسے غلام کے بیان میں جس کا کچھ حصہ آزاد ہو جائے	۳۸۳
۱۷۴	باب آزادی کی قسم کے بیان میں	۳۸۸
۱۷۵	باب مال کے بدلے آزاد کرنے کے بیان میں	۳۸۹
۱۷۶	باب مدبر کے بیان میں	۳۹۰
۱۷۷	باب ام ولد کے بیان میں	۳۹۲
۱۷۸	کتاب الایمان	۳۹۳
۱۷۹	اقسام یمین کے احکام	۳۹۴
۱۸۰	باب داخل ہونے، نکلنے، رہنے اور آنے وغیرہ پر قسم کھانے کے بیان میں	۳۹۸
۱۸۱	باب کھانے پینے اور کلام کرنے پر قسم کھانے کے بیان میں	۴۰۱
۱۸۲	باب طلاق دینے اور آزاد کرنے کی قسم کھانے کے بیان میں	۴۰۵
۱۸۳	باب خرید و فروخت، نکاح، روزہ وغیرہ کی قسم کھانے کے بیان میں	۴۰۷
۱۸۴	باب مارنے اور قتل وغیرہ کی قسم کھانے کے بیان میں	۴۱۱
۱۸۵	کتاب الحدود	۴۱۳
۱۸۶	باب زنا کے بیان میں جو موجب حد ہے اور جو موجب حد نہیں ہے	۴۱۸
۱۸۷	باب زنا کی گواہی دینے اور اس سے رجوع کرنے کے بیان میں	۴۲۰
۱۸۸	باب شراب پینے کی حد کے بیان میں	۴۲۳

۱۸۹	باب ثبوت زنا کی شہادت سے رجوع کے بیان میں	۴۲۴	۲۰۳	تدبیر کے احکام	۴۵۱
۱۹۰	فصل تعزیر کے بیان میں	۴۲۶	۲۰۴	باب مرتدین کے بیان میں	۴۵۳
۱۹۱	کتاب السرقہ	۴۲۸	۲۰۵	مرتدین کے ذاتی معاملات کی تفصیل	۴۵۵
۱۹۲	باب قطع وعدم قطع موجب اشیاء کی تفصیل	۴۲۹	۲۰۶	باب باغیوں کے بیان میں	۴۵۶
۱۹۳	فصل محفوظ جگہ کے بیان میں	۴۳۰	۲۰۷	کتاب اللقیط	۴۵۷
۱۹۴	فصل ہاتھ کاٹنے کی کیفیت اور اس کے اثبات کے بیان میں	۴۳۳	۲۰۸	کتاب اللقطہ	۴۵۸
۱۹۵	باب رہزنی کے بیان میں	۴۳۶	۲۰۹	کتاب الاباق	۴۵۹
۱۹۶	کتاب السیر	۴۳۷	۲۱۰	کتاب المفقود	۴۶۰
۱۹۷	باب مال غنیمت اور اس کی تقسیم کے بیان میں	۴۳۸	۲۱۱	کتاب الشرکۃ	۴۶۱
۱۹۸	باب اس بیان میں کہ امام پر جو مال غنیمت آئے اس کی تقسیم کا بیان	۴۴۳	۲۱۲	شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان کا بیان	۴۶۲
۱۹۹	باب کافروں کے غلبہ کا بیان	۴۴۴	۲۱۳	شرکت عمل اور وجوہ کا بیان	۴۶۴
				شرکت فاسدہ کا بیان	۴۶۵
۲۰۰	باب مستامن کے بیان میں	۴۴۵	۲۱۴	کتاب الوقف	۴۶۶
۲۰۱	مستامن دارالاسلام میں ایک سال سے زائد نہیں ٹھہر سکتا	۴۴۶	۲۱۵	احکام وقف کی تفصیل	۴۶۷
۲۰۲	باب عشر خراج اور جزیہ کے بیان میں	۴۴۸			

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلوٰة على رسوله المختص بهذا الفضل العظيم وعلى آله الذين فازوا منه بحظ جسيم

اور رحمت کاملہ نازل ہو اللہ کے رسول پر جو مخصوص ہیں اس فضل عظیم کے ساتھ اور آپ کی آل پر جو کامیاب ہوئی آپ کے بڑے حصہ کیساتھ

قوله والصلوٰة الخ اس کی نسبت جب اللہ کی طرف ہو تو اس کے معنی رحمت اور جب ملائکہ کی طرف ہو تو معنی استغفار اور جب مومنین کی طرف ہو تو معنی دعا ہوتا ہے کہ پہلے رحمت یا استغفار اور بعد میں صلوٰۃ کے افراد ہیں یہ معنی مشترک لفظی تعظیم کے لئے ہیں کہ یا اسے معانی متعددہ کے لئے موضوع ہے حاصل یہ ہے کہ لفظ صلوٰۃ مشترک معنوی ہے جیسے یہاں ذکر مشترک لفظی جیسے الفاظ میں اور آیت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی میں اشکال کیا جاتا ہے اس میں مشترک لفظ کو متعدد معانی کے ایک ہی وقت میں مستعمل کیا ہے یا اشکال ختم ہو گیا۔

تنبیہ ماتن نے صلوٰۃ کے ساتھ سلام کو ذکر نہیں کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک سلام مکروہ نہیں جیسے کہ بعض علماء کا قول ہے اور مکروہ سمجھنا بعض شافعیہ کا مسلک ہے چنانچہ کثرت سے وصلی علی نبیہ ولا تکتفی بالصلوٰۃ کذا بعد

قوله على رسوله مشہور یہ ہے کہ رسول اور نبی میں عام خاص مطلق کی نسبت ہے یعنی ہر رسول نبی ہوتا ہے مگر ہر نبی رسول نہیں لیکن تحقیق یہ ہے کہ نبی اور رسول میں عموم خصوص من وجہ ہے رسول کے لئے صاحب کتاب و شریعت جدید ہونا ضروری ہے لہٰذا رسول خاص ہے مگر چونکہ فرشتوں اور انسانوں میں سے ہر ایک پر رسول کا اطلاق ہوتا ہے اس لئے رسول عام ہے برخلاف نبی کے کہ صرف صاحب وحی انسانوں پر بولا جاتا ہے اس سے وہ عام ہے بلحاظ صاحب کتاب وغیر صاحب کتاب دونوں پر بولا جاتا ہے بالکل عام ہے۔

قوله وعلى ماتن نے اس جگہ پر رسول سمجھتے ہوئے لفظ علی کو دوبارہ کے بغیر چھوڑ دیا ہے جو اس کو ناجائز سمجھتے ہیں اور حدیث من فصل بینی وبین آلی بعلی لم ینل شفاعتی کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص میرے اور میری آل کے درمیان لفظ علی سے فصل کرے وہ میری شفاعت سے محروم ہو گا۔ روایت یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور صحیح ہونے کی صورت میں اس کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص آپ کے اور آپ کی آل کے درمیان حضرت علی کے ذریعہ فصل کرے گا وہ ان کی شفاعت سے محروم ہو گا

قوله آله آل کی اصل اہل ہے ہا کو ہمزہ سے بدل کر ہمزہ کو الف سے تبدیل کر دیا گیا ہمزہ ساکنہ کو ماقبل حرکت کی مناسبت سے بدل دیا یہ قول ہے دوسرا قول یہ ہے کہ اصل اول ہے واو متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے بدل دیا اور ہمزہ بدل ہونے کا مقصد ثقیل کو خفیف کی طرف منتقل کرنا ہوتا ہے اور یہاں اس کا عکس ہو گیا کیونکہ ہمزہ ہا سے ثقیل ہے جواب یہ ہے کہ مقصود بالذات ہا کو ہمزہ سے بدلنا نہیں بلکہ خفیف مطلق یعنی الف کی طرف منتقل کرنے کے لئے واسطہ ہے اس واسطے کہ ہا کو براہ راست الف سے بدلنا معہود نہیں ہے آل میں بہ نسبت ہمزہ کے الف سے بدلنا معہود ہے جیسے ماء اور آل کی اصل اہل ہونے پر قرینہ اس کی تصغیر اہیل آتی ہے۔

سوال آل کا استعمال تو مطلقاً ہوتا ہے کیونکہ یہ ایسی تصغیر ہے جو اصل کی طرف لوٹا دیتی ہے اور اہیل اس کی اصل پر دلالت کرتی ہے جواب یہ ہے کہ اس وقت لازم آتا جب تصغیر سے اصل لوٹنا مفقود ہوتا اور یہاں ایسا نہیں ہے تصغیر تو مکسر ہے جو وقوف ہونا موجود ہے جیسے کہ اعتبار سے اور نکرہ کا عدم ہونا بھی اصل کی معرفت کی وجہ سے ہے پھر لفظ آل کا استعمال اہل کے مقابلہ میں عام ہے مگر استعمال کے اعتبار سے آل میں خصوصیت ہے جو صاحب شرف ہو اور ہر ایک کی طرف اضافت نہیں ہو سکتی یعنی اہل اسلام اہل علم کہا جاتا ہے لیکن آل علم یا آل جاہل نہیں کہا جاتا بلکہ آل کی اضافت ایسے لوگوں کی طرف ہوتی ہے جو صاحب شرف ہوں۔ جیسے آل نبی اور آل حضرت کہا جاتا ہے۔

قال مولانا المحبر النحرير محرز قصبات السبق في التقرير والتحرير علم الهدى
کہتے ہیں ہمارے آقا جو جید عالم، پختہ کار، تقریر و تحریر میں سبقت لے جانے والے، ہدایت کے علم ...

علامة الورى مالك أزمة الفتيا مظهر كمامات هو قطب كشاف الحقائق
مخلوق میں بہت بڑے علامہ، فتویٰ کی باگ ڈوروں کے مالک، ... حقائق کو خوب کھولنے والے

مبين الدقائق سلطان علماء الشرق والغرب حافظ الحق والملة والدين شمس الإسلام والمسلمين
باریکیوں کو ظاہر کرنے والے، مشرق و مغرب کے علماء کے سرتاج، حق، ملت و دین کے حافظ

وارث الأنبياء والمرسلين أبو البركات عبد الله بن أحمد بن محمود النسفي
اور انبیاء و مرسلین کے وارث ہیں جن کی کنیت ابو البرکات اور نام عبد اللہ ہے، احمد بن محمود کے بیٹے اور نسف کے رہنے والے ہیں۔

نفع الله المقتبسين بدوام بقائه لما رأيت الهمم مائلة إلى المختصرات
اللہ تعالیٰ ان سے فیض حاصل کرنے والوں کو ان کی دائمی بقا سے نفع پہنچائے۔ جب میں نے دیکھا کہ ہمتیں مختصرات کی طرف

والطبائع راغبة عن المطولات أردت أن ألخص الوافي بذكر ما عم وقوعه
اور طبیعتیں مطولات سے اعراض کرنے والی ہیں تو میں نے ارادہ کیا کہ کتاب وافی کا ان مسائل کے ذکر کے ساتھ خلاصہ کروں جن کا وقوع عام

وكثر وجوده لتكثر فائدته وتتوفر عائدته فشرعت فيه
اور وجود کثیر ہے تاکہ اس کا فائدہ بڑھے اور نفع زیادہ ہو، پس شروع کر دیا میں نے اس کی تلخیص

بعد التماس طائفة من أعيان الأفاضل وأماثل الأعيان الذين هم بمنزلة الإنسان للعين والعين للإنسان
افاضل کی ایک جماعت کی درخواست پر ... جو آنکھ کے لئے پتلی اور پتلی کے لئے آنکھ کی مانند ہیں انسان کے لئے

مع [illegible] من [illegible] وسميته بكنز الدقائق
ان موانع و مشاغل کے باوجود جن میں میں پھنسا ہوا ہوں اور نام رکھا میں نے اس کا کنز الدقائق

وهو وإن خلا عن العويصات والمتعقدات فقد تحلى بمسائل الفتاوى والواقعات
اور یہ اگرچہ مشکل و دشوار مسائل سے خالی ہے مگر فتاویٰ و واقعات کے مسائل سے مزین ہے

معلما بتلك العلامات وزيادة الطاء للإطلاقات
درحالیکہ نشاندہی کرنے والی ہے ان علامات کے ساتھ اور اشارہ کرنے والی ہے طاء کی زیادتی کے ساتھ اطلاقات کی طرف

وبالله التوفيق للإتمام وميسر للاختتام
اللہ ہی کی توفیق سے ہے پورا کرنا اور وہی آسان کرنے والا ہے اختتام کا

قولہ قال مولانا ... سے جملہ ابقاہ تک عبارت ماتن کے بعض تلامذہ کی ہے، اصل مسودہ میں [illegible] لکھا ہے
"قال العبد الضعيف الراجي إلى الله الودود أبو البركات عبد الله بن أحمد بن محمود النسفي غفر الله له ولوالديه وأحسن إليهما وإليه" [illegible]
[illegible]
[illegible]

لا کلام احادیث و فقہ ہو گیا ہے کہ فقہ کا درجہ ہے وہ شخص جو فقہ میں لگا کر علاحت کا دم بھرتا ہے اس کے بعد صاحب فن کو کچھ احادیث مروی ہیں تو اس کو اچھی طرح سمجھنا قصداً نہیں ہے تاریخ کا ہر حیثیت سے کثیر کی ہیں ۔ مقصد یہ ہے کہ فقہ چند باعتبار مختلف شریعت، دین، حیثیت کہ اس کی اطاعت کی جاتی ہے دین کہلاتی ہے اور اسی حیثیت سے کہ وہ سب کو جمع کرتی ہے ملت کہلاتی ہے اور اسی حیثیت سے کہ اس کی طرف رجوع ہے مذہب کہلاتی ہے (قال امام ربانی مجدد الف ثانی) کہا گیا ہے کہ دین منسوب الی اللہ ہوتا ہے اور ملت شریعت کی طرف منسوب ہوتی ہے اور مذہب مجتہد کی طرف وارث الانبیاء ہے علاوہ ازیں دین حضور الاسلام ... ہے اسی طرح شریعت (بکسر سین) کی طرف منسوب ہے ... منقول ہوتے ہیں جیسے مصحف میں صدق ہے کہا جاتا ہے ۔ اور اس کا مقصد ہے ... جمع ہیں قصد وارد ہوا ہے اس کا جواب ہے کہ الرازی مصنف کی ایک کتاب ہے جو ترتیب عجیب و ترکیب غریب ہے ... مقصود ہے ... جامع صغیر جامع کبیر زیادات وغیرہ کے مسائل کثیرہ پر مشتمل ہے کہ اس کا اختصار ہے شرح میں ... معروف ہے۔ ایمان جمع یمین بمعنی قسم ... مسائل ... ایمان ... میں صفت ... ہے۔ احسان ... بمعنی ... شرح ... نہایت مشکل مسئلہ اس سے مراد جامع صغیر و جامع کبیر کے مسائل ہیں ۔ ... علامت ... طرف اشارہ ہے جو اول میں مذکور ہیں اور امام ابی یوسف ... امام ابو حنیفہ کے لئے ... امام ابو یوسف کے لئے ... امام محمد کے لئے ... امام زفر کے لئے ۔ ک امام مالک کے لئے ۔ ش امام شافعی کے لئے ہے ... مذکور ہیں ... مسائل متعلقہ کی طرف اشارہ ہے اور یہ علامت ... میں نہیں ہے۔

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی۔

كتاب الطهارة

فرض	الوضوء	غسل	وجهه
فرض ہیں	وضو میں	دھونا	اپنے چہرے کا

فرائض وضو

[illegible]

وهو	من	قصاص	شعره	إلى	أسفل	ذقنه	وإلى	شحمتي	الأذنين
اور وہ (چہرہ)		بالوں کے اگنے کی جگہ سے			ٹھوڑی کے نیچے تک ہے (طول میں)		اور دونوں کانوں کی لو تک ہے (عرض میں)		

ويديه	بمرفقيه	ورجليه	بكعبيه	ومسح	ربع	رأسه	ولحيته
اور دونوں ہاتھوں	کہنیوں سمیت	اور دونوں پاؤں	ٹخنوں سمیت (دھونا)	اور مسح کرنا	چوتھائی	سر کا	اور ڈاڑھی کا

[illegible]

میں چہرہ کی حد تقاضا شعر سے ہوتی ہے۔ اور ... اصل حد پیشانی کے بالوں سے ہے۔ (۲) اہل لغت کی عادت ... کل اسفل ... ہے ... بعد ایسا ... میں داخل ہوا ... یہاں تک ... تک ... کی ... حال ... ہے۔ (۴) ان کی ... کے ... ان کی ... کے ... کان میں ... نہیں ہوتی بلکہ ہر ... میں ایک ... ہے۔ (۳) اس تعریف سے ... لازم ؟ ... کہ ... سے ... کے ... صورتی ... ہے۔

(۱) کا جواب یہ ہے کہ تعریف ... اعتبار ... ہے اور (۲) کا جواب یہ ہے کہ عبارت میں حذف ہے ... اور (۳) کا جواب ... ہے ... کی طرف ہے اور (۴) کا جواب یہ ہے کہ ... کی ... تعریف ... کے ... کرتے ... ہے۔ ... داخل ہو گئی۔

قولہ ویدیہ مع مرفقیہ ... دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا ... الی المرافق ... کہنیاں ... داخل ... خارج۔ ... کی ... حق تعالیٰ ... ہے۔ ... والصیام الی اللیل ... کہنیاں ... ہاتھ ... ہے۔ ... امام زفر ... کے لئے ... داخل ... کے ... کے لئے ... خارج کرتا ہے۔

قولہ ومسح ربع راسہ ... کا فرض ... حضرت مغیرہ بن شعبہ کی حدیث ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم ... کی ... پیشانی ... بالوں ... مسح ... (مسلم ... مسح ... ہے۔

وسنته غسل يديه الى رسغيه ابتداء كالتسمية والسواك وغسل فمه وانفه بمياه

اور وضو کی سنتیں اپنے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھونا ہے ابتداء میں جیسے بسم اللہ پڑھنا اور مسواک کرنا اور منہ دھونا (یعنی کلی کرنا) اور ناک میں پانی دینا علیحدہ علیحدہ پانی سے۔

سنن وضو کا بیان

توضیح اللغۃ ... رسغ ... گٹا ... بسم اللہ ... انف ...

تشریح الفقہ قولہ سنتہ ... سنت ... کے معنی طریقہ اور ... کے ہیں۔ اصطلاح میں اس کی مختلف تعریفیں ... ہیں ... سنت ... ہے کہ ... کے کرنے میں ثواب ہو اور ترک ... پر عتاب ہو ... اعتراض ہوتا ہے کہ ... سنت کی تعریف ... بلکہ ... تعریف ... شرح ... ہے ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم ... سے ... مستحب ... اس تعریف پر سنت ... ہے اور ... صاحب ... فرماتے

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ والسواک [illegible]

[illegible]

فائدہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

وتخلیل اللحیۃ [illegible]

[illegible]

تشریح الالفاظ قولہ و تخلیل اللحیۃ [illegible] داڑھی کا خلال [illegible] امام ابو یوسف اور امام محمد [illegible] روایت میں [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] سے روایت ہے کہ جب آپ [illegible] تو ایک چلو پانی سے داڑھی کا خلال کیا کرتے [illegible]

[illegible] مستحب [illegible]

تنبیہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ و تخلیل الاصابع [illegible] انگلیوں کا خلال [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ و تکرار الغسل [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ و النیۃ [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ و مسح کل الراس [illegible]

[illegible]

کہ حضرت علیؓ سے وضو کی جو کیفیت منقول ہے اس میں سر کا مسح صرف ایک بار کیا اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے (مجمع الزوائد) اور طبرانی کی اس حدیث میں جو [illegible] سے ہے ... مسح ... ایک ہی مسح کرلیا (بحوالہ [illegible])

قولہ ومسح اذنیہ (۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا سر کے مسح والے پانی سے ... مسنون ہے ... کانوں کا مسح ... نیا پانی لینا ... سنت ہے ... [illegible] ... حضرت ... کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لیا ... (۱۲) ... [illegible] ... ہے ... طریقہ ... حضرت ... کے طریقہ پر ... کے مطابق ... ابو داؤد ... روایت ... ۱۳۰ کی حدیث ... حضرت ... نے ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا۔

قولہ والترتیب (۱۲) ترتیب کے ساتھ وضو کرنا جس کی تصریح قرآن پاک میں ہے کہ پہلے چہرہ کو دھونے کا حکم ہے اور ... ہاتھوں کے دھونے کا ... سر کا مسح ... پاؤں کے دھونے کا ... اس ترتیب کے ساتھ وضو کرنا مسنون ہے ... امام مالک اور امام شافعی ... ترتیب فرض ہے ... حدیث ... [illegible] ... کے ساتھ ترتیب ... ترتیب ... حکم ... مطلب ہے کہ ... تحقیق ... کا مطلب یہ ہے کہ ... دھونا واجب ہے۔

قولہ والولاء (۱۳) ولاء (بکسر الواو) ... یہ ہے کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھو لے ... حضرت ... اور ... مختلف ... ہے ... ان ... پانی ... ہو کہ ... ہے ... ہے ... امام مالک ... فرض ہے ... حضرت ... اعضاء ... ہیں کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ ... اس کے پاؤں میں ... خشک رہ گئی تو آپ نے اس کو ... کے لئے فرمایا ... ہے ... امام مالک نے ... نقل کیا ہے ... آپ ... وضو کر چکے ... کیا آپ ... سے ... ہے ... کی بات ... کی ہے۔

وسنتها	ثلاث	ومسح	رقبة	ولحنة	عرف	عصر	ثنا
اور اس کے مستحبات	داہنے سے	شروع کرنا	اور گردن کا مسح کرنا	اور قرآن	[illegible]	کو باندھنا	کنگھی کرنا

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مستحبات وضو کا بیان

توضیح اللغۃ — مستحب ... لغوی کے معنی ... مستحب، مندوب ... سب ایک ... ہیں ... مستحب وہ ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کیا ہو کبھی ترک کیا ہو ... مندوب ... ہے ... آپ نے ... ایک ... بار ... کی ... تعریف ... ہے کہ جس ... کا ... ہو ... ہے ... ہے ... طرف سے شروع کرنا ... وضو ... کی ... ہے ... امام ... کے ... ہے۔

رحمہ اللہ کی اضافت ساتھ کی طرف کی ہے جیسے نقض وضو میں وجوہ مروی ہے اور یہ کہ جو اندر سے مقصود و غیرہ وضو کیا جاتا وضو کا فائدہ نماز کا مباح ہونا ہے وہ جاتا رہے۔ بعض محققین اصطلاح میں نجاست کو کہتے ہیں اور یکسر۔ پاک کو کہتے ہیں اور لفظ وضو آپ کی تمام میں مستعمل ہیں۔ اور وضو یا طہارت مشکی میں ہے۔ اور اصطلاحاً وضو بغیر وضو کی نماز نہیں ہوتی۔

تشریح الفقہ قولہ و مستحبہ الخ وضو کے مستحبات شمار کئے ہیں۔ کہ اعضاء وضو دھوتے وقت دائیں طرف سے شروع کرے۔ صحاح ستہ میں حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز میں دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے یہاں تک کہ طہارت میں اور جوتے پہننے میں اور کنگھا کرنے میں اور سب کاموں میں اور وضو کے مستحبات میں سے گردن کا مسح ہے اور بعض کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں کی پشت سے گردن کا مسح کرنا مستحب ہے اور حلق کا مسح بدعت ہے۔ اور وائل بن حجر وغیرہ کی حدیث میں ہے کہ آپ نے گردن کے ظاہری حصہ پر مسح فرمایا ہے۔

تنبیہ متون میں دائیں جانب سے شروع کرنا اور گردن کا مسح صرف دو مستحبات کا ذکر ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ مستحبات وضو صرف دو ہی ہیں صاحب درمختار نے چودہ اور ابن ہمام نے فتح القدیر میں بیس کے قریب اور صاحب بحر نے ستر سے زائد مستحبات گنائے ہیں۔

نواقض وضو کا بیان

قولہ و ینقضہ الخ وضو کے بیان سے فراغت کے بعد نواقض وضو کا بیان ہے فرماتے ہیں کہ وضو سبیلین سے نکلنے والی چیز سے ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح منہ بھر کر قے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ پیٹ میں پانی کھانا یا پت ہو اگر خون یا پیپ نکل کر اس جگہ تک بہہ جائے جس کا دھونا غسل میں فرض ہے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

قولہ لا بلغم الخ مصنف نے بلغم کی قے کے ساتھ ذکر کیا ہے تاکہ ان تمام صورتوں کو شامل ہے بلغم کی قے منہ بھر کر ہو یا دماغ کی جانب سے اترے یا معدہ سے ہو ہر صورت میں ناقض نہیں اور اگر بلغم کھانے کے ساتھ مخلوط ہو تو جس کا غلبہ ہو اس کا اعتبار ہے اور خون خالص ہو یا تھوک کے ساتھ برابر ہو تو ناقض وضو ہے۔

فائدہ نواقض وضو دو طرح کے ہوتے ہیں اول وہ جو بدن سے خارج ہوں اور دوسرے وہ جو نکلنے والی چیز نہ ہو پھر نکلنے والی کی دو صورتیں ہیں۔ یا سبیلین سے ہو یا غیر سبیلین سے جو سبیلین سے ہو وہ ہر حال میں ناقض ہے اور جو غیر سبیلین سے ہو اس کا بہنا شرط ہے جیسے خون اور پیپ وغیرہ اور نکلنے والی نہ ہو اس کی بھی دو صورتیں ہیں سبیلین سے باہر ہوگی جیسے سونا بیہوشی وغیرہ یا غیر سبیلین سے جیسے نماز میں قہقہہ وغیرہ اور دوسری کی بھی دو صورتیں ہیں یا عبادت ہوگی جیسے نماز یا عبادت جیسے قہقہہ کا نماز میں ہونا غسل واجب ہو۔

وَالسَّبَبُ	يَجْمَعُ	مُتَفَرِّقَةٌ	وَنَوْمُ	مُضْطَجِعٍ	وَمُتَوَرِّكٍ	وَغَشْيٌ	وَجُنُونٌ	وَسُكْرٌ
اور سبب	جمع کر دیتا ہے	متفرق کو	اور سونا	لیٹنے والے	اور سرین پر ٹیک لگانے والے	اور بیہوشی	اور دیوانگی	اور نشہ

وَقَهْقَهَةُ	مُصَلٍّ	بَالِغٍ	زائلاً	جنبہ السلام
اور قہقہہ	بالغ نمازی کا	زائل	کرنے والا	سلام

توضیح اللغۃ مضطجع کروٹ کے بل سونے والا، متورک سرین پر ٹیک لگانے والا، غشی بیہوشی، جنون دیوانگی، سکر مستی، قہقہہ کھلکھلا کر ہنسنا۔

تشریح الفقہ قولہ والسبب الخ اوپر ذکر ہوا کہ سبب جمع کی ایک تفریق کو جمع کر دیتا ہے یعنی اگر کئی بار تھوڑی تھوڑی قے آئی ہو اور سبب ایک ہو تو سب کو جمع کیا جائے گا اور اگر مقدار منہ بھر ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا اور سبب مختلف ہو تو

متفرق قے کا مختلف اگر متحد ہو تو ناقض ہے ورنہ ناقض نہیں امام محمد کے نزدیک سبب کا اور امام ابو یوسف مجلس کا اعتبار کرتے ہیں کہ اگر تھوڑی تھوڑی قے ایک ہی مجلس میں ہوئی تو ناقض وضو ہے ورنہ نہیں ہو سکتی ہے۔

فائدہ

متفرق تھوڑی تھوڑی قے کی چار صورتیں ہیں (۱) مجلس اور سبب قے دونوں متحد ہوں اس صورت میں تو بالاتفاق ناقض وضو ہے (۲) دونوں مختلف ہوں اس صورت میں بالاتفاق ناقض نہیں ہے (۳) مجلس متحد ہو اور سبب مختلف۔ اس صورت میں امام ابو یوسف کے نزدیک ناقض وضو ہے اور امام محمد کے نزدیک غیر ناقض (۴) سبب متحد ہو اور مجلس مختلف اس صورت میں امام محمد کے نزدیک ناقض ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک غیر ناقض۔

قولہ والنوم مضطجعا الخ کروٹ کے بل سونا ... ناقض وضو ہے کیونکہ اس طرح سونے میں جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور عادۃً کسی چیز کے نکلنے کا احتمال رہتا ہے اور یہ بات عادۃً ہوتی ہے اصل دلیل اس بارے میں حدیث ہے آپ نے فرمایا کروٹ کے بل سونے سے وضو جاتا رہتا ہے کیونکہ اس وقت جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں (ابو داؤد، ترمذی مختصراً)

تنبیہ: امر دوم ... کی صورت ... کہ ... سہارا لگا کر سوئے ... ہو گیا ... ایک شئی پر ٹیک لگا کر ... ناقض وضو ہے ... (علامہ ...) اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ... ہے (کذا فی ...)

فائدہ سونے کی کل چودہ حالتیں ہیں۔ (۱) کروٹ کے بل لیٹ کر (۲) ایک سرین پر سہارا لگا کر۔ (۳) چت لیٹ کر (۴) چہار زانو ہو کر (۵) ... (۶) ... (۷) ... (۸) ... (۹) ... (۱۰) ... (۱۱) ... (۱۲) ... (۱۳) ... ان میں سے پہلی تین حالتیں ناقض ہیں اور باقی غیر ناقض ہیں۔

قولہ والاغماء الخ ... بے ہوشی ... بھی ناقض وضو ہے کیونکہ ... حالت میں ... زیادہ ... ناقض ... ہو جاتے ...

قولہ والقہقہۃ الخ ... نماز کی ... ناقض وضو ہے ... اور ... قہقہہ ... تو ... ناقض ... امام شافعی ... نماز ... حضرت ... اشعری سے روایت کی ہے ... نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک ... آدمی ... آپ نے حکم دیا کہ ... وضو اور نماز کا اعادہ کریں۔

فائدہ جیسے کی تین قسمیں ہیں (۱) [illegible] (۲) [illegible] کن سے [illegible] ہے [illegible] قسم [illegible] بہنا [illegible]

ترجمہ و حل لغات

ومباشرة	فاحشة	لا عن زوج	دودة	من	جرح	ومس	ذكر	و	المرأة
اور مباشرت	فاحشہ	[illegible]	کیڑا	سے	زخم	اور چھونا	پیشاب گاہ	اور	عورت کو

توضیح اللغۃ مباشرۃ فاحشہ [illegible] کیڑا [illegible] زخم [illegible]

تشریح الفقہ قولہ و مباشرۃ فاحشۃ الخ مباشرت فاحشہ [illegible] ہے کیونکہ [illegible] کا احتیاطاً [illegible] ہو گیا۔

قولہ لا عن زوج [illegible] ناقض [illegible] نجاست [illegible] کیڑا [illegible] ہوتا ہے [illegible] مصنف نے "من جرح" کی قید لگا کر [illegible] ناقض وضو ہے۔

قولہ و مس ذکر [illegible] حضرت عمر، حضرت علی، ابن مسعود، ابن عباس [illegible] حسن بصری، سعید بن المسیب [illegible] سفیان ثوری [illegible] امام [illegible] ان حضرات کی دلیل حضرت بسرہ [illegible] کی حدیث ہے "من مس ذكره فليتوضأ" [illegible] ترمذی [illegible] حضرت طلق بن علی کی حدیث ہے [illegible] آپ نے فرمایا "هل هو الا بضعة منك" [illegible] (ابو داؤد، نسائی، ترمذی) [illegible] امام ترمذی [illegible] حسن [illegible] "او لامستم النساء" [illegible] استدلال [illegible]

(ترجمہ)

والفرض	في الغسل	غسل	الفم	والانف	وسائر	البدن	وسنة	الغسل	ان يبدأ	المغتسل	فيغسل
اور فرض	غسل میں	دھونا	منہ	اور ناک	اور تمام	بدن	اور سنت	غسل کی	یہ کہ شروع کرے	غسل کرنے والا	پس دھوئے

وسنته ان يغسل يديه وفرجه ويزيل نجاسة ثم يتوضأ

[illegible]

ثم يفيض الماء على سائر جسده ثلثا ولا [illegible] ضفيرها [illegible] اصلها

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فصل ۔ [illegible] کا بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] غسل کا بیان

[illegible]

عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں انزال سے خود غسل فرمایا اور مردوں کو بھی غسل کا حکم فرمایا (ابن حبان)(۲) ارشاد بن عدی کہتے ہیں کہ پہلے تو آپ نے "الماء من الماء" کے قاعدہ سے عدم انزال کے بارے میں عدم غسل کا حکم دیا تھا لیکن بعد میں غسل کا حکم فرمایا۔ امام بخاری نے اس روایت کی تصحیح کی ہے۔

قولہ ذی ... عورت کی شرمگاہ ... کہ اس عبارت پر دو اعتراض ہوتے ہیں اول یہ کہ عورت کی منی کا نکلنا بھی کیونکہ بعض وقت ... کی منی اس کی شرمگاہ کی طرف ... منتقل ہوتی ہے دوسرے یہ کہ صحبت میں تاکید ہے اس واسطے کہ دفق کی شرط لگائی جاتی ہے کہ منی کا خروج شہوت کے ساتھ ہو اور "عند انفصال" اس کا قید ہے مصنف نے "دفق" کا لفظ نہیں لکھا بلکہ "عند انفصال" اختیار کیا ہے کہ شہوت کا وقت انفصال معتبر ہے یہاں تک کہ ... "عند الانفصال" "خروج" کے متعلق ہے جیسے "دفق" "خروج" کے متعلق ہے پس اس وقت شہوت کا اعتبار ... انفصال کے وقت اس کی شرمگاہ سے جدا ہونے کے وقت ... کا ظرف ... ہے اس وجہ سے ... اس کی تصریح ہے پس کلام کا یہ معنی ہوا کہ عورت کی منی کا بھی شامل رہتی ہے اور شہوت کے ساتھ جدا ہونا ... کی ضرورت نہیں آتا ہے۔

تنبیہ: ... عورت کی منی کا نکلنا بعض حضرات اس سے متفق نہیں، چنانچہ علامہ حافظ ... وغیرہ میں اس کا اعتبار کیا گیا کہ عورت کی منی بھی ... اور ... کی ضرورت ہے کہ ... حدیث ... سے ... کیا جا رہا ہے

قولہ ... منی شہوت کے ساتھ نکلنے کا اعتبار ... کے نزدیک ہے امام ابو یوسف کے نزدیک ... شہوت باقی نہ رہے ... تو امام ابو یوسف کے نزدیک غسل واجب نہ ہوگا اور طرفین کے نزدیک غسل واجب ہو گا اس مسئلہ کی تین صورتیں ہیں (۱) انفصال اور خروج دونوں حالتوں میں شہوت کا وجود ہو۔ اس صورت میں بالاتفاق غسل واجب ہے (۲) دونوں حالتوں میں شہوت نہ ہو اس صورت میں بالاتفاق غسل واجب نہیں (۳) انفصال کے وقت شہوت ہو اور خروج کے وقت نہ ہو یہ صورت مختلف فیہ ہے امام ابو یوسف کے نزدیک غسل واجب نہیں اور طرفین کے نزدیک واجب ہے امام ... کا قول ... ہے اور ... میں احتیاط

تنبیہ: ... طرفین کے مذہب کو ... میں ... امام ابو یوسف کا قول ... جو انہوں نے ... سے نقل کیا ہے ... امام ابو یوسف ... مسلمین ... کی ... مجبور ... ضرورت ... ہے۔

قولہ ... حشفہ ... کے چھپ جانے سے ... غسل واجب ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب مرد عورت کی چاروں شاخوں (یعنی ہاتھ پاؤں) کے درمیان بیٹھے اور ایک ختان دوسرے ختان کو چھوئے (یعنی صحبت کرے) تو غسل واجب ہو گیا (بخاری، مسلم) امام مسلم کی روایت یہ بھی ہے کہ ... انزال ... کے منقطع ہونے پر بھی غسل واجب ہے ... کے احکام منسوخ ہو گئے ہیں

... عبد الرزاق ...

ولا	مذی	ودی	واحتلام	بلا بلل
اور نہ	مذی اور ودی کے نکلنے سے		اور بلا تری کے احتلام	ہونے سے

توضیح اللغۃ — مذی منی کی ایک قسم کا سفید پتلا مادہ جو شہوت کے وقت بلا لذت نکلتا ہے، ودی پیشاب کے بعد نکلنے والا گاڑھا سفید مادہ ہے جو پیشاب کے بعد ایک آدھ قطرہ نکلتا ہے۔ احتلام خواب دیکھنا، بلل تری۔

تشریح الفقہ — قولہ لا عند المذی الخ یعنی مذی اور ودی کے نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا [illegible] پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مشہور حدیث ہے کہ [illegible] اس کی وجہ سے غسل واجب نہیں بلکہ اس سے صرف وضو کرنا چاہیے (ابوداؤد) [illegible] اور ودی پیشاب کے بعد نکلتی ہے اس لئے اس سے وضو واجب ہوگا [illegible] ودی کا حکم پیشاب کا حکم ہے [illegible] اور اگر پیشاب کے بعد ودی نکلے تو اس سے غسل واجب نہیں ہوتا [illegible] (۲) غسل واجب نہیں [illegible] (۳) جس شخص نے پیشاب کے بعد ودی سے پہلے وضو کرلیا اور ودی نکلی تو ودی کی وجہ سے اس پر وضو لازم ہوگا (۴) ودی کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ جو پیشاب یا غسل جماع کے بعد نکلے [illegible]۔

قولہ واحتلام الخ [illegible] بخاری اور مسلم میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم نے [illegible] یا رسول اللہ [illegible] حق سے شرم نہیں کرتا تو کیا عورت پر غسل ہے جبکہ اس کو احتلام ہو، آپ نے فرمایا ہاں جبکہ پانی کو دیکھے یعنی تری نظر آئے۔

مسئلہ: ایک شخص خواب سے بیدار ہوا دیکھتا ہے کہ اس کے کپڑے پر [illegible] تری ہے [illegible] اس صورت میں وہ کیا کرے؟ [illegible] (۱) منی یا (۲) مذی یا (۳) ودی [illegible] منی اور مذی [illegible] ودی [illegible] ان سات صورتوں میں سے [illegible] احتلام یاد ہو [illegible] (۲) [illegible] احتلام یاد ہو [illegible] مذی اور ودی [illegible] سب میں احتلام [illegible] بالاتفاق غسل واجب ہے [illegible] احتلام یاد نہ ہو [illegible] ودی ہونے کا یقین ہو [illegible] ودی [illegible]

[illegible] اور احتلام یاد نہ ہو [illegible]

[illegible]

نقشہ صور متعلقہ مسئلہ [illegible]

نمبر	صورت مسئلہ	حکم
۱	[illegible]	بالاتفاق غسل واجب ہے
۲	[illegible]	بالاتفاق غسل واجب ہے۔
۳	[illegible]	بالاتفاق غسل واجب ہے۔
۴	[illegible]	بالاتفاق غسل واجب ہے
۵	[illegible]	بالاتفاق غسل واجب ہے۔
۶	[illegible]	بالاتفاق غسل واجب ہے۔
۷	[illegible]	بالاتفاق غسل واجب ہے۔
۸	[illegible]	بالاتفاق غسل واجب نہیں ہے۔
۹	[illegible]	بالاتفاق غسل واجب نہیں ہے
۱۰	[illegible]	بالاتفاق غسل واجب نہیں ہے
۱۱	[illegible]	بالاتفاق غسل واجب نہیں ہے۔
۱۲	[illegible]	طرفین کے نزدیک غسل واجب ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک واجب نہیں۔
۱۳	[illegible]	طرفین کے نزدیک غسل واجب ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک واجب نہیں
۱۴	[illegible]	طرفین کے نزدیک غسل واجب ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک واجب نہیں

وسن للجمعة والعيدين والإحرام وعرفة ووجب للميت

اور مسنون ہے جمعہ کے لئے اور عیدین کے لئے اور احرام کے لئے اور یوم عرفہ کے لئے اور فرض ہے میت کے لئے

ولمن أسلم جنبا وإلا ندب ويتوضأ بماء السماء والعين والبحر

اور اس کے لئے جو ناپاکی کی حالت میں مسلمان ہوا ورنہ مستحب ہے اور وضو کیا جا سکتا ہے بارش اور چشمہ اور سمندر کے پانی سے

وإن غير طاهر أحد أوصافه أو أنتن بالمكث

اگرچہ بدل دے کوئی پاک چیز پانی کے ایک وصف کو یا بدبودار ہو جائے زیادہ دن ٹھہرنے کے باعث۔

غسل مسنون کا بیان

تشریح الفقہ: قولہ وسن للجمعۃ الخ جمعہ کے روز غسل کرنا جمہور علماء کے نزدیک مسنون ہے۔ صاحب ہدایہ نے نقل کیا ہے کہ امام مالک کے نزدیک واجب ہے کیونکہ حضور کا ارشاد ہے "جو شخص جمعہ میں آئے اس کو غسل کرنا چاہئے۔" (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عمر) نیز حضرت ابو سعید خدری آنحضرت صلعم سے نقل کرتے ہیں کہ "غسل جمعہ ہر بالغ پر واجب ہے" (بخاری، مسلم عن ابی سعید، بخاری، مسلم، طحاوی، بزار عن ابی ہریرہ) ہماری دلیل حضور کا ارشاد ہے کہ جمعہ کے روز وضو کر لینا بھی کافی ہے لیکن غسل افضل ہے (ابو داؤد، ترمذی، نسائی عن سمرۃ، ابن ماجہ، بزار، طبرانی عن انس، بیہقی، بزار عن ابی سعید الخدری، [illegible] عن ابی ہریرہ [illegible] طبرانی عن عبدالرحمن بن سمرۃ، بیہقی عن ابن عباس) یہ حدیث بالا سات صحابہ سے مروی ہے۔ پس اگر یہ کہا جائے کہ پہلی حدیث میں "فلیغتسل" امر ہے جو افضلیت ہے اور دوسری روایات میں وجوب [illegible] حضرت ابن عباس سے [illegible] کا منسوخ

ہے جیسے کہ ابن عباس سے ابو داؤد کی ایک طویل روایت میں ہے۔

تنبیہ:

صاحب ہدایہ نے امام مالک کی طرف وجوب غسل کو منسوب کر دیا، غالباً کسی غیر معتبر کتاب سے نقل کیا ہے ورنہ خود علامہ ابن عبد البر مالکی استذکار میں لکھتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ کسی نے غسل جمعہ کو واجب کہا ہو بجز فرقہ ظاہریہ کے اور اشہب سے نقل کیا ہے کہ امام مالک سے غسل جمعہ کے واجب ہونے کو دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ سنت اور بھلائی کی بات ہے۔ عرض کیا گیا کہ حدیث میں تو واجب کہا گیا ہے فرمایا کہ ہر وہ بات جو حدیث میں آئی ہے واجب ہی نہیں ہوتی، ابن وہب نے روایت کی ہے کہ امام مالک نے غسل جمعہ مسنون کہا ہے نہ کہ واجب۔

قولہ والعیدین اور عیدین کے لئے بھی غسل مسنون ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس کی روایت ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے لئے غسل فرماتے تھے" (ابن ماجہ، طبرانی) اور احرام باندھنے کے لئے بھی غسل مسنون ہے کیونکہ حضور احرام باندھنے سے پہلے غسل فرماتے تھے (ترمذی، دارقطنی عن زید بن ثابت) اور وقوف عرفہ کے لئے بھی غسل مسنون ہے۔ حضرت فاکہ بن سعد صحابی فرماتے ہیں کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر، یوم النحر اور یوم عرفہ میں غسل فرماتے تھے۔" (بزار)

قولہ ووجب للحیض اور حیض و نفاس کے بعد غسل واجب ہے۔ یہاں واجب سے مراد فرض ہے جیسا کہ مصنف نے کتاب "الوافی" میں اس کی تصریح کی ہے اور ابن الہمام نے فتح القدیر میں ... کہ لفظ واجب اس لئے لایا گیا کہ ... مختلف فیہ ہے۔

قولہ ولمن اسلم اور کافر جب اسلام لائے تو غسل مستحب ہے ... اسلام کی حالت ... فی المتون والقدوۃ ... فالحق الفرض ... مصنف کی کتاب "الوافی" کی عبارت ... ویجب لمن اسلم وهو جنب ... کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ناپاکی کی حالت میں مسلمان ہوا اس کو غسل کرنا ضروری ہے اور اگر پہلے سے پاک ہے تو غسل مستحب ہے۔

فائدہ: یہاں تک غسل کے تمام اقسام کا بیان پورا ہو گیا ... غسل کی تین قسمیں ہیں: فرض، سنت، مستحب۔ فرض غسل کی پانچ قسمیں ہیں: انزال منی، ایلاج حشفہ، انقطاع حیض، انقطاع نفاس ... ایک غسل واجب ... نجاست کا مکان ... مصنف نے اس کو ذکر نہیں کیا۔ اور غسل مسنون چار ہیں: غسل جمعہ، غسل عیدین، غسل احرام، غسل وقوف عرفہ، مصنف نے غسل مستحب کا ذکر کیا ہے ... غسل مستحب کی ... قسمیں ہیں ...

پانی کے احکام

قولہ وتوضؤ بماء السماء ... طہارت کے ... سے فراغت کے بعد ... پانی کی تفصیل ... یعنی بارش، چشمہ، سمندر کے پانی سے وضو کیا جا سکتا ہے اگر چہ کوئی پاک چیز پانی کے اوصاف ثلاثہ (رنگ، بو، مزہ) میں سے کسی ایک کو بدل دے ... پانی کے بارے میں ... حضور کا ارشاد ہے "پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی" (... دارقطنی ...) ... حدیث ... حضور کا ارشاد ہے کہ ... (ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی ... حاکم ... دارقطنی ... عن ابن عباس ... ابی بکر الصدیق ... جابر ... الفراسی)

لا بماء تغیر بکثرة الأوراق و بالطبخ او اعتصر من الشجر او ثمر
نہ کہ ایسے پانی سے جو بدل گیا ہو پتوں کی کثرت سے یا پکانے سے یا نچوڑا گیا ہو درخت سے یا پھل سے
او غلب علیه غیره اجزاءً و بماء دائم فیه نجس الا اذا کان عشرًا فی عشر
اور نہ اس پانی سے جس پر غالب ہو گیا ہو دوسری چیز اجزاء کے اعتبار سے اور ٹھہرے ہوئے پانی سے جس میں نجاست ہو مگر جب کہ وہ دہ در دہ ہو
و هو کالجاری وهو ما یذهب بتبنة فیتوضأ منه ان لم یر اثره وهو طعم او لون او ریح
اور وہ بہتے پانی کی طرح ہے اور جاری وہ ہے جو تنکا بہا لے جائے پس اس سے وضو کیا جا سکتا ہے اگر اس میں نجاست کا اثر نہ دکھائی دے اور وہ مزہ یا رنگ یا بو ہے
وموت ما لا دم له فیه کالبق والذباب والزنبور والعقرب والسمک والضفدع والسرطان لا ینجسه
اور پانی میں ایسے جانور کا مر جانا جس میں بہتا خون نہ ہو جیسے مچھر اور مکھی اور بھڑ اور بچھو اور مچھلی اور مینڈک اور کیکڑا پانی کو ناپاک نہیں کرتا
والماء المستعمل لقربة او رفع حدث اذا استقر فی مکان طاهر لا مطهر
اور وہ پانی جو استعمال کیا گیا ہو ثواب کے لئے یا حدث دور کرنے کے لئے جب کسی جگہ میں ٹھہر جائے تو وہ پاک ہے پاک کرنے والا نہیں

تشریح اللغۃ: اوراق جمع ورق درخت کے پتے۔ طبخ پکانا۔ اعتصر نچوڑا گیا۔ ثمر پھل۔ تبنۃ تنکا۔ بق مچھر۔ ذباب مکھی۔ زنبور بھڑ۔ عقرب بچھو۔ سمک مچھلی۔ ضفدع مینڈک۔ سرطان کیکڑا، اس کو سرطان کہتے ہیں۔

تشریح: قولہ لا بماء الخ اس پانی سے وضو جائز نہیں جو کثرت پتوں کے گرنے سے بدل گیا ہو کیونکہ اس وقت وہ مقید پانی کے حکم میں ہے یا پکانے سے بدل گیا ہو اور اس پانی سے بھی وضو جائز نہیں جو کسی چیز کو پانی سے ملا کر پکانے سے متغیر ہو گیا ہو کیونکہ اب وہ پانی نہیں رہا اور اسی طرح وہ پانی جو درخت یا پھل سے نچوڑا گیا ہو جیسے گنے کا رس وغیرہ تو وہ پانی کا مطلق پانی کا فرد نہیں ہے۔ مصنف کے قول سے معلوم ہوا کہ جو پانی درخت یا انگور وغیرہ سے ٹپکتا ہے اس سے وضو جائز ہے کیونکہ وہ ایک طرح کا مطلق پانی ہے جو معمولی طریقہ سے نکلا ہے صاحب ہدایہ نے اس کی تصریح کی ہے۔ قولہ او غلب الخ یعنی جب پانی پر کوئی دوسری چیز غالب ہو جائے تو اس سے بھی وضو جائز نہیں جیسے شوربا وغیرہ کیونکہ اب اس پر مطلق پانی کا اطلاق نہیں آتا۔ اور اس ٹھہرے ہوئے پانی سے بھی وضو جائز نہیں جس میں ناپاکی ہو ۔۔۔۔۔۔ البتہ دہ در دہ ہو تو بہتے پانی کی طرح ہے اور جب ایسا ہو تو اس سے وضو جائز ہے بشرطیکہ اس میں نجاست کا کوئی اثر رنگ مزہ یا بو ظاہر نہ ہو۔

ماء مستعمل کا حکم

قولہ والماء المستعمل الخ اور جو پانی ثواب کے لئے استعمال کیا گیا ہو مثلاً کسی نے وضو پر وضو کیا ہو یا حدث دور کرنے میں استعمال کیا گیا ہو وہ پاک ہے پاک کرنے والا نہیں یعنی اس سے وضو اور غسل جائز نہیں البتہ اگر کپڑے وغیرہ پر لگ جائے تو اس کا دھونا ضروری نہیں لیکن پاک کرنے والا نہیں لہذا اس سے وضو یا غسل کرنا درست نہیں اور مستعمل پانی سے کوئی نجاست دھوئی جائے تو وہ پاک ہو جائے گی۔

فائدہ: ماء مستعمل کے مسئلہ میں چند مقام میں گفتگو ہے (۱) سبب استعمال جس کی طرف مصنف نے "لقربۃ" سے اشارہ کیا ہے (۲) وقت استعمال کے بارے میں اس کی طرف "اذا استقر فی مکان" سے اشارہ ہے۔ (۳) ماء مستعمل کی صفت جس کی طرف

[illegible] (۳) اور مستعمل کے حکم میں [illegible] ظاہر الروایت [illegible]

[illegible] پانی کا استعمال [illegible] مستعمل ہو جائیگا [illegible] امام ابوبکر [illegible]

[illegible] مستعمل [illegible] پانی مستعمل [illegible]

[illegible] مستعمل [illegible] پانی [illegible] مستعمل [illegible]

[illegible] مستعمل [illegible] امام ابوحنیفہ [illegible] ہے۔

[illegible] مستعمل پانی پاک [illegible] مستعمل پانی [illegible] امام ابوحنیفہ [illegible] طہور [illegible] الصلوٰۃ الطہور [illegible] الاصلوٰۃ الاطہور [illegible] ہے۔

[illegible]

ومسئلة البئر جحط وكل اهاب دبغ فقد طهر الا جلد الخنزير والآدمي

اور کنویں کا مسئلہ [illegible] ہر چمڑا دباغت دیے ہوئے وہ پاک ہو جاتا ہے مگر خنزیر اور آدمی کا چمڑا

وشعر الانسان والميتة وعظمهما طاهر وتنزح البئر بوقوع النجس

اور آدمی اور مردار جانور کے بال اور ان کی ہڈیاں پاک ہیں اور کنویں کا پانی کھینچا جائے نجاست گرنے سے نہ کہ [illegible]

لا ببعرتين وخرء حمام وعصفور وبول ما يؤكل لحمه نجس

[illegible] اور کبوتر اور چڑیا کی بیٹ سے اور جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب ناپاک ہے۔

توضیح اللغۃ [illegible]

تشریح الفقہ قولہ و [illegible]

قولہ وکل اھاب [illegible]

لطیفہ مصنف نے [illegible]

فائدہ [illegible]

قولہ و شعر الانسان [illegible]

کنویں کے احکام

قولہ و نزح [illegible] کنواں [illegible] ہے [illegible] امام شافعی کے نزدیک [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] پیشاب [illegible] امام محمد کے نزدیک [illegible] پیشاب [illegible] امام ابو یوسف [illegible]

تنبیہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

توضیح اللغۃ: دلو: ڈول، [illegible] ، شاۃ: بکری، [illegible] ، انتفاخ: پھول جانا، تفسخ: [illegible] پھٹ جانا۔

تشریح الفقہ: قولہ لا بالعلم یعنی اگر کسی کا عطف "بعر" پر ہے [illegible] لیکن [illegible] کے جن سے [illegible] نجاست نہیں [illegible] جیسے تھوڑی [illegible] پانی [illegible] گر جائے [illegible] پاک [illegible] ۔ اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہے [illegible] فرماتے ہیں کہ [illegible] امام مالک [illegible] کے قول پر فتویٰ دیتے ہیں [illegible] صاحب [illegible] امام ابو یوسف کے قول کی تصحیح کی ہے [illegible] تھوڑی سی [illegible] تو امام ابو یوسف کے قول پر [illegible] امام محمد کے قول پر ہے۔

قولہ وعشرون [illegible] کا عطف "لیخرج" پر ہے [illegible] سے مراد [illegible] ہے "عشرون" [illegible] کی [illegible] عبارت یوں ہے [illegible] بیس ڈول [illegible] اور "سائل" [illegible] کہ اگر کنویں میں چوہا یا اس کے مانند جانور (جیسے چڑیا [illegible] وغیرہ) گر کر مر جائے تو بیس ڈول نکالے جائیں گے حضرت انسؓ کی حدیث ہے کہ اگر کنویں میں چوہا گر کر مر جائے [illegible] پانی نکالا جائے۔ (طحاوی [illegible]) [illegible] نکالنا مستحب ہے اور اگر کنویں [illegible] گر کر مر جائے تو [illegible] نکالے جائیں گے حضرت [illegible] کی حدیث میں بھی [illegible] طحاوی اور [illegible] کنویں میں گر کر [illegible] پھول جائے یا پھٹ جائے تو [illegible] پانی نکالا جائے [illegible] زمزم میں حبشی کے مر جانے پر ابن عباسؓ [illegible] (دار قطنی، بیہقی [illegible] ابی شیبہ، طحاوی) [illegible] پانی نکالنا ممکن نہ ہو تو دو سو ڈول نکالے جائیں گے [illegible] امام محمد کا [illegible] امام اعظم سے مروی ہے کہ [illegible] پانی نکالا جائے [illegible] جائے۔

قولہ ومنتفخا [illegible] اگر کنویں میں کوئی جانور گر کر پھول گیا یا پھٹ گیا [illegible] گرنے کا وقت معلوم نہیں تو تین دن تین رات سے کنویں کو ناپاک [illegible] پاک [illegible] سے [illegible] نماز [illegible] امام ابو حنیفہ کا قول ہے [illegible] کنویں میں [illegible] امام صاحب کا قول [illegible] صاحبین کا قول [illegible] امام ابو حنیفہ کے قول [illegible] صاحبین کے قول پر فتویٰ دیتے ہیں۔

وعرق	كل شيء	كسؤره	و	سؤر	الآدمي	و	الفرس	و	ما يؤكل لحمه طاهر

اور پسینہ (ہر جاندار کا) مثل جھوٹے کے ہے اور آدمی اور گھوڑے اور ان جانوروں کا جھوٹا جن کا گوشت کھایا جاتا ہے پاک ہے

والكلب	والخنزير	وسباع	البهائم	نجس	والهرة	والدجاجة	المخلاة	وسباع الطير

اور کتے اور خنزیر اور درندے چوپایوں کا جھوٹا ناپاک ہے اور بلی اور کھلی پھرنے والی مرغی اور پھاڑنے والے پرندوں

وسواكن	البيوت	مكروه	والحمار	والبغل	مشكوك	فيهما	يتوضأ به	و يتيمم

اور گھر میں رہنے والے جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے اور گدھے اور خچر کا جھوٹا مشکوک ہے ان سے وضو بھی کرے اور تیمم بھی

[illegible]

توضیح اللغۃ: [illegible]

تشریح الفقہ: قولہ والعرق [illegible] گوشت سے [illegible] گوشت [illegible]

قولہ مشکوک [illegible] گدھے [illegible] گوشت [illegible] حضرت [illegible] گھوڑے کے گوشت [illegible] پانی [illegible] طہارت [illegible]

کیونکہ اگر یہ پانی پاک ہوتا تو پینے میں ملنے کے بعد پانی کے مقابلہ میں مغلوب ہونے کی صورت میں مطہر بھی ہونا چاہئے تھا حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس کے مطہر ہونے میں شبہ ہے کیونکہ اگر کوئی شخص گدھے کے جھوٹے پانی سے سر کا مسح کرے اور بعد میں اسکو مطلق پانی دستیاب ہو تو امام سر کا دھونا واجب نہیں کہتے۔ اگر اس کے پاک ہونے میں شبہ ہوتا تو پھر سر کا دھونا واجب ہوتا۔

قولہ یتوضأ بہ ویتیمم الخ اگر گدھے اور خچر کے جھوٹے پانی کے علاوہ دوسرا پانی نہ پائے تو وضو اور تیمم دونوں کو جمع کرے اور ان میں سے جس کو چاہے پہلے کرے۔ امام زفر کہتے ہیں کہ پہلے وضو کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ پانی واجب الاستعمال ہے جیسا کہ مطلق پانی کے ملتے ہوئے تیمم نہیں ہو سکتا۔ ہم کہتے ہیں کہ دونوں میں سے مطہر چونکہ صرف ایک ہے اس لئے دونوں کو جمع کرنا مفید ہوگا نہ کہ ترتیب۔

قولہ بخلاف نبیذ التمر الخ پانی میں بھیگے ہوئے چھواروں کا آب، جس کو نبیذ تمر کہتے ہیں۔ اگر تھوڑے سے چھوارے ڈالکر صرف پانی میں مٹھاس آگئی ہو تو بالاتفاق اس سے وضو جائز ہے لیکن اگر اتنے زیادہ چھوارے ڈالے ہوں کہ پانی شیرہ کی طرح گاڑھا ہو گیا تو پھر بالاتفاق اس سے وضو جائز نہیں۔ ہاں اگر چھوارے اتنے ہوں کہ مٹھاس تو آگئی ہو مگر پانی کی رقت بھی باقی ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ خود امام صاحب کے اس بارے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ اس سے وضو کرے تیمم کی اجازت نہیں۔ علامہ ابو بکر رازی نے احکام القرآن میں اسی کو مشہور روایت بتایا ہے۔ دوسرا قول نوح بن ابی مریم اور اسد بن عمرو اور حسن کی روایت کے مطابق یہ ہے کہ وضو جائز نہیں بلکہ تیمم کرنا چاہئے۔ امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام ابو یوسف سب کا یہی قول ہے۔ نبیذ تمر سے جواز وضو کی دلیل حدیث لیلۃ الجن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی نہ ملنے پر نبیذ تمر سے وضو فرمایا (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، احمد، طحاوی، دار قطنی، ابن عدی، ابن ابی شیبہ عن ابن مسعود) جن حضرات کے یہاں نبیذ تمر سے وضو جائز نہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ حدیث لیلۃ الجن آیت تیمم سے منسوخ ہے۔ کیونکہ آیت تیمم ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی ہے اور واقعہ لیلۃ الجن مکہ میں پیش آیا ہے۔ امام محمد صاحب یہ فرماتے ہیں کہ نبیذ تمر سے وضو کیا جائے اور تیمم بھی کرے کیونکہ حدیث لیلۃ الجن میں اول تو اضطراب ہے۔ دوسرے آیت تیمم اور حدیث لیلۃ الجن میں تقدم و تاخر کا پتہ نہیں چلتا جس سے ایک کو ناسخ دوسرے کو منسوخ کہا جا سکے۔ جواب یہ ہے کہ لیلۃ الجن ایک واقعہ نہیں بلکہ چھ مرتبہ ہوا ہے جن میں سے [illegible] مکہ میں ہوا ہے اور [illegible] مرتبہ مدینہ میں پیش آیا ہے۔ لہذا نبیذ تمر سے وضو کا واقعہ آیت تیمم کے بعد میں پیش آیا ہے۔ [illegible] ناسخ نہیں [illegible] اوزاعی، حسن، اسحاق بھی جواز کے قائل ہیں۔ ابن منذر کہتے ہیں کہ حضرت علی اور حسن بصری سے بھی یہی مروی ہے۔

رہی حدیث لیلۃ الجن پر اعتراض سو اول تو ابن الہمام نے اس کے جوابات دیئے ہیں۔ دوسرے یہ کہ امام اعظم سے نبیذ تمر سے وضو کے سلسلہ میں رجوع ثابت ہے جس کے بعد گفتگو کی ضرورت ہی نہیں۔

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی

باب التيمم

باب تیمم کے بیان میں

قولہ باب التیمم چونکہ تیمم چونکہ وضو اور غسل کا قائم مقام ہوتا ہے یہاں سے مصنف وضو کے بیان سے فارغ ہو کر تیمم کا بیان شروع کر رہے ہیں۔ بلکہ خلیفہ کی ترتیب اصل کے بعد ہوتا ہے اس کے بعد اس میں کلام مختصر کی ضرورت ہے کیونکہ کلام اصل میں پہلے مشروع ہوا ہے۔ پھر تیمم کا لغوی معنی قصد اور ارادہ کے ہیں۔ قال تعالیٰ "و لا تیمموا الخبیث" شرعاً پاک مٹی سے قربت کی نیت سے چہرہ اور دونوں ہاتھوں کے مسح کرنے کو کہتے ہیں۔ مسح اور شق طریقہ شرعیہ بھی ہے۔ تیمم کے ارکان اور اس کی شروط کا مفصل بیان آگے آرہا ہے یہاں اجمالی طور پر سمجھ لینا چاہئے سو تیمم کے دو رکن ہیں۔ (۱) دو مرتبہ پاک مٹی وغیرہ پر ہاتھ مارنا (۲) چہرہ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔ تیمم کے لئے چھ شرطیں ہیں۔ (۱) نیت (۲) مسح (۳) کم از کم تین انگلیوں سے تیمم کرنا (۴) مٹی یا اس کے مثل کا ہونا (۵) مٹی وغیرہ کا مطہر ہونا (۶) پانی کا نہ ملنا یا نقصان وغیرہ کا اندیشہ ہونا۔ اسلام کی شرط اس لئے نہیں ہے کہ تیمم عبادت ہے اور کافر عبادت کا اہل نہیں۔ تیمم کی سنتیں یہ ہیں (۱) شروع میں بسم اللہ پڑھنا (۲) دونوں ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ کو زمین پر مارنا (۳) ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر آگے کی طرف کھینچنا (۴) پھر پیچھے کی طرف لانا (۵) دونوں ہتھیلیوں کا جھاڑنا تاکہ مٹی جھڑ جائے اور مثلہ نہ ہو جائے (۶) انگلیوں کو کھول کر زمین پر مارنا تاکہ غبار انگلیوں کے درمیان تک پہنچ جائے (۷) ترتیب کا لحاظ رکھنا یعنی پہلے چہرہ پھر دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا (۸) پے درپے کرنا یعنی اتنا وقفہ نہ کرنا کہ اگر پانی سے دھوتا تو پہلا عضو خشک ہو جاتا۔ تیمم کی مذکورہ شرطیں اور سنتیں اس شعر میں منظوم ہیں۔

وللاسلام شرط علو و ضرب و نیۃ — و مسح و تعمیم صعید مطھر

وسنتہ سمی و بطن و فرج — و نفض و سلب و ن اقبل و تدبیر

فائدہ: مشروعیت تیمم امت محمدیہ کے خواص میں سے ہے جیسا کہ وارد ہے "جعلت لی الارض مسجدا وطہورا" یعنی میرے لئے زمین کو خاص طور پر مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔ تیمم کی مشروعیت غزوہ مریسیع میں ہوئی حضرت عائشہ صدیقہ کا ہار کہیں گم ہو گیا تو آنحضرت نے لوگوں کو تلاش کرنے کے لئے فرمایا اس میں اتنی تاخیر ہو گئی کہ پانی موجود نہ تھا بعض لوگوں نے اس پریشان کن صورت حال کی شکایت صدیق اکبر سے کی کہ آپ کی صاحبزادی کی وجہ سے آنحضرت اور دوسرے لوگوں کو زحمت اٹھانی پڑی صدیق اکبر نے بہت ناراضگی کا اظہار کیا کہ تمہاری وجہ سے لوگوں کو رکنا پڑا جہاں پانی بھی نہیں ہے۔ اس پر آیت تیمم نازل ہوئی اور حق سبحانہ و تعالیٰ نے اس مشکل کو آسان کر کے ہمیشہ کے لئے امت مسلمہ پر احسان عظیم فرمایا۔ حضرت اسید بن حضیر فرمانے لگے کہ اے آل ابی بکر تمہاری یہ پہلی برکت نہیں ہے اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمائے جب بھی آپ کے ساتھ کوئی ناگوار بات پیش آئی تو اس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اور مسلمانوں کے لئے بہتری پیدا فرمائی۔

یتیمم	لبعدہ	میلا	عن ماء	او لمرض	او برد	او خوف	عدو	او سبع	او عطش			
آدمی تیمم کرے	پانی سے	ایک میل	دور ہونے	یا بیماری	یا سردی	یا خوف	دشمن کے	یا	درندے	یا	پیاس کے	اندیشہ
او فقد	آلۃ	مستوعبا	وجہہ	ویدیہ	مع	مرفقیہ	بضربتین					
یا ڈول رسی وغیرہ کے نہ ہونے کی صورت میں		ڈھانپنے والا ہو منہ کو	اور دونوں ہاتھوں کو	کہنیوں سمیت		دو ضرب کے ساتھ						

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

توضیح [illegible]

[illegible]

ترکیب [illegible]

[illegible]

تشریح [illegible]

[illegible]

فائدہ [illegible]

[illegible]

[illegible]   [illegible]
[illegible]   [illegible]
[illegible]   [illegible]
[illegible]   [illegible]
[illegible]   [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

توضیح المتن [illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب المسح علی الخفین

باب موزوں پر مسح کے بیان میں

صح ولو امرأة لا جنبا لو بلبسه على وضوء تام وقت الحدث يوما وليلة للمقيم

مسح جائز ہے اگرچہ عورت ہو نہ کہ جنبی، جب پہنا ہو ان کو ایسے وضو پر جو کامل ہو بوقت حدث ایک دن اور رات تک مقیم کے لئے

وللمسافر ثلاثا من وقت الحدث على ظاهرهما خطوطا مرة بثلاث اصابع يبدأ من الاصابع الى الساق

اور مسافر کے لئے تین دن رات تک حدث کے وقت سے موزوں کے اوپر کی جانب لکیریں کھینچ کر تین انگلیوں سے ایک بار انگلیوں سے پنڈلی تک۔

تشریح الفقہ: قولہ باب المسح الخ مصنف علیہ الرحمۃ تیمم کے بعد موزوں کے مسح کو ذکر فرما رہے ہیں اس لئے کہ دونوں طہارت مسح ہیں۔ نیز جس طرح تیمم وضو کا بدل ہے اسی طرح موزوں پر مسح کرنا پاؤں دھونے کا بدل ہے بعض نے تیمم کو مقدم کیا ہے کیونکہ تیمم کا ثبوت قرآن کریم سے ہے اور موزوں پر مسح کا ثبوت حدیث متواتر یا حدیث مشہور سے ہے۔

فائدہ: موزوں پر مسح کا جواز سنت سے ثابت ہے اور اس بارے میں روایات مشہور ہیں جیسا کہ امام اعظم کا قول ہے کہ جب تک میرے نزدیک روشن کی طرح موزوں کے مسح کے دلائل ثابت نہ ہو گئے میں قائل نہ ہوا۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ مسح علی الخفین میں چالیس صحابہ سے مروی ہے۔ اشراق میں حسن بصری سے منقول ہے کہ ستر صحابہ سے مجھے روایت پہنچی۔ علامہ عینی نے حسن سے منقول ہے کہ میں نے ستر بدری صحابہ کو مسح خفین کا قائل پایا ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد صحابہ کی روایت ہے جو صحیح احادیث بیان کی ہے۔ غرضیکہ روافض و خوارج کے علاوہ تمام امت کا اجماع ہے کہ مسح خفین ثابت ہے حتی کہ بعض نے کہا کہ جو شخص اس کا منکر ہو اس کے کافر ہونے کا خوف ہے۔ امام ابو حنیفہ سے اہل السنۃ والجماعۃ کی علامت پوچھی گئی آپ نے فرمایا ان تفضل الشیخین وتحب الختنین وتری المسح علی الخفین حضرت ابوبکر و عمر کی افضلیت کا معترف ہو، حضرت عثمان و علی کا شیدائی ہو اور مسح خفین کا قائل ہو۔

قولہ صح الخ موزوں پر مسح کرنا درست ہے اگرچہ مسح کرنے والی عورت ہو لیکن جنبی کو درست نہیں بشرطیکہ موزوں کو بوقت حدث کامل طہارت پر پہنا ہو، یعنی پہننے کے وقت کامل نہ ہو مثلاً کسی شخص نے پاؤں دھو کر موزے پہنے پھر وضو تمام کیا اس کے بعد بے وضو ہوا تو اس شخص کا وضو بوقت حدث کامل ہے اگرچہ پہننے کے وقت کامل نہیں۔ پس یہ شخص مسح کر سکتا ہے اگر مقیم ہے تو ایک دن رات تک اور مسافر ہے تو تین دن رات تک مسح کر سکتا ہے۔ مسح کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی تین انگلیاں موزوں کے اوپر کی جانب پاؤں کی انگلیوں پر رکھ کر ایک بار پنڈلیوں تک کھینچے۔

فائدہ: مسح خفین کی مدت مذکورہ حضرت علی، عمر، صفوان بن عسال وغیرہ سے مروی ہے۔ بعض حضرات سے وقت کی تحدید منقول نہیں۔ لیکن عام علماء اصحاب کے نزدیک وقت محدود ہے۔ امام شافعی کا یہی قول ہے اور یہی قول قدیم اور ضعیف کہتے ہیں۔ ابوداؤد اور دارقطنی، بیہقی نے ابی بن عمارہ سے سات دن اور اس سے زیادہ کی روایت مرفوعاً نقل کی ہے جس کا جواب یہ ہے کہ ابوداؤد نے اس کو ضعیف کہا ہے اور دارقطنی نے اس کی اسناد کو غیر ثابت کہا ہے۔

والخرق الكبير يمنعه وهو قدر ثلاث اصابع القدم اصغرها ويجمع في خف لا فيهما

اور بڑا پھٹن مانع ہے اور وہ پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے بقدر ہے اور ایک ہی موزہ میں جمع کیا جائے گا نہ کہ دونوں میں

بخلاف الجواب والانكشاف وينقضه ناقض الوضوء ونزع خف ومضي المدة إن لم يخف

[illegible]

ذهاب رجله وبعدهما غسل رجليه فقط وخروج أكثر القدم نزع ولو مسح مقيم

[illegible]

فسافر قبل تمام يوم وليلة مسح ثلاثا ولو أقام مسافر بعد يوم وليلة نزع

[illegible]

وإلا يتم يوما وليلة ومسح على الجرموق والجورب المجلد والمنعل والثخين لا على عمامة وقلنسوة

[illegible]

وبرقع وقفازين ومسح على الجبيرة وخرقة القرحة ونحو ذلك كالغسل فلا يتوقت

[illegible]

ويجمع مع الغسل ويجوز وإن شدها بلا وضوء ويمسح على كل العصابة كانت تحتها جراحة أو لا

[illegible]

فإن سقطت عن برء بطل وإلا لا ولا يفتقر إلى النية في مسح الخف والرأس

[illegible]

توضیح اللغة [illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ والمسح علیٰ [illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

باب الحیض

باب حیض کے بیان میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]									
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]									
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]									
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
[illegible]									

حیض کی رنگتوں کا بیان

توضیح اللغۃ۔ ترسلن: بھیجتی تھیں۔ ... [illegible] ... القصۃ البیضاء: سفید رطوبت ... [illegible]

تشریح الحدیث: قولہ ... [illegible] ... حیض میں ... سرخ، زرد، گدلا، سیاہ، مٹیالا، جس رنگ کا بھی خون دیکھے سب حیض شمار ہوگا یہاں تک کہ خالص سفید رطوبت آ جائے ... [illegible] ... زرد اور مٹیالا رنگ ... [illegible] ... حیض ہے ... [illegible] ... کے نزدیک ... [illegible] ... حیض نہیں ... [illegible] ... کے بعد ... [illegible] ... حضرت عائشہ ... [illegible] ... سفید رنگ کے علاوہ سب رنگوں کو حیض شمار کرتی تھیں ... [illegible] ... ہے جس سے ... [illegible] ... اگر ... [illegible] ... حیض کی ... [illegible] ... ہے ... [illegible] ... حضرت ... [illegible] ... حضرت عائشہ کے پاس ... [illegible] ... سفید رنگ ... [illegible] ... حضرت عائشہ ... [illegible] ... صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... حدیث ... [illegible] ... ہوتا ہے۔

حیض کے احکام

قولہ ... [illegible] ... حیض کے احکام ... [illegible] ... حیض کے ... احکام ہیں ... [illegible] ...

(۱) حیض ... [illegible] ... (۲) حیض ... [illegible] ... روزہ ... [illegible] ... حضرت عائشہ ... [illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم ... [illegible] ... روزہ کی قضا ... [illegible] ... نماز کی قضا ... [illegible] ... رمضان کے ... [illegible] ... نماز ... [illegible] ... (۳) حائضہ کے لئے مسجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ... [illegible] ... حضرت عائشہ سے روایت کی ہے ... [illegible] ... لا احل المسجد لحائض ولا جنب ... [illegible] ... حائضہ اور جنبی کے لئے مسجد حلال نہیں کرتا ... [illegible] ... حائضہ کے لئے مسجد ... [illegible] ... (۴) حائضہ ... [illegible] ... طواف ... [illegible] ... مسجد حرام ... [illegible] ... (۵) ... [illegible] ... کے نزدیک

[illegible] لا نقربوهن حتى يطهرن [illegible] نصرت مکمل اللہ علیہ وسلم [illegible] مسلم، بیہقی وغیرہ [illegible] حضرت عبداللہ [illegible] کی روایت ہے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حائضہ [illegible] قرآن پاک [illegible] حائضہ اور جنبی قرآن کا [illegible] پڑھ سکتے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارقطنی) [illegible] حائضہ کو قرآن [illegible] (۷) حائضہ کیلئے قرآن شریف [illegible] خلاف [illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] ارشاد ہے

قولہ۔ [illegible] عورت کے پاس [illegible] (ولا تقربوهن حتى يطهرن) [illegible] عورت کے پاس جانے کی [illegible] غسل [illegible] احتمال [illegible] غسل [illegible] عادت [illegible] غسل کی [illegible] ہے۔

فائدہ

[illegible] غسل [illegible] ہے کیونکہ [illegible] کا [illegible]

[illegible] (کذا [illegible])

والطهر المتخلل بين الدمين في المدة حيض ونفاس وأقل الطهر خمسة عشر يوما ولا حد لأكثره

[illegible] پاک [illegible] مدت [illegible] حیض [illegible] نفاس [illegible] کم از کم طہر پندرہ دن [illegible]

إلا	عند	نصب	العادة	في	زمان	الاستمرار
مگر	عادت مقرر	کرنے	کے	وقت	خون جاری	رہنے کے زمانہ میں

طہر متخلل کا بیان

توضیح اللغة قولہ والطهر المتخلل [illegible] دو خونوں کے درمیان واقع ہو [illegible] مسلسل خون کی طرح شمار کیا جائیگا [illegible] عورت [illegible] قرار دیا جائیگا۔ طہر کی کم از کم مدت پندرہ روز ہے [illegible] صاحب [illegible] کے متعلق کوئی اختلاف نہیں ہے [illegible] بیان کیا [illegible] امام [illegible] اختلاف [illegible]

بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔ بہر کیف طہر صحیح کی کم سے کم مدت پندرہ دن ہے۔ لیکن زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ ساری عمر بھی رہ سکتا ہے یہاں تک کہ حمل ختم ہو جائے اور عورت ... ایام عادت ... اس صورت میں اس کی عادت کے مطابق حکم دیا جائیگا۔

فائدہ: طہر متخلل کے سلسلہ میں امام صاحب سے چار روایتیں ہیں۔ (۱) امام ابو یوسف کی روایت ہے کہ اگر طہر ناقص کو دونوں طرف سے خون گھیرے ہوئے ہو خواہ کتنے ہی دن کا ہو بشرطیکہ پندرہ دن سے کم ہو تو یہ طہر متخلل حیض ہوگا۔ اگر عورت مبتداہ ہے تو پہلے دس دن اور معتادہ ہے تو ایام عادت کو حیض قرار دیا جائیگا مثال یہ ہے۔

معتادہ — مبتداہ

[illegible]

ایام عادت حیض ..... باقی استحاضہ — استحاضہ — دس دن حیض

(۲) امام محمد کی روایت کہ دس دن یا کم کے اندر دونوں طرف خون ہو تو درمیانی طہر حیض کے حکم میں ہوگا۔ عورت مبتداہ ہو یا معتادہ جیسے ایک دن خون اور آٹھ دن طہر پھر ایک دن خون تو یہ سب حیض ہے اور اگر طہر زیادہ ہو تو پہلی صورت میں دس دن اور دوسری صورت میں ایام عادت حیض ہوں گے مثال یہ ہے۔

[illegible]

(۳) ابن المبارک کی روایت کہ کیفیت مذکورہ کے ساتھ ساتھ دونوں طرف کا خون مجموعی طور پر حیض کے نصاب تک پہنچ جاتا ہے۔ یعنی تین دن ہو سکے جو حیض ہو سکیں اگر ایک دن خون اور آٹھ دن طہر پھر ایک دن خون آیا تو یہ کچھ بھی حیض نہ ہوگا۔ اور اگر پہلی دوسری طرف دو دن خون آ جائے تو کل حیض ہوگا مثال یہ ہے۔

[illegible]

اس میں دونوں طرف کے خون مل کر تین دن ہو جاتے ہیں۔

(۴) حسن بن زیاد کی روایت کہ جو طہر تین دن سے کم ہو وہ فاصل نہیں ہوگا اور کل حیض شمار ہوگا۔

(۵) امام محمد کا مذہب جس میں تیسرے قول کی شرطوں کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ درمیانی طہر بھی اتنی مقدار میں ہو جتنی دونوں طرف کے خون کا مجموعہ ہے یا اس سے کم ہو علامہ ابن الشریعہ نے شرح وقایہ میں تھوڑی سی جانچ مثال لکھی ہے جس میں پانچوں اقوال کا حکم معلوم ہو سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ پہلے ایک دن خون پھر دو دن طہر پھر ایک دن خون پھر ایک دن طہر پھر ایک دن خون آیا ... پھر ایک دن خون پھر دو دن طہر پھر ایک دن خون ... تو یہ کل ۱۵ روز ہوئے جس کا نقشہ حسب ذیل ہے۔

[illegible]

حیض بمذہب امام ابو یوسف — حیض بروایت امام محمد — بروایت ابن المبارک — مذہب امام محمد — حیض بروایت حسن بن زیاد

اس میں امام ابو یوسف کے قول پر دسواں دن تک ... کل حیض ... ہیں۔ اس لئے کہ یہ سب خون دس دن ... پھر تین دن طہر کی مدت حیض شمار ہوں گے ... امام محمد کی روایت پر پہلی کے دس دن طہر کے بعد ... جن میں ... ابن المبارک کی روایت پر ... حسن بن زیاد کی روایت پر ... امام محمد کے مذہب پر دسویں دن ... تک پہنچ کر ... خون تک ہیں یا ...

[illegible] (تنویر، بحر [illegible])

[illegible]

ودم الاستحاضة كرعاف دائم لا يمنع صوما ولا صلاة ولا وطئا [illegible]

[illegible]

[illegible] عشرة [illegible]

[illegible]

[illegible]

توضیح اللغة [illegible]

تشریح الفقه قوله ودم الاستحاضة [illegible]

[illegible]

فائدہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وهذا اذا لم يمض عليهم وقت فرض الا وذلك الحدث يوجد فيه والنفاس دم يعقب الولد	
یہ اس وقت ہے جب نہ گذرے ان پر کوئی فرض نماز کا وقت مگر یہ کہ حدث اس میں پایا جائے، اور نفاس وہ خون ہے جو بچہ کی پیدائش کے بعد آتا ہے	
ودم الحامل استحاضة والسقط ان ظهر بعض خلقه ولد ولا حد لاقله	
اور حاملہ کا خون استحاضہ ہے اور وہ ناتمام بچہ جس کے بعض اعضاء بن گئے ہوں پورے بچے کے حکم میں ہے اور کم از کم اس کی کوئی حد نہیں	
واكثره اربعون يوما والزائد استحاضة ونفاس التوأمين من الاول	
اور اس کی اکثر مدت چالیس روز ہیں اور زائد استحاضہ ہے اور جڑواں بچوں کے ہونے سے نفاس اول سے ہوگا۔	

مستحاضہ اور معذورین کا احکام

توضیح اللغۃ سلس البول ایک بیماری ہے جس میں پیشاب کے قطرے کسی وقت بھی نہیں رکتے، استطلاق البطن پیٹ چلنا، یعنی بار بار پاخانہ لگنا۔ انفلات ریح خروج ہوا، رعاف نکسیر، جرح زخم، لا یرقأ بند نہ ہوتا ہو، سقط وہ بچہ جو ناتمام ہو، خلقہ اعضاء۔

تشریح الفقہ قولہ وتتوضأ المستحاضۃ الخ جس عورت کو استحاضہ کی شکایت ہو یا کسی کو ہر وقت پیشاب کے قطرے آتے رہتے ہوں یا ہر وقت پاخانہ نکلتا ہو یا ہوا خارج ہوتی ہو یا ناک کی نکسیر بند نہ ہوتی ہو یا ایسا زخم ہو جو بند نہ ہو ان سب کو ہر نماز کے وقت تازہ وضو کرنا چاہئے پھر اس وضو سے جتنے چاہیں فرض و نفل پڑھیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہر فرض نماز کیلئے مستقل وضو کرے کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "مستحاضہ عورت ہر نماز کے لئے تازہ وضو کیا کرے۔" (ابن ماجہ، ابوداؤد، ابن حبان، ابن ابی شیبہ) نیز مستحاضہ عورت کے لئے طہارت کا اعتبار محض ادائے نماز کی ضرورت سے ہوتا ہے اور جب نماز ادا ہو گئی تو اس کے بعد طہارت باقی نہیں رہنی چاہئے۔ احناف کی دلیل حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "مستحاضہ ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کیا کرے۔" (ابن قدامہ فی المغنی، مرغینانی فی المبسوط) اور پہلی روایت کی مراد بھی یہی ہے کیونکہ اس میں لام وقت کے معنی میں ہے جیسے کہا جاتا ہے "آتیک لصلوۃ الظہر" اور مراد ظہر کا وقت ہوتا ہے۔ [illegible] وقت کو نماز کے قائم مقام کر دیا گیا لہٰذا حکم بھی اسی پر دائر ہوگا پھر جب وقت نکل جائے تو معذورین کا وضو ٹوٹ جائیگا اور دوسری نماز کے لئے نیا وضو کرنا ہوگا۔ پھر طرفین کے نزدیک یہ ہے امام زفر کے نزدیک صرف دخول وقت سے وضو ختم ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک دونوں سے۔ امام زفر کی دلیل یہ ہے کہ حدث طہارت کے منافی ہے اور اس کے ہوتے ہوئے طہارت کا اعتبار محض ادائے فرض کی ضرورت سے ہے اور چونکہ وقت میں کوئی ضرورت اس وقت تک نہیں ہے اس لئے اس کے باوجود بھی ضرورت کی وجہ سے طہارت کا اعتبار کر لیا گیا ہے اور وقت آنے سے پہلے کوئی ضرورت نہیں اس لئے طہارت کا اعتبار نہ ہوگا۔ امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ ضرورت وقت کے ساتھ مقید ہے لہٰذا وقت کے خروج اور دخول دونوں سے وضو ٹوٹ جائیگا۔ طرفین کی دلیل یہ ہے کہ شریعت نے وقت کو ادا کے قائم مقام کیا ہے لہٰذا وقت سے پہلے طہارت ہونی چاہئے جیسا کہ امام زفر پر طہارت کا مقدم ہونا ضروری ہے تاکہ جب وقت آئے تو فوراً ادا کر سکے۔

قولہ وھذا اذا لم الخ یعنی مستحاضہ اور معذورین کا حکم جو بیان ہوا وہ اس وقت ہے جب ان پر فرض کا کوئی وقت ایسا نہ گذرے جس میں حدث نہ ہو اور اگر پورا وقت ایسا گذر جائے کہ عذر پیش نہ آئے تو یہ معذور نہ رہیگا۔

فائدہ: شروع میں معذور ثابت ہونے کیلئے یہ شرط ہے کہ عذر پورے وقت کو گھیرے، عذر کا استیعاب کرے۔ عام کتابوں میں اسی طرح [illegible] لکھی ہے کہ پورا وقت اس طرح گذر جائے کہ باقی فرض ادا کرنے کے لئے وضو کر سکے، یہ مسئلہ پیش آتا ہے کہ ایک دور وقت رہے کا اعتبار کرتے ہیں کیونکہ اتصال کے ساتھ عذر کا تسلسل ہو، بعد میں باقی رہنے کیلئے استیعاب شرط نہیں ہوگا۔ اور ختم ہونے کی شرط یہ ہے کہ کامل ایک وقت گذر جائے کہ اس میں عذر نہ پایا جائے۔

نفاس کا بیان

قولہ والنفاس الخ لغت میں نفاس اس خون کو کہتے ہیں جو بچہ کی پیدائش کے بعد آئے کیونکہ نفاس تنفس الرحم بالدم سے ماخوذ ہے یعنی رحم نے خون نکال دیا۔ یا نفس بمعنی بچہ یا خون کے نکلنے سے ماخوذ ہے اگر [illegible] ولادت کے وقت بچہ زیادہ حصہ سے نکل آنے کے بعد دیکھے تو وہ استحاضہ ہے اگرچہ مسلسل ہو۔ امام شافعی کے نزدیک حیض ہے جس [illegible] قرار دیا گیا [illegible] سے اور نفاس بچہ کی پیدائش کی وجہ سے [illegible] کے بعض اعضاء [illegible] بچے کے حکم میں ہے لہذا [illegible] نفاس کی کم از کم مقدار کی کوئی حد نہیں۔ کیونکہ بچہ پہلے [illegible] سے [illegible] اور نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس روز ہے جیسا کہ ام سلمہ کی حدیث میں مذکور ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم اور دارقطنی، بیہقی) اور شوافع [illegible] مدت مقرر کرتے ہیں یہ حدیث امام شافعی پر حجت ہے۔

قولہ وبعض النفاس الخ اگر ایک ہی پیٹ سے دو بچے پیدا ہوں تو اس عورت کا نفاس شیخین کے نزدیک پہلے بچہ کی ولادت سے شروع ہو جائیگا اگر چہ دونوں کے درمیان چالیس روز کی مدت ہو [illegible] آخری بچہ کی پیدائش سے نفاس شمار ہوگا امام زفر کا بھی یہی قول ہے کیونکہ پہلے بچہ کی ولادت کے بعد وہ ابھی حاملہ ہے [illegible] حالت میں جس طرح حاملہ [illegible] کی طرح [illegible] جیسے کہ [illegible] ہے [illegible] کی وجہ سے [illegible] جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے اور پہلے بچہ کی پیدائش کی وجہ سے [illegible] کا منہ کھل جاتا ہے اور خون آنے لگتا ہے اس لئے [illegible] نفاس کا تعلق وضع حمل سے ہے اور [illegible] کی طرف مضاف ہے لہذا مجموعہ حمل کو شامل ہوگا۔ آیت وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عدت وضع حمل کے بعد پوری ہوگی [illegible] ظاہر ہے کہ حمل صرف پیٹ میں نہیں ہے بلکہ [illegible] جتنے بچے ہیں سب حمل ہیں [illegible] سب کے وضع کے بعد عدت پوری ہوگی۔

فائدہ: اگر تین بچے اس طرح پیدا ہوں کہ پہلے اور دوسرے بچے کے درمیان چھ مہینے سے کم کی مدت ہے اسی طرح دوسرے اور تیسرے بچے کی درمیانی مدت بھی چھ ماہ سے کم ہے لیکن پہلے اور تیسرے بچے کے درمیان کا وقفہ چھ مہینے سے زیادہ ہے تو یہ سب بچے [illegible] ہی کے حکم میں ہوں گے۔ شیخین کے نزدیک پہلے بچہ کی ولادت سے نفاس شمار ہوگا امام مالک کا قول اور امام احمد کی ایک روایت اور امام شافعی کا [illegible] بھی یہی ہے امام محمد اور امام زفر کا قول بھی یہی ہے اور ایک روایت امام شافعی اور امام احمد کی اور داؤد کا قول امام محمد کی تائید میں ہے کہ آخری بچہ سے نفاس شمار ہوگا۔

تنبیہ: جڑواں بچوں کیلئے یہ شرط ہے کہ دونوں کے درمیان چھ کی مدت حمل چھ مہینے حائل نہ ہوں ورنہ دو الگ الگ حمل کے بچے نہیں سمجھے جائیں گے۔

باب الانجاس

باب نجاستوں کے بیان میں

يَطْهُرُ الْبَدَنُ وَالثَّوْبُ بِالْمَاءِ وَبِمَائِعٍ مُزِيلٍ كَالْخَلِّ وَمَاءِ الْوَرْدِ لَا الدُّهْنِ وَالْخُفُّ بِالدَّلْكِ

پاک ہو جاتا ہے بدن اور کپڑا پانی سے اور ہر بہنے والی زائل کرنے والی چیز سے جیسے سرکہ اور عرق گلاب نہ کہ تیل اور موزہ رگڑنے سے جو

مِنْ نَجَسٍ ذِي جِرْمٍ وَإِلَّا يُغْسَلُ وَعَنْ مَنِيٍّ يَابِسٍ بِالْفَرْكِ وَإِلَّا يُغْسَلُ وَمَحْوُ الصَّيْقَلِ بِالْمَسْحِ

جسم والی (گاڑھی) نجاست سے ورنہ دھویا جائے اور خشک منی کھرچنے کے ساتھ ورنہ دھویا جائے اور صیقل چیز پونچھنے سے

وَالْأَرْضُ بِالْيُبْسِ وَذَهَابِ الْأَثَرِ لِلصَّلٰوةِ لَا لِلتَّيَمُّمِ وَعُفِيَ قَدْرُ الدِّرْهَمِ كَعَرْضِ الْكَفِّ مِنْ نَجَسٍ مُغَلَّظٍ

اور زمین خشک ہونے اور اثر نجاست دور ہونے کے ساتھ نماز کے لئے نہ کہ تیمم کے لئے اور معاف ہے مقدار درہم ہتھیلی کی چوڑائی کے برابر نجاست غلیظہ

كَالدَّمِ وَالْخَمْرِ وَخُرْءِ الدَّجَاجِ وَبَوْلِ مَا لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَالرَّوْثِ وَالْخِثْيِ وَمَا دُوْنَ رُبُعِ الثَّوْبِ

جیسے خون، شراب، مرغی کی بیٹ اور ان جانوروں کا پیشاب جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا اور لید اور گوبر اور معاف ہے چوتھائی کپڑے سے کم

مِنْ مُخَفَّفٍ كَبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَالْفَرَسِ وَخُرْءِ طَيْرٍ لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَدَمِ السَّمَكِ

نجاست خفیفہ جیسے ماکول اللحم اور گھوڑے کا پیشاب اور غیر ماکول اللحم پرندوں کی بیٹ اور مچھلی کا خون

وَلُعَابِ الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَبَوْلٍ انْتَضَحَ كَرُءُوْسِ الْإِبَرِ

اور خچر اور گدھے کا تھوک اور سوئی کے ناکے کے برابر پیشاب کی چھینٹیں۔

توضیح اللغۃ: انجاس، نجس کی جمع ہے۔ ناپاکی، مائع بہنے والی، مزیل زائل کرنے والی، خل سرکہ، ماء الورد عرق گلاب، دہن تیل، دلک رگڑنا، جرم جسم، یابس خشک، فرک کھرچنا، صیقل صاف اور چمکدار چیز، مسح پونچھنا، یبس خشک ہونا، اثر نشان، عرض چوڑائی، کف ہتھیلی، مغلظ غلیظہ، خمر شراب، دجاج مرغی، روث لید، خثی گوبر، ربع چوتھائی، مخفف خفیفہ، فرس گھوڑا، سمک مچھلی، لعاب تھوک، بغل خچر، حمار گدھا، انتضح چھینٹیں پڑیں، رؤوس الابر سوئی کے ناکے۔

تشریح الفقہ: قولہ باب الانجاس الخ نجاست حکمیہ یعنی حدث، جنابت اور ان کے ازالہ یعنی غسل، تیمم وغیرہ سے فراغت کے بعد نجاست حقیقی اور اس سے تطہیر کے طریقہ کا بیان ہے۔ انجاس نجس کی جمع ہے جو اصل میں لفظ مصدر ہے لیکن اسم کی صورت میں بھی مستعمل ہے مثلاً قول الله انما المشركون نجس۔ صاحب الشریعہ کہتے ہیں کہ انجاس جمع نجس بالفتح ہے ... ناپاک چیز اور نجس ... ناپاکی اور گندگی ہے، یہاں اول ... مراد ہے جیسے ... ناپاک کپڑا ... مصنف نے ... بیان کو ... لفظ نجس کا اطلاق نجاست حقیقی پر ہوتا ہے اور حدث کا اطلاق حکمی پر اور نجس کا اطلاق دونوں پر۔

قولہ یطهر ... کپڑا اور بدن پانی کے ذریعہ بھی پاک ہو سکتا ہے اور ہر اس پاک بہنے والی چیز سے بھی جس سے نجاست کا ازالہ ممکن ہو جیسے سرکہ، عرق گلاب وغیرہ ... امام محمد، زفر، شافعی، مالک فرماتے ہیں کہ صرف پانی کے ذریعہ پاک ہو سکتا ہے کیونکہ ... پاک کیا جاتا ہے وہ ناپاک چیز سے ملنے پر ناپاک ہو جاتا ہے ... پاک چیز کی ... ناپاک ... مگر پانی کے سلسلہ میں اس قیاس کو ... چھوڑ دیا گیا ہے ... ناپاکی کا ازالہ ... اور پاکی کا مقصد نجاست کے ازالہ ... سے ... طہارت کی ... نجاست ... پاک ... کی طرح ... مزیل چیزیں بھی ... طہارت

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہو جاتی ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لگا دیا ہے (?) [illegible]

قولہ و [illegible] پاک ہو جاتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پاک ہے۔

قولہ و [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پاک ہو جاتی ہے۔ (?)

قولہ و [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فائدہ: دوست خانہ میں یعنی سے مراد وہ نقصان دہ کی جانور کا بیچا ہوا ہو جس سے وہ حرام مکمل کی چیزیں ہیں (۱) خون
(۲) شیرہ (۳) گوشت (۴) زہر (۵) شیر (۶) ق (۷) ... (۸) ... (۹) ... (۱۰) ... (۱۱) ... (۱۲) ...
... سے مراد انسان اور جانوروں کا پیشاب ہے ... مشتق ہے ... کا
چلتا ہے اور ... سے احتراز بہت مشکل ہے ... ہے

والنجس المرئي يطهر بزوال عينه الا ما يشق وغيره بالغسل ثلثاً

اور نجاست مرئیہ پاک ہو جاتی ہے عین نجاست کے زائل ہونے سے مگر جس کا زائل کرنا دشوار ہو اور اس کے علاوہ تین بار دھونے

والعصر في كل مرة وبتثليث الجفاف فيما لا ينعصر وسن الاستنجاء بنحو حجر منق

اور ہر مرتبہ نچوڑنے سے اور جو چیز نہ نچڑ سکے اس میں تین بار خشک کرنے سے اور مسنون ہے استنجا پتھر جیسی صاف کرنے والی چیز سے

وما سن فيه عدد وغسله بالماء احب ويجب ان جاوز النجس المخرج ويعتبر القدر المانع

اور اس میں کوئی عدد مسنون نہیں اور پانی سے دھونا پسندیدہ ہے اور واجب ہے اگر نجاست مخرج سے تجاوز کر جائے اور اعتبار کیا جائے گا قدر مانع کا

وراء موضع الاستنجاء لا بعظم وروث وطعام ويمين الا بعذر

موضع استنجاء کے علاوہ میں نہ کہ ہڈی سے اور گوبر سے اور کھانے سے اور داہنے ہاتھ سے مگر عذر کی وجہ سے

توضیح اللغة مرئی نظر آنے والی ... نجاست ... خشک ... ثلث ... مرتبہ ... عظم ہڈی ... روث لید ... دایاں ہاتھ۔

تشریح الفقہ قولہ والنجس المرئی ... نجاست کی دو قسمیں ہیں ایک مرئیہ دوسری غیر مرئیہ ... نجاست ...
... اس کو ... کہ اس کا ... زائل ہو جائے ... کیونکہ ... رنگ ... ہے ... علیہ السلام
... دوسرے ... دھونا ... تین ... پاک ...
... نجاست ... کا پاک ... ہو گا
... کیونکہ ... عام ... تین مرتبہ
نچوڑنا ضروری ہے ... اس چیز کو ... خشک ... پاک ہو جائے گی۔

استنجے کا بیان

قولہ وسن الاستنجاء ... مسنون ہے کیونکہ ... استنجے کا مقصد
مقام کو صاف کرنا ہے ... امام شافعی کے نزدیک ... تین ... ہے ... حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے ... تین پتھروں سے استنجا کرو ... ہے ... مشتق ہیں ...
... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ... ارشاد ہے کہ استنجے ... جو ... ہے
... اچھا ... ضرور ... حرج نہیں ... (ابو داؤد، ابن ماجہ، ... ابن حبان) ... ہیں
... پتھروں سے استنجا ... پانی سے استنجا کرنا ... افضل ہے ... ہے
... فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین ... اہل قبا ... پانی ... ہے ... بعد پانی کا بھی
استعمال کرتے تھے ... اپنے مقام سے ... پانی کا استعمال ضروری ہے ... کے نزدیک ... استنجے سے

علاوہ مقدار مانع کا اعتبار ہے کیونکہ [illegible] تمام اشیاء میں [illegible] ساقط الاعتبار ہے امام محمد کے نزدیک تمام اشیاء میں [illegible]
قلیل ہے۔ اور بذل [illegible] میں لکھا ہے کہ [illegible] (تحفہ [illegible])

فائدہ

۱ نماز کے وقت بائیں پاؤں پر [illegible] بیٹھے [illegible] سرین کے مقابل [illegible] کر بیٹھے۔
[illegible] میں [illegible] کے پیچھے [illegible] اور [illegible] ہے
[illegible] جیسا کہ [illegible] میں بیان کیا گیا ہے۔

[illegible]

کتاب الصلوٰۃ

وقت الفجر من الصبح الفجر الثانی [illegible] الشمس والظهر من زوال [illegible] الظل مثله سوی الفیء

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ کتاب الصلوٰۃ [illegible] نماز [illegible] قرآن [illegible] صلوٰۃ [illegible] الایمان و [illegible] ترک الصلوٰۃ [illegible]

[illegible]

اوقات نماز کا بیان

قولہ وقت الفجر [illegible]

[illegible]

ضروری نقوش

سایۂ اصلی کی بحث سمجھنے کے لئے پہلے حسب ذیل اصطلاحیں سمجھ لینا ضروری ہے۔

(۱) قدم [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible] (۵) [illegible] (۶) [illegible]

[illegible]

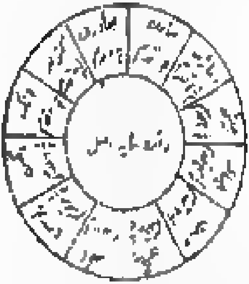

بیساکھ	جیٹھ	اساڑھ	ساون	بھادوں	کوار	کاتک
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ان سات مہینوں کے علاوہ باقی مہینوں میں دو دو قدم اس طرح بڑھاتے جائیں۔

چیت	پھاگن	ماگھ	پوس	اگہن
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سایۂ اصلی معلوم کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ بالکل ہموار زمین پر ایک دائرہ بنالو اور دائرہ کے بالکل بیچ میں [illegible] ایک لکڑی گاڑ دو، جب سورج طلوع ہوگا تو اس لکڑی کا سایہ دائرہ سے باہر نکلا ہوا ہوگا [illegible] دائرہ کے اندر داخل ہونا شروع ہو جائے گا [illegible] اور اندر داخل ہوا شروع ہو تو وہاں ایک نشان لگا دو [illegible] سایہ [illegible] داخل ہو جائے [illegible] دائرہ سے باہر نکلے اس جگہ بھی ایک نشان لگا دو [illegible] ایک خط مستقیم کھینچ کر [illegible] اس قوس کے نصف پر [illegible] ان دونوں کے درمیان [illegible] قائم کرکے اس کو خط مستقیم کے ذریعہ مرکز دائرہ تک [illegible] کھینچو [illegible] خط نصف النہار [illegible] جو سایہ اس وقت ہوگا وہ سایۂ اصلی کہلائے گا۔

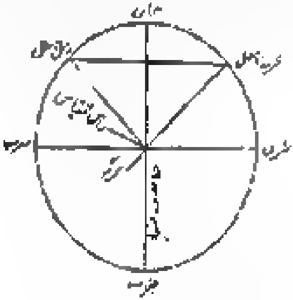

جدول مقدار ساعت [illegible]

[illegible]	۱ حمل	۲ ثور	۳ [illegible]	۴ سرطان	۵ اسد	۶ سنبله	۷ میزان	۸ عقرب	۹ قوس	۱۰ جدی	۱۱ دلو	۱۲ حوت	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
قسم	قدم	قدم	قدم	قدم	قدم	قدم	قدم	قدم	قدم	قدم	قدم	قدم	[illegible]	[illegible]
رفتار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠	٠		[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

والعصر منه الى غروب والمغرب منه الى غروب الشفق وهو البياض والعشاء والوتر

اور عصر کا وقت [illegible] سے غروب [illegible] مغرب کا وقت غروب آفتاب سے غروب شفق تک [illegible]

منه الى الصبح ولا يقدم الوتر على العشاء للترتيب ومن لم يجد وقتهما لم يجبا

[illegible] صبح تک [illegible] مقدم [illegible] اور جو شخص [illegible]

تشریح الفقہ قولہ والعصر منہ [illegible] عصر کا [illegible] وقت [illegible]

[illegible]

[illegible] مغرب کا آخری وقت غروب شفق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] امام شافعی [illegible]

[illegible] مسلم [illegible] وقت صلوٰۃ المغرب مالم يسقط نور الشفق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا وقت [illegible] ہوتا ہے۔

قولہ ومن لم یجد [illegible] وتر کا وقت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عشاء اور وتر کا وقت [illegible]

[illegible]

قطبین پر رہنے والے لوگوں کے لئے نمازوں کی تحقیق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

طرح پڑھنے سے پہلے واجب ہوگی۔

پس معلوم ہوا کہ وجوب کا محل سبب اوقات نہیں ہیں جن کے گزرنے سے وجوب نماز ساقط ہو بلکہ اصلی سبب وجوب حکم الٰہی اور نفس امر ہی ہے اور یہ اوقات تو صرف علامات ہیں۔ اس لئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفس الامر میں پانچوں نمازیں ہر حال میں ہر شخص پر واجب ہیں۔ یہ اوقات معلوم ہی کی تقسیم نہیں ہے کہ جب یہ اوقات ہوں تو ہی وجوب ہو بلکہ وجوب عام معلوم ہوتا ہے یہ اوقات معلوم ہوں یا نہ ہوں ہر صورت وجوب نماز لازم ہوگا۔ چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں اپنے بندوں پر فرض کردی ہیں۔ یہ نہیں فرمایا کہ پانچ نمازیں اصلی سبب وجوب کے لحاظ سے لازم ہوا ہیں۔ گو کہ ان کے اوقات میں وہ دن بھی تقدیر ہوتا ہے چنانچہ قضا کا واجب ہونا بھی سب اسی طرح کے بعد ساقط اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

ملک بلغار وغیرہ

دن بہت کم اور عشاء جیسے مالک کے شہر سے جہاں ایک وقت نہیں ملتا نماز وتر میں عشاء کی قضا کی نیت کرلی چاہیئے جو کہ یہ ہے کہ قضا کی نیت بھی کرلی ہو ہے کیونکہ ان کی کا وقت جب غیر نہ ہو تو قضا کی گنجائش نہیں، ہاں یہ بھی ہے جو فرضیت کی ہے کہ جس طرح پانچ نمازوں کی فرضیت مسلم ہے اسی طرح ان کے اسباب بھی فرض ہیں اگر نماز کی فرضیت شرائط سبب مردود ہے تو پھر ہے لیکن ایسے ممالک میں وقت جو نماز کا سبب ہے پایا نہیں جاتا اور اگر یہ مراد ہو کہ ہر فرد مطلق قدر پر واجب ہے تو واسطہ سے اسباب ہے تو یہ درست نہیں کیونکہ وہ اگر طلوع آفتاب ہونے کے بعد پایا ہوتا ہے تو اس پر صرف چار ہی واجب ہوں گی فجر کی نماز واجب نہیں ہوگی حدیث دجال وغیرہ سے اس قدر بھی مستفاد ہے۔ جب اس پر قیاس کیجیے درست ہو سکتا ہے۔

حلوانی کے اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ہم شق اول کو اختیار کرتے ہیں یعنی نماز مع شرائط سبب مراد ہے لیکن وہ حقیقت سبب اصلی نہیں ہوتے بلکہ محض علامات ہوتے ہیں جیسے کہ حدیث دجال اور احادیث معراج اور قرآن شریف جیسی صریح روایات اس امر کی تائید کرتی ہیں کہ اوقات سبب اصلی نہیں ہوتے۔ اور حدیث دجال خلاف قیاس نہیں ہے۔

علامہ حصکفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حال کو خلاف قیاس تو نہیں کہتے البتہ یہ کہتے ہیں کہ حدیث دجال اور مسئلہ ذیل میں فرق ہے وہ یہ کہ حدیث دجال میں ایک دن ایک سال سے زیادہ ہے اور عصر نمازوں کا وقت تو موجود ہے البتہ علامت موجود نہیں ہے۔ لیکن مسئلہ ذیل میں تو نہ وقت ہے نہ علامت۔ لیکن علامہ کا یہ فرمانا صحیح نہیں معلوم ہوتا کیونکہ دونوں جگہ صورت یہی ہے کہ مسلسل جاری ہے پھر دجال والے دن میں ان تمام عصروں کی علامت کا نشان تک نہیں ہے بخلاف ان ممالک کے کہ ایک نماز کے علاوہ دوسرے اوقات کی علامات موجود ہیں اس لئے حلوانی کا یہ جواب ان کو کہ فرد کو بیان کر کے عشاء کے فرض ہونے کی دلیل بہت روشن ہے۔ ۱۲ محشی۔

فرضیت عشاء کا حکم

وندب	تاخیر	الفجر	وظہر الصیف	والعصر	مالم	تتغیر	الشمس	والعشاء	الی	الثلث
اور مستحب ہے فجر اور گرمیوں کی ظہر اور عصر کی نماز کو دیر کرنا جب تک کہ آفتاب متغیر نہ ہو اور عشاء کو تہائی رات تک										
والوتر	الی	آخر اللیل	لمن	یثق	بالانتباہ	وتعجیل	ظہر	الشتاء	والمغرب
اور وتر کو آخر شب تک اس شخص کے لئے جس کو جاگنے پر اعتماد ہو۔ اور مستحب ہے جاڑوں کی ظہر اور مغرب									
وما	فیہا	حتیٰ	یوم	غیم	ولا یؤخر	غیرہا	فیہ
اور ان نمازوں کو اول وقت میں پڑھنا جن میں عین ہے اور ابر کے دن ان کے سوا دوسری نمازوں کو ابر کے دن تاخیر سے پڑھا جائے۔							

مستحب اوقات نماز کا بیان

توضیح اللغۃ: [illegible]

تشریح الفقہ: [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

ونهى عن الصلوٰة [illegible] عند الطلوع والاستواء والغروب [illegible]

[illegible]

ونهى عن التنفل بعد صلاة الفجر والعصر [illegible]

[illegible]

وبعد طلوع الفجر بأكثر من سنة الفجر وقبل المغرب ووقت الخطبة

اور مکروہ ہے نفل فجر کے بعد سنت فجر سے زیادہ اور مغرب سے پہلے اور خطبہ کے وقت

ولا يجمع بين الصلاتين في وقت بعذر

اور جمع نہ کرے دو نمازوں کو ایک وقت میں کسی عذر سے [illegible]

مکروہ اوقات نماز کا بیان

تشریح الفقہ قولہ ومنع من الصلوٰۃ [illegible] طلوع آفتاب [illegible] غروب آفتاب کے وقت فرض [illegible] نفل، سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ [illegible] ممنوع ہے [illegible] کیونکہ حضرت عقبہ [illegible] روایت سے ثابت ہے [illegible] البتہ آج کی عصر غروب کے قریب پڑھی جا سکتی ہے [illegible] وقت شروع ہونے سے [illegible] امام شافعی [illegible] زوال کے وقت [illegible] مباح [illegible]

ممانعت والی احادیث [illegible] ثابت ہے

قولہ من العصر [illegible] کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نفل پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ حضور صلعم نے اس سے منع فرمایا ہے (بخاری، مسلم) [illegible] قضا نماز، سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ [illegible] مشغول [illegible]

[illegible] طلوع فجر کے بعد دو رکعت سنت فجر سے زیادہ نفل مکروہ ہیں [illegible] فجر کے بعد دو رکعت کے سوا کوئی نماز نہیں (ترمذی، ابوداؤد) [illegible] طلوع [illegible] (مسلم) [illegible] آفتاب کے [illegible] سے پہلے بھی نفل مکروہ ہیں [illegible] امام [illegible] مغرب سے پہلے [illegible] امام شافعی اور امام احمد [illegible] حضرت [illegible]

وقت میں [illegible] ہے

(البحر)

قولہ ولا یجمع [illegible] عرفہ اور مزدلفہ [illegible] امام شافعی اور مالک جائز کہتے ہیں [illegible] حدیث سے [illegible] حضرت [illegible] کسی نماز کو [illegible] وقت کے [illegible] عرفات میں اور مغرب و عشاء مزدلفہ میں۔

بَابُ الْاَذَانِ

باب اذان کے بیان میں

سُنَّ لِلْفَرَائِضِ بِلَا تَرْجِيعٍ وَلَحْنٍ وَيَزِيدُ بَعْدَ الْفَلَاحِ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ

اذان مسنون ہے فرائض کے لئے بلا ترجیع و بلا ترنم اور بڑھائے حی علی الفلاح کے بعد فجر کی اذان میں الصلاۃ خیر من النوم دو مرتبہ

وَالْإِقَامَةُ مِثْلُهُ وَيَزِيدُ بَعْدَ فَلَاحِهَا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ مَرَّتَيْنِ وَيَتَرَسَّلُ فِيهِ وَيَحْدُرُ فِيهَا

اور اقامت بھی اسی طرح ہے اور بڑھائے اس کی حی علی الفلاح کے بعد قد قامت الصلاۃ دو مرتبہ اور اذان ٹھہر ٹھہر کر کہے اور اقامت جلدی جلدی کہے

وَيَسْتَقْبِلُ بِهِمَا الْقِبْلَةَ وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيهِمَا وَيَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالًا بِالصَّلٰوةِ وَالْفَلَاحِ وَيَسْتَدِيرُ فِي صَوْمَعَتِهِ

اور دونوں میں قبلہ رو ہو اور ان میں بات نہ کرے اور منہ پھیرے دائیں بائیں حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کے وقت اور گھوم جائے اپنے منارہ میں

وَيَجْعَلُ أُصْبُعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَيُثَوِّبُ وَيَجْلِسُ بَيْنَهُمَا إِلَّا فِي الْمَغْرِبِ

اور انگلیاں کانوں میں رکھے اور تثویب کرے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھے مگر مغرب میں

توضیح اللغۃ: ترجیع شہادتین کو پست آواز سے کہہ کر دوبارہ بلند آواز سے کہنا، لحن ترنم، حدر جلدی کرنا، صومعہ منارہ، تثویب اعلان بعد الاعلان۔

تشریح الفقہ: قولہ باب الاذان الخ اس باب میں اوقات نماز کے بعد اعلان نماز کا طریقہ بیان کیا جا رہا ہے جس کو شریعت کی زبان میں اذان کہتے ہیں [illegible] اذان لغت میں مصدر ہے [illegible] اعلان، جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے "اذان من اللہ ورسولہ"۔ شریعت میں چند مخصوص الفاظ کے ذریعہ خاص طریقہ پر اوقات نماز شروع ہونے کی اطلاع کا نام ہے۔

قولہ بلا ترجیع الخ [illegible] اذان بلا ترجیع [illegible] مسنون ہے [illegible] ترجیع کے قائل ہیں [illegible] حضرت ابو محذورہ کو ترجیع کا حکم دیا تھا [illegible] روایت میں ترجیع نہیں [illegible] اس لئے ترجیح [illegible] ہے۔

قولہ ویستدیر الخ [illegible] اگر منارہ [illegible] اپنی جگہ قدم جمائے رکھتے ہوئے [illegible] مقصود حاصل [illegible]

قولہ ویثوب الخ تثویب [illegible] اعلان کو کہتے ہیں [illegible] فجر کی اذان میں "الصلاۃ خیر من النوم" [illegible] "حی علی الفلاح" کے [illegible] اوقات میں [illegible] نماز فجر [illegible] عصر [illegible] تمام نمازوں کے وقت بھی مستحسن قرار دیا (شرح [illegible]) [illegible] "السلام علیک ایہا الامیر حی علی الصلاۃ الخ" [illegible] روایت ہے کہ [illegible] آپ نے فرمایا [illegible] بدعت [illegible]۔

ويؤذن للفائتة ويقيم وكذلك لأولى الفوائت وخُيِّر فيه فيما بقي ولا يؤذن قبل الوقت

اور فوت شدہ نماز کے لئے اذان دے اور اقامت کہے اسی طرح فوت شدہ نمازوں میں سے پہلی کے لئے اور باقی میں اختیار ہے اور اذان نہ دی جائے وقت سے پہلے

ويعاد فيه وكره أذان الجنب وإقامته وإقامة المحدث وأذان المرأة والفاسق والقاعد والسكران وتعين

اور وقت میں لوٹائی جائے اور مکروہ ہے جنبی کی اذان اور اس کی اقامت اور محدث کی اقامت اور عورت کی اذان اور فاسق اور بیٹھنے والے اور نشہ والے کی

لا أذان العبد وولد الزنا والأعمى والأعرابي وكره تركهما للمسافر

نہ کہ غلام اور ولد الزنا اور نابینا اور دیہاتی کی اذان اور مسافر کے لئے ان دونوں کا ترک مکروہ ہے

لا لمصلٍّ في بيته في المصر ونُدِبا لهما لا للنساء

نہ کہ شہر میں اپنے گھر میں نماز پڑھنے والے کے لئے اور ان دونوں کے لئے یہ دونوں مستحب ہیں نہ کہ عورتوں کے لئے

بابُ شُرُوطِ الصَّلوٰة

باب نماز کی شرطوں کے بیان میں

وهي طهارة بدنه من حدث وخبث وثوبه ومكانه وستر عورته وهي ما تحت سرته إلى تحت ركبته

اور وہ بدن کا پاک ہونا ہے حدث اور نجاست سے اور اس کے کپڑے اور جگہ کا اور ستر عورت اور وہ ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ہے

توضیح مسئلہ: فوت شدہ نماز کے لئے بھی اذان و اقامت کہنی چاہئے ... [illegible] ... (عینی)

شروط نماز کا بیان

[illegible] ... (نہر بالعلوم)۔

کی تفصیل سے دو باتیں معلوم ہوئیں [illegible] شرائط [illegible] تعبیر کیا ہے [illegible] لغت میں
[illegible] شرائط شرط کی جمع [illegible] کے خلاف [illegible]
[illegible] کے خلاف [illegible]
المشروط جمیع شروط [illegible] الصلاۃ [illegible]
[illegible]
[illegible]
اپنے تصرفات [illegible] کسی چیز [illegible]
[illegible]
حدث سے پاک ہونا نجاست سے پاک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

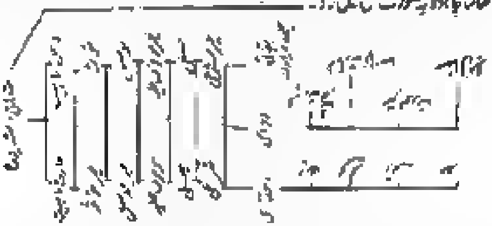

[illegible] طہارت [illegible] نماز کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مسجد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حدیث [illegible]

[illegible]

وبدن الحرة كلها عورة إلا وجهها وكفيها وقدميها وكشف ربع ساقها يمنع وكذا الشعر والبطن والفخذ

[illegible]

والعورة الغليظة والأمة كالرجل وظهرها وبطنها عورة ولو وجد ثوبا ربعه طاهر

[illegible]

وصلى عريانا لم يجز وخير إن طهر أقل من ربعه [illegible]

[illegible]

وهو أفضل من القيام بركوع وسجود وينوي بلا فاصل والشرط أن يعلم بقلبه

[illegible]

أي صلاة يصلي ويكفيه مطلق نية النفل والسنة والتراويح وللفرض شرط تعيينه

[illegible]

كالعصر مثلا والمقتدي ينوي المتابعة أيضا والجنازة ينوي الصلاة لله تعالى والدعاء للميت

[illegible]

توضیح اللغات [illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

قوله وكشف ربع الساق [illegible]

قوله والأمة كالرجل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ ومن صلی [illegible] اجتہادہ استقبال قبلہ کی شرط سے متعلق "فولوا وجوہکم شطرہ" پھیرو اپنی طرف اپنے چہرہ کو [illegible] ایک جماعت یا لشکری سے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے [illegible] [illegible] مسلم [illegible] کی طرف رخ کر کے [illegible] [illegible] لئے کوئی جہت نہیں [illegible] کعبہ کی طرف رخ کر کے [illegible] [illegible] کے لئے [illegible]

[illegible]

[illegible] جس کو کسی طرف جہت [illegible] [illegible] اس کی [illegible] اجتہاد [illegible] [illegible] شخص [illegible] کے حق میں جہت [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جہت معلوم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سے روایت کیا ہے۔

قولہ [illegible] تحری [illegible] کے حق میں استقبال [illegible] کی طرف [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible] [illegible]

قولہ ومن [illegible] کس طرف ہے [illegible] [illegible] اس کو چاہئے کہ [illegible] [illegible] قبلہ کی طرف [illegible] [illegible] کی حالت میں [illegible] [illegible] ([illegible])

قولہ [illegible] تحری کی [illegible] کے مطابق نماز پڑھی [illegible] کا حال [illegible] کس طرف ہے [illegible] قبلہ [illegible] تحری ہے [illegible] امام کی [illegible] [illegible] نماز [illegible]

بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ

باب نماز کی صفت کے بیان میں

فرضها التحريمة والقيام والقراءة والركوع والسجود والقعدة الاخيرة قدر التشهد والخروج بصنعه

نماز کے فرائض تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ، قعدۂ اخیرہ بقدر تشہد اور نماز کو اپنے فعل سے ختم کرنا [illegible]

توضیح اللغة: قولہ باب صفۃ الصلوٰۃ الخ مصنف نماز کے شرائط کے بعد مقصود کا آغاز کر رہے ہیں۔ صفت مصدر ہے [illegible] میں [illegible] (مصباح اللغات) [illegible] کے معنی میں ہے [illegible] اور فقہاء کی اصطلاح میں وصف وہ ہے جو قائم بالموصوف ہو (مصباح و نہایہ) یہاں صفت سے مراد نماز کے اوصاف ہیں جو ارکان و افعال نماز ہیں جیسے قیام، رکوع، سجود وغیرہ۔ صاحب السراج الوہاج نے بیان کیا ہے کہ نماز میں چھ چیزیں ضروری ہیں (۱) ہیئت (۲) رکن (۳) واجب (۴) سنت (۵) ادب (۶) مفسد [illegible] ان چیزوں کے بغیر کسی کی نماز نہیں ہوتی [illegible] تمام [illegible] نماز کی صفات ہیں۔ [illegible]

قولہ فرضها الخ نماز میں کل سات چیزیں فرض ہیں (۱) تحریمہ بقولہ تعالیٰ "وربک فکبر" یہاں امر کا صیغہ تکبیر تحریمہ کے لئے ہے اور قال علیہ السلام "مفتاح الصلوٰۃ الطہور وتحریمها التکبیر" نماز کی [illegible] اور تحریمہ [illegible] امام محمد کے نزدیک تحریمہ شرط ہے اس لئے [illegible] امام [illegible] کا قول ہے، امام عصام بن یوسف کے نزدیک رکن ہے (۲) القیام لقولہ تعالیٰ "وقوموا للّٰہ قانتین" [illegible] قیام [illegible] (۳) قرأت لقولہ تعالیٰ "فاقرء وا ما تیسر من القرآن" [illegible] جیسا کہ [illegible] (۴) رکوع (۵) سجدہ لقولہ تعالیٰ "ارکعوا واسجدوا" [illegible] (۶) قعدہ اخیرہ بقدر تشہد اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے ارشاد فرمایا کہ جب تم نے یہ کہا یا یہ کیا تو تمہاری نماز پوری ہو گئی [illegible] (۷) خروج بصنعہ [illegible]

[illegible]

وواجبها قراءة الفاتحة وضم السورة وتعيين القراءة في الأوليين ورعاية الترتيب في فعل مكرر
اور واجبات نماز قرأت فاتحہ ہے اور سورت ملانا ہے اور پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیے معین کرنا اور فعل مکرر میں ترتیب کا لحاظ رکھنا

وتعديل الأركان والقعود الأول والتشهد ولفظ السلام وقنوت الوتر وتكبيرات العيدين والجهر والإسرار
اور ارکان کو سکون سے ادا کرنا اور قعدۂ اولیٰ اور تشہد اور لفظ السلام اور وتر میں قنوت اور تکبیرات عیدین اور جہر اور آہستہ پڑھنا

فيما يجهر ويسر وسننها رفع اليدين في التحريمة ونشر أصابعه وجهر الإمام بالتكبير
ان نمازوں میں جن میں جہر کیا جاتا ہے اور آہستہ پڑھا جاتا ہے اور نماز کی سنتیں تکبیر تحریمہ کے لیے دونوں ہاتھ اٹھانا اور انگلیاں کشادہ رکھنا اور امام کا بلند آواز سے تکبیر کہنا

والثناء والتعوذ والتسمية والتأمين سرا ووضع يمينه على يساره تحت السرة وتكبير الركوع والرفع منه
اور ثنا اور تعوذ اور تسمیہ اور آمین آہستہ کہنا اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا اور رکوع اور رکوع سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا

وتسبيحه ثلاثا وأخذ ركبتيه بيديه وتفريج أصابعه وتكبير السجود وتسبيحه ثلاثا ووضع ركبتيه ويديه
اور رکوع میں تین بار تسبیح پڑھنا اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑنا اور انگلیاں کشادہ رکھنا اور سجدہ کی تکبیر کہنا اور سجدہ میں تین بار تسبیح اور گھٹنوں اور ہاتھوں کو رکھنا

وافتراش رجله اليسرى ونصب اليمنى والقومة والجلسة والصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم
بایاں پاؤں بچھانا اور دایاں کھڑا رکھنا اور قومہ اور جلسہ اور آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا

والدعاء وآدابها نظره إلى موضع سجوده وكظم فمه عند التثاؤب وإخراج كفيه من كميه عند التكبير
اور دعا کرنا اور آداب نماز یہ ہیں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنا اور جمائی کے وقت منہ بند رکھنا اور تکبیر کے وقت آستینوں سے ہتھیلیوں کو نکالنا

ودفع السعال ما استطاع والقيام حين قيل حي على الفلاح وشروع الإمام مذ قيل قد قامت الصلوة
اور حتی الامکان کھانسی کو دفع کرنا اور حی علی الفلاح کہے جانے کے وقت کھڑا ہونا اور امام کا نماز شروع کرنا جب قد قامت الصلوٰۃ کہا جائے۔

واجبات نماز کا بیان

توضیح اللغۃ — ضم ملانا، تعدیل اطمینان سے ادا کرنا ... قرأت ... تحریمہ ... نشر پھیلانا ... تعوذ اعوذ باللہ پڑھنا، تسمیہ بسم اللہ پڑھنا، تامین آمین کہنا، پکڑنا ... افتراش بچھانا، نصب کھڑا کرنا، قومہ ... جلسہ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا ... کظم ... تثاؤب جمائی ... سعال کھانسی۔

تشریح الفقہ — قولہ وواجبہا الخ واجب ... [illegible] ... ترک ... سکتا ... مطلقاً ... بالکل ایک ہی معنی میں استعمال کرتے ہیں ... کہ معاملات میں ... جس کا ... جاتا ... (۱) قرأت فاتحہ ... ہے کہ "لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب" ... (صحیحین) ... قول باری "فاقرؤا ما تیسر من القرآن" ... مطلق قرأۃ کا حکم ہے ... سورۃ فاتحہ ... قرأت ... (۲) ... پہلے سورہ ... [illegible]

[illegible] انتقص من صلوتک [illegible]

[illegible] حضرت عبداللہ بن مسعود [illegible]

قولہ ووضع یمینہ [illegible]

[illegible] (ابن خزیمہ)
[illegible]
[illegible] فوضع يده اليمنى على صدره [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (بخاری [illegible])

فصل وإذا أراد الدخول في الصلوة كبر ورفع يديه حذاء أذنيه ولو شرع بالتسبيح أو التهليل بالفارسية

[illegible]

صح كما لو قرء بها عاجزا أو ذبح وسمى بها

[illegible]

لا باللهم اغفرلي ووضع يمينه على يساره تحت السرة مستفتحا وتعوذ سرا للقراءة

[illegible]

فيأتي به المسبوق لا المقتدي ويؤخر عن تكبيرات العيد ويسمي سرا في كل ركعة

[illegible]

وهي آية من القرآن أنزلت للفصل بين السور وليست من الفاتحة

[illegible] قرآن کی [illegible]

ولا من كل سورة وقرء الفاتحة وسورة أو ثلث آيات

[illegible] سورۃ [illegible] آیتیں

توضیح اللغۃ [illegible]

تشریح الفقہ قولہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

جائز ہوا" امام ابوحنیفہ کے نزدیک بعد والا امر مکروہ ہے جو جائز ہے اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اگر وہ اچھی طرح تکبیر کہہ سکتا ہے
تو جائز نہیں سوائے اللہ اکبر، اللہ الاکبر اور اللہ الکبیر کے۔ امام شافعی صرف پہلے دو کے ساتھ جائز کہتے ہیں۔ امام مالک کے یہاں
افتتاح صرف لفظ اللہ اکبر کے ساتھ خاص ہے۔ اگر کوئی شخص عربی زبان میں تکبیر نہ کہہ سکے تو کیا وہ نماز میں فارسی میں تکبیر
ادا کرے، اور قرأت فارسی میں پڑھے؟ تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہر طرح بھی جائز ہے صاحبین فرماتے ہیں کہ اگر وہ عربی زبان میں
اچھی طرح تکبیر کر سکتا ہے تو جائز نہیں ہے، شیخ ابو بکر رازی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ امام صاحب کا اس مسئلہ میں صاحبین
کے قول کی طرف رجوع کرنا ثابت ہے اور اسی پر فتویٰ ہے (تفہیم الامر باختصار)

قولہ وصلی سرا الخ امام اعظم، امام ثوری کے نزدیک بسم اللہ کے شروع میں آہستہ پڑھنا سنت ہے امام مالک کے
نزدیک بسم اللہ فرض نمازوں میں نہ اونچا پڑھے نہ آہستہ بلکہ پڑھے ہی نہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ جہری نمازوں میں بسم اللہ کو بلند آواز
سے پڑھے کیونکہ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ کو زور سے پڑھتے تھے اور نقل کی گئی ہے ابن عباس
ابن عمر ابو ہریرہ اور حاکم نے بھی حضرت جابر بن عبداللہ سے حضرت عائشہ سے بھی بسم اللہ کے جہر کی روایتیں ہیں لیکن کوئی روایت
بھی قابل حجت نہیں کیونکہ ان کی سند میں کلام ہے جس کی یہاں گنجائش نہیں۔ صرف ایک دو بیان کی جاتی ہیں۔ دارقطنی نے
حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے جس میں ... کے متعلق امام احمد فرماتے ہیں کہ "لیس بشئ" ابن معین کہتے ہیں
کہ "لیس بثقۃ" نسائی کہتے ہیں "متروک الحدیث" حضرت علی سے روایت کی ہے جس میں ... ہے۔ حاکم کہتے ہیں کہ
"منکر الحدیث" جوزجانی کہتے ہیں "کذاب" عقیلی کہتے ہیں "منکر الحدیث" ... دارقطنی کہتے ہیں
"متروک الحدیث" ابن حبان کہتے ہیں "کان رافضیا یسب الصحابۃ" جعفر جعفی ... کے شیخ ہیں ان کی حالت
یہ ہے امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ "ما رأیت اکذب من جابر الجعفی" ابن عباس سے روایت کی ہے جس میں ...
... کے متعلق ... فرماتے ہیں "کلہا ضعیفۃ" ... کہتے ہیں "کان یکذب" ...
کہتے ہیں ... مطلوبہ ... بسم اللہ کے جہر کی روایات ضعف سے خالی نہیں اس لئے احناف ترک جہر کے قائل ہیں
ان کی دلیل حضرت انس بن مالک کی روایت ہے جس کو بخاری اور مسلم نے ... میں روایت کیا ہے حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر، عمر، عثمان کے پیچھے نماز پڑھی کسی کو بھی بسم اللہ کی قرأت کرتے نہیں سنا۔ مسلم، احمد
... کی روایت کے الفاظ ہیں "فکانوا لا یجہرون" طبرانی، ابو نعیم، ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ ہیں"
"وکانوا یسرون ببسم اللہ" زیلعی کہتے ہیں کہ "رجال ... کلہم ثقات ... فی الصحیح" امام
ترمذی نے ترک جہر کے سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن مغفل کی روایت نقل کرنے کے بعد کہا ہے "والعمل علیہ عند اکثر اہل العلم
من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابو بکر و عمر و عثمان و علی و غیرہم ومن بعدہم من التابعین و
بہ یقول سفیان الثوری و ابن المبارک و احمد و اسحق۔"

قولہ ومن ... تین ... متعلق چار ... ہیں۔ (۱) ... (۲) ... (۳)
... (۴) سورہ فاتحہ کے ساتھ ... (۳) ...
ہے کہ ... قرآن ... ہے ...
ہے کہ قرآن ... عبداللہ ... کی ...
ہے ... قرآن ...

[illegible] قرآن [illegible] ایک ایک آیت [illegible] اسی طرح [illegible]
[illegible] قرآن [illegible]
[illegible] قرآن [illegible] آیت [illegible] سورت [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] امام شافعی [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] امام شافعی [illegible]
[illegible] قرأت [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] بسم اللہ [illegible]
[illegible] بسم اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible] صحیح مسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] قرآن [illegible] آیت [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]
[illegible] "تبارک الذی"
[illegible]
[illegible] صحیح مسلم [illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] "الحمد للہ رب العالمین" [illegible]
[illegible]
[illegible] بسم اللہ [illegible]
[illegible] "غیر المغضوب" [illegible]

[illegible] بسم اللہ [illegible] قرآن [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

توضیح اللغۃ آمین: اے اللہ قبول کر۔ مؤتم: مقتدی۔ [illegible] آہستہ [illegible]۔

تشریح الفقہ قولہ ویقول الامام آمین [illegible] آمین کہنے میں تو کسی کا اختلاف نہیں سب کے نزدیک مسنون ہے کیونکہ یہ احادیث سے ثابت ہے۔ اختلاف اس میں ہے کہ امام و مقتدی دونوں کہیں یا ان میں سے کوئی ایک، سو امام مالک کی روایت ہے کہ آمین صرف مقتدی کہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کہا ہے کہ امام [illegible] ہے اس سے اختلاف [illegible] تقسیم ہے [illegible] تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت [illegible] تم خاموش رہو اور جب ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو (مسلم وغیرہ) اس حدیث [illegible] تقسیم [illegible] امام کے حصہ میں [illegible] ہے اور مقتدی کے حصہ میں آمین [illegible] تقسیم [illegible] صحیح نہیں۔ کیونکہ اسی حدیث کے اندر [illegible] صراحت ہے کہ اذا امن الامام فامنوا [illegible] اس کو کہا ہے [illegible] تقسیم [illegible] اس لئے احناف کہتے ہیں کہ [illegible] آمین کہیں خواہ امام ہو یا مقتدی ہو یا منفرد ہو۔ دوسرا اختلاف یہ ہے کہ آمین آہستہ کہنا افضل ہے یا آواز سے کہنا۔ [illegible] آہستہ کہنا حق ہے۔ امام شافعی کا قول قدیم [illegible] امام [illegible] قول قدیم [illegible] کا مذہب یہ ہے کہ امام و مقتدی سب [illegible] کہیں۔ یہی امام احمد کا قول ہے [illegible] حضرت وائل کی حدیث ہے کہ "جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ولا الضالین پڑھتے تو بلند آواز سے آمین کہتے تھے" (ابو داؤد [illegible]) [illegible] حدیث کے [illegible] سفیان نے [illegible] نقل کی ہے [illegible] حضرت شعبہ نے [illegible] کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں "خفض بها صوته" [illegible] دونوں روایتیں متعارض [illegible] ترجیح [illegible] آواز سے کہی [illegible] اس صورت میں دونوں روایتوں کا مفہوم صحیح ہو جاتا ہے [illegible] حدیث [illegible] کے پاس کوئی [illegible] ہے۔ [illegible] حضرت عبداللہ بن مسعود [illegible] آمین کے اخفا کا [illegible] (عبدالرزاق)

فائدہ

لفظ آمین میں چار لغتیں ہیں (۱) آمین مد کے ساتھ [illegible] (۲) امین بدون مد [illegible] (۳) آمین مد اور [illegible] (۴) [illegible] آمین [illegible] بہ معنی [illegible]

قولہ [illegible] تکبیر [illegible] کرے [illegible] اللہ اکبر [illegible] اکبر [illegible] کی [illegible] ہمزہ کو دراز کرے [illegible] امام [illegible] اللہ اکبر [illegible] لفظ [illegible] کے [illegible] کفر کا [illegible] ہے [illegible] بہر حال یہ بھی [illegible] غلطی ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔

ويكتفي الإمام بالتسميع والمؤتم بالتحميد والمنفرد يجمعهما [illegible] ثم [illegible]

[illegible] امام سمع اللہ لمن حمدہ [illegible] اور مقتدی ربنا لک الحمد [illegible] منفرد دونوں کو جمع کرے [illegible] سجدہ [illegible]

[illegible] وسجد بأنفه وجبهته [illegible]

[illegible] سجدہ کرے ناک اور پیشانی [illegible] ایک [illegible] مکروہ ہے [illegible] جائز [illegible]

ويجافي بطنه عن فخذيه ويوجه أصابع رجليه نحو القبلة ويسبح فيه ثلاثا والمرأة تنخفض

اور جدا رکھے پیٹ کو رانوں سے اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھے اور سجدہ میں تین بار تسبیح کہے اور عورت سجدہ پست کرے

وتلزق بطنها بفخذيها ثم رفع رأسه مكبرا وجلس مطمئنا وكبر وسجد مطمئنا

اور پیٹ رانوں سے ملائے پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور مطمئن ہو کر بیٹھ جائے اور تکبیر کہے اور اطمینان کے ساتھ دوسرا سجدہ کرے

وكبر للنهوض بلا اعتماد وقعود والثانية كالأولى إلا أنه لا يثني ولا يتعوذ ولا يرفع يديه إلا في فقعس صمعج

اور اٹھنے کے لئے تکبیر کہے بلا سہارا لئے اور بیٹھے اور دوسری رکعت پہلی کی طرح ہے مگر یہ کہ ثنا اور تعوذ نہ پڑھے اور رفع یدین نہ کرے مگر فقعس صمعج میں

وإذا فرغ من سجدتي الركعة الثانية افترش رجله اليسرى وجلس عليها ونصب يمناه ووجه أصابعه نحو القبلة

اور جب دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو جائے تو بایاں پاؤں بچھا دے اور اس پر بیٹھ جائے اور دایاں کھڑا کرے اور انگلیاں قبلہ رخ رکھے

ووضع يديه على فخذيه وبسط أصابعه وهي التشهد وقرأ تشهد ابن مسعود ولم يزد عليه في القعود الأول

اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھے اور انگلیاں کھولے اور وہ تشہد ہے اور تشہد ابن مسعود پڑھے اور پہلے قعدہ میں اس پر زیادتی نہ کرے اور پہلی دو کے بعد میں

واكتفى بالفاتحة فيما بعد الأوليين والقعود الثاني كالأول وتشهد وصلى على النبي عليه السلام ودعا بما يشبه ألفاظ القرآن والسنة

فاتحہ پر اکتفا کرے اور دوسرا قعدہ پہلے کی طرح ہے اور تشہد پڑھے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے اور ایسی دعا کرے جو الفاظ قرآن و حدیث کے مشابہ ہو

لا كلام الناس وسلم مع الإمام كالتحريمة عن يمينه ويساره ناويا القوم والحفظة والإمام في جانب الأيمن

نہ لوگوں کی گفتگو کے مشابہ اور امام کے ساتھ سلام پھیرے تحریمہ کی طرح دائیں اور بائیں جانب قوم اور محافظ فرشتوں کی نیت کرتے ہوئے اور امام کی دائیں جانب

أو الأيسر أو فيهما لو محاذيا وينوي الإمام بالتسليمتين ويجهر بقراءة الفجر وأولى العشاءين

یا بائیں جانب یا دونوں میں اگر برابر ہو اور امام دونوں سلاموں میں نیت کرے اور فجر اور عشاءین کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت جہر سے کرے

ولو قضاء والجمعة والعيدين ويسر في غيرها كمتنفل بالنهار وخير المنفرد فيما يجهر كمتنفل بالليل

اگرچہ قضا ہو اور جمعہ و عیدین میں اور ان کے علاوہ میں آہستہ پڑھے جیسے دن میں نفل پڑھنے والا اور منفرد کو جہری نماز میں اختیار ہے جیسے رات میں نفل پڑھنے والا

توضیح اللغۃ تجافی ... جدا رکھنا ... تنخفض ... پست کرے ... تلزق ملانا ... افترش بچھانا ... نصب کھڑا کرنا ... الحفظۃ ... محافظ فرشتے ... محاذیا ... برابر ... متنفل ... نفل پڑھنے والا۔

تشریح الفقہ قولہ واکتفی ... امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد۔ صاحبین فرماتے ہیں کہ امام بھی آہستہ سے ربنا لک الحمد کہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ آپ دونوں کو جمع کرتے تھے۔ (بخاری عن ابی ہریرہ وابن عمر، مسلم عن عبداللہ بن ابی اوفی) امام صاحب کی دلیل یہ حدیث مروی ہے کہ "جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو" (صحاح ستہ عن ابی ہریرہ، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن ابی موسیٰ الاشعری) اس حدیث سے تقسیم معلوم ہوتی ہے کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی ربنا لک الحمد کہے۔ ... فرماتے ہیں کہ منفرد بھی سمع اللہ لمن حمدہ کہے ... امام صاحب سے بھی ایک روایت یہی ہے ...

تنبیہ: صاحب ... کے حق میں ... (۱) ... صاحب سے مروی ہے۔
صاحب ... نے شیخ الاسلام سے اس کی تصحیح نقل کی ہے (۲) ... مصنف نے کتاب ... اور صاحب مبسوط نے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ولو ترك السورة في أوليي العشاء قرأها في الأخريين مع الفاتحة جهرا ولو ترك الفاتحة لا

[illegible]

وفرض القراءة آية وسنتها في السفر الفاتحة وأي سورة شاء وفي الحضر طوال المفصل لو فجرا

[illegible]

أو ظهرا وأوساطه لو عصرا أو عشاء وقصاره لو مغربا ويطال أولى الفجر فقط

[illegible]

ولم يتعين شيء من القرآن للصلاة ولا يقرأ المؤتم بل يستمع وينصت وإن قرأ الإمام آية الترغيب أو الترهيب

اور متعین نہیں ہے قرآن میں سے کوئی سورت نماز کے لئے اور مقتدی قرأت نہ کرے بلکہ سنے اور خاموش رہے اگرچہ امام آیت ترغیب یا ترہیب پڑھے

أو الترهيب	المؤتم	يستمع	ينصت	للصلاة	الإمام	آية	الترغيب

یہ قلب پڑھنے والا [illegible] سنے [illegible] پڑھنے والا اور وہ جو خاموش رہنے والا ہے [illegible]

تشریح الالفاظ قولہ ولو ترک [illegible] سے مشائخ کی ایک جماعت نے [illegible] فاتحہ کو [illegible] قرأت کی [illegible] سورت [illegible] پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے فاتحہ کو متصل اور سورت بعد میں اور آخری دو رکعتوں میں فاتحہ چھوڑ دی سب سورت کی قرأت کی [illegible] رکعتوں میں وہ فاتحہ کا اعادہ نہیں کرے گا یہ مسئلہ تو مرغینانی کے نزدیک ہے۔ امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ ان صورتوں میں [illegible] سورہ فاتحہ اور سورت میں سے ہر ایک اپنی جگہ پر واجب ہے تو سجدۂ سہو واجب ہوگا [illegible] یہاں قضا کرنے کی [illegible] نہ بیٹھی جائے یعنی قضا مؤخر کی [illegible] ترتیب اس طرح ہے کہ پہلے فاتحہ پڑھے پھر سورت پڑھے [illegible] رکعتوں میں صرف سورت پڑھی ہے تو آخری رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کی قضا کرے [illegible] صاف واجب ہے [illegible] صورت میں بات [illegible] کی [illegible] رکعتوں میں قضا ممکن ہے [illegible] کے مطابق سورہ فاتحہ پڑھ کر سورت کی قضا کرے گا۔

فائدہ: اس مسئلہ میں چار قول ہیں [illegible] میں مذکور ہوا اور یہی ظاہر الروایہ ہے [illegible] سورہ فاتحہ کو پہلے [illegible] امام ابو یوسف کا قول [illegible] میں [illegible] کی قضا کرے [illegible] فاتحہ سورت [illegible] قضا کرے [illegible] روایت [illegible] سورت کا مقدم کرنا [illegible] فاتحہ کا مقدم کرے۔

قولہ وفرض القراءۃ [illegible] قرأت کی مقدار امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک آیت ہے چھوٹی ہو یا بڑی [illegible] ایک چھوٹی آیت یا ایک بڑی آیت ہے [illegible] سورت [illegible] صاحبین کی دلیل ارشاد باری ہے فاقرؤوا ما تیسر من القرآن یعنی جو قرآن میں سے آسان ہو پڑھو [illegible] قرأت یہ ہے سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے کیونکہ روایت ہے کہ حضرت [illegible] نماز [illegible] قرأت کرتے (ابو داؤد، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ [illegible]) اور [illegible] حالت میں [illegible] طوال مفصل یعنی سورہ حجرات سے سورہ بروج تک مسنون ہے اور عصر و عشاء میں اوساط مفصل یعنی سورہ بروج سے لم یکن تک اور مغرب میں قصار مفصل یعنی لم یکن سے سورہ ناس تک [illegible] حضرت عمر نے ابو موسیٰ اشعری کے پاس مقدار قرأت کی تفصیل لکھ بھیجی تھی [illegible]۔

بحث قرأت خلف الامام

قولہ ولا یقرأ المؤتم یہاں سے مصنف یہ مسئلہ بیان فرما رہے ہیں کہ امام کے پیچھے مقتدی کچھ پڑھے یا نہیں [illegible] کہ مقتدی [illegible] قرأت نہ کرے سری ہو یا جہری [illegible] کی ایک جماعت کا [illegible] سعید بن المسیب [illegible] ابن عیینہ [illegible] امام اوزاعی [illegible] ابن مبارک [illegible] اوزاعی امام مالک [illegible] کے نزدیک جہری [illegible] ہیں امام شافعی کے نزدیک [illegible] نماز سری ہو یا جہری مقتدی فاتحہ پڑھے [illegible] سری نمازوں میں [illegible] ہے۔

اوزاعی، ثوری کا ہے۔ امام شافعی کی دلیل یہ ہے کہ امام و مقتدی جس طرح دوسرے ارکان قیام، رکوع، سجدہ وغیرہ میں شریک ہیں اسی طرح رکن قراءت میں بھی شریک ہونے چاہئیں۔ دوسری دلیل حضرت عبادہ بن صامت کی مرفوع حدیث "لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب" ہے یعنی نماز ہی نہیں جس نے فاتحہ نہ پڑھی (متفق علیہ) اور استدلال یہ ہے کہ حدیث میں بالاطلاق قراءت فاتحہ کو واجب قرار دیا ہے کیونکہ اس میں امام، منفرد و مقتدی وغیرہ کی کوئی تخصیص نہیں۔ پس مقتدی پر بھی واجب ہے۔ احناف کی دلیل قرآن پاک کی آیت ہے "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا" جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو۔ علامہ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے یہ ارشاد قرآن پاک کی عظمت کے اظہار کے لئے فرمایا ہے۔ جب کہ حکم قرآن کی تعظیم و احترام کے واسطے دیا گیا ہے تو نماز میں بھی امام جہر سے قراءت کرے یا سرّاً مقتدی کو خاموش رہنا چاہئے۔ امام مسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔ شیخ عبدالحق نے یہ بھی لکھا ہے کہ بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت "واذا قرئ القرآن" نماز کے بارے میں ہے اور یہی مجاہد نے بھی کہا ہے۔ امام بیہقی نے سفیان ثوری سے ابو ہاشم اسماعیل بن کثیر کے واسطے سے حضرت مجاہد سے روایت کی ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں ہے۔ مجاہد، سعید بن جبیر، ضحاک، ابراہیم نخعی، قتادہ، شعبی، سدی، عبدالرحمٰن وغیرہم سے مروی ہے کہ وہ آیت مذکورہ نماز کے بارے میں ہے۔ امام احمد [illegible] کی وجہ کہ علاوہ اس پر اتفاق ہے کہ آیت نماز کے بارے میں ہے۔ دوسری دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "من کان له امام فقراءة الامام له قراءة" جس کا امام ہو تو امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہے (ابن ماجہ، دارقطنی، بیہقی، ابن عدی، طبرانی، احمد بن منیع، بیہقی، مالک، محمد، طحاوی، طبرانی، ابن عدی عن ابن عمر، ابو سعید عن ابی ہریرہ و ابن عباس، ابن ہمام، ابی انس) علامہ عینی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث طرق متعددہ سے حضرت جابر بن عبداللہ، ابن عمر، ابو سعید خدری وغیرہم سے مروی ہے اور ابن ہمام نے لکھا ہے کہ یہ حدیث جابر بن عبداللہ سے بھی متعدد اسانید کے ساتھ مروی ہے اور صحیح اسناد کے ساتھ مرفوعاً ثابت ہے چنانچہ بقول حافظ ابن کثیر اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند میں حضرت جابر سے مرفوعاً روایت کیا ہے جو بشرط امام مسلم صحیح ہے۔ حضرت جابر سے موقوف بھی مروی ہے۔ [illegible] امام احمد کا اس کو روایت کرنا اس کی صحت کی دلیل ہے کیونکہ امام احمد نے کوئی روایت [illegible] دارقطنی کا یہ کہنا کہ حضرت جابر کی مرفوع روایت ضعیف ہے ضعیف ہے۔ احمد بن منیع نے اپنی مسند میں سفیان و شریک سے مرفوع روایت کی ہے۔ دارقطنی و بیہقی کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ سفیان و شریک نے اس حدیث کو "عن عبداللہ بن شداد عن النبی" بلا ذکر جابر کے مرسلاً روایت کیا ہے۔

قولہ والقائل الخ یعنی جو شخص منبر سے دور ہو اور آواز نہ سن رہا ہو جب بھی وہ خاموش رہنا چاہئے۔ کیونکہ سننا اور خاموش رہنا دونوں فرض ہیں اگر دوری کی وجہ سے سننا ممکن نہیں تو دوسرا فرض خاموش رہنا ممکن ہے لہذا اسی پر قائم رہے۔

[illegible]

باب الامامة

باب امامت کے بیان میں

قوله باب الامامة امامت کی دو قسمیں ہیں امامت کبریٰ اور امامت صغریٰ [illegible] امامت کبریٰ کی تعریف یہ ہے [illegible] کی اصطلاحی تعریف یہ ہے [illegible] امامت کبریٰ سے ماخوذ [illegible] کہ اس کی تعریف میں نقل ہے کیونکہ مقتدی صرف امامت کا [illegible] ہے [illegible] کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بیان [illegible] امامت [illegible] مسائل [illegible] ضروری اور الاہمیت [illegible] امامت [illegible] مقتدیوں کے [illegible] سے [illegible] امامت [illegible] نماز [illegible] مقتدی [illegible] (۲) [illegible] اگر امام اور مقتدی کے درمیان [illegible] حائل ہو تو اقتدا نہ ہوگی۔ (۳) [illegible] اگر امام [illegible] اور مقتدی [illegible] ہوگی (۴) مقتدی کے [illegible] امام کی [illegible] تو اقتدا صحیح نہ ہوگی۔ (۵) [illegible] مقتدی کی [illegible] امام سے [illegible] (۶) مقتدی [illegible] امام کے [illegible] (۷) مقتدی کو اپنے امام کے [illegible] (۸) مقتدی کو اپنے امام کا حال معلوم ہو [illegible] اور [illegible] (۹) مقتدی کے لئے [illegible] امام ارکان [illegible] مقتدی [illegible] امام [illegible] درست [illegible] ہوگی [illegible] امامت کے لئے بھی چھ شرطیں ہیں (۱) اسلام (۲) بلوغ (۳) عقل (۴) مرد ہونا (۵) قراءت (۶) [illegible] ہونا [illegible] امامت [illegible] کیا ہے۔

يقيني من يروم ادراك شرطه القدوة | فذلك عشر فادراك مسددا
لتأخر موضع وتعيين انتقال من | به ائتم مع كون المكانين واحدا
وكون امام ليس دون تبيعه | بشروط واركان لديه الاقتداء
مشاركه في كل ركن علمه | بحال امام حل او صار مبعدا
وان لا تحاذيه التي معه اقتدت | وصحة ماهذي الامام من ابتداء
كذلك اتحاد الفرض به تمامها | وست شروط للامامة في المدى
بلوغ واسلام وعقل وذكورة | قراءة مجرود وفقد مانع الصدا

الجماعة سنة مؤكدة والأعلم حق بالإمامة ثم الأقرأ ثم الأورع ثم الأسن

[illegible]

تشریح [illegible]

فائدہ [illegible]

قولہ والاعلم [illegible]

وکرہ امامۃ العبد والاعرابی والفاسق والمبتدع والاعمی وولد الزنا وتطویل الصلوۃ وجماعۃ النساء

اور مکروہ ہے امامت غلام کی اور گنوار کی اور فاسق کی اور بدعتی کی اور اندھے کی اور ولد الزنا کی اور نماز کو طول دینا اور عورتوں کی جماعت

فان فعلن یقف الامام وسطھن کالعراۃ ویقوم الواحد عن یمینہ والاثنان خلفہ

پس اگر عورتیں جماعت کریں تو امام ان کے بیچ میں کھڑی ہو جیسے ننگوں کی جماعت میں اور ایک مقتدی امام کے دائیں جانب کھڑا ہو اور دو پیچھے کھڑے ہوں

توضیح اللغۃ [illegible]

تشریح الفقہ قولہ وکرہ [illegible]

[illegible]

قولہ وتطویل الصلوۃ [illegible]

قولہ وجماعۃ النساء [illegible]

ويصف الرجال ثم الصبيان ثم الخنثى ثم النساء فان حاذته امرأة مشتهاة في صلوة مشتركة تحريمة وادآء [illegible]

[illegible]

في مكان متحد بلا حائل فسدت صلوته ان نوى الامام امامتها ولا يحضرن الجماعات

[illegible]

[illegible]

تشریح: [illegible]

[illegible]

ولا يقتدي رجل بامرأة وصبي وطاهر بمعذور وقارئ بأمي ومكتس بعار

اور اقتدا نہ کرے مرد کسی عورت کی، بچہ کے پیچھے اور طاہر کی معذور کے اور قاری کی ان پڑھ کے اور کپڑا پہنے ہوئے کی ننگے کے

وغير مؤم بموم ومفترض بمتنفل وبمفترض آخر لا اقتداء متوضئ بمتيمم

اور اشارہ سے نہ پڑھنے والے کی اشارہ کرنے والے کے اور فرض پڑھنے والے کی نفل پڑھنے والے کے پیچھے، مگر وضو کرنے والے کی تیمم کرنے والے کے پیچھے

وغاسل بماسح وقائم بقاعد وبأحدب وموم بمثله

اور دھونے والے کی مسح کرنے والے کے پیچھے اور کھڑے ہونے والے کی بیٹھنے والے کے اور کبڑے کے پیچھے اور اشارہ کرنے والے کی اپنے جیسے کے پیچھے

ومتنفل بمفترض وإن ظهر أن إمامه محدث أعاد وإن أم أمي قوما وقارئا

اور نفل پڑھنے والے کی فرض پڑھنے والے کے پیچھے، اگر ظاہر ہوا کہ امام بے وضو تھا تو نماز لوٹائے اور اگر امامت کی ان پڑھ نے قاری کی

أو استخلف أميا في الأخريين فسدت صلوتهم

یا ان پڑھ کو خلیفہ بنا دیا آخری دو رکعتوں میں تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

توضیح اللغة امی ان پڑھ، مکتسی لباس پہننے والا، عار ننگا، مومی اشارہ کرنے والا، احدب کبڑا، [illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ ولا یقتدی الخ مرد کے لئے عورت کی اقتدا کرنا صحیح نہیں کیونکہ ... [illegible]

[illegible]

قولہ لا اقتداء الخ تیمم کرنے والے کے پیچھے وضو کرنے والے کی اقتدا ... [illegible]

[illegible] آپ [illegible] حال دریافت [illegible] عرض کیا کہ [illegible]
حالت جنابت میں نماز پڑھا [illegible] حضرت [illegible] سردی کی حالت میں
[illegible] مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر غسل کروں تو ہلاک ہو جاؤں گا اس لئے میں نے اللہ تعالیٰ کے قول «ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما»
[illegible] حضرت [illegible] ہنس [illegible]
[illegible] کچھ نہیں فرمایا۔

[illegible] نماز [illegible] اس لئے [illegible]
[illegible] کی طرح [illegible] نماز پڑھ [illegible]
[illegible] صورتوں میں مقتدی کی جماعت [illegible]
[illegible] حدیث [illegible] نماز پڑھے [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نماز [illegible]
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible] اس صورت میں [illegible]
[illegible] مقتدی کی [illegible]

[illegible] امام [illegible] حالت [illegible] نماز [illegible]
[illegible] امام [illegible] مقتدی [illegible]
[illegible] امام [illegible]
[illegible] حدیث [illegible] نماز [illegible]
[illegible] امام [illegible] نماز [illegible]
[illegible]

[illegible] امام [illegible] نماز
[illegible] امام [illegible] قرأت [illegible]
[illegible] امام [illegible] نماز [illegible]
[illegible] قرأت
[illegible]
[illegible]

بَابُ الْحَدَثِ فِي الصَّلٰوةِ

باب نماز میں بے وضو ہو جانے کے بیان میں

[illegible]

[illegible]

وإن خرج من المسجد بظن الحدث أو جن أو احتلم أو أغمي عليه استقبل وإن سبقه الحدث بعد التشهد توضأ

اور اگر مسجد سے باہر نکل گیا حدث کے گمان سے یا دیوانہ ہو گیا یا احتلام ہو گیا یا بیہوش ہو گیا تو از سر نو پڑھے گا۔ اور اگر حدث سبقت کر گیا تشہد کے بعد تو وضو کرے

وسلم وإن تعمده في هذه الحالة أو تكلم أو عمل عملا ينافي الصلاة تمت صلاته وإن رأى المتيمم الماء أو كان ماسحا فانقضت مدة مسحه

اور سلام پھیرے اور اگر قصداً کیا اس حالت میں یا بات کی یا کوئی ایسا عمل کیا جو نماز کے منافی ہے تو پوری ہو گئی نماز، اور اگر متیمم نے پانی دیکھا یا مسح کرنے والا تھا پس مسح کی مدت

أو نزع خفيه بعمل يسير أو كان أميا فتعلم سورة أو عريانا فوجد ثوبا أو موميا فقدر على الركوع والسجود أو تذكر فائتة

پوری ہو گئی یا موزے اتارے عمل قلیل سے، یا اُمّی تھا پس سیکھ لی ایک سورت، یا ننگا تھا پس کپڑا پا لیا، یا اشارہ سے پڑھنے والا تھا پس قادر ہو گیا رکوع و سجدہ پر، یا یاد آئی قضا نماز

أو استخلف أميا أو طلعت الشمس في الفجر أو دخل وقت العصر في الجمعة

یا خلیفہ بنایا اُمّی کو یا آفتاب طلوع ہو گیا فجر کی نماز میں یا داخل ہو گیا عصر کا وقت جمعہ کی نماز میں

أو سقطت جبيرته عن برء أو زال عذر المعذور

یا گر گئی پٹی اچھا ہونے کی وجہ سے یا زائل ہو گیا عذر معذور کا

توضیح اللغۃ قولہ وان خرج الخ اگر کوئی شخص یہ گمان کر کے کہ حدث ہو گیا ہے مسجد سے نکل گیا پھر معلوم ہوا کہ حدث نہیں ہوا تھا تو وہ از سر نو نماز پڑھے اور اگر مسجد سے باہر نہ نکلا ہو تو امام محمد کے قول پر [illegible] صورت میں بھی از سر نو پڑھے گا [illegible] خروج [illegible] استحسان یہ ہے کہ [illegible] اصلاح [illegible] نماز میں جنون طاری ہو گیا یا [illegible] تو بھی از سر نو پڑھے کیونکہ [illegible] سے کم [illegible] ہے۔

قولہ وان سبقہ الخ تشہد کے بعد حدث لاحق ہو تو وضو کر کے آ کر سلام پھیرے کیونکہ [illegible] باقی ہے [illegible] نماز کی تکمیل [illegible] تشہد کے بعد قصداً حدث کیا یا منافی نماز کوئی اور کام کیا تو نماز پوری ہو گئی کیونکہ [illegible] ہے [illegible] کا تقاضا یہی ہے۔

قولہ وبطلت الخ یہاں سے مسئلہ اثنا عشریہ کا بیان ہے جن میں بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد [illegible] امام صاحب کے نزدیک نماز باطل ہو جاتی ہے صاحبین کے نزدیک باطل نہیں ہوتی۔ (۱) متیمم نے پانی دیکھ لیا (۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) اُمّی نے [illegible] قرآن سیکھ لیا۔ (۵) ننگے نے [illegible] (۶) اشارہ سے نماز پڑھنے والا رکوع سجدہ پر قادر ہو گیا۔ (۷) صاحب ترتیب کو فوت شدہ نماز یاد آ گئی۔ (۸) امام نے کسی اُمّی کو خلیفہ بنا دیا۔ (۹) فجر کی نماز میں آفتاب طلوع ہو گیا۔ (۱۰) جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت داخل ہو گیا۔ (۱۱) زخم اچھا ہونے پر پٹی گر گئی۔ (۱۲) معذور کا عذر جاتا رہا۔ ان تمام صورتوں میں امام صاحب کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی کیونکہ [illegible] [illegible] واجب [illegible] سلام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے بعد اقامت کی نیت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

[illegible]

وصح استخلاف المسبوق فلو اتم صلوة الامام قدم مدركا ليسلم بهم وتفسد بالمنافي صلوة

اور مسبوق کا خلیفہ بنانا صحیح ہے پس اگر اس نے امام کی نماز پوری کر لی تو آگے کرے کسی مدرک کو تاکہ سلام پھیرے ان کے ساتھ اور فاسد ہو جائیگی منافی صلوٰۃ سے امام کی نماز

دون القوم كما تفسد بقهقهة الامام وحدثه عمدا لا بخروجه من المسجد وكلامه

نہ کہ قوم کی جیسے امام کا قہقہہ اور اس کا حدث عمداً نہ کہ اس کا مسجد سے نکل جانا اور بات کرنا

ولو احدث في ركوعه او سجوده توضأ وبنى واعادهما ولو ذكر راكعا او ساجدا سجدة فسجدها

اور اگر اسے حدث ہو جائے رکوع میں یا سجدہ میں تو وضو کرے اور بنا کرے اور ان دونوں کا اعادہ کرے اور اگر رکوع یا سجدہ میں یاد آیا کہ سجدہ رہ گیا ہے اور اس کو کر لیا

لم يعدهما وتعين المأموم الواحد للاستخلاف بلا نية

تو ان دونوں کا اعادہ نہیں کرے گا اور متعین ہو جاتا ہے ایک مقتدی خلیفہ بنانے کے لئے بغیر نیت کے

تشریح الفاظ: قولہ وصح الخ مسبوق [illegible] امام کے ساتھ شریک ہوا [illegible] سلام کو کوئی حدث لاحق ہو گیا تو ایسی صورت میں کسی مدرک کو خلیفہ بنانا چاہئے مسبوق کو خلیفہ بنانا [illegible] امام کی نماز پوری کرنے کے بعد خود سلام نہیں پھیر سکتا [illegible] مسبوق کو خلیفہ بنا دیا جائے تو [illegible] کیونکہ [illegible] مسبوق خلیفہ نے [illegible] کی نماز حاصل کر لے [illegible] مسبوق [illegible] فاسد ہو [illegible] وہ حضرات [illegible] وجہ سے [illegible] شروع سے [illegible] نماز حاصل نہیں [illegible] اس لئے ان کی نماز فاسد [illegible] امام [illegible] [illegible] معتبر [illegible] کی نماز فاسد ہو جائیگی [illegible] [illegible] شریک [illegible] ہیں۔

قولہ ولو احدث الخ اگر کسی کو رکوع یا سجدہ میں حدث لاحق ہو جائے تو [illegible] کیونکہ [illegible] طہارت [illegible] رکوع یا سجدہ میں [illegible] کا اعادہ [illegible] [illegible] یہ مسئلہ [illegible] طہارت [illegible] ضروری ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اولی [illegible] [illegible] سجدہ [illegible] بیان ہے اور [illegible] میں [illegible] کا بیان ہے۔

حواشی

[illegible]

[illegible]

باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها

باب مفسدات ومکروہات نماز کے بیان میں

يفسد الصلوٰة التكلم والدعاء بما يشبه كلامنا والأنين والتأوه والتأفيف والبكاء بصوت من وجع أو مصيبة

[illegible]

لا من ذكر جنة أو نار والتنحنح بلا عذر وجواب عاطس بيرحمك الله

[illegible]

توضیح اللغۃ [illegible]

قولہ باب ما یفسد [illegible]

قولہ یفسد الصلوٰۃ [illegible]

[illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ [illegible]

[illegible]

فائدہ

[illegible]

تنبیہ

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

وافتتاح العصر او التطوع لا الظهر بعد ركعة الظهر ولو آية في مصحف واكله وشربه ولا نظره الى مكتوب

[illegible]

وفهمه ومرور مار في الصحراء او مسجد كبير بين يديه او في موضع سجوده لا تفسد وان اثم

[illegible]

وكره عبثه بثوبه او بدنه وقلب الحصى الا للسجود مرة وفرقعة الاصابع وتشبيكها والتخصر والالتفات

[illegible]

والاقعاء وافتراش ذراعيه ورد السلام بيده والتربع بلا عذر وعقص شعره وكف ثوبه

[illegible]

وسدله والاندراج وتغميض عينيه وقيام الامام في المحراب لا سجوده فيه

[illegible]

لغات: [illegible]

تشریح: [illegible]

[illegible]

وانفراد الإمام على الدكان وعكسه ولبس ثوب فيه تصاوير وأن يكون فوق رأسه أو بين يديه أو بحذائه صورة

تنہا امام کا دکان پر کھڑا ہونا اور اس کا عکس اور ایسا کپڑا پہننا جس میں تصویریں ہوں اور یہ کہ ہو سر پر یا اس کے سامنے یا اس کے برابر میں تصویر

إلا أن تكون صغيرة أو مقطوعة الرأس أو لغير ذي روح وعد الآي والتسبيح لا قتل الحية والعقرب

الا یہ کہ بہت چھوٹی ہو یا سر کٹی ہو یا بے جان کی تصویر ہو اور آیتوں اور تسبیحوں کا شمار کرنا اور مکروہ نہیں ہے سانپ اور بچھو کو مارنا

والصلاة إلى ظهر قاعد يتحدث وإلى مصحف أو سيف معلق أو شمع أو سراج

اور بیٹھے ہوئے باتیں کرنے والے کی پشت کی طرف یا قرآن کی طرف یا لٹکی ہوئی تلوار کی طرف یا شمع یا چراغ کی طرف نماز پڑھنا

أو على بساط فيه تصاوير إن لم يسجد عليها فصل كره استقبال القبلة بالفرج في الخلاء

اور ایسے فرش پر نماز پڑھنا جس پر تصویریں ہوں بشرطیکہ تصویروں پر سجدہ نہ کرے۔ (فصل) مکروہ ہے قبلہ کی طرف منہ کرنا پیشاب پاخانہ میں

واستدبارها وغلق باب المسجد والوطء فوقه والبول والتخلي لا فوق بيت فيه مسجد

اور اس کی طرف پشت کرنا اور مسجد کا دروازہ بند کرنا اور اس کی چھت پر صحبت کرنا اور پیشاب پاخانہ کرنا نہ کہ اس گھر کے اوپر جس میں مسجد ہو

ولا نقشه بالجص وماء الذهب

اور نہ مسجد کا نقش کرنا چونے اور سونے کے پانی سے منقش کرنا

توضیح اللغۃ خلاء، بیت الخلاء … فرج، شرمگاہ … بچھو … نقش … جص، چونا … ماء الذہب، سونے کا پانی۔

تشریح الفقہ قولہ کرہ استقبال … بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف منہ یا پشت کرنا مکروہ ہے … امام صاحب … روایت … کیونکہ پشت کرنے میں … قبلہ کی طرف … امام شافعی … ہے …

قولہ و غلق باب المسجد … مسجد کا دروازہ بند کرنا مکروہ ہے کیونکہ … نماز سے روکنے کے مشابہ ہے … مسجد کی چھت پر … پیشاب پاخانہ اور صحبت کرنا حرام ہے … مسجد کی چھت کا حکم … ہے …

…

بَابُ الْوِتْرِ وَالنَّوَافِلِ

باب وتر اور نوافل کے بیان میں

اَلْوِتْرُ وَاجِبٌ وَهُوَ ثَلٰثُ رَكْعَاتٍ بِتَسْلِيْمَةٍ وَقَنَتَ فِي الثَّالِثَةِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَبَدًا بَعْدَ التَّكْبِيْرِ

ترجمہ: وتر واجب ہے اور وہ تین رکعتیں ہیں ایک سلام کے ساتھ اور دعاء قنوت پڑھے تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے ہمیشہ تکبیر کے بعد

ویقرء	فی	کل	رکعۃ	منہ	الفاتحۃ	وسورۃ
اور	پڑھے	ہر	رکعت	اس کی	فاتحہ	اور سورت

تشریح: مصنف رحمہ اللہ [illegible] وتر کا لغوی معنی طاق (مفرد) اصطلاح [illegible] تین رکعت [illegible] مخصوص نماز کو کہتے ہیں جو عشاء کے بعد [illegible] نافلہ [illegible] ہے اور نفل [illegible] غنیمت [illegible] [illegible]

قوله الوتر واجب: وتر کے متعلق ائمہ مذاہب کے تین مذہب ہیں (۱) فرض ہے [illegible] (۲) سنت [illegible] (۳) واجب [illegible] [illegible]

(تعداد رکعات وتر)

قوله وهو ثلث ركعات: وتر کی [illegible] [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] الاعلیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] امام [illegible]

[illegible]

[illegible] امام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] امام [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] امام [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ولا يقنت لغيره ويتبع المؤتم قانت الوتر لا الفجر

اور قنوت نہ پڑھے وتر کے علاوہ میں اور مقتدی پیروی کرے قنوت وتر پڑھنے والے کی نہ کہ قنوت فجر پڑھنے والے کی

فصل في السنن والنوافل السنة قبل الفجر وبعد الظهر والمغرب والعشاء ركعتان

اور سنت فجر سے پہلے، ظہر کے بعد اور مغرب و عشاء کے بعد دو رکعتیں ہیں

وقبل الظهر والجمعة وبعدها اربع بتسليمة وندب الاربع قبل العصر والعشاء وبعده والست بعد المغرب

اور ظہر سے پہلے اور جمعہ سے پہلے اور اس کے بعد چار ہیں ایک سلام سے اور مستحب ہیں چار عصر اور عشاء سے پہلے اور عشاء کے بعد اور چھ مغرب کے بعد

وكره الزيادة على اربع بتسليمة في نفل النهار وعلى ثمان ليلا

اور مکروہ ہے ایک سلام کے ساتھ چار رکعت سے زیادہ پڑھنا دن کی نفلوں میں اور آٹھ سے زیادہ رات کی نفلوں میں

والافضل فيهما رباع وطول القيام احب من كثرة السجود

اور افضل دونوں میں چار چار رکعتیں ہیں اور دیر تک کھڑا رہنا پسندیدہ ہے بہ نسبت زیادہ سجدہ کرنے کے

سنن ونوافل کا بیان

تشریح الفقہ: قولہ ولا یقنت لغیرہ اور غیر وتر میں قنوت نہ پڑھے کیونکہ مصنف کے نزدیک وتر کے علاوہ کسی نماز میں قنوت مشروع نہیں ہے اور امام شافعی کے نزدیک فجر میں قنوت ہے جو خلفاء راشدین، ابن عباس، [illegible] ابو موسیٰ اشعری، [illegible] عازب وغیرہ [illegible] سے ثابت ہے۔ [illegible] نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر فجر میں قنوت پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ دنیا کو چھوڑا۔ [illegible] روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت انس سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قبائل عرب پر بددعا کی پھر چھوڑ دیا۔ تو حضرت انس نے انکار کیا اور کہا کہ آنحضرت فجر میں برابر قنوت پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ دنیا کو چھوڑا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ قنوت درحقیقت قنوت نازلہ تھا جو منسوخ ہو گیا کیونکہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ فجر میں قنوت پڑھا پھر چھوڑ دیا [illegible] اس سے پہلے یا بعد [illegible] (بزار، طبرانی، ابن ابی شیبہ) حضرت انس والی حدیث [illegible] کی اسناد میں ابو جعفر رازی [illegible] ہے جس کے متعلق امام احمد [illegible] اور ابن حبان [illegible] نے اس کی توثیق کی ہے [illegible] حدیث [illegible] حسن قرار دیا ہے [illegible] حضرت انس [illegible] قنوت فجر مروی [illegible] میں تصریح ہے کہ ایک ماہ کے بعد ترک کر دیا [illegible] نے عاصم [illegible] سے روایت کی ہے کہ ہم نے حضرت انس بن مالک سے دریافت کیا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھتے رہے آپ نے فرمایا کہ [illegible] آنحضرت نے صرف ایک ماہ تک چند قبائل عرب پر ...... بددعا کی تھی [illegible] روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] کے پاس گیا حضرت انس نے فجر کی نماز میں [illegible] (طبرانی [illegible]) [illegible] روایت کی ہے کہ [illegible] نماز فجر میں [illegible] آپ قنوت نہیں پڑھتے؟ فرمایا کہ [illegible] کرتے ہیں کہ [illegible] بدعت [illegible] بالکل [illegible] ہے کہ [illegible] نماز [illegible] ہو جاتی ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قراءت وترک قراءت کا بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	ق	ق	ق	ق	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	ب	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	ب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	ب	ب	[illegible]	ق	[illegible]
[illegible]	ق	ق	ق	ق	۵
[illegible]	[illegible]	ق	ق	ق	[illegible]
[illegible]	ب	ق	ق	ق	[illegible]
[illegible]	ق	ب	ب	ق	[illegible]
[illegible]	ق	ب	ق	ق	[illegible]
[illegible]	ب	ق	ق	ق	[illegible]
[illegible]	ق	ق	ق	ق	۱۱
[illegible]	ق	ب	ق	ب	[illegible]
[illegible]	ب	ق	ب	ق	۱۳
[illegible]	ل	ق	ق	ق	[illegible]
[illegible]	ل	ق	ق	ق	
[illegible]	ق	ق	ق	ب	

[illegible]

[illegible]

تراویح کا بیان

[illegible]

بَابُ اِدْرَاكِ الْفَرِيْضَةِ

باب فرض نماز میں ملنے کے بیان میں

مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً مِنَ الظُّهْرِ فَأُقِيْمَ يُتِمُّ شَفْعًا وَيَقْتَدِيْ وَلَوْ صَلّٰى ثَلَاثًا يُتِمُّ وَيَقْتَدِيْ مُتَطَوِّعًا

ظہر کی ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ تکبیر ہوگئی تو دو پوری کرکے اقتدا کرے اور اگر تین پڑھ چکا تھا تو پوری کر کے نفل کی نیت سے اقتدا کرلے

فَإِنْ صَلّٰى رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ أَوِ الْمَغْرِبِ فَأُقِيْمَ يَقْطَعُ وَيَقْتَدِيْ وَكُرِهَ خُرُوْجُهُ مِنْ مَسْجِدٍ أُذِّنَ فِيْهِ حَتّٰى يُصَلِّيَ

پس اگر فجر یا مغرب کی ایک رکعت پڑھتے ہی تکبیر ہوگئی تو توڑ کر اقتدا کرلے اور مکروہ ہے اس کو اس مسجد سے نکلنا جس میں اذان ہوگئی ہو یہاں تک کہ نماز پڑھ لے

إِلَّا إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعِشَاءَ إِلَّا إِنْ شَرَعَ فِي الْإِقَامَةِ

مگر جب ظہر اور عشاء ایک بار پڑھ چکا ہو تو مکروہ نہیں مگر ظہر و عشاء میں جبکہ تکبیر شروع ہو گئی ہو

تشریح الفقہ قولہ صلی رکعۃ الخ یعنی اگر کسی نے تنہا نماز فرض شروع کی اور رکعت پوری ہونے سے پہلے اسی نماز کے لئے اقامت کہی گئی یعنی جماعت شروع ہوگئی تو اپنی نماز توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور اگر ایک رکعت پڑھ چکا تو اب دیکھا جائے گا کہ اگر نماز چار رکعت کی ہے جیسے ظہر تو ایک رکعت اور پڑھ کر سلام پھیر کے جماعت میں شریک ہو جائے تاکہ پڑھی ہوئی رکعتیں باطل ہونے سے بھی محفوظ ہو جائیں اور فضیلت جماعت بھی حاصل ہو جائے۔ امام شافعی کی بھی ایک روایت یہی ہے اور اگر تین پڑھ چکا ہو تو چوتھی پوری کر کے جماعت میں نفل کی نیت سے شامل ہو جائے کیونکہ تین پڑھنے کے بعد توڑنے کی گنجائش نہیں اس لئے کہ اکثر کو کل کا حکم ہوتا ہے اور چونکہ پہلی نماز میں فرض کی نیت کی تھی اس لئے وہ فرض ہوگی اور جماعت میں نفل کی نیت ہوگی۔ اور اگر تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کر دے یعنی بیٹھ کر سلام پھیر دے پھر کھڑے ہو کر امام کے ساتھ شامل ہو جائے یا کھڑے کھڑے ایک تکبیر کہہ کر شامل ہو جائے یہی قول اصح ہے اور یہی مختار مشائخ ہے۔

قولہ فان صلی رکعۃ الخ اور اگر فجر کی نماز میں ایک رکعت پڑھ چکا ہے تو توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے کیونکہ اگر دوسری رکعت بھی پڑھ لے گا تو نماز پوری ہو جائے گی اور جماعت میں شریک نہ ہو سکے گا کیونکہ فجر کے بعد نفل مکروہ ہیں ۔۔۔ اور یہی حکم مغرب کا بھی ہے۔ چنانچہ حدیث ابن عمر میں ہے ۔۔۔ مغرب ۔۔۔ اور امام مالک ۔۔۔ امام شافعی اور امام احمد فرماتے ہیں کہ مغرب کی جماعت میں شامل ہو کر چوتھی رکعت ملا لے کیونکہ تین پڑھنے کے بعد ایک رکعت اور پڑھ لے تاکہ چار رکعات مشروع طریقہ پر ہو جائیں ۔۔۔ حسن بصری سے اسی کو اختیار کیا ہے۔ ۔۔۔ کہ صاحبین کے یہاں تین رکعت نفل ۔۔۔ صاحبین کے یہاں ۔۔۔ ہے لیکن ۔۔۔ ہے کہ تین رکعت نفل مشروع نہیں۔

قولہ وکرہ الخ کسی مسجد میں ۔۔۔ اذان ہو جائے تو بلا عذر ۔۔۔ جو مسجد میں آئے تو بغیر نماز پڑھے مسجد سے نکلنا مکروہ ہے کیونکہ حدیث میں اس کی ممانعت ہے (ابن ماجہ) ۔۔۔ نماز پڑھ چکا ہو ۔۔۔ اس سے مستثنیٰ ہے ۔۔۔ دوسری جگہ کا انتظام ۔۔۔ محلہ کی مسجد میں پڑھتا ۔۔۔ ہو ۔۔۔ ان صورتوں میں ۔۔۔ ہے ۔۔۔ حدیث ۔۔۔ تو نکلنا جائز ہے، نیز اگر کسی ضرورت سے جانا ہو ۔۔۔ نکلے تب بھی جائز ہے ۔۔۔ ہو چکا ہے ۔۔۔ نکلے ۔۔۔ بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ البتہ اگر اقامت شروع ہو ۔۔۔ مکروہ ہے کیونکہ ان دو نمازوں کے بعد نفل مکروہ نہیں ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب قضاء الفوائت

باب قضا نمازوں کے بیان میں

[illegible]

[illegible]

بَابُ سُجُودِ السَّهْوِ

باب سجدۂ سہو کے بیان میں

يَجِبُ بَعْدَ السَّلَامِ سَجْدَتَانِ بِتَشَهُّدٍ وَتَسْلِيمٍ بِتَرْكِ وَاجِبٍ وَإِنْ تَكَرَّرَ بِسَهْوِ إِمَامِهِ لَا بِسَهْوِهِ

واجب ہیں سلام کے بعد دو سجدے تشہد اور سلام کے ساتھ ترک واجب کی وجہ سے اگرچہ ترک واجب مکرر ہو جائے امام کی بھول سے نہ کہ مقتدی کی،

وَإِنْ سَهَا عَنِ الْقُعُودِ الْأَوَّلِ وَهُوَ إِلَيْهِ أَقْرَبُ عَادَ وَإِلَّا لَا وَيَسْجُدُ لِلسَّهْوِ وَإِنْ سَهَا عَنِ الْأَخِيرِ عَادَ مَا لَمْ

اگر پہلا قعدہ بھول کر کھڑا ہو اور ابھی قعدہ سے قریب ہے تو لوٹ جائے ورنہ نہیں اور سجدۂ سہو کرے، اور اگر آخری قعدہ بھول گیا تو لوٹ آئے جب تک

يَسْجُدْ وَسَجَدَ لِلسَّهْوِ فَإِنْ سَجَدَ بَطَلَ فَرْضُهُ بِرَفْعِهِ وَصَارَتْ نَفْلًا فَيَضُمُّ سَادِسَةً وَإِنْ قَعَدَ فِي الرَّابِعَةِ ثُمَّ قَامَ

سجدہ نہ کرے اور سجدۂ سہو کرے، اور اگر سجدہ کر لیا تو باطل ہو گئے اس کے فرض سر اٹھانے سے، اور نماز نفل ہو گئی پس چھٹی رکعت ملا لے اور اگر چوتھی میں بیٹھ کر کھڑا ہو گیا

عَادَ وَسَلَّمَ وَإِنْ سَجَدَ لِلْخَامِسَةِ تَمَّ فَرْضُهُ وَضَمَّ سَادِسَةً لِتَصِيرَ الرَّكْعَتَانِ نَفْلًا وَسَجَدَ لِلسَّهْوِ

تو لوٹ آئے اور سلام پھیرے، اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا تو فرض پورے ہو گئے، اور چھٹی رکعت ملا لے تاکہ دو رکعتیں نفل ہو جائیں اور سجدۂ سہو کرے

وَلَوْ سَجَدَ لِلسَّهْوِ فِي شَفْعِ التَّطَوُّعِ لَمْ يَبْنِ شَفْعًا آخَرَ عَلَيْهِ وَلَوْ سَلَّمَ السَّاهِي فَاقْتَدَى بِهِ غَيْرُهُ

اور اگر نفل کی دو رکعت میں سجدۂ سہو کیا تو ان پر اور دو رکعتیں بنا نہ کرے، اور اگر سہو کرنے والے نے سلام پھیرا پھر کسی نے اس کی اقتدا کی

فَإِنْ سَجَدَ صَحَّ وَإِلَّا لَا وَيَسْجُدُ لِلسَّهْوِ وَإِنْ سَلَّمَ لِلْقَطْعِ وَإِنْ شَكَّ أَنَّهُ كَمْ صَلَّى وَهُوَ أَوَّلُ مَرَّةٍ

تو اگر اس نے سجدۂ سہو کیا تو اقتدا صحیح ہے ورنہ نہیں، اور سجدۂ سہو کرے اگرچہ نماز ختم کرنے کی نیت سے سلام پھیرا ہو، اور اگر پہلی بار شک ہوا

اِسْتَأْنَفَ وَإِنْ كَثُرَ تَحَرَّى وَإِلَّا أَخَذَ بِالْأَقَلِّ وَتَوَهَّمَ مُصَلِّي الظُّهْرِ أَنَّهُ أَتَمَّهَا

کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں تو از سر نو پڑھے، اور اگر شک بکثرت ہوتا ہو تو تحری کرے ورنہ کم پر عمل کرے، اور اگر ظہر پڑھنے والے نے گمان کیا کہ پوری کر لی

فَسَلَّمَ ثُمَّ عَلِمَ أَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَتَمَّهَا وَسَجَدَ لِلسَّهْوِ

پس اس نے سلام پھیر دیا پھر معلوم ہوا کہ دو رکعتیں پڑھی ہیں تو پوری کر لے اور سجدۂ سہو کرے

تشریح الفقہ قولہ باب سجود السہو الخ نوافل وتراویح اور ادائے قضا کے بیان سے فراغت کے بعد اس چیز کا بیان ہے جس سے نماز کے نقصان کو پورا کیا جاتا ہے اور وہ سجدۂ سہو ہے جس سے متعلق چند باتیں قابل لحاظ ہیں۔ (۱) سجدۂ سہو واجب ہے خواہ نماز فرض ہو یا نفل تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ کیونکہ احادیث میں اس کا حکم بصیغۂ امر ہے جس کا مقتضی وجوب ہے۔ (۲) ہمارے نزدیک اس کا محل سلام کے بعد ہے خواہ سہو زیادتی کیساتھ ہو یا نقصان کیساتھ اور امام شافعی کے نزدیک ہر دو صورت میں سلام سے پہلے ہے امام مالک کے نزدیک بصورت نقصان سلام سے پہلے اور بصورت زیادتی سلام کے بعد ہے۔ (۳) سجدۂ سہو کا وجوب کسی واجب کے ترک کے سبب سے ہوتا ہے۔ خواہ ترک واجب بصورت تقدیم ہو یا بصورت تاخیر۔

قولہ یجب الخ اگر نماز میں ایک یا کئی واجب چھوٹ جائیں مثلاً قراءت فاتحہ، قنوت، تشہد یا تکبیرات عیدین چھوٹ جائیں تو سلام کے بعد دو سجدے واجب ہیں تشہد اور سلام کیساتھ یعنی قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے بعد دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے اور دونوں سجدوں کے بعد پھر تشہد اور درود وغیرہ پڑھ کر آخری سلام پھیرے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ سجدۂ سہو سلام سے پہلے کرے۔ (کیونکہ سلام کے بعد بھی جائز ہے) اس کی دلیل آنحضرت کا فعل ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز سے قعدۂ اخیرہ میں تکبیر کہی اور سلام

سے پہلے سجدہ سہو کرے" استحباباً ہی ہو سکتا ہے، بلکہ صحیح بخاری کی مشہور حدیث ہے کہ "جو سہو کرے اسے سلام کے بعد دو سجدے ہیں۔ ... اگر یہ ثابت ہو جائے تو ... اس کا مستدل ہے تو جواب یہ ہے کہ حضرت ... سے مروی ہے کہ آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کئے ... ایک مرتبہ ... عصر کی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا ... ایک رکعت ... سلام پھیرا۔ پھر دو سجدے کئے ... کا سجدہ پھیرا ... کی روایتیں متعارض ہیں ... حدیث سے ... ہم ... کو اختیار کرتے ہیں، پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مقتدی صرف اتباع امام کے ... واجب ہوگا اور اگر سلام کے پیچھے مقتدی ... ہو گئے تو مقتدی پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔

قولہ سہا عن القعود الاول الخ اگر کوئی شخص بھول کر ... اور ... حالت میں یاد آیا کہ ابھی بیٹھنے کے ... قریب ہے تو بیٹھ کر قعدہ کرے ... کیونکہ جو چیز ... قریب ہے ... حکم میں ہے ... بیٹھنے کے حکم میں ہے ... صحیح یہ ہے کہ ... سجدہ سہو ... کے قریب ہے۔ پھر اس صورت میں ... سجدہ سہو واجب نہیں۔ کیونکہ ... کھڑا ہو ... بالکل ... امام کے ... قریب ہے ... قعدہ ... کی طرف ... کھڑے ہونے کے ... میں ہے اس صورت میں بالاتفاق سجدہ سہو ... کہ ... سجدہ ... کھڑے ہونے سے پہلے یاد ... کی روایت ... سے ... میں اللہ ... کہ آپ ... ہوئے لوگوں نے تسبیح پڑھی تو آپ بیٹھ گئے ... اور ... آپ ... کھڑے ہو گئے تھے۔

قولہ ولو سہا عن الاخیر الخ اور اگر آخری قعدہ ... بھول کر ... کھڑا ہو گیا تو پانچویں رکعت کے سجدہ سے پہلے ... آئے۔ ... اور سجدہ سہو کرے ... نماز ... کی اصلاح ... سجدہ سہو اس لئے ہے کہ ... قطعی (فرض قعدہ ...) ... پانچویں کا سجدہ ... کی ... باطل ہو گی۔ امام شافعی ... کے خلاف ہیں ... دلیل ... قول نبی ... کھڑے ہونے سے ... تکمیل فرض سے قبل ... کے بطلان کے لئے لازم ہے ... کے ختم ہونے ... اور اس نماز کے ... ہے ... کے ... لہذا اس ... رکعت ملا کر ... نفل ... ہو جائے ... کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ ... سجدہ سہو بھی نہیں۔

قولہ وان قعد فی الرابعة الخ اور اگر چوتھی رکعت پر بقدر تشہد ... کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا تو ... سے پہلے یاد آئے ... لوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے اور ... پانچویں کا سجدہ کر لیا تو ایک رکعت اور ملا لے۔ ... اس صورت ... قعدہ کی ... پوری ہو ... ہیں ... جیسا کہ ... اسی ... بعض ... لفظ ... جس کی تکمیل ... اور ایک رکعت ملانے کا ... ہے ... رکعت ... حضور ... (الحدیث) ...

قولہ ولو سجد ... نفل کی دو رکعت پڑھیں اور ... سجدہ سہو کیا ... اور ... ہے ... کہ ... نماز ... چونکہ سجدہ سہو کے بعد ... کرے ... اگر ... نماز ... کے درمیان میں ... سجدہ سہو ... جاتا ... کیونکہ ... کے ... رکعت ... ہو گیں۔

بابُ صلوٰۃِ المریضِ

باب بیماری کی نماز کے بیان میں

مَن تعذّر علیه القیامُ او خاف زیادةَ المرضِ صلّی قاعدًا یرکعُ ویسجدُ او مومیًا ان تعذّر وجعل سجودَه

جس شخص کو کھڑا ہونا دشوار ہو یا بیماری کی زیادتی کا خوف ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے یا اشارہ سے اگر دشوار ہو اور سجدہ کو

اخفضَ ولا یرفعُ الی وجهه شیئًا یسجدُ علیه فان فعل

رکوع سے پست کرے اور اپنے چہرے کی طرف کوئی چیز نہ اٹھائے کہ اس پر سجدہ کرے پس اگر ایسا کیا

وهو یخفضُ راسَه صحّ والّا لا وان تعذّر القعودُ اومأ مستلقیًا وعلی جنبه والّا اخّرت

اس حال میں کہ اپنے سر کو جھکاتا ہے تو نماز صحیح ہے ورنہ نہیں اور اگر بیٹھنا دشوار ہو تو چت لیٹ کر یا کروٹ پر اشارہ کرے ورنہ نماز مؤخر کی جائے گی

ولم یومِ بعینه وقلبه وحاجبه وان تعذّر الرکوعُ والسجودُ لا القیامُ اومأ قاعدًا ولو مرض فی صلوته

اور آنکھ اور دل اور ابرو سے اشارہ نہ کرے اور اگر رکوع اور سجدہ دشوار ہو نہ کہ قیام تو بیٹھ کر اشارہ کرے اور اگر نماز میں بیمار ہو گیا

یتمّ بما قدر ولو صلّی قاعدًا یرکعُ ویسجدُ فصحّ بنی ولو کان مومیًا لا

تو جس طرح قادر ہو پوری کرے اور اگر بیٹھ کر رکوع سجدہ کرتے ہوئے نماز پڑھی پھر تندرست ہو گیا تو بنا کرے اور اگر اشارہ سے پڑھ رہا تھا تو نہیں

وللمتطوّعِ ان یتّکئَ علی شیءٍ ان اعیا ولو صلّی فی فلکٍ قاعدًا بلا عذرٍ صحّ

اور نفل پڑھنے والے کے لئے جائز ہے کہ کسی چیز پر ٹیک لگا لے اگر تھک جائے اور اگر کشتی میں بلا عذر بیٹھ کر نماز پڑھی تو صحیح ہے

ومن اغمی علیه او جنّ خمسَ صلواتٍ قضی ولو اکثرَ لا

جس شخص پر بے ہوشی یا جنون پانچ نمازوں تک طاری رہا تو قضا کرے اور اگر زیادہ ہو تو قضا نہ کرے۔

توضیح اللغۃ: [illegible]

تشریح الفقہ: [illegible]

[illegible] (صحاح، مسلم)

[illegible]

[illegible]

فوائد: [illegible]

سے اشارہ کرے سارے مسائل صحیح نہیں بیٹھ سکتا ہے۔ امام ابو حنیفہ سے ظاہر الروایہ میں صرف بھنوؤں سے اشارہ کا جواز مروی ہے امام ابو یوسف سے امام ابو حنیفہ ہی سے یہ روایت ہے کہ امام شافعی اور امام محمد سے مروی ہے کہ آنکھوں سے بھنوؤں سے اور دل سے اشارہ کرے امام محمد سے آنکھوں سے اشارہ کرنے کا ذکر ہے اور قلب سے اشارہ کا عدم جواز ہے کیونکہ وہ بھنوؤں اور آنکھوں [illegible] کی ایک تیسری چیز ہے۔ سر سے اشارہ جب سر سے اشارہ پر قدرت ہو جائے تو اس وقت [illegible] نماز نہ ادا کرے پھر [illegible] کہ جب صحت کا یقین ہو جائے [illegible] سر سے اشارہ کرے [illegible] ماسوا کے سر کے علاوہ دوسری چیزوں سے اشارہ کا [illegible] چاہئے اور اس کی روایت بھی نہیں ہے۔ مصنف کے اس قول [illegible] بالکل صاف نہیں [illegible] اجتہاد [illegible] کی وجہ سے سبب [illegible] مقدار [illegible] اصول والی نمازوں [illegible] ہے

قولہ وان قدر علی القیام [illegible] قیام پر قدرت ہو لیکن رکوع و سجود پر قدرت نہ ہو تو اس پر قیام لازم نہیں ہے بلکہ بیٹھ کر اشارہ سے پڑھنا افضل ہے۔ کیونکہ قیام اس لئے ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ رکوع و سجود کی طرف منتقل ہوا جائے اور جب رکوع و سجود نہیں تو قیام کا کوئی فائدہ نہیں [illegible] سجدہ کا قائم مقام [illegible] اشارہ ہوگا۔ اس لئے افضل ہے کہ بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھے [illegible] خلاف کرے [illegible] کے نزدیک ہی سے بحث ہے۔

قولہ وان صلی الصحیح بعض صلوٰتہ قائما [illegible] کہ اگر صحیح آدمی نماز شروع کرے اور بیچ میں بیمار ہو جائے تو جس طرح ممکن ہو اسی طرح پوری کرے [illegible] ایک نماز کا [illegible] کیونکہ [illegible] ان کے مطابق [illegible] جیسے ہی [illegible] جائے تو [illegible] ہو جائیگی [illegible] اس کی [illegible] کرے [illegible] لازم [illegible] کی اقتداء [illegible] ایک [illegible] میں [illegible]

قولہ ومن صلی فی السفینۃ [illegible] کشتی میں بیٹھ کر نماز پڑھنا امام اعظم کے نزدیک جائز ہے [illegible] وغیرہ [illegible] افضل [illegible] بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں [illegible] امام شافعی امام محمد کا بھی یہی قول ہے [illegible] کہ جب قیام پر قدرت ہے تو اس کو چھوڑنا [illegible] امام اعظم کی دلیل یہ ہے کہ کشتی میں اکثر [illegible] واقع ہوتا ہے [illegible] کے حکم میں ہے جیسے سر میں [illegible] کہ [illegible] ہوتی ہے [illegible] کشتی میں [illegible] اس لئے [illegible] کے حکم میں ہونا [illegible] بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے [illegible] کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ [illegible] اختلاف سے [illegible] قیام [illegible] کھڑے ہو کر پڑھنا [illegible] سے نکل جائے۔

فائدہ: [illegible] کشتی میں [illegible] افضل ہے لیکن اس صورت میں [illegible] کشتی [illegible] کے [illegible] کشتی [illegible] اس لئے [illegible] کشتی [illegible] سے باہر نکل سکے [illegible]

محمد [illegible]

بابُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ

باب سجدۂ تلاوت کے بیان میں

يَجِبُ بِأَرْبَعَ عَشْرَةَ آيَةً مِنْهَا أُوْلَى الْحَجِّ وَصٓ عَلَى مَنْ تَلَاهَا وَلَوْ إِمَامًا

سجدۂ تلاوت واجب ہوتا ہے چودہ آیتوں کے پڑھنے سے جن میں سے سورۂ حج کا پہلا سجدہ اور سورۂ ص کا سجدہ ہے، اس شخص پر جو ان کو پڑھے اگرچہ امام ہو

أَوْ سَمِعَ وَلَوْ غَيْرَ قَاصِدٍ أَوْ مُؤْتَمًّا لَا بِتِلَاوَتِهِ وَلَوْ سَمِعَهَا الْمُصَلِّي مِنْ غَيْرِهِ سَجَدَهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ

اور جس نے سنا اگرچہ سننے کا ارادہ نہ کیا ہو یا مقتدی ہو، نہ مقتدی کے پڑھنے سے، اور اگر نمازی نے کسی غیر سے آیت سجدہ سنی تو نماز کے بعد سجدہ کرے

وَإِنْ سَجَدَ فِيْهَا أَعَادَهَا لَا الصَّلَاةَ وَلَوْ سَمِعَ مِنْ إِمَامٍ فَائْتَمَّ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ

اور اگر نماز میں سجدہ کر لیا تو اس کا اعادہ کرے نہ نماز کا، اور اگر امام سے آیت سجدہ سنی پھر اس کے سجدہ کرنے سے پہلے اقتدا کر لی

سَجَدَ مَعَهُ وَبَعْدَهُ لَا وَإِنْ لَمْ يَقْتَدِ بِهِ سَجَدَهَا ثُمَّ تَلَا فِي الصَّلَاةِ فَسَجَدَ أَجْزَأَتْهُ

تو اس کے ساتھ سجدہ کرے اور اس کے بعد نہیں، اور اگر اقتدا نہ کی تو سجدہ کرے

وَإِنْ تَلَا خَارِجَ الصَّلَاةِ فَسَجَدَ ثُمَّ أَعَادَهَا فِيْهَا سَجَدَ أُخْرَى وَإِنْ لَمْ يَسْجُدْ أَوَّلًا كَفَتْهُ سَجْدَةٌ وَاحِدَةٌ

اور اگر نماز سے باہر تلاوت کی اور سجدہ کیا پھر نماز میں اسی کا اعادہ کیا تو دوسرا سجدہ کرے اور اگر پہلے سجدہ نہیں کیا تھا تو ایک ہی سجدہ کافی ہے

كَمَنْ كَرَّرَهَا فِيْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ وَكَيْفِيَّتُهُ أَنْ يَسْجُدَ بِشَرَائِطِ الصَّلَاةِ بَيْنَ التَّكْبِيْرَتَيْنِ

جیسے وہ شخص جس نے ایک ہی مجلس میں آیت سجدہ کو بار بار پڑھا، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی شرائط کے ساتھ دو تکبیروں کے درمیان سجدہ کرے

بِلَا رَفْعِ يَدٍ وَتَشَهُّدٍ وَتَسْلِيْمٍ وَكُرِهَ أَنْ يَقْرَأَ سُوْرَةً وَيَدَعَ آيَةَ السَّجْدَةِ لَا عَكْسُهُ

رفع یدین اور تشہد اور سلام کے بغیر، اور مکروہ ہے کہ سورت پڑھے اور آیت سجدہ چھوڑ دے، نہ اس کا عکس

قولہ یجب باربع عشرۃ: قرآن مجید میں چودہ سجدے ہیں: (۱) سورۂ اعراف میں ... (۲) ... (۳) ... (۴) ... (۵) ... (۶) ... (۷) ... (۸) ... (۹) ... (۱۰) ... (۱۱) ... (۱۲) ... (۱۳) ... (۱۴) ...

... کسی کو یاد ہو جس نے اس کو پڑھا

قولہ ولو سمعہا المصلی: ...

متحقق ہو چکا اس لئے سجدہ کرنا ضروری ہے اور نماز [illegible] میں سجدہ کر لیا تو اعادہ ہوگا کیونکہ یہ ادا ناقص ہے اور جو چیز ناقص ادا ہوئی [illegible] سے ادا [illegible] ضروری ہوگا [illegible] سے سجدہ کی آیت پڑھی وہ اس [illegible] نے [illegible] نماز [illegible] سے پہلے سجدہ کر لیا تو [illegible] کیونکہ اگر وہ مختار ہو تو سجدہ [illegible] واجب نہیں۔ کیونکہ وہ رکعت [illegible] سے پہلے ہو چکا [illegible] میں داخل نہیں ہوا تو سجدہ کرے کیونکہ اس کا سبب متحقق ہو چکا۔

قولہ [illegible] ایک آیت سجدہ [illegible] سجدہ کر لیا [illegible] شروع کی اور وہی آیت سجدہ دوبارہ [illegible] سجدہ کیا [illegible] پہلے سجدہ کی نیت بھی [illegible] والا سجدہ [illegible] پہلے سجدہ [illegible] ہے اور پہلے سجدہ کو [illegible] تابع [illegible] پہلے سجدہ کر لیا [illegible] نماز میں دوبارہ سجدہ کرے [illegible] والا سجدہ قوی ہے اور پہلا [illegible] پہلے سجدہ کے تابع [illegible]۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ

باب مسافر کی نماز کے بیان میں

قولہ باب صلوۃ المسافر [illegible] مصنف علیہ الرحمۃ اس باب کو سجدہ تلاوت کے بعد لا رہے ہیں [illegible] دونوں عارضی ہیں تلاوت بھی [illegible] ہے اور سفر بھی [illegible] ہے لیکن مصنف نے سجدہ تلاوت کو مقدم کیا ہے [illegible] باب [illegible] اس لئے کہ تلاوت میں اصل [illegible] عبادت [illegible] اور سفر میں اصل [illegible] عبادت کی [illegible] کے مسائل پر مقدم ہونا ظاہر ہے اس لئے مصنف نے سجدہ تلاوت کے [illegible] کو مقدم کیا اور صلوۃ المسافر کے احکام کو مؤخر [illegible] سفر کے چند [illegible] ہوتے ہیں۔ مثلاً [illegible] اور [illegible] مدت کا [illegible] تین دن تین رات تک [illegible] اور قربانی کا [illegible] میں سفر کے [illegible] ہیں [illegible] سفر [illegible] علاقہ [illegible] سفر [illegible] ہوتا ہے اس لئے [illegible] سفر سے احکام بھی بدلتے ہیں [illegible] قصر [illegible] تین دن تین رات کی [illegible] کے ساتھ [illegible] سب سے [illegible] سے [illegible] شرط نہیں [illegible] ہے [illegible] تین دن [illegible] راتوں میں [illegible] ہے۔ [illegible] قرار دیا [illegible] تین [illegible] بعض نے [illegible] بعض نے [illegible] قرار دیا [illegible] ان تمام اقوال کو ضعیف [illegible] قصر کا مدار [illegible]

مسافت پر ہے جو درمیانی چال سے تین دن میں طے ہو۔

من جاوز بیوت مصره مریدا سیرا وسطا ثلاثة أیام في بر أو بحر أو جبل قصر الفرض الرباعي

[illegible]

ولو أتم وقعد في الثانیة صح وإلا لا حتی یدخل مصره أو ینوي إقامة نصف شهر ببلدة أو قریة

[illegible]

لا بمکة ومنی وقصر إن نوی أقل منه أو لم ینو وبقي سنین أو نوی عسکر ذلك بأرض الحرب

[illegible]

وإن حاصروا فیها مصرا أو حاصروا أهل البغي في دارنا في غیره بخلاف أهل الأخبیة وإن اقتدی مسافر بمقیم

[illegible]

في الوقت صح وأتم وبعده لا وبعکسه صح فیهما

[illegible]

ویبطل الوطن الأصلي بمثله لا السفر ووطن الإقامة بمثله والأصلي

[illegible]

وفائتة السفر والحضر تقضی رکعتین وأربعا والمعتبر فیه آخر الوقت والعاصي کغیره

[illegible]

ویعتبر نیة الإقامة في السفر من الأصل دون التبع أي المرأة والعبد والجندي

[illegible]

توضیح اللغۃ [illegible]

تشریح الفقہ قولہ من جاوز [illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

باب صلوٰۃ الجمعۃ

باب نماز جمعہ کے بیان میں

قولہ باب صلوٰۃ الجمعۃ: باب سابق [illegible] کی مناسبت ظاہر ہے۔ کہ مسافر کی نماز بھی دو رکعت ہے اور جمعہ کی نماز بھی دو رکعت ہے البتہ یہاں [illegible] ہے۔ [illegible] جمعہ کی نماز [illegible] کے نزدیک فرض ہے جس کی فرضیت کتاب اللہ، سنت رسول اور اجماع امت سے ثابت ہے [illegible] قرآن کریم میں ارشاد ہے "یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ [illegible]" [illegible]

[illegible] مسلم [illegible] لا [illegible] کے [illegible] ہے۔

قولہ الجمعۃ [illegible] جمعہ [illegible] سب سے پہلے [illegible] جمعہ [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فرمایا [illegible]

فائدہ: جمعہ کے لئے [illegible] شرطیں ہیں [illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

اس مسئلہ کی پوری تفصیل گذر چکی ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وقت الظهر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تشریح [illegible]

[illegible]

قوله ووقت الظهر [illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

[illegible]

شافعی کے ہاں واجب ہے اور یہ کراہت مخالفت سنت سے ہے اور یہ کراہت بعض کے نزدیک تحریمی ہے اور بعض نے کہا تنزیہی ہے ظاہر عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کراہت تحریمی ہے خطبہ میں تقریبا کھڑا ہونا مستحب ہے اور دونوں خطبوں کے درمیان ایک جلسہ کا ہونا۔ اس کا انداز یہ ہے کہ تین آیتوں کے برابر بیٹھے اور خطبہ شروع کرنے سے پہلے دل میں اعوذ باللہ پڑھے اور درود پڑھنا اور وعظ و نصیحت کرنا اور قرآن کی کم از کم ایک آیت پڑھنا بھی سنت ہے۔

قوله والجماعة الخ۔ چوتھی شرط جماعت کا ہونا ہے جس کا کم سے کم عدد امام صاحب کے نزدیک امام کے علاوہ تین آدمی ہیں امام ابو یوسف اور امام مالک کا بھی یہی قول ہے صاحبین کے نزدیک امام کے علاوہ دو آدمی کافی ہیں۔ حضرت حسن بصری بھی یہی فرماتے ہیں۔ پس جب امام کے ساتھ دو آدمی ہوں تو جماعت پوری ہوگی امام صاحب کی دلیل یہ ہے کہ جماعت کا ہونا مستقل شرط ہے اور امام کا ہونا مستقل شرط ہے۔ پس امام کا شمار جماعت میں نہ ہوگا۔ بلکہ امام کے علاوہ کم از کم تین آدمیوں کا ہونا ضروری ہوگا۔ کیونکہ آیت "فاسعوا الی ذکر اللہ" کا مقتضی یہ ہے کہ پکارنے والا اور وہ امام ہے اور کم از کم تین سامعین ہوں کیونکہ تثنیہ میں کوئی جماعت کے معنی ہیں لیکن وہ مطلقاً جمع نہیں ہے امام شافعی کے نزدیک جمعہ کے لئے چالیس آدمیوں کا ہونا شرط ہے کیونکہ حضرت کعب بن مالک کی حدیث ہے کہ "اسعد بن زرارہ نے مدینہ میں پہلا جمعہ چالیس آدمیوں کے ساتھ پڑھا" (ابن ماجہ) نیز حضرت جابر کی حدیث ہے کہ سنت جاری ہوئی کہ ہر چالیس اور زیادہ میں جمعہ ہے (دارقطنی بیہقی) ہماری طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ جمعہ چالیس آدمیوں کے ساتھ ہونا اتفاقی تھا یہ اولیت جواب ہے کہ اولاً حضرت اسعد بن زرارہ کا جمعہ پڑھنا آنحضرت صلعم کی اذن سے قبل تھا۔ اور یہ کہ آپ میں اس پر دلالت نہیں کہ اس سے کم میں جمعہ جائز نہیں۔ دوسری روایت کو دارقطنی و بیہقی نے ضعیف کہا ہے تیسری روایت کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ مذکور ہے۔

قوله فان نفروا الخ۔ اگر جمعہ میں جو لوگ امام کے ساتھ تھے وہ امام کے سجدہ کرنے سے پہلے سب چلے جائیں تو امام صاحب کے نزدیک جمعہ باطل ہو جائے گا اور امام ظہر از سر نو پڑھے گا۔ صاحبین فرماتے ہیں کہ اگر امام نے نماز شروع کر لی تھی تب لوگ امام کو چھوڑ کر چلے گئے تو امام جمعہ پڑھے کیونکہ جماعت انعقاد جمعہ کے لئے شرط ہے کہ تمام ادا کے لئے پس ابتداء کا آ ملنا ضروری نہیں۔ امام ابو حنیفہ کی دلیل یہ ہے کہ جماعت انعقاد جمعہ کے لئے شرط ہے لیکن انعقاد پوری ایک رکعت ہوگا کیونکہ ایک رکعت سے کم نماز نہیں ہوتی۔ جمعہ کے رکعت تمام ہو جانا چاہئے ایک رکعت کے جب تک جماعت کا باقی رہنا ضروری ہے۔

قوله والاذن العام الخ۔ ساتویں شرط یہ ہے کہ امام یا اس کا نائب کی طرف سے اذن عام ہو مگر یہ شرط نہیں بلکہ جامع مسجد کے دروازوں کا کھلا رکھنا اور آنے والوں سے کسی قسم کی روک ٹوک نہ ہونا کافی ہے صاحب ہدایہ نے اس شرط کو ذکر نہیں کیا کیونکہ یہ ظاہر الروایہ میں نہیں بلکہ نوادر میں ہے۔

قوله وشرط وجوبها الخ۔ وجوب جمعہ کے لئے بھی چھ (۶) شرطیں ہیں۔ (۱) مقیم ہونا مسافر پر جمعہ واجب نہیں کیونکہ اس کی حاضری جمعہ سے اس کو حرج لاحق ہوگا۔ (۲) مرد ہونا عورت پر واجب نہیں کیونکہ اس پر بیوت اپنے شوہر کی خدمت واجب ہے اور گھر سے باہر جب اس کی اجازت کی ضرورت ہے۔ (۳) تندرست ہونا (۴) آزاد ہونا (۵) آنکھوں کا سلامت ہونا (۶) دونوں پاؤں کا سلامت ہونا۔

وللمسافر والعبد والمريض أن يؤم فيها وتنعقد بهم ومن لا عذر له لو صلى الظهر قبلها كره

مسافر اور غلام اور بیمار کے لئے جمعہ میں امامت کرانا جائز ہے اور ان سے جمعہ منعقد بھی ہو جاتا ہے اگر بغیر عذر جمعہ سے پہلے ظہر پڑھ لی تو مکروہ ہے

فإن سعى إليها بطل وكره للمعذور والمسجون أداء الظهر بجماعة في المصر

اگر جمعہ کے لئے جائے تو ظہر کی نماز باطل ہو جائے گی اور معذور اور قیدی کے لئے شہر میں ظہر جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے

من ادركها في التشهد او سجود السهو اتم جمعة واذا خرج الامام فلا صلاة ولا كلام ويجب السعي

[illegible]

وترك البيع بالاذان الاول فاذا جلس على المنبر اذن بين يديه واقيم بعد تمام الخطبة

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ وللمسافر [illegible]

[illegible]

قولہ ومن لا عذر لہ [illegible]

[illegible]

قولہ ویجب السعی [illegible]

[illegible]

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

باب دونوں عیدوں کی نماز کے بیان میں

تجب صلوة العيد على من تجب عليه الجمعة بشرائطها سوى الخطبة وندب في الفطر أن يطعم

عید کی نماز اس پر واجب ہے جس پر جمعہ واجب ہے انہی شرطوں کے ساتھ سوائے خطبہ کے اور مستحب ہے عید الفطر میں یہ کہ کچھ کھائے

ويغتسل ويستاك ويتطيب ويلبس أحسن ثيابه ويؤدي صدقة الفطر

اور غسل کرے اور مسواک کرے اور خوشبو لگائے اور اپنے سب سے عمدہ کپڑے پہنے اور صدقہ فطر ادا کرے۔

تشریح الفقہ: قولہ صلوۃ العیدین: باب جمعہ کے بعد اس باب کی مناسبت یہ ہے کہ دونوں نمازیں دن میں ادا کی جاتی ہیں اور جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں نیز نماز عید اس پر واجب ہے جس پر جمعہ واجب ہے اور سوائے خطبہ کے دونوں کی شرطیں بھی یکساں ہیں۔ (جمعہ میں خطبہ فرض اور مقدم ہے اور عیدین میں خطبہ مؤخر اور سنت ہے) لیکن مصنف نے جمعہ کو مقدم کیا ہے اس لئے کہ اس کا ثبوت قطعی ہے [illegible] عید کے معنی [illegible] ہیں [illegible] شوال کی پہلی تاریخ اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو آتا ہے [illegible] السلام [illegible] سب [illegible] خوشی کا پیغام [illegible] عزت و حرمت [illegible] رمضان میں [illegible] اسلامی تقریب [illegible] مختلف پہلوؤں سے [illegible] عرب [illegible] اجتماع کو عید سے [illegible] تعبیر کرتے ہیں۔

عيد وعيد وعيد صرن مجتمعة

وجه الحبيب ويوم العيد والجمعة

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم جب ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے تو [illegible] دو دن [illegible] کھیلا کرتے تھے [illegible] آپ نے فرمایا اللہ نے تمہیں ان دونوں کے بدلے میں ان سے بہتر دن عطا فرمائے ایک عید الفطر دوسرے عید الاضحیٰ (ابوداؤد، نسائی)

قولہ تجب: یعنی جس شخص پر جمعہ واجب ہے اس پر امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز عید بھی واجب ہے۔ امام محمدؒ سے [illegible] روایت [illegible] کیونکہ آنحضرت صلعم نے اس پر مواظبت فرمائی [illegible] امام شافعیؒ کا مذہب [illegible] ایک اعرابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کیا مجھ پر ان پانچ نمازوں کے علاوہ اور بھی ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفل پڑھے [illegible] جواب یہ ہے کہ [illegible] اس وقت [illegible] واجب ہوئی ہے۔

ثم يتوجه الى المصلى غير مكبر ولا متنفل قبلها ووقتها من ارتفاع الشمس الى زوالها

پھر عیدگاہ کو چلے اور راستہ میں تکبیر نہ کہے اور نہ نماز سے پہلے نفل پڑھے اور اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال تک ہے

ويصلي ركعتين مثنيا قبل الزوائد وهي ثلث تكبيرات في كل ركعة ويوالي بين القراءتين

پھر دو رکعتیں پڑھے ثنا پڑھ کر تکبیرات زوائد سے پہلے اور وہ ہر رکعت میں تین تکبیریں ہیں اور دونوں قراءتوں کو ملا دے

ويرفع يديه في الزوائد ويخطب بعدها خطبتين يعلم فيهما احكام صدقة الفطر ولم تقض ان فاتت مع الامام

اور تکبیرات زوائد میں دونوں ہاتھ اٹھائے اور نماز کے بعد دو خطبے پڑھے جن میں صدقۂ فطر کے احکام سکھائے اور اگر امام کے ساتھ نماز فوت ہو جائے تو قضا نہ کرے

وتؤخر بعذر الى الغد فقط وهي احكام الاضحى لكن هنا يؤخر الاكل عنها ويكبر في الطريق جهرا

اور عذر کی وجہ سے صرف دوسرے دن تک مؤخر کی جا سکتی ہے اور عید الاضحی کے بھی یہی احکام ہیں لیکن اس میں کھانا نماز کے بعد کھائے اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہے

ويعلم الاضحية وتكبير التشريق وتؤخر بعذر الى ثلثة ايام والتعريف ليس بشيء

اور خطبہ میں قربانی اور تکبیر تشریق کے احکام سکھائے اور عذر کی وجہ سے تین دن تک مؤخر کی جا سکتی ہے اور تعریف کوئی چیز نہیں

ويجب بعد فجر عرفة الى ثمان مرة الله اكبر الى آخره بشرط الاقامة والمصر والمكتوبة والجماعة المستحبة

اور واجب ہے عرفہ کے دن فجر کے بعد سے آٹھ نمازوں تک ایک بار اللہ اکبر آخر تک کہنا بشرطیکہ مقیم ہو اور شہر ہو اور فرض نماز ہو اور جماعت مستحب ہو

وبالاقتداء يجب على المرأة والمسافر

اور اقتداء کی وجہ سے واجب ہے عورت اور مسافر پر

توضیح اللغۃ المصلی عیدگاہ، مثنیا ثنا پڑھنے والا، تکبیر اللہ اکبر کہنا، الزوائد زائد، تعریف عرفہ کے دن لوگوں کا جمع ہو کر عرفات والوں کی مشابہت کرنا۔

تشریح الفقہ قولہ غیر مکبر الخ نماز عید الفطر کیلئے جاتے وقت راستہ میں تکبیر کہنے یا نہ کہنے میں امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف دوطرح سے منقول ہے۔ ایک یہ کہ امام صاحب کے نزدیک راستہ میں تکبیر نہ کہے اور صاحبین کے نزدیک تکبیر کہے۔ قدوری نے صاحبین کے مذہب ہی کو اختیار کیا ہے اور اسی قسم کی روایت امام صاحب سے بھی ہے۔ دوسرے یہ کہ اختلاف نفس تکبیر میں نہیں ہے بلکہ تکبیر بالجہر میں اختلاف ہے۔ یعنی امام صاحب کے نزدیک تکبیر سرا کہے اور صاحبین کے نزدیک جہرا۔ مصنف نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ ہدایہ وغیرہ میں بھی یہی مذکور ہے اور یہی صحیح ہے۔ مصنف کے قول غیر مکبر کا مطلب بھی یہی ہے کہ جہرا تکبیر نہ کہے۔ عید الاضحی کے احکام عید الفطر کی طرح ہیں مگر عید الاضحی میں تکبیر جہرا کہے اس کا مطلب یہی ہے کہ عید الفطر و عید الاضحی میں فرق یہ ہے کہ عید الاضحی میں جہرا تکبیر کہنا متفق علیہ ہے اسی طرح عید الفطر میں بھی سرا کہنا چاہیے۔ البتہ عید الفطر میں اصل اخفاء ہے۔ مستحب ہے کہ عید الفطر کے دن نماز سے پہلے کچھ کھا لے اور عید الاضحی میں نماز کے بعد کھائے۔

قولہ و متنفل الخ نماز عید سے قبل نفل پڑھنا مکروہ ہے اور عید کے بعد بھی عیدگاہ میں نفل نہ پڑھے۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عید الفطر کے دن دو رکعتیں پڑھیں نہ اس سے پہلے نماز پڑھی نہ بعد میں (صحیحین) اور مستحب یہ ہے کہ نماز عید عیدگاہ میں پڑھے کیونکہ آنحضرت ﷺ کی یہی عادت تھی۔ ابن ماجہ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ بارش کی وجہ سے مسجد میں نماز عید پڑھی۔

سے قبل نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ خواہ گھر میں پڑھے یا عیدگاہ میں۔ اور عید سے بعد گھر میں پڑھ سکتا ہے [illegible]

قولہ و یصلی [illegible] تکبیرات عیدین کے بارے میں صحابہ کرام [illegible] مختلف ہیں۔ امام مالک اور امام احمد کے نزدیک پہلی رکعت میں [illegible] دوسری رکعت میں [illegible] تکبیریں ہیں [illegible] روایت میں [illegible] امام شافعی [illegible] کے ساتھ [illegible] سات تکبیروں میں [illegible] تکبیرات [illegible] امام اعظم اور [illegible] کے نزدیک ہر رکعت میں تین تکبیریں [illegible] حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت [illegible] ہیں۔ [illegible] حضرت سعید بن العاص نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور حضرت حذیفہؓ سے دریافت کیا [illegible] فرمایا [illegible] چار تکبیریں [illegible] حضرت حذیفہؓ [illegible] [illegible] چار تکبیریں [illegible] ابو مسعود بدری [illegible] عمر بن الخطاب [illegible] علاوہ حسن بصری [illegible] [illegible] سے اہل [illegible] ہے۔

قولہ و [illegible] تکبیرات تشریق [illegible] عرفہ کے دن [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible] تکبیر [illegible] عبادت [illegible] [illegible] ہے۔

قولہ [illegible] عرفہ کی فجر کے بعد سے [illegible] عصر کے بعد تک تکبیرات تشریق [illegible] کا قول ہے۔ یہ حضرت ابن مسعودؓ سے ثابت ہے۔ اور حسن بصری سے بھی منقول ہے۔ صاحبین کے نزدیک تکبیرات تشریق [illegible] عصر تک کہی جائیں گی۔ حضرت علیؓ [illegible] امام ابو یوسف [illegible] امام شافعی [illegible] صاحبین کے قول [illegible] اختیار کیا۔ کیونکہ جہر سے تکبیر کہنا ایک قسم کی بدعت [illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible]

بابُ صَلوٰةِ الكُسُوْف

باب سورج گرہن کی نماز کے بیان میں

يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ كَالنَّفْلِ إِمَامُ الْجُمُعَةِ بِلَا جَهْرٍ وَخُطْبَةٍ ثُمَّ يَدْعُو حَتَّى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ

دو رکعتیں پڑھے نفل کی طرح امام جمعہ بغیر جہر اور خطبہ کے پھر دعا کرے یہاں تک کہ آفتاب روشن ہو جائے

وَإِلَّا صَلَّوْا فُرَادَى كَالْخُسُوْفِ وَالظُّلْمَةِ وَالرِّيْحِ وَالْفَزَعِ

ورنہ اکیلے اکیلے پڑھیں جیسے چاند گرہن، تاریکی، آندھی اور خوف کی صورت میں

توضیح اللغۃ: کسوف سورج گرہن، تنجلی روشن ہو جائے، فرادیٰ تنہا تنہا، خسوف چاند گرہن، ظلمۃ تاریکی، ریح آندھی، فزع ہر قسم کی دہشت

تشریح الفقہ: قولہ باب الخ مصنف نے کتاب الصلوٰۃ کے ساتھ اس باب کی مناسبت ظاہر ہے۔ کسوف و خسوف دونوں الفاظ لغت میں بولے جاتے ہیں، کسوف سورج گرہن کو کہتے ہیں اور خسوف چاند گرہن کو، کسوف کا لفظ اصطلاح میں دونوں پر بولا جاتا ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ابتدا میں کسوف اور انتہا میں خسوف کہتے ہیں۔ کسوف نفسہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے جیسے کسف الشمس

تکسف کسوفا وکسفها الله کسفا قال جریر یرثی عمر بن عبد العزیز۔

الشمس طالعة ليست بكاسفة تبكي عليك نجوم الليل والقمرا یعنی کبھی کبھی یہ الفاظ ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے ہیں۔ علامہ عینی نے کہا ہے کہ قرآن میں خسوف کا لفظ قمر کے لئے آیا ہے اور حدیث میں کسوف کا لفظ شمس کے لئے آیا ہے۔

قولہ یصلی الخ جب سورج گرہن ہو تو امام جمعہ لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے نفل کی طرح ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے، جن میں قرأت جہرا نہ ہو اور نہ خطبہ ہو۔ یہاں دو باتیں قابل لحاظ ہیں۔ ایک یہ کہ صاحب کتاب نے امام جمعہ کی قید لگائی ہے اور نماز کسوف کی کیفیت میں اختلاف ہے۔ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد کے نزدیک ہر رکعت میں دو رکوع ہیں۔ ان کی دلیل حضرت عائشہ، جابر اور ابن عباس کی احادیث ہیں جن میں ہے کہ آپ نے دو رکعتوں میں چار رکوع کئے۔ ہماری دلیل حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص وغیرہ کی احادیث ہیں جن میں ایک رکوع کا ذکر ہے اور ان میں صراحت ہے۔ دراصل اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد مختلف روایات وارد ہیں۔ بعض میں ہر رکعت میں تین رکوع، بعض میں چار اور بعض میں پانچ تک کی روایات ہیں۔ امام نووی نے ان میں تطبیق کا طریقہ ذکر کیا ہے۔ ایک اور روایت ان احادیث کے متعلق ہم ذکر کر چکے ہیں، صحیح مسلم میں حضرت جابر کی روایت ہے۔ حضرت علی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں اور روایت حضرت ابی بن کعب سے بھی ہے۔ دو رکوع والی احادیث کے علاوہ ایک رکوع کی روایت بھی ثابت ہے۔ دوسرے قول کی تائید ان سب احادیث سے ہوتی ہے، اور علماء احناف نے ان کا جواب دیا ہے۔ باب کی اصل یہ ہے کہ ان احادیث میں آپ کے فعل کی حکایت ہے جس میں مشاہدہ کرنے والوں کی رائے کا اختلاف ہے، اس لئے آپ کا قول مقدم ہے۔

[illegible]

[illegible]

علاوہ بریں مسلم شریف میں آپ نے ایک رکعت میں چار رکوع اور دو سجدوں کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ پس ایک قاعدہ کے مطابق جب تعارض ہو تو قولی حدیث کو ترجیح ہوگی ۔ حدیث میں امت کے لئے ایک واضح حکم ہے۔ اس لئے جب فعلی اور قولی حدیثوں میں کوئی تعارض ہو تو قولی حدیث ہی امت کے لئے قابل ترجیح قرار دی جائے گی۔

دوسری بات قابل ملاحظہ یہ ہے کہ امام صاحب کے نزدیک دونوں رکعتوں میں قرأت سراً ہے یہی امام مالک اور امام شافعی کا قول ہے۔ صاحبین اور امام احمد کے نزدیک جہراً ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے خسوف میں قرأت جہراً پڑھی[1] امام صاحب کی دلیل حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز خسوف پڑھی گئی آپ سے قرأت کا ایک حرف نہیں سنا[2] اختلاف روایات میں چونکہ مردوں کی ہیں اس لئے ان کو ترجیح ہوگی نیز قرأت سری ہونا ہی دن کی نماز کے اصول کے مطابق ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک نماز خسوف میں خطبہ نہیں۔ امام شافعی کے نزدیک ہے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

باب طلب باران کی نماز کے بیان میں

لَهُ صَلٰوةٌ لَا بِجَمَاعَةٍ وَدُعَاءٌ وَاسْتِغْفَارٌ لَا قَلْبُ رِدَاءٍ وَلَا يَحْضُرُ ذِمِّيٌّ وَاِنَّمَا يَخْرُجُوْنَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

اس کی نماز ہے مگر بلا جماعت اور دعا اور استغفار ہے۔ چادر کا پلٹنا نہیں اور ذمی حاضر نہ ہو اور صرف تین دن نکلیں۔

تشریح الفقہ قولہ باب الخ استسقاء کے لغوی معنی پانی طلب کرنے کے ہیں۔ اصطلاح شرع میں خشک سالی کے موقع پر مخصوص کیفیت کے ساتھ دعا مانگنے یا نماز پڑھنے کو کہتے ہیں۔ نماز استسقاء اس امت کی خصوصیات میں سے ہے جس کی مشروعیت ۲ھ میں ہوئی ہے۔ استسقاء ایسے مقام پر ہوتا ہے جہاں دریا، جھیل، چشمہ وغیرہ نہ ہو جس سے سیرابی حاصل کی جا سکے۔ یا ہو لیکن وہ لوگوں کی ضرورت کے لئے کافی نہ ہو۔ استسقاء کا ثبوت کتاب اللہ سے ہے جس کا ذکر سب سے پہلے قرآن پاک میں حضرت نوح کی حکایت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے فقلت استغفروا ربکم الخ میں نے کہا اپنے رب سے مغفرت چاہو کہ وہ بہت بخشنے والا ہے وہ تم پر خوب مینہ برسائے گا۔ نیز حضور اکرم ﷺ سے استسقاء ثابت ہے اور آپ کے بعد خلفاء کے اور امت سے بلا نکیر منقول ہے۔

قولہ لہ صلوٰۃ الخ امام صاحب کے نزدیک استسقاء کے لئے نماز جائز تو ہے لیکن مسنون نہیں۔ صاحبین اور امام مالک کے نزدیک مسنون ہے۔ امام شافعی و احمد کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے کیونکہ جمہور علماء ستہ سے آنحضرت ﷺ سے نماز پڑھنے کی روایات وارد ہیں[3] امام صاحب فرماتے ہیں کہ سنت سے مراد وہ فعل ہوتا ہے جس کو آپ نے بطریق مواظبت کیا ہو۔ اور کبھی کبھی بیان جواز کے لئے ترک کیا ہو اور نماز استسقاء میں یہ بات نہیں کیونکہ متعدد روایات میں صرف دعا پر اکتفا کیا ہے چنانچہ حضرت عمر فاروق کی بابت حضرت عمر کی طویل حدیث میں ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق کی اقتداء کے لئے دست مبارک اٹھائے تو ایک ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا اور اس نے خوب پانی برسایا۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن مسجد میں ایک شخص نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ مویشی اور راستوں کا نکلنا محال ہوگیا اور راستے بند ہوگئے۔ تو آپ نے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی "اللھم اغثنا" (بخاری و مسلم)

قولہ لا قلب الخ استسقاء میں امام صاحب کے نزدیک قلب رداء نہیں کیونکہ یہ ایک دعا ہے تو جس طرح دیگر دعاؤں میں قلب رداء

(1) ... [illegible]
... [illegible]

تک اسی طرح ہر رکن میں کمی بیشی ہونا چاہئے۔ لیکن امام محمد اور اقوال صاحب... امام ابو یوسف اور امام مالک، شافعی، احمد فرماتے ہیں کہ قلب رداء کرے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ سے قلب رداء ثابت ہے[1] علامہ شامی نے کہا ہے کہ فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے قلب رداء کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پشت کی جانب لے جا کر داہنے ہاتھ سے بائیں چادر کا نچلا کونا اور بائیں ہاتھ سے داہنی جانب کا نچلا حصہ پکڑ کر دونوں ہاتھوں کو اس طرح گھمائے کہ داہنی جانب والا کنارہ بائیں کاندھے پر آ جائے۔ اس طرح چادر کی وضع بدل جانے کی طرح حالت کے بدل جانے کا شگون ہے۔

بَابُ صَلوٰةِ الْخَوْفِ

باب خوف کی نماز کے بیان میں

اِذَا اشْتَدَّ الْخَوْفُ مِنْ عَدُوٍّ اَوْ سَبُعٍ وَقَفَ الْاِمَامُ طَائِفَتَيْنِ طَائِفَةً بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ وَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَةً

جب خوف بڑھ جائے دشمن سے یا درندہ سے تو امام ایک گروہ کو دشمن کے مقابلہ میں کھڑا کرے اور دوسرے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے

وَرَكْعَتَيْنِ لَوْ مُقِيْمًا وَمَضَتْ هٰذِهِ اِلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَتْ تِلْكَ فَصَلّٰى بِهِمْ مَا بَقِيَ وَسَلَّمَ وَذَهَبُوْا اِلَيْهِمْ

اور دو رکعت اگر مقیم ہو اور یہ گروہ دشمن کے سامنے چلا جائے اور دوسرا گروہ آئے تو امام ان کو باقی پڑھا کر سلام پھیر دے اور یہ گروہ چلا جائے

وَجَاءَتِ الْاُوْلٰى وَاَتَمُّوْا بِلَا قِرَاءَةٍ وَسَلَّمُوْا وَمَضَوْا ثُمَّ الْاُخْرٰى وَاَتَمُّوْا بِقِرَاءَةٍ

اور پہلا گروہ آکر بلا قرأت نماز پوری کرکے سلام پھیر دے اور چلا جائے اور دوسرا گروہ قرأت کے ساتھ پوری کرے

وَصَلّٰى فِي الْمَغْرِبِ بِالْاُوْلٰى رَكْعَتَيْنِ وَبِالثَّانِيَةِ رَكْعَةً وَمَنْ قَاتَلَ بَطَلَتْ صَلَاتُهُ وَاِنِ اشْتَدَّ الْخَوْفُ

اور مغرب میں امام پہلے گروہ کو دو اور دوسرے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے اور جو شخص قتال کرے اس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اگر خوف بڑھ جائے

صَلَّوْا رُكْبَانًا فُرَادٰى بِالْاِيْمَاءِ اِلٰى اَيِّ جِهَةٍ قَدَرُوْا وَلَمْ تَجُزْ بِلَا حُضُوْرِ عَدُوٍّ

تو سوار ہو کر تنہا تنہا اشارے کے ساتھ پڑھیں جس طرف بھی قادر ہوں اور دشمن موجود نہ ہو تو صلوٰۃ خوف جائز نہیں۔

توضیح اللغۃ عدو، دشمن، سبع، درندہ، طائفہ، جماعت، بازاء، مقابلہ میں، رکبان، راکب کی جمع سوار، فرادیٰ، تنہا تنہا، ایماء، اشارہ۔

تشریح الفقہ خوف... باب سابق کے ساتھ اس باب کی مناسبت یہ ہے کہ ان دونوں کی مشروعیت عارضی خوف کی وجہ سے ہے اور مقدم استسقاء کی وجہ سے ہے کہ اس میں عارض (قحط) سماوی ہے اور یہاں اختیاری ہے۔ نمازِ خوف... کا ذکر ... نماز ایک ایسا ضروری فریضہ ہے کہ جب تک انسان کے ہوش و حواس قائم ہیں شب و روز میں پانچ بار ادا کرنا ضروری ہے۔ کسی حالت میں بھی معاف نہیں۔ لیکن انسانی زندگی میں بہت سے مراحل بھی آتے ہیں کہ نماز کا ادا کرنا مشکل ہو جاتا ہے اس لئے ان میں اطمینان کے ساتھ ادا کرنا بہت مشکل ہے۔ جیسے میدان جنگ اور خوف و خطر کی حالت میں سکون کے ساتھ نماز پڑھنا مشکل ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات جماعت نماز کے لئے اقدام کرنے کا مطلب دشمن کو موقع دینے کے مترادف ہو سکتا ہے مگر اس طرح کے ہنگامی حالات میں بھی نماز کے قائم رکھنے کی تاکید ہے ان ہی کے طریق میں کچھ سہولت پیدا کر دی گئی کہ جو اللہ کا فریضہ ادا ہو جائے اور دشمن کو بھی غلبہ پانے کا موقع نہ ملے۔ صلوٰۃ خوف کا حکم قرآن کے پانچویں پارے میں بہت صراحت کے ساتھ آیا ہے۔ اور اس کی

(۱) مسند احمد، ابن ماجہ، ... حاکم ...

تفصیل حدیث میں موجود ہے [illegible] اس سلسلہ میں [illegible] بعض [illegible] کہا ہے کہ یہ صرف حالت سفر کے لئے ہے۔ حالت اقامت میں تخفیف کا حکم نہیں ہے۔ امام مالک کی ایک روایت یہی ہے۔ بعض کے نزدیک یہ حکم [illegible] حالت تک [illegible] [illegible] امام [illegible] آپ کے بعد [illegible] امام [illegible] امام ابو یوسف [illegible] یہ حکم عام ہے۔ [illegible] کے ساتھ مخصوص [illegible] حضرت ﷺ کے وقت [illegible] [illegible] حضرات نے [illegible] بعض [illegible] منقول ہے کہ حضرت ﷺ نے [illegible] حضرت سعید بن العاص [illegible] حضرت حذیفہ [illegible] [illegible] صلوٰۃ الخوف پڑھائی [illegible] عبد الرحمن بن سمرہ [illegible] حضرت علی نے [illegible] خوف پڑھائی (بیہقی) ابو موسیٰ اشعری نے اصفہان میں [illegible] حضرت [illegible] حضرت ﷺ کے بعد نماز خوف پڑھی [illegible] حضرت ﷺ [illegible] خوف [illegible] نسائی [illegible] ابن ابی شیبہ، مصنف عبد الرزاق، بیہقی، دارقطنی [illegible] روایت ہے [illegible] [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] امام ابو یوسف کے [illegible] امام ابو یوسف [illegible] قول سے رجوع کر لیا ہے [illegible] نماز خوف [illegible] ہے۔

[illegible] نماز خوف [illegible] [illegible] امام [illegible] [illegible] [illegible] ہے

[illegible] جب دشمن [illegible] کی وجہ سے خوف [illegible] ہو جائے تو امام [illegible] کر کے ایک کو دشمن کے مقابلہ میں کھڑا کرے [illegible] ایک رکعت [illegible] دشمن کے مقابلہ میں [illegible] سلام پھیرے [illegible] امام کے سلام کے بعد [illegible] دشمن کے مقابلہ میں [illegible] پہلا گروہ [illegible] قراءت [illegible] مسبوق [illegible] [illegible] نماز فاسد ہو جائے گی۔ [illegible]

[illegible]

فائدہ کتب حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے مختلف سورتیں بحسب حالات مختلف طریقوں سے [illegible] [illegible] اور ابو العز ... [illegible] کے متعلق ... سورتوں سے آپ کی نماز [illegible] ... [illegible] ترجیح کی بات ہے ... مصنف نے ... [illegible] حضرت ابن مسعود کی ... [illegible] ... روایت کیا ہے [illegible] ... [illegible] ... حدیث سے استدلال کیا ہے ... [illegible] ... [illegible] کہ [illegible] ... [illegible] ... ابن عباس کا یہ قول ... حدیث ... ہے

[illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible].

بَابُ الْجَنَائِزِ

باب جنازہ کے بیان میں

وُلِّيَ الْمُحْتَضَرُ الْقِبْلَةَ عَلَى يَمِينِهِ وَلُقِّنَ الشَّهَادَةَ فَإِذَا مَاتَ شُدَّ لَحْيَاهُ وَغُمِّضَ عَيْنَاهُ

قریب المرگ کو قبلہ کی طرف دائیں کروٹ پر لٹا دیا جائے اور اس کو کلمۂ شہادت کی تلقین کی جائے جب مر جائے تو اس کے دونوں جبڑے باندھ دیے جائیں اور آنکھیں بند کر دی جائیں

وَوُضِعَ عَلَى سَرِيرٍ مُجَمَّرٍ وِتْرًا وَسُتِرَ عَوْرَتُهُ وَجُرِّدَ وَوُضِّئَ بِلَا مَضْمَضَةٍ وَاسْتِنْشَاقٍ وَصُبَّ عَلَيْهِ مَاءٌ

اور اس کو ایسے تخت پر رکھا جائے جس کو طاق بار دھونی دی گئی ہو اور ستر چھپا دیا جائے اور کپڑے اتار دیے جائیں اور بغیر کلی اور ناک میں پانی ڈالے وضو کرایا جائے اور [illegible]

مُغْلًى بِسِدْرٍ أَوْ حُرُضٍ وَإِلَّا فَالْقَرَاحُ وَغُسِلَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ بِالْخِطْمِيِّ وَأُضْجِعَ عَلَى يَسَارِهِ فَيُغْسَلُ

جو بیری کے پتوں یا اشنان سے جوش دیا ہوا ہو ورنہ خالص پانی اور اس کا سر اور داڑھی خطمی سے دھوئی جائے اور بائیں کروٹ پر لٹا دیا جائے

حَتَّى يَصِلَ الْمَاءُ إِلَى مَا يَلِي التَّخْتَ مِنْهُ ثُمَّ عَلَى يَمِينِهِ كَذَلِكَ ثُمَّ أُجْلِسَ مُسْنَدًا إِلَيْهِ

پھر نہلایا جائے یہاں تک کہ پانی اس حصہ تک پہنچ جائے جو تخت سے ملا ہوا ہے پھر دائیں کروٹ پر اسی طرح پھر اس کو سہارا دے کر بٹھایا جائے

وَمُسِحَ بَطْنُهُ رَفِيقًا وَمَا خَرَجَ مِنْهُ غَسَلَهُ وَلَمْ يُعِدْ غُسْلَهُ وَنُشِّفَ بِثَوْبٍ

اور اس کے پیٹ کو آہستہ سے ملا جائے اور جو کچھ نکلے اسے دھو دیا جائے اور غسل کا اعادہ نہ کیا جائے اور کپڑے سے خشک کر دیا جائے

وَجُعِلَ الْحَنُوطُ عَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَالْكَافُورُ عَلَى مَسَاجِدِهِ وَلَا يُسَرَّحُ شَعْرُهُ وَلِحْيَتُهُ وَلَا يُقَصُّ ظُفْرُهُ وَشَعْرُهُ

اور اس کے سر اور داڑھی پر خوشبو لگائی جائے اور سجدہ کی جگہوں پر کافور [illegible] اور اس کے بال اور داڑھی میں کنگھی نہ کی جائے اور اس کے ناخن اور بال نہ کاٹے جائیں۔

توضیح اللغۃ جنائز جمع جنازہ میت جو چارپائی پر ہو ... [illegible] ... محتضر قریب المرگ ... [illegible] ... کلمات [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible] ... مساجد جمع مسجد ... [illegible] ... [illegible] ... [illegible].

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لٹا کر پانی ڈالا جائے۔ پھر نہلانے والا مردہ کو بٹھائے سے ٹیک لگا کر اس کے پیٹ کو ملے۔ اور جو نجاست وغیرہ خارج ہو اس کو دھو دے دوبارہ غسل دینے کی ضرورت نہیں۔ نہلانے کے بعد کسی کپڑے سے اس کے بدن کو خشک کر دیا جائے۔ اور اس کے سر اور داڑھی پر حنوط خوشبو لگائی جائے اور اس کے سجدہ کی جگہوں (پیشانی، ناک، ہتھیلیوں، گھٹنوں، پاؤں) پر کافور ملا جائے۔ جیسا کہ ابن مسعود وغیرہ کے اثر سے ثابت ہے (ابن ابی شیبہ، بیہقی عن ابن مسعود، عبدالرزاق عن ابن سیرین) البتہ مردہ کے (سر کے) بالوں اور داڑھی کے بالوں میں کنگھی نہ کی جائے اور نہ اس کے ناخن تراشے جائیں یا بال کاٹے جائیں۔ کیونکہ یہ سب چیزیں زینت کیلئے ہوتی ہیں اور مردہ ان تمام چیزوں سے مستغنی ہو چکا ہے چنانچہ حضرت عائشہؓ سے "علام تنصون میتکم" کہہ کر اس پر نکیر کی گئی ہے۔ (عبدالرزاق، محمد بن حسن، بیہقی تعلیقا، قاسم بن سلام) امام شافعی کے ہاں ہے کہ مرنے کے بعد ختنہ جائز نہیں۔ اور اگر ناخن یا بال کاٹے جائیں تو مردے کے کفن میں رکھ دیئے جائیں (کذا فی الحقانی)

[illegible]

وَكَفَنُهُ سُنَّةً إِزَارٌ وَقَمِيصٌ وَلِفَافَةٌ وَكِفَايَةً إِزَارٌ وَلِفَافَةٌ وَضَرُورَةً مَا يُوجَدُ وَلُفَّ مِنْ يَسَارِهِ

مرد کا مسنون کفن چادر، قمیص اور پوٹ کی چادر ہے اور کفن کفایہ ازار اور لفافہ ہے اور ضروری جو میسر ہو جائے اور لپیٹا جائے بائیں طرف سے

ثُمَّ يَمِينِهِ وَعُقِدَ إِنْ خِيفَ انْتِشَارُهُ وَكَفَنُهَا سُنَّةً دِرْعٌ وَإِزَارٌ وَلِفَافَةٌ وَخِمَارٌ وَخِرْقَةٌ

پھر دائیں طرف سے اور گرہ لگائی جائے اگر کھلنے کا اندیشہ ہو۔ اور عورت کا مسنون کفن قمیص، چادر، اوڑھنی، پوٹ کی چادر اور ایک پٹی ہے

تُرْبَطُ بِهَا ثَدْيَاهَا وَكِفَايَةً إِزَارٌ وَلِفَافَةٌ وَخِمَارٌ وَتُلْبَسُ الدِّرْعَ أَوَّلًا ثُمَّ يُجْعَلُ شَعْرُهَا ضَفِيرَتَيْنِ عَلَى صَدْرِهَا

جس سے اس کی چھاتیاں باندھی جائیں اور کفن کفایہ ازار، لفافہ اور اوڑھنی ہے اور پہنائی جائے قمیص اولاً پھر اس کے بالوں کو دو چوٹیاں کرکے سینہ پر

فَوْقَ الدِّرْعِ ثُمَّ الْخِمَارُ فَوْقَهُ تَحْتَ اللِّفَافَةِ وَتُجَمَّرُ الْأَكْفَانُ أَوَّلًا وِتْرًا

قمیص کے اوپر پھر اوڑھنی اس کے اوپر پوٹ کی چادر کے نیچے اور دھونی دی جائے کفن کے کپڑوں کو اولاً طاق مرتبہ

توضیح اللغۃ: ازار، تہبند، چادر۔ قمیص، کفنی۔ لفافہ، پوٹ کی چادر۔ لف، لپیٹنا۔ عقد، باندھا جانا۔ درع، قمیص۔ خمار، اوڑھنی۔ خرقہ، پٹی۔ ثدی، چھاتی۔ ضفیرۃ، چوٹی۔ صدر، سینہ۔ اکفان، جمع کفن۔

تشریح الفقہ: قولہ وکفنہ الخ احناف کے نزدیک مردہ کے لیے مسنون کفن تین کپڑے ہیں۔ ازار یعنی چادر سر سے لیکر پاؤں تک، قمیص یعنی کفنی گردن سے پاؤں تک۔ لفافہ جسے پوٹ کی چادر کہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا کفن تین ہی کپڑوں پر مشتمل تھا جیسا کہ صحیحین میں ہے[1] سوال حضرت عائشہ کی حدیث میں تو قمیص کی نفی کی گئی ہے۔ جواب دوسری روایات میں قمیص کی صراحت ہے[2] نیز حضرت عائشہ کی حدیث میں قمیص کی نفی کا مطلب یہ ہے کہ نیا قمیص نہیں تھا بلکہ سلا ہوا تھا کفنی کہا جاتا ہے۔ اور عورت کے لئے پانچ کپڑے ہیں۔ یعنی قمیص، ازار، اوڑھنی، پوٹ کی چادر، سینہ بند جس سے عورت کی چھاتیاں اور پیٹ باندھا جائے۔ حلوانی نے مرد کی قمیص میں یہ فرق بیان کیا ہے کہ مرد کا گریبان کندھوں کی طرف ہوتا ہے اور عورت کی قمیص کا سینہ کی طرف۔ اور کفن کفایہ مرد کے لئے ازار اور لفافہ ہے اور عورت کے واسطے ازار، لفافہ اور اوڑھنی ہے۔ اور کفن ضرورت مرد و عورت کے واسطے وہ ہے جو میسر ہو۔ چنانچہ حضرت مصعب بن عمیرؓ جب جنگ احد میں شہید ہوئے تو ان کو ایک چادر میں لپیٹا گیا جو اتنی چھوٹی تھی کہ سر ڈھانکا تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا۔ آنحضرت ﷺ نے سر ڈھانکنے کا حکم دیا اور پاؤں گھاس سے چھپا دیئے گئے[3]

---

(1) اخرجہ الستۃ الا ابن ماجہ عن عائشۃ

(2) [illegible]

فائدہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فائدہ ثانیہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تنبیہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

فائدہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
(تنبیہ) [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

(فصل) السلطان احق بصلوته وهي فرض كفاية وشرطها اسلام الميت وطهارته ثم القاضي ان حضر

(فصل) [illegible] فرض کفایہ ہے اور اس کی شرط مردہ کا مسلمان اور پاک ہونا ہے پھر قاضی ہے [illegible]

ثم امام الحي ثم الولي وله ان ياذن لغيره فان صلى غير الولي والسلطان اعاد الولي

[illegible]

ولو دفن بغير صلوة صلى على قبره ما لم يتفسخ

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ السلطان [illegible]

[illegible]

قولہ وهي فرض [illegible]

[illegible]

قولہ وشرطها [illegible]

[illegible]

قولہ ثم القاضي [illegible]

[illegible]

وهي أربع تكبيرات بثناء بعد الأولى وصلوة على النبي عليه السلام بعد الثانية ودعاء بعد الثالثة

نماز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں ثناء کے ساتھ پہلی تکبیر کے بعد اور حضور ﷺ پر درود کے ساتھ دوسری تکبیر کے بعد اور دعا کے ساتھ تیسری تکبیر کے بعد

وتسليمتين بعد الرابعة فلو كبر خمسا لم يتبع ولا يستغفر لصبي ولا مجنون ويقول

اور دو سلاموں کے ساتھ چوتھی کے بعد پس اگر امام پانچ تکبیریں کہے تو پیروی نہ کی جائے اور بچہ اور مجنون کیلئے استغفار نہ کرے بلکہ یوں کہے

اللهم اجعله لنا فرطا واجعله لنا أجرا وذخرا واجعله لنا شافعا ومشفعا وينتظر المسبوق ليكبر معه

اے اللہ کر دے اس کو ہمارے لئے آگے پہنچنے والا اور کر دے اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور کر دے اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والا اور مقبول سفارش اور انتظار کرے مسبوق تاکہ تکبیر کہے

لا من كان حاضرا في حالة التحريمة ويقوم للرجل والمرأة بحذاء الصدر ولم يصلوا ركبانا ولا في مسجد

امام کیساتھ نہ وہ شخص جو موجود ہو تحریمہ کی حالت میں اور کھڑا ہو امام مرد اور عورت کے سینہ کے مقابل اور نماز نہ پڑھیں سوار ہو کر اور نہ مسجد میں

توضیح اللغۃ فرط آگے بڑھ جانے والا، پہلے پہنچنے والا تاکہ ... ذخر جس کو ذخیرہ بنا کر رکھا جائے۔ مشفع جس کی سفارش قبول کی جائے، رکبانا سوار ہونے کی حالت میں۔

تشریح الفقہ قولہ وہی ... یعنی نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں اور ہر تکبیر ایک رکعت کے قائم مقام ہے۔ کیونکہ حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ چار تکبیریں کہتے تھے (احمد، دارقطنی، بیہقی، طبرانی ... دارقطنی ... حاکم ... اسامہ بن عمر) سوال آنحضرت ﷺ سے پانچ اور سات تکبیریں بھی ثابت ہیں؟ جواب پانچ تکبیریں ... کے لئے اور سات تکبیریں بدریوں کے لئے خاص تھیں۔ جیسا کہ ابو نعیم کی تاریخ اصبہان میں حضرت ابن عباس سے بصراحت مروی ہے کان النبی ﷺ یکبر علی اہل بدر سبع تکبیرات وعلی بنی ہاشم خمس تکبیرات ثم کان آخر صلاۃ صلاہا اربعا حتی خرج من الدنیا۔ حاصل یہ کہ اور وجہ یہ ہے کہ پانچ سات ... اختلاف ہے کہ ... حضرت ابن عباس کی ... سے ... آنحضرت ﷺ نے چوتھی بار چار تکبیریں کہیں۔ اور پھر وفات شریف تک چار ہی کہتے رہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جن احادیث میں پانچ یا سات تکبیریں مذکور ہیں وہ آپ کے آخری عمل سے منسوخ ہیں۔ سوال ناسخ کے لئے متاخر ہونا شرط ہے۔ ... ہے کہ ... جواب نجاشی کی موت کا قصہ صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے موجود ہے اور ابو ہریرہ متاخر الاسلام ہیں اور نجاشی کی موت ... ہجرت کے بعد ہے۔ حضرت ... ابن عباس ... کی روایت میں ... کی صراحت موجود ہے۔

قولہ بثناء الخ نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی دفعہ تکبیر کہے اور دونوں ہاتھ ... اٹھائے اس کے بعد ہاتھ نہ اٹھائے۔ ... اور ... کہتے ہیں کہ سب تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے ... سے بھی ہے۔ کیونکہ حضرت ... تکبیر پر ہاتھ اٹھاتے تھے لیکن ظاہر الروایہ پہلا قول ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ صرف پہلی تکبیر پر ہاتھ اٹھاتے تھے (دارقطنی عن ابن عباس ...) اور ... حضرت ابن عمر اور حضرت علی سے ثابت ہے کہ حضرات صرف پہلی تکبیر پر ہاتھ اٹھاتے تھے۔ ... پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھے اور دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھے تیسری تکبیر کے بعد "اللهم اغفر لحینا" الخ دعا پڑھے اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے۔ امام شافعی کے یہاں پہلی تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھنا ہے۔ ہمارے نزدیک ... جائز ہے اور ... قرات مکروہ ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ سے قرات فاتحہ ثابت نہیں ہے۔

قولہ ولا یستغفر الخ نماز جنازہ میں بچہ اور دیوانہ کے لئے مغفرت کی درخواست نہ کی جائے کیونکہ یہ مکلف ہی نہیں بلکہ یہ دعا ... اللهم اجعله لنا فرطا ... سے مراد وہ ہے جو اصلی ہو یعنی موت تک اس کی عقل درست نہ ہوئی ہو۔

[illegible] اس کے [illegible] جو [illegible] تو اس کے [illegible] سے [illegible] ہو گئی ہے۔ [illegible]
[illegible] میں [illegible] صحیح [illegible] [illegible] فرمایا ہے [illegible]
[illegible] سوال [illegible]
[illegible] جواب [illegible] وقت ہوگا۔ جب [illegible]
[illegible] کا ثواب [illegible]
[illegible] سعید [illegible] واللہ اعلم

قولہ [illegible] تکبیر [illegible] حدیث شریف [illegible] طرح [illegible]
[illegible] امام [illegible] تکبیر [illegible]
[illegible] تکبیر تحریمہ [illegible]
[illegible] تکبیر کا [illegible]
[illegible] تکبیر [illegible] امام [illegible]
[illegible]
[illegible] سے [illegible]

قولہ [illegible] امام [illegible] کیونکہ [illegible]
[illegible]
[illegible] نماز [illegible] نہیں کیا جائے گا۔
[illegible]

قولہ [illegible] مسجد [illegible] نماز پڑھا کرتے [illegible]
[illegible]
[illegible] مسجد [illegible]

([illegible] حدیث [illegible])
سوال [illegible] حدیث
[illegible] امام [illegible]
[illegible] ضعیف ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] روایت [illegible]
حدیث [illegible] روایت [illegible]
[illegible]
[illegible] آنحضرت ﷺ [illegible] (مسلم
[illegible] جواب [illegible] آنحضرت ﷺ [illegible]

[illegible]

سوال: [illegible] فی المسجد [illegible]

[illegible]

جواب: [illegible]

[illegible]

ومن استطاع [illegible]

[illegible]

رسول اللہ [illegible] القبلة [illegible]

[illegible]

[illegible]

ولا يخرج من القبر إلا أن تكون الأرض مغصوبة

اور مردہ کو قبر سے نہ نکالا جائے مگر یہ کہ زمین غصب والی ہو۔

توضیح اللغۃ [illegible] جب وہ [illegible] آگے [illegible] کھود [illegible] قبر [illegible] جائے [illegible] جس میں [illegible] اور [illegible] جیسے [illegible] وغیرہ [illegible] لکڑی [illegible] جہاں [illegible] جائے [illegible]۔

تشریح الفقہ قولہ ومن استھل [illegible] پیدا ہونے کے بعد [illegible] علامت [illegible] معلوم [illegible] حکم [illegible] جائے گا [illegible] اور [illegible] امام ابو یوسف کے نزدیک نام رکھا جائے گا [illegible] اور غسل بھی دیا جائے گا [illegible] ایک کے ساتھ [illegible] کیونکہ [illegible]

قولہ ولی مسلم [illegible] کافر [illegible] کیونکہ جب حضرت علی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] کی اطلاع دی تو آپ نے حضرت علی کو [illegible] کافر کے جنازہ [illegible] غسل دیا جائے [illegible] میں دبا دیا جائے گا۔

قولہ [illegible] جنازہ [illegible] کیونکہ حدیث میں ہے کہ جو شخص جنازہ [illegible] پاؤں [illegible] ابن مسعود [illegible] کیونکہ حضرت [illegible]

قولہ [illegible] جنازہ [illegible] حدیث میں [illegible] بلکہ [illegible]

قولہ ولا یربع [illegible] قبر [illegible] کیونکہ [illegible] آنحضرت ﷺ نے قبر کو چونا [illegible] منع فرمایا ہے۔ اور امام مسلم نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قبروں کے [illegible] منع فرمایا ہے۔

قولہ ولا یخرج [illegible] مردہ کو قبر سے نکالا جائے [illegible] مغصوب [illegible]

فائدہ [illegible] جنازہ [illegible] افضل [illegible] حدیث [illegible]

[illegible]

بَابُ الشَّهِيْدِ

باب شہید کے بیان میں

وَهُوَ مَنْ قَتَلَهُ أَهْلُ الْحَرْبِ أَوِ الْبَغْيِ أَوْ قُطَّاعُ الطَّرِيْقِ أَوْ وُجِدَ فِيْ مَعْرَكَةٍ وَبِهِ أَثَرٌ أَوْ قَتَلَهُ مُسْلِمٌ ظُلْمًا

شہید وہ ہے جس کو قتل کر دیا ہو کافروں نے یا باغیوں یا ڈاکوؤں نے یا میدان جنگ میں پایا گیا ہو اور زخم کا نشان ہو یا مسلمان نے ظلماً مار دیا ہو

وَلَمْ يَجِبْ بِهِ دِيَةٌ فَيُكَفَّنُ وَيُصَلّٰى عَلَيْهِ بِلَا غُسْلٍ وَيُدْفَنُ بِدَمِهِ وَثِيَابِهِ إِلَّا مَا لَيْسَ مِنْ جِنْسِ الْكَفَنِ

اور نہ واجب ہو اس سے دیت تو کفن دیا جائے اور نماز پڑھی جائے بلا غسل اور دفن کر دیا جائے اس کے خون اور کپڑوں کے ساتھ سوائے ان کے جو کفن کی جنس سے نہ ہوں

وَيُزَادُ وَيُنْقَصُ وَيُغَسَّلُ إِنْ قُتِلَ جُنُبًا أَوْ صَبِيًّا أَوِ ارْتُثَّ بِأَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَوْ نَامَ

اور کمی بیشی کی جائے اور غسل دیا جائے اگر جنابت کی حالت میں یا بچپن میں قتل کیا گیا ہو یا بہ طور مرتث ہو گیا بایں طور کہ کھا لیا یا پی لیا یا سو گیا

أَوْ تَدَاوٰى أَوْ مَضٰى وَقْتُ صَلَاةٍ وَهُوَ يَعْقِلُ أَوْ نُقِلَ مِنَ الْمَعْرَكَةِ حَيًّا أَوْ أَوْصٰى أَوْ قُتِلَ فِي الْمِصْرِ وَلَمْ يُعْلَمْ

یا دوا کی یا نماز کا ایک وقت گزر گیا اور وہ ہوش میں ہو یا میدان جنگ سے زندہ اٹھایا گیا یا وصیت کی یا شہر میں قتل کیا گیا اور معلوم نہ ہو

أَنَّهُ قُتِلَ بِحَدِيْدَةٍ ظُلْمًا أَوْ قُتِلَ بِحَدٍّ أَوْ قَوَدٍ لَا لِبَغْيٍ وَقَطْعِ طَرِيْقٍ

کہ وہ لوہے سے ظلماً قتل کیا گیا ہے یا حد یا قصاص میں قتل کیا گیا ہو نہ کہ بغاوت اور ڈاکہ زنی کے سبب سے۔

توضیح اللغۃ: [illegible] قطاع الطریق، ڈاکو۔ معرکہ، میدان جنگ۔ [illegible] ارتث، [illegible] کا فائدہ اٹھا لینا۔ حدید، لوہا۔ قود، قصاص۔

تشریح الفقہ: قولہ باب الخ مصنف نے شہید کے لئے مستقل باب قائم کیا ہے حالانکہ وہ بھی من جملہ میت ہی ہے اور اس کا ایک فرد ہے۔ اس واسطے کہ شہید کے لئے وہ فضیلت اور ثواب اور وہ احکام ہیں جو دوسرے مردوں کے لئے نہیں ہیں۔ جس صورت میں سے شہید الشہید ذکر کیا ہے جیسے ملائکہ میں سے حضرت جبرئیل کو بلحاظ شان کے [illegible] کیا جاتا ہے۔ شہید فعیل یا شہادت سے [illegible] بمعنی مفعول ہے یعنی [illegible] اس کی تعظیم کرتے ہیں اور جنت اس کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ [illegible] اور [illegible] اس کے شاہد ہیں۔

قولہ وھو من الخ شہید کی دو قسمیں ہیں حقیقی اور حکمی۔ حقیقی شہید تو یہ ہے [illegible] جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر [illegible] میں اپنی جان قربان کرتا ہے۔ حکمی شہید کی دو قسمیں ہیں [illegible] شہید [illegible] اول کا مطلب یہ ہے کہ ثواب میں [illegible] جیسے شہیدوں کے [illegible] ہے۔ علماء نے ایسی [illegible] جمع کیا ہے جن میں [illegible] شہداء [illegible] ہے۔ [illegible] کی تفصیل [illegible] اور حاشیہ [illegible] میں موجود ہے۔ علامہ سیوطی نے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب [illegible] کے نام سے لکھی ہے۔ یہاں جس شہید کے احکام مذکور ہیں وہ یہ ہے کہ جس کو کسی حربی کافر یا باغی یا ڈاکو نے قتل کر دیا ہو یا میدان جنگ میں زخمی مردہ پایا گیا ہو یا کسی مسلمان نے ناحق قتل کر دیا ہو اور اس قتل کے سبب سے دیت واجب نہ ہو۔ ایسے شخص کو کفن دیا جائے گا اور غسل دیے بغیر نماز پڑھی جائے گی [illegible] اس کے خون اور کپڑوں کے ساتھ دفن کر دیا جائے گا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے شہدائے احد کے متعلق [illegible] کہ ان کو ان کے خون اور زخموں کے ساتھ کپڑوں میں [illegible]

سمت آ جائے جہاں سمت قبلہ معلوم ہو [illegible] حضرت عقبہ بن عامر [illegible] حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ [illegible]
[illegible] ⁽¹⁾

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الْكَعْبَةِ

باب کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے بیان میں

صَحَّ فَرْضٌ وَنَفْلٌ فِيْهَا وَفَوْقَهَا وَمَنْ جَعَلَ ظَهْرَهُ اِلٰى غَيْرِ وَجْهِ اِمَامِهِ فِيْهَا صَحَّ وَمَنْ جَعَلَ ظَهْرَهُ اِلٰى وَجْهِهِ لَا

جائز ہے فرض اور نفل کعبہ کے اندر اور اس کی چھت پر، اور جس نے کعبہ میں اپنی پشت اپنے امام کے چہرہ کے علاوہ کی طرف کی تو صحیح ہے اور جس نے اپنی پشت امام کے چہرہ کی طرف کی تو صحیح نہیں

وَاِنْ تَحَلَّقُوْا حَوْلَهَا صَحَّ لِمَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيْهَا مِنْ اِمَامِهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ جَانِبِهِ

اور اگر لوگوں نے کعبہ کے گرد حلقہ بنایا تو صحیح ہے اس کی نماز جو کعبہ سے زیادہ قریب ہو اپنے امام سے بشرطیکہ امام کی طرف نہ ہو۔

تشریح الفقہ قولہ صح فرض [illegible] باب الصلوٰۃ فی الکعبۃ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ صح الخ [illegible] کعبہ کے اندر [illegible] نماز [illegible] حضرت ابن عمر [illegible] آنحضرت ﷺ [illegible] حضرت بلال [illegible] بخاری، مسلم [illegible] امام شافعی [illegible] امام مالک [illegible] حضرت ابن عباس کی روایت [illegible] آنحضرت ﷺ نے خانہ کعبہ میں [illegible] ستونوں کے درمیان نماز پڑھی [illegible]

قولہ ومن جعل [illegible] امام کے چہرہ کی طرف [illegible] نماز [illegible] امام [illegible] کعبہ کے قریب [illegible] امام سے آگے [illegible] ہو گئی۔

[illegible]

كتاب الزكوة

زکوٰۃ کا بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وشرط وجوبها العقل والبلوغ والاسلام والحرية وملك نصاب حولي فارغ عن الدين وحاجته الاصلية

[illegible]

نام ولو تقديرا وشرط ادائها نية مقارنة للاداء او لعزل ما وجب او التصدق بكله

[illegible]

توضیح اللغۃ [illegible]

وجوب و ادائیگی زکوۃ کی شرطوں کا بیان

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

بَابُ صَدَقَةِ السَّوَائِمِ[1]

باب چرندوں کی زکوٰۃ کے بیان میں

وَهِيَ الَّتِي تَكْتَفِي بِالرَّعْيِ فِي أَكْثَرِ السَّنَةِ وَيَجِبُ فِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ بِنْتُ مَخَاضٍ وَفِي مَا دُونَهُ فِي كُلِّ خَمْسٍ
سوائم وہ ہیں جو اکثر سال چر کر گزارہ کریں، اور واجب ہے پچیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض اور اس سے کم میں ہر پانچ میں ایک بکری ہے
شَاةٌ وَفِي سِتٍّ وَثَلَاثِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي سِتٍّ وَأَرْبَعِينَ حِقَّةٌ وَفِي إِحْدَى وَسِتِّينَ جَذَعَةٌ وَفِي سِتٍّ وَسَبْعِينَ بِنْتَا لَبُونٍ
اور چھتیس میں بنت لبون اور چھیالیس میں ایک حقہ اور اکسٹھ میں ایک جذعہ اور چھہتر میں دو بنت لبون
وَفِي إِحْدَى وَتِسْعِينَ حِقَّتَانِ إِلَى مِائَةٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ إِلَى مِائَةٍ وَخَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ
اور اکیانوے میں دو حقے ایک سو بیس تک پھر ہر پانچ میں ایک بکری ہے ایک سو پینتالیس تک
فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ مَخَاضٍ وَفِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ ثَلَاثُ حِقَاقٍ ثُمَّ فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ
پس اس میں دو حقے اور ایک بنت مخاض ہے اور ایک سو پچاس میں تین حقے ہیں پھر ہر پانچ میں ایک بکری ہے
وَفِي مِائَةٍ وَخَمْسٍ وَسَبْعِينَ ثَلَاثُ حِقَاقٍ وَبِنْتُ مَخَاضٍ وَفِي مِائَةٍ وَسِتٍّ وَثَمَانِينَ ثَلَاثُ حِقَاقٍ وَبِنْتُ لَبُونٍ وَفِي مِائَةٍ
اور ایک سو پچھتر میں تین حقے اور ایک بنت مخاض ہے اور ایک سو چھیاسی میں تین حقے اور ایک بنت لبون ہے
وَسِتٍّ وَتِسْعِينَ أَرْبَعُ حِقَاقٍ إِلَى مِائَتَيْنِ ثُمَّ تُسْتَأْنَفُ أَبَدًا كَمَا بَعْدَ مِائَةٍ وَخَمْسِينَ وَالْبُخْتُ كَالْعِرَابِ
اور ایک سو چھیانوے میں چار حقے ہیں دو سو تک پھر نیا حساب کیا جائے گا جیسے ایک سو پچاس کے بعد کیا ہے، بختی اونٹ عربی کے حکم میں ہے۔

توضیح اللغۃ سوائم، سائمہ کی جمع ہے، چرنے والے جانور ... بنت مخاض، اونٹ کا وہ بچہ جو ایک سال کا ہو کر دوسرے میں لگ جائے ... بنت لبون، وہ اونٹنی کا بچہ جو تیسرے برس میں لگ جائے۔ حقہ، جو تین سال پورے کر کے چوتھے میں لگ جائے۔ جذعہ، جو چار سال پورے کر کے پانچویں میں لگ جائے۔ بخت [illegible] کی طرف منسوب ہے، وہ اونٹ جو عربی اور عجمی اونٹوں کی نسل سے ہو۔ عراب، عربی اونٹ [illegible]

تشریح الفقہ قولہ وہی التی الخ سائمہ لغت میں چرنے والے کو کہتے ہیں اور شرعاً اس جانور کو کہتے ہیں جو سال کے اکثر حصہ میں مباح چراگاہ پر اکتفا کرے۔ اونٹوں کا نصاب پانچ ہے۔ پس چوبیس تک ہر پانچ میں ایک بکری ہے۔ اور 25 میں بنت مخاض اور 36 میں بنت لبون اور ۴۶ میں ایک حقہ اور ۶۱ میں ایک جذعہ اور ۷۶ میں دو بنت لبون اور ۹۱ میں ۱۲۰ تک دو حقے۔ اس کے بعد دوبارہ حساب لگایا جائے گا۔ یعنی ہر پانچ میں ایک بکری ہوگی ۱۴۵ تک اور ۱۴۵ میں دو حقے ایک بنت مخاض اور ۱۵۰ میں تین حقے۔ اس کے بعد پھر استیناف ہوگا۔ سو ہر پانچ میں ایک بکری ہوگی اور ۱۷۵ میں تین حقے ایک بنت مخاض ہوگی اور ۱۸۶ میں تین حقے اور ایک بنت لبون اور ۱۹۶ میں چار حقے ۲۰۰ تک۔ اس کے بعد پھر اسی طرح حساب ہوگا جس طرح ڈیڑھ سو کے بعد پچاس میں ہوا تھا۔ یعنی ۲۰۵ میں چار حقے ایک بکری اور ۲۱۰ میں چار حقے دو بکری اور ۲۱۵ میں چار حقے تین بکری اور ۲۲۰ میں چار حقے چار بکری اور ۲۲۵ میں چار حقے ایک بنت مخاض اور ۲۳۶ میں چار حقے ایک بنت لبون اور ۲۴۶ میں پانچ حقے ۲۵۰ تک، ۲۵۵ میں پانچ حقے ایک بکری اور ۲۶۰ میں پانچ حقے دو

[1] [illegible]
[illegible]

بکری۔ ۱۵۰ میں پانچ حقے تین بکری، ۲۰۰ میں پانچ حقے چار بکری [illegible] میں پانچ حقے ایک بنت مخاض۔ ۱۹۶ میں پانچ حقے ایک بنت لبون ۲۴۶ میں چار حقے ۲۰۰ تک۔ یہ تفصیل تو احناف کے یہاں ہے جو آنحضرت ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کے مکتوب گرامی میں موجود ہے۔ امام مالک کے یہاں ۱۲۰ کے بعد ہر چالیس میں بنت لبون ہے اور ہر پچاس میں ایک حقہ ۱۲۰ تک میں اختلاف ہے جب تک کہ ۱۳۰ دو بنت لبون ۱۳۰ میں ایک حقہ دو بنت لبون اور ۱۴۰ میں دو حقے ایک بنت لبون ۱۵۰ میں تین حقے اور ۱۶۰ میں چار بنت لبون اور ۱۷۰ میں ایک حقہ ۳ بنت لبون ۱۸۰ میں دو حقے دو بنت لبون اور ۱۹۰ میں تین حقے ایک بنت لبون ہے ۲۰۰ تک۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جب ایک بھی زائد ہو جائے تو اس میں تین بنت لبون ہیں ۱۳۰ تک۔ باقی تفصیل وہی ہے جو امام مالک کے یہاں ہے۔ امام احمدؒ کے یہاں ۱۲۰ کے بعد ہر چالیس میں بنت لبون اور ہر پچاس میں حقہ ہے [illegible] ایک روایت امام احمد سے ہے۔

(فصل) فِي ثَلٰثِينَ بَقَرًا تَبِيعٌ ذُوْ سَنَةٍ أَوْ تَبِيعَةٌ وَفِي أَرْبَعِينَ مُسِنٌّ ذُوْ سَنَتَيْنِ أَوْ مُسِنَّةٌ

(فصل) گائے کی زکوٰۃ میں (۱) تیس گایوں میں ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی اور چالیس میں دو سالہ بچھڑا یا بچھڑی

وَفِيمَا زَادَ بِحِسَابِهِ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا تَبِيعَانِ وَفِي سَبْعِينَ مُسِنَّةٌ وَتَبِيعٌ وَفِي ثَمَانِينَ مُسِنَّتَانِ

اور جو زائد ہو اس میں اسی حساب سے ہے ساٹھ تک پس ساٹھ میں دو تبیع ہیں اور ستر میں ایک مسنہ اور ایک تبیع اور اسی میں دو مسنے ہیں

وَالْفَرْضُ يَتَغَيَّرُ بِكُلِّ عَشْرٍ مِنْ تَبِيعٍ إِلَى مُسِنَّةٍ وَالْجَامُوسُ كَالْبَقَرِ

اور فریضہ بدلتا ہے ہر دہائی پر تبیع سے مسنہ کی طرف اور بھینس گائے کی مثل ہے

گائے بیل کی زکوٰۃ کا بیان

توضیح اللغۃ البقر بقر سے مشتق ہے بمعنی پھاڑنا۔ بقر بقرۃ (گائے) [illegible] چونکہ یہ زمین پھاڑتا ہے اس لئے اس کو بقر کہتے ہیں [illegible] تبیع [illegible] مسنہ [illegible] جاموس بھینس۔

تشریح الفقہ: قولہ فی ثلثین الخ گائے بھینس کی زکوٰۃ کا نصاب تیس کا عدد ہے۔ پس تیس میں ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی ہے اور چالیس میں دو سالہ بچھڑا یا بچھڑی ہے۔ چالیس سے ساٹھ تک جو زائد ہو اس میں اسی حساب سے زکوٰۃ ہوگی یعنی ایک زائد ہو تو مسنہ کا چالیسواں حصہ [illegible] یہ امام صاحب سے امام ابو یوسف کی روایت ہے [illegible] ایک روایت امام صاحب سے حسن کی ہے [illegible] جب تک کہ پچاس [illegible] صاحبین فرماتے ہیں کہ جب تک ساٹھ [illegible] یہی قول امام شافعی، مالک، احمد کا ہے۔ امام صاحب سے بھی ایک روایت ہے۔ پس ساٹھ میں دو تبیع ہیں اور ستر میں ایک مسنہ ایک تبیع ہے اور اسی میں دو مسنے اس کے بعد ہر دہائی پر تبیع سے مسنہ کی طرف اور مسنہ سے تبیع کی طرف فریضہ بدلتا رہے گا۔

(۱) [illegible] ۱۲ [illegible]

(فصل في الغنم) [illegible] شاة [illegible] وعشرين [illegible] ثلث [illegible]

[illegible]

[illegible] ثم في كل مائة شاة شاة [illegible] لا [illegible]

[illegible]

بھیڑ بکری کی زکوٰۃ کا بیان

[illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

اونٹوں کی زکوٰۃ کی تفصیل							
مقدار واجب	نصاب	مقدار واجب	نصاب	مقدار واجب	نصاب	مقدار واجب	نصاب
دو حقے	۹۱	ایک حقہ	۴۶	چار بکریاں	۲۰	ایک بکری	۵
دو حقے	۱۰۰	ایک جذعہ	۶۱	بنت مخاض	۲۵	دو بکریاں	۱۰
دو حقے	۱۲۰	دو بنت لبون	۷۶	بنت لبون	۳۶	تین بکریاں	۱۵
		بنت مخاض دو حقے	۱۴۵	تین بکریاں دو حقے	۱۳۵	ایک بکری دو حقے	۱۲۵
		تین حقے	۱۵۰	چار بکریاں دو حقے	۱۴۰	دو بکریاں دو حقے	۱۳۰
چار حقے	۱۹۶	تین حقے ایک بنت مخاض	۱۷۵	تین بکریاں تین حقے	۱۶۵	ایک بکری تین حقے	۱۵۵
چار حقے	۲۰۰	تین حقے ایک بنت لبون	۱۸۶	چار بکریاں تین حقے	۱۷۰	دو بکریاں تین حقے	۱۶۰
گائے بیل کی زکوٰۃ کا نصاب							
ایک دو سالہ دو یک سالہ	۱۰۰	دو، دو سالہ	۸۰	دو ایک سالہ بچھڑے	۶۰	ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی	۳۰
		تین بچھڑے یک سالہ	۹۰	ایک یک سالہ ایک دو سالہ	۷۰	دو سالہ بچھڑا یا بچھڑی	۴۰
بھیڑ بکری کی زکوٰۃ کی تفصیل							
		پانچ بکریاں	۵۰۰	تین بکریاں	۲۰۱	ایک بکری	۴۰
		چھ بکریاں وعلیٰ ہذا	۶۰۰	چار بکریاں	۴۰۰	دو بکریاں	۱۲۱

ولا شيء في الخيل والبغال والحمير والحملان والفصلان والعجاجيل والعوامل والعلوفة

اور کچھ واجب نہیں گھوڑوں، خچروں اور گدھوں میں اور بکری، اونٹ اور گائے کے بچوں میں، اور کام کاج کے جانوروں اور چارہ کھانے والوں میں

والعفو وهالك بعد الوجوب ولو وجب سن ولم يوجد دفع أعلى منها

اور اس میں جو مقدار معاف ہے، اور وجوب کے بعد ہلاک ہو جانے والوں میں، اور اگر واجب ہو کوئی عمر والا اور وہ گلہ میں موجود نہ ہو تو اس سے اعلیٰ دیدے

وأخذ الفضل أو دفع القيمة ويؤخذ الوسط ويضم المستفاد من جنس نصاب إليه

اور زائد لے لے، یا قیمت ادا کر دے، اور درمیانہ لیا جائے گا، اور ملایا جائے گا درمیان سال حاصل شدہ مال کو اسی جنس کے نصاب کی طرف

ولو أخذ الخوارج العشر والزكوة لم تؤخذ ثانية ولو عجل ذو نصاب لسنين أو لنصب صح

اور اگر لے لیں خوارج عشر اور زکوٰۃ تو دوبارہ نہیں لی جائے گی، اور اگر پیشگی دیدے صاحب نصاب چند سالوں کی یا چند نصابوں کی زکوٰۃ تو درست ہے

جانوروں کی زکوٰۃ کے مختلف مسائل

توضیح اللغۃ - خیل گھوڑے، بغال جمع بغل خچر، حمیر جمع حمار گدھا، حملان جمع حمل بکری کا بچہ، فصلان جمع فصیل اونٹنی کا بچہ جو ایک سال سے کم کا ہو، عجاجیل جمع عجول گائے کا بچہ، عوامل جمع عاملہ کام کاج میں استعمال ہونے والے جانور، علوفہ جس جانور کو گھر پر چارہ کھلایا جائے، عفو دو نصابوں کے درمیان کا عدد جس میں زکوٰۃ نہیں، خوارج جمع خارجی، مستفاد جو مال درمیان سال میں حاصل ہو، عجل پیشگی ادا کرنا، سنین جمع سنۃ سال، نصب جمع نصاب۔

تشریح الفقہ قولہ ولا شیء الخ صاحبین کے نزدیک ہر قسم کے گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمان پر اس کے غلام میں اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ (اخرجہ الستۃ عن ابی ہریرۃ) یہی قول ہے امام شافعی، امام مالک اور احمد کا۔ امام ابو حنیفہ کے یہاں اس میں تفصیل ہے کہ گھوڑے سائمہ ہوں گے یا علوفہ، اگر تجارت کیلئے ہوں تو بالاتفاق زکوٰۃ واجب ہے، اور اگر تجارت کیلئے نہ ہوں اور سائمہ ہوں اور صرف نر یا صرف مادہ ہوں تو زکوٰۃ نہیں، اور اگر کسی اور فائدہ کے لئے ہوں اور علوفہ ہوں تب بھی زکوٰۃ نہیں، اور اگر سائمہ ہوں اور نر و مادہ ملے جلے ہوں تو مالک کو اختیار ہے چاہے ہر گھوڑے کی طرف سے ایک دینار دے اور چاہے تو سب کی قیمت لگا کر ہر دو سو درہم میں پانچ درہم دیدے، اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر چرنے والے گھوڑے میں ایک دینار یا دس درہم ہے۔ (دار قطنی، بیہقی) نیز حضرت عمر نے حضرت ابو عبیدہ کے پاس لکھا تھا "خذ من الخيل كل فرس دينارا أو عشرة دراهم وخذ من كل مائتي درهم خمسة دراهم" (ابن ہمام نے فتح القدیر میں ...) صاحبین کی دلیل کا جواب ... "ليس على المسلم في عبده ولا فرسه صدقة" سے مراد غازیوں کے گھوڑے ہیں، ان میں بالاتفاق زکوٰۃ نہیں۔ ... (اشرف)۔

قولہ والبغال الخ خچروں اور گدھوں میں بھی زکوٰۃ نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ان کے بارے میں مجھ پر کچھ نہیں ...

(١) قال في الهداية والمراد من الخوارج ... إنهم مصارف لكونهم ... [illegible] ... ولا يصرفونها إليهم ... إلى كل مفتر ... [illegible] ... البعدت ... والأول أحوط ...

چرانا اس میں معنی ہے (ح) یعنی ابن ابی ہریرہ اگر چہ سائمہ ہے جب چوتھائی سے کم رہے گی تو تجارت کے مال ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے کیونکہ سائمہ ہونا اس میں معتبر نہیں، بہ نسبت اس کے مال تجارت میں زکوٰۃ کا حق ثابت ہے ہوتا ہے۔

قولہ ومن ملک الخ یعنی اگر کسی نے سال کے درمیان میں ... صاحب کا آخری قول ہے اسی کو امام محمد نے اختیار کیا ہے اور یہی امام زفر کا قول ہے اور امام صاحب کا پہلا قول ہے کہ جو چیز سال کے درمیان میں حاصل ہو اس میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اور امام مالک اور شافعی بھی اسی کے قائل ہیں، امام صاحب اور امام ابو یوسف اس کے قائل ہیں کہ اس مسئلہ میں کوئی صورت بھی ... جب سال گزر گیا تو اس کے لئے زکوٰۃ واجب ہے اس کی صورت یہ ہے کہ شروع سال میں نصاب پورا تھا ... سال کے درمیان میں ... گزر جانے پر سال پورا ہونا ضروری ہے، اور یہی صحیح ہے۔

قولہ والعوامل الخ یعنی ہل چلانے اور بوجھ لادنے والے جانوروں میں زکوٰۃ نہیں امام مالک اس میں ... صاحب یہی فرماتے ہیں کہ حدیث "لیس فی العوامل صدقۃ" ... اس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ... دار قطنی، بیہقی، ابن ابی شیبہ، عبد الرزاق ... وجہ یہ ہے کہ سبب مال نامی ہے جس کی دلیل ... تجارت کے لئے ... ہے۔ اور یہاں ... ایک ہی ہے۔

قولہ ولا فی العمل الخ یعنی امام صاحب کے نزدیک ... میں زکوٰۃ نہیں، امام مالک اور امام شافعی کا قول (جو ...) ہے امام محمد اور امام ... کے نزدیک اس میں بھی زکوٰۃ ہے ... فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ واجب ... سال کے آخر میں ہے ... کا حق ہے ... دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "پانچ ... اونٹوں میں ایک بکری ہے" اور ... تک ... ہیں اگر کسی شخص کے پاس ... اونٹ ہوں ... امام صاحب کے نزدیک ایک بکری واجب ہوگی ... ایک ... ساقط ہو جائے گی۔

قولہ واذا ہلک الخ یعنی اگر ... ہلاک ہو جائے تو زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی، امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر ادا کی قدرت حاصل ہونے کے بعد ہلاک ہو جائے تو ضامن ہوگا ... مال ... ہے کہ ... زکوٰۃ کا حق عین شیٔ کے ساتھ ہے اور امام زفر ... سے ... ہیں ... مصنف نے ... ہے کہ اگر مال ... ہلاک ... ہوگی ... ہے۔

تنبیہ: ایک مال تجارت کو دوسرے مال تجارت کے ساتھ تبدیل ... کی ... مطلب یہ ہے کہ ... مال ... کوئی مال ... اگر کسی کے پاس ایک ... ہو ... کوئی ... تجارت کے لئے خرید ... ہلاک ہو ... ساقط ہو جائے گی۔

قولہ وبعضہ الخ یعنی ... سال میں ... حصہ ... ہو جائے ... کے حساب سے ... کرنی چاہیے ... سال میں ... تب ... سے ... ہیں۔

قولہ ولو عجل الخ یعنی ایک شخص کے پاس ایک ... نصاب تھا اسے چند سالوں کی پیشگی زکوٰۃ نکال دی تو زکوٰۃ ... ہو جائے گی۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ ... ادا نہیں ... زکوٰۃ صرف نصاب ... ہے ... شریعت کی طرف سے ... کے لئے ایک قسم کی مہلت ہے جیسے ... اگر کسی شخص نے چند سالوں کی زکوٰۃ ادا کر دی تو بھی جائز ہے کیونکہ سبب ... اصل نصاب ... ہے ... ہو ... تو ... کی گئی۔

واللہ اعلم۔

باب زكوة المال

باب مال کی زکوۃ کے بیان میں

[illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ قوله باب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

[illegible]

(نقشہ [illegible])

[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

ثُمَّ فِي كُلِّ خُمُسٍ بِحِسَابِهِ وَالْمُعْتَبَرُ وَزْنُهُمَا أَدَاءً وَوُجُوبًا وَفِي الدَّرَاهِمِ وَزْنُ سَبْعَةٍ

پھر ہر پانچویں حصہ میں اسی حساب سے ہے اور معتبر ان کا وزن ہے ادا کرنے اور واجب ہونے میں اور درہموں میں وزن سبعہ

وَهُوَ أَنْ يَكُونَ الْعَشَرَةُ مِنْهَا وَزْنَ سَبْعَةِ مَثَاقِيلَ

اور وہ یہ ہے کہ دس درہم سات مثقال ہونے کے برابر ہوں۔

تشریح الفقہ قولہ ثم فی کل خمس الخ پانچواں حصہ یعنی چالیس درہم ہونے پر ہر پانچویں حصہ میں اسی حساب سے واجب ہے اور صاحب کے ہاں ہر پانچویں حصہ میں اسی حساب سے واجب ہے یعنی ہر چالیس درہم میں ایک درہم اور جو چالیس سے کم ہو اس میں کچھ نہیں اور امام صاحب کا قول ہے اور امام شافعی امام محمد امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ دو سو درہم پر جو زیادہ ہو اس کی زکوۃ اس کے حساب سے ہوگی ... حضور کا ارشاد ہے "هاتوا ربع العشر ..." (ابو داؤد) امام ابو حنیفہ کی دلیل حضور کا ارشاد ہے کہ "لا تأخذ من الكسور شيئا" (دار قطنی) ... "ليس فيما دون الأربعين صدقة"۔ (عبد الحق فی الاحکام...)۔

قولہ والمعتبر الخ وجوب زکوۃ کے اعتبار سے سونے چاندی کے نصاب میں بالاتفاق ان دونوں کا وزن معتبر ہے نہ کہ ان کی قیمت یعنی اگر کسی شخص کے پاس سو درہم کے ہم وزن چاندی کا برتن ہو اور وہ کاریگری کے اعتبار سے اس کی قیمت دو سو درہم کی ہو تو اس پر زکوۃ نہیں جب تک اس چاندی کا وزن دو سو درہم کا نہ ہو۔ شیخین کے نزدیک ادائیگی زکوۃ میں بھی وزن معتبر ہے اور امام زفر کے نزدیک قیمت کا اعتبار ہے اور امام محمد فرماتے ہیں کہ جو چیز فقراء کے حق میں انفع ہو اس کا اعتبار ہوگا۔ پس اگر کسی شخص نے پانچ کھرے درہموں کی زکوۃ میں پانچ کھوٹے درہم دیدئیے جن کی قیمت چار کھرے درہموں کے برابر تھی تو شیخین کے نزدیک زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ امام محمد و زفر کے نزدیک ادا نہ ہوگی۔ اگر پانچ کھوٹے درہموں کی زکوۃ میں چار کھرے درہم دیئے جن کی قیمت پانچ کھوٹے درہموں کی قیمت کے برابر ہے تو امام زفر کے نزدیک زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ شیخین کے نزدیک ادا نہ ہوگی۔

قولہ وفی الدراہم الخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر کے زمانہ میں مختلف اوزان کے درہم رائج تھے۔ ... اس امت میں طرح کے درہم رائج تھے (۱) وزن عشرہ یعنی جس کے بیس درہم دس مثقال کے ہوں اور ہر ایک درہم میں بیس قیراط ہوتا تھا (۲) وزن ستہ یعنی جس کے بیس درہم چھ مثقال کے اور ہر درہم بارہ قیراط کا ہوتا تھا (۳) وزن خمسہ یعنی جس کے بیس درہم پانچ مثقال کے ہوں اور ہر درہم دس قیراط کا ہوتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خراج میں سب سے بڑے درہم کا مطالبہ کرنے لگے تو لوگوں پر یہ چیز گراں گزری تو انہوں نے تخفیف کی خواہش کی تو حضرت عمر نے صحابہ کے مشورہ کے مطابق سب درہموں کو جمع کر کے ایک وزن سبعہ قائم کیا یعنی جس کے بیس درہم سات مثقال کے ہوں ... کا مجموعہ ۴۲۰ ہوتا ہے جس کا ثلث ۱۴۰ ہے جس کو تقسیم کرنے سے سات مثقال ہوتے ہیں۔ ... اور یہی وزن ... زکوۃ خراج نصاب سرقہ مہر وغیرہ ہر معاملہ میں بھی مقرر ہو گیا۔ صاحب کتاب ... کہ زکوۃ کے مسئلہ میں بھی اسی درہم کا اعتبار ہے جو وزن سبعہ کہلاتا ہے۔ جس کے ہر دس درہم سات مثقال کے ہوتے ہیں۔ ذیل کا نقشہ ان درہموں کی کیفیت کی وضاحت کرتا ہے۔

نقشہ وزن سبعہ

نمبر	اسماء مختلف دراہم	ہر ایک کے دراہم	مجموعی وزن	مقدار ہر درہم	مقدار زکوۃ	کل مقدار قیراط	مقدار باقی (ثلث)	کیفیت
	وزن العشرہ	بیس درہم	دس مثقال	۲۰ قیراط	پانچ درہم	۲۰۰	۲۰	کل مقدار قیراط ۴۲۰
۲	وزن ستہ	بیس درہم	چھ مثقال	۱۲ قیراط	پانچ درہم	۱۲۰	۱۲	جس کا ثلث ۱۴۰
۳	وزن خمسہ	بیس درہم	پانچ مثقال	۱۰ قیراط	پانچ درہم	۱۰۰	۱۰	... وزن سبعہ
۴	وزن سبعہ	بیس درہم	سات مثقال	۱۴ قیراط	پانچ درہم	۱۴۰	کل ۱۴۰	...

وغالب [illegible] [illegible] [illegible] عروض [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] الذهب

[illegible]

ويعتبر [illegible] الذهب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] النصب

[illegible]

[illegible] [illegible] الفضة [illegible]

[illegible]

توضیح اللغة [illegible]

تشریح الفقہ قولہ وغالب [illegible]

[illegible] چاندی [illegible]

فائدہ [illegible]

نصاب [illegible] چاندی [illegible]

[illegible]

[illegible]

([illegible])

[illegible] نصاب [illegible]	[illegible] نصاب [illegible]	چاندی [illegible] نصاب [illegible]
[illegible] نصاب [illegible]	[illegible] نصاب [illegible]	چاندی [illegible]
[illegible] چاندی [illegible] نصاب [illegible]	چاندی [illegible] چاندی [illegible]	[illegible] چاندی [illegible] نصاب [illegible]
[illegible] نصاب [illegible]	چاندی [illegible] نصاب [illegible]	[illegible]

قولہ [illegible] نصاب [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] چاندی [illegible]

چاندی [illegible]

قولہ فالعبرۃ الخ اگر کسی کے پاس تھوڑا سا سونا اور تھوڑی چاندی ہو دونوں کی قیمت لگائی جائے گی اگر قیمت چاندی یا سونے کے نصاب کو پہنچ جائے تو امام صاحب کے نزدیک زکوۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔ یہی امام ثوری کا قول ہے اور امام احمد سے ایک روایت ہے صاحبین و امام شافعی کے نزدیک اجزاء کا اعتبار کیا جائے گا۔ یعنی ایک سو درہم اور پانچ مثقال ہوں جن کی قیمت ایک سو درہم ہو۔ امام صاحب کے نزدیک زکوۃ واجب ہوگی صاحبین کے نزدیک نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سونے چاندی میں مقدار کا اعتبار ہے نہ کہ قیمت کا۔ یہی وجہ ہے کہ اگر برتن کا وزن دو سو درہم سے کم ہو اور اس کی قیمت دو سو درہم ہو تو اس میں بالاتفاق زکوۃ نہیں۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ یہ ایک جنس ہے اس لئے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملایا جائے گا اور ملانا قیمت ہی کے اعتبار سے ہو سکتا ہے۔ اور برتن کا مسئلہ اس لئے صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں قیمت معتبر نہیں ہے۔

بَابُ الْعَاشِرِ

باب زکوۃ وصول کرنیوالے کے بیان میں

هُوَ مَنْ نَصَبَهُ الْإِمَامُ لِيَأْخُذَ الصَّدَقَاتِ مِنَ التُّجَّارِ فَمَنْ قَالَ لَمْ يَتِمَّ الْحَوْلُ أَوْ عَلَيَّ دَيْنٌ أَوْ أَدَّيْتُ أَنَا

عاشر وہ ہے جس کو مقرر کرے امام زکوۃ وصول کرنے کے لئے سوداگروں سے پس جو شخص یہ کہے کہ ابھی سال نہیں گزرا یا مجھ پر قرض ہے یا میں نے

إِلَى عَاشِرٍ آخَرَ وَحَلَفَ صُدِّقَ إِلَّا فِي السَّوَائِمِ فِي دَفْعِهِ بِنَفْسِهِ

دے دیا دوسرے عاشر کو اور قسم کھائے تو اس کی تصدیق کی جائے گی مگر چرنے والے جانوروں کی زکوۃ کے متعلق اپنے طور پر دینے میں

وَكُلُّ مَا صُدِّقَ فِيهِ الْمُسْلِمُ صُدِّقَ فِيهِ الذِّمِّيُّ لَا الْحَرْبِيُّ إِلَّا فِي أُمِّ وَلَدِهِ

اور جس میں تصدیق کی جاتی ہے مسلمان کی اس میں تصدیق کی جائے گی ذمی کی نہ کہ کافر حربی کی مگر اس کی ام ولد کے بارے میں

وَأُخِذَ مِنَّا رُبْعُ الْعُشْرِ وَمِنَ الذِّمِّيِّ ضِعْفُهُ وَمِنَ الْحَرْبِيِّ الْعُشْرُ بِشَرْطِ نِصَابٍ وَأَخْذِهِمْ مِنَّا وَلَمْ يُثَنِّ فِي الْحَوْلِ

اور لیا جائے گا ہم سے چالیسواں حصہ اور ذمی سے اس کا دوگنا اور حربی سے دسواں حصہ اس شرط کے ساتھ کہ نصاب پورا ہو اور وہ بھی ہم سے لیتے ہوں اور دوبارہ نہ لیا جائے سال میں

بِلَا عَوْدٍ وَعُشِّرَ الْخَمْرُ لَا الْخِنْزِيرُ وَمَا فِي بَيْتِهِ وَالْبِضَاعَةُ وَمَالُ الْمُضَارَبَةِ

لوٹے بغیر اور دسواں لے شراب کا نہ کہ سور کا اور اس کا جو اس کے گھر میں ہو اور مال بضاعت اور مال مضاربت اور

وَكَسْبُ الْمَأْذُونِ وَلَا أَنَّ عَشَّرَ الْخَوَارِجُ

ماذون کی کمائی کا اور دوبارہ نہ لیا جائے اگر خارجیوں نے عشر لے لیا ہو۔

توضیح اللغۃ: عاشر مال کا دسواں حصہ لینے والا، نصب، مقرر کرنا، صدقات صدقۃ کی جمع، الحول سال، دین قرض، حلف قسم کھانا، سوائم جمع سائمۃ، جنگل میں چرنے والے جانور، ضعف دوچند، لم یثن دوبارہ نہیں لیا جائے گا، عود لوٹنا، خمر شراب، بضاعۃ وہ مال جس کا کل نفع مالک کا ہو، مضاربۃ وہ مال جس کا نفع دونوں کے درمیان مشترک ہو، کسب کمائی، ماذون وہ غلام جس کو آقا کی طرف سے تجارت کی اجازت ہو، خوارج جمع خارجی۔

تشریح الفقہ: قولہ باب العاشر الخ عاشر (از عشر) اعشر سے اسم فاعل ہے یعنی مال کا دسواں حصہ لینے والا۔ اس لحاظ سے عاشر کا اطلاق صرف اس پر ہوتا ہے جو حربی سے مال وصول کرے کیونکہ عشر تو حربی ہی سے لیا جاتا ہے نہ کہ مسلمان اور ذمی سے

[illegible]

بابُ الرِّکاز

باب رکاز کی زکوٰۃ کے بیان میں

خُمِّسَ مَعْدِنُ نَقْدٍ وَنَحْوِ حَدِيدٍ فِي أَرْضِ خَرَاجٍ أَوْ عُشْرٍ لَا فِي دَارِهِ وَأَرْضِهِ وَكَنْزٌ

[illegible]

وَبَاقِيهِ لِلْمُخْتَطِّ لَهُ وَزِئْبَقٌ لَا رِكَازُ مَتَاعٍ فِي أَرْضِ حَرْبٍ وَفَيْرُوزَجٍ وَلُؤْلُؤٍ وَعَنْبَرٍ

[illegible]

توضیح اللغۃ: [illegible]

تشریح الفقہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث [illegible] وغیرہ [illegible] کی ہے۔

تو یہ [illegible] اگر کوئی شخص اپنے مکان میں [illegible] پائے تو امام اعظم [illegible] کوئی چیز واجب نہیں۔ صاحبین کے نزدیک اس میں بھی خمس ہے کیونکہ حدیث فی الرکاز الخمس مطلق ہے جس میں [illegible] کوئی تفصیل نہیں [illegible] معدن [illegible] اسی طرح اس میں بھی نہیں۔

بَابُ الْعُشْرِ
باب عشر کے بیان میں

يجب في عسل أرض العشر ومسقي سماء وسيح بلا شرط نصاب وبقاء إلا الحطب والقصب والحشيش

عشر واجب ہے عشری زمین کے شہد میں [illegible] بلا شرط نصاب [illegible] مگر لکڑی اور نرکل [illegible]

ونصفه في مسقي غرب ودالية ولا ترفع المؤنة وضعفه في أرض عشرية لتغلبي

اور نصف عشر [illegible] ڈول [illegible] اور خرچ [illegible] تغلبی [illegible]

وإن أسلم أو ابتاعها منه مسلم أو ذمي وخراج إن اشترى ذمي أرضا عشرية من مسلم وعشر

[illegible] مسلمان [illegible] خراج واجب ہوگا [illegible]

إن أخذها منه مسلم بشفعة أو ردت على البائع لفساد وإن جعل مسلم داره بستانا

[illegible] مسلمان [illegible] اپنے گھر کو باغ [illegible]

فمؤنته تدور مع مائه بخلاف الذمي ودار جعلها بستانا ولا شيء في عين قير ونفط في أرض عشر وفي أرض خراج يجب الخراج

[illegible] عشری زمین میں [illegible] خراج واجب ہوگا [illegible]

توضیح: لغتہ عشر [illegible] غرب [illegible] دالیہ [illegible] قیر [illegible] کی ایک چیز ہے جس کو [illegible] کہتے ہیں

تشریح العشر. قولہ [illegible] عشر کے [illegible] عشر کی فرضیت کتاب و سنت [illegible] سے ثابت ہے قال الله تعالى وآتوا حقه يوم حصاده [illegible] فيما سقت السماء والعيون [illegible] العشر وفيما سقي بالنضح نصف العشر [illegible] واجب ہے [illegible] العشر [illegible] الى الكافر [illegible] عشر [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحبین کے نزدیک اس کی مقدار پانچ وسق ہے۔ [illegible] امام صاحب کے
نزدیک [illegible]
[illegible] ہے۔

قولہ [illegible]
[illegible] (۱) [illegible]
[illegible]

قولہ [illegible]
[illegible]
[illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible]
[illegible]

قولہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ [illegible]
[illegible]

قولہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ [illegible]
[illegible] ہے۔

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

بَابُ الْمَصْرِفِ

باب مصرف زکوۃ کے بیان میں

هو الفقير والمسكين وهو أسوأ حالا من الفقير والعامل والمكاتب والمديون ومنقطع الغزاة

مصرف زکوۃ فقیر اور مسکین ہے اور مسکین فقیر سے بھی خراب حالت والا ہے اور عامل [illegible] اور مکاتب اور مقروض [illegible]

وابن السبيل فيدفع إلى كلهم أو إلى صنف واحد لا إلى ذمي وصح غيرها وبناء مسجد

[illegible]

وتكفين ميت وقضاء دينه وشراء قن يعتق وأصله وإن علا

[illegible]

وفرعه وإن سفل وزوجته وزوجها وعبده ومكاتبه ومدبره وأم ولده ومعتق البعض وغني يملك نصابا

[illegible]

وعبده وطفله وبني هاشم ومواليهم ولو دفع بتحر فبان أنه غني أو هاشمي أو كافر أو أبوه

[illegible]

أو ابنه صح ولو عبده أو مكاتبه لا وكره الإغناء وندب عن السؤال

[illegible]

وكره النقل إلا إلى قريب أو أحوج [illegible]

[illegible]

توضیح اللغۃ: مصرف [illegible]

[illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ: قولہ باب المصرف [illegible] زکوۃ کے بعد مصارف زکوۃ کا بیان بھی ضروری تھا [illegible]

[illegible] مصرفا [illegible]

[illegible]

إنما الصدقات للفقراء والمساكين [illegible] 1 فقیر 2 مساکین 3 عاملین [illegible]

[illegible] المؤلفة القلوب [illegible]

[illegible] 5 [illegible] 6 [illegible] 7 [illegible]

[illegible] 8 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شدہ کو بیکار پر دولت رکھا ہو مصنف نے ان آٹھ میں سے ۸ کو ذکر نہیں کیا کیونکہ اکثر علماء کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد یہ ساقط ہو گیا کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام کے ضعف کے وقت اس کی ضرورت باقی تھی، اسلام کی طرف سے ان کے لئے دیا جاتا تھا، مسلمان ... اسلام اور ... اس کی ضرورت نہیں رہی، اس وجہ سے کہ ان لوگوں کو دیا ... حصہ ساقط ہے اس ... فی صدھم ... علی فقرائھم کے ذریعہ منسوخ ہو گیا۔ بعض حضرات نے اختلاف کیا ہے ... حضور ﷺ کی حیات میں تھا یہ وہ اس کی حیات کے بعد۔

قولہ وھو الفقیر الخ فقیر وہ کہلاتا ہے جس کے پاس تھوڑا سا مال ہو مگر بقدر نصاب نہ ہو۔ اور مسکین اس کو کہتے ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ امام ابوحنیفہ امام مالک اور ... اصحاب لغت میں سے ... کا یہی قول ہے اور یہی صحیح ہے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "او مسکینا ذا متربۃ" یا مسکین کو جو خاک میں رل رہا ہو۔ اور امام شافعی و امام احمد کا قول اس کے برعکس ہے کیونکہ آیت "اما السفینۃ فکانت لمساکین" میں ... کشتی ہونے کے باوجود مساکین کہا ہے۔ جواب یہ ہے کہ ان کو مسکین کہا ترحم کے طور پر تھی یا یہ کہ کشتی ان کے پاس بطور عاریت تھی یا وہ مزدوری پر کام کرتے تھے۔

قولہ فیدفع الخ ... جو عامل کو دیا جائے ... بقدر اس کے کام کے اعتبار سے ہے ... مصنف ... کسی ایک ... حضرت ... امام شافعی کے ... ہیں یہ امام شافعی سے ... کے بہ وقت ... یہ امام ... کے یہاں ... آٹھوں قسموں کو زکوٰۃ دینا ... کہ اصناف ثمانیہ ... کرتے ہیں ... اصحاب ... کو ... ہیں۔

قولہ ... زکوٰۃ کی رقم سے غلام خرید کر آزاد کرنا ... اور زکوٰۃ کے لئے تملیک رکن ہے جو یہاں ... امام مالک ... کے نزدیک جائز ہے کیونکہ ان کے یہاں "وفی الرقاب" کی یہی تاویل ہے۔

قولہ والغارم الخ یعنی ... اس شخص کو زکوٰۃ دی جائے جس کے متعلق ... کا مرکب ... اور ... اس ... کی ... کیونکہ ... کی دلیل حضرت ... کی روایت ہے ... آنحضرت ﷺ نے ... "خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلک" (بخاری) ... زکوٰۃ ... اس کے لئے تملیک تام ہوا۔

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

باب صدقۂ فطر کے بیان میں

يجب على حرٍّ مسلمٍ ذي نصابٍ فضلَ عن مسكنه وثيابه وأثاثه وفرسه وسلاحه وعبيده

صدقۂ فطر واجب ہے اس آزاد مسلمان پر جو ایسے نصاب کا مالک ہو جو اس کے گھر، کپڑوں، سامان، گھوڑے، ہتھیار اور غلاموں سے زائد ہو

عن نفسه وطفله الفقير وعبده للخدمة ومدبره وأم ولده لا عن زوجته وولده الكبير ومكاتبه وعبد أو عبيد لهما

اپنی طرف سے اور اپنے نابالغ فقیر بچے کی طرف سے اور خدمت کے غلام اور مدبر اور ام ولد کی طرف سے، نہ کہ اپنی بیوی اور بالغ لڑکے اور مکاتب کی طرف سے اور اس غلام یا غلاموں کی طرف سے جو دو آدمیوں میں مشترک ہوں

ويتوقف لو مبيعا بخيار نصف صاع من بر أو دقيقه أو سويقه أو زبيب أو صاع من تمر أو شعير وهو ثمانية أرطال

اور موقوف رہے گا اگر غلام خیار کے ساتھ فروخت کیا گیا ہو، نصف صاع گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کا ستو یا کشمش یا ایک صاع کھجور یا جو، اور صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے

صبح يوم الفطر فمن مات قبله أو أسلم أو ولد بعده لا تجب وصح لو قدم أو أخر

عید الفطر کے دن کی صبح، پس جو شخص اس سے پہلے مر جائے یا اس کے بعد مسلمان ہو یا پیدا ہو اس پر واجب نہیں اور صدقۂ فطر پہلے یا بعد میں دینا صحیح ہے۔

توضیح اللغۃ : حر آزاد، مسکن رہنے کی جگہ، ثیاب کپڑے، اثاث گھریلو سامان، فرس گھوڑا، سلاح ہتھیار، عبید عبد کی جمع غلام، طفل بچہ، مکاتب وہ غلام جس سے مال کے عوض آزادی کا معاملہ کیا گیا ہو، بر گیہوں، دقیق آٹا، سویق ستو، زبیب کشمش، تمر کھجور، شعیر جو، ارطال رطل کی جمع ایک وزن۔

تشریح الفقہ : قولہ باب الخ صدقۂ فطر کا باب، زکوٰۃ کا باب صوم پر مقدم ہے اس لئے کہ زکوٰۃ کے ساتھ اس کی مناسبت ہے وجوب صدقۂ فطر کا سبب ہے اس لئے اس کو مؤخر کیا ہے، اور صدقۂ فطر صوم کے بعد ہوتا ہے اس لئے مصنف نے روزوں کے بعد ذکر کیا۔ صدقہ کے معنی عطیہ کے ہیں جس سے اللہ کا ثواب مقصود ہو۔ چونکہ اس کی ادائیگی سے صدق کی علامت ظاہر ہوتی ہے اس لئے اس کو صدقہ کہتے ہیں جیسے صداق کہ اس سے شوہر کی رغبت کا اظہار ہوتا ہے۔ کلمۂ فطر مولد ہے یعنی فقہاء کی اصطلاح ہے، صدقۂ فطر کے لئے لفظ فطرہ بولتے ہیں جس سے یہ مراد ہوتا ہے۔ مولانا عبد الحی صاحب نے لکھا ہے "فطرہ بمعنی صدقۂ فطر" معلوم ہوا کہ یہ لفظ بنایا ہوا نہیں ہے۔ صاحب قاموس نے اس کی تصریح کی ہے، علامہ نووی نے "تحریر" میں کہا ہے کہ لفظ فطرہ مولد ہے اور ماخذ فطرہ بمعنی خلقت ہے، گویا یہ بدن کی زکوٰۃ ہے اور فطر صوم کی ضد ہے۔ الفطر اکل و شرب کا نام ہے "والصوم الامساک عن الاکل والشرب والکلام" (قاموس) معلوم ہوا کہ لفظ فطر مولد نہیں ہے۔ مولد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا اطلاق نہیں کیا گیا بلکہ مطلب یہ ہے کہ حقیقت شرعیہ ہے جس کو صائم کے لئے مقرر کیا گیا۔ جیسے لفظ صلوٰۃ کہ عبادت مخصوصہ کے لئے اس کا اطلاق اسلام میں ہوا ہے ورنہ اس سے قبل یہ معانی میں مستعمل تھا۔

قولہ یجب الخ صدقۂ فطر ہر آزاد مسلمان پر واجب ہے جو صاحب نصاب ہو۔ وہ نصاب اس کی اور اس کے اہل و عیال کی ضروریات اصلیہ مکان، کپڑوں، سامان، ہتھیار وغیرہ سے فاضل ہو۔ حضرت امام شافعیؒ کا اختلاف ہے۔ ان کے نزدیک ایک دن رات کی خوراک سے زائد ایک صاع کھجور کا مالک ہو۔ امام مالکؒ کے نزدیک بھی یہی ہے۔ حدیث "اغنوہم عن المسئلۃ فی ہذا الیوم" کا مطلب یہ ہے کہ ان کو مانگنے سے بے نیاز کر دو۔ یہ حدیث ضعیف ہے اس میں قطعیت نہیں ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک صدقۂ فطر فرض ہے۔ ان کی دلیل حدیث ہے فرض

رسول اللہ [illegible] زکاۃ الفطر علی الذکر والانثی [illegible] کے اعلان [illegible] بعد [illegible]
[illegible] کہ صدقہ فطر [illegible] اسکا انکار [illegible]
[illegible] صدقہ [illegible] ﷺ نے ارشاد
فرمایا کہ لا صدقۃ الا عن ظہر غنی [illegible] اپنے [illegible]
[illegible] صدقہ [illegible] ہے۔

قولہ [illegible] صدقہ فطر [illegible]
[illegible]
[illegible] رسول اللہ [illegible]
[illegible] عبداللہ [illegible] ابن المبارک
[illegible] امام اعظم [illegible] امام شافعی [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] صدقہ فطر [illegible]
[illegible] امام شافعی [illegible]
حدیث میں [illegible] ہے۔

قولہ [illegible] امام ابوحنیفہ [illegible] صاحبین [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible]

قولہ [illegible] صاع [illegible]
[illegible] امام ابویوسف [illegible] رطل [illegible]
[illegible] امام ابویوسف [illegible]
[illegible] رطل عراقی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] امام ابویوسف [illegible]
[illegible] رطل عراقی [illegible]
یوسف فی کتاب العشر والخراج خمسۃ ارطال وثلث رطل [illegible]

[illegible] خمسۃ ارطال [illegible] کل رطل [illegible] ابو یوسف

[illegible]

اور اس کے بعد خیال ہے۔ حدیث کی دلیل یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہمارا صاع سب صاعوں سے چھوٹا ہے اور ہمارا مد سب مدوں سے بڑا ہے۔ آپ ﷺ نے اس پر کوئی تغیر نہیں فرمائی بلکہ یہ دعا فرمائی "اللھم بارک لنا فی صاعنا وبارک لنا فی قلیلنا وکثیرنا ومدنا" ابن حبان کہتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ مدنی صاع سب سے چھوٹا ہے اور وہ پانچ رطل اور ثلث رطل ہے۔ طحاوی کی دلیل یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ ایک مد یعنی دو رطل سے وضو اور ایک صاع یعنی آٹھ رطل سے غسل فرماتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے صاع کی مقدار بھی یہی تھی۔

قولہ صبح یوم الفطر [illegible] ہے جس سے منسوب ہے۔ یعنی ہمارے نزدیک صدقۂ فطر عید کی صبح صادق کے طلوع ہونے پر واجب ہوتا ہے (امام شافعی کے یہاں رمضان کے آخری دن کے غروب ہونے پر) (کذا فی البدائع) لہٰذا جو شخص فجر سے پہلے مر جائے یا فقیر ہو جائے یا فجر کے بعد پیدا ہو یا اسلام لائے یا غنی ہو جائے تو ان پر فطرہ واجب نہ ہوگا۔ یہ وقت وجوب [illegible]۔

قولہ ویستحب قولہ ان یخرج صدقۃ الفطر یعنی یوم الفطر سے پہلے بھی درست ہے۔ اور اس کے بعد بھی۔ کیونکہ صحیح بخاری میں ہے کہ صحابہ عید سے ایک دو دن پہلے فطرہ دے دیتے تھے۔ [illegible]

كِتَابُ الصَّوْمِ

هو ترك الأكل والشرب والجماع من الصبح إلى الغروب بنية من أهله وصح صوم رمضان وهو فرض

صوم (روزہ) نام ہے کھانے پینے اور جماع کو چھوڑنے کا صبح سے غروب تک نیت کے ساتھ اس شخص کا جو نیت کا اہل ہو اور صحیح ہے رمضان کا روزہ اور وہ فرض ہے

والنذر المعين وهو واجب والنفل بنية من الليل إلى ما قبل نصف النهار وبمطلق النية وبنية النفل

اور نذر معین کا روزہ اور وہ واجب ہے اور نفل (درست ہے) رات کی نیت سے نصف النہار سے پہلے تک اور مطلق نیت سے اور نفل کی نیت سے

وما بقي لم يجز إلا بنية معينة مبيتة

اور ان کے علاوہ باقی روزے درست نہیں مگر رات ہی سے معین نیت کے ساتھ

تشریح الفقہ: قولہ کتاب الصوم الخ مصنف نے روزہ کو زکوٰۃ کے بعد ذکر کیا ہے بایں طور کہ دونوں عبادت [illegible] ہیں لیکن [illegible] نماز کے بعد زکوٰۃ اور زکوٰۃ کے بعد روزہ ذکر کیا ہے کیونکہ آیت "والخاشعین والخاشعات" [illegible] میں یہی ترتیب ہے۔ صوم کے لغوی معنی مطلقاً کسی چیز سے باز رہنا ہے [illegible] قرآن میں ہے "انی نذرت للرحمٰن صوما فلن اکلم الیوم انسیا" اور شرعاً طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے ایسے شخص کا رکنا جو نیت کا اہل ہو۔ صوم کی یہ تعریف نص کتاب اللہ سے ثابت ہے۔ قال تعالیٰ "کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل"۔

قولہ وصح الخ روزوں کی چند قسمیں ہیں۔ فرض، واجب، مسنون، مستحب، نفل، مکروہ۔ [illegible] رمضان اور کفارات کے روزے [illegible] نذر معین [illegible] روزہ [illegible] ایام بیض کے روزے [illegible] صوم عاشورا [illegible] رمضان کے ادا روزے [illegible] نذر معین اور نفل روزہ [illegible] مصنف نے [illegible] امام شافعی [illegible] رات سے نیت کرنا ضروری ہے [illegible] آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے [illegible] آنحضرت ﷺ نے [illegible] اعلان کرا دیا [illegible] ہے۔

قولہ وبمطلق الخ رمضان کا روزہ مطلق نیت سے درست ہے کیونکہ ماہ رمضان میں کوئی دوسرا روزہ مشروع نہیں [illegible] تعیین سے متعین ہو ہے لہٰذا مطلق نیت کافی ہے۔ نیز نفل کی نیت سے بھی صحیح ہے [illegible] امام شافعی کے نزدیک نفل کی نیت سے روزہ درست نہیں [illegible] مطلق نیت [illegible] امام مالک [illegible] مصنف نے [illegible] کی تخصیص نہیں کی [illegible] مریض اور مسافر کے لئے رات سے نیت کرنا ضروری ہے [illegible] مطلق نیت کافی نہیں [illegible] سے مطلق نیت سے درست نہ ہوں گے کیونکہ ان میں وقت متعین نہیں۔

[illegible]
[illegible]

رتجب	وعقدوا	برؤیۃ	ہلالہ	از	بعد	شعبان	ملتبس
او	شمار کرو	ہوتے	جس وقت	چاند	دیکھنے	سے	رمضان کے کئی دن کا جانا

روایت ہلال کا بیان

تشریح: قولہ و احصوا ... شعبان کی ۲۹ تاریخ پوری ہو جانے سے ہوتا ہے۔ چونکہ حضور ... کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرو (دیکھیں [illegible]) مطلب یہ ہے کہ جب مطلع صاف ہو تو رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور عید کا چاند دیکھ کر افطار کرو۔ اور اگر مطلع صاف نہ ہو اور چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کرکے رمضان کے روزے شروع کرو۔ اور اگر رمضان کا روزہ افطار کرو ... جب تک کہ دلیل ... چونکہ پہلے سے ... ختم ہونے میں شک ہے تو جب چاند دیکھنے سے ... یا تیس دن پورے کرنے سے ... مہینہ باقی رہے گا۔

فائدہ: ... ہر ملک اور ہر علاقہ میں رمضان کے چاند کے سلسلہ میں گڑبڑ ہوتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ... اختلاف سے ... لوگوں میں ... آج کل ... عوام ... کے متعلق چند ضروری باتیں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) علاوہ رمضان کے عید اور بقرعید کے چاند کے لئے باقاعدہ شہادت ضروری ہے اور شہادت کیلئے شاہد کا حاضر ہونا ضروری ہے ... ٹیلیفون ... شہادت نہیں ہو سکتی۔

(۲) اگر کسی شہر میں ... کی شہادت پر ... عید ... کا اعلان کر دیا جائے تو ... اس شہر کے قاضی یا ہلال کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے ... جائز ہے بشرطیکہ ... چاند کے متعلق ... فیصلہ قاضی یا ہلال کمیٹی نے کیا ہے ... احتیاط سے کام لے ... فیصلہ کیا گیا ہے ...

(۳) اگر ملک کے مختلف حصوں ... ٹیلیفون ... کے ذریعہ چاند کی ... دیکھنے والوں کی طرف سے ... شہادت ... ہلال کمیٹی کے سامنے شہادت پیش ہوں ... شہادت کا اعتبار کرکے چاند ہونے کا فیصلہ دے۔

(۴) رمضان کے چاند میں چونکہ ... خبر ... کافی ہے اس لئے ... خبر دینے والے ... چاند ... ہلال کمیٹی ... کا اعلان ... کر سکتی ہے۔

(۵) ... ریڈیو ... خبروں میں ... ہوتا ہے ... اس سے ... ثابت نہیں ہوگا ... الا ... رمضان کا اعلان کیا جا سکتا ہے۔

([illegible] جلد ... صفحہ نمبر ۱۸۸ تا صفحہ ۱۸۹)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مجمع [illegible]

[illegible]

[illegible] الاختلاف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رمضان کا ایک روزہ [illegible] کسی دوسرے [illegible] روزہ [illegible] معلوم [illegible] انکار کرنے [illegible] رمضان [illegible] روزہ [illegible] کیونکہ [illegible] روزہ رکھنے [illegible] نیت کرے [illegible] رمضان [illegible] واجب [illegible] کیونکہ [illegible] رمضان ہوگا [illegible] رمضان کا روزہ ہو جائے گا۔ کیونکہ اصل نیت [illegible] دونوں حالتوں میں [illegible] ہو جائے گا [illegible] رمضان کا روزہ ہے۔ اور دوسری صورت میں [illegible] الکلام فی هذا المقام [illegible] الجهل [illegible] والله اعلم بالصواب۔

قولہ ومن رأی [illegible] ایک شخص نے رمضان [illegible] روزہ رکھنا [illegible] کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو [illegible] حضور اکرم ﷺ [illegible] شہادت [illegible] روزہ [illegible] کفارہ [illegible] واجب [illegible] رمضان [illegible] روزہ [illegible] واجب ہے [illegible] شہادت [illegible] کفارہ [illegible] شہادت سے پہلے [illegible] کفارہ واجب نہیں۔

قولہ وقبل [illegible] رمضان کے چاند میں ایک [illegible] عادل مسلمان کی گواہی [illegible] آنحضرت ﷺ کا رمضان کے چاند میں ایک [illegible] کی شہادت قبول [illegible] حدیث [illegible] روزہ [illegible] واجب ہونے [illegible] خبر واحد [illegible] شہادت [illegible] عادل [illegible] غیر عادل [illegible] روزہ [illegible] امام شافعی [illegible]۔

قولہ [illegible] عید کے چاند [illegible] روزہ [illegible] شہادت [illegible] ضروری ہوگی [illegible] گواہی [illegible]۔

[illegible]

قولہ ولا ما جمع عطیہ الخ جب مطلع صاف ہو تو ایک شخص کی خبر معتبر نہ ہوگی تاکہ جم غفیر ہو جس کی خبر سے علم یقینی حاصل ہو جو جب ہی ہوتا ہے۔ صدر الشریعہ نے علم یقینی کہا ہے جس کے معنی ہیں کہ کافی ہے کہ صدر الشریعہ نے ... میں نے تحریر کیا ہے کہ ... جماعت عظیمہ ... اسلام شرط ہے ... [illegible]

جیسا کہ استحقاق میں ہے ... شرط ہونا ... جم غفیر سے مراد ... ہے کہ ... [illegible]

سے ہر طرف حاصل ہوتا ہے ... اور جماعت میں اسلام کا شرط ہونا ... [illegible] ہے۔

قولہ ولا معتبر لاختلاف المطالع اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں۔ یہاں تک کہ اگر ایک شہر والوں نے چاند دیکھا تو سب کیلئے روزہ واجب ہو جائے گا۔ ... کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اختلاف مطالع کا اعتبار ہے۔ ... حضرت کریب کی روایت ہے ... شام میں ... دیکھا ... حضرت ابن عباس ... [illegible]

کہ تم نے چاند کب دیکھا تھا میں نے کہا جمعہ کی رات میں ... ہم نے تو ہفتہ کی رات ... تیس روزے پورے کریں گے ... کیا آپ معاویہ کے دیکھنے اور ان کے روزہ رکھنے پر ... [illegible]

... نہیں ہم کو حضور ﷺ نے یہی حکم دیا ہے ... [illegible]

... (فتح القدیر) ...

باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ

باب ان چیزوں کے بیان میں جن سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور جن سے فاسد نہیں ہوتا

فان اکل الصائم او شرب او جامع ناسیا او احتلم او انزل بنظر او ادهن او احتجم او اکتحل او قبل

اگر صائم ... بھول کر ... کھایا یا پیا یا جماع کیا یا احتلام ہوا یا ... دیکھنے کے باعث انزال ہو گیا یا تیل لگایا یا پچھنے لگوائے یا سرمہ لگایا یا بوسہ لیا

بخلاف ... الاثر او دخل في حلقه غبار او ذباب وهو ذاكر لصومه

... کے باعث ... اس کے حلق میں غبار یا مکھی داخل ہو گئی ... روزہ ... یاد ہے

او اکل ما بین اسنانه [illegible] لم یفطر

یا کھا لیا اس چیز کو جو اس کے دانتوں میں ... روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

توضیح اللغۃ ... [illegible]

تشریح الفقہ قولہ باب الخ اقسام صوم کے بعد ... مفسدات صوم کا بیان ہے۔ ... اس لئے ان کو مؤخر کیا ہے۔ مفسدات کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جن سے صرف قضا ... دوم وہ جن سے قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں۔ غیر مفسدات کی بھی دو قسمیں ہیں ... ہر ایک کی تفصیل آگے آ رہی ہے ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

[illegible]

[illegible]							
[illegible]							

موجبات قصاص کا بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

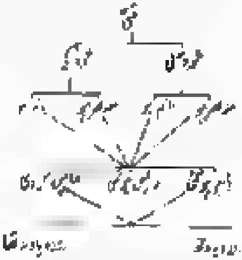

[illegible]

موجبات قضاء و کفارہ کا بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (...)

(فائدہ [illegible]) [illegible]

[illegible]

[illegible]

(فائدہ ثالثہ) [illegible]

[illegible]

[illegible]

تنبیہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَلَا كَفَّارَةَ بِالْإِنْزَالِ فِيمَا دُونَ الْفَرْجِ وَبِإِفْسَادِ صَوْمِ غَيْرِ رَمَضَانَ وَإِنِ احْتَقَنَ أَوِ اسْتَعَطَ

اور کفارہ نہیں ہے شرمگاہ کے سوا میں انزال سے اور رمضان کے سوا روزہ توڑنے سے اور اگر حقنہ لیا یا ناک میں دوا چڑھائی

أَوْ أَقْطَرَ فِي أُذُنِهِ أَوْ دَاوَى جَائِفَةً أَوْ آمَّةً بِدَوَاءٍ وَوَصَلَ إِلَى جَوْفِهِ أَوْ دِمَاغِهِ أَفْطَرَ وَإِنْ أَقْطَرَ فِي إِحْلِيلِهِ لَا

یا کان میں [illegible] [illegible] دوا پیٹ یا دماغ تک پہنچ گئی تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر پیشاب کے سوراخ میں [illegible]

وَكُرِهَ ذَوْقُ شَيْءٍ وَمَضْغُهُ بِلَا عُذْرٍ وَمَضْغُ الْعِلْكِ لَا كُحْلٌ وَدُهْنُ شَارِبٍ وَالسِّوَاكُ وَالْقُبْلَةُ إِنْ أَمِنَ

[illegible]

توضیح اللغۃ [illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ ولا کفارۃ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ وکرہ [illegible]

[illegible]

[illegible] انما الافطار مما دخل [illegible]

قولہ و کحل [illegible]

[illegible]

[illegible]

نہیں۔ عطاء، حسن بصری، مجاہد، نخعی اور امام ابو یوسف کا بھی یہی قول ہے۔ ابن المنذر نے امام شافعی سے بھی بلا کراہت جواز نقل کیا ہے۔ قتادہ، سفیان ثوری، ابن المبارک، احمد، اسحاق اور ابو ثور کراہت کے قائل ہیں۔ امام مالک اور امام احمد سے ایک روایت ہے کہ اگر حلق تک مزہ کا جزء آ جائے تو روزہ ختم ہو جائے گا۔ علامہ عینی نے سلیمان بن یسار اور ابن شہاب زہری سے بھی مکروہ نقل کیا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اگر حلق میں ذائقہ معلوم ہو جائے تو مکروہ ہے ورنہ مکروہ نہیں۔ [1]

قولہ وسواک الخ: روزہ کی حالت میں مسواک کرنا مکروہ نہیں، خواہ تر ہو یا خشک، زوال سے پہلے کرے یا بعد میں۔ امام ابو حنیفہ، ثوری، اوزاعی اور ابن علیہ کے نزدیک مکروہ نہیں۔ حضرت علی، ابن عمر، مجاہد، سعید بن جبیر، عطاء سے بھی مروی ہے۔ (۲) امام شافعی، احمد اور اسحاق فرماتے ہیں کہ زوال کے بعد مکروہ ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ "جب تم روزہ رکھو تو زوال سے پہلے مسواک کرو، زوال کے بعد نہ کرو، کیونکہ جب روزہ دار کے ہونٹ خشک ہو جائیں تو قیامت کے روز اس کیلئے آنکھوں کے درمیان نور ہوگا۔" نیز زوال کے بعد مسواک کرنے سے منہ کی وہ بو جاتی رہتی ہے جو اللہ کو مشک سے بھی زیادہ پسند ہے اور یہ خون شہید کے مشابہ ہے۔ ہماری دلیل آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے "خیر خلال الصائم السواک" روزہ دار کی بہترین خصلت مسواک کرنا ہے۔ نیز حضرت عامر بن ربیعہ کی حدیث ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو روزہ کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے اتنی مرتبہ دیکھا ہے کہ شمار نہیں کر سکتا۔ امام شافعی نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس کی سند میں کیسان قصاب راوی ضعیف ہے جو قابل حجت نہیں۔ مشک والی دلیل کا جواب یہ ہے کہ وہ بو معدہ کے خالی ہونے کا اثر ہے جس کو مسواک سے کوئی تعلق نہیں اور خون شہید کے ساتھ تشبیہ مع الفارق ہے۔ علامہ عینی نے فرمایا کہ تعجب ہے کہ امام شافعی اس بو کی وجہ سے مسواک کو مکروہ کہتے ہیں حالانکہ (۳) عصر کے بعد مکروہ ہے۔ یہ حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ (۴) اگر روزہ میں زوال کے بعد مکروہ ہے یہ قول مسعودی نے امام احمد کا اور صاحب مغنی نے قاضی حسین شافعی کا نقل کیا ہے۔ (۵) تر مسواک کرنا مکروہ ہے، خشک کا کوئی حرج نہیں۔ یہ امام مالک کا ہے۔

لمن خاف زيادة المرض الفطر وللمسافر وصومه أحب إن لم يضره

(فصل) جائز ہے اس کیلئے جو بیماری بڑھ جانے کا خوف رکھتا ہو افطار کرنا اور مسافر کے لئے اور اس کا روزہ رکھنا زیادہ پسندیدہ ہے اگر ضرر نہ ہو۔

روزہ توڑنے کی اجازت دینے والے عوارض کا بیان

تشریح الفقہ: قولہ فصل الخ: صوم کے بعض ایسے عوارض ہیں جو روزہ توڑنے کو مباح کر دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض سے مراد وہ امور ہیں جو بعض روزوں کیلئے عارض ہیں اور حکم عام ہے کیونکہ بلا عذر روزہ فاسد کرنے سے گنہگار ہوتا ہے کیونکہ ابطال عمل حرام ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے "ولا تبطلوا اعمالکم" اور اگر کسی عذر کی وجہ سے افطار کیا تو گناہ نہیں ہوگا۔ معلوم ہوا کہ اختلاف عذر کے سبب سے حکم مختلف ہو جاتا ہے، پس ان اعذار کا معلوم ہونا ضروری ہے جس کی وجہ سے گناہ ساقط اور مواخذہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور "مرض" سے مراد مطلق مرض ہے جس کو آفت کہتے ہیں، خواہ کوئی بھی مرض ہو، سر درد وغیرہ ہو۔ علامہ ابن ہمام نے لکھا ہے کہ جس میں ایسا مرض ہو جس میں مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا تاخیر صحت کا ڈر ہو۔ اور اس کا علم تجربہ سے یا کسی مسلمان ماہر طبیب کے کہنے سے ہوتا ہے۔ اور مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس لئے دی گئی ہے کہ سفر مشقت کا سبب ہے۔ علامہ شامی نے ان عوارض کو اس بیت میں جمع کیا ہے۔

حبل وإرضاع وإكراه سفر
مرض جهاد جوعه عطش كبر

(۱) فتح القدیر، البحر الرائق، بدائع الصنائع، عمدۃ القاری، المغنی لابن قدامہ، حاشیہ ابن عابدین … (۲) … (۳) … (۴) … (۵) …

حاشیہ … نصب الرایہ … شرح المہذب …

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

ولا [illegible] كالفطرة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

ضروری ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ فدیہ عبادت ہے اور عبادات میں تعین کا ہونا ضروری ہے اس لئے وصیت کا ہونا ضروری ہے۔ پھر یہ فدیہ - احتیاطاً جائز ہے کہ جس میں امید ہوتی ہے جیسا کہ تعالیٰ کا ارشاد ہے [illegible]

قولہ لا لصلوٰۃ الخ اس جملہ سے مقصود صرف متعدد فدیہ کا بیان کرنا ہے یعنی ان کے ہر روزے کے عوض میں نصف صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا جو [illegible] سے متعلق تشبیہ مقصود نہیں کیونکہ [illegible] طریق پر ثابت ہے اور [illegible] سے عاجز ہے [illegible] کا انعام سے تعبیر کیا ہے [illegible] تشبیہ مراد نہیں ہے۔

قولہ وللحامل الخ اگر حاملہ یا مرضعہ عورت کو اپنی جان یا بچے کی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو ان دونوں کو حق ہے کہ روزہ افطار کر لیں کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ان اللہ وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوٰۃ وعن الحامل والمرضع الصوم اور جب یہ عذر ختم ہو جائے تو قضا کرنا واجب ہوگا۔ [illegible] یہاں [illegible] اس لئے کہ [illegible] کفارہ نہیں ہے [illegible] فدیہ بھی نہیں [illegible] باپ پر تیرے بیٹے کی [illegible] بچے کے [illegible] کی باری ہیں [illegible] صورت میں ہے کہ افطار کرے [illegible] ہے۔

وللشيخ الفاني وهو يفدي فقط ولمتطوع بغير عذر في رواية ويقضي ولو بلغ صبي أو أسلم كافر

اور شیخ فانی کے لئے اور وہ صرف فدیہ دے اور نفلی روزہ دار کے لئے بلا عذر ایک روایت میں، اور قضا کرے اگر بچہ بالغ ہو یا کافر مسلمان ہو جائے

أمسك بقية يومه ولم يقض شيئا ولو نوى المسافر الإفطار ثم قدم ونوى الصوم في وقته صح

تو باقی دن رکے رہیں اور قضا نہ کریں اور اگر مسافر نے افطار کی نیت کی پھر آ گیا اور روزہ کی نیت وقت کے اندر کر لی تو صحیح ہے

ويقضي بإغماء سوى يوم حدث في ليلته وبجنون غير ممتد رمضان كله

اور قضا کرے بیہوشی کی وجہ سے سوائے اس دن کے جس کی رات میں بیہوشی ہوئی ہے اور غیر ممتد جنون کی وجہ سے [illegible]

ولو قدم مسافر أو طهرت الحائض أو تسحر ظنه ليلا والفجر طالع أو أفطر كذلك

اور اگر مسافر وطن آ گیا یا حائضہ پاک ہو گئی یا رات سمجھتے ہوئے سحری کھائی حالانکہ صبح ہو گئی تھی یا اسی طرح افطار کیا

والشمس حية أمسك بقية يومه وقضى ولم يكفر كأكله عمدا بعد أكله ناسيا

حالانکہ آفتاب موجود تھا تو باقی دن رکا رہے اور قضا کرے اور کفارہ نہ دے جیسے اس کا بھول کر کھا لینے کے بعد عمداً کھانا

والنائمة والمجنونة وطئتا

اور سوتی ہوئی اور دیوانی عورت جس سے صحبت کی گئی ہو کہ ان پر کفارہ نہیں۔

تشریح الفقہ قولہ وللشیخ الفانی الخ جو شخص اتنا بوڑھا ہو گیا ہو کہ روزہ رکھنے پر قادر نہ رہا ہو تو اس کے لئے اجازت ہے کہ افطار کرے اور ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ امام مالک کے نزدیک اور ایک قول کے اعتبار سے امام شافعی کے نزدیک فدیہ بھی واجب نہیں۔ وجہ [illegible] یہ قول باری تعالیٰ ہے "وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين" ای لا یطیقونہ [illegible] کلام عرب میں [illegible] جیسا کہ قول باری تعالیٰ "يبين الله لكم أن تضلوا" و "وجعل فيها رواسي أن تميد بكم" ای ان لا تضلوا ان لا تميد بكم۔

[illegible]

تو روزہ فاسد ہو جائے گا نفلی روزہ رکھنے والے کیلئے بھی بلا عذر روزہ توڑنے کی اجازت ہے ... کی روایت ... ہے، البتہ علامہ کے اعتبار سے یا عذر افطار کرنا جائز نہیں۔ اسی پر فتویٰ ہے (کنز الدقائق)

مصنف نے نفلی روایت کا اختیار کیا ہے ... روایت ... ہے اسی کے تحت علامہ ... نے صحیح الاظہر کہا ... کیا ہے ... صاحب ہدایہ نے اس کی ... کی ہے ... کے بعد قضا کرنا لازم ہے ... کے خلاف ہیں ... فرماتے ہیں کہ ... ہے کہ ... لازم نہیں ... " ولا تبطلوا اعمالکم " ... ہے ... کو باطل کرنے سے ... لقولہ تعالی ولا تبطلوا اعمالکم

(فائدہ اول): مصنف نے نفلی روزہ کی قضا کا مطلقاً ذکر کیا ہے۔ جو افطار قصدی اور افطار غیر قصدی دونوں کو شامل ہے۔ افطار قصدی تو ظاہر ہے۔ افطار غیر قصدی کی صورت یہ ہے کہ مثلاً ایک عورت نفلی روزہ رکھے ... حیض آنا شروع ہو گیا تو صحیح روایت کے مطابق اس عورت پر روزہ کی قضا لازم ہے۔

(فائدہ ثانیہ): ... علماء ... کے نزدیک ... کے بغیر افطار کرنا جائز نہیں ... بات کہ ضیافت عذر ہے یا نہیں ... مشائخ کا اختلاف ہے ... حضرت ... نفلی روزہ رکھنے والے کیلئے " فطر وقض یوما مکانہ " ... ثابت ہے ... اسی کو ... الاظہر القول ... ہے۔ فتاویٰ ... میں بعض مشائخ سے منقول ہے کہ ... تکلیف ... صاحب ... فرماتے ہیں ... جائز نہیں ...

تنبیہ: مذکورہ بالا روایت " افطر واقض یوما مکانہ " کے بارے میں علامہ زیلعی ... نے ... ہے ... کیونکہ ... ابو سعید خدری ... حضرت ... نے ... روایت کیا ہے ... کل واصم یوما مکانہ ... ان کے علاوہ ... ترمذی مصنف ابن ابی شیبہ ... موجود ہیں۔

قولہ وہو بلغ ... اگر کوئی بچہ رمضان میں بالغ ہو گیا، یا کوئی کافر اسلام لے آیا، ... کے بقیہ حصہ ... رکھیں اور ... کی قضا نہ کریں ... کیونکہ ... ایام میں ... روزہ کا ... تھا ... وقت ... کا مخاطب نہیں تھے ... اسی طرح ... سے روزے کی ... بالغ ہو جائے ... اور ... صورت میں ... کا وقت ... گیا ... وقت میں ... ہے ... اس صورت میں ... کیلئے ... کہ وہ ... روزہ کی ... کرے ... روایت کی ... کہ اس میں ... کی اجازت نہیں۔

تنبیہ: ... مسئلہ ... کے ... اگر کوئی بچہ ... کے وقت کے ... بالغ ہو جائے یا کوئی کافر اسلام لائے تو ... ان ... مسئلوں میں ... ہے ...

[illegible]

فائدہ: [illegible]

[illegible]

فصل ومن نذر صوم النحر أفطر وقضى وإن نوى يمينا كفّر أيضا

(فصل) جو شخص روزہ رکھنے کی نذر مانے یوم نحر میں تو افطار کرے اور قضا کرے اور اگر قسم کی نیت کی تو کفارہ بھی دے

ولو نذر صوم هذه السنة أفطر أيامًا منهيّة وهي يوم العيدين وأيام التشريق

اور اگر اس سال کے روزوں کی نذر مانی تو افطار کرے ان ایام منہیہ میں اور وہ عیدین اور ایام تشریق ہیں

وقضاها ولا قضاء إن شرع فيها ثم أفطر

اور ان کی قضا کرے اور قضا نہیں اگر ان ایام میں روزہ شروع کرکے افطار کر لیا ہو

تشریح المتن: [illegible]

[illegible]

قولہ وإن نوى يمينا: [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے کہ ایک شخص کا اپنی بیوی سے [illegible] طلاق [illegible] تو طلاق واقع ہو جائے گی [illegible]

[illegible] لیکن [illegible] ہو جائے گی [illegible] چونکہ نیت سے [illegible] ہو جاتا ہے اس

لئے [illegible] اس لئے [illegible] ہوگی [illegible]

[illegible]

قولہ ولو صوم [illegible] اگر کسی نے [illegible] پورے سال [illegible] امام ابو یوسف [illegible]

[illegible] اختلاف [illegible] امام شافعی کے نزدیک [illegible]

[illegible] کی دلیل [illegible]

(تنبیہ) مصنف کے قول "[illegible]" میں [illegible] چنانچہ مصنف نے اپنی کتاب "الوافی" میں [illegible] کی ہے

[illegible] ہے۔

قولہ [illegible] اگر کسی نے ایام منہیہ [illegible]

[illegible] ہے۔

بَابُ الاعْتِکَافِ

باب اعتکاف کے بیان میں

هُوَ لُبْثٌ فِيْ مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ بِصَوْمٍ وَنِيَّةٍ وَأَقَلُّهُ نَفْلًا سَاعَةٌ وَالْمَرْأَةُ تَعْتَكِفُ فِيْ مَسْجِدِ بَيْتِهَا

[illegible] مسجد میں [illegible] روزہ اور نیت کے ساتھ اور نفل اعتکاف کی کم سے کم مدت ایک ساعت ہے اور عورت اعتکاف کرے گی گھر کی مسجد میں

قولہ باب [illegible] اعتکاف [illegible] ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible] اعتکاف [illegible]

[illegible] اعتکاف کے لئے شرط ہے۔

قولہ [illegible] اعتکاف [illegible] اعتکاف کی [illegible]

[illegible] اعتکاف [illegible]

[illegible] قدوری [illegible] مستحب [illegible] صاحب ہدایہ [illegible]

[illegible]

[illegible] رمضان کے آخری عشرہ میں [illegible]

(۲) [illegible] آپ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف

[illegible] اعتکاف [illegible]

[illegible]

[illegible]

جب سے تو واجب ادا ہو ... [illegible] ... حضور کریم ﷺ سے بعض روایتوں میں ترک اعتکاف ثابت ہے۔ صاحب نہایہ نے ... [illegible] ... اس کی اعتکاف سنت ... [illegible] ... ہے۔

قولہ فی المسجد الخ مسجد اعتکاف کے لئے شرط ہے ... [illegible] ... کیونکہ حضرت ... [illegible] ... "لا اعتکاف الا فی مسجد جماعة" ... [illegible] ... معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف ہر مسجد میں ہو سکتا ہے ... [illegible] ... "لا اعتکاف الا فی المسجد" ... [illegible] ... کسی خصوص مسجد کی قید نہیں ... [illegible] ... جس مسجد میں پانچوں وقت نماز باجماعت ہوتی ہو ... [illegible] ... امام ابو یوسف ... [illegible] ... اعتکاف واجب ... [illegible] ... تفصیل ... [illegible] ...

قولہ بصوم الخ اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے ... کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "لا اعتکاف الا بصوم"۔ حضرت علیؓ ابن عباسؓ ... [illegible] ... امام شافعی ... [illegible] ... "معتکف پر روزہ ... [illegible] ..." ... [illegible] ... حضرت عائشہؓ ... [illegible] ...

(فائدہ)۔ معتکف کے یہاں ... [illegible] ... اعتکاف ... [illegible] ... کی طرح ... [illegible] ... اعتکاف ... [illegible] ... ہے۔

ولا يخرج منه إلا لحاجة شرعية كالجمعة أو طبيعية كالبول والغائط فلو خرج ساعة بلا عذر									
اور نہ نکلے اس سے مگر حاجت شرعیہ کے لئے جیسے جمعہ یا حاجت طبعیہ کے لئے جیسے پیشاب پاخانہ پس اگر نکلا ایک ساعت بلا عذر									
فسد	وأكله	وشربه	ونومه	ومبايعته	فيه	وكره	إحضار	المبيع	والصمت
تو اعتکاف فاسد ہو گیا اور اس کا کھانا پینا سونا اور خرید و فروخت مسجد میں ہوگا اور مکروہ ہے مبیع کو مسجد میں لانا اور خاموش رہنا									
والتكلم	إلا	بخير	وحرم	الوطء	ودواعيه	وبطل	بوطئه		
اور بات کرنا مگر نیک بات اور حرام ہے جماع اور اس کے لوازم اور باطل ہوجاتا ہے جماع کرنے سے									
ولزمه	الليالي	أيضا	بنذر	اعتكاف	أيام	وليلتان	بنذر	يومين	
اور لازم ہوجاتی ہیں راتیں بھی دنوں کے اعتکاف کی نذر ماننے سے اور دو راتیں دو دنوں کی نذر ماننے سے									

... [illegible] ...

تشریح الفقہ: قولہ واذا خرج ... معتکف ہے بلا ضرورت مسجد سے نکلنا جائز نہیں اور ایک ساعت کیلئے بھی ... اعتکاف فاسد ہو گیا ... ضرورت شرعی یا طبعی ... [illegible] ... حضرت عائشہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ ... معتکف ... [illegible] ... ہے۔

قولہ ... معتکف ... [illegible] ... سے ... ہے کہ اعتکاف ... مسجد ... [illegible] ... معتکف سے نکلے تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا ... [illegible] ... کے قائل ہیں ... [illegible] ... ہے۔

قولہ ... مسجد ... [illegible] ... کیونکہ مسجد ... [illegible] ... ہے ... [illegible] ... اعتکاف ... [illegible] ... جائز ہے۔ ... [illegible] ... اعتکاف فاسد ہو جائے گا ... [illegible] ... خلاف ہے۔ قال تعالیٰ ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد

قولہ ... [illegible] ... اعتکاف ... [illegible] ... معتکف ... [illegible] ... کہا جاتا ہے ... [illegible] ... کا بھی اختلاف لازم ہوگا ... [illegible] ...

[illegible]

كِتَابُ الْحَجِّ

هُوَ زِيَارَةُ مَكَانٍ مَخْصُوصٍ فِي زَمَنٍ مَخْصُوصٍ بِفِعْلٍ مَخْصُوصٍ فُرِضَ مَرَّةً عَلَى الْفَوْرِ

حج زیارت کرنا ہے ایک مخصوص جگہ کی خاص وقت میں خاص افعال کے ساتھ، فرض کیا گیا ہے ایک بار [illegible] فوری طور پر

تشریح الفقہ۔ قولہ کتاب الحج مصنف نے کتاب الحج کو کتاب الصوم کے بعد ذکر کیا ہے جس میں ترتیب حدیث بُنِیَ الاسلام علی خمس کی رعایت [illegible] روایت کے بعض طرق میں صوم کو حج سے [illegible] مقدم ہے۔ صاحب [illegible] عبادت بدنیہ و عبادت مالیہ دونوں سے مرکب ہے [illegible] مرکب مفرد سے مؤخر ہوتا ہے [illegible] اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ حج محض عبادت بدنیہ ہے [illegible] مال وجوب کیلئے شرط ہے [illegible] مرکب کہنا صحیح نہیں۔

قولہ هو زیارۃ الخ [illegible] لغت میں حج کے معنی کسی معظم چیز کی طرف قصد و ارادہ کے ہیں۔ [illegible] شعر سے استشہاد کیا ہے

وَأَشْهَدُ مِنْ عَوْفٍ حُلُولًا كَثِيرَةً
يَحُجُّونَ سِبَّ الزِّبْرِقَانِ الْمُزَعْفَرَا

[illegible] مطلق قصد [illegible] اہل لغت نے حج کے معنی [illegible] شعر سے استشہاد [illegible] استعمال [illegible] مکان مخصوص [illegible] عرفات [illegible]

فائدہ: حج کی شرطیں تین قسم پر ہیں، شرط وجوب، شرط صحت، شرط ادا [illegible] اسلام [illegible] مصنف نے [illegible]

قولہ فرض مرۃ [illegible] حج عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

قولہ علی الفور [illegible] امام ابو یوسف [illegible] امام صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا بیان

توضیح اللغۃ [illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

قدرت کے ساتھ [illegible] سفر میں ہو [illegible] ان کے ساتھ [illegible] محرم یا شوہر ہو [illegible] اس کی دلیل [illegible] عمومات ہیں جن کے خصوص وارد ہیں۔

مثلاً آیت "و لله علی الناس" اور حدیث "لا تحج امرأة الا ومعها محرم" [illegible] ان عمومات میں تخصیص [illegible] ہے چنانچہ امام شافعی بھی اسی طرح فرماتے ہیں [illegible] حضور ﷺ کا ارشاد ہے "[illegible] محرم کے بغیر حج نہ کرے"۔

فائدہ: اس طریق پر [illegible] میں بھی اختلاف ہے کہ یہ وجوب حج کیلئے شرط ہے یا ادائیگی کیلئے۔ صاحب [illegible] نے اول کی اور [illegible] نے دوسرے قول کی [illegible] کی ہے۔ فائدہ اختلاف ان صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے [illegible] کے پاس [illegible] سے پہلے مرجائے [illegible] وصیت کرنا لازم ہے یا نہیں۔ [illegible] عورت [illegible] طلب کرے [illegible] حج کے لئے [illegible] عورت [illegible] ضروری ہے یا نہیں [illegible] محرم [illegible] ضروری ہے یا نہیں [illegible] کے نزدیک یہ شرط وجوب ہے [illegible] ان کے یہاں شرط ادا [illegible] ان کے یہاں سب لازم ہیں۔

قولہ وھو المیقات [illegible] حج کے بیان [illegible] مواقیت کے [illegible] ہے جہاں سے [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] میقات [illegible] مقرر [illegible] مکان [illegible] جہاں سے [illegible] احرام [illegible] "[illegible]" میں [illegible] وقت کیلئے مستعمل [illegible] وقت [illegible] مکان [illegible]۔

قولہ ذو الحلیفۃ [illegible] مصنف نے [illegible] مواقیت [illegible] ہیں [illegible] ذات عرق کے علاوہ باقی سب صحیحین کی حدیث میں حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہیں حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اہل مدینہ کیلئے ذوالحلیفہ [illegible] شام کے لئے جحفہ اور [illegible] قرن اور اہل یمن کے لئے یلملم کو میقات مقرر فرمایا ہے۔ [illegible] احرام کے لئے میقات [illegible] اہل عراق کیلئے میقات ذات عرق ہے جس کا ثبوت مسلم، ابوداؤد، نسائی اور [illegible] کی حدیث سے ہے [illegible] آنحضرت ﷺ نے اہل عراق کیلئے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا [illegible] عراق [illegible] حج [illegible] کا جواب [illegible] آپ نے اہل [illegible] کو [illegible] آنحضرت ﷺ [illegible] ہو جائیں گے۔

قولہ وصح تقدیمہ [illegible] میقات [illegible] سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص بھی ان میقات سے بلا احرام نہ گذرے۔ [illegible] حضرت انس سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ [illegible] آپ اس وقت [illegible] آنحضرت ﷺ کا [illegible] کے ساتھ مخصوص تھا چنانچہ آنحضرت ﷺ نے [illegible] فرمایا تھا "[illegible]" [illegible] میقات سے بلا احرام [illegible] کیلئے جائز نہیں۔ [illegible] حج [illegible] احرام کا مقصد [illegible] کی تعظیم ہے [illegible] (احرام باندھنا [illegible]) [illegible] ارشاد ہے کہ "واتموا الحج والعمرة لله" اس کی تفسیر میں حضرت علی اور ابن مسعود سے منقول ہے کہ اتمام حج یہ ہے کہ [illegible] سے احرام باندھا جائے۔ (ع)

(۱) [illegible] (۲) [illegible] ابن عباس [illegible]
[illegible]

بَابُ الاحْرَام

(کیفیت احرام کا بیان)

وإذا أراد أن يحرم اغتسل أو توضأ والغسل أفضل ولبس ثوبين جديدين أو غسيلين إزاراً ورداءً ومس طيباً وصلى ركعتين

[illegible]

وقال اللهم إني أريد الحج فيسره لي وتقبله مني ويلبي دبر صلاته

[illegible]

لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك إن الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك

[illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

فائدہ [illegible]

[illegible]

ولا ينقص منها ولو زاد فيها جاز فإذا لبى فقد أحرم فليتق ما نهى الله عنه من الرفث والفسوق والجدال

[illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible] الحج [illegible]

وقتل الصيد والاشارة اليه والدلالة عليه ولبس القميص والسراويل والعمامة والقلنسوة والقباء والخفين

شکار کرنے سے اس کی طرف اشارہ کرنے سے اور اس کا پتا بتانے سے اور کرتہ پاجامہ عمامہ ٹوپی قبا اور موزے پہننے سے

الا ان لا يجد النعلين فليقطعهما اسفل من الكعبين

الا یہ کہ جوتے نہ پائے تو موزوں کو کاٹ دے ان کو ٹخنوں کے نیچے سے۔

ان صورتوں کا بیان جو محرم کیلئے ممنوع ہیں

توضیح اللغة: رفث گندی گفتگو، فسوق گناہ، جدال جھگڑا، صید شکار، قمیص کرتا، سراویل پاجامہ، عمامہ پگڑی، قلنسوۃ ٹوپی۔

تشریح الفقہ: قولہ ورفث الخ رفث بمعنی فحش ہے کوئی ذکر ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ الا الطيبين من بعد ما احل ہے جو کہ آیت سے معلوم ہوتا ہے اس کے بعد کی جانے کی ذکر ہو اور بیان ہو ... صحابہ سے مروی منقول ہیں چونکہ ان میں کی تمام صلاحیت نہیں، بلکہ اس لئے شرح میں اس کا اتفاق مراد ہے ... حدیث میں ہے ... ابن ہمام کی قول ہے ... صاحب نے ... ہے جس کی تصریح میں ہے کہ انحضرت ﷺ نے ... مستحب نہیں ... ابن ہمام نے ... نقل کیا ہے ... اس طرح تلبیہ کی بھی جائز نہیں ... جائز قرار دیا ہے۔

قولہ والصید الخ جب محرم ... نکاح ... حرام ہے ... اشارہ کرنا یا بتانا بھی حرام ہے ... حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے کہ ... اور آپ کے ساتھ محرم تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ... دریافت فرمایا تم نے اس کی طرف اشارہ کیا تھا ... کہا نہیں آپ نے فرمایا تب کھاؤ۔

قولہ ولبس الخ سلے ہوئے کپڑے ... پہننا بھی ممنوع ہے ... آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا ... جوتے نہ ہوں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے۔ کیونکہ حدیث میں ... حضرت ابن عمر سے حدیث ہے کہ ... ایک شخص نے ... کرتہ، عمامہ، پاجامہ، ٹوپی ... جوتے نہ ملیں تو موزے پہنے اور ان کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ ڈالے ... امام شافعی ... حدیث ابن عباس ... امام احمد ... کی روایت ہے ... پاجامہ پہن لے ... سے ساقط ہیں۔

فائدہ ...

والثوب المصبوغ بورس او زعفران او عصفر الا ان يكون غسيلا لا ينفض وستر الرأس والوجه

اور رنگے ہوئے کپڑے ورس یا زعفران یا عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے سے مگر یہ کہ وہ دھلا ہو کہ جس سے بو نہ آتی ہو اور سر اور چہرہ کے ڈھانپنے سے

وغسله بالخطمي ومس الطيب وحلق شعره وقص ظفره لا الاغتسال ودخول الحمام والاستظلال

اور اس کو خطمی سے دھونے اور خوشبو لگانے اور بال منڈانے اور ناخن کاٹنے سے، نہ غسل کرنے اور حمام میں جانے اور سایہ حاصل کرنے سے

بالبيت والمحمل وشد الهميان في وسطه واكثر التلبية متى صلى او علا شرفا او هبط واديا او لقي ركبا

گھر یا کجاوہ سے اور کمر میں ہمیانی باندھنے سے، اور کثرت سے لبیک کہا کرے جب نماز پڑھے یا اونچی جگہ پر چڑھے یا پستی میں اترے یا سواروں سے ملے

وبالاسحار رافعا صوته بها وبدأ بالمسجد بدخول مكة وكبر وهلل بلقاء البيت

اور صبح کے وقت آواز بلند کرکے اور ابتداء کرے مسجد حرام سے مکہ میں داخل ہو کر اور اللہ اکبر و لا الہ الا اللہ کہے کعبہ کو دیکھ کر

ثم استقبل الحجر الاسود مكبرا مهللا مستلما بلا ايذاء

پھر حجر اسود کے سامنے ہو کر اللہ اکبر و لا الہ الا اللہ کہتا ہوا اس کو بلا ایذاء کسی کو چھوئے۔

توضیح اللغۃ مصبوغ، رنگا ہوا، ورس یمن کی ایک قسم کی گھاس ہے جس سے رنگائی کا کام لیتے ہیں، عصفر، زرد رنگ کی گھاس، خطمی ایک مشہور گھاس ہے جس سے سر دھوتے ہیں۔ حلق، مونڈنا، قص، کاٹنا، ظفر، ناخن، استظلال، سایہ حاصل کرنا، محمل، کجاوہ، ہمیان، ہمیانی، روپیہ رکھنے کی تھیلی، وسط، درمیان، شرف، بلند مکان، ہبط، اترا، رکبا، سوار، مستلما، استلام کرتے ہوئے۔

تشریح الفقہ قولہ والثوب المصبوغ الخ ورس، زعفران اور عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے بھی نہ پہنے، کیونکہ ان میں خوشبو ہوتی ہے، ہاں اگر دھلا ہوا کپڑا ہو اور اس سے خوشبو نہ آتی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ حدیث میں اس کی اجازت موجود ہے۔[۱] اور چہرہ اور سر کا ڈھانپنا بھی منع ہے، امام شافعی کے نزدیک مرد کے لیے چہرہ ڈھانپنا جائز ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے "احرام الرجل فی رأسه واحرام المرأة فی وجهها"[۲] ہماری دلیل یہ ہے کہ حضور ﷺ نے ایک دیہاتی محرم کے انتقال پر یہ ارشاد فرمایا تھا کہ "اس کے چہرے اور سر کو مت ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے روز تلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھایا جائے گا"[۳] حالانکہ حدیث میں ہے کہ ... شافعیہ کا خیال اس کے برعکس ہے ... کہتے ہیں کہ محرم کے لیے چہرہ ڈھانپنا جائز نہیں اور حدیث کے مطلق پر عمل نہیں کرتے، حنفیہ ... حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم کے مرنے کے بعد اس کا احرام باقی نہیں رہتا ... کیونکہ مرنے کے بعد احکام سب منقطع ہو جاتے ہیں ... اور احرام بھی ایک عمل ہے، لہذا مرنے کے بعد یہ بھی منقطع ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ... کے لیے میت کے احرام کا پورا اتفاق نہیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ "اپنے مردوں کے چہروں کو یہود کے ساتھ مشابہت سے بچاؤ"[۴] ... کے بعض طرق میں تصریح ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ... کے متعلق ہے ... اور ... سے معلوم ہوتا ہے ... کیونکہ اس کے احرام کا باقی رہنا حضور ﷺ کو وحی سے معلوم ہوا تھا ... ﷺ ... اشتباہ

جواب: حاکم نے کہا ہے کہ حدیث مذکور میں لفظ وجہ تصحیف ہے کیونکہ ثقات راویوں نے صرف راس کا ذکر کیا ہے۔

جواب: صحیح مسلم شریف میں ولا وجہہ بھی مذکور ہے ... مسلم ... اور ذکر وجہ ...

احرام کے بعد خطمی سے سر وغیرہ دھونا اور خوشبو استعمال کرنا بھی جائز نہیں کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ حاجی تو پراگندہ بال ہوتا

(۱) ... (۲) ... (۳) ... صحیح مسلم ...

...

[illegible] ہے … کی وجہ سے [illegible] آنحضرت ﷺ [illegible] سے مستثنیٰ ہیں۔

قولہ الا الاغتسال [illegible] محرم کے لئے غسل کرنا جائز ہے کیونکہ حضور ﷺ نے بحالت احرام غسل فرمایا ہے۔ حضرت [illegible] کا غسل ثابت ہے۔ [illegible] آنحضرت ﷺ [illegible]

وطاف مضطبعا وراء الحطيم آخذا عن يمينه مما يلي الباب سبعة أشواط يرمل في الثلثة الأول فقط

اور طواف کرے اضطباع کئے ہوئے حطیم سمیت شروع کرے اپنی داہنی طرف سے … سات چکر اور رمل کرے پہلے تین چکروں میں صرف

ويستلم الحجر كلما مر به إن استطاع ويختم الطواف به وبركعتين في المقام

اور بوسہ دے حجر اسود کو جب بھی اس سے گزرے اگر قدرت ہو اور ختم کرے طواف کو بوسہ سے اور دو رکعت سے مقام ابراہیم میں

أو حيث تيسر من المسجد وهذا طواف القدوم وهو سنة لغير المكي

یا جہاں میسر ہو مسجد میں اور یہ طواف قدوم ہے اور یہ سنت ہے غیر مکی کے لئے۔

طواف قدوم کا بیان

توضیح اللغۃ — مضطبعا [illegible] حطیم [illegible] مقام ابراہیم کے درمیان ہے [illegible] حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ کی قبر [illegible] مقام [illegible]

تشریح الفقہ — قولہ وطاف [illegible] حجر کے بعد [illegible] بیت اللہ کا [illegible] حطیم [illegible] طواف کرے [illegible] تین چکروں میں رمل کرے [illegible] حضرت ﷺ کا طواف [illegible]

فائدہ — طواف میں رمل سنت ہے [illegible] حضرت عبداللہ بن عباس کا اختلاف ہے [illegible] آنحضرت ﷺ [illegible] مشرکین [illegible] حضرت ﷺ نے رمل کا حکم فرمایا [illegible] آنحضرت ﷺ نے [illegible] تین چکروں میں رمل [illegible] حضرت ابراہیم [illegible] علامہ ابن الہمام [illegible] حج [illegible] عمرہ [illegible]

[1] [illegible]

[2] [illegible]

ہے کہ ایک طرف کے مختلف اوقات میں [illegible] بھی ہو سکتی ہیں اس کی سنت [illegible] کا طریقہ تھا [illegible] قوت کا اظہار تھا ان کے
زائل ہونے کے بعد بھی [illegible] یہ [illegible] ہے [illegible] تاکہ [illegible] کی یاد تازہ رہے [illegible]
طریق [illegible] سنت [illegible] مسلمان [illegible] بعد شریعت کا حکم [illegible] یہاں تک کہ
[illegible] مسلمانان [illegible] الاول [illegible]
[illegible] (۲)۔

قولہ [illegible] طواف [illegible] وقت حجر اسود کے قریب [illegible] سنت ہے
کیونکہ آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے۔ لیکن اس میں اس کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ کسی مسلمان کو تکلیف نہ ہو اگر بھیڑ زیادہ ہو اور کسی مسلمان
کو تکلیف پہنچے کا اندیشہ ہو تو استلام ترک کر دینا چاہئے [illegible] حجر اسود سے [illegible] حدیث میں ہے کہ
"آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا [illegible] تم قوی آدمی ہو [illegible] کمزور
[illegible] تکلیف پہنچے [illegible] استلام [illegible] کی طرف [illegible] تکبیر و تہلیل [illegible] مصنف نے لفظ "قالوا" سے بتلایا ہے کہ
دو چکروں کے درمیان استلام سنت ہے [illegible] البیان میں موجود ہے۔ البتہ [illegible] صحیح یہ ہے کہ استلام طواف کے
اول و آخر میں سنت ہے اور درمیان میں [illegible]۔

فائدہ: مصنف نے [illegible] رکن یمانی [illegible] استلام سنت نہیں [illegible]
رکن یمانی کے متعلق بھی [illegible] امام محمد [illegible] سنت ہے [illegible] رکن یمانی کا استلام بھی مستحب
ہے (ہدایہ، کافی) [illegible]
راجح [illegible]

قولہ [illegible] المقام [illegible] طواف [illegible] دو رکعت [illegible] ہے اور
دو رکعت واجب طواف فرض ہو یا واجب [illegible] آنحضرت ﷺ [illegible]
آیت "واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی" [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] روایت ہے کہ "ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ طواف [illegible] دو رکعت [illegible]
[illegible] یہاں تک کہ [illegible] حرم شریف سے باہر [illegible]
[illegible] مقام ابراہیم [illegible]
[illegible] ہے [illegible] حرم [illegible] ہے

قولہ الی المقام [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام [illegible] حضرت
اسمٰعیل علیہ السلام [illegible] اس پتھر پر [illegible]
[illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشانات ہیں [illegible]
[illegible] ہے

قولہ للعمرۃ [illegible] طواف [illegible] سنت ہے [illegible]
[illegible] اسلام [illegible]

[illegible] ۲۲۔

وقابعض حضرات نے کہا ہے کہ مطلق طواف کا حکم ہے اور مطلق امر متقاضی تکرار نہیں ہوتا تو مطلق امر کا مصداق ایک طواف جو بارہا طواف ایک ہی ہو چکا تو طواف قدوم واجب نہیں ہو سکتا۔ حدیث مذکور سے واجب ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کو تحیہ کے ساتھ موسوم کرنا وجوب کی دلیل ہے کیونکہ تحیہ کے معنی کرام و طریق تعظیم کے ہیں اس پر وجوب پر دلالت نہیں کرتا اگرچہ صیغہ امر ہے جیسا کہ آیت کریمہ فَحَیُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا میں تحیہ صیغہ امر سے ہے حالانکہ سلام کا جواب دینا واجب ہے لیکن احسن کے ساتھ تحیہ جواب ہی ہے کہ کسی کو مستحب ہے۔

ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا فَصَعِدَ وَقَامَ عَلَيْهِ مُسْتَقْبِلًا بِالْبَيْتِ مُكَبِّرًا مُهَلِّلًا مُصَلِّيًا عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَاعِيًا رَبَّكَ

پھر صفا کی طرف نکلے پھر اس پر چڑھ کر بیت اللہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو تکبیر کہنے والا لا الہ الا اللہ پڑھنے والا نبی پر درود بھیجنے والا اپنے رب سے حاجت مانگنے والا ہو

بِحَاجَتِكَ ثُمَّ اهْبِطْ نَحْوَ الْمَرْوَةِ سَاعِيًا بَيْنَ الْمِيلَيْنِ الْأَخْضَرَيْنِ وَافْعَلْ عَلَيْهَا مَا فَعَلْتَ عَلَى الصَّفَا [illegible]

پھر مروہ کی طرف میلین اخضرین کے درمیان دوڑتا ہوا اترو اور یہاں بھی وہی کرو جو صفا پر کیا تھا اور طواف کرو ان کے درمیان سات

[illegible] وَاخْتِمْ بِالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَقِمْ بِمَكَّةَ حَرَامًا وَطُفْ بِالْبَيْتِ كُلَّمَا بَدَا لَكَ

شروع کر صفا سے اور ختم کر مروہ پر پھر ٹھہرو مکہ میں احرام باندھے اور طواف کرو جب تم کو جی چاہے۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان

توضیح اللغۃ: سعی بمعنی بھاگنا پھر صفا اور مروہ مسجد حرام کے پاس دو پہاڑیاں ہیں صفا حضرت آدم علی اللہ کی نشست گاہ ہے اس لیے اس کو صفا کہتے ہیں اور مروہ حضرت حوا کی نشست گاہ ہے اس لئے کہ آدم اور مروہ کہتے ہیں عورت کو جیسا کہ صفا مذکر ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صفا ایک مرد کا اور مروہ ایک عورت کا نام تھا جنہوں نے بیت اللہ میں زنا کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو پتھر بنا دیا۔ اور دونوں پہاڑیوں پر عبرت کے لئے رکھ دیا گیا۔ واللہ اعلم (بحوالہ سعایہ) میلین اخضرین دو سبز منارے ہیں جو مسجد حرام کی پشت کی دیوار میں لگے ہوئے ہیں۔

تشریح الفقہ: قولہ ثم خرج الخ طواف قدوم سے فارغ ہو کر صفا پر آئے اور اس پر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ نظر آ جائے اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے تکبیر کہے تہلیل پڑھے اور اپنے مقاصد کے لئے دعا کرے یہ سب امور حدیث سے ثابت ہیں۔ [1]

پھر صفا سے اتر کر مروہ کی طرف چلے اور میلین اخضرین کے درمیان سعی کرے اور یہاں بھی وہی افعال کرے جو صفا پر کیے تھے۔ اسی طرح سات چکر کرے جس کی ابتدا صفا سے کرے اور مروہ پر ختم کرے یعنی صفا سے مروہ تک ایک شوط ہے اور مروہ سے صفا تک جانا دوسرا شوط۔ اس طرح ساتواں شوط مروہ پر ختم ہوگا۔ امام طحاوی سے منقول ہے کہ صفا سے مروہ تک پھر مروہ سے صفا تک آنا جانا ایک شوط ہے جیسے طواف میں حجر اسود سے شروع کر کے پھر اسی تک واپس آنا ایک شوط ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ حضرت جابر کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ کا آخر طواف مروہ پر ہوا۔ اور صفا سے مروہ تک ایک شوط ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طواف سعی کی ابتداء صفا سے ہونی چاہیے اگر مروہ سے ابتدا کر لیا تو صفا تک شوط شمار نہ ہوگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا ہی سے ابتدا کی ہے اور فرمایا ہے کہ اس سے ابتدا کرو جس سے حق تعالیٰ نے ابتدا کی ہے یعنی آیت ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ میں صفا مقدم ہے لہٰذا سعی کی ابتدا اسی سے ہوگی۔

---

(۱) [illegible] علی الدرایۃ کی جلد (۲) صفحہ [illegible]
[illegible] (صحیح مسلم) مسلم (صحیح بخاری) [illegible]

[illegible]

ثم يخطب [illegible] وعلم [illegible] ثم يخرج من مكة يوم التروية [illegible] عرفات [illegible]

[illegible] الظهر والعصر [illegible] الإمام والإحرام

[illegible]

خامسة	مكثر	[illegible]	[illegible]	مصلي	داعيا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

وقوف عرفہ کا بیان

[illegible]

ایک ساتھ ہی [illegible] اقامت [illegible] کے فصل سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] ظہر کی نماز [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ظہر [illegible] عصر کے لیے اقامت [illegible]

نماز [illegible] وقت سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ اس لیے [illegible] ضروری [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] ظہر و عصر کی نماز [illegible] اقامت [illegible]

[illegible]

[illegible] امام شافعی [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] کے پاس

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

دعا ہے "اللہم ہذا حرمک وامنک فحرم لحمی ودمی علی النار" اور حضرت سیدنا امام علی صاحب پر افضل الصلوٰۃ والسلام

فائدہ: مکہ معظمہ میں پندرہ جگہیں ایسی ہیں جہاں پر دعا قبول کی جاتی ہے جو کہ صاحب بحر کے اس نظم میں مذکور ہیں۔ دعا مطاف میں قبول ہوتی ہے، ملتزم میں آدھی رات کے وقت، مقام ابراہیم کے پیچھے، میزاب کے نیچے سحر کے وقت، زمزم کے پاس، صفا مروہ اور سعی میں عصر کے بعد، منیٰ میں، مزدلفہ میں بوقت طلوع آفتاب، عرفات میں بوقت غروب، جمرات کے پاس، سدرہ کے پاس بوقت ظہر، اور یہ حدیث حسن بصری کے خطوط سے ثابت ہے جو آپ نے نقل کیا ہے، تاج عبد الملک ابن جمال الدین نے اپنی ایک نظم میں ہے جس میں ان مواضع کو ان کے اوقات کے ساتھ ذکر کیا ہے وہ یہ ہے

قد ذكر النقاش في المناسك	وهو لعمري عمدة للناسك
ان الدعاء في خمسة وعشرة	بمكة يقبل ممن ذكره
وهي المطاف مطلقا والملتزم	بنصف ليل فهو شرط ملتزم
وداخل البيت بوقت العصر	بين يدي جانبه فاستقر
وتحت ميزاب له وقت السحر	وهكذا خلف المقام المفتخر
وعند بئر زمزم شرب الفحول	اذا دنت شمس النهار للافول
ثم الصفا والمروة والمسعى	بوقت عصر فهو قيد يرعى
كذا منى في ليلة البدر اذا	تنصف الليل فخذه محتذى
ثم لدى الجمار والمزدلفة	عند طلوع الشمس ثم عرفة
بموقف عند غروب الشمس قل	ثم لدى السدرة ظهرا وكمل
وقد روى هذا الترتيب	من غير تقييد بما له مرا
بحر العلوم الحسن البصري عن	خير الورى طه ووصفه وسن
صلى عليه الله ثم سلما	والآل والصحب ما طاب نما

ثُمَّ أَتَى مُزْدَلِفَةَ بَعْدَ الْغُرُوبِ وَنَزَلَ بِقُرْبِ جَبَلِ قُزَحَ وَصَلَّى بِالنَّاسِ الْعِشَائَيْنِ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ

پھر مزدلفہ کی طرف دن چھپنے کے بعد جبل قزح کے قریب اترے اور نماز پڑھے ساتھ لوگوں کے عشاء مغرب اور عشاء کی ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ

وَلَمْ تَجُزِ الْمَغْرِبُ فِي الطَّرِيقِ ثُمَّ صَلِّ الْفَجْرَ بِغَلَسٍ ثُمَّ قِفْ مُكَبِّرًا مُهَلِّلًا مُلَبِّيًا مُصَلِّيًا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

اور جائز نہیں نماز مغرب راستہ میں پھر پڑھ نماز فجر صبح سویرے پھر وقوف کر تکبیر و تہلیل و تلبیہ اور حضور ﷺ پر درود بھیجتا ہوا

دَاعِيًا رَبَّكَ بِحَاجَتِكَ وَقِفْ عَلَى جَبَلِ قُزَحَ إِنْ أَمْكَنَكَ وَإِلَّا فَبِقُرْبِهِ وَهِيَ مَوْقِفٌ إِلَّا بَطْنَ مُحَسِّرٍ

اپنے رب سے اپنی مراد مانگتا ہوا اور ٹھہر جبل قزح پر اگر ہو سکے ورنہ اس کے قریب اور مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے سوائے بطن محسر کے

ثم الی منی بعد ما اسفر فارم جمرة العقبة من بطن الوادی بسبع حصیات کحصی الخذف وکبر

پھر منیٰ کی طرف روشنی ہو جانے کے بعد، پس رمی کر جمرۂ عقبہ کی بطن وادی سے سات کنکریوں سے ٹھیکری کی کنکریوں کی طرح اور تکبیر کہہ

بکل حصاة واقطع التلبیة باولها ثم اذبح ثم احلق او قصر والحلق احب وحل لک کل شیء الا النساء.

ہر کنکری کے ساتھ اور ختم کر تلبیہ کو پہلی کنکری کے ساتھ پھر ذبح کر پھر سر منڈا یا بال کتروا اور منڈانا افضل ہے اور حلال ہو جائیں گی تیرے لیے تمام چیزیں سوائے عورتوں کے۔

وقوف مزدلفہ اور رمی کا بیان

توضیح اللغۃ قزح مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے جس پر [illegible] حضرت آدم [illegible] کی [illegible] روایت میں ہے [illegible] کیا ہے۔ لفظ قزح [illegible] سے [illegible] ہے کیونکہ [illegible] عرفات کی [illegible] جمع کر دیے جاتے تھے۔ [illegible] یہاں [illegible] اصحاب فیل [illegible] عذاب [illegible] ہو گئے تھے اسلئے [illegible] کہتے ہیں۔ (الطحاوی) [illegible] ہے جس [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] ایک کنکری [illegible] ہے [illegible] حصیات جمع حصاۃ کنکری [illegible] کہتے ہیں۔

تشریح الفقہ قولہ ثم الی مزدلفۃ [illegible] جب عرفات [illegible] آفتاب [illegible] ہو جائے تو وہاں سے مزدلفہ جائے۔ [illegible] کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر [illegible] عرفات [illegible] اللہ [illegible] مشعر حرام سے مراد [illegible] قزح ہے۔ عرفات سے غروب کے بعد [illegible] اگر غروب سے پہلے [illegible] عرفات سے [illegible] ہو گیا تو [illegible] واجب ہوگا۔ کیونکہ عرفات سے [illegible] مغرب [illegible] مغرب وعشاء کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت [illegible] ہے۔ [illegible] ہے۔

سوال عرفات کی [illegible] کی طرح [illegible] امام زفر اسی کے قائل ہیں۔ اور [illegible] امام بخاری سے [illegible] ہے۔

جواب [illegible] آنحضرت [illegible] ایک اذان اور ایک اقامت کیا [illegible] عصر کی نماز [illegible] وقت پر [illegible] لوگ سب مجتمع [illegible] اقامت سے [illegible] بخلاف عرفات کے [illegible] عصر کی نماز [illegible] وقت پر [illegible] امام صاحب کے نزدیک مزدلفہ کی جمع [illegible] امام اور جماعت کا ہونا شرط [illegible] اور عرفات میں شرط ہے۔ [illegible] جماعت کا [illegible] مغرب [illegible] وقت سے [illegible] وقت [illegible] مقدم [illegible] ہے۔ [illegible] وقت پر مقدم کرنا خلاف قیاس ہے اسلئے اس میں [illegible] شرط [illegible] ہے۔

قولہ ولم تجز [illegible] مزدلفہ [illegible] سے پہلے راستہ میں مغرب [illegible] امام [illegible] اور حسن بصری کے نزدیک جائز [illegible] امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے کیونکہ اس نے مغرب اس کے وقت [illegible] ہے [illegible] طرفین کی دلیل یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے روانہ ہوئے تو [illegible] آپ نے [illegible] کیا [illegible] حضرت اسامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز؟ آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔ پھر آپ مزدلفہ [illegible] کے مغرب و عشاء کی نماز پڑھی۔[1] معلوم ہوا کہ یہ نماز [illegible]

[1] [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]

[illegible] ہے۔

فائدہ: [illegible]

[illegible]

سوال [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

(تنبیہ) [illegible]

(فائدہ) [illegible]

[illegible]

ثم الی مکۃ یوم النحر او غدا او بعدہ فطاف للزیارۃ سبعۃ اشواط بلا رمل وسعی ان قدمهما والا فعلا

پھر مکہ میں دسویں یا گیارہویں یا بارہویں تاریخ کو طواف زیارت کرے سات چکر بغیر رمل اور سعی کے اگر پہلے کر چکا ہے ورنہ دونوں چیزیں کرے

وحل له النساء وکره تاخیره عن ایام النحر ثم الی منی فرمی الجمار الثلاث فی ثانی النحر بعد الزوال

اور اس کے لئے عورتیں حلال ہو گئیں اور مکروہ ہے اس کی تاخیر ایام نحر سے پھر منی آئے اور تینوں جمروں کی رمی کرے گیارہویں تاریخ کو زوال کے بعد

بادئا بما یلی المسجد ثم بما یلیها ثم بجمرۃ العقبۃ ووقف عند کل رمی بعده رمی

شروع کرتا ہوا اس سے جو مسجد سے ملا ہوا ہے پھر اس سے جو اس سے ملا ہوا ہے پھر جمرۂ عقبہ کی اور ٹھہرے اس رمی کے پاس جس کے بعد رمی ہے

ثم غدا کذلک ثم بعده کذلک ان مکث ولو رمی فی الیوم الرابع قبل الزوال صح

پھر کل اسی طرح پھر اس کے بعد بھی اسی طرح اگر ٹھہرا رہے اور اگر رمی کی چوتھے دن زوال سے پہلے تو صحیح ہے

وکل رمی بعده رمی فارم ماشیا والا راکبا وکره ان یقدم ثقله الی مکۃ ویقیم بمنی للرمی

اور ہر وہ رمی جس کے بعد رمی ہے پیدل کرے ورنہ سوار ہو کر اور مکروہ ہے یہ کہ آگے بھیج دے اپنا سامان مکہ کو اور خود ٹھہرا رہے منی میں رمی کے لئے

ثم الی المحصب ثم طاف للصدر سبعۃ اشواط بلا رمل وهو واجب الا علی اهل مکۃ ثم شرب من ماء زمزم

پھر محصب میں آئے پھر طواف صدر کرے سات چکر بغیر رمل کے اور یہ واجب ہے مگر اہل مکہ پر نہیں پھر زمزم پئے

والتزم الملتزم وتشبث بالاستار والتصق بالجدار

اور لپٹ جائے ملتزم سے اور پکڑ لے کعبہ کے پردوں کو اور چمٹ جائے دیوار سے۔

طواف رکن (طواف زیارت) طواف صدر اور رمی جمار کا بیان

تشریح الفقہ قولہ ثم الی مکۃ الخ پھر دسویں یا گیارہویں یا بارہویں تاریخ کو مکہ آئے اور طواف زیارت کرے جس کو طواف الافاضہ اور طواف یوم النحر اور طواف رکن بھی کہتے ہیں۔ اب اگر وہ اس سے قبل سعی کر چکا ہے تو اس طواف میں رمل اور سعی نہ کرے۔ کیونکہ ان کا تکرار مشروع نہیں۔ اور اگر پہلے سعی نہیں کی تھی تو دونوں کرے۔ طواف زیارت کو ایام نحر سے مؤخر کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر ایسا کیا تو امام صاحب کے نزدیک قربانی دینا واجب ہوگا۔

قولہ ثم الی منی الخ طواف زیارت کے بعد منی آئے اور گیارہویں تاریخ کو زوال شمس کے بعد تینوں جمار کی رمی کرے، رمی کی ابتدا جمرۂ اولیٰ سے کرے جو مسجد خیف کے پاس ہے پھر جمرۂ وسطیٰ کی جو جمرۂ اولیٰ کے قریب ہے۔ ان دونوں کے درمیان ۱۱۶ ہاتھ کا فاصلہ ہے پھر جمرۂ عقبہ کی رمی کرے ... اور پیچھے ... ہاتھ کا فاصلہ ہے۔ جمار ثلاثہ کی مذکورہ ترتیب مسنون ہے واجب نہیں۔

قولہ ووقف عند کل رمی الخ جس رمی کے بعد رمی ہے جیسے جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ کی رمی تو یہ پیدل کرنا افضل ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان ٹھہرنا ہے اگر سوار ہو کر رمی کرے گا تو ٹھہرنے والوں کو تکلیف ہوگی۔ اور جس رمی کے بعد رمی نہیں ہے جیسے جمرۂ عقبہ کی رمی تو سوار ہو کر افضل ہے۔ کیونکہ اس کے بعد ٹھہرنا نہیں ہوتا۔ یہ تفصیل امام ابو یوسف سے منقول ہے۔ ... تینوں مقام میں پیدل رمی کرنے کو افضل کہا ہے کیونکہ ... رمی ہے کیونکہ پیدل رمی کرنے میں تواضع و خشوع زیادہ ہے۔ ... مسلمان ... ہوتے ہیں۔ سوال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سوار ہو کر رمی کرنا ثابت ہے۔ جب پیدل افضل ہوا تو جواب آپ کا سوار ہو کر رمی کرنا ... تعلیم جواز ... تھا۔

قولہ ثم الی المحصب الخ منی سے مکہ واپس ہوتے وقت وادی محصب میں ٹھہرنا سنت ہے خواہ ایک ہی ساعت کیلئے ہو۔ ...

معلوم ہوا کہ طواف صدر مطلب رخصت ہونے کے وقت پڑھے اور طواف میں ایک چیز نکل رہی ہے کہ یہ حدیث میں اسی طرف ہے، امام شافعی کے نزدیک سنت ہے، وہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر واجب ہوتا تو حائضہ سے ساقط نہ ہوتا۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ حضور صلعم نے اس کا حکم دیا تھا کہ آخر کل بیت اللہ کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔

قولہ طاف للصدر ... یعنی مکہ سے رخصت ہونے کے وقت طواف کرے، جس کو طواف وداع کہتے ہیں، یہ حنفیہ کے نزدیک آفاقیوں پر واجب ہے، امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے۔ ہماری دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی کوچ نہ کرے بدون طواف کے۔

فَصْلٌ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ مَكَّةَ وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ سَقَطَ عَنْهُ طَوَافُ الْقُدُومِ وَمَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ سَاعَةً

(فصل) جو شخص مکہ میں داخل نہ ہوا اور سیدھا عرفات میں چلا گیا تو اس سے طواف قدوم ساقط ہو جائے گا، اور جو شخص وقوف کرے عرفہ میں ایک ساعت

مِنَ الزَّوَالِ إِلَى فَجْرِ يَوْمِ النَّحْرِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَلَوْ جَاهِلًا أَوْ نَائِمًا أَوْ مُغْمًى عَلَيْهِ وَلَوْ أَهَلَّ عَنْهُ

زوال شمس سے دسویں کی صبح تک تو اس کا حج پورا ہو گیا اگرچہ بے خبر ہو یا سوتا ہوا ہو یا بیہوشی کی حالت میں ہو اور اگر احرام باندھے اس کی طرف سے

رَفِيقُهُ بِإِغْمَائِهِ صَحَّ وَالْمَرْأَةُ كَالرَّجُلِ غَيْرَ أَنَّهَا تَكْشِفُ وَجْهَهَا لَا رَأْسَهَا وَلَا تُلَبِّي جَهْرًا

اس کا ساتھی اس کی بیہوشی کی وجہ سے تو صحیح ہے، اور عورت بالکل مرد کی طرح ہے سوائے اس کے کہ وہ کھولے اپنا چہرہ نہ کہ سر اور نہ لبیک کہے بلند آواز سے

وَلَا تَرْمُلُ وَلَا تَسْعَى بَيْنَ الْمِيلَيْنِ وَلَا تَحْلِقُ بَلْ تُقَصِّرُ وَتَلْبَسُ الْمَخِيطَ وَمَنْ قَلَّدَ بَدَنَةً تَطَوُّعًا أَوْ نَذْرًا أَوْ جَزَاءَ صَيْدٍ

اور نہ رمل کرے اور نہ سعی کرے میلین کے درمیان اور نہ حلق کرے بلکہ قصر کرے اور سلا ہوا کپڑا پہنے، اور جس نے قلادہ ڈالا بدنہ کو نفل یا نذر یا جزائے صید وغیرہ کی قربانی

أَوْ نَحْوَهُ وَتَوَجَّهَ مَعَهَا يُرِيدُ الْحَجَّ فَقَدْ أَحْرَمَ فَإِنْ بَعَثَ بِهَا ثُمَّ تَوَجَّهَ لَا حَتَّى يَلْحَقَهَا

کے گلے میں اور متوجہ ہوا اس کے ساتھ ارادہ حج کا تو وہ محرم ہو گیا، پس اگر روانہ کر دیا اس کو پھر متوجہ ہوا تو محرم نہ ہوگا جب تک کہ اس سے نہ ملے

إِلَّا فِي بَدَنَةِ الْمُتْعَةِ فَإِنْ جَلَّلَهَا أَوْ أَشْعَرَهَا أَوْ قَلَّدَ شَاةً لَا وَالْبُدْنُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ

مگر متعہ کی قربانی میں، پھر اگر اس پر جھول ڈالے یا اشعار کرے یا بکری کے گلے میں پٹا ڈالے تو محرم نہ ہوگا اور بدنہ اونٹ اور گائے کا مجموعہ ہے۔

افعال حج سے متعلق متفرق مسائل

تشریح الفقہ قولہ من لم یدخل الخ کسی نے میقات سے احرام باندھا اور مکہ جانے کے بجائے سیدھا عرفات چلا گیا تو اس سے طواف قدوم ساقط ہو گیا کیونکہ ابتدائے حج میں طواف قدوم کی مشروعیت اس لئے ہے کہ باقی افعال حج اس پر مرتب ہوں پس عرفات کے بعد طواف کرنا سنت نہیں ہو سکتا۔ سقط عنہ کا مطلب یہی ہے کہ اب اس کے حق میں طواف قدوم سنت نہیں رہا پس اگر اس نے طواف نہ کیا تو ترک سنت لازم نہ آئے گا۔

قولہ من وقف الخ جو شخص نویں ذی الحجہ کو زوال شمس سے دسویں کی فجر تک عرفات میں تھوڑے وقت کے لئے ٹھہر جائے اس کا حج پورا ہو گیا اگرچہ اس کو معلوم نہ ہو کہ یہ عرفات ہے یا سوتے یا بیہوشی کی حالت میں ٹھہرا ہو کیونکہ حج عرفات کے وقوف کا نام ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اور وقوف عرفات کے لئے شرط صرف وہاں موجود ہونا ہے تو مسئلہ مذکورہ کی صورت میں عرفات کا معلوم ہونا ضروری نہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بَابُ الْقِرَانِ

باب قران کے بیان میں

الافراد	ثم	التمتع	ثم	والافراد	التمتع	من	افضل	هو
افراد	پھر	تمتع	پھر	اور	تمتع	سے	افضل	قران

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وهو أن يهل بالعمرة والحج من الميقات ويقول اللهم إني أريد العمرة والحج فيسرهما لي

[illegible]

وتقبلهما مني ويطوف ويسعى لها ثم يحج كما مر فإن طاف لهما طوافين وسعى سعيين جاز

[illegible]

وأساء وذبح [illegible] يوم النحر شاة أو بدنة أو سبعها وصام العاجز عنه ثلاثا آخرها يوم عرفة

[illegible]

وسبعة إذا رجع ولو بمكة فإن لم يصم إلى يوم النحر تعين الدم

[illegible]

فإن لم يدخل مكة ووقف بعرفة فقد رفض العمرة وقضاها

[illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

تنبیہ [illegible]

[illegible]

عمرہ کو مقدم کرکے عمرہ اولیٰ سے فارغ ہو کر اخیر میں حج ادا کیجئے۔

سوال۔ آیت تمتع کس بات سے متعلق ہے۔ اور تمتع اور قران کے سلسلہ میں ہے۔

جواب ٹھیک ہے لیکن قران اس تمتع ہی کے معنی میں ہے۔ کیونکہ اس میں سے ہر ایک کے ذریعہ ایک سفر میں دو عبادتوں کو ادا کرنے کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

فائدہ جو طریقہ اوپر مذکور ہوا کہ پہلے عمرہ کے لئے پھر حج کے لئے تلبیہ کہے اور ایک ایک سعی کرے یہ ہمارے نزدیک ہے امام شافعی کا یہ مذہب اور ایک روایت میں امام احمد کے نزدیک دونوں کے لئے ایک طواف اور ایک سعی ہے۔ دلیل حضور صلعم کا یہ ارشاد ہے کہ قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔[1] بعض روایت میں آپ سے یہ قول منقول ہے کہ قران میں حج اور عمرہ دونوں کے لئے ایک ہی طواف کافی ہے۔[2] حضرت مسلم، روایت ہے اصحاب کا عمل بھی یہی منقول ہے۔[3] اور ہماری دلیل یہ ہے کہ جب حضرت صبی بن معبد نے دو طواف اور دو سعی کیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا ہدیت لسنۃ نبیک۔ امام ابو حنیفہ نے یہ روایت اسی طرح ذکر کی ہے جس کی تائید دیگر روایات سے بھی ہوتی ہے۔[4] قران کے معنی یہ ہیں ایک عبادت (عمرہ) کو دوسری عبادت (حج) کے ساتھ ضم کیا جائے۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہر ایک کے افعال کو پورے طریقہ پر ادا کیا جائے۔ ورنہ تداخل ہو جائیگا حالانکہ عبادت مقصودہ میں تداخل نہیں ہے۔ رہا امام شافعی کا استدلال سو اس کے معنی یہ ہیں کہ عمرہ کا وقت حج کے وقت میں داخل ہو گیا۔ اس میں اہل جاہلیت کے عقیدہ باطلہ کی تردید ہے کہ حدیث میں مذاق کو دخل کرنے کے متعلق ایسا لوگوں کے کلام منتقل کر کے [illegible] ہے۔ چنانچہ حضور صلعم ایسا ہی تھے۔

قوله فعمرة ۔ اور قران میں پہلے عمرہ ادا ہوتا ہے پھر حج اس لئے عمرہ کو پہلے ذکر کرنا مستحب ہے۔ مصنف نے عمرہ کو حج پر مقدم کر کے بیان کیا ہے۔

قوله فان طاف ۔ قارن کو پہلے عمرہ کے لئے طواف اور سعی کرنا چاہئے۔ پھر حج کے لئے لیکن اگر پہلے دو طواف کر کے پھر دو بارہ سعی کرے تو یہ بھی جائز ہے مگر برا کیا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں طواف قدوم عمرہ کی سعی پر مقدم ہو جائیگا۔ یہاں خون واجب نہیں کیونکہ صاحبین کے نزدیک تقدیم و تاخیر نسک سے خون واجب نہیں ہوتا اور امام کے نزدیک طواف قدوم سنت ہے جس کو ترک کر دینے سے بھی خون واجب نہیں ہوتا۔ اس تاخیر سے تو بطریق اولیٰ خون واجب نہ ہوگا۔ یوم نحر میں جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد قارن کے ذمہ بکری یا گائے یا اونٹ کی قربانی کرے۔ اور اگر کسی وجہ سے قربانی نہ کر سکے تو ایام تشریق کے بعد جہاں چاہے رکھے۔ ان کے لئے کوئی جگہ متعین نہیں۔ اور اگر یوم نحر تک روزے نہ رکھ سکا تو دم متعین ہو جائیگا۔ قارن پر قربانی کرنے اور بصورت عدم قدرت دس روزے رکھنے کا وجوب اس آیت سے ثابت ہے۔ فمن تمتع بالعمرة الى الحج فما استيسر من الهدى الخ۔

(۱) ۔ مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن عباس سے، ابن حبان ... [illegible]
(۲) ۔ مسلم ابن ماجہ ... [illegible]
(۳) ۔ [illegible]
(۴) ۔ [illegible]

بَابُ التَّمَتُّعِ

باب تمتع کے بیان میں

هُوَ أَنْ يُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ مِنَ الْمِيقَاتِ فَيَطُوفَ لَهَا وَيَسْعَى وَيَحْلِقَ أَوْ يُقَصِّرَ وَقَدْ حَلَّ مِنْهَا

تمتع یہ ہے کہ احرام باندھے عمرہ کا میقات سے اور عمرہ کے لئے طواف و سعی کرے اور سر منڈائے یا کتروائے اور اس سے حلال ہو جائے

وَيَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ بِأَوَّلِ الطَّوَافِ ثُمَّ يُحْرِمُ بِالْحَجِّ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ مِنَ الْحَرَمِ وَيَحُجُّ وَيَذْبَحُ فَإِنْ عَجَزَ فَقَدْ مَرَّ

اور موقوف کرے تلبیہ شروع طواف میں پھر احرام باندھے حج کا آٹھویں تاریخ کو حرم سے اور حج کرے اور ذبح کرے، پس اگر عاجز ہو تو حکم گزر چکا

وَإِنْ صَامَ ثَلَاثَةً مِنْ شَوَّالٍ ثُمَّ اعْتَمَرَ لَمْ يُجْزِهِ عَنِ الثَّلَاثَةِ وَصَحَّ لَوْ صَامَ بَعْدَ مَا أَحْرَمَ بِهَا

اور اگر روزے رکھے تین شوال میں پھر عمرہ کرے تو کافی نہیں ان تین روزوں کی طرف سے اور صحیح ہے اگر روزے رکھے عمرہ کے احرام کے بعد

قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ فَإِنْ أَرَادَ سَوْقَ الْهَدْيِ أَحْرَمَ بِهَا وَسَاقَ وَقَلَّدَهُ بِمَزَادَةٍ أَوْ نَعْلٍ وَلَا يُشْعِرُ

طواف سے پہلے پس اگر ارادہ کرے ہدی لے جانے کا تو احرام باندھے اور ہانک لے اور قربانی کے گلے میں پٹہ ڈالے مشکیزہ یا جوتی کا اور اشعار نہ کرے

وَلَا يَتَحَلَّلُ بَعْدَ عُمْرَتِهِ وَيُحْرِمُ بِالْحَجِّ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَقَبْلَهُ فَإِذَا حَلَقَ يَوْمَ النَّحْرِ

اور حلال نہ ہو عمرہ کے بعد اور احرام باندھے حج کا آٹھویں تاریخ کو اور اس سے پہلے پس جب سر منڈائے دسویں کو تو حلال ہو جائے

حَلَّ مِنْ إِحْرَامَيْهِ وَلَا تَمَتُّعَ وَلَا قِرَانَ لِمَكِّيٍّ وَمَنْ حَوْلَهَا

تو حلال ہو جائے دونوں احراموں سے اور نہیں ہے تمتع اور نہیں ہے قران اہل مکہ اور میقات کے اندر کے باشندوں کیلئے

توضیح اللغۃ یوم الترویۃ ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ۔ مزادۃ توشہ دان۔ نعل جوتا۔ اشعار کوہان کو چیر کر علامت لگانا جس سے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ جانور ہدی کا ہے۔

تشریح الفقہ قولہ ہو ان یحرم الخ تمتع لغت کے اعتبار سے متاع یا متعہ سے ماخوذ ہے، یعنی نفع حاصل کرنا یا نفع اٹھانا۔ اصطلاح شریعت میں تمتع اس کو کہتے ہیں کہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھے اور عمرہ کے لئے طواف و سعی کرے۔ پھر حلق یا قصر کرا کے عمرہ کے افعال سے فارغ ہو۔ مصنف نے جو یہ قید ذکر کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمتع میں میقات سے احرام کا ہونا شرط ہے لیکن مصنف نے میں ... لکھا ہے کہ یہ قید اتفاقی ہے کیونکہ احرام کا میقات سے ہونا شرط نہیں جیسا کہ فتح القدیر اور عنایہ و شرح کنز میں اس کی تصریح موجود ہے۔

فائدہ ظاہر الروایۃ کے مطابق احناف کے یہاں تمتع افراد سے افضل ہے۔ لیکن امام حسن سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ افراد افضل ہے۔ یہی امام شافعی کا قول ہے کیونکہ متمتع میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ آتا ہے اور پہلے عمرہ کے افعال ادا کرتا ہے اس کے بعد حج کرتا ہے۔ پس اس کا سفر عمرہ کے لئے واقع ہوا کیونکہ افعال عمرہ کے بعد وہ مکی حکم میں سمجھا جاتا ہے اسی لئے اس سے طواف قدوم ساقط ہو جاتا ہے۔ بخلاف مفرد کے کہ اس کا سفر حج کے لئے واقع ہوتا ہے اس لحاظ سے افراد افضل ہوا۔ ظاہر الروایۃ کی وجہ یہ ہے کہ تمتع میں دو عبادتوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ پس تمتع قران کے مشابہ ہے۔ رہا مفرد کا سفر تو حقیقت میں حج ہی کے لئے ہوتا ہے کیونکہ عمرہ تو حج کے تابع ہے جو حج کی تکمیل ہی کے لئے ہے جیسا کہ سنت احرام کی تکمیل ... کے لئے۔

قولہ ویقطع الخ متمتع کو چاہیے کہ عمرہ کے لئے طواف میں حجر اسود کا استلام کرتے ہی تلبیہ ختم کر دے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ جوں ہی بیت اللہ پر نظر پڑے تلبیہ ختم کر دے۔ لیکن مرفوع روایت بیت اللہ کا ہے جو حجر اسود کے سے بھی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے عمرۃ القضاء میں احرام کے وقت حرم [illegible] کیا تھا؟

قولہ فان صام الخ اگر کوئی شخص عمرہ کا احرام باندھے تو پھر تین روزے متفرق نہ ہوں گے۔ کیونکہ ان روزوں کا سبب تمتع ہے۔ اور وہ روزہ رکھنے کی حالت میں تمتع نہیں بلکہ عمرہ [illegible] کا سبب [illegible] پایا گیا۔ ہاں اگر احرام کے بعد عمرہ کے طواف سے پہلے روزے رکھے تو جائز ہے۔ کیونکہ اس صورت میں اس کا سبب متحقق ہو چکا۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک یہ بھی جائز نہیں کیونکہ آیت میں [illegible] حج کی قید ہے۔ [illegible] ہم کہتے ہیں کہ یہاں حج سے مراد اس کا وقت ہے [illegible] حج فرمانا۔

قولہ فان اراد التمتع الخ تمتع کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو ہدی کا جانور اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ دوسرا وہ جو ہدی ساتھ نہیں لے جاتا۔ [illegible] پہلی صورت افضل ہے کیونکہ یہ سنت نبوی کے موافق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں [illegible] ہدی اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ پس اگر متمتع اپنے ساتھ ہدی لے جانا چاہے تو اسکو چاہیے کہ پہلے احرام باندھے۔ پھر ہدی کو ہانک کر لے جائے۔ اب اگر ہدی کا جانور بکری ہے تو اسکی تقلید مسنون نہیں۔ اور اگر بدنہ (اونٹ یا گائے) ہے تو اسکی تقلید مسنون ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ اس کے گلے میں پرانا جوتا یا چمڑے کا ٹکڑا یا کھجور کی چھال لٹکا دے۔ تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ جانور [illegible] ہے۔ [illegible] طریقہ حدیث سے ثابت ہے۔ [illegible] کہ اس طرح احرام کے [illegible] حاصل ہو جاتا ہے [illegible] احرام باندھے اور جب ہدی [illegible] اپنے [illegible] سے حاصل ہو جائے۔

قولہ واشعر الخ اشعار اسکو کہتے ہیں کہ اونٹ کی کوہان [illegible] دائیں یا بائیں جانب سے چیر کر خون آلود کر دے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ ہدی کا جانور ہے [illegible] امام شافعی کے نزدیک یہ اشعار سنت ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ امام صاحب کے نزدیک مکروہ ہے کیونکہ یہ [illegible] مثلہ ہے۔ [illegible] اگر کوئی محدث [illegible] اشعار کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں بلکہ [illegible] اشعار مستحب ہے۔ [illegible] صاحب [illegible] نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ صاحب [illegible] وغیرہ نے امام صاحب کی جانب سے کراہت کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ اشعار میں مثلہ کرنا لازم آتا ہے۔ جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ [illegible] فرماتے ہیں کہ [illegible] مثلہ کا اطلاق مشکل ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مثلہ سے اس وقت منع فرمایا تھا جب آپ [illegible] میں اشعار کیا ہے [illegible] کیونکہ آپ [illegible] سے منع کر دیا ہے۔

قولہ والتمتع الخ [illegible] کے [illegible] (میقات) [illegible] تمتع [illegible] صرف حج کریں۔ کیونکہ حضرت [illegible] کہ اہل مکہ کے لئے نہ تمتع ہے نہ قران [illegible] تمتع کر لے [illegible] کیونکہ قران اور تمتع کی [illegible] مشروعیت کی گئی ہے [illegible] اس پر دم واجب ہے [illegible] صاحب کے نزدیک ہے۔ امام شافعی کے یہاں اہل مکہ کے لئے قران اور تمتع کی اجازت ہے [illegible] کہتے ہیں کہ آیت فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج [illegible] سب کو شامل ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ آیت [illegible] کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ ذلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام میں اشارہ تمتع کی طرف ہے۔ [illegible] فمن تمتع بالعمرۃ [illegible] ہے جیسا کہ امام شافعی فرماتے ہیں [illegible] کیونکہ [illegible] کے لئے مستعمل ہوتا ہے [illegible]۔

[illegible]

فان عاد المتمتع الى بلده بعد العمرة ولم يسق الهدي بطل تمتعه وان ساق لا

پس اگر لوٹ گیا متمتع اپنے شہر کی طرف عمرہ کے بعد اور نہیں ہانکی قربانی تو باطل ہو جائیگا اس کا تمتع [illegible]

ومن طاف اقل اشواط العمرة قبل اشهر الحج واتمها فيها وحج كان متمتعا وبعكسه لا وهي شوال

[illegible]

وذو القعدة وعشر ذي الحجة وصح الاحرام به قبلها وكره ولو اعتمر كوفي فيها واقام بمكة او بصرة

[illegible]

وحج صح تمتعه ولو افسدها واقام بمكة وقضى وحج لا الا ان يعود الى اهله

[illegible]

وايهما افسد مضى فيه ولا دم ولو تمتع فضحى لم يجزه عن المتعة

[illegible]

ولو حاضت عند الاحرام اتت بغير الطواف وعند الصدر تركت كمن اقام بمكة

[illegible]

تشریح الالفاظ قولہ فان عاد [illegible]

[illegible]

قولہ ومن طاف [illegible]

[illegible]

قولہ ولو حاضت [illegible] حضرت عائشہ [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] طواف صدر [illegible]

[illegible]

بَابُ الْجِنَایَاتِ

باب جنایات کے بیان میں

تجب شاة ان طیب محرم عضوا والا تصدق او خضب راسه بحناء او ادهن بزیت او لبس

واجب ہے بکری اگر خوشبو لگائی محرم نے پورے عضو کو ورنہ صدقہ کرے یا مہندی لگائے سر کو یا زیتون کا تیل لگایا یا سلا ہوا کپڑا

مخیطا او غطی راسه یوما والا تصدق او حلق ربع راسه او لحیته والا تصدق کالمحاجم

[illegible] ورنہ صدقہ کرے یا منڈائے چوتھائی سر یا ڈاڑھی کو ورنہ صدقہ کرے [illegible]

او رقبته او ابطیه او احدهما او محاجمه وفی اخذ شاربه حکومة عدل وفی شارب حلال

[illegible]

او قلم اظفاره طعام او قص اظفار یدیه ورجلیه بمجلس واحد او یدا او رجلا والا تصدق

[illegible] یا کاٹے اپنے دونوں ہاتھوں اور پیروں کے ناخن ایک مجلس میں یا ایک ہاتھ یا پاؤں کے ورنہ صدقہ کرے

کخمسة متفرقة ولا شیء باخذ ظفر منکسر فان تطیب او لبس او حلق بعذر

[illegible]

ذبح او تصدق بثلثة اصوع علی ستة مساکین او صام ثلثة ایام

تو ذبح کرے بکری یا صدقہ کرے تین صاع چھ مسکینوں پر یا روزے رکھے تین دن کے۔

توضیح اللغۃ جنایات جمع جنایۃ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے خلاف ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فصل ولا شيء إن نظر إلى فرج امرأة بشهوة فأمنى ووجب شاة إن قبل أو مس بشهوة

[illegible]

أو جامع في أحد السبيلين قبل الوقوف بعرفات ويمضي ويقضي ولم يفترقا فيه

[illegible]

وبدنة لو بعده ولا فساد أو جامع بعد الحلق أو في العمرة قبل أن يطوف الأكثر ويفسد

[illegible]

ويمضي ويقضي أو بعد طواف الأكثر ولا فساد وجماع الناسي كالعامد

[illegible]

أو طاف للركن محدثا وبدنة لو جنبا وصدقة لو محدثا للقدوم

[illegible]

والصدر أو ترك أقل طواف الركن ولو ترك أكثره بقي محرما وبترك أكثر الصدر أو طاف له جنبا

[illegible]

وصدقة بترك أقله ولو طاف للركن محدثا وللصدر طاهرا في آخر أيام التشريق

[illegible]

فدم ولو طاف للركن جنبا فدمان ولو طاف للعمرة وسعى محدثا ولم يعدهما أو ترك السعي

[illegible]

أو أفاض من عرفات قبل الإمام أو ترك الوقوف بالمزدلفة أو رمي الجمار كلها أو في يوم أو أخر الحلق

[illegible]

أو طواف الركن أو حلق في الحل [illegible] أو حلق القارن قبل الذبح

[illegible]

مفسدِ حج و غیر مفسدِ حج امور کا بیان

قولہ ومن جامع ... اگر محرم نے شہوت کے ساتھ عورت کی شرمگاہ کے علاوہ میں جماع کیا تو اس پر دم واجب ہے لیکن حج فاسد نہیں ہوگا کیونکہ ... اسی طرح اگر بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ چھوا یا ہاتھ لگایا تو اس کا حج فاسد نہیں ہوگا البتہ دم واجب ہے۔

تنبیہ: صاحب ہدایہ نے ... ان تمام صورتوں میں ... فساد نہیں ہوگا ... امام شافعی کے یہاں بھی صرف دم واجب ہے۔

قولہ ومن جامع بعد الوقوف بعرفۃ ... وقوف عرفہ کے بعد جماع کرنے سے حج فاسد نہیں ہوتا لیکن اس پر بدنہ واجب ہے ... اور اس کا حج پورا ہو جائے گا ... بعد الحلق جماع کیا تو بکری واجب ہے۔

یہ حضرات ... دلیل یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے صحبت کی اور وہ دونوں محرم تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تم دونوں اپنے حج کی قضا کرو ... اور ... جب اس جگہ پہنچو جہاں ... تم نے یہ فعل کیا تھا تو ایک دوسرے سے الگ ہو جانا ... صحابہ کرام سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

قولہ ولم یفترقا ... جب زوجین قضا حج کے لیے دوسرے سال آئیں تو ان پر ایک دوسرے سے علیحدہ رہنا ضروری نہیں ہے کیونکہ ... امام زفر، امام مالک اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ علیحدہ رہنا واجب ہے ... جماع میں مبتلا نہ ہوں۔ ہم کہتے ہیں کہ ... افتراق کی ضرورت نہیں ... احرام ... امام مالک کے یہاں گھر سے نکلتے وقت ... امام زفر کے یہاں ... امام شافعی کے یہاں اس جگہ پہنچنے کے وقت جس جگہ انہوں نے جماع کیا تھا۔

قولہ ومن جامع فی العمرۃ ... عمرہ کے طواف کے چار چکروں سے پہلے جماع کیا تو عمرہ فاسد ہو جائے گا ... اور اس پر دم واجب ہے ... حضرت ابن عباس کی حدیث ...

قولہ ومن جامع ناسیا ... بھول کر جماع کرنا جان بوجھ کر جماع کرنے کی طرح ہے ... امام شافعی کے یہاں ... مفسد حج نہیں ... اختلاف ہے ... احرام میں ... حج کا باعث ہے ... ہو جائے گا۔

فقتل إن شاء ... أو قتل ... وصرفها ... على مسكين

(قتل) اگر ... شکار کیا ... اس کی قیمت ... کی شکار کی قیمت ...

أو قرب موضع منه فيشتري به هديا وذبحه إن بلغ هديا أو طعاما وتصدق به كالفطرة

یا اس سے ... ہدی ... قریب ... اگر ہدی کو پہنچ جائے قیمت ... یا طعام ... صدقہ ... فطرہ کی طرح

أو صام عن طعام كل مسكين يوما ولو فضل أقل من نصف صاع تصدق به أو صام يوما

یا ہر مسکین کے کھانے کے بدلے ایک روزہ رکھے اور اگر نصف صاع سے کم بچ جائے تو اس کو صدقہ کرے یا ایک روزہ رکھ لے

جزائے صید کا بیان

تشریح الفقہ: ... محرم نے شکار کیا یا شکار کرنے والے کو ... اس کی جزا واجب ... صورت میں تو اسکے ... قیمت ... فجزاء مثل ما قتل من النعم ... واجب ... دوسری صورت ... حضرت ... عمد ... بالکل ... ہے ... امام شافعی ... واجب ... جزا ... ہے۔

... شیخین کے نزدیک ... صید ... قیمت ... ہے ... مسلمان ... قیمت مقرر کرنے میں اس جگہ کا اعتبار ہے۔

جہاں شکار کیا ہے ... قریب ... امام شافعی ... امام محمد کے نزدیک ... مماثلت ... جزا میں ... ضروری ہے ... ہرن میں بکری ... شترمرغ میں اونٹ ... لازم ہے۔ شیخین کی دلیل ... مثل ... مطلق ... صورت ... معنی ... ہے ... مماثلت ... متعین ... چنانچہ ... معنوی کا ... ہے۔ بہرحال شیخین کے نزدیک شکار کی قیمت واجب ہے۔ ... قیمت سے ... خرید ... اور چاہے ... ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور ... فطرہ کی مقدار ... تقسیم ... ہر مسکین کے کھانے کے عوض ... ایک دن کا روزہ رکھے ... نصف صاع سے کم بچ جائے ... صدقہ کرے ... اس کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔

فائدہ: ... وحشی ... پیدائش کے اعتبار سے وحشی ... پالتو ... وحشی ... اصل خلقت ... وحشی ہے ... خارج ہے ... اصل خلقت میں وحشت نہیں ... محرم کے لئے ... حرام ہے۔

ومن جرحه أو نتف شعره أو قطع عضوه ضمن ما نقص ولو نتف ريش طائر أو قطع قوائمه

... جو ... ناقص ... اس کا ضامن ہوگا ... قیمت ... پورا ... کاٹ دے

وحلبه أو كسر بيضه وخرج فرخ ميت به ولا شيء بقتل غراب وحدأة وذئب وحية وعقرب والفأرة

... انڈا توڑ دے ... مردہ بچہ نکلے ... کوے ... چیل ... بھیڑیے ... سانپ ... بچھو ... چوہے

... احرام میں ...

[illegible]

باقی احکام صید کا بیان

توضیح اللغۃ [illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] اگر محرم [illegible] شکار [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] امام شافعی کے نزدیک [illegible] حلال ہے [illegible] محرم [illegible] شکار [illegible] لا تقتلوا الصید وانتم حرم [illegible]

قولہ [illegible] محرم [illegible] شکار [illegible] امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک [illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] امام صاحب کے نزدیک [illegible] صاحبین کے نزدیک [illegible] امام صاحب [illegible] محرم [illegible]

[illegible]

محمد حنیف گنگوہی

[illegible]

فإن قتله محرم آخر ضمنا ورجع الآخذ على القاتل وإن قطع حشيش الحرم أو شجرا غير مملوك

پھر اگر اس کو دوسرے محرم نے مار ڈالا تو دونوں ضامن ہوں گے اور پکڑنے والا قاتل سے رجوع کرے گا اور اگر حرم کی گھاس یا ایسا درخت کاٹا جو مملوک نہیں

وهو مما لا ينبته الناس ضمن قيمته إلا فيما جف وحرم رعي حشيش الحرم وقطعه إلا الإذخر

اور وہ ان میں سے ہو جن کو لوگ نہیں اگاتے تو اس کی قیمت کا ضامن ہوگا مگر جو خشک ہو چکا ہو اور حرم کی گھاس چرانا اور کاٹنا حرام ہے سوائے اذخر کے

وكل شيء على المفرد به دم فعلى القارن دمان إلا أن يجاوز الميقات غير محرم ولو قتل المحرمان

اور ہر وہ چیز جس کی وجہ سے مفرد پر دم ہے تو قارن پر دو دم ہیں مگر یہ کہ میقات سے بغیر احرام کے گزر جائے اور اگر دو محرموں نے

صيدا تعدد الجزاء ولو حلالان لا وبطل بيع المحرم صيدا وشراؤه ومن أخرج ظبية الحرم وولدت

شکار قتل کیا تو جزا متعدد ہوگی اور اگر دو حلال ہوں تو نہیں اور محرم کا شکار کو بیچنا اور خریدنا باطل ہے اور جو حرم کی ہرنی نکال لایا اور اس نے بچہ جنا

وماتا ضمنهما فإن أدى جزاءها ثم ولدت لا يضمن ولدها

اور دونوں مر گئے تو دونوں کا ضامن ہوگا پس اگر اس کا تاوان ادا کردیا پھر اس نے بچہ جنا تو اس کے بچہ کا ضامن نہ ہوگا۔

تشریح احکام صید

توضیح اللغۃ [illegible] ایک محرم نے شکار پکڑا اور دوسرے محرم نے اس کو قتل کر دیا تو دونوں ضامن ہوں گے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

(فائدہ): [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ازیں صورت تو قربانی کافی ہے اور اگر دم قارن کی طرف کامل مسنت ادا کی ہے اور جو کفاف سے قاصر ہو جائے تو بکری کی جماعت ہو (?) ... کی طرف منسوب ہو تاہے کہ قربانی کافی ہے۔

قولہ کل شئی الخ جن محظورات احرام میں سے ...ِ عمرہ میں مفرد پر ایک قربانی واجب ہوتا ہے انکا قارن پر دو قربانی واجب ہو گے ایک حج کی اور ایک عمرہ کی کیونکہ قارن ... دونوں کا محرم ہوتا ہے امام شافعی کے نزدیک قارن ایک احرام کا محرم ہوتا ہے اسلئے ان کے یہاں قارن پر بھی ایک ہی قربانی واجب ہے۔ ہاں اگر قارن احرام کے بغیر میقات سے آگے بڑھ جائے تو اس پر ایک ہی قربانی واجب ہے کیونکہ جب ... سے گزرا تو ... عمرہ کا بھی اور قارن ہی نہیں تھا

ا؎ حنیف غفرلہ گنگوہی

باب مجاوزۃ الوقت بغیر احرام

باب میقات سے بلا احرام بڑھ جانے کے بیان میں

مَنْ جَاوَزَ الْمِيْقَاتَ غَيْرَ مُحْرِمٍ ثُمَّ عَادَ مُحْرِمًا مُلَبِّيًا وَ جَاوَزَ ثُمَّ أَفْسَدَ وَقَضَى

جو شخص بڑھ گیا میقات سے بلا احرام پھر لوٹ آیا احرام باندھ کر لبیک کہتا ہوا یا آگے بڑھ گیا اور عمرہ کا احرام باندھ کر فاسد کر دیا اور قضا کر لیا

بَطَلَ الدَّمُ فَلَوْ دَخَلَ الْكُوْفِيُّ الْبُسْتَانَ لِحَاجَةٍ لَهُ دُخُوْلُ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَوَقْتُهُ الْبُسْتَانُ

تو قربانی ساقط ہو گئی اگر داخل ہوا کوفی بستان بنی عامر میں کسی ضرورت سے تو جائز ہے اس کیلئے داخل ہونا مکہ میں بلا احرام اور اس کی میقات بستان ہے

وَمَنْ دَخَلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ ثُمَّ حَجَّ عَمَّا عَلَيْهِ فِيْ عَامِهِ ذٰلِكَ

جو شخص داخل ہوا مکہ میں بلا احرام تو واجب ہے اس پر دو عبادتوں میں سے ایک پھر اس نے حج کیا جو اس کے ذمہ تھا اسی سال

صَحَّ عَنْ دُخُوْلِ مَكَّةَ بِلَا إِحْرَامٍ فَإِنْ تَحَوَّلَتِ السَّنَةُ لَا

تو صحیح ہوگا وہ حج اس سے لازم ہونے والے احرام کی جگہ بلا احرام داخل ہونے کی وجہ سے اور اگر سال پلٹ جائے تو صحیح نہ ہوگا۔

تشریح الفقہ: قولہ باب الخ یہ باب چونکہ معنی جنایت میں باب سابق کے مناسب ہے اسلئے مصنف نے اس کو باب سابق کے ساتھ پیوست کیا ہے مگر میقات سے بلا احرام آگے بڑھ جانا جنایت قبل الاحرام ہے۔ اور باب سابق میں جن جنایات کا بیان ہوا ہے وہ بعد از احرام ہیں اور باب کے نفس سے ... ہے چونکہ جنایات ... اس باب کو مؤخر کیا ہے

قولہ من جاوز الخ جو شخص حج یا عمرہ کا ارادہ کرے اور پھر بغیر احرام باندھے میقات سے آگے بڑھ جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ اب اگر یہ میقات ... احرام باندھ لے ... بغیر احرام کے ... میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کر لے ... اگر قضا کر لے تو ان دونوں صورتوں میں قربانی ساقط ہو جائیگی کیونکہ دونوں صورتوں میں ... تدارک ہو گیا

قولہ فلو دخل الخ ایک کوفی جس کا آفاقی کسی ضرورت سے بستان بنی عامر میں داخل ہوا اور اسکا مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ نہیں تھا تو اگر بعدش ... اس کو بلا احرام مکہ میں داخل ہونا جائز ہے کیونکہ بستان واجب التعظیم نہیں ہے ... احرام باندھے بغیر داخل ہو گیا تو داخل بستان کیساتھ اس ... جس طرح اہل بستان کے لئے بلا احرام مکہ میں داخل ہونا ... ضرورت کے لئے بھی جائز ہے ... اگر حج یا عمرہ کا ارادہ کرے تو اس کیلئے میقات بستان ہے جو حل ... داخل ہونے کے لئے میقات ہے۔

قولہ ومن دخل الخ جو شخص ... مکہ میں داخل ہو تو اس ... حرم کی تعظیم کی خاطر ... داخل ہونے ... حج یا عمرہ ... جب

[illegible]

باب اضافة الاحرام الى الاحرام

باب ایک احرام سے دوسرا احرام کرلینے کے بیان میں

مكي طاف شوطا لعمرة فأحرم بحج رفضه وعليه حج وعمرة ودم لرفضه

[illegible]

فلو مضى عليهما صح وعليه دم ومن أحرم بحج ثم بآخر يوم النحر

[illegible]

فإن حلق في الأول لزمه الآخر ولا دم وإلا لزمه وعليه دم قصر أو لا ومن فرغ

[illegible]

من عمرته إلا التقصير فأحرم بأخرى لزمه دم ومن أحرم بحج ثم بعمرة ثم وقف بعرفات

[illegible]

فقد رفض عمرته وإن توجه إليها لا فلو طاف للحج ثم أحرم بعمرة ومضى عليهما

[illegible]

صح ويجب دم وندب رفضها وإن أهل بعمرة يوم النحر لزمته ورفضها وقضاها ودم

[illegible]

فإن مضى عليها صح ويجب دم ومن فاته الحج فأحرم بحج أو عمرة رفضه

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب الاحصار

باب (حج و عمرہ سے) روکے جانے کا بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فهو محصر [illegible]

[illegible]

محصر کے باقی احکام

توضیح اللغۃ: [illegible]

تشریح الفقہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

فائدہ: یہ مسئلہ اجماعی ہے۔ یعنی اس کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) حج اور عمرہ دونوں پر قادر ہو۔ (۲) دونوں پر قادر نہ ہو۔ (۳) فقط حج پر قادر ہو۔ [illegible] حج پر قادر ہو [illegible] ہے۔ پس امام صاحب کے نزدیک [illegible] حج کیا جائے [illegible] حج ادا [illegible] ہے اور صاحبین کے نزدیک یوم عرفہ سے قبل [illegible] ان کے نزدیک [illegible] حج کرنا [illegible] لازم ہے۔

بَابُ الْفَوَاتِ

باب حج نہ ملنے کے بیان میں

من فاته الحج بفوات الوقوف بعرفة فليحلل بعمرة وعليه الحج من قابل بلا دم ولا فوت لعمرة

جس کا حج فوت ہو جائے وقوف عرفہ [illegible] عمرہ کر کے حلال ہو جائے اور اس پر آئندہ سال حج ہے بلا دم اور عمرہ فوت نہیں ہوتا

وهي طواف وسعي وصح في جميع السنة وكره يوم عرفة ويوم النحر وأيام التشريق وهي سنة

اور وہ طواف و سعی ہے اور پورے سال میں صحیح ہے [illegible] عرفہ اور قربانی کے دن اور ایام تشریق میں اور وہ سنت ہے

تشریح الفقہ: قولہ من فاتہ الحج [illegible] وقوف عرفہ فوت ہو جائے تو اس کا حج فوت ہو گیا [illegible] اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ عمرہ کر کے احرام سے حلال ہو جائے اور آئندہ سال حج قضا کرے۔ [illegible] نہیں کیونکہ حدیث میں [illegible] امام [illegible] سال کر [illegible] ضعیف ہے۔

قولہ ولا فوت [illegible] عمرہ [illegible] پورے سال میں جب چاہے کر سکتا ہے۔ لیکن [illegible] رمضان ہے اور یوم عرفہ [illegible] تشریق میں عمرہ مکروہ ہے حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے۔

قولہ وهي سنة [illegible] کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ فریضہ حج کی طرح عمرہ بھی فرض ہے [illegible] سب ضعیف ہیں [illegible] حدیث ہے کہ حج فرض ہے [illegible] عمرہ [illegible] ہے۔

بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْغَيْرِ

باب دوسرے کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں

تشریح الفقہ: قولہ باب [illegible] کے احکام سے فراغت کے بعد نیابت کے احکام بیان کرتا ہے۔ [illegible] انسان کے اعمال کا [illegible] کے لئے ہونا اصل ہے اور غیر کے لئے ہونا [illegible] اس لئے اصل کو مقدم کیا [illegible] تمام [illegible] ثواب دوسرے کو [illegible] حج عمرہ یا طواف قرأت قرآن [illegible] انسان کا نیک عمل دوسرے کے [illegible] عبادت کا ثواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فاعل کی جانب کسی دوسرے کا عمل منسوب نہ ہو یہ خیال خام ہے کیونکہ آیات قرآنی و احادیث نبویہ ناطق ہیں کہ ایک کا عمل دوسرے کو مفید ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اولاد والدین کے واسطے یوں دعا کرے، رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا۔ اگر انسان کا عمل دوسرے کے لئے نافع نہ ہوتا تو والدین کیلئے دعا کا کوئی فائدہ نہ ہوتا۔ نیز آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے دو مینڈھوں کی قربانی کی ایک اپنی طرف سے اور ایک اپنی امت کی طرف سے[1]۔ دارقطنی کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ میرے والدین حیات تھے تو میں ان کے ساتھ نیکی کرتا تھا اب ان کی وفات ہو چکی ہے اب ان کے ساتھ نیکی کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا ان کے واسطے اپنی نماز کے ساتھ نماز اور روزہ کے ساتھ روزہ رکھ۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص قبرستان پر گزرے اور گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخشے تو اس کو بقدر اموات ثواب دیا جائے گا۔ سوال: لیس للانسان الا ما سعیٰ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کا عمل دوسرے کیلئے کارآمد نہیں۔ جواب: آیت کا مطلب یہ ہے کہ انسان دوسرے کے عمل سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا جب تک وہ اس کو اس کا ثواب نہ دے۔ اس استدلال میں دیگر احادیث جو اوپر مذکور ہوئیں ان انسان میں اس آیت کی ہے جیسے دوسری آیت "ام لم ینبأ" میں لام بمعنی علیٰ ہے یعنی کوئی حضرت کی ہے مذکور منسوخ ہے یہ بعد مذکورہ ہے یہ آیت "والذین آمنوا واتبعتهم ذریتهم" سے منسوخ ہے یعنی یہ انسان سے مراد کافر ہے۔ شاید کوئی شکایت حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کی قوم کیساتھ مخصوص ہے۔ غیرہ وغیرہ اور ایصال ثواب کی اصل اس کے حق میں فعل سے ثابت ہے (انتہیٰ شرح کنز وغیرہ) علماء کا اتفاق ہے کہ صحیح قول یہی ہے کہ بہت سے علماء نے اس کو کتاب الحج میں اموات کیلئے ایصال ثواب کا مسئلہ ذکر کیا۔ اور اپنا استدلال کھول دیا۔ واللہ الموفق۔ محمد حنیف غفرلہ گنگوہی۔

النیابة تجري في العبادات المالیة عند العجز والقدرة ولم تجز في البدنیة بحال وفي المركب منهما

نیابت جاری ہوتی ہے مالی عبادت میں بوقت عجز بھی اور وقت قدرت بھی اور نہیں جائز بدنی عبادت میں کسی حالت میں اور جو ان دونوں سے مرکب ہو

تجري عند العجز فقط والشرط العجز الدائم إلی وقت الموت وإنما شرط عجز المنوب للحج الفرض

اس میں جاری ہوتی ہے صرف عجز کے وقت اور شرط دائمی عجز ہے یعنی موت کے وقت تک اور شرط کیا گیا ہے نائب کرنے والے کا عجز فرض حج کے واسطے نہ

لا للنفل ومن حج عن آمریه ضمن النفقة ودم الإحصار علی الآمر ودم القران والجنایة

کہ نفل کے لئے اور جس نے حج کیا دو حکم دینے والوں کی طرف سے تو ضامن ہوگا نفقہ کا اور دم احصار آمر پر ہے اور دم قران اور دم جنایات

علی المأمور فإن مات في الطریق یحج عنه من منزله بثلث ما بقي

مامور پر ہے پس اگر مر جائے نائب حج کا راہ میں تو حج کرایا جائے اس کی طرف سے اس کے گھر سے باقی مال کے تہائی سے اور جس

ومن أهل عن أبویه فعین صح

اور جس نے احرام باندھا ماں باپ کی طرف سے پھر ایک کے لئے معین کر دیا تو صحیح ہے۔

عبادت میں نیابت کے جواز و عدم جواز کا بیان

تشریح الفقہ: قولہ النیابة الخ عبادت کی تین قسمیں ہیں۔ مالی محض جیسے زکوٰۃ، صدقہ فطر، عشر، کفارات، نذر، اعتاق، اطعام وغیرہ۔ بدنی محض جیسے نماز، روزہ، اعتکاف، قراءۃ قرآن، اذکار وغیرہ۔ مرکب جیسے حج۔ پس عبادات مالیہ میں ہر طرح سے نیابت جائز ہے خواہ قدرت ہو یا

[1] رواہ ابو داؤد وابن ماجہ والدارمی عن جابر والترمذی عن علی، والحاکم عن عائشۃ وابی ہریرۃ، وابن ماجہ والحاکم عن ابی رافع، واحمد والطبرانی عن ابی طلحۃ، والحاکم عن حذیفۃ [illegible]
[illegible]

عبادت محضہ ہو کیونکہ عبادات مالیہ میں مالداری [illegible] اور محتاجوں کی حاجت کا دفع مقصود ہوتا ہے۔ جو نائب کے فعل سے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن عبادات بدنیہ محضہ میں کسی صورت سے نیابت جائز نہیں چنانچہ [illegible] الفاظ مخصوصہ سے [illegible] اور بدن پر مشقت [illegible] ہے تاکہ نفس امارہ [illegible] اور روح کی [illegible] اور یہ چیز نائب کے فعل سے حاصل نہیں ہو سکتی اسی لئے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے "لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد" [illegible] کا مطلب یہ ہے کہ روزہ و نماز میں نیابت نہیں چل سکتی [illegible] حالت عجز [illegible] نیابت جائز ہے [illegible] وقت موت تک [illegible] عدم ہوا۔

قولہ فان امرہ [illegible] ایک شخص کو دو آدمیوں نے حج کرنے کا حکم کیا اور وہ ان کے حکم کے بموجب حج کیلئے چل گیا تو اب دونوں کی نیت سے حج کا احرام باندھے گا [illegible] کسی ایک کی نیت [illegible] معین نہیں [illegible] تو حج خود اس کے متعلق ہوگا [illegible] صورت میں حج آمر کی طرف سے [illegible] اس کا ضامن ہوگا [illegible] ان کے حکم کے خلاف کیا ہے [illegible] مطلوب تھا [illegible] کسی ایک کیلئے مقرر [illegible] حج لازم آتا ہے [illegible] اس صورت کا حکم تو کتاب میں مذکور ہے [illegible] دوسری صورت میں [illegible] گزرنے کے بعد بھی یہی حکم ہے اور اگر افعال حج ادا کرنے سے پہلے پہلے کسی ایک کو متعین کر لے تو طرفین کے نزدیک جائز ہے [illegible] قیاس کی رو سے یہ بھی ناجائز ہے [illegible] تعیین کے خلاف ہے استحسان کی وجہ ہے [illegible] تعیین ہو سکتی ہے تیسری صورت کے متعلق [illegible] لا نص فی التعیین [illegible]

قولہ فان اوصی [illegible] ایک شخص نے وصیت کی کہ میری طرف سے حج کرایا جائے [illegible] وصی نے وصیت کے بموجب ایک شخص کو حج کے لئے بھیجا [illegible] راستہ میں انتقال ہو گیا تو امام صاحب کے نزدیک متروکہ مال کے تہائی حصہ کے ذریعہ میت کے گھر سے حج کرایا جائے گا۔ صاحبین کے نزدیک [illegible] جہاں [illegible] انتقال ہوا ہے [illegible] امام محمد کے نزدیک اس مال کا اعتبار ہے جو مامور کو دیا گیا تھا [illegible] تہائی [illegible] اس سے حج کرایا جائے گا [illegible] امام ابو یوسف کے نزدیک ثلث مال [illegible] تمام مال کا اعتبار ہے۔ واللہ اعلم [illegible]

(۱) [illegible]

سبب الہدیٰ

[illegible]

قولہ [illegible] ہدی [illegible] ذبح کرنے کے لئے [illegible] جہاں سے بھی [illegible] یوم سے مراد مطلق وقت ہے [illegible] (۱۰۰۰۰) [illegible] ان کے علاوہ [illegible] نفل [illegible] کے ساتھ مخصوص نہیں [illegible] کے لحاظ سے ہر قسم کا خون حرم کے ساتھ مخصوص ہے بقولہ تعالیٰ ہدیاً بالغ الکعبۃ اور ہدی کا گوشت [illegible] پر صدقہ کرے [illegible] حرم کے فقراء پر صدقہ کرے۔

فائدہ [illegible] چار قسم کے ہیں [illegible] وقت اور مکان [illegible] جیسے دم [illegible] اور [illegible] مطلق [illegible] صاحبین کے نزدیک [illegible] صرف وقت کے ساتھ [illegible] صاحب کے نزدیک [illegible] دم [illegible] صرف وقت کے ساتھ خاص ہیں جیسے [illegible] کے ساتھ خاص [illegible] جیسے [illegible] امام صاحب کے نزدیک۔

قولہ ویتصدق الخ اور ہدی کے جانور کی جھول اور نکیل [illegible] گوشت میں سے قصاب کو اجرت نہ دی جائے [illegible] آنحضرت ﷺ نے حضرت علی کو یہی فرمایا تھا [illegible] حدیث میں ہے [illegible] کے مطابق [illegible] تک [illegible] ہدی کا [illegible] پانی کا [illegible] جائے مگر اسی وقت ہے جب [illegible] کی جگہ قریب ہو [illegible] کو تکلیف نہ ہو۔

[illegible]

مسائل منثورۃ:	ولو شہدوا	بوقوفہم	قبل	یومہ	قبلت	وبعدہ	لا

(مسائل متفرقہ) [illegible] گواہی [illegible] کے متعلق [illegible]

ولو ترک الجمرۃ الاولی فی الیوم الثانی رمی الکل او الاولی فقط ومن اوجب حجا ماشیا لا یرکب

اور اگر [illegible] جمرہ اولیٰ کی رمی [illegible] صرف پہلی کو [illegible] حج پیادہ [illegible]

حتی	یطوف	للرکن	ولو	اشتری	امۃ	محرمۃ	حللہا	وجامعہا

یہاں تک کہ طواف رکن [illegible] خرید [illegible] محرمہ [illegible] حلال کر کے جماع کرے۔

مسائل متفرقہ

تشریح الفقہ قولہ مسائل [illegible] کی عادت ہے کہ [illegible] کتاب کے آخر میں مسائل منثورہ [illegible] مسائل متفرقہ [illegible] کے عنوان [illegible] یہاں بھی اسی قسم کے چند مسائل مذکور ہیں۔

قولہ ولو شہدوا الخ [illegible] عرفہ [illegible] گواہی قبول ہوگی [illegible] عرفات [illegible] گواہی قبول نہ ہوگی [illegible] کے بعد بھی [illegible] معلوم ہوا [illegible] یہاں [illegible]

قولہ وان شک ... یعنی اگر ایک شخص شک میں پڑ گیا ... (جو سعی حج سے متعلق ہے) ... بعد میں ... ادا نہ کی ... ہے ... کیونکہ ...

... مسنون ہے ... جاتا ہے۔

قولہ ... یعنی اگر ایک شخص ... حج کرے کی ... طواف زیارت سے فارغ ہو کر ... ضروری ہے اگر تمام ... دن ... رات میں ... کا ... کیونکہ اس نے اپنا ... کامل ... کے ساتھ ... کا ... ہے ... اس ... ہو گئے ہیں۔

قولہ ... یعنی اگر ایک شخص ... احرام ... کیلئے ... بال کٹوانے یا ... سے ... فارغ ... کرنے ... کرنے کے ... ہے ... ہو ... ہیں۔

کتاب النکاح

[illegible]

[illegible] کی تعریف اور اس کا حکم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مرد اور دو عورتوں کی موجودگی میں کی گئی ہو۔ ... کیونکہ اس جگہ پر باپ کا حاضر ہونا ضروری ہے ... اور یہاں شہادت کی شرط نہیں بلکہ
... دو عورتوں کی موجودگی میں بھی نکاح ہو جائے گا ... کا اختلاف ہے ... صحت شہادت کے لیے ... دیکھیے
... نکاح کا ... ہے ... کہ وہ ... منعقد ہو ... کا اختلاف ... کا
... صورت ہے ... کہ ... کی ... کوئی ... ہو سکتی۔

قولہ ... صورت ... نکاح ... سلطان ... کی موجودگی ... کے
نزدیک ... ہے ... مسلمان ... گواہی ... شہادت ... ہے ... جائے
گی ... مسلمان کا کلام ... شرط ہونا ... اعتبار ... ہے بلکہ
انتساب ملک ... پر ... ہوگا اور ان کی شہادت کا اعتبار کیا جائے گا۔

قولہ ومن امر ایک شخص نے کسی دوسرے سے کہا کہ تو میری نابالغہ لڑکی کا کسی سے نکاح کر دے ... ایک مرد اور دو عورتوں
کی موجودگی میں اس کا نکاح کر دیا ... مجلس میں ... باپ ... درست ہے ... کیونکہ اس صورت میں باپ ... عاقد ...
جائیگا اور وکیل ... گواہ ... نکاح درست قرار دیا جائے گا اور اگر باپ ... مجلس میں حاضر نہ ہو تو نکاح صحیح نہ ہوگا کیونکہ اس
صورت میں وکیل عاقد ... ہوگا ... صرف ایک مرد ... دو عورتیں ... موجودگی میں نکاح ... ہوا۔

... و اللہ اعلم۔

فصل فی المحرمات

فصل محرمات کے بیان میں

قولہ فصل ... مشروعیت نکاح بیان کرنے کے بعد محرمات کو بیان کر رہے ہیں ... محرمات ... کے درمیان ... حرمت کے
اسباب نو ہیں (۱) قرابت یعنی نسبی رشتہ داری (۲) مصاہرت یعنی سسرالی رشتہ داری (۳) رضاعت یعنی شیر خوارگی کی رشتہ داری (۴) جمع
یعنی ... کو نکاح میں جمع کرنا (۵) عدم دین سماوی یعنی مجوسی عورت ... سے نکاح کرنا (۶) ... الامۃ علی الحرۃ یعنی آزاد
بیوی کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنا (۷) ملک ... یعنی ... سے نکاح کرنا (۸) حق غیر
یعنی دوسرے کی منکوحہ یا اس کی معتدہ ... سے نکاح کرنا (۹) طلاقات ثلاث یعنی تین ... عورت کو تین طلاق ... دے
... مصنف ... اسباب ... ہے ... ان سات اسباب کے ذریعہ محرمات کو ذکر کیا ہے ... مثلاً ... حرمت کو باب
الرضاع کے ... فصل میں ... ہے ... حرمت ... ذکر ... ہے۔

فائدہ: بعض حضرات نے اسباب حرمت ... ذکر کئے ہیں ... مشکل ... لڑکی ...
حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ ... حرمت کے ... نکاح ... ہے ... امام ...
کہا ہے کہ ... کا ... نکاح ... جائز ... ہوگی ... "... آپ ... "
... صورت میں ہے"

قولہ المحرمات ... کی حرمت ... ہے ... وہ عورتیں جن کی حرمت ... ہے ... بھی ...
... جن کی حرمت ... کے سبب سے ہے ... حرمت ... ہے ... ان ... بھی
... کی ... بھانجی ... حرمت مصاہرت کے سبب سے ہے ... کی منکوحہ ... اور
... حرمت کے سبب سے ... ہیں ... محرمات ... ہیں ... جمع ... ہوتے ہوئے پانچویں
سے نکاح ... آزاد ... کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنا ... حرمت ... مسلمان ... ہوں ... سے شادی کرنا
... سے شادی کرنا ... ان ... تفصیل آگے آ رہی ہے۔

[illegible]

حرمات کی تفصیل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تنبیہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

فلو تزوج اخت امته الموطوءة لم يطأ واحدة منهما حتى يبيعها ولو تزوج اختين

پس اگر نکاح کر لیا اپنی موطوءہ باندی کی بہن سے تو وطی نہ کرے کسی ایک سے یہاں تک کہ فروخت کر دے باندی کو اور اگر نکاح کیا دو بہنوں سے

في عقدتين ولم يدر الاولى فرق بينه وبينهما ولهما نصف المهر وحرم الجمع بين امرأتين ايتهما فرضت ذكرا حرم النكاح

دو عقدوں میں اور معلوم نہیں کہ پہلی کون سی ہے تو تفریق کی جائے گی ان میں اور ان دونوں کو نصف مہر ملے گا اور حرام ہے دو عورتوں کو جمع کرنا کہ ان میں سے کسی ایک کو مرد

والزنا واللمس والنظر بشهوة يوجب حرمة المصاهرة

فرض کیا جائے تو نکاح حرام ہو اور زنا کرنا اور چھونا اور شہوت کے ساتھ دیکھنا واجب کرتا ہے حرمت مصاہرت کو

وحرم تزوج امة على حرة والمتعة والموقتة والمجوسية والوثنية

اور حرام ہے نکاح کرنا باندی کا حرہ پر اور متعہ اور نکاح موقت اور مجوسیہ اور بت پرست عورت سے۔

توضیح اللغات: مصاہرۃ، سسرالی رشتہ۔ مجوسیۃ، آتش پرست عورت۔ وثنیۃ، بت پرست عورت۔

تشریح الفقہ: اگر کسی نے اپنی موطوءہ باندی کی بہن سے نکاح کر لیا تو نکاح ہو جائے گا لیکن وہ ان دونوں میں سے کسی کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا تاوقتیکہ وہ ان میں سے کسی ایک کی وطی اپنے اوپر حرام نہ کر لے مثلاً باندی کو فروخت کر دے یا کسی دوسرے کے ساتھ اس کی شادی کرا دے یا منکوحہ کو طلاق دیدے۔ وجہ یہ ہے کہ منکوحہ موطوءہ ہو گئی ہے اگر کسی ایک سے صحبت کرے گا تو دونوں کو وطی میں جمع کرنا لازم آئے گا۔

اگر کسی نے دو بہنوں سے دو عقدوں کے ساتھ نکاح کیا اور معلوم نہیں کہ ان میں سے پہلی بیوی کون سی ہے تو اس صورت میں قاضی کے حکم سے ان کے درمیان تفریق کرائی جائے گی اور یہ فرقت طلاق کے حکم میں ہوگی نہ کہ فسخ کے حکم میں کیونکہ ان دونوں میں سے کسی ایک کا نکاح یقیناً صحیح ہے اور عدم اولیت کی بنا پر کسی ایک کی تعیین ممکن نہیں اس لئے لامحالہ تفریق کرائی جائے گی اور ان میں سے پہلی بیوی کیلئے نصف مہر واجب ہوگا چونکہ وہ معلوم نہیں اس لئے نصف مہر دونوں کو دیا جائے گا۔

تنبیہ: وجوب نصف مہر چار شرطوں کے ساتھ ہے (۱) یہ فرقت قبل الدخول ہو ورنہ نصف مہر کے عوض میں دونوں کو ایک متعہ یعنی پوشاک دی جائے گی (۲) دونوں کا مہر برابر ہو اور مقرر ہو ورنہ دونوں کا مہر معلوم ہو تو ہر ایک کو اس کا ربع ملے گا اور مہر معلوم نہ ہونے کی صورت میں دونوں بیویوں کے حق میں نصف ہے (۳) فرقت قبل الدخول ہو اگر دخول کے بعد ہوا تو مہر پورا ہو جائے گا کیونکہ دخول کی وجہ سے مہر ثابت ہو جاتا ہے اور اگر ایک ہی سے دخول ہوا تو اس کو کامل مہر ملے گا اور غیر مدخولہ کو کچھ نہیں (۴) دونوں میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے کہ میرا نکاح پہلے ہوا ہے اور بینہ کسی کے پاس نہ ہو۔

قولہ وحرم الجمع الخ یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ ہر ایسی دو عورتوں کے درمیان جمع کرنا ناجائز ہے جن میں سے کسی ایک کو مرد فرض کر لیا جائے تو اس کیلئے دوسری حلال نہ ہو جیسے کہ ایک عورت اور اس کی پھوپھی کے درمیان جمع کرنا کہ اگر عورت کو مرد فرض کر لیا جائے تو اس کا نکاح جائز نہیں کیونکہ یہ اپنی پھوپھی سے نکاح کرنا ہوگا اور پھوپھی کو مرد فرض کر لیا جائے تب بھی نکاح جائز نہیں کیونکہ یہ بھتیجی سے نکاح کرنا ہوا۔ بخلاف اس کے اگر کسی عورت اور اس کے سابق شوہر کی بیٹی سے نکاح کیا جائے تو جائز ہے۔

اس کی دلیل آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ "کسی دو عورتوں کے درمیان جمع کرنا اس لئے حرام ہے کہ اس میں قطع رحم لازم آتا ہے" چنانچہ طبرانی کی روایت میں اس کی صراحت موجود ہے۔ سوال قرآن سے تو صرف جمع بین الاختین کی حرمت ثابت ہوتی ہے پھوپھی اور بھتیجی کے درمیان جمع کرنے کی حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ جواب حدیث مذکور مشہور ہے جس کی وجہ سے آیت کے اطلاق میں تخصیص ہو گئی ہے۔

(۱) رواہ مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، احمد، ابن حبان، طبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

قولہ: وحرمت الخ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں سے جس ایک کو مرد فرض کیا جائے تو دوسری اس پر حرام ہو جیسے اگر مرد فرض کرنے کی تقدیر پر دوسری حرام ہو اور اگر دوسری کو مرد فرض کرنے کی تقدیر پر پہلی حرام ہو تو دونوں کو جمع کرنا جائز نہیں ہے۔ مثلاً ایک عورت اور اس کے شوہر کی بیٹی، تو عورت کو مرد فرض کیا جائے تو اس پر عورت کے شوہر کی بیٹی حرام نہیں اور اگر شوہر کی بیٹی کو مرد فرض کیا جائے تو عورت اس پر حرام ہے تو ان کی دونوں میں ایک طرف سے حرمت ہے ان کے درمیان جمع کرنا جائز ہے اسی طرح باندی اور اس کے مالک کی بیوی کے درمیان جمع کرنا کہ اگر بیوی کو مرد قرار دیا جائے تو باندی حرام نہیں اور اگر باندی کو مرد فرض کیا جائے تو بیوی حرام ہے پس ان میں بھی نکاح کرنا جائز ہے۔

قولہ: ومن زنی بامرأۃ الخ اس کا مطلب یہ ہے کہ زنا یا شہوت کے ساتھ چھونا اس کی اصول و فروع کی طرف حرمت کو ثابت کرتا ہے یعنی حرمت مصاہرت کو واجب کرتا ہے اور امام شافعی کے یہاں ان چیزوں سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی وہ فرماتے ہیں کہ مصاہرت ایک نعمت ہے کیونکہ اس کے ذریعہ اجنبی عورتیں اور اجنبی مرد باپ اور ماں کے ساتھ لاحق ہو جاتے ہیں۔ اور اس میں ایک رشتہ قائم ہو جاتا ہے جس پر حرام کے ساتھ حاصل نہیں ہو سکتی ہم یہ کہتے ہیں کہ وطی یا مس بشہوت جزئیت کا سبب ہے اسی لئے بچہ دونوں میں سے ہر ایک کی طرف منسوب ہوتا ہے پس موطوءہ عورت کے اصول اور فروع واطی کے اصول و فروع کی طرح ہو گئے رہا یہ کہنا کہ مصاہرت ایک نعمت ہے پس وہ اس اصل حرام فعل سے ثابت نہ ہوگی اس کا جواب یہ ہے کہ وطی تو سبب حرمت مصاہرت ہے اپنی حیثیت سے نہیں بلکہ وہ ایک ایسی حیثیت سے ہے کہ وہ بچہ کا سبب ہے کہ بچے میں کوئی قباحت نہیں بلکہ وہ مکرم اور محترم ہے جیسا کہ آیت "ولقد کرمنا بنی آدم" کے تحت میں داخل ہے پس اس حیثیت سے سبب میں بھی قباحت نہیں۔ اور شہوت کے ساتھ چھونا اور فرج داخل کی طرف نظر کرنا یا عورت کو بوسہ دینا چونکہ وطی کے سبب ہیں اس لئے احتیاطاً وطی کے قائم مقام ہیں۔

قولہ: وعن محمد الخ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق بائن دے دی پس جب تک اس کی عدت پوری نہ ہو جائے تو اس وقت تک اس کی بہن سے شادی کرنا حرام ہے امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر اس کو بائنہ طلاق دی ہو تو اس کی بہن سے شادی کرنا جائز ہے۔ کیونکہ اس صورت میں نکاح بالکل ختم ہو چکا۔ یہی وجہ ہے کہ اگر وہ عورت عدت گزرنے سے پہلے اس کے ساتھ وطی کرے تو حد واجب ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ نکاح بالکل ختم نہیں ہوا کیونکہ نکاح کے احکام باقی ہیں جیسا کہ نفقہ واجب ہوتا ہے اور عدت کے حق میں بعض احکام مثلاً گھر سے نکلنا منع ہونا اور نسب کا ثابت ہونا۔ رہا حد کا مسئلہ تو ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے کہ اس پر حد واجب ہے جیسا کہ مبسوط کی کتاب الطلاق میں اس کی طرف اشارہ ہے اور اگر تسلیم بھی کر لیں تو وجہ یہ ہے کہ حرمت کی علت کے اعتبار سے تو ملک باقی ہے اور بعض احکام بھی اس لئے اس کے ساتھ صحبت کرنے سے زنا متحقق ہو گیا تھا۔ اور عدت کے اعتبار سے فی الجملہ نکاح باقی ہے اس لئے اس کی بہن کے ساتھ نکاح کرنے سے جمع بین الاختین ہو گا اور حد کا حکم جہاں کہیں ہے اس کا اعتبار نہیں ہے۔

قولہ: ولا یجوز الخ آتش پرست اور بت پرست عورت کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے کیونکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "ولا تنکحوا المشرکات حتی یؤمن" "مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں" نیز حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "ان کے ساتھ وہی معاملہ کرو جو اہل کتاب کے ساتھ کرتے ہو۔ بجز اس کے کہ ان کی عورتوں سے نکاح نہ کرو اور ان کا ذبیحہ نہ کھاؤ۔" شیخ الاسلام نے کہا کہ آفتاب پرست، ستارہ پرست، مورت پرست، معطلہ، زندیق، باطنیہ، اباحیہ سب بت پرست ہیں۔

اور جمیل احمد عفی عنہ

رحلو مروج الکتابیۃ والصابیۃ والمحرمۃ وان محرما ولا بدا ولا کنا بیۃ والحرۃ علی امۃ لاتحنکحۃ

اور حلال ہے نکاح کرنا کتابیہ عورت سے کیونکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے "والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب" یعنی پاکدامن عورتیں ان لوگوں میں سے جن کو کتاب دی گئی

ولو في عدة الحرة [illegible] والإماء فقط [illegible]

[illegible]

[illegible] محرماً والمحرمة [illegible]

[illegible]

حلال نکاحوں کا بیان

توضیح اللغة صابیہ: [illegible] ایک یہودی فرقہ [illegible]

تشریح الفقہ قولہ ویجوز تزویج الصابیات [illegible] کے نزدیک صابیہ عورت سے نکاح جائز ہے [illegible] اس بات پر مبنی ہے کہ فرقہ صابیہ [illegible] کتاب [illegible] ستاروں کی پرستش [illegible] اور ستاروں کی پرستش نہیں کرتے بلکہ ان کی تعظیم کرتے ہیں [illegible] اس کتاب پر ایمان [illegible] نکاح درست ہے [illegible]

قولہ ویجوز للمحرم [illegible] احرام کی حالت میں نکاح جائز ہے [illegible] حضرت عبداللہ بن مسعود، ابن عباس، انس [illegible] امام شافعی [illegible] لا ینکح المحرم ولا ینکح [illegible] حضرت [illegible] نے حضرت میمونہ سے احرام کی حالت میں نکاح کیا [illegible] حضرت ابن عباس [illegible] روایت کیا ہے کہ آپ محرم تھے [illegible] حضرت میمونہ [illegible] حالت میں نکاح کیا تھا [illegible] جواب یہ ہے [illegible] روایت [illegible] حضرت ابن عباس [illegible] روایت [illegible] ابن عباس کے برابر نہیں ہو سکتے اس لئے [illegible] محرم [illegible] کا مطلب [illegible] شعر سے استدلال کیا ہے:

قتلوا ابن عفان الخليفة محرماً
ودعا فلم ار مثله مخذولا

[illegible]

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] ومن لم يستطع منكم طولا ان ينكح
المحصنات المؤمنات فمما ملكت ايمانكم من فتياتكم المؤمنات [illegible]

[illegible] فانكحوا ما طاب لكم من النساء [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نکاح متعہ اور نکاح موقت باطل ہے

تشریح الفاظ: [illegible]

[illegible]

قد قلت للشيخ لما طال مجلسه — يا صاح هل لك في فتوى ابن عباس

هل لك في رخصة الأطراف آنسة — تكون مثواك حتى مصدر الناس

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب الاولیاء والاکفاء

سرپرستوں اور ہمسروں کے بیان میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تخریج الحدیث [illegible]

تشریح الحدیث [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (۲۲) [illegible] سکوت [illegible]

[illegible] (۲۳) [illegible] (۲۴) [illegible]

[illegible] (۲۵) [illegible]

[illegible] (۲۶) [illegible]

[illegible] (۲۷) [illegible]

[illegible] (۲۸) [illegible] (۲۹) [illegible]

[illegible] (۳۰) [illegible]

[illegible] (۳۱) [illegible]

[illegible] (۳۲) [illegible] (۳۳) [illegible]

[illegible] (۳۴) [illegible]

[illegible] (۳۵) [illegible] (۳۶) [illegible]

[illegible] (۳۷) [illegible]

[illegible]

[illegible] کلہا مشہورۃ لا محصورۃ وقد نظم بعضہا ابن الشحنۃ [illegible]

وحکم الرضا [illegible] سکوت وقبو	[illegible] مجموعہا [illegible]
من البکر فی عقد و قبض [illegible]	[illegible] فلا تنخو
کذا [illegible] علمه و [illegible]	[illegible] کالطیر یذکر
[illegible] علیه یقبضه	[illegible] بالمال [illegible]
[illegible] وکیل [illegible]	[illegible] لایوخر
[illegible]	والعیب [illegible] البیع [illegible]
کذا بیع [illegible]	[illegible] المشتری [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] لا [illegible]
[illegible] لاتخصمه	کذا [illegible] والسکوت [illegible]
وقول وکیل فی شراء [illegible]	[illegible] الملک [illegible]
کذلک [illegible] لم یکن	[illegible]
قبول [illegible]	[illegible] الامر [illegible]
سکوت [illegible]	ومجهول [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] العقار [illegible]
[illegible]	[illegible] والعرف [illegible]
من المشتری [illegible]	[illegible]

[illegible]

والقول قولها إن اختلفا في سكوتها وللولي إنكاح الصغير والصغيرة والولي العصبة

اور قول عورت کا معتبر ہے اگر وہ اختلاف کریں سکوت میں اور ولی کو اختیار ہے چھوٹے لڑکے لڑکی کے نکاح کرنے کا اور ولی عصبہ ہے

بترتيب الإرث ولهما خيار الفسخ بالبلوغ في غير الأب والجد بشرط القضاء

وراثت کی ترتیب پر، اور ان دونوں کو اختیار ہے بالغ ہونے کے بعد فسخ کرنے کا اگر باپ دادا کے علاوہ نے نکاح کیا ہو بشرطیکہ قاضی کا حکم ہو

ويبطل بسكوتها إن علمت بكراً لا بسكوته ما لم يرض ولو دلالة

اور ختم ہو جاتا ہے (خیار) باکرہ کی خاموشی سے اگر جانتی تھی اور لڑکے کی خاموشی سے نہیں جب تک کہ راضی نہ ہو اگرچہ دلالۃً ہو

ويبطل بالموت قبل الفسخ ولا ولاية لعبد وصغير ومجنون وكافر على مسلمة وإن لم يكن له عصبة فالولاية للأم

اور ختم ہو جاتا ہے فسخ سے پہلے موت سے، اور ولایت نہیں ہے غلام، بچے، دیوانے اور کافر کو مسلمان عورت پر، اور اگر عصبہ نہ ہو تو ولایت ماں کیلئے ہے

ثم للأخت لأب وأم ثم لأب ثم لولد الأم ثم لذوي الأرحام ثم للحاكم وللأبعد التزويج

پھر حقیقی بہن کیلئے پھر علاتی بہن کیلئے پھر اخیافی اولاد کیلئے پھر ذوی الارحام کیلئے پھر حاکم کیلئے، اور ابعد کیلئے جائز ہے نکاح کرنا

بغيبة الأقرب مسافة القصر ولا يبطل بعوده وولي المجنونة الابن لا الأب

اقرب کے مسافت قصر پر غائب ہونے کی صورت میں اور اقرب کے لوٹ آنے سے نکاح باطل نہ ہوگا اور مجنونہ کا ولی بیٹا ہے نہ کہ باپ۔

توضیح اللغۃ: انکاح۔ نکاح کرانا۔ عصبہ۔ باپ کی جانب سے رشتہ دار۔ ارث۔ میراث۔

تشریح الفقہ: قولہ والقول الخ۔ زوجین میں اختلاف ہو، شوہر کہتا ہے کہ تجھے نکاح کی خبر پہنچی تو خاموش رہی، بیوی کہتی ہے کہ نہیں میں نے تو رد کر دیا تھا اور شوہر کے پاس گواہ نہیں تو اس صورت میں عورت کا قول معتبر ہوگا امام صاحب کے نزدیک بلا قسم اور صاحبین کے نزدیک قسم کے ساتھ، اور فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے۔

قولہ والولی العصبۃ الخ۔ نکاح کا ولی وہی ہوتا ہے جو باب وراثت میں عصبہ ہوتا ہے، پس پہلے بیٹا پھر پوتا پھر باپ پھر دادا پھر حقیقی بھائی پھر علاتی بھائی پھر ان کی اولاد پھر چچا، اور عصبات کے بعد ذوی الارحام۔ امام مالک کے یہاں باپ کے علاوہ اور امام شافعی کے یہاں باپ اور دادا کے علاوہ کسی کو نابالغ کا نکاح کرانے کا حق نہیں۔ اگر باپ دادا کے علاوہ کسی اور نے نکاح کیا تو بلوغ کے بعد لڑکے لڑکی کو اختیار ہوگا چاہے نکاح باقی رکھیں اور چاہے قاضی کے ذریعہ فسخ کرا دیں۔ امام ابو یوسف کے نزدیک اختیار نہیں، وہ باپ اور دادا پر قیاس کرتے ہیں۔ طرفین فرماتے ہیں کہ باپ دادا کے علاوہ دوسرے اولیاء میں شفقت کم ہوتی ہے اس لئے ان کے نکاح کو لازم قرار نہیں دیا جائے گا اور بلوغ کے بعد اختیار رہے گا۔

قولہ بغیبۃ الاقرب الخ۔ اگر قریبی ولی موجود نہ ہو اور اس کا انتظار کرنے میں کفو کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو ولی ابعد کا کیا ہوا نکاح جائز ہوگا اور غیبت کی حد مسافت قصر ہے، مصنف نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی

فصل في [illegible]

[illegible]

[illegible] قريش [illegible] اكفاء [illegible] والعرب [illegible] اكفاء [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پھر وہ دوسری جگہ سب سے بڑے ولی کا قائم مقام ہوگا ... (۲) ہدایہ شریف میں بھی ذکر ہے ... قاضی کی طرف سے ... لیکن شمس الائمہ حلوانی نے امام ابو یوسف کی روایت کو ... [illegible] ... کیونکہ اس سے بہت مشقت لاحق ہوگی۔ کما ہو ظاہر ہو جائے گی۔

فصل ولابن العم ان یزوج بنت عمه من نفسه وللوکیل ان یزوج موکلته من نفسه

(فصل) چچا زاد کے لئے اختیار ہے کہ وہ اپنے چچا کی بیٹی کا نکاح اپنے ساتھ کرلے اور وکیل کو اختیار ہے کہ وہ اپنی موکلہ کا نکاح اپنے ساتھ کرے

ونکاح العبد والامة بلا اذن السید موقوف کنکاح الفضولی ولا یتوقف شطر العقد علی قبول ناکح غائب

اور غلام اور باندی کا نکاح آقا کی اجازت کے بغیر موقوف ہوگا جیسے فضولی کا نکاح اور نصف عقد موقوف نہیں رہے گا غائب شخص کے قبول کرنے پر

والمامور بنکاح امرأة مخالف بامرأتین لا بامة

مخالف نہیں ہوگا وہ شخص جس کو ایک عورت سے نکاح کا حکم دیا گیا ہو دو عورتوں سے نکاح کرنے میں حکم کے خلاف کرنے والا ہے نہ کہ باندی کے ساتھ

توکیل نکاح وغیرہ کا بیان

تشریح الفقہ قولہ ونکاح العبد ... غلام اور باندی کا نکاح آقا کی اجازت پر موقوف ہے ... جیسے فضولی ... کا نکاح کر دے تو وہ نکاح ... کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے ... امام شافعی کے یہاں فضولی کے تمام تصرفات باطل ہیں امام احمد سے بھی ایک روایت یہی ہے کیونکہ عقد کی وضع حکم کے لئے ہے ... فضولی ثبوت حکم پر قادر نہیں ... کہتے ہیں کہ ایجاب و قبول ... محل کی طرف منسوب ہو ... فضولی و اثبات حکم پر قادر نہیں ... [illegible] ... ہوتا ہے۔

قولہ ولا یتوقف شطر العقد ... مطلب یہ ہے کہ جو شخص مجلس عقد میں موجود نہ ہو اس کی قبولیت پر ایجاب موقوف نہ ہوگا اگر ایجاب ہی محل ہوا ہو۔ مثلاً ایک عورت نے کہا کہ تم لوگ گواہ رہو کہ میں نے فلاں (غائب) سے شادی کرلی ... اور دوسرے کہا کہ میں نے فلاں عورت سے شادی کرلی تو یہ ایجاب فلاں غائب کے قبول کرنے پر موقوف نہ ہوگا بلکہ باطل ہو جائیگا ... [illegible] ... امام ابو یوسف کے نزدیک ... ایک شخص دونوں طرف سے ... [illegible] ... وکیل ہو یا ایک جانب سے اصیل ہو دوسری طرف سے وکیل ... ایک جانب سے فضولی ہو اور دوسری طرف سے اصیل ہو ... طرفین کے نزدیک ... امام ابو یوسف کے نزدیک ... ایجاب موقوف ہوگا۔

قولہ والمامور ... ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ تم کسی عورت سے میرا نکاح کر دو اس نے ایک عقد واحد میں دو عورتوں سے نکاح کر دیا تو ... کسی سے بھی نکاح نہ ہوگا ... حکم کے خلاف ہے ... [illegible] ... [illegible] ... کیونکہ ... [illegible]

(۱) ... [illegible] ... فضولی کے متعلق ... [illegible]
... [illegible] ...

دوسری [illegible] ہے تو نکاح کر دے تو امام صاحب کے نزدیک جائز ہے۔ کیونکہ آمر نے لفظ امرأة مطلق بولا تھا۔ اور باندی امرأة کا ایک فرد ہے۔ صاحبین کے نزدیک جائز نہیں۔ کیونکہ مطلق سے مراد کامل فرد ہوا کرتا ہے۔ یعنی کفو [illegible]۔ ابو اللیث نے صاحبین ہی کا قول اختیار کیا ہے اور اسبیجابی نے شرح طحاوی میں کہا ہے کہ [illegible] صاحبین کا قول احسن ہے۔

باب المہر

باب مہر کے بیان میں

صح النكاح بلا ذكره وأقله عشرة دراهم فإن سماها أو دونها فلها عشرة بالوطي أو الموت

نکاح صحیح ہے بلا ذکر مہر اور مہر کم از کم دس درہم ہے پس اگر دس درہم یا اس سے کم مقرر کیا تو عورت کے لئے دس درہم ہیں وطی سے یا موت سے

او [illegible] وبالطلاق قبل الوطي والخلوة يتنصف

یا خلوت سے پہلے طلاق [illegible] دخول سے مہر آدھا رہ جاتا ہے

تشریح الفقہ قولہ باب [illegible] نکاح کے بعد مہر کو بیان کرتے ہیں۔ کیونکہ مہر [illegible] حکم عقد ہے [illegible] ہے [illegible] کی تعریف [illegible] ہے [illegible] کے بعد ہوتا ہے [illegible] ہیں کہ مہر کے [illegible] نام ہیں مہر، صداق، [illegible] اجر، عقر [illegible]۔

قولہ صح النکاح [illegible] یعنی نکاح صحیح ہے اگرچہ مہر [illegible] یا اس کی نفی کر دی ہو۔ کیونکہ نکاح [illegible] کا نام ہے جس کے [illegible] نہیں۔ آیت "لا جناح علیکم ان طلقتم النساء ما لم تمسوھن او تفرضوا لھن فریضۃ" سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ بلا ذکر مہر نکاح کا تحقق ہو سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ طلاق کا ترتب نکاح صحیح پر ہی ہو سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ صحت نکاح ذکر مہر پر موقوف نہیں [illegible] ہے۔ قولہ تعالیٰ ان تبتغوا باموالکم۔

قولہ واقلہ [illegible] مہر کی کم مقدار ہمارے نزدیک دس درہم ہیں [illegible] امام مالک کے نزدیک ربع دینار یا تین درہم۔ امام شافعی و احمد فرماتے ہیں کہ جو چیز عقد بیع میں ثمن بن سکتی ہے وہی نکاح میں مہر بن سکتی ہے۔ کیونکہ مہر عورت کا حق ہے۔ پس جس مقدار پر وہ راضی ہو جائے وہی مہر ہے۔ ہماری دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "مہر دس درہم سے کم نہیں ہے" سوال حافظ [illegible] نے کہا ہے کہ "یہ روایت بالکل ضعیف ہے" اور بیہقی کا بیان ہے کہ مبشر بن عبید متروک الحدیث ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ اس کی روایات موضوع اور جعلی ہیں [illegible] کثرت طرق کے سبب سے حسن تک پہنچی ہوئی ہے اس لئے قابل حجت ہے [illegible] شیخ ابن الہمام [illegible] نے شرح ہدایہ میں [illegible] اس کی تحسین نقل کی ہے۔ کیونکہ یہ روایت دوسرے طریق سے بھی مروی ہے جس میں کوئی کلام نہیں۔ سوال روایت میں ہے کہ [illegible] نے فرمایا "[illegible] تلاش کر اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو" [illegible] ارشاد ہے کہ "جس نے اپنی عورت کے مہر میں [illegible] تو اس نے [illegible] حلال کر لیا" [illegible] سوال ہوا [illegible] آپ نے فرمایا [illegible] روایات ضعیف ہیں۔

دوسرے یہ کہ مہر معجل پر محمول ہے کیونکہ عرب کی یہ عادت تھی کہ [illegible] یہاں تک کہ حضرت ابن عباس

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الوطي [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وتجب [illegible] لكل مطلقة [illegible]

[illegible]

[illegible] المهر

[illegible]

[illegible] قبل الوطي رجع عليها بالنصف [illegible] الالف

[illegible]

[illegible] الالف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الالف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] على المعتبر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ والتی ماتت الخ ایک شخص نے عورت سے بعوض مہر دو ہزار بشرطیکہ وہ شہر سے باہر نہ لے جائے نکاح کیا پس اگر شوہر نے وعدہ پورا کیا تو عورت کو ایک ہزار ملے گا اور اگر شرط پوری نہ کی تو عورت کو مہر مثل ملے گا کیونکہ عورت مہر کی پوری مستحق ہے مگر مہر مثل واجب ہوگا۔ کیونکہ اس نے وعدہ پورا نہ کیا جس سے مہر کی پوری مقدار کا تعین نہیں ہو سکا اور عورت مہر مثل ہزار سے زیادہ اور دو ہزار سے کم نہیں کیا جا سکے گا۔

ولو نکحها علی هذا العبد او علی هذا الالف حکم مهر المثل وعلی فرس او حمار تجب الوسط او قیمته

اگر نکاح کیا عورت سے اس غلام پر یا اس ہزار پر تو حکم بنایا جائیگا مہر مثل کو اور گھوڑے یا گدھے پر تو واجب ہوگا درمیانی یا اسکی قیمت

وعلی ثوب او خمر او خنزیر او علی هذا الخل فاذا هو خمر او علی هذا العبد فاذا هو حر یجب مهر المثل

اور کپڑے پر یا شراب پر یا خنزیر پر یا اس سرکہ پر پس وہ شراب نکلی یا اس غلام پر اور وہ آزاد نکلا تو واجب ہوگا مہر مثل

فان امهر العبدین واحدهما حر فمهرها العبد وفی النکاح الفاسد انما یجب مهر المثل بالوطی

اگر مہر ٹھہرایا دو غلاموں کو اور ان میں سے ایک آزاد تھا تو مہر صرف غلام ہوگا اور نکاح فاسد میں مہر مثل صرف وطی سے واجب ہوتا ہے

ولم یزد علی المسمی ویثبت النسب والعدة ومهر مثلها یعتبر بقوم ابیها اذا استویا سنا وجمالا ومالا وبلدا

اور نہ زیادہ کیا جائے مسمی سے اور ثابت ہوگا نسب اور عدت اور عورت کا مہر مثل اسکے باپ کی قوم سے معتبر ہے جبکہ دونوں برابر ہوں عمر میں خوبصورتی میں مال میں شہر میں

وعصرا وعقلا ودینا وبکارة فان لم توجد فمن الاجانب وصح ضمان الولی المهر

زمانہ عقل دینداری میں باکرہ ہونے میں اگر نہ ملے تو اجانب سے اور ولی کا ضامن ہونا مہر کا صحیح ہے

وتطالب زوجها او ولیها ولها منعه من الوطی والاخراج للمهر وان وطیها

اور مطالبہ کرے عورت شوہر سے یا ولی سے اور عورت روک سکتی ہے وطی سے اور باہر لے جانے سے مہر کی وجہ سے گو شوہر وطی کر چکا ہو۔

مہر مثل واجب ہونے کی صورتوں کا بیان

تشریح الفقہ۔ قولہ ولو نکحہا الخ اگر نکاح کیا اس غلام پر یا اس ہزار پر یعنی مہر میں دو چیزوں کا ذکر کیا جن کی قیمت مختلف ہو تو مہر مثل کو حکم بنایا جائیگا۔ صاحبین کے نزدیک ان میں جو اقل ہو وہ دیا جائیگا۔ کیونکہ اقل متیقن ہے اور اگر مہر میں کسی جانور کا نام لیا اور اسکی صرف جنس بیان کی نوع بیان نہیں کی مثلاً یوں کہا کہ گھوڑے پر نکاح کرتا ہوں تو شوہر کو اختیار ہوگا چاہے درمیانی قسم کا گھوڑا دیدے چاہے اسکی قیمت دیدے۔ اور اگر مجہول الجنس ہو مثلاً یوں کہے کہ کپڑے پر نکاح کرتا ہوں یا کسی حرام چیز کو مہر بنایا ہو جیسے شراب اور خنزیر یا مہر میں کسی ایسی چیز کی طرف اشارہ کیا جو مہر بن سکتی ہو اور وہ اسکے خلاف ظاہر ہو مثلاً یوں کہے کہ میں اس سرکہ پر نکاح کرتا ہوں اور وہ شراب نکلی یا یوں کہے کہ اس غلام پر نکاح کرتا ہوں اور وہ آزاد نکلا تو ان صورتوں میں امام صاحب کے نزدیک قیمت نہیں بلکہ مہر مثل دیا جائیگا۔

قولہ فان امہر الخ اگر مہر میں دو غلاموں کو مقرر کیا گیا ہو مگر ان میں سے ایک آزاد نکلا تو امام اعظم کے نزدیک عورت کا مہر وہی ایک غلام ہوگا بشرطیکہ مہر مثل دس درہم کے برابر ہو ورنہ دس درہم پورے کئے جائیں گے۔ مثلاً غلام سات درہم کا ہے تو تین درہم دیکر پورے کئے جائیں گے اور امام ابو یوسف کے نزدیک مہر وہ غلام ہوگا اور اسکی قیمت جو آزاد کی ہوتی، یعنی جانچا جائیگا کہ اگر یہ غلام ہوتا تو اسکی کتنی قیمت ہوتی اور وہ قیمت بھی دی جائیگی۔

قولہ وفی النکاح الفاسد الخ نکاح فاسد وہ ہے جس میں شرائط صحت میں سے کوئی شرط مفقود ہو مثلاً دو گواہوں کے بغیر نکاح کرلینا۔ نکاح میں دو بہنوں کو جمع کرلینا یا بہن کی عدت میں دوسری بہن سے نکاح کرنا۔ چوتھی عورت کی عدت میں پانچویں سے نکاح

[illegible]

([illegible]) [illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَلَوِ اخْتَلَفَا فِي قَدْرِ الْمَهْرِ حُكِّمَ مَهْرُ الْمِثْلِ وَالْمُتْعَةُ لَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الْوَطْءِ وَلَوِ اخْتَلَفَا فِي أَصْلِ الْمُسَمَّى

اگر اختلاف کریں زوجین مقدار مہر میں تو حکم بنایا جائیگا مہر مثل کو اور متعہ کو اگر طلاق دیدی وطی سے پہلے اور اگر اصل مہر میں اختلاف ہو

يَجِبُ مَهْرُ الْمِثْلِ وَلَوْ مَاتَا وَلَوْ فِي الْقَدْرِ فَالْقَوْلُ لِوَرَثَتِهِ وَمَنْ بَعَثَ إِلَى امْرَأَتِهِ شَيْئًا

تو واجب ہوگا مہر مثل اور اگر زوجین مرجائیں اور اختلاف مقدار میں ہو تو شوہر کے وارثوں کا قول معتبر ہوگا اور جس نے اپنی بیوی کے پاس کچھ بھیجا

فَقَالَتْ هُوَ هَدِيَّةٌ وَقَالَ هُوَ مِنَ الْمَهْرِ فَالْقَوْلُ لَهُ فِي غَيْرِ الْمُهَيَّأِ لِلْأَكْلِ وَلَوْ نَكَحَ ذِمِّيٌّ ذِمِّيَّةً

پس عورت نے کہا کہ وہ ہدیہ ہے اور شوہر نے کہا کہ مہر ہے تو شوہر کا قول معتبر ہوگا ان چیزوں میں جو کھانے کیلئے تیار نہ ہوں اور اگر نکاح کیا کسی ذمی نے ذمیہ سے

بِمَيْتَةٍ أَوْ بِغَيْرِ مَهْرٍ وَذَا جَائِزٌ عِنْدَهُمْ فَوُطِئَتْ أَوْ طُلِّقَتْ قَبْلَهُ أَوْ مَاتَ عَنْهَا فَلَا مَهْرَ لَهَا

مردار کے بدلہ یا بلا مہر اور یہ ان کے یہاں جائز ہو پھر اس سے وطی کی یا طلاق دیدی وطی سے پہلے یا شوہر مرگیا تو عورت کیلئے مہر نہ ہوگا

وَكَذَا الْحَرْبِيَّانِ ثَمَّةَ وَإِنْ تَزَوَّجَ ذِمِّيٌّ ذِمِّيَّةً بِخَمْرٍ أَوْ خِنْزِيرٍ عَيْنٍ ثُمَّ أَسْلَمَا أَوْ أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا

یہی حکم ہے حربیوں کا دار الحرب میں اور اگر نکاح کیا ذمی نے ذمیہ سے معین شراب یا خنزیر کے عوض پھر اسلام لے آئے دونوں یا کوئی ایک مسلمان ہوگیا

لَهَا الْخَمْرُ وَالْخِنْزِيرُ وَفِي غَيْرِ الْعَيْنِ لَهَا قِيمَةُ الْخَمْرِ وَمَهْرُ الْمِثْلِ فِي الْخِنْزِيرِ

تو عورت کے لئے شراب اور خنزیر ہے اور غیر معین میں شراب کی قیمت ہے اور خنزیر کی صورت میں مہر مثل ہے۔

مقدار مہر میں زوجین کا اختلاف

تشریح الفقہ قولہ ولو اختلفا الخ مہر کے سلسلہ میں اختلاف پیدا ہونے کی چند صورتیں ہیں یا اختلاف زوجین کی حیات میں ہوگا یا بعد الممات ایک کی موت کے بعد ہوگا یا دونوں کی موت کے بعد پھر ہر صورت میں اختلاف مقدار مہر میں ہوگا یا اصل مہر میں۔ پھر ہر صورت میں اختلاف حالت قیام نکاح میں ہوگا یا طلاق کے بعد۔ طلاق قبل الدخول ہوگی یا بعد الدخول۔ سو اگر زوجین کا اختلاف مقدار مہر میں ہو حالت قیام نکاح میں تو طرفین کے نزدیک مہر مثل کو حکم بنایا جائے گا۔ اور اس صورت میں جس کا شاہد مہر مثل ہو اس کا قول معتبر ہوگا۔ پس اگر مہر مثل شوہر کے دعوی کے موافق ہو یا کم ہو تو شوہر کا قول معتبر ہوگا اس کی قسم کے ساتھ اور اگر بیوی کے دعوی کے موافق یا اس سے زائد ہو تو بیوی کا قول معتبر ہوگا اس کی قسم کے ساتھ۔ اور اگر ان میں سے کوئی ایک بینہ قائم کردے تو بینہ قبول کیا جائے گا خواہ مہر مثل کسی کے موافق ہو اور اگر دونوں بینہ قائم کردیں تو عورت کا بینہ قبول ہوگا اگر مہر مثل مرد کے موافق ہو اور مرد کا بینہ معتبر ہوگا اگر مہر مثل عورت کے موافق ہو کیونکہ بینہ مشروع ہی ہے خلاف ظاہر کو ثابت کرنے کیلئے ہے اور صاف ظاہر اسی کا ہے جس کے موافق مہر مثل ہو اور اگر مہر مثل دونوں کے درمیان ہو تو دونوں کو قسم دی جائے گی پھر مہر مثل کا فیصلہ کردیا جائے گا۔ امام ابو یوسف کے نزدیک ہر صورت میں شوہر کا قول اس کی قسم کے ساتھ معتبر ہے۔ اور اگر زوجین کا اختلاف مقدار مہر میں طلاق قبل الدخول کے بعد ہو تو متعہ مثل کو حکم بنایا جائے گا جس کے دعوی کے موافق ہو اسی کا قول معتبر ہوگا۔ اور اگر ... اصل مہر میں اختلاف ہو ... تو مہر مثل دیا جائے گا اور اگر کوئی بینہ قائم کردے تو ... قبول ہوگا امام ابو یوسف کے نزدیک یہاں بھی ہر صورت میں شوہر کا قول معتبر ہے ... اور اگر زوجین میں سے کسی ایک کی موت کے بعد اختلاف ہو اصل مہر میں یا اس کی مقدار میں ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو زوجین کی حیات کی صورت میں اختلاف کا حکم ہے ... اور اگر اختلاف دونوں کی موت کے بعد مقدار مہر میں ہو تو امام صاحب کے نزدیک شوہر کے ورثاء کا قول ان کی قسم کے ساتھ معتبر ہوگا

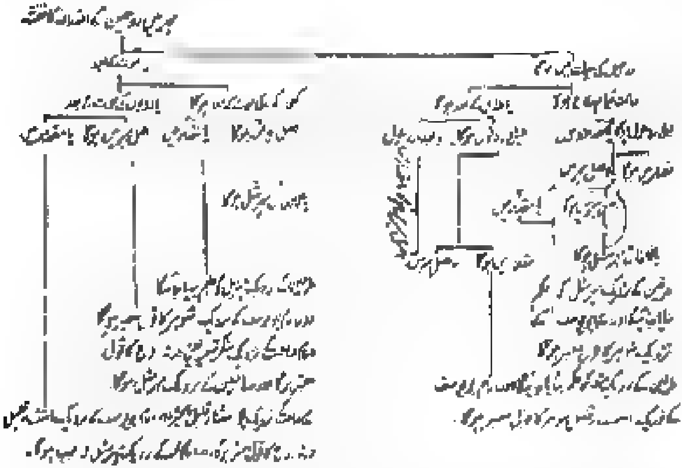

باب نکاح الرقیق

(باب غلام کے نکاح کے بیان میں)

لم تجز نکاح العبد والامة والمکاتب والمدبر وام الولد الا باذن السید فلو نکح عبد بدونه فبیع

نہیں جائز غلام باندی مکاتب مدبر اور ام ولد کا نکاح مگر آقا کی اجازت سے پس اگر نکاح کیا غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر پھر وہ بیچا گیا

فی مهرها ویسعی المکاتب والمدبر وهم ثم به وطلقها رجعیة اجازة للنکاح الموقوف

عورت کے مہر میں اور سعایت کریں گے مدبر و مکاتب اور طلاق رجعی دینا اجازت ہے نکاح موقوف کی

لا طلقها او فارقها والاذن بالنکاح یتناول الفاسد ایضا ولو زوج عبدا مأذونا له امرأة صح

نہ کہ طلاق دینا یا جدا کرنا اور نکاح کی اجازت فاسد کو بھی شامل ہے اور اگر نکاح کیا ماذون غلام کا کسی عورت سے تو صحیح ہے

وهی اسوة للغرماء فی مهرها ومن زوج امته لا یجب علیه تبوئتها

اور وہ عورت قرض خواہوں کی برابر حصہ دار ہوگی مہر کے باب میں اور جس نے نکاح کرایا اپنی باندی کا تو اس پر شب باشی لازم نہیں

فتخدمه ویطأها الزوج ان ظفر بها وله اجبارهما علی النکاح ویسقط المهر بقتل السید

بلکہ باندی آقا کی خدمت کرے گی اور شوہر اس سے وطی کرے گا اگر موقع پائے اور آقا کو اختیار ہے کہ ان دونوں کو نکاح پر مجبور کرے اور ساقط ہو جاتا ہے مہر آقا کے قتل

امته قبل الوطء لا بقتل الحرة نفسها قبله والاذن فی العزل لسید الامة

کرنے سے اپنی باندی کو وطی سے پہلے نہ کہ آزاد عورت کے اپنے آپ کو قتل کرنے سے وطی سے پہلے اور اجازت عزل کے معاملہ میں باندی کے آقا کو ہے۔

توضیح: لغت: رقیق غلام، بیع، ماذون وہ غلام جسے آقا کی طرف سے خرید و فروخت کی اجازت حاصل ہو، اسوۃ برابر کا حصہ دار، غرماء قرض خواہ، تبوئۃ شب باشی کے لئے گھر میں جگہ دینا، عزل خارج فرج انزال کرنا۔

تشریح الفقہ: قولہ باب الخ نکاح کی اہلیت رکھنے والوں کے نکاح کے احکام بیان کرنے کے بعد ان لوگوں کے نکاح کے احکام بیان کر رہے ہیں جن میں نکاح کی اہلیت کامل نہیں ہے یعنی غلام وغیرہ، پھر کسی عورت کا نکاح کرنے کے لئے مہر میں غلام مقرر کرنا ہو تو غلام مملوک ہے اس لحاظ سے باب المہر کے بعد اس کو ذکر کرنا بالکل واضح ہے۔

قولہ لم تجز الخ عدم جواز سے مراد عدم نفاذ ہے یعنی ہمارے نزدیک غلام باندی مکاتب مدبر و ام ولد کا نکاح ان کے آقا کی اجازت کے بغیر نافذ نہیں ہوتا، آقا کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے۔ امام مالک کے نزدیک غلام کا نکاح جائز ہے وہ یہ فرماتے ہیں کہ جب غلام طلاق کا مالک ہے تو نکاح کا بھی مالک ہوگا۔ ہماری دلیل آنحضرت [illegible] کا ارشاد ہے جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔

قولہ طلقها الخ ایک غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا، آقا نے غلام سے کہا اس کو طلاق رجعی دے دے تو آقا کا یہ کہنا اس نکاح موقوف کی اجازت شمار ہوگا کیونکہ طلاق رجعی نکاح صحیح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اور اگر آقا نے کہا اس کو طلاق دے دے یا جدا کر دے تو یہ نکاح کی اجازت نہیں ہے کیونکہ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا مقصد متارکہ ہو، اس لئے اس کو ادنیٰ صورت پر محمول کیا جائے گا۔

قولہ والاذن بالنکاح الخ آقا اپنے غلام کو نکاح کی اجازت دے تو نکاح صحیح اور نکاح فاسد دونوں کو شامل ہے پس اگر غلام نے کسی عورت سے نکاح فاسد کر لیا اور وطی بھی کر لی تو غلام پر مہر کے سلسلہ میں مواخذہ کیا جائے گا۔ صاحبین کہتے ہیں یہ اجازت نکاح صحیح

[illegible]
[illegible]
[illegible] مقاصد کی وحدت [illegible] حاصل ہو جانے [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سے معلوم ہوا کہ
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ولابيها ولنفسه [illegible] الاب [illegible] زوج [illegible]

[illegible]

[illegible] ويجب المهر لا القيمة ولنفسه [illegible] حرة [illegible]

[illegible]

[illegible] النكاح والولاء له ولو [illegible] لا [illegible]

[illegible]

تشریح [illegible]

[illegible] حضرت بریرہ [illegible] اختیار [illegible] ولو كان حرا لم يخيرها [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک شخص نے [illegible]

[illegible]

[illegible] باپ کی ملکیت ضروری ہے۔ اس صورت میں باپ ... [illegible] ... ہو گی۔ [illegible]
باپ پر صرف ... [illegible] ... قیمت واجب نہ ہوگی ... [illegible] ... باپ پر [illegible]

فائدہ: اس مسئلہ کی چند صورتیں ہیں۔ کیونکہ باپ کے دعویٰ کرنے سے ... [illegible] ... باپ ... [illegible] ... کا دعویٰ کرے تو
یا ... [illegible] ... باپ کی تصدیق کرتا ہے یا نہیں ... [illegible] ... باپ کے ... [illegible] ... صورتیں ہیں۔
... [illegible] ... ہر ایک کی ... [illegible] ... صورتیں ہیں۔ ... [illegible] ... باندی کا مالک ہو گا یا اس
کے ساتھ ... [illegible] ... باندی ... [illegible] ... باپ ... [illegible] ... ہر ایک ... [illegible] ... صورتیں
ہیں۔ ... [illegible] ... باپ ... [illegible] ... صورتوں کا نقشہ ... [illegible] ... کی طرف رجوع کریں۔

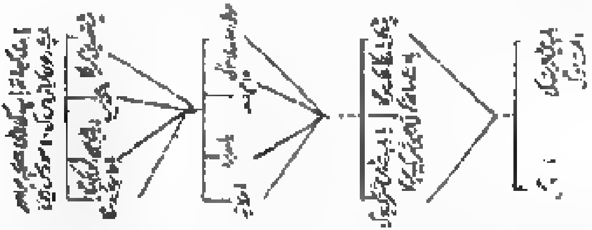

... [illegible] ... باندی کا نکاح ... [illegible] ... باپ کی ... [illegible]
... [illegible] ... بچہ ... [illegible] ... حیثیت سے ... [illegible]
باپ کا ... [illegible] ... باپ پر صرف مہر واجب ہوگا۔ بچہ کی قیمت واجب نہ ہوگی۔ اور
... [illegible] ... قرابت ... [illegible]

... [illegible] ... کی طرف سے ایک ... [illegible]
... [illegible] ... اس اختلاف کی اصل یہ ہے کہ
... [illegible] ... جانب سے ... [illegible] ... حق ... [illegible]
... [illegible] ... امام زفر ... [illegible]
... [illegible] ... حق ... [illegible]
جانب سے ... [illegible] ... کیونکہ ... جانب سے
... [illegible] ... طرف سے آزاد
کرنا ... [illegible] ... کی طرف ... [illegible] ... فاسد ہو گیا
... [illegible] ... طرف سے آزاد
کرنے ... [illegible] ... صورت میں ... [illegible]
امام یوسف کے نزدیک یہ ... [illegible]

باب نکاح الکافر

باب کافر کے نکاح کے بیان میں

تزوج كافر بلا شهود أو في عدة كافر وذا في دينهم جائز ثم أسلما أقرا عليه

نکاح کیا ایک کافر نے گواہوں کے بغیر یا کسی کافر کی عدت میں اور یہ ان کے مذہب میں جائز ہے پھر اسلام لے آئے تو اسی نکاح پر رہنے دیے جائیں گے

ولو كانت محرمة فرق بينهما ولا ينكح مرتد أو مرتدة أحدا والولد يتبع خير الأبوين دينا

اور اگر عورت محرم ہو تو تفریق کی جائے گی اور نکاح نہ کرے مرتد یا مرتدہ کسی سے اور بچہ تابع ہوگا ماں باپ میں سے بہتر دین والے کا

والمجوسي شر من الكتابي ولو أسلم أحد الزوجين عرض الإسلام على الآخر فإن أسلم

اور مجوسی بدتر ہے کتابی سے۔ اور اگر زوجین میں سے ایک اسلام لے آئے تو دوسرے پر اسلام پیش کیا جائے گا پس اگر وہ بھی اسلام لے آئے [illegible]

وإلا فرق بينهما وإباؤه طلاق لا إباؤها ولو أسلم أحدهما ثمه

ورنہ تفریق کی جائے گی اور مرد کا انکار کرنا طلاق ہے نہ کہ عورت کا انکار اور اگر مسلمان ہو جائے ان میں سے کوئی ایک دار الحرب میں تو

لم تبن حتى تحيض ثلاثا ولو أسلم زوج الكتابية بقي نكاحه

عورت جدا نہ ہوگی جب تک کہ تین حیض نہ آجائیں اور اگر اسلام لے آیا کتابیہ کا شوہر تو اس کا نکاح باقی رہے گا۔

توضیح اللغۃ: شہود جمع شاہد، گواہ۔ مرتد اسلام سے پھر جانے والا۔ ثمہ وہاں۔ اباء انکار کرنا۔ تحیض حیض آنا۔

تشریح الفقہ: قولہ باب نکاح الکافر الخ مسلمانوں کے احکام نکاح بیان کرنے کے بعد نکاح کفار کا بیان کر رہا ہے۔ مصنف نے عنوان میں جو لفظ کافر ذکر کیا ہے یہی بہتر ہے۔ صاحب ہدایہ وغیرہ نے جو "باب نکاح اہل الشرک" سے تعبیر کیا ہے یہ تعبیر نکاح کتابی کو شامل نہیں۔ ہمارے یہاں نکاح کفار کے سلسلہ میں تین اصول ہیں (۱) ہر نکاح جو مسلمانوں کے یہاں صحیح ہے وہ کافروں میں بھی صحیح ہوگا۔ امام مالک اس کے خلاف ہیں ان کے یہاں صحیح نہیں۔ مگر قرآن و حدیث سے ان کے اس قول کی تردید ہوتی ہے حق تعالیٰ نے "وامراتہ حمالۃ الحطب" میں مرأۃ کی اضافت ابولہب کی طرف فرمائی ہے۔ [illegible] حضور [illegible] کا ارشاد ہے کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں نہ کہ زنا سے "ولدت من نکاح لا من سفاح" (۲) ہر نکاح جو کسی شرط کے مفقود ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے حرام ہو وہ کفار کے حق میں بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ اس کے معتقد ہوں لیکن ان کے مسلمان ہونے کے بعد تفریق کی جائے گی کیونکہ جب کفار مسلمان ہوئے تو آنحضرت [illegible] نے ان کے نکاح کی تجدید نہیں فرمائی۔ [illegible] ہر نکاح جو کسی محرم کے ساتھ نکاح کرنا ہو [illegible] امام صاحب کے نزدیک ان کے حق میں جائز و صحیح ہوگا اور مسلمان ہونے کے بعد تفریق لازم ہوگی۔ اگر ان کو کوئی رافع کیا جائے تو ان پر حد جاری کی جائے گی۔ صاحبین [illegible] [illegible] کی طرف گئے ہیں۔

قولہ تزوج الخ اگر کسی کافر نے کسی کافرہ سے گواہوں کے بغیر نکاح کیا یا عدت کی حالت میں [illegible] اس سے نکاح کیا [illegible] پایا گیا [illegible] جائز ہے اس کے بعد اسلام لے آئے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک نکاح اسی پر قائم رکھے جائیں گے۔ امام زفر کہتے ہیں دونوں صورتوں میں نکاح فاسد ہے اور صاحبین پہلی صورت میں امام صاحب کے ساتھ ہیں اور دوسری صورت میں امام زفر کے ساتھ [illegible] ہیں کہ خطاب شرع "لا نکاح الا بشہود" بخیر سب کے حق میں عام ہے [illegible]

لازم ہوں گے قبل از اسلام ہونے والے نکاح سے تعرض نہیں کیا جائے گا اس لئے کفار کے نکاح کی تجدید ضروری نہیں ہے۔ علماء نے کہا
ہے کہ اسلام لانے والا جیسا زمانہ جاہلیت میں کفار کی بیٹی پر قائم ہو گیا ہو گا۔ نکاح کی بہت ہی صورتیں جو شرعاً درست نہیں ہیں ان کے
بارے میں تفصیل ہے۔ علماء کرام میں اس کا تذکرہ ہے۔ بخلاف اس صورت کے کہ اسلام لانے کے بعد
مالک اور امام ابو حنیفہ اس کو جائز کہتے ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ کفار کے لئے عورت کا بھی حصہ ہے اس
سے ہو سکتا ہے کہ وہ حق ثابت ہو۔ کیونکہ ظاہر حدیث کا مطلب یہی ہے کہ وہ نکاح باقی ہے اسی
واسطے کہ اس کو سمجھا گیا۔ لہٰذا نکاح صحیح ہو جائے گا۔ اور جب نکاح صحیح ہو تو حالت اسلام والا نکاح ہے اور ظاہر ہے کہ حالت
نکاح ہے کے شوہر موجود تھا۔ اور عورت حالت عدت کے منافی تھی۔ اور اگر کسی نے عورت سے نکاح کیا اور پھر اسلام لے
آئے تو اتفاق مسلمان کے درمیان تفریق کیا گیا۔ امام شافعی کے نزدیک تو ظاہر ہے کیونکہ ان کے یہاں نکاح کفار کے حق میں بھی
باطل ہے۔ اور امام صاحب کے نزدیک کفار کے حق میں نکاح جائز ہے تاہم تجدید نکاح کے منافی ہے لہٰذا تفریق ضروری ہے۔
قولہ لا ینکح ان کی مرتد عورت کی عدت کے اندر نکاح نہیں کر سکتے۔ مسلمہ ہو یا کافرہ کیونکہ مرتد وہ ہے جب اسلام سے پھر کر جو عورت
اسی حالت ہے وہ مسلمہ سے تعلق ہے کہ وہ اور کفر کرے۔ اور نکاح کرنے سے وہ فسخ میں پڑ جائے گا۔ اسی طرح مرتد عورت کسی
کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتی کیونکہ وہ بھی کفر و شرک کے لئے مقید ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں ان کے درمیان مصالح نکاح کا قیام نہیں ہو سکتا
کیونکہ نکاح کا شرعی مقصد ان کی آبرو کے تحفظ کا ذریعہ ہے۔
قولہ والولد یتبع والدین میں جو کوئی دین کے اعتبار سے بہتر ہو بچہ اسی کے تابع ہوگا۔ اگر باپ مسلمان ہو تو بچہ باپ کا تابع ہوگا اور
مسلمان قرار دیا جائے گا۔ اور ماں مسلمان ہو تو ماں کے تابع ہوگا اور اگر والدین میں کوئی اہل کتاب ہو تو بچہ کتابی ہوگا کیونکہ مجوسی کتابی سے
بدتر ہے۔ اس واسطے کہ اہل کتاب کا دین آسمانی ہے اور دعویٰ کے اعتبار سے وہ مسلمانوں کے قریب ہیں۔ ان کا ذبیحہ حلال ہے اور کتابیہ عورت سے نکاح
کی اجازت ہے بخلاف مجوسی کے کہ اس کا ذبیحہ بالکل حرام ہے۔
قولہ واذا اسلم احد الزوجین کتابی ہوں یا مجوسی اگر ان میں سے کوئی مسلمان ہو جائے تو قاضی دوسرے پر اسلام پیش کرے گا اگر وہ قبول
کر لے تو عورت اس کی بیوی رہے گی۔ اور اگر قبول نہ کرے تو دونوں کے درمیان تفریق کردے گا امام شافعی فرماتے ہیں کہ اسلام پیش نہیں
کیا جائے گا بلکہ اگر دخول سے قبل اسلام لایا تو فی الحال فرقت ہو جائے گی۔ اور اگر بعد از دخول اسلام لایا تو تین حیض کے بعد تفریق
کر دی جائے گی۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ بنو تغلب کے ایک شخص کی بیوی مسلمان ہو گئی تو حضرت عمر نے اس کے شوہر پر اسلام پیش کیا اس نے
اسلام سے انکار کیا تو حضرت عمر نے ان کے درمیان تفریق کر دی اور یہ صحابہ کی موجودگی میں ہوا کسی نے انکار نہیں کیا
اسی طرح ایک اور واقعہ ہے۔ پھر قاضی کا تفریق کرنا طلاق بائن کے حکم میں ہوگا۔ اگر شوہر نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اگر
بیوی نے انکار کیا تو طلاق کے حکم میں نہ ہوگا۔ امام ابو یوسف کے نزدیک دونوں صورتوں میں طلاق نہیں۔ امام فرماتے ہیں کہ اس فرقت
کے سبب میں دونوں شوہر اور بیوی شریک ہیں لہٰذا یہ فرقت طلاق نہ ہوگی۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ شوہر کا اسلام سے انکار کرنا اس کے
امساک سے رکنا ہے حالانکہ وہ اسلام قبول کر کے زوجیت برقرار رکھ سکتا ہے اس لئے قاضی شوہر کے قائم مقام ہو کر طلاق دے گا کیونکہ
قاضی نائب ہو سکتا ہے اور جب قاضی شوہر کی جانب سے نائب ہوا تو فرقت طلاق کے حکم میں ہوگی۔ بخلاف عورت کے کہ وہ طلاق کی
اہل نہیں لہٰذا قاضی اس کی طرف سے نائب نہیں ہو سکتا۔

وتباین الدارین سبب الفرقة لا السبی وتنکح المهاجرة الحائل بلا عدة

اور دارین کا مختلف ہونا سبب ہے فرقت کا نہ کہ قید کرنا اور نکاح کر سکتی ہے مہاجرہ غیر حاملہ عورت عدت گذارے بغیر

وارتداد احدهما فسخ فی الحال فللموطوءة المهر ولغیرها نصفه ان ارتد

اور ان میں سے کسی ایک کا مرتد ہو جانا فی الحال نکاح کو فسخ کر دیتا ہے پس موطوءہ کیلئے کل مہر ہوگا اور غیر موطوءہ کیلئے نصف اگر مرد مرتد ہو

ولا شیء لو ارتدت والاباء نظیره ولو ارتدا واسلما معا

اور اگر عورت مرتد ہو جائے تو مہر نہ ملیگا اور انکار کرنا اسکی نظیر ہے اور اگر دونوں مرتد ہونے کے بعد ایک ساتھ مسلمان ہو جائیں

لم تبن وبانت لو اسلما متعاقبا

تو عورت جدا نہ ہوگی اور جدا ہو جائیگی اگر اسلام لائے یکے بعد دیگرے

توضیح اللغۃ سبی: قید کرنا۔ حائل: غیر حاملہ۔ اباء: انکار کرنا۔ نظیر: مثل۔ متعاقبا: یکے بعد دیگرے۔ مصدر تعاقب، دور کا۔

قولہ وتباین الدارین الخ اگر زوجین میں سے کوئی ایک مسلمان ہو کر دار الحرب سے نکل آیا یا کسی کو قید کر لیا گیا تو ان دونوں صورتوں میں جدائی ہو جائے گی۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ جدائی قید سے ہوگی اور ان دونوں کو قید کر لیا گیا تو جدائی نہ ہوگی۔ امام شافعی کے نزدیک جدائی کا سبب سبی ہے کیونکہ ہمارے یہاں جدائی کا سبب تباین دارین ہے نہ کہ قید۔ اور امام شافعی کے نزدیک اس کا عکس ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ تباین دارین کا اثر انقطاع ولایت میں ہوتا ہے اور یہ فرقت میں موثر نہیں۔ احناف یہ کہتے ہیں کہ اس کا تقاضا یہ ہے کہ جس کو قید کیا گیا ہے وہ خالص قید کرنے والے کے لئے ہو اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے کہ جب نکاح منقطع ہو جائے اور دلیل یہ ہے کہ دارین کا حقیقۃً اور حکماً ہر دو اعتبار سے تباین مصالح نکاح کو ختم کر دیتا ہے۔ پس یہ محرمیت کے مشابہ ہو گیا (جس کا بیان اوپر گزر چکا) احناف یہ کہتے ہیں کہ وہ جب ملک رقبہ ہے اور ملک رقبہ نکاح کے منافی نہیں لہذا یہ بھی منافی نہ ہوگی۔

قولہ وتنکح المہاجرۃ الخ اگر کوئی عورت ہجرت کر کے دار الاسلام میں آ جائے اور حاملہ نہ ہو تو امام صاحب کے نزدیک وہ اپنے شوہر سے بلا عدت جدا ہو جاتی ہے لہذا اس سے فوراً نکاح کر لینا جائز ہے۔ امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک جب تک اس کی عدت نہ گزر جائے نکاح کرنا درست نہیں یہ حضرات اس کو حاملہ پر قیاس کرتے ہیں کہ جب تک وضع حمل نہ ہو اس وقت تک حاملہ سے نکاح درست نہیں۔ امام صاحب کی دلیل یہ آیت ہے "ولا جناح علیکم ان تنکحوہن اذا آتیتموہن اجورہن" اس میں مہاجرہ کے ساتھ مطلقاً نکاح کرنے کی اجازت دی گئی ہے جس کو عدت کے ساتھ مقید کرنا زیادتی علی الکتاب ہے۔

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

باب القسم

باب تقسیم کے بیان میں

[illegible]

کِتَابُ الرَّضَاعِ

هو مص الرضيع من ثدي الآدمية في وقت مخصوص وحرم به وإن قل في ثلثين شهرًا ما حرم بالنسب

دودھ چوسنا ہے شیر خوار کا کسی عورت کی پستان (چھاتی) سے ایک خاص وقت میں اور حرام ہو جاتے ہیں رضاعت سے اگرچہ تھوڑی ہو تیس ماہ کے اندر وہ رشتے جو حرام ہیں نسب سے

تشریح الفقہ قولہ کتاب الخ نکاح کا اصل مقصد تحصیل اولاد ہے [illegible] اور بچہ کی بقا ابتدائی دور میں [illegible] ہے [illegible] شیر خوارگی کے احکام کو ذکر کرتے ہیں اور شیر خوارگی چونکہ نکاح کا ثمرہ ہے [illegible] لغۃً رضاع و رضاعت کا مادہ ہے [illegible] کی طرح کی [illegible] ہے [illegible] باب تعب سے ہے [illegible] باب ضرب سے [illegible] کیا ہے کہ اس کا [illegible] اہل علم سے [illegible] اس کو شعر سے بولتے ہیں [illegible]

[illegible]

قاموس سے معلوم ہوتا ہے کہ مادہ کی تینوں حرکتیں جائز ہیں کیونکہ صاحب قاموس نے کہا ہے کہ رضع [illegible] سمع و ضرب و کرم۔

قولہ ہو مص الخ رضاع اصطلاح کے لحاظ سے [illegible] پستان چوسنا ہے [illegible] شیر خوار کا ایک مخصوص مدت میں عورت کی چھاتی چوسنا ہے [illegible] عورت کی چھاتی سے بچے نے [illegible] دودھ [illegible] کیا [illegible] دودھ کو [illegible] میں نکال کر [illegible] میں پلایا [illegible] ثابت ہو جائے گی [illegible] سبب [illegible] یعنی چوسنے [illegible] دودھ پلانے [illegible] کوئی فرق نہیں۔ چوسنا چونکہ [illegible] کا سبب ہے [illegible] مصنف نے مص سے تعبیر کیا [illegible] مراد ہے [illegible] چوسنا [illegible] صاحب قاموس نے مص کو شرب [illegible] سے تعبیر کیا ہے [illegible] پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی [illegible] دودھ [illegible] رضاعت ثابت نہیں [illegible] متعلق ہے [illegible] کا قائل ہے۔

قولہ وحرم [illegible] رضاعت کے سبب [illegible] حرام ہو جاتی ہیں جو نسب سے حرام ہیں [illegible] کی مقدار [illegible] حضرت علی، ابن مسعود، ابن عباس [illegible] کے قائل ہیں امام شافعی اور امام احمد [illegible] کے بغیر رضاعت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک دو [illegible] کی [illegible] یہ ہے کہ آیت "وامھٰتکم اللّٰتی ارضعنکم" اور حدیث "یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب" [illegible] کوئی تفصیل نہیں [illegible] کتاب [illegible] حضرت ابن عباس سے ثابت ہے [illegible]

[illegible] امام شافعی [illegible]

[illegible] القرآن عشرون [illegible] خمس [illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن [illegible]

[illegible]

[illegible] مدت رضاعت [illegible] امام [illegible]

[illegible]

[illegible] وحمله وفصاله [illegible]

[illegible] ثلاثون شهرا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فائدہ [illegible] مدت رضاعت [illegible]

[illegible]

تنبیہ: علامہ عینی نے حضرت حسین کی روایت ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ اگر مدت رضاع گذرنے سے قبل بچہ دودھ سے مستغنی ہو گیا اور کھانے کی عادت ہو گئی تو امام صاحب کے ایک روایت میں حرمت ثابت نہیں ہوتی اور اسی پر فتویٰ ہے یہ قول الاول محققین ہوگا اختلاف روایات کی صورت میں ظاہر روایت کو قول پر عمل کیا جاتا ہے۔ مدت رضاع کے اندر علی الاطلاق حرمت ثابت ہے۔

الا	ام	اخیه	واخت	ابنه	وزوج	مرضعة	لبنها	منه	اب	للرضیع
مگر	رضاعی بھائی کی ماں		اور رضاعی بیٹے کی بہن		اور شوہر اس عورت کا		جس کا دودھ	اسی سے ہے	باپ ہے	شیرخوار کا

وابنه	اخ	وبنته	اخت	واخوه	عم	واخته	عمة
اور اس کا لڑکا	اس کا بھائی	اور اس کی لڑکی	اس کی بہن	اور اس کا بھائی	اس کا چچا	اور اس کی بہن	اس کی پھوپھی ہے۔

تشریح الفقہ: قولہ ویحرم الخ قول سابق "یحرم" سے استثناء ہے یعنی رضاعت کے سبب سے تمام وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو قرابت نسب کی وجہ سے حرام ہیں سوائے رضاعی بھائی کی ماں اور اپنے بیٹے کی رضاعی بہن کے۔ یہ حلال ہیں کیونکہ نسبی بھائی کی ماں تو یا اپنی ماں ہے یا اپنے باپ کی موطوءہ ہے۔ یہ دونوں حرام ہیں۔ رضاعت میں یہ بات نہیں رضاعی بھائی کی ماں نہ اپنی ماں ہے اور نہ باپ کی موطوءہ۔ اسی طرح نسب کے اعتبار سے اپنے بیٹے کی بہن یا تو اپنی لڑکی ہوگی یا ربیبہ ہوگی اور رضاعت میں یہ بات نہیں۔ دونوں حدیث "یحرم من الرضاعة ما یحرم من النسب" سے "ام الاخ اور اخت الابن" (وغیرہ) کا استثناء کرتے ہیں اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ جب یہ لوگ اس میں داخل ہی نہیں ہیں تو حدیث سے عموم کی تخصیص لازم آتی ہے۔ جواب یہ ہے کہ ان صورتوں کی حرمت مصاہرت کے سبب سے ہے نہ کہ نسب کے سبب سے اور معنی استثناء منقطع ہے یعنی ان صورتوں کا استثناء نہیں کیا ہے۔ حدیث کو شامل ہی نہیں یہاں تک کہ تخصیص یا نقل لازم آئے۔

فائدہ: ام الاخ اور اخت الابن کی چند اور صورتیں بھی ہیں جن کا نکاح جائز ہے۔ مثلاً رضاعی کی صورتیں یہ ہیں۔

مثال

زید اپنے رضاعی بھائی بکر کی ماں زینب سے نکاح کر سکتا ہے۔

(۲) ماں رضاعی ہو اور بھائی نسبی مثلاً زید کی حقیقی بہن کو ماں فاطمہ نے دودھ پلایا تو زید کو فاطمہ کے ساتھ نکاح کرنا درست ہے۔

مثال

زید اپنی رضاعی بہن کی حقیقی ماں سے نکاح کر سکتا ہے۔

(۳) بھائی رضاعی ہو اور ماں نسبی مثلاً زید کی رضاعی بہن ہندہ ہے۔ زید اپنی رضاعی بہن ہندہ کی نسبی ماں سے نکاح کر سکتا ہے۔

مثال

زید اپنے رضاعی بھائی کی حقیقی ماں سے نکاح کر سکتا ہے۔

(۴) دونوں رضاعی ہوں مثلاً رشیدہ نے سعید، ماجد، عامر اور محمود کو دودھ پلایا تو زید کے لئے رشیدہ کی رضاعی ماں سے نکاح حلال ہے جو دوسری عورت ہے جیسا۔

زید یہ رضاعی ... [illegible] نکاح کر سکتا ہے

(۳) ... [illegible] ... کے لئے حلال ہے

زید یہ ... [illegible] نکاح کر سکتا ہے

(۵) رضاعی بیٹے کی ... [illegible] ... کے لئے حلال ہے

زید یہ رضاعی بیٹے ... [illegible] نکاح کر سکتا ہے

(۶) رضاعی بیٹے کی ... [illegible] ... حلال ہے ... [illegible]

زید یہ رضاعی بیٹے ... [illegible] نکاح کر سکتا ہے

[illegible]

[illegible]

(۷) ... [illegible]

زید یہ ... [illegible] رضاعی ... نکاح کر سکتا ہے

(۸) ... [illegible] رضاعی

زید یہ رضاعی ... [illegible] نکاح کر سکتا ہے

(۹) ... [illegible] رضاعی

زید یہ رضاعی ... [illegible] نکاح کر سکتا ہے

[illegible]

ماموں کی ماں کی بھی کئی صورتیں ہیں۔

(۱) ماموں نسبی ہو اور ماں رضاعی مثلاً زید کے نسبی ماموں ہارون کو ہندہ نے دودھ پلایا تو زید کے لئے ماموں کی رضاعی ماں ہندہ حلال ہے۔

زید اپنے نسبی ماموں ہارون کی رضاعی ماں ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے۔

(۲) ماموں رضاعی ہو اور ماں نسبی تو زید کے رضاعی ماموں کی نسبی ماں حلال ہے۔

زید اپنے رضاعی ماموں کی نسبی ماں سے نکاح کر سکتا ہے۔

(۳) دونوں رضاعی ہوں تو زید کے رضاعی ماموں کی رضاعی ماں زید کے لئے حلال ہے۔

زید اپنے رضاعی ماموں کی رضاعی ماں سے نکاح کر سکتا ہے۔

بیٹے کی پھوپھی کی بھی چند صورتیں ہیں۔

(۱) بیٹا نسبی ہو اور پھوپھی رضاعی مثلاً زید کا حقیقی بیٹا حسن ہے اس نے اجنبی عورت عابدہ کا دودھ پیا تو عابدہ کے شوہر خالد کی بیٹی کلثوم ہے تو زید کے لئے کلثوم حلال ہے جو حسن کی رضاعی پھوپھی ہے۔

زید اپنے حقیقی بیٹے حسن کی رضاعی پھوپھی سے نکاح کر سکتا ہے۔

(۲) بیٹا رضاعی ہو اور پھوپھی نسبی مثلاً قاسم زید کا رضاعی بیٹا ہے تو قاسم کی نسبی پھوپھی زید کے لئے حلال ہے۔

زید اپنے رضاعی بیٹے قاسم کی نسبی پھوپھی سے نکاح کر سکتا ہے۔

(۳) دونوں رضاعی ہوں مثلاً قاسم نے زید کی بیوی کا دودھ پیا اور اجنبی عورت زینب کا دودھ پیا تو زید کے لئے قاسم کی رضاعی پھوپھی حلال ہے یہاں تک سب صورتوں کا مفصل بیان ختم ہوا۔

زید اپنے رضاعی بیٹے قاسم کی رضاعی پھوپھی سے نکاح کر سکتا ہے۔

علامہ طحاوی نے [illegible] مسائل [illegible] صاحب کنز [illegible] کتاب کا خاصہ [illegible] مسائل [illegible] کتاب [illegible] [illegible] التصنیف [illegible] الالحاق۔

قولہ [illegible] [illegible]

[illegible] (للابن [illegible]) [illegible] لمالک [illegible]

وتحل أخت أخيه رضاعا ونسبا ولا حل بين رضيعي ثدي وبين مرضعة وولد مرضعتها

اور حلال ہے بھائی کی [illegible] بہن [illegible] رضاعی ہو [illegible] ایک [illegible] شیر خوار [illegible]

وزوج [illegible] لبنها ... المخلوط بالطعام لا يحرم

[illegible] اور [illegible] کھانے کے ساتھ ملا ہوا دودھ حرام نہیں کرتا

ويعتبر الغالب بماء أو دواء أو لبن شاة أو بامرأة أخرى

[illegible] غالب کا اعتبار [illegible] پانی [illegible] بکری [illegible] عورت کے [illegible]

توضیح اللغۃ [illegible] [illegible] رضاعی بھائی [illegible]

تشریح الفقہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

قولہ [illegible] [illegible] [illegible] بھائی [illegible]

قولہ [illegible] [illegible]

[illegible] کے نزدیک [illegible] پانی [illegible] غالب [illegible] دودھ [illegible]
[illegible] غالب ہی کا اعتبار ہوتا ہے [illegible] امام صاحب [illegible]
[illegible] مغلوب [illegible] سمجھا گیا [illegible]

قولہ واختلط [illegible] اور اگر دودھ [illegible] بکری کے دودھ یا کسی دوسری عورت کے دودھ کے ساتھ مخلوط ہو تو غالب کا اعتبار ہوگا [illegible] پانی کے ساتھ مخلوط ہونے میں [illegible] کا اختلاف [illegible] پانی [illegible] مخلوط ہو تو حرمت ثابت ہو جاتی [illegible] صورت میں [illegible] امام ابو یوسف کے نزدیک [illegible] امام محمد [illegible]
الشیء لا یصیر مستهلکا فی جنسه لاتحاد المقصود۔ [illegible]

ولبن البكر والميتة محرم لا الاحتقان ولبن الرجل والشاة ولو أرضعت ضرتها حرمتا

اور کنواری کا دودھ اور مردہ عورت کا دودھ حرمت [illegible] نہ کہ حقنہ اور مرد کا دودھ اور بکری کا دودھ [illegible] سوکن کو دودھ [illegible] دونوں حرام [illegible]

ولا مهر للكبيرة إن لم يطأها وللصغيرة نصفه ويرجع به على الكبيرة إن تعمدت الفساد

اور مہر نہیں [illegible] بڑی [illegible] اور چھوٹی کے لئے نصف [illegible] بڑی سے [illegible] فساد کا [illegible]

وإلا لا ويثبت الرضاع بما يثبت به المال

ورنہ نہیں اور رضاعت اس سے ثابت ہوتی ہے جس سے مال ثابت ہوتا ہے

تشریح الفقہ

قولہ ولبن البکر [illegible] کنواری لڑکی کے دودھ سے اور مردہ عورت کے دودھ سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے [illegible] حرمت ثابت نہیں ہوتی [illegible] بکری [illegible] مرد [illegible]

قولہ ولو ارضعت [illegible] ایک شخص کے نکاح میں [illegible] ایک صغیرہ [illegible] دودھ پلا دیا تو دونوں شوہر پر حرام ہو گئیں کیونکہ [illegible] رضاعی ماں بیٹی [illegible] جمع [illegible] اگر شوہر نے کبیرہ [illegible] صغیرہ [illegible] نصف مہر [illegible] کبیرہ سے [illegible] فساد [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

كتاب الطلاق

[illegible]

اور پہلی طلاق [illegible] حسن [illegible] احسن ہے [illegible] احسن ہے۔

وثلاث في ثلاثة اطهار حسن وسني وثلاثا في طهر او بكلمة بدعي وفي غير الموطوءة تطلق للسنة ولو حائضا

اور تین طلاقیں تین طہروں میں [illegible] حسن اور سنی ہے اور تین طلاق ایک طہر میں یا ایک کلمہ کے ساتھ بدعی ہے اور غیر موطوءہ کو [illegible]

وفرق على الاشهر فيمن لا تحيض وصح طلاقهن بعد الوطء وطلاق الموطوءة

[illegible] طلاق [illegible] اور موطوءہ کی طلاق [illegible]

حائضا بدعي فيراجعها ويطلقها في طهر ثان ولو قال لموطوءته انت طالق ثلاثا للسنة

[illegible] طلاق [illegible] تین طلاقیں [illegible]

وقع عند كل طهر طلقة وان نوى ان تقع الثلاث الساعة او عند كل شهر واحدة صحت ويقع

[illegible] ہر طہر میں ایک طلاق [illegible] ایک مہینے میں ایک [illegible]

طلاق كل زوج عاقل بالغ ولو مكرها او سكران ولو اخرس باشارته لا طلاق الصبي

[illegible] طلاق [illegible]

والمجنون والنائم والسيد على امرأة عبده واعتباره بالنساء فطلاق الحرة ثلاث والأمة ثنتان

[illegible] طلاق [illegible]

طلاق کی اقسام کا بیان

توضیح اللغات: [illegible] طلاق [illegible]

تشریح الفقہ: [illegible] طلاق حسن [illegible] تین طہروں میں [illegible] تین طلاقیں [illegible] اور [illegible] حسن کے ساتھ [illegible] ذکر کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ صرف طلاق حسن ہی [illegible] طلاق حسن [illegible] طلاق احسن [illegible] ہو گی [illegible] طلاق [illegible] ہے [illegible] وقوع [illegible] مسنون [illegible] حضرت [illegible] حضرت ابن عمر [illegible] ہر طہر میں طلاق [illegible] ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں [illegible] ایک طہر میں [illegible] تین طلاقیں [illegible] طلاق [illegible]

[illegible] طلاق [illegible] حضرت ابن عمر [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] طلاق [illegible]

[illegible]

ایک طلاق واقع ہوگی کیونکہ لفظ طلاق میں عدد موجود نہیں ہے ... [illegible] ... اور طلاق کی کا وقت طہر ہی ہے جس میں جماع نہ ہو ...

[illegible] ... حیض میں طلاق دی ... عدت ... طلاق مطلق ... [illegible] ... اور طلاق کی

طہر کامل ہوتی ہے ... [illegible] ... تین طلاقیں تین طہروں میں واقع ہوں گی ... [illegible] ... طلاقوں سے

واقع ہوں گی ... [illegible] ... ایک طلاق ... [illegible] ... کیونکہ کلام میں اس کا احتمال ہے۔

قولہ وطلاق المکرہ واقع ... مکرہ کی طلاق ... [illegible] ... اگرچہ وہ مکرہ ... [illegible] ... سے ... طلاق

طلاق واقع ہو جائے گی ... [illegible] ... ہر حال طلاق واقع ہو جائے گی

... [illegible] ... امام شافعی، امام مالک اور امام احمد کے نزدیک ...

کی طلاق واقع نہیں ہوتی، حضرت علی، ابن عباس، ابن عمر، عمر بن عبد العزیز، حسن، ... [illegible] ... حضرات کی

دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ "میری امت سے خطا اور نسیان ... [illegible] ... معاف کر دیا گیا" ... [illegible] ...

ارشاد ہے: لا طلاق ولا عتاق فی اغلاق ... [illegible] ... (اکراہ میں طلاق و عتاق نہیں) ... [illegible] ...

اختیار ... [illegible] ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ثلاث جدهن جد وهزلهن

جد النكاح والطلاق والرجعة ... [illegible] ... ایک عورت نے ... شوہر سے کہا مجھے طلاق ... [illegible]

... [illegible] ... طلاق دے دی ... حضرت عمر ... [illegible] ... طلاق ... [illegible] ... فتح القدیر میں

حضرت عمر کا قول مروی ہے: اربع مبهمات مقفلات ليس فيهن رد النكاح والطلاق والعتاق والصدقة ... [illegible] ...

... [illegible] ... قصد و اختیار ... [illegible] ... مکرہ ... [illegible] ...

... [illegible] ... طلاق واقع ہوتی ہے ...

... [illegible] ... حدیث کا جواب ... [illegible] ...

... [illegible] ... طلاق کی تفسیر ... [illegible] ...

فائدہ: جن معاملات میں ... [illegible] ... ان کو اس طرح جمع کیا ہے۔

(۱) طلاق	(۲) [illegible]	(۳) [illegible]	(۴) [illegible]	(۵) [illegible]	[illegible]	(۶) [illegible]	[illegible]
(۸) [illegible]	(۹) [illegible]	(۱۰) [illegible]	(۱۱) [illegible]	(۱۲) [illegible]	[illegible]	(۱۳) [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	(۱۵) [illegible]	[illegible]	(۱۶) [illegible]	(۱۷) [illegible]	[illegible]	[illegible]
(۱۹) [illegible]	[illegible]	[illegible]	(۲۰) [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

قولہ وطلاق السکران واقع ... [illegible] ... طلاق ... [illegible] ... کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

... [illegible] ... کی طلاق کے ... [illegible] ... طلاق جائز ہے۔

قولہ ... [illegible] ... طلاق میں عورت ... کا اعتبار ... [illegible] ...

... [illegible] ... حضرت علی اور ... ابن مسعود ... ابن عباس ... [illegible] ...

... [illegible] ... کہ طلاق کا اعتبار مردوں کے لحاظ سے ہے اور ...

[illegible]

[illegible]

باب الطلاق الصريح

باب طلاق صریح کے بیان

هو كأنت طالق ومطلقة وطلقتك ويقع به واحدة رجعية وإن نوى الأكثر أو الإبانة

[illegible]

أو لم ينو شيئاً ولو قال أنت طالق الطلاق وأنت الطلاق أنت طالق طلاقاً يقع واحدة رجعية أو نوى

[illegible]

واحدة أو ثنتين وإن نوى ثلاثاً فثلاث وإن أضاف الطلاق إلى جملتها أو إلى ما يعبر به

[illegible]

عنها كالرقبة والعنق والروح والبدن والجسد والفرج والوجه أو إلى جزء شائع كنصفها وثلثها

[illegible]

تطلق وإلى اليد والرجل والدبر لا ونصف التطليقة أو ثلثها طلقة وثلاثة أنصاف تطليقتين

[illegible]

ثلاث ومن واحدة أو ما بين واحدة إلى ثنتين واحدة وإلى ثلاث ثنتان وواحدة في ثنتين واحدة إن لم ينو

[illegible]

أو نوى الضرب وإن نوى واحدة وثنتين فثلاث وثنتين في ثنتين ثنتان وإن نوى الضرب ومن هنا إلى الشام واحدة

[illegible]

رجعية وبمكة أو في مكة أو في الدار تنجيز وإذا دخلت مكة تعليق

[illegible]

تشریح الفقه [illegible]

[illegible]

تو [illegible] اگر تین کی نیت کرے [illegible] تین واقع ہو جائیں گی کیونکہ [illegible] سے بعد [illegible] تین [illegible]
تین [illegible] سے [illegible] ہوگی۔

[illegible] طلاق کی [illegible] طلاق یا [illegible]
[illegible] ۔

[illegible] طلاق [illegible]
[illegible] ولا لفظ [illegible] [illegible]
[illegible] طلاق [illegible] واقع ہو جاتی
ہے کیونکہ [illegible] طلاق [illegible]
طلاق [illegible] طلاق [illegible]
[illegible] سے طلاق نہیں ہوگی۔

[illegible] ایک طلاق واقع ہوگی [illegible]
[illegible] تین [illegible]
[illegible] ایک طلاق ہوگی اور [illegible]
[illegible] امام صاحب [illegible] ایک [illegible]
صورت میں [illegible] دوسری صورت میں ایک طلاق ہوگی
کیونکہ [illegible]

[illegible] تین [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] طلاق [illegible] واقع ہو جاتی۔

لطیفہ [illegible] طالق [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] طالق واحدۃ فی ثنتین [illegible] ایک طلاق [illegible] واقع ہوگی [illegible]
[illegible]
[illegible]
طلاق [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

فصل في [illegible]

[illegible]

طلاق [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] طلاق [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] طلاق [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] طلاق [illegible]

[illegible]

فصل في الطلاق قبل الدخول [illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

[illegible] لان صدر الكلام يتوقف على آخره لوجود المغير ۔

باب الکنایات

باب کنایات کے بیان میں

لا تطلق بها الا بنية او دلالة الحال [illegible] في [illegible] رحمك

[illegible] کنایات سے [illegible]

[illegible] واحدة وفي غيرها بائنة وان نوى ثنتين وتصح فيه الثلث

[illegible]

تشریح [illegible]

[illegible]

وهي مثل بتة بتلة حرام حبلك على غاربك الحقي باهلك وهبتك لاهلك

[illegible]

سرحتك فارقتك امرك بيدك اختاري انت حرة تقنعي تخمري استتري اغربي اخرجي اذهبي قومي

[illegible]

ابتغي الازواج [illegible] اعتدي استبرئي رحمك انت واحدة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بقیہ کنایات کا بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

كما ... لا ... مع ... الا اذا ... من قبله[1]
لامكان ... وجه ... والحق الصريح ... يقع
ويعضده ... صريح الطلاق ... مثله
وملحق ... كان قبله ... لا ...
... كان عن قبله

باب تفويض الطلاق

باب تفویض طلاق کے بیان میں

قال لها اختاري ينوي به الطلاق فاختارت في مجلسها بانت بواحدة

[illegible]

ولم يصح ثلاث ... وذكر النفس او الاختيارة في احد

[illegible]

كلاميهما شرط ولو قال لها اختاري فقالت انا اختار نفسي ... طلقت

[illegible]

ولو قال لها اختاري اختاري اختاري فقالت اخترت الاولى او الوسطى او الاخيرة او اختيارة ... طلقت

[illegible]

ثلاثا ... ولو قالت طلقت نفسي او اخترت نفسي بتطليقة بانت بواحدة

[illegible]

امرك بيدك في تطليقة او اختاري تطليقة فاختارت نفسها طلقت رجعية

[illegible]

تشریح الفقہ: قولہ باب ... طلاق ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ ولو قال ... [illegible]

[illegible]

[1] [illegible]

[illegible]

[illegible]

فصل في الأمر باليد

فصل امر بید کے بیان میں

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

أمرك بيدك ينوي ثلاثا فقالت قد اخترت نفسي بواحدة

[illegible]

وقيل طلقت نفسي بواحدة أو اخترت نفسي بتطليقة

[illegible]

ثلاث بواحدة ولا يدخل الليل في أمرك بيدك اليوم وبعد غد وإن ردت الأمر

[illegible]

في يومها بطل أمر ذلك اليوم وكان بيدها بعد غد وفي أمرك بيدك اليوم وغدا يدخل الليل

[illegible]

وإن ردت الأمر في يومها لم يبق في غد ولو مكثت بعد التفويض يوما ولم تقم أو جلست عنه أو اتكأت

[illegible]

[illegible]

... ولو مكثت او دعت اباها مستشيرا او شهودا للاشهاد او كانت على الدابة فوقفت بقي خيارها

[illegible]

وإن سارت لا والفلك كالبيت

اور اگر [illegible] [illegible] کا اور کشتی کا حال گھر کا سا ہے

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

قولہ ولا يعدو عن الخ [illegible]

[illegible]

ترجمہ مع تشریح

فصل في المشيئة ، ولو قال لها طلقي نفسك ولم ينو او نوى واحدة فطلقت

(فصل مشیت کے بیان میں) [illegible]

وقعت رجعيا ... طلقت ثلاثا ونواه وقعن وبانت عنه

[illegible]

طلقت رجعية لا ... نفسي ... الأخرى

[illegible]

وتقيد بمجلسها إلا إذا زاد متى شئت ولو قال لرجل طلق امرأتي لم يتقيد بالمجلس

اور اختیار عورت کی مجلس تک محدود رہتا ہے [illegible]

إلا إذا زاد إن شئت ولو قال لها طلقي نفسك ثلاثا فطلقت واحدة وقعت واحدة

[illegible]

لا في عكسه ولو قال طلقي نفسك ثلاثا إن شئت فطلقت واحدة وعكسه لا

[illegible]

[illegible]

[illegible] الزوجين [illegible] طالق [illegible]

[illegible]

[illegible] طلاق [illegible]

[illegible]

[illegible] الامر

[illegible]

[illegible]

[illegible] طلاق [illegible]

[illegible] طلقي نفسك [illegible]

[illegible]

قوله ولو قال لها طلقي [illegible] نفسك [illegible] طلاق [illegible]

طلاق کا مالک بنایا ہے اور یہ تملیک ہے وکالت نہیں ہے۔ بخلاف شوہر کے کہ وہ اپنی مشیت سے اپنے تصرف کرتا ہے تو شوہر ہی مشیت کا مالک ہے۔ اس لئے اس میں مشیت حاصل ہوتی ہے اور مانی ہوئی ہے اور جہاں شوہر نے عورت کو طلاق کا مالک نہیں بنایا اور ایک عورت نے اختیار کیا ہے شوہر نے اس کی مشیت نہیں کی تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔

قولہ وانت طالق ان شئت شوہر نے کہا انت طالق ان شئت عورت نے کہا شئت ان شئت اور شوہر نے اس سے طلاق کا ارادہ کیا یا عورت نے کسی معدوم (نکل الاحرو) شے پر معلق کرتے ہوئے کہا شئت ان کان کذا تو ان صورتوں میں عورت کا کلام لغو ہوگا اور طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ شوہر نے طلاق کو مطلق مشیت پر معلق کیا تھا اور عورت نے اپنی مشیت کو ایک شے کے ساتھ معلق کیا اس لئے شوہر کے شرط کی جو بات ہو رہی تھی وہ نہیں پائی گئی اور یہ تفویض نہیں کہ جب ہی کسی بات پر معلق کر دے ہے جیسے ان کان کذا تو طلاق واقع ہو جائے گی کیونکہ یہ تعلیق بامر موجود ہے تو حقیقت تنجیز ہے۔

قولہ وفی کلما شئت شوہر نے کہا انت طالق کلما شئت تو عورت جب چاہے گی اس وقت میں طلاق واقع ہو جائے گی یعنی تین طلاقیں واقع ہو سکتی ہیں کیونکہ کلما عموم افعال کا مقتضی ہے گر تین طلاقیں واقع کرنے کے بعد دوسرے شوہر سے نکاح کر کے پھر اس سے طلاق کا ارادہ کرتی ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ کلما شئت کا تعلق صرف اسی ملک سے ہے اس لئے دوسری ملک میں اس کا اختیار نہ ہوگا۔

قولہ وفی حیث شئت شوہر نے کہا انت طالق حیث شئت یا این شئت تو عورت اسی مجلس میں طلاق واقع کر سکتی ہے کیونکہ حیث ظرف مکان ہے اور حرف شرط ان کی حیثیت کا اشارہ کرتا ہے اور حیث اور این اسما مکان ہیں اس لئے تعلیق کسی مکان کے ساتھ نہیں ہے اور طلاق کے لئے مکان نہیں ہوتا تو ان کا ذکر لغو ہو کر مطلق مشیت باقی رہی اور مطلق مشیت سے جو اختیار ملتا ہے وہ مجلس پر موقوف رہتا ہے۔

(احسن المسائل)

بَابُ التَّعْلِيْقِ

تعلیق کے بیان میں

اِنَّمَا يَصِحُّ فِي الْمِلْكِ كَقَوْلِهِ لِمَنْكُوْحَتِهِ اِنْ زُرْتِ فَاَنْتِ طَالِقٌ اَوْ مُضَافًا اِلَيْهِ كَاِنْ نَكَحْتُكِ

تعلیق صرف ملک میں صحیح ہے جیسے شوہر کا اپنی منکوحہ سے کہنا اگر تو نے زیارت کی تو تجھے طلاق ہے یا ملک کی طرف مضاف ہو جیسے یوں کہے

فَاَنْتِ طَالِقٌ فَيَقَعُ بَعْدَهُ فَلَوْ قَالَ لِاَجْنَبِيَّةٍ اِنْ زُرْتِ فَاَنْتِ طَالِقٌ فَنَكَحَهَا فَزَارَتْ

کہ اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھے طلاق ہے پس نکاح کے بعد طلاق واقع ہو جائے گی پس اگر کسی اجنبیہ سے کہا کہ اگر تو نے زیارت کی تو تجھے طلاق ہے پھر اس سے نکاح کیا

لَمْ تَطْلُقْ وَاَلْفَاظُ الشَّرْطِ اِنْ وَاِذَا وَاِذْمَا وَكُلُّ وَكُلَّمَا وَمَتٰى وَمَتٰى مَا فَفِيْهَا اِنْ وُجِدَ الشَّرْطُ انْتَهَتِ الْيَمِيْنُ

اور اس نے زیارت کی تو طلاق نہ ہوگی اور شرط کے الفاظ یہ ہیں ان، اذا، اذما، کل، کلما، متی، متی ما، پس ان میں اگر شرط پائی گئی تو قسم ختم ہو جائے گی

اِلَّا فِيْ كُلَّمَا لِاَنَّهَا تَقْتَضِيْ عُمُوْمَ الْاَفْعَالِ كَاقْتِضَاءِ كُلٍّ عُمُوْمَ الْاَسْمَاءِ فَلَوْ قَالَ كُلَّمَا تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَهِيَ طَالِقٌ

سوائے کلما کے کیونکہ وہ عموم افعال کو چاہتا ہے جیسے کل عموم اسماء کو چاہتا ہے پس اگر کہا کہ جب کبھی کسی عورت سے نکاح کروں تو وہ طالق ہے

يَحْنَثُ بِكُلِّ مَرَّةٍ وَلَوْ بَعْدَ زَوْجٍ اٰخَرَ وَزَوَالُ الْمِلْكِ لَا يُبْطِلُ الْيَمِيْنَ

کے ساتھ نکاح کرنے سے حانث ہو جائے گا گو دوسرے شوہر کے بعد ہو اور ملک کا زائل ہونا قسم کو باطل نہیں کرتا

فإن وجد الشرط في الملك طلقت وانحل اليمين وإن اختلفا في وجود الشرط فالقول له

پس اگر شرط ملک میں پائی گئی تو طلاق پڑ جائے گی اور قسم پوری ہو جائے گی اور اگر دونوں میں شرط کے پائے جانے میں اختلاف ہوا تو شوہر کا قول معتبر ہوگا

إلا إذا برهنت وما لا يعلم إلا منها فالقول لها في حقها

مگر یہ کہ عورت ثبوت پیش کر دے اور جو بات عورت ہی کی طرف سے معلوم ہو سکتی ہے تو اس میں عورت کا قول اس کے حق میں معتبر ہوگا

كإن حضت فأنت طالق وفلانة فقالت حضت طلقت هي فقط

جیسے یوں کہا اگر تو حیض سے ہو تو تو اور فلانی عورت طالق ہے پس عورت نے کہا کہ میں حیض سے ہو گئی تو صرف وہی طالق ہوگی

ولو رأت الدم لا يقع فإن استمر ثلاثا

اگر عورت نے خون دیکھا تو [illegible] طلاق واقع نہ ہوگی پس اگر خون تین دن تک جاری رہا

وقع من حين رأت وفي إن حضت حيضة تطلق حين تطهر وفي إن ولدت ذكرا فأنت طالق واحدة

تو دیکھنے کے وقت سے طلاق ہو جائے گی اور اگر کہا جب تجھے ایک حیض آئے تو [illegible] پاک ہونے کے وقت طلاق ہوگی [illegible]

وإن ولدت أنثى فثنتين فولدتهما ولم يدر الأول تطلق واحدة قضاء وثنتين تنزها ومضت العدة

[illegible] قضاءً ایک طلاق پڑے گی اور احتیاطاً دو اور عدت گزر جائے گی

تشریح الفقہ قولہ باب التعلیق [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

اس پر نکاح کے بعد لازم ہو جائیگا [1] ہے امام شافعی اور امام مالک کے [illegible] کی [illegible] پر [illegible] ہیں [illegible] سالم
[illegible] سب سے [illegible] روایت ہے [2]

قولہ [illegible] ایک [illegible] شرط [illegible] کے [illegible] ہو جائیگا [illegible] کے
اعتبار سے [illegible] شرط پائے جانے سے [illegible] ضروری
ہے [illegible]
جاتا ہے [illegible] طلاق واقع ہو جائیگی [illegible]
نکاح کرے [illegible] واقع ہو جائیگی۔

قولہ وزوال الملک [illegible] کے بعد [illegible] ہو جانے سے [illegible]
[illegible] طلاق [illegible] واقع [illegible]
[illegible] طلاق واقع ہو جائیگی [illegible]
طلاق [illegible] حاصل [illegible] طلاق [illegible] شرط کے پائے
جانے کے ساتھ مشروط ہے۔

قولہ [illegible] طلاق [illegible] شرط [illegible]
[illegible] طلاق [illegible]
[illegible] طلاق واقع ہو جائیگی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

والملك يشترط لآخر الشرطين ويبطل تنجيز الثلاث تعليقه ولو علق الثلث

[illegible] طلاق واقع [illegible] معلق [illegible]

بالوطء لم يجب العقر باللبث ولم يصر مراجعا به في الرجعي إلا بالإيلاج ثانيا

[illegible] طلاق [illegible]

والاعتراض [illegible] عليك [illegible] طلاق [illegible] إن شاء الله تعالى

[illegible] طلاق [illegible]

متصلا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	شاء	الله	تعالى
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[1] [illegible] [2] [illegible]

[illegible] ولا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] طلاق [illegible]

[illegible] طلاق [illegible]

قوله [illegible] [illegible] طلاق [illegible] رحمة الله [illegible]

قوله ولو [illegible] طلاق [illegible]

قوله ولا [illegible] طلاق [illegible]

قوله [illegible] طلاق [illegible]

قوله [illegible]

[illegible]

[illegible]

باب طلاق المريض

باب بیمار کی طلاق کے مسائل میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ويعتبر [illegible] وهما في المرض او الشرط [illegible] ولا بد لها منه وهكذا في المرض

[illegible] فعل سے معلق کیا اور تعلیق اور شرط دونوں مرض میں ہوں [illegible] کہ اپنے فعل پر معلق کیا [illegible] اور تعلیق [illegible]

او الشرط ورثت وهي [illegible] لا [illegible] في مرضه [illegible]

[illegible] وارث ہوگی [illegible] میں جب [illegible]

او آلى [illegible] فارتدت فاسلمت ثم ماتت لم ترث وإن طاوعت ابن الزوج او لاعن [illegible]

[illegible] اور وارث نہ ہوگی [illegible] کے [illegible]

مريضا ورثت وان [illegible] في [illegible] ورثت في مرضه لا

[illegible] وارث ہوگی [illegible] مرض [illegible] وارث نہ ہوگی۔

توضیح اللغۃ [illegible] قصاص [illegible]

طلاقت [illegible] اپنے [illegible]

تشریح الفقہ قولہ وان [illegible] الخ [illegible] اپنی بیوی [illegible] کے حکم کے [illegible] طلاق [illegible] اس کو اختیار دیا اور عورت نے اپنی [illegible] شوہر [illegible] کا انتقال [illegible] وارث ہوگی کیونکہ اس نے اپنا حق [illegible] باطل کر دیا ہے [illegible] اگر عورت نے کہا کہ مجھے طلاق رجعی دے دے [illegible] شوہر نے تین طلاقیں دیدیں [illegible] وارث ہوگی [illegible] نکاح [illegible] باطل [illegible]

قولہ [illegible] الخ [illegible] طلاق بائن [illegible] اپنی تندرستی میں مجھے طلاق [illegible] اور میری عدت گذر چکی عورت نے اس کی تصدیق کر دی اس کے بعد [illegible] اقرار کیا [illegible] وصیت [illegible] انتقال ہو گیا تو [illegible] دونوں صورتوں میں عورت کو میراث [illegible] اقرار [illegible] وصیت کے مال سے [illegible] امام [illegible] کے نزدیک [illegible] کل ملے گا کیونکہ جب عورت کے سوال طلاق [illegible] باطل ہو گیا تو [illegible] اقرار [illegible] وصیت [illegible] تہمت [illegible] طلاق [illegible] عدت [illegible] تصدیق [illegible] تہمت [illegible] پہلے [illegible] عدت [illegible] تہمت [illegible] پہلے [illegible] صاحب [illegible] دونوں مسئلوں میں تہمت کا امکان ہے [illegible] طلاق [illegible] وصیت [illegible] تہمت کا امکان باقی ہے [illegible] میراث [illegible] ملے گی۔

قولہ ومن [illegible] الخ ایک شخص [illegible] کے مقابلہ کیلئے [illegible] قصاص کے عوض میں قتل کرنے کے لئے [illegible] طلاق [illegible] اس کا انتقال ہو گیا [illegible] قتل [illegible] وارث ہوگی [illegible] قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو شخص ایسی حالت میں طلاق دے جس میں ہلاکت غالب [illegible]

باب الرجعة

باب رجعت کے بیان میں

هي استدامة الملك القائم في العدة وتصح في العدة إن لم تطلق ثلاثاً ولو لم ترض

[illegible]

براجعتك أو راجعت امرأتي وبما يوجب حرمة المصاهرة

[illegible]

والإشهاد مندوب عليه ولو قال بعد العدة راجعتك فيها فصدقته صح

[illegible]

وإلا لا كراجعتك فقالت مجيبة مضت عدتي ولو قال زوج الأمة بعد العدة راجعتك فيها

[illegible]

فصدقه سيدها وكذبته أو قالت مضت عدتي وأنكرا

[illegible]

فالقول لها وتنقطع إن طهرت من الحيض الأخير لعشرة أيام وإن لأقل لا

[illegible]

حتى تغتسل أو يمضي عليها وقت صلاة أو تتيمم وتصلي ولو نسيت غسل عضو راجعها

[illegible]

وإن أقل لا ولو طلق ذات حمل أو ولدت منه وقال لم أجامعها راجع

[illegible]

وإن خلا بها وقال لم أجامعها ثم طلقها لا فإن راجعها ثم ولدت بعد لأقل من سنتين صحت تلك الرجعة

[illegible]

إن ولدت فأنت طالق فولدت ثم ولدت من بطن آخر فهي رجعة كلما ولدت فأنت طالق

[illegible]

فولدت ثلاثة في بطون فالولد الثاني رجعة وكذا الثالث والمطلقة الرجعية تتشوف وتتزين

[illegible]

أن لا يدخل عليها حتى يؤذنها ويسمعها خفق نعليه ولا يسافر بها حتى يشهد على رجعتها والطلاق الرجعي لا يحرم الوطء

[illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

قوله وصح الخ [illegible]

قوله [illegible]

قوله ولو [illegible]

قوله ولو طلق الخ [illegible]

قوله [illegible] الخ [illegible]

[illegible]

ہو گئی اس کے بعد دوسرے پیٹ سے ایک بچہ پیدا ہوا تو یہ دوسرا بچہ رجعت ہوگی کیونکہ ولد ثانی کا علوق عدت کے اندر ممکن ہے اس لئے اسے رجعت قرار دیا جائے گا۔ اور اگر شوہر نے لفظ کلما استعمال کیا اور عورت نے تین بچے مختلف بطنوں سے پیدا کئے تو ہر بچہ کی ولادت سے ایک طلاق واقع ہو گی اور دوسرے بچہ کی ولادت سے طلاق اول میں رجعت قرار دی جائے گی کیونکہ اس کا علوق عدت کے اندر ممکن ہے اسی طرح دوسری ولادت سے تیسری ولادت کو بھی سمجھ لیجئے کیونکہ لفظ کلما تکرار کا مقتضی ہے۔

(فصل) وينكح مبانته في العدة وبعدها لا المبانة بالثلاث لو حرة وبالثنتين لو امة

(فصل) اپنی بائنہ منکوحہ سے نکاح کر سکتا ہے عدت میں بھی اور عدت کے بعد بھی لیکن اگر آزاد کو تین اور باندی کو دو طلاقوں سے بائنہ کر دیا

حتى يطأها غيره ولو مراهقا بنكاح صحيح وتمضي عدته لا بملك يمين

تو نہیں کر سکتا یہاں تک کہ دوسرا اس سے وطی کرے گو نابالغ ہو صحیح نکاح کے ساتھ اور گزر جائے اس کی عدت نہ کہ ملک یمین سے

وكره بشرط التحليل وإن حلت للأول ويهدم الزوج الثاني ما دون الثلاث ولو أخبرت مطلقة الثلاث

اور مکروہ ہے حلالہ کرنے کی شرط کے ساتھ گو پہلے کیلئے حلال ہو جائے گی اور ختم کر دیتا ہے دوسرا شوہر تین سے کم طلاقوں کو اگر خبر دی تین طلاقوں والی عورت نے

بمضي عدته وعدة الزوج الثاني والمدة تحتمله له أن يصدقها إن غلب على ظنه صدقها

شوہر اول اور شوہر ثانی کی عدت گزرنے کی اور مدت بھی گنجائش رکھتی ہو تو شوہر اول کو تصدیق کرنا جائز ہے اگر اس کی سچائی کا ظن غالب ہو۔

حلالہ کے احکام

توضیح اللغۃ: مبانۃ وہ عورت جس کو طلاق بائن دی گئی ہو، مراہق قریب البلوغ، تحلیل دوسرے کیلئے حلال کرنا۔

تشریح الفقہ: قولہ وینکح الخ اگر کسی نے اپنی آزاد بیوی کو ایک یا دو طلاق سے بائنہ کر دیا یا اپنی باندی کو ایک طلاق دے کر بائنہ کر دیا تو وہ اس سے نکاح کر سکتا ہے عدت میں بھی اور عدت کے بعد بھی کیونکہ محل نکاح میں طلاقوں سے حلت زائل نہیں ہوئی بلکہ ایک یا دو طلاقوں سے بائنہ کیا جائے تو محلیت باقی ہے اور اگر آزاد کو تین طلاقیں دی ہوں یا باندی کو دو طلاقیں دے کر بائنہ کر دیا تو اب شوہر اس سے نکاح نہیں کر سکتا یہاں تک کہ کوئی دوسرا شخص اس سے نکاح صحیح کے ساتھ وطی کرے پھر طلاق دے اور اس کی عدت گزر جائے کیونکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره ملحوظ رہے کہ آیت میں طلاق سے مراد تیسری طلاق ہے جیسا کہ مراد لی ہے کیونکہ یہ حکم ان کے حق میں دو طلاقوں کے ذکر کے بعد ہے اور یہاں وطی کی شرط ہے کیونکہ نکاح کا اطلاق اسی پر ہوتا ہے تو کلام شرعی کو اسی پر محمول کرنا اولیٰ ہے لان الافادة خير من الاعادة نیز دخول کی شرط احادیث مشہورہ سے ثابت ہے جن سے زیادتی علی الکتاب جائز ہے چنانچہ حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی اس نے دوسرے شخص سے شادی کر لی اس نے دخول سے پہلے طلاق دے دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا وہ عورت شوہر اول کیلئے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک کہ شوہر ثانی شوہر اول کی طرح مزہ نہ چکھ لے۔ شوہر اول کے لئے حلال نہیں (۱) پھر یہ کہ شوہر ثانی کا وطی کرنا جمہور کے نزدیک شرط ہے اس کے بغیر اول کیلئے حلال نہ ہوگی جیسا کہ اس کی تائید کرتے ہیں اور حضرت سعید بن المسیب سے جو اس کے خلاف مروی ہے وہ کوئی قابل اعتنا نہیں کیونکہ وہ ضعیف ہے بلکہ ثابت ہے کہ انہوں نے رجوع کر لیا تھا پھر شوہر ثانی کا بالغ ہونا ضروری نہیں بلکہ مراہق سے بھی کام چل سکتا ہے بشرطیکہ وہ جماع کی قدرت رکھتا ہو یعنی شیخ الاسلام نے کہا کہ دس سال کی عمر کے ساتھ جس سے نکاح کیا گیا ہو شوہر ثانی کا دخول معتبر ہو گا۔

(۱) رواہ ...

[illegible]
[illegible]

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فائدہ

روح اول اور روح ثانی [illegible]

[illegible]

باب الإيلاء

[illegible]

وسقط اليمين لو حلف على أربعة أشهر وبقيت لو حلف على الأبد فلو نكحها ثانيا وثالثا ومضت المدتان

اور ساقط ہو جائے گی قسم اگر قسم کھائی ہو چار ماہ کی اور باقی رہے گی اگر قسم کھائی ہو ہمیشہ کی پس اگر نکاح کیا اس سے دوبارہ اور سہ بارہ اور گزر گئیں دونوں مدتیں

بلا فيء بانت بأخريين فلو نكحها بعد زوج آخر لم تطلق وإن وطئها كفر

بغیر رجوع کے تو بائنہ ہو جائے گی دو اور طلاقوں سے پس اگر نکاح کیا اس سے دوسرے شوہر کے بعد تو طلاق نہ ہوگی اور اگر وطی کی اس سے تو کفارہ دے

لبقاء اليمين ولا إيلاء فيما دون أربعة أشهر ولو قال والله لا أقربك شهرين وشهرين بعد هذين الشهرين فهو إيلاء

قسم کے باقی رہنے کی وجہ سے اور ایلاء نہیں ہے چار ماہ سے کم میں اور اگر کہا بخدا میں تیرے قریب نہ جاؤں گا دو ماہ اور دو ماہ ان دو مہینوں کے بعد تو یہ ایلاء ہے

ولو مكث يوما ثم قال والله لا أقربك شهرين بعد الشهرين الأولين لا ولو قال لا أقربك سنة إلا يوما

اور اگر ایک روز ٹھہر کر پھر کہا بخدا میں تیرے قریب نہیں آؤں گا دو ماہ پہلے دو ماہ کے بعد تو نہیں، اور اگر کہا تیرے قریب نہ آؤں گا ایک سال مگر ایک دن

أو قال بالبصرة والله لا أدخل مكة وهي بمكة وإن حلف بحج أو صوم أو صدقة أو عتق أو طلاق

یا بصرہ میں کہا بخدا میں مکہ میں داخل نہ ہوں گا اور بیوی مکہ میں ہے اور اگر قسم کھائی حج یا روزہ یا صدقہ یا آزادی یا طلاق کی

أو آلى من المطلقة الرجعية فهو مول ومن البائنة والأجنبية لا ومدة إيلاء الأمة شهران

یا ایلاء کیا مطلقہ رجعیہ سے تو وہ مولی ہے اور بائنہ اور اجنبیہ عورت سے ایلاء نہ ہوگا اور باندی کے ایلاء کی مدت دو ماہ ہے

وإن عجز المولي عن وطئها بمرضه أو مرضها أو بالرتق أو بالصغر أو ببعد مسافة

اور اگر عاجز ہو ایلاء کرنے والا وطی سے اپنی بیماری کی وجہ سے یا بیوی کی بیماری یا رتق یا کم سنی یا مسافت کی دوری کی وجہ سے

ففيؤه أن يقول فئت إليها فإن قدر في المدة ففيؤه بالوطء

تو اس کے رجوع کی صورت یہ ہے کہ کہے میں نے اس سے رجوع کر لیا اور اگر مدت میں قادر ہو گیا تو رجوع صرف وطی سے ہوگا

أنت علي حرام إيلاء إن نوى التحريم أو لم ينو شيئا وظهار إن نواه وكذب إن نوى الكذب

تو مجھ پر حرام ہے ایلاء ہے اگر حرام کرنے کی نیت کی یا کچھ نیت نہ کی اور ظہار ہے اگر ظہار کی نیت کی اور جھوٹ ہے اگر جھوٹ کی نیت کی

وبائنة إن نوى الطلاق وثلاث إن نواه والفتوى على أنه إذا قال لامرأته

اور طلاق بائن ہے اگر طلاق کی نیت کی اور تین طلاقیں ہیں اگر تین کی نیت کی اور فتویٰ اس پر ہے کہ جب اپنی بیوی سے کہے

أنت علي حرام والحرام عنده طلاق ولكن لم ينو الطلاق وقع الطلاق

کہ تو مجھ پر حرام ہے اور حرام اس کے نزدیک طلاق کے معنی میں ہے لیکن اس نے طلاق کی نیت نہیں کی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

احکام ایلاء کی تفصیل

توضیح اللغۃ: فیء رجوع، رتق عورت کی شرمگاہ کا بند ہونا، بعد مسافت دوری، صغر کم سنی۔

تشریح الفقہ: قولہ وسقط الیمین الخ اگر کسی شخص نے چار ماہ کی قسم کھائی اور چار ماہ گزر گئے تو عورت پر طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور قسم ساقط ہو جائے گی کیونکہ قسم ایک وقت خاص کے ساتھ موقت تھی جب وہ مدت گزر گئی تو قسم ختم ہو جائے گی، اگر ہمیشہ کی قسم کھائی تو طلاق ہو جانے کے باوجود قسم باقی رہے گی اور اس کے بعد پھر نکاح کیا تو دوبارہ ایلاء ہو جائے گا پس اگر رجوع نہ کیا اور مدت گزر گئی تو دوسری طلاق واقع ہو جائے گی، پھر تیسری بار نکاح کیا اور مدت گزر گئی تو تیسری طلاق بھی واقع ہو جائے گی، پھر دوسرے شوہر کے بعد نکاح

[illegible] چار ماہ [illegible] طلاق [illegible] آگیا اب [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] طلاق [illegible] ہے۔

قولہ ولا ایلاء الخ [illegible] چار ماہ [illegible] لقولہ تعالیٰ "للذین یؤلون من نسائہم تربص اربعۃ اشہر" [illegible] کا قول ہے کہ [illegible] چار ماہ سے کم [illegible] ہے۔

قولہ ولو قال واللہ لا اقربک الخ [illegible] (۱) ایک شخص نے کہا واللہ لا اقربک شہرین [illegible]
ایک [illegible] لا اقربک شہرین بعد شہرین [illegible] الاولی [illegible] کیونکہ یہاں
[illegible] چار ماہ [illegible]
چار ماہ ہیں۔ (۲) ایک شخص نے واللہ لا اقربک [illegible] لا یوما [illegible]
[illegible]
[illegible] مستحق [illegible]
[illegible] واللہ لا [illegible] ہے۔

قولہ ومن حلف [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] ہے۔

قولہ ان عنیت الخ ایک شخص نے اپنی بیوی [illegible]
[illegible]
[illegible]
انت الیہ [illegible] رجعت [illegible] مطلقۃ [illegible]
[illegible]
[illegible] امام [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] ختم ہوگیا [illegible] بالطلاق

قولہ انت علی حرام الخ ایک شخص نے بیوی سے کہا انت علی حرام [illegible]
[illegible] محرم [illegible] ما احل اللہ لک
[illegible] اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible] انت علی حرام
[illegible] انت علی حرام [illegible] ہے۔

بَابُ الْخُلْعِ

باب خلع کے بیان میں

هُوَ الْفَصْلُ مِنَ النِّكَاحِ وَالْوَاقِعُ بِهِ وَبِالطَّلَاقِ عَلَى مَالٍ طَلَاقٌ بَائِنٌ وَلَزِمَهَا الْمَالُ وَكُرِهَ لَهُ

خلع نکاح سے جدا ہونا ہے خلع سے اور مال کے عوض طلاق سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے اور عورت پر مال لازم ہوتا ہے اور مکروہ ہے شوہر کو

أَخْذُ شَيْءٍ إِنْ نَشَزَ وَإِنْ نَشَزَتْ لَا وَمَا صَلَحَ مَهْرًا صَلَحَ بَدَلَ الْخُلْعِ فَإِنْ خَالَعَهَا

کچھ لینا اگر نشوز اس کی طرف سے ہو اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو مکروہ نہیں اور جو چیز مہر بن سکتی ہے وہ بدل خلع بن سکتی ہے پس اگر عورت سے خلع کیا

أَوْ طَلَّقَهَا بِخَمْرٍ أَوْ خِنْزِيرٍ أَوْ مَيْتَةٍ وَقَعَ بَائِنٌ فِي الْخُلْعِ وَرَجْعِيٌّ فِي غَيْرِهِ مَجَّانًا كَخَالِعْنِي

یا اس کو طلاق دی شراب یا خنزیر یا مردار پر تو خلع کی صورت میں طلاق بائن واقع ہوگی اور غیر خلع میں رجعی واقع ہوگی مفت جیسے کہ

عَلَى مَا فِي يَدِي وَلَا شَيْءَ فِي يَدِهَا وَإِنْ زَادَتْ مِنْ مَالٍ أَوْ مِنْ دَرَاهِمَ رَدَّتْ مَهْرَهَا

کہا مجھ سے خلع کر اس پر جو میرے ہاتھ میں ہے حالانکہ اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے اور اگر کہا مال یا دراہم میں سے تو عورت اپنا مہر واپس کرے

أَوْ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ وَإِنْ خَالَعَهَا عَلَى عَبْدٍ آبِقٍ لَهَا عَلَى أَنَّهَا بَرِيئَةٌ مِنْ ضَمَانِهِ لَمْ تَبْرَأْ وَلَوْ قَالَتْ

یا تین درہم اور اگر شوہر نے عورت کے بھگوڑے غلام پر خلع کیا اس شرط پر کہ عورت اس کے ضمان سے بری ہے تو بری نہ ہوگی اور اگر عورت نے کہا

طَلِّقْنِي ثَلَاثًا بِأَلْفٍ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً فَلَهُ ثُلُثُ الْأَلْفِ وَبَانَتْ

مجھے ہزار کے عوض میں تین طلاقیں دے دے پس شوہر نے ایک طلاق دی تو اس کے لئے ہزار کا تہائی ہوگا اور عورت بائنہ ہو جائے گی

وَفِي عَلَى أَلْفٍ وَقَعَ رَجْعِيٌّ مَجَّانًا طَلِّقِي نَفْسَكِ ثَلَاثًا بِأَلْفٍ أَوْ عَلَى أَلْفٍ فَطَلَّقَتْ وَاحِدَةً

اور علی الف میں طلاق رجعی واقع ہوگی مفت اپنے آپ کو تین طلاقیں دیدے ہزار کے عوض یا ہزار پر پس عورت نے ایک طلاق دی

لَمْ يَقَعْ شَيْءٌ أَنْتِ طَالِقٌ بِأَلْفٍ فَقَبِلَتْ لَزِمَ وَبَانَتْ

تو کچھ واقع نہ ہوگا تجھ کو طلاق ہے ہزار کے عوض پس عورت نے قبول کیا تو ہزار لازم ہوگا اور وہ بائنہ ہو جائے گی

كَأَنْتِ طَالِقٌ وَعَلَيْكِ أَلْفٌ أَوْ أَنْتَ حُرٌّ وَعَلَيْكَ أَلْفٌ طَلُقَتْ وَعَتَقَ مَجَّانًا

تو طالق ہے اور تجھ پر ہزار ہیں یا تو آزاد ہے اور تجھ پر ہزار ہیں تو طلاق اور آزادی مفت ہو جائے گی۔

تشریح الفقہ قولہ باب الخلع الخ ایلاء کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی مصیبت عورت ہی کی طرف سے ہے اور خلع میں چونکہ مال ایک زائد شی ہے اس لئے اس کو بعد میں ذکر کیا ہے خلع لغۃً بمعنی ازالہ ہے خلعت النعل یعنی میں نے جوتا اتار دیا۔ اصطلاح میں ازالۂ ملک کو کہتے ہیں جو لفظ خلع یا اس کے ہم معنی الفاظ کے ساتھ مال کی شرط پر عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہے ملک نکاح کی قید سے نکاح فاسد میں خلع کرنا اسی طرح طلاق اور عدت کے بعد خلع کرنا خارج ہو گیا کیونکہ وہ ملک کا ازالہ نہیں ہے اگرچہ شوہر بیوی سے بحیثیت طلاق مال لے۔ حاصل یہ ہے کہ خلع بھی بحیثیت عورت کی طرف سے معاوضہ ہے کیونکہ طلاق عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہے۔ لفظ خلع کی قید سے طلاق بعوض مال خارج ہو گئی کیونکہ طلاق علی مال خلع نہیں۔ جیسے کہ بعد خلع کے تمام الفاظ سے مبارات وغیرہ بلفظ بیع و شراء داخل ہیں کیونکہ خلع کی طرح یہ بھی معتبر ہیں۔ مصنف نے خلع کی تعریف "هو الفصل من النکاح" کے ساتھ کی ہے جو صرف مختصر ہے۔ یہ تعریف جنس کی ہے اسی واسطے کہ مصنف کی تعریف طلاق بعوض مال سے صادق آتی ہے حالانکہ وہ خلع نہیں اس لئے بعض شراح نے کہا ہے کہ یہ

[illegible]

قوله [illegible] الخ [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

وصح شرط الخيار لها في الخلع لا له طلقتك امس بالف فلم تقبلي وقالت

اور صحیح ہے خیار شرط عورت کے لئے خلع میں نہ کہ شوہر کے لئے میں نے تجھے کل ہزار کے بدلہ میں طلاق دی مگر تو نے قبول نہ کیا عورت نے کہا

قبلت صدق ويسقط الخلع والمبارأة كل حق لكل واحد على الآخر

قبول کیا تھا تو شوہر کی تصدیق ہوگی اور ساقط کر دیتا ہے خلع اور مبارات ہر حق کو جو ہر ایک کا دوسرے پر ہو

بالنكاح حتى لو خالعها او بارأها بمال معلوم كان للزوج ما سمى له

حقوق نکاح سے یہاں تک کہ اگر شوہر نے عورت سے خلع یا مبارات کی کسی مال معلوم کے عوض تو شوہر کے لئے وہی ہے جو عورت نے مقرر کیا ہے

ولم يبق لاحدهما قبل صاحبه دعوى في المهر مقبوضا كان او غير مقبوض قبل الدخول بها

اور کسی ایک کے لئے دوسرے پر دعویٰ مہر کا باقی نہ رہے گا مہر مقبوض ہو یا غیر مقبوض قبل دخول ہو یا بعد، اور جب

او بعده ولو خالع الأب صغيرته بمالها لم يجز عليها وطلقت

باپ نے اپنی صغیرہ کا خلع اس کے شوہر سے اس کے مال کے عوض کیا تو جائز نہ ہوگا صغیرہ پر اور طلاق پڑ جائے گی

ولو بالف على انه ضامن طلقت والالف عليه

اور اگر ہزار کے عوض خلع کرے اس شرط پر کہ وہ ضامن ہے تو طلاق پڑ جائے گی اور ہزار درہم باپ پر لازم ہوں گے۔

بقیہ احکام خلع

تشریح الفقہ: قولہ وصح الخ اگر عقد خلع میں خیار شرط عورت کیلئے ہو تو امام صاحب کے نزدیک صحیح ہے اور مرد کیلئے ہو تو صحیح نہیں۔ صاحبین کے نزدیک دونوں کیلئے صحیح نہیں مثلاً شوہر نے بیوی سے کہا انت طالق بالف علی انک بالخیار ثلثة ایام اور عورت نے اس کو قبول کر لیا تو امام صاحب کے نزدیک شرط صحیح ہے اور اگر شوہر نے یوں کہا انت طالق بالف علی انی بالخیار تو صحیح نہیں۔ مدت گزرنے سے پہلے اگر عورت اس کو رد کر دے تو باطل ہو جائے گا ورنہ طلاق ہو جائے گی۔ صاحبین کے نزدیک دونوں صورتوں میں شرط باطل ہے پس طلاق بھی واقع ہوگی اور مال بھی واجب ہوگا کیونکہ یہ عقد معاوضہ کے بعض تصرفات جیسا ہے اور یمین کے تصرفات میں خیار شرط نہیں ہوتا۔ امام صاحب کے نزدیک عورت کی جانب سے خلع بیع کی طرح ہے یہاں تک کہ اگر عورت رجوع کرنا چاہے تو رجوع کر سکتی ہے اس لئے خلع میں عورت کیلئے خیار شرط صحیح ہے۔

قولہ طلقتک امس الخ شوہر نے بیوی سے کہا میں نے کل تجھے ایک ہزار کے عوض طلاق دی مگر تو نے قبول نہ کیا اور عورت نے کہا میں نے قبول کر لیا تھا تو اس صورت میں شوہر کی تصدیق کی جائے گی کیونکہ کسی نے اس غلام کو کل بیچ دیا تھا اور مشتری نے کہا میں نے قبول کیا تھا تو یہاں مشتری کی تصدیق کی جائے گی۔ وجہ یہ ہے کہ شوہر کی جانب سے طلاق یا مال تعلیق ہے اور بیوی کی جانب سے معاوضہ پس عورت مال کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر منکر ہے اس لئے شوہر کا قول معتبر ہوگا اور بیع کا اقرار کر لینا قبولیت کا اقرار کر لینا ہے کیونکہ بیع بغیر قبول کے نہیں ہوتی۔

قولہ ویسقط الخ مبارات مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی ایک دوسرے سے بری ہونا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ بیوی نے شوہر سے کہا میں نے اپنے مال کے بدلے تجھ کو بری کر دیا خلع اور مبارات دونوں میں سے ہر ایک سے

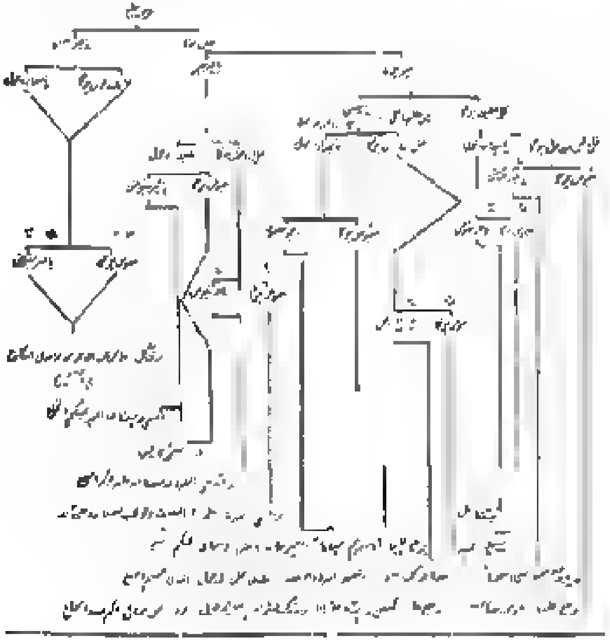

باب الظہار

باب ظہار کے بیان میں

[illegible]

قولہ حرم وطئہا الخ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے "انت علی کظہر امی" [illegible] جب تک ظہار کا کفارہ ادا نہ کرے [illegible] بیوی کے ساتھ [illegible] حرام ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک روایت ہے [illegible] حرام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ...

قولہ [illegible] [illegible] [illegible] کفارہ [illegible] ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کے بعد [illegible] کفارہ [illegible] آنحضرت صلعم نے [illegible] [illegible] کفارہ [illegible] [illegible] [illegible] "حتی یستغفر اللہ ویکفر" [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

قولہ [illegible] [illegible] ظہار [illegible] [illegible] کفارہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔

قولہ [illegible] اگر کوئی شخص "انت علی" [illegible] [illegible] ظہار [illegible] [illegible] [illegible]۔

قولہ [illegible] اگر کوئی شخص "انت علی حرام کظہر امی" [illegible] [illegible] [illegible] امام صاحب [illegible] [illegible]۔

[illegible] ظہار [illegible] بیوی سے [illegible] امام مالک کے یہاں [illegible] [illegible] [illegible]۔

قولہ [illegible] ایک شخص کے [illegible] بیوی [illegible] "انت علی کظہر امی" [illegible] ظہار [illegible] کفارہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قسم [illegible] کفارہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

وهو تحرير رقبة ولم يجز الأعمى ومقطوع اليدين أو إبهاميهما أو الرجلين والمجنون والمدبر

(فصل) کفارہ ظہار آزاد کرنا ہے ایک غلام کو اور نہیں جائز ہے نابینا اور وہ جس کے دونوں ہاتھ یا دونوں انگوٹھے یا دونوں پاؤں کٹے ہوئے ہوں اور دیوانہ اور مدبر اور

وأم الولد والمكاتب الذي أدى شيئا وإن لم يؤد شيئا أو اشترى قريبه ناويا بالشراء الكفارة أو حرر نصف عبده

ام ولد اور وہ مکاتب جس نے کچھ ادا کر دیا ہو اور اگر کچھ ادا نہیں کیا یا کسی نے اپنے قریبی رشتہ دار کو بہ نیت کفارہ خریدا یا اپنا نصف غلام کفارہ کی طرف سے

عن كفارته ثم حرر باقيه عنها صح وإن حرر نصف عبد مشترك وضمن باقيه

آزاد کیا پھر نصف باقی کو بھی کفارہ کی طرف سے آزاد کر دیا تو صحیح ہے اور اگر مشترک غلام کا نصف آزاد کیا اور باقی کا ضامن ہو گیا

أو حرر نصف عبده ثم وطئ التي ظاهر منها ثم حرر باقيه لا فإن لم يجد ما يعتق

یا اپنا نصف غلام آزاد کیا پھر وطی کر لی اس عورت سے جس سے ظہار کیا تھا پھر باقی کو آزاد کیا تو صحیح نہیں پس اگر نہ پائے غلام جس کو آزاد کرے تو

صام شهرين متتابعين ليس فيهما رمضان وأيام منهية فإن وطئها فيهما ليلا عامدا أو يوما ناسيا أو أفطر استأنف

روزہ رکھے دو ماہ مسلسل کہ ان میں رمضان اور ایام منہیہ نہ ہوں اگر ان دو ماہ میں رات کو قصداً یا دن کو بھول کر وطی کر لی یا روزہ توڑ دیا تو از سر نو

الصوم ولم يجز للعبد إلا الصوم وإن أطعم أو أعتق عنه سيده فإن لم يستطع الصوم

روزے رکھے اور نہیں جائز ہے غلام کے لئے مگر روزہ اگرچہ کھلا دے یا آزاد کر دے اس کی طرف سے اس کا آقا پس اگر روزہ کی طاقت نہ ہو

أطعم ستين فقيرا كالفطرة أو قيمته فإن أمر غيره أن يطعم عنه من ظهاره ففعل

تو ساٹھ مسکینوں کو کھلائے فطرہ کی طرح یا اس کی قیمت دے اگر کسی کو امر کیا کہ میرے ظہار کی طرف سے کھانا کھلا دے اور اس نے کھلا دیا

صح وتصح الإباحة في الكفارات والفدية دون الصدقات والعشر

تب بھی کافی ہے اور جائز ہے اباحت کفارات میں اور فدیہ میں نہ کہ صدقات اور عشر میں

کفارۂ ظہار کا بیان

تشریح الفقہ: قولہ وھو تحریر رقبۃ الخ کفارہ ظہار ایک غلام آزاد کرنا ہے جس میں احناف کے نزدیک مسلم و کافر صغیر و کبیر مذکر و مؤنث سب برابر ہیں امام شافعی کے نزدیک کافر غلام آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوگا کیونکہ کفارہ اللہ کا حق ہے پس اس کو اللہ کے دشمن پر صرف کرنا جائز نہ ہوگا جیسے زکوٰۃ کا مال دشمن خدا پر صرف کرنا جائز نہیں ہماری دلیل یہ ہے کہ آیت میں لفظ رقبہ مطلق ہے جس کا مصداق وہ ذات ہے جو ہر اعتبار سے مملوک ہو اور یہ چیز رقبہ کافرہ میں موجود ہے باقی ان کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ ... کا حق ادا ہو ... عتق کا مقصد یہ ہے کہ شخص اپنے آقا کی خدمات سے سبکدوش ہو کر مولائے حقیقی کی اطاعت میں لگ جائے اب اگر وہ کفر ہی پر ثابت رہتا ہے تو یہ اس کے سوء اختیار پر محمول ہوگا۔

قولہ ولم یجز الخ کفارہ میں ایسے غلام کا آزاد کرنا کافی نہ ہوگا جس کی جنس منفعت بالکل فوت ہو گئی ہو جیسے نابینا جس کو بالکل نہ دکھائی دیتا ہو یا اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے ہوں یا دونوں انگوٹھے کٹے ہوئے ہوں وغیرہ وغیرہ یا مدبر ام ولد اور وہ مکاتب جس نے بدل کتابت کا کچھ حصہ ادا کر دیا ہو اس کو آزاد کرنا بھی کافی نہ ہوگا کیونکہ ... حق ہو چکے ہیں ... تحریر رقبہ مطلق ہے۔

قولہ فان لم یؤد الخ یہاں سے ... تک تین مسئلے ذکر کئے ہیں اول اگر کفارہ ظہار میں ایسا مکاتب غلام آزاد کیا جس نے بدل کتابت ادا نہیں کیا تھا تو ہمارے نزدیک صحیح ہے امام زفر اور امام شافعی کے نزدیک صحیح نہیں کیونکہ وہ عقد کتابت کی وجہ سے ... مستحق ہو گیا ہم یہ کہتے ہیں کہ ... ہوتا ...

[illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

تنبیہ [illegible]

قوله [illegible]

[illegible] ۳۴۱ [illegible]

[illegible] واحد [illegible]

[illegible]

[illegible] ولا يستأنف لو [illegible] في خلال الأيام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قوله ولو [illegible]

[illegible]

قوله وعن [illegible]

[illegible]

قوله ولو [illegible]

[illegible]

بَابُ اللِّعَانِ

باب لعان کے بیان میں

هي شهادات مؤكدات بالأيمان مقرونة باللعن ... قائمة مقام حد القذف في حقه ومقام حد الزنا

[illegible]

فإن لم يصلح شاهدا حد وإن صلح وهي ممن لا يحد قاذفها

اور اگر شوہر اہل شہادت نہ ہو تو اس پر حد لگائی جائے گی اور اگر شوہر گواہی کی صلاحیت رکھتا ہو لیکن عورت ایسی ہو کہ جس پر تہمت لگانے والے کو حد

فلا حد عليه ولا لعان وصفته ما نطق به النص فإن التعنا بانت بتفريق الحاكم

نہ لگائی جاتی ہو تو اس پر نہ حد ہے نہ لعان، اور لعان کا طریقہ وہ ہے جو قرآن میں مذکور ہے پس جب دونوں لعان کر چکیں تو عورت حاکم کی تفریق سے بائنہ ہو جائے گی

وإن قذف بولد نفى نسبه وألحقه بأمه فإن كذب نفسه حد

اور اگر بچہ سے متعلق تہمت لگائی تو اس کا نسب نفی کر کے ماں کے ساتھ ملحق کر دے اور اگر اس کے بعد اپنی تکذیب کی تو حد لگائی جائے گی

وله أن ينكحها وكذا إن قذف غيرها فحد أو زنت فحدت

اور دوبارہ اس سے نکاح کر سکتا ہے اسی طرح اگر کسی غیر کو تہمت لگائی اور اس پر حد جاری ہوئی یا عورت نے زنا کیا اور اس کو حد لگی

ولا لعان بقذف الأخرس ونفي الحمل وتلاعنا بزنيت وهذا الحمل منه

اور گونگے کی تہمت سے لعان نہیں ہوتا اور حمل کی نفی کرنے سے، اور جب دونوں لعان کریں اس قول سے کہ تو نے زنا کیا اور یہ حمل اسی سے ہے

ولم ينف الحمل ونفى الولد عند التهنئة وابتياع آلة الولادة صح وبعده لا

اور حمل کی نفی نہیں کی اور اگر کسی نے بچہ کی مبارکبادی کے وقت یا اسباب ولادت کی خریداری کے وقت نفی کی تو صحیح ہے اور اس کے بعد نہیں

ولاعن فيهما وإن نفى أول التوأمين وأقر بالثاني حد

اور لعان کرے دونوں صورتوں میں اور اگر جڑواں بچوں میں سے اول کی نفی کی اور دوسرے کا اقرار کیا تو حد لگائی جائے گی

وإن عكس لاعن وثبت نسبهما فيهما

اور اگر عکس ہو تو لعان کرے اور سب دونوں صورتوں میں ثابت ہو گا۔

تشریح الفقہ: قولہ فإن لم یصلح الخ اگر شوہر غلام یا کافر ہونے کی وجہ سے شہادت کی اہلیت نہ رکھتا ہو [illegible] اور بیوی پر تہمت لگائے [illegible] کا فر تھا اس کے بعد عورت مسلمان ہو گئی اور شوہر [illegible] وجہ سے [illegible] شوہر [illegible] القذف ہے تو شوہر پر حد جاری کی جائے گی کیونکہ جب اس کی جانب سے لعان متعذر ہو گیا تو موجب اصلی یعنی حد کی طرف رجوع کیا جائے گا اور اگر شوہر اہل شہادت ہو [illegible] اہل شہادت میں سے نہ ہو [illegible] باندی یا کافرہ یا محدودۃ القذف یا [illegible] ہو تو شوہر پر حد جاری نہ ہوگی کیونکہ عورت محصنہ نہیں ہے [illegible] اہل شہادت میں سے نہیں ہے۔

قولہ فإن التعنا الخ جب دونوں میں سے ہر ایک لعان کر چکے تو قاضی ان میں تفریق کر دے گا اور تفریق قاضی سے [illegible] امام زفر فرماتے ہیں کہ محض لعان ہی سے فرقت واقع ہو جاتی ہے [illegible] مشہور روایت [illegible] امام احمد سے مروی ہے کیونکہ حضور صلعم کا ارشاد ہے کہ لعان کرنے والوں میں کبھی اجتماع نہیں ہو سکتا (۱)۔ ہماری دلیل حضرت سہل بن سعد کی حدیث ہے جس کے آخر میں عویمر عجلانی کا قول ہے۔ کذبت علیہا یا رسول اللہ [illegible] کہ اگر میں اس کو روکے رکھوں [illegible] جواستدلال یہ ہے کہ عویمر نے آنحضرت صلعم کے پاس لعان کے بعد کہا کذبت علیہا یا رسول اللہ [illegible] اگر محض لعان سے فرقت ہو جاتی تو آپ ضرور رد کر دیتے۔

فائدہ: تفریق میں قاضی کی [illegible] اور کہاں نہیں ہوتی؟ ان جگہوں کو بعض علماء نے ان اشعار میں جمع کیا ہے۔

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible] على الاطلاق
[illegible]
[illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

بَابُ الْعِنِّيْنِ وَغَيْرِهِ

باب نامرد وغیرہ کے بیان میں

هُوَ مَنْ لَا يَصِلُ إِلَى النِّسَاءِ أَوْ يَصِلُ إِلَى الثَّيِّبِ دُوْنَ الْأَبْكَارِ وَلَوْ وَجَدَتْ زَوْجَهَا

نامرد وہ ہے جو عورتوں تک نہ پہنچ سکے یعنی صحبت نہ کر سکے یا ثیبہ تک پہنچے نہ کہ کنواریوں تک اگر ایک عورت نے اپنے شوہر کو

مَجْبُوْبًا فُرِّقَ فِي الْحَالِ وَلَوْ عِنِّيْنًا أَوْ خَصِيًّا أُجِّلَ سَنَةً فَإِنْ وَطِئَ

مقطوع الذکر پایا تو فی الحال تفریق کر دی جائے گی اور اگر نامرد یا خصی ہو تو ایک سال کی مہلت دی جائے گی پس اگر وطی کر لی تو

وَإِلَّا بَانَتْ بِالتَّفْرِيْقِ إِنْ طَلَبَتْ وَلَوْ قَالَ وَطِئْتُ وَأَنْكَرَتْ

ورنہ عورت قاضی کی تفریق سے بائنہ ہو جائے گی بشرطیکہ وہ طلب کرے اور اگر شوہر کہے کہ میں نے وطی کی اور عورت انکار کرے

وَقُلْنَ هِيَ بِكْرٌ خُيِّرَتْ وَإِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا صُدِّقَ بِحَلِفِهِ

اور عورتیں کہیں کہ وہ باکرہ ہے تو عورت کو اختیار دیا جائے گا اور اگر وہ ثیبہ ہو تو شوہر کی تصدیق کی جائے گی اس کی قسم کے ساتھ

وَإِنِ اخْتَارَتْهُ بَطَلَ حَقُّهَا وَلَمْ يُخَيَّرْ أَحَدُهُمَا بِعَيْبٍ

اور اگر عورت نے شوہر کو اختیار کر لیا تو عورت کا حق باطل ہو جائے گا اور کسی ایک کو بھی اختیار نہ ہوگا عیب کی وجہ سے

توضیح اللغۃ: عنین [illegible] مجبوب [illegible] خصی [illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ: قولہ باب [illegible]

[illegible]

قولہ وجدت الخ [illegible]

[illegible]

فائدہ: [illegible]

[illegible]

قولہ ولو قال وطئت الخ [illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

بَابُ الْعِدَّةِ

باب عدت کے بیان میں

[illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

قولہ [illegible]

وثلاثة اشهر لو لم تحض وللموت اربعة اشهر وعشر وللامة قرءان

اور تین ماہ ہیں اگر اس کو حیض نہ آتا ہو اور موت کیلئے چار ماہ دس دن ہیں اور باندی کی عدت دو حیض ہیں

ونصف المقدر وللحامل وضعه ولزوجة الفار ابعد الاجلين

اور مقررہ مدت کا نصف ہے اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اور زوجۂ فار کی عدت دونوں میں سے بعید ہے

ومن اعتقت في عدة رجعي لا بائن والموت كالحرة

اور جو عورت آزاد ہو جائے طلاق رجعی کی عدت میں نہ کہ بائن اور موت کی اس کا حکم حرہ جیسا ہے۔

عدت وفات کا بیان

تشریح الفقہ قولہ والثلاثۃ الخ عورت کو کم سنی یا زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین ماہ ہے لقولہ تعالیٰ "واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتہن ثلاثۃ اشہر" یا کم عمری کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو کیونکہ دو سال کی بچی اور بڑی عمر والی کی عدت بھی یہی ہے لقولہ تعالیٰ واللائی لم یحضن۔

فائدہ: [illegible] ایسی کوئی مدت مقرر نہیں بلکہ جس عمر میں حیض آنا بند ہو جائے اسی عمر کا اعتبار ہے [illegible] مختلف اقوال ہیں [illegible] ۵۰ سال [illegible] ۶۰ سال [illegible] ۷۰ سال [illegible] سے مروی ہے کہ آپ نے [illegible] عورتوں کے حق میں یہی مدت کی ہے [illegible] ۵۵ سال یہ قول محمد بن مقاتل رازی کا ہے [illegible] حضرت عائشہ سے مروی ہے صاحب [illegible] کہا ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے ھکذا نص القہستانی عن المضمرات [illegible] کے [illegible] آئندہ کا حکم لگایا جائے گا۔

قولہ وللموت الخ اگر عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہو تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے عورت مدخول بہا ہو یا غیر مدخول بہا، صغیرہ ہو یا کبیرہ، مسلمہ ہو یا کتابیہ لقولہ تعالیٰ "والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا" اور حضور صلعم کا ارشاد ہے کہ "جو عورت اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کیلئے حلال نہیں کہ [illegible] [illegible] اپنے شوہر کے کہ اس پر چار ماہ دس دن سوگ منائے" (متفق علیہ) امام مالک فرماتے ہیں کہ اگر عورت [illegible] [illegible] حیض آ جائے [illegible] حدیث مذکور ان پر حجت ہے۔

قولہ وللامۃ الخ اگر باندی کو حیض آتا ہو تو اس کی عدت دو حیض ہیں کیونکہ حضور صلعم کا ارشاد ہے "طلاق الامۃ تطلیقتان وعدتہا حیضتان" (۱) [illegible] [illegible] [illegible] لجعلتہا حیضۃ ونصفا" (۲) [illegible] [illegible] [illegible]

قولہ وللحامل الخ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے [illegible] لقولہ تعالیٰ "واولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن" حضرت علی و ابن عباس سے مروی ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ومن عاد دمها بعد الأشهر استأنفت بالحيض والمنكوحة نكاحاً فاسداً والموطوءة بشبهة

اور جس عورت کو خون آنے لگے مہینوں سے عدت گزارنے کے بعد تو حیض سے از سر نو عدت گزارے اور جس عورت کا نکاح فاسد ہوا ہو اور جس سے وطی بالشبہ ہوئی ہو

وأم الولد الحيض للموت وغيره وزوجة الصغير الحامل عند موته وضعه

اور ام ولد کی عدت حیض ہیں موت وغیرہ میں اور نابالغ کی بیوی کی عدت جو اس کی موت کے وقت حاملہ ہو وضع حمل ہے

والحامل بعده الشهور ولا نسب فيهما ولم تعتد بحيض طلقت فيه وتجب

اور موت کے بعد حاملہ کی عدت مہینے ہیں اور دونوں صورتوں میں نسب ثابت نہ ہوگا اور شمار نہ کرے اس حیض کو جس میں طلاق دی گئی ہے اور واجب ہوگی

أخرى بوطء المعتدة بشبهة وتداخلتا والمرئي منهما

دوسری عدت معتدہ سے وطی بالشبہ کرنے سے اور دونوں عدتیں متداخل ہو جائیں گی اور جو خون آئے گا وہ دونوں سے شمار ہوگا

وتتم الثانية إن تمت الأولى ومبدأ العدة بعد الطلاق والموت والنكاح الفاسد عقيب التفريق أو العزم

اور پوری کرے گی دوسری عدت اگر پہلی پوری ہو گئی اور عدت کا آغاز طلاق اور موت کے بعد سے ہوتا ہے اور نکاح فاسد میں تفریق یا ترک

على ترك وطئها وإن قالت مضت عدتي وكذبها الزوج فالقول لها مع الحلف

وطی کے عزم کے بعد سے ہوتا ہے اور اگر عورت نے کہا کہ میری عدت گزر گئی اور شوہر نے اس کی تکذیب کی تو قول عورت کا معتبر ہوگا قسم کے ساتھ

ولو نكح معتدته وطلقها قبل الوطء وجب مهر تام وعدة مبتدأة ولا عدة على ذمية

اگر نکاح کیا اپنی معتدہ سے اور طلاق دی وطی سے پہلے تو پورا مہر اور مستقل عدت واجب ہوگی اور طلاق دی ذمیہ کو تو اس پر عدت نہیں ہے

احکام عدت کی تفصیل

تشریح الفقہ قولہ ومن عاد الخ آئسہ نے مہینوں سے عدت گزار دی پھر اس کو حیض کا خروج ہو گیا تو اس کی مہینوں کی عدت باطل ہوگی اور از سر نو حیضوں کے حساب سے عدت گزارے گی کیونکہ عدت بالحیض اصل ہے اور عدت بالاشہر بدل اور بدل سے حصول مقصود کے لئے شرط ہے کہ اصل تا اختتام حیات حاصل نہ ہو سکا ہو۔ لیکن آئسہ کے بعد جب پھر حیض آیا تو اس سے عدت بالاشہر کا بدل ہونا باطل ہو گیا۔

فائدہ: آئسہ کے حیض لوٹنے کے بارے میں چند اقوال ہیں۔ بعض نے کہا کہ خون مطلق معتبر ہے مگر حضرت علامہ شامی نے ایک قول نقل کیا ہے کہ یہ عدت بالاشہر کے منافی نہیں۔ بعض نے کہا کہ خون کثرت بہاؤ کے ساتھ ہو اور خالص سرخ یا سیاہ رنگ کا ہو اگر زرد یا سبز یا مٹیالا ہو تو حیض نہیں۔ بعض نے کہا کہ اگر عادت کے مطابق خون آیا تو معتبر ہوگا ورنہ نہیں۔ بعض نے کہا عدت پوری ہونے سے پہلے آئے تو معتبر ہے اور بعد میں آئے تو معتبر نہیں۔ یہی قول زیادہ صحیح ہے۔

قولہ بعد الاشہر الخ آئسہ کے لئے عدت بالاشہر پوری ہونے کی قید اس لئے ہے کہ اگر عدت کے مہینے پورے ہونے کے بعد خون آیا تو عدت بالاشہر باطل ہو جائے گی اور اس کو حیض سے عدت گزارنی ہوگی۔ صاحب ہدایہ اور فتح القدیر نے یہی کہا ہے۔ صاحب ہدایہ نے نہایہ کی عبارت کو بیان فرمایا ہے کہ مطلقہ عدت باطل ہو جائے گی۔ اور اسبیجابی نے کہا کہ یہ قول ضعیف ہے۔ صاحب جوہرہ نے کہا کہ عدت پوری ہونے سے پہلے خون آئے تو عدت باطل ہوگی اور بعد میں آئے تو باطل نہ ہوگی۔ صاحب فتح القدیر نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس قول کی بنا پر بحر الرائق میں ہے کہ اس کی تصحیح میں اختلاف ہے اور عدت باطل ہو جانے کا قول اکثر علماء کے نزدیک مختار ہے جس میں ہدایہ کی تائید ہے کہ عدت باطل ہو جائے گی اور اس کی روایات

[illegible]

قوله و منكوحة الغير [illegible]

[illegible]

قوله و رجعة [illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

[illegible]

فصل [illegible] بترك [illegible] الطيب [illegible] والكحل والدهن الا [illegible]

[illegible]

[illegible] ولبس المعصفر والمزعفر [illegible]

[illegible]

ولا تخطب معتدة وصح التعريض ولا تخرج معتدة الطلاق من بيتها ومعتدة الموت تخرج

معتدہ کو نکاح کا پیغام دینا جائز نہیں اور تعریض جائز ہے اور طلاق کی معتدہ اپنے گھر سے نہ نکلے اور موت کی عدت والی نکل سکتی ہے

يوما وبعض الليل وتعتدان في بيت وجبت فيه إلا أن تخرج أو ينهدم

دن میں اور رات کے کچھ حصہ میں اور دونوں اسی گھر میں عدت گذاریں جس میں عدت واجب ہوئی ہے الا یہ کہ نکال دی جائے یا وہ منہدم ہو جائے

ولو بانت أو مات عنها زوجها في سفر وبينها وبين مصرها أقل من ثلثة أيام رجعت إليه ولو ثلثة

اگر سفر میں بائنہ ہو گئی یا اس کا شوہر مر گیا اور اس کے اور اس کے شہر کے درمیان تین دن سے کم کی مسافت ہے تو شہر کو لوٹ آئے اور اگر تین دن ہوں تو

رجعت أو مضت معها ولي أو لا ولو في مصر تعتد ثمة ثم تخرج بمحرم

لوٹ آئے یا چلی جائے اس کے ساتھ ولی ہو یا نہ ہو اور اگر کسی شہر میں ہو تو وہیں عدت گذارے پھر محرم کے ساتھ نکلے

شوہر کے مرنے پر عورت کے سوگ منانے کا بیان

تشریح الفقہ: قولہ تحد الخ [illegible] شوہر کے مرنے پر سوگ [illegible] (حداد) [illegible] عورت کے سبب سے زینت ترک کرے [illegible] طلاق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible].

قولہ [illegible] [illegible] شوہر کے انتقال پر [illegible] خوشبو [illegible] مہندی اور [illegible] کے استعمال کو ترک کرے [illegible] [illegible] [illegible].

قولہ ولا تخطب [illegible] [illegible] [illegible] ارشاد ہے ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب اجله [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حضرت ابن عباس [illegible].

قولہ ولا تخرج [illegible] [illegible] [illegible] عدت پوری کرے لقولہ تعالیٰ ولا تخرجوهن من بيوتهن ولا يخرجن الا ان يأتين بفاحشة مبينة [illegible] [illegible] [illegible].

بَابُ ثُبُوتِ النَّسَبِ

باب نسب ثابت ہونے کے بیان میں

ومن قال إن نكحتها فهي طالق فنكحها فولدت لستة أشهر مذ نكحها لزمه نسبه

جس شخص نے کہا کہ اگر میں اس عورت سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے پھر اس سے نکاح کیا اور چھ ماہ بعد اس کے بچہ ہوا تو اس کا نسب

ومهرها ويثبت نسب ولد معتدة الرجعي وإن ولدت لأكثر من سنتين

اور عورت کا مہر لازم ہوگا اور ثابت ہوگا نسب اس عورت کے بچہ کا جو طلاق رجعی کی عدت میں ہو اگرچہ وہ دو سال سے زائد میں بچہ جنے

ما لم تقر بمضي العدة وكانت رجعة في الأكثر منهما لا في الأقل منهما

جب تک کہ عورت عدت گزرنے کا اقرار نہ کرے اور یہ ولادت رجعت ہوگی دو سال سے زائد میں نہ کہ دو سال سے کم کی صورت میں

تشریح الفقہ قولہ باب الخ عدت کی اقسام اور عدت کے احکام بیان کرنے کے بعد ثبوت نسب کو بیان کر رہے ہیں کیونکہ نسب کس صورت میں ثابت ہوگا اور کس صورت میں نہیں ہوگا یہ باب جس کے آثار میں سے ہے اس لئے اس کو عدت کے بعد ذکر کرنا مناسب ہے۔

قولہ من قال الخ ایک شخص نے کہا کہ اگر میں فلاں عورت سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے پھر اس سے نکاح کیا اور نکاح سے چھ ماہ بعد عورت کے بچہ پیدا ہوا تو بچہ کا نسب اس سے ثابت ہوگا اور مہر کی ادائیگی بھی لازم ہوگی اس لئے کہ عورت اس کی فراش ہے اور حمل کا وقوع نکاح کی حالت میں ہی متصور ہے کیونکہ ممکن ہے کہ حالت نکاح ہی میں وطی ہوئی ہو اور بچہ اس کے ساتھ ہی واقع ہوا ہو ثبوت نسب کے لئے اتنا ہی کافی ہے جس طرح طلاق کے وقوع کے لئے ہے کہ جب نسب ثابت ہو گیا تو وطی متحقق ہوئی اور مہر لازم ہو گیا۔

قولہ ویثبت الخ مطلقہ رجعیہ نے جب تک عدت گزرنے کا اقرار نہ کیا ہو اس وقت تک اس کے بچہ کا نسب ثابت کیا جاتا ہے گو بچہ دو سال بعد پیدا ہوا ہو اس کی دو صورتیں ہیں اول یہ کہ بچہ دو سال سے کم میں پیدا ہو دوم یہ کہ دو سال سے زائد میں پیدا ہوا ہو پہلی صورت میں بچہ ثابت النسب ہوگا اور اس صورت میں شوہر رجعت کرنے والا نہیں ہوگا کیونکہ ممکن ہے کہ حمل طلاق سے پہلے کا ہو اور دوسری صورت میں بچہ ثابت النسب ہوگا اور شوہر رجعت کرنے والا ہوگا کیونکہ یہ حمل طلاق کے بعد کا ہے اور طلاق کے بعد عدت میں وطی کرنے سے رجعت ہو جاتی ہے جب تک عورت عدت کے ختم ہونے کا اقرار نہ کرے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ عورت ممتدۃ الطہر ہو اور اس کی عدت طویل ہو گئی ہو اس لئے شوہر کو رجعت کرنے والا قرار دیا جائے گا۔

والمبتوتة لأقل منهما وإلا لا إلا أن يدعيه والمراهقة لأقل من تسعة أشهر

اور مطلقہ بائنہ کے بچہ کا نسب دو سال سے کم میں ثابت ہوگا ورنہ نہیں مگر یہ کہ شوہر دعویٰ کرے اور مراہقہ کے بچہ کا نسب نو ماہ سے کم میں

وإلا لا والموت لأقل منهما والمقرة بمضيها لأقل من ستة أشهر

ثابت ہوگا ورنہ نہیں اور معتدۃ الوفات کے بچہ کا نسب دو سال سے کم میں ثابت ہوگا اور عدت گزرنے کا اقرار کرنے والی کے بچہ کا نسب چھ ماہ سے

من وقت الاقرار ولأنه لا [illegible] والمعتدة اذا جحدت ولادتها [illegible]

گزرنے کے بعد ثابت ہوگا [illegible] اور اگر معتدہ نے بچہ کی ولادت کا انکار کیا تو اس کا نسب [illegible] مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں [illegible]

رجلين او رجل وامرأتين او حبل ظاهر او [illegible] من قبل الزوج [illegible] تصديق [illegible] ستة اشهر فصاعدا [illegible] سكت

شہادت سے یا حمل ظاہر ہو یا شوہر کے اقرار [illegible] سے ثابت ہوگا [illegible]

وان جحد شهادة امرأة على الولادة [illegible] ثم اختلفا فقالت

اور اگر شوہر [illegible] ولادت پر ایک عورت کی شہادت سے ثابت ہوگا [illegible] پھر دونوں میں اختلاف ہوا [illegible]

تزوجتني منذ ستة اشهر [illegible] لاقل فالقول لها وهو ابنه [illegible]

کہا تم نے مجھ سے چھ ماہ سے [illegible] تو عورت کا قول معتبر ہوگا اور بچہ شوہر کا ہوگا [illegible] طلاق

بولادتها وشهدت امرأة على الولادة لم تطلق [illegible] الا ان يكون [illegible] بالاشهاد

[illegible] ایک عورت نے گواہی دی ولادت پر تو طلاق نہ ہوگی [illegible] شوہر [illegible] طلاق [illegible] شہادت

ثبوت نسب کے بقیہ احکام

توضیح اللغۃ [illegible] طلاق بائن [illegible] معتدہ [illegible] حمل۔

تشریح الفقہ قولہ [illegible] اگر معتدہ [illegible] دو سال سے کم کی مدت میں بچہ جنے تو اس کا نسب ثابت ہو جائے گا کیونکہ طلاق کے وقت حمل موجود ہونے کا احتمال ہے اور ثبوت نسب کیلئے احتمال کافی ہے اور اگر پورے دو سال میں یا دو سال کے بعد جنے تو نسب ثابت نہ ہوگا کیونکہ اس صورت میں حمل کا طلاق کے بعد ہونا متعین ہے [illegible] مدت [illegible] نہیں [illegible] شوہر [illegible] اگر شوہر [illegible] دعویٰ کرے تو نسب ثابت ہو جائے گا کیونکہ اس نے خود [illegible] (فتح [illegible]

[illegible])۔

قولہ و [illegible] الخ [illegible] سے مراد [illegible] لڑکی [illegible] نو مہینے [illegible] بچہ جنے [illegible] عدت [illegible] اقرار [illegible] کیا ہو [illegible] تو اس بچہ کا نسب ثابت ہو جائے گا اور اگر نو مہینے [illegible] نسب [illegible] امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اگر دو سال تک بچہ جنے تو نسب ثابت ہو جائے گا [illegible] امام ابو یوسف نے [illegible] کیا ہے [illegible] کے لئے عدت [illegible] مہینے [illegible] عدت گزرنے کا حکم ہوگا اور [illegible] کے حق میں [illegible] اقرار [illegible] انقضائے عدت کے [illegible] نو مہینے [illegible] نسب ثابت نہیں ہوگا [illegible] طریق اولیٰ نہ ہوگا۔

قولہ و المطلقۃ الخ [illegible] نے اپنی عدت گزر جانے کا اقرار کیا [illegible] اقرار کے وقت سے چھ ماہ کی مدت سے کم میں بچہ جنے تو نسب ثابت ہو جائے گا کیونکہ [illegible] ثابت [illegible] بچہ [illegible] سے اس کی [illegible] ظاہر ہو گئی اور [illegible] معلوم ہو گیا کہ اقرار کے وقت رحم میں [illegible] انقضائے عدت کا اقرار باطل ہوگا اور نسب ثابت ہو جائے گا اور اگر چھ ماہ [illegible] بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہ ہوگا۔

قولہ و المعتدۃ الخ ایک [illegible] عدت میں تھی اس نے دعویٰ کیا کہ میرے بچہ پیدا ہوا [illegible] شوہر نے (جس کی عدت طلاق کی [illegible] ہے (جس کی عدت وفات کی ہو) ولادت کا انکار کیا تو اس صورت میں نسب ثابت ہونے کیلئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ہو

[illegible]

[illegible]

قوله والسکوت [illegible]

[illegible]

قوله ومن علق [illegible] طلاق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ومن قال لغلام هو ابني ومات فقالت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حمل کی اکثر مدت، اقل مدت اور اس سے متعلق مسائل

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

بَابُ الْحَضَانَةِ

باب بچے کو رکھنے کے بیان میں

أحق بالولد أمه قبل الفرقة وبعدها ثم أم الأم ثم أم الأب ثم الأخت لأب وأم ثم لأم ثم لأب ثم الخالات كذلك

بچہ کی پرورش کا زیادہ حقدار اس کی ماں ہے فرقت سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی پھر نانی پھر دادی پھر حقیقی بہن پھر اخیافی پھر علاتی پھر خالائیں اسی طرح

ثم العمات كذلك ومن نكحت غير محرمه سقط حقها ثم يعود بالفرقة

پھر پھوپھیاں بھی اسی طرح اور جو عورت بچہ کے غیر محرم سے نکاح کرے تو اس کا حق ساقط ہو جائے گا اور جدائی کے بعد پھر لوٹ آئے گا۔

تشریح الفقہ قولہ باب الحضانۃ [illegible]

[illegible]

قولہ احق الخ [illegible] [2]

قولہ ومن نکحت [illegible]

[illegible] "[illegible]" [illegible]

ثم العصبات[1] بترتيبهم والأم والجدة أحق به حتى يستغني وقدر بسبع سنين وبها

پھر عصبات اپنی ترتیب پر، اور ماں اور دادی بچہ کی حقدار ہیں یہاں تک کہ بچہ مستغنی ہو جائے [illegible] اور لڑکی کی حقدار ہیں

حتى تحيض وغيرهما أحق بها حتى تشتهى ولا حق للأمة وأم الولد

یہاں تک کہ وہ حائضہ ہو [illegible] لڑکی کی حقدار ہیں یہاں تک کہ وہ قابل شہوت ہو [illegible] ام ولد کا کوئی حق نہیں

ما لم تعتقا والذمية[2] أحق بولدها المسلم ما لم يعقل دينا ولا خيار للولد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جب تک کہ وہ آزاد نہ ہوں اور ذمیہ ماں بچے کی زیادہ حقدار ہے جب تک کہ وہ دین کو نہ سمجھنے لگے اور بچہ کو دین اختیار میں

ولا تسافر مطلقۃ بولدھا الا الی وطنھا وقد نکحھا ثمۃ

اور نہ سفر کرے مطلقہ عورت اپنے بچہ کو لے کر مگر اپنے وطن کی طرف جہاں اس کا نکاح ہوا تھا۔

قولہ ثم العصبات الخ یعنی مذکورہ مستحقہ عورتوں کے بعد پرورش کا حق عصبات کو ہے بترتیب عصبات لہٰذا سب سے پہلے وہ ہے جو عصبات میں سب سے زیادہ مستحق ہے یعنی باپ پھر دادا پھر پردادا (اوپر تک) اس کے بعد حقیقی بھائی پھر باپ شریک بھائی اس کے بعد حقیقی بھائی کی اولاد پھر باپ شریک بھائی کی اولاد پھر حقیقی چچا پھر علاتی چچا۔

قولہ والام والجدۃ الخ ماں اور نانی دادی لڑکے کی پرورش کی اس وقت تک مستحق ہے جب تک کہ لڑکا ان کے پاس رہنے سے مستغنی نہ ہو جائے جس کی مدت امام خصاف سات سال بتاتے ہیں۔ سات سال میں بچہ اپنے ہاتھ سے کھانے پینے لگتا ہے اور اپنے طور پر طہارت حاصل کرنے لگتا ہے اس لئے اب اس کو مردوں کے پاس رہنے کی ضرورت ہے تاکہ مردوں کے اخلاق و آداب سیکھے اور علوم و فنون حاصل کرے کیونکہ باپ اس کی تعلیم و تربیت پر زیادہ قادر ہے۔

قولہ وبھا الخ اسی طرح ماں اور نانی دادی لڑکی کی پرورش کی مستحق ہیں یہاں تک کہ اس کو حیض آنے لگے یعنی بالغ ہو جائے۔ کیونکہ لڑکی کو عورتوں کے آداب سیکھنے کی ضرورت ہے جیسے کھانا پکانا سینا پرونا اور گھر کے کام کاج اور بالغ ہونے کے بعد حفاظت و نگہداشت کی ضرورت ہے جس پر باپ زیادہ قادر ہے۔ ماں اور نانی دادی کے علاوہ دوسری مستحقہ عورتیں لڑکی کی پرورش کی مستحق ہیں یہاں تک کہ لڑکی شہوت کی حد کو پہنچ جائے جس کی مدت بعض حضرات نے نو سال بتائی ہے اور امام محمد سے ایک روایت ہے کہ ماں اور نانی دادی کے پاس بھی لڑکی شہوت کی حد تک رہے گی اسی پر فتویٰ ہے۔

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی۔

بَابُ النَّفَقَةِ

باب نفقہ کے بیان میں

تجب النفقۃ علی زوجھا والکسوۃ بقدر حالھم ولو مانعۃ نفسھا للمھر لا ناشزۃ وصغیرۃ

واجب ہے بیوی کا نفقہ اس کے خاوند پر اور کپڑا دونوں کی حالت کے مطابق اگرچہ وہ روکنے والی ہو اپنے آپ کو مہر کی وجہ سے، نہ کہ نافرمان عورت کا اور نہ ایسی چھوٹی لڑکی کا

لا توطأ ومحبوسۃ بدین ومغصوبۃ وحاجۃ مع غیر الزوج ومریضۃ لم تزف ولخادمھا لو موسرا

جو وطی کے لائق نہ ہو اور قرض کی وجہ سے قید ہونے والی کا اور مغصوبہ کا اور شوہر کے علاوہ کے ساتھ حج کرنے والی کا اور اس بیمار کا جو شوہر کے گھر نہ گئی ہو اور اس کی خادمہ کا اگر شوہر مالدار ہو۔

تشریح الفقہ: قولہ النفقۃ الخ لغت میں نفقہ اس چیز کو کہتے ہیں جس کو انسان اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے یہ نفوق سے مشتق ہے جس کے معنی ہلاک ہونے کے ہیں، چنانچہ کہتے ہیں نفقت الدابۃ جب جانور مر جائے، یا نفاق سے ہے جس کے معنی رواج کے ہیں، چنانچہ کہتے ہیں نفقت السلعۃ جب سامان کی مانگ ہو اور وہ بک جائے۔ صاحب بحر نے کہا ہے کہ یہاں نفقہ سے مراد وہ خرچ ہے جو آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے اور شریعت میں نفقہ کے معنی اس چیز کے ہیں جس پر زندگی موقوف ہو یعنی کھانا، کپڑا اور مکان۔ نفقہ کا وجوب قرآن، حدیث اور اجماع امت تینوں سے ثابت ہے۔

لان تعالی وعلی المولود له رزقهن وکسوتهن بالمعروف سے یہ نکلتا ہے کہ باپ پر جو دودھ پلانے والی کا نفقہ مقرر کیا گیا تھا کہ تم پر دستور کے مطابق ان کا نفقہ لازم ہے۔ ع ملخص من البحر الطویل

قولہ ویجب الخ: جب نفقہ کے اسباب گنا دیے ہیں ... [illegible] ... اس لئے اس کو ... کے ساتھ مناسبت ہے شوہر پر بیوی کا نفقہ ... [illegible] ... "وعلی المولود له" ... [illegible] ... کرنا ... [illegible] ... جب تک نفقہ ... [illegible] ... اور ... [illegible] ... ان کے نفقہ سے کم ... [illegible] ... عورتوں کے نفقہ ... [illegible] ... اختیار الخصاف وعلیہ الفتوی۔

قولہ لا نفقة الخ: اگر عورت ... شوہر کی اجازت کے بغیر شوہر کے گھر سے چلی گئی ہو ... [illegible] ... یا کسی نے اس کو غصب کر لیا ہو یا عورت شوہر کے علاوہ کسی اور کے ساتھ حج کو چلی گئی ہو ... [illegible] ... بیماری کی وجہ سے شوہر ... [illegible] ... ان سب صورتوں میں شوہر پر نفقہ واجب نہیں ... [illegible] ... عورت شوہر کے پاس اس کے حق کی وجہ سے محبوس ہو ... [illegible] ...

ولا يفرق بعجزه عن النفقة وتؤمر بالاستدانة عليه وتتم نفقة اليسار بطروه

اور بیوی کو جدا نہیں کیا جائے گا شوہر کے نفقہ سے عاجز ہونے کی بنا پر اور حکم دیا جائے گا عورت کو شوہر کے نام سے قرض لینے کا اور پورا کیا جائے گا مالداری کا نفقہ مالداری کے پیش

وبعد قضاء بنفقة الاعسار والنفقة لا تصير دينا الا بالقضاء او الرضاء وبموت احدهما تسقط المقضية

آنے سے قاضی کے تنگدستی کا نفقہ مقرر کرنے کے بعد اور نفقہ دین نہیں ہوتا مگر قضا یا رضامندی سے اور کسی ایک کے مرنے سے ساقط ہو جاتا ہے مقررہ نفقہ

ولا ترد المعجلة ويباع القن في نفقة زوجته ونفقة الامة المنكوحة انما تجب بالتبوئة

اور واپس نہیں لیا جائے گا پیشگی دیا ہوا نفقہ اور بیچا جائے گا غلام اپنی بیوی کے نفقہ میں اور منکوحہ باندی کا نفقہ واجب ہوتا ہے ... [illegible]

والسكنى في بيت خال عن اهله واهلها ولهم النظر والكلام معها

اور واجب ہے بیوی کو ایسے گھر میں رکھنا جو شوہر کے اہل اور بیوی کے گھر والوں سے خالی ہو اور ان کو اس سے بات چیت کرنے اور دیکھنے کا حق ہے

وفرض لزوجة الغائب وطفله وابويه في مال له عند من يقر به وبالزوجية

اور مقرر کیا جائے گا غائب شخص کی بیوی، اس کے بچے اور والدین کا نفقہ اس کے اس مال میں جو ایسے شخص کے پاس ہو جو اس کا اور زوجیت کا اقرار کرتا ہو

ويأخذ كفيلا منها والمعتدة للطلاق لا للموت والمعصية

اور لے گا عورت سے ایک کفیل اور نفقہ واجب ہے طلاق کی معتدہ کو نہ کہ موت کی معتدہ کو اور ... [illegible]

ذیل نفقہ کے تفصیلی احکام:

توضیح المسئلہ: ... [illegible] ... ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) ... [illegible]

تشریح الفقہ: قولہ ولا یفرق الخ اگر شوہر عورت کے نفقہ سے عاجز ہو جائے اور عورت یہ چاہے کہ اس کی وجہ سے ہمارے نزدیک دونوں میں تفریق نہیں کی جائے گی بلکہ عورت سے کہا جائے گا کہ وہ شوہر کے حساب پر کسی سے قرض لے لے۔ یہی حضرت حسن بصری، ثوری، ابن ابی لیلیٰ، حماد بن سلیمان کا بھی قول ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر عورت مطالبہ کرے تو تفریق کرا دی جائے گی کیونکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے "فامساک بمعروف او تسریح باحسان" اور امساک بالمعروف یہی ہے کہ شوہر عورت کے تمام حقوق پورے کرتا نفقہ وغیرہ ادا کرے اور جب وہ اس سے عاجز ہو گیا تو آیت کے مطابق چھوڑ دینا متعین ہو گیا۔ امام مالک کے نزدیک بھی تفریق ہو جاتی ہے اور امام احمد کا بھی یہی قول ہے۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ قرآن "وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ" سے معلوم ہوتا ہے کہ فقر و افلاس کی حالت میں مہلت دی جائے گی۔ علاوہ ازیں تفریق میں شوہر کی ملک کا ابطال لازم آتا ہے اور قرض لینے میں اس کے حق کی تاخیر ہے اور تاخیر حق بہ نسبت ابطال کے آسان ہے لہٰذا یہی بہتر ہوگا۔

قولہ واذا مضت الخ اگر ایک مدت گزر گئی اور شوہر نے عورت کو نفقہ نہیں دیا پھر عورت مطالبہ کرتی ہے تو شوہر کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا البتہ اگر قاضی نے مقرر کیا ہو یا عورت نے نفقہ کی کسی مقدار پر شوہر سے صلح کر لی ہو تو اس صورت میں نفقہ واجب ہوگا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ قضاء قاضی اور مصالحت کے بغیر بھی نفقہ شوہر کے ذمہ دین ہوگا جیسے دوسری طرح کے دیون واجب ہوتے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ نفقہ ایک قسم کا صلہ ہے جس کی تاکید قاضی یا مصالحت کے بغیر اس کا وجوب مستحکم نہیں ہوگا اسی لئے نفقہ کے لئے قضاء قاضی اور رضامندی کی ضرورت ہے۔

قولہ واذا مات احدہما الخ اگر شوہر نے اپنی بیوی کو ایک سال کا نفقہ پیشگی دے دیا پھر کسی کا انتقال ہو گیا تو شیخین کے نزدیک کچھ واپس نہیں لیا جائے گا۔ امام محمد اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ گزری ہوئی مدت کا نفقہ منہا کر کے باقی واپس لے لیا جائے گا کیونکہ نفقہ احتباس کی وجہ سے واجب ہوتا ہے اور جب سال پورا ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو عورت بقیہ نفقہ کی مستحق نہیں ہوئی۔ شیخین یہ فرماتے ہیں کہ نفقہ ایک قسم کا صلہ ہے جس پر قبضہ ہو چکا اور صلات و عطیات میں موت کے بعد رجوع نہیں ہوتا۔

قولہ ونفقۃ الامۃ الخ اگر کسی شخص نے باندی کے ساتھ نکاح کر لیا تو شوہر پر اس کا نفقہ اس وقت واجب ہوگا جب آقا اس کو علیحدہ مکان میں شب باشی کرائے اور باندی کے ساتھ نہ رہے ورنہ شوہر پر اس کا نفقہ واجب نہیں۔

قولہ وعلیہ ان یسکنہا الخ اسکان بھی نفقہ پر ہے جو باب میں ذکر ہے مطلب یہ ہے کہ جس طرح شوہر پر بیوی کا نفقہ ضروری ہے اسی طرح اس کو اپنے مکان میں رکھنا بھی ضروری ہے جس میں دوسرے شوہر کے اہل و عیال نہ ہوں، بھائی بہن، بیٹے وغیرہ، قال تعالیٰ "اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم"۔

قولہ واذا غاب الرجل الخ اگر شوہر غائب ہو اور اس کا مال کسی کے پاس بطور امانت یا بطور قرض ہو تو اس کی بیوی اور چھوٹے بچوں اور اس کے والدین کا نفقہ اس کے مال سے مقرر کیا جائے گا بشرطیکہ جس کے پاس مال ہے وہ اس کا اقرار کرے، یہی حکم اس وقت ہے کہ شوہر نے اس کا نفقہ نہیں دیا اور عورت نے قاضی سے رجوع کیا۔ حاصل یہ ہے کہ نفقہ مقرر کرنے کے لئے دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ امانت دار اور مقروض اس کا اقرار کرتے ہوں کہ فلاں غائب کا مال ہمارے پاس ہے دوسرے یہ کہ اس کا بھی اقرار کرتے ہوں کہ یہ عورت اس کی بیوی ہے یا قاضی کو پہلے سے علم ہو تو قاضی نفقہ اس مال سے مقرر کر دے گا۔

قولہ وللمعتدۃ عن الطلاق الخ اگر مطلقہ عورت عدت میں ہو تو اس کا نفقہ بھی شوہر پر واجب ہے خواہ طلاق رجعی ہو یا بائن۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر معتدہ طلاق رجعی کی ہو تو نفقہ واجب ہے اور اگر بائنہ ہو تو نفقہ واجب نہیں، ہاں اگر حاملہ ہو تو البتہ نفقہ واجب ہے بقولہ تعالیٰ "وان کن اولات حمل فانفقوا علیہن حتی یضعن حملہن" اور عدم ذکر دلیل ناطق ہے غیر حاملہ کی نفی پر کہ ان

کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دی تھیں اور انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں معاملہ پیش کیا تو آپ نے ان کیلئے نفقہ اور سکنیٰ مقرر نہیں فرمایا (اور روایت میں یہ الفاظ بھی مروی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انما السکنیٰ والنفقۃ لمن کان یملک الرجعۃ“ مگر علماء کہتے ہیں کہ قرآن شریف سے ”اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم“ تمام طلاق والی عورتوں کیلئے سکنیٰ ثابت ہے اور دارقطنی اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مطلقہ ثلاث کیلئے سکنیٰ اور نفقہ ثابت ہے“ رہی حدیث فاطمہ سو وہ قابل حجت نہیں کیونکہ خود صحابہ نے اس کو رد کیا ہے حضرت عمر نے کہا ہے کہ ہم اپنے رب کی کتاب اور نبی کی سنت ایک ایسی عورت کے کہنے سے نہیں چھوڑ سکتے جس کے متعلق یہ معلوم نہیں کہ اس کو بات یاد رہی یا بھول گئی (مسلم) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ”فاطمہ کو کیا ہوا“ وہ (لا سکنیٰ لک ولا نفقۃ) کہنے میں اللہ سے نہیں ڈرتی (بخاری) اسی طرح حضرت اسامہ بن زید، مروان بن حکم، سعید بن المسیب، قاضی شریح، حسن، اسود، ثوری، احمد بن حنبل سب نے اس کو رد کیا ہے، مسئلہ ذیل طویل ہے لیکن ہم نے مختصر بیان کیا ہے فانہ مع ما فیہ من التفصیل۔

وردتها بعد البت تسقط نفقتها لا تمكين ابنه وتقبيله الفقير

اور عورت کا مرتد ہو جانا طلاق بائن کے بعد ساقط کر دیتا ہے اس کے نفقہ کو نہ کہ شوہر کے لڑکے کو قابو دینا اور نفقہ واجب ہے اپنے نابالغ بچے کا

ولا تجبر أمه لترضعه ويستأجر من ترضعه عندها لا أمه لو منكوحة أو معتدة

اور ماں کو مجبور نہیں کیا جائے گا دودھ پلانے پر بلکہ اجرت پر رکھے گا اس کو جو بچہ کو اس کے پاس دودھ پلائے نہ کہ اس کی ماں کو اگر وہ منکوحہ یا معتدہ ہو

وهي أحق بعدها ما لم تطلب زيادة ولأبويه وأجداده وجداته لو فقراء ولا نفقة

اور ماں زیادہ حقدار ہے عدت کے بعد جبکہ زیادہ نہ مانگے اور نفقہ واجب ہے ماں باپ اور دادا دادی کا اگر محتاج ہوں اور واجب نہیں ہوتا ہے

مع اختلاف الدين إلا بالزوجية والولاد ولا يشارك الأب والولد في نفقة ولده وأبويه أحد

مذہب مختلف ہونے سے مگر زوجیت اور بچہ پیدا ہونے کے حق سے اور شریک نہ ہو باپ اور لڑکے کا کوئی بچے اور ماں باپ کے نفقہ میں کوئی دوسرا شخص

ولقريب محرم فقير عاجز عن الكسب بقدر الإرث لو موسرا وصح بيع عرض ابنه

اور نفقہ واجب ہے محرم رشتہ دار محتاج کا جو کمانے سے عاجز ہو بقدر میراث اگر مالدار ہو اور جائز ہے باپ کا بیچنا بیٹے کا سامان

لا عقاره لنفقته وإن أنفق مودعه على أبويه بلا أمره ضمن وإن أنفقا ما معهما لا

نہ کہ اس کی زمین اپنے نفقہ کیلئے اور اگر خرچ کیا امانت رکھنے والے نے صاحب مال کے ماں باپ پر بلا اجازت تو ضامن ہوگا اور اگر والدین نے خرچ کر لیا جو ان کے پاس تھا تو ضامن نہ ہوں گے

ولو قضى بنفقة الولاد والقريب ومضت مدة سقطت إلا أن يأذن القاضي بالاستدانة

اگر قاضی نے ماں باپ یا بچے اور رشتہ دار کیلئے نفقہ کا حکم دیا اور مدت گزر گئی تو ساقط ہو جائے گا مگر یہ کہ حکم کرے قاضی قرض لینے کا

ولمملوكه على سيده فإن أبى ففي كسبه وإلا أمر ببيعه

اور نفقہ واجب ہے اپنے غلام کیلئے اگر آقا انکار کرے تو غلام کی کمائی سے ورنہ غلام کو فروخت کر دیا جائے

(۱) [illegible]

[illegible]

(۲) [illegible]

بقیہ احکام النفقہ

[illegible]

[illegible]

كِتَابُ الْعَتَاقِ

هو اثبات القوة الشرعية في المملوك ويصح من حر مكلف لمملوكه بصريحه بلا نية

[illegible]

كأنت حر ومعتق وعتيق ومحرر وحررتك وأعتقتك

[illegible]

وبلا ملك لي عليك ولا رق لي عليك ولا سبيل لي عليك إن نواه

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قریب الی عتق [illegible] فلا نمسک عن المسموک ۔

فائدہ [illegible]

[illegible]

قولہ ويصح البيع الی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تشریح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب العبد يعتق بعضه

باب اس غلام کے بیان میں جس کا کچھ حصہ آزاد کیا جائے

من اعتق بعض عبده لم يعتق كله ويسعى له فيما بقي وهو كالمكاتب ولو اعتق حصته [illegible]

[illegible] فلشريكه ان يحرر او يستسعى والولاء لهما او يضمن لو موسرا ويرجع به على العبد والولاء له [illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

قولہ ومن اعتق [illegible]

قولہ وهو كالمكاتب [illegible]

قولہ ولو اعتق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دوسرے شریک پر ضمان کا دعویٰ نہیں [illegible] ہوتی ہے
[illegible] ہوگی

قولہ ولو حلف الخ غلام کے مالکوں میں سے ایک نے کہا کہ اگر [illegible]
[illegible]

قولہ ولو [illegible] الخ [illegible]
[illegible]

قولہ ومن ملک الخ اگر کوئی شخص [illegible]
[illegible]

قولہ عبد لموسرین الخ ایک غلام تین آدمیوں کے درمیان مشترک [illegible]
[illegible]

[illegible] اس صورت میں [illegible] ہوگی [illegible] ثلث قیمت [illegible] قیمت [illegible] نصف قیمت [illegible]

[illegible] ثلث قیمت [illegible] ہے

قولہ ولو قال [illegible] ایک باندی دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھی [illegible] ایک نے [illegible] دوسرے شریک [illegible] اور [illegible] شریک کی [illegible] صاحبین [illegible] نصف قیمت [illegible] ضمان [illegible]

[illegible] بعد [illegible] صاحب [illegible] تب تو حدوث کا پورا [illegible] حق ثابت [illegible] ہے

وما لأم ولده [illegible] فلا يضمن [illegible] الشريكين [illegible]

[illegible]

[illegible] حر [illegible] وخرج واحد ودخل آخر [illegible] عتق [illegible]

[illegible]

ونصف كل من الآخرين [illegible] في المرض قسم الثلث على هذا

[illegible] صورت [illegible]

والبيع والموت والتحرير والتدبير والهبة بيان في العتق المبهم لأنه لم يبق محلاً للعتق وهو والموت بيان في الطلاق المبهم

[illegible] بیان ہے [illegible]

ولو قال [illegible] ولدت ذكراً وأنثى [illegible] الأول [illegible] الذكر

[illegible] ہے

وعتق نصف الأم والأنثى والغلام عبد

[illegible] اور [illegible]

[illegible] أحد [illegible] في [illegible] طلاق مبهم

[illegible] طلاق [illegible]

تشریح الفقہ: قولہ [illegible] صاحبین کے نزدیک [illegible] متقوم ہے [illegible] مال [illegible] قیمت [illegible]

[illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible] ثابت [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] متقوم

(۱) [illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

[illegible]

قوله ولو في المرض [illegible]

[illegible]

قوله الشيخ [illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

باب الحلف بالعتق

باب آزادی پر قسم کھانے کے بیان میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

(1) [illegible]

غلام آزاد ہو جائے گا جو بوقت حلف مملوک ہو خواہ تعلیق سے قبل اس کا مالک ہوا یا تعلیق کے بعد کیونکہ یہاں پر ہمارا مطلب یہ ہے کہ جس وقت میں گھر میں داخل ہوں یعنی دخول کے وقت جو ملکیت ہوگی اسی کا اعتبار ہوگا اور اگر جزاء کو ذکر کرے مثلاً یوں کہے ان دخلت الدار فکل مملوک لی حر تو صرف وہی غلام آزاد ہوگا جو تعلیق کے وقت مملوک ہو کیونکہ لفظ ان بابت اسم فاعل سے متعلق ہے جس میں شمار ہوتا ہے کہ وہ ماضی و حال کیلئے موضوع ہے نہ کہ استقبال کیلئے اور لفظ مملوک سے مراد مملوک مطلق ہے یعنی جو بالقصد مملوک ہو اس لئے اس میں حمل داخل نہ ہوگا کیونکہ وہ اس کا تابع ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر کوئی یوں کہے کل مملوک لی حر اور اس وقت اس کی کسی باندی کے پیٹ میں حمل ہو تو وہ حمل آزاد نہ ہوگا کیونکہ حمل بالقصد مملوک نہیں ہوتا بلکہ بالتبع۔

قولہ کل مملوک الخ ایک شخص نے کہا کل مملوک لی حر بعد غد یا کہا بعد موتی یعنی کل دن کے بعد یا کہا کل مملوک لی حر بعد موتی تو پہلی صورت میں صرف وہی غلام آزاد ہوگا جو بوقت حلف مملوک تھا حلف کے بعد جس کا مالک ہوا وہ آزاد نہ ہوگا کیونکہ پہلے آزاد کی صورت میں وجہ یہ ہے کہ صیغہ ملک تو حال اور استقبال دونوں میں مستعمل ہے لیکن بوقت اطلاق اس سے حال ہی مراد ہوتا ہے اور بعد موتی کی صورت میں جو غلام قبل از تعلیق تھا وہ مدبر مطلق ہوگا اور جو تعلیق کے بعد مملوک ہوا وہ مدبر مقید ہوگا حتیٰ کہ اگر اس کا انتقال ہو جائے تو دونوں قسمیں آزاد ہو جائیں گے یعنی اس کا مال یعنی غلام ثلث مال سے آزاد ہو جائیں گے کیونکہ یہاں پر حق اور بیان وصیت ہے اور وصیت میں مال کا استقبال مراد ہوتا ہے اسی وجہ سے اگر کوئی شخص بحالت بیماری ثلث مال کی وصیت کرے اور وصیت کے بعد اس کا مالک ہو جائے تو اس میں وصیت جاری ہوگی ہے۔

بَابُ الْعِتْقِ عَلٰی جُعْلٍ

باب مال کے عوض آزاد کرنے کے بیان میں

حرَّرَ عبدَہ علی مالٍ فقبِلَ عتقَ ولو علّقَ عتقَہ بأدائِہ صار مأذونًا ویعتِقُ

آزاد کیا اپنے غلام کو مال پر پس اس نے قبول کر لیا تو آزاد ہو جائیگا اور اگر اس کی آزادی کو مال کی ادائیگی پر معلق کیا تو ماذون ہو جائے گا اور آزاد ہو جائے گا

بالتخلیۃ ولو قال انت حرٌّ بعد موتی بالفٍ فالقبولُ بعد موتہٖ ولو حرّرَہ علی خدمتہٖ سنۃً

مال حاضر کر دینے سے اور اگر کہا تو آزاد ہے ایک ہزار کے بدلے میری موت کے بعد تو قبول کرنا موت کے بعد معتبر ہوگا اگر آزاد کیا ایک سال خدمت کی

فقبِلَ عتقَ وخدمَہ فلو مات تجبُ قیمتُہ ولو قال اعتِقْ امتک عنّی

شرط پر اور غلام نے قبول کر لیا تو آزاد ہو جائیگا اور خدمت کرے گا اگر مالک مر جائے تو اس پر قیمت واجب ہوگی اگر کسی نے کہا کہ اپنی باندی کو میری طرف سے آزاد

علی الفٍ علی ان تزوّجنیہا ففعلَ وابَتْ ان تزوّجَہ عتقَتْ مجانًا

کر دے اس شرط پر کہ اس کا نکاح مجھ سے کر دیا مالک نے آزاد کر دیا اور باندی نے اس کے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کر دیا تو مفت آزاد

ولو زاد عنّی قسمَ الالفُ علی قیمتہا ومہرِ مثلہا وتجبُ ما اصابَ القیمۃَ فقط

ہو جائیگی اور اگر لفظ عنی بڑھا دیا تو ہزار کو باندی کی قیمت اور اس کے مہر مثل پر تقسیم کیا جائیگا اور جو حصہ قیمت کے مقابل ہوگا صرف وہی واجب ہوگا۔

قولہ باب الخ جعل اسم ہے اس چیز کا جو مزدوری کے طور پر دی جائے یعنی وہ اجرت ہے جو عامل کو اس کے عمل کے بدلے میں دی جائے اور فقہاء کی اصطلاح میں جعل سے مراد وہ مال ہے جو کسی کام پر مقرر کیا جائے۔

قولہ حرر عبدہ الخ ایک شخص نے اپنے غلام کو مال کے عوض میں آزاد کیا اور غلام نے اس کو قبول کر لیا تو آزاد ہو جائے گا کو اس نے ابھی مال ادا نہ کیا ہو کیونکہ یہ معاوضہ مال بغیر مال ہے جیسا کہ صورت میں ہوتا ہے ... نے یہ حکم ثابت ہوتا ہے مستقل نے

[illegible]

بَابُ التَّدْبِيرِ

باب مدبر کرنے کے بیان میں

هُوَ تَعْلِيقُ الْعِتْقِ بِمُطْلَقِ مَوْتِهِ كَإِذَا مِتُّ فَأَنْتَ حُرٌّ أَوْ أَنْتَ حُرٌّ يَوْمَ أَمُوتُ أَوْ عَنْ دُبُرٍ مِنِّي أَوْ أَنْتَ مُدَبَّرٌ

[illegible]

أَوْ دَبَّرْتُكَ فَلَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَيُسْتَخْدَمُ وَيُؤْجَرُ وَتُوطَأُ وَتُنْكَحُ

[illegible]

وَبِمَوْتِهِ عَتَقَ مِنْ ثُلُثِهِ وَسَعَى فِي ثُلُثَيْ قِيمَتِهِ لَوْ فَقِيرًا وَكُلِّهِ لَوْ مَدْيُونًا

[illegible]

وَيُبَاعُ لَوْ قَالَ إِنْ مِتُّ مِنْ مَرَضِي هَذَا أَوْ سَفَرِي هَذَا أَوْ فِي عَشْرِ سِنِينَ أَوْ عِشْرِينَ سَنَةً

[illegible]

أَوْ أَنْتَ حُرٌّ بَعْدَ مَوْتِ فُلَانٍ وَيُعْتَقُ إِنْ وُجِدَ الشَّرْطُ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب الاستيلاد

[illegible]

[illegible]

قوله ومن ملك الخ جب کسی کی ملک میں باندی سے بچہ پیدا ہو جائے تو وہ اس کی ام ولد ہو جاتی ہے اب اس کی بیع جائز نہیں ... جمہور صحابہ اور تابعین اور فقہاء ... کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ولد کی بیع سے منع فرمایا ہے ... حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جس باندی نے ... [illegible]

قوله بخلاف الاول الخ ... [illegible]

(۲) ...

ولو أسلمت أم ولد النصراني سعت في قيمتها وإن ولدت بنكاح فملكها

اگر مسلمان ہو گئی نصرانی کی ام ولد تو سعایت کرے اپنی قیمت میں اور اگر باندی کے بچہ ہوا نکاح سے پھر شوہر اس کا مالک ہو گیا

فهي أم ولده ولو ادعى ولد أمة مشتركة ثبت نسبه وهي أم ولده ولزمه نصف قيمتها

تو وہ اس کی ام ولد ہو جائے گی اور اگر مشترک باندی کے بچہ کا دعوی کیا تو نسب ثابت ہو جائے گا اور وہ اس کی ام ولد ہو جائے گی اور باندی کی نصف قیمت

ونصف عقرها لا قيمة ولدها وإن ادعياه معا ثبت نسبه منهما وهي أم ولدهما

اور نصف عقر ... بچہ کی قیمت نہیں اور اگر دونوں شریکوں نے بچہ کا دعوی کیا تو دونوں سے نسب ثابت ہو جائے گا اور وہ دونوں کی ام ولد ہوگی

وعلى كل واحد نصف العقر وتقاصا وورث من كل إرث ابن وورثا منه ميراث أب

اور ہر ایک پر نصف عقر واجب ہوگا ... اور بچہ ہر ایک سے پورے بیٹے کی وراثت پائے گا اور دونوں شریک باپ کی وراثت پائیں گے

ولو ادعى ولد أمة مكاتبه وصدقه المكاتب لزمه النسب والعقر

اگر دعوی کیا اپنے مکاتب کی باندی کے بچہ کا اور مکاتب نے تصدیق کر دی تو نسب اور عقر

وقيمة الولد ولم تصر أم ولده وإن كذبه لم يثبت النسب

اور بچہ کی قیمت لازم ہوگی اور باندی اس کی ام ولد نہ ہوگی اور اگر مکاتب نے تکذیب کر دی تو نسب ثابت نہ ہوگا

تشریح الفقہ قوله ولو أسلمت الخ اگر نصرانی کی ام ولد اسلام لے آئی ... [illegible]

... [illegible]

قوله ولو ادعى الخ ... [illegible]

(۱) ... (۲) ... (۳) ...

سے بچہ کا نسب ثابت ہو جائے گا، اور باندی اس کی ام ولد ہو جائے گی اور مدعی پر باندی کی نصف قیمت اور نصف مہر مثل واجب ہوگا لیکن بچہ کی قیمت واجب نہ ہوگی کیونکہ علوق یعنی حمل کے وقت سے وہ بچہ آزاد ہے اور اسی وقت سے ثابت النسب ہے بچہ کی حدوث ولادت کی ملک میں نہ ہوئی کہ شریک کی ملک میں۔

قولہ ولو ادعیاہ معا الخ اور اگر دونوں شریک مدعی ہوں تو بچہ کا نسب دونوں سے ثابت ہو جائے گا اور باندی دونوں کی ام ولد ہو جائے گی، ہم کہتے ہیں کہ اس صورت میں یا قیاس اس کا مقتضی ہوگا اس لیے کہ قیافہ شناسی کی بات شرعی حجت نہیں ہے لہذا دونوں کی طرف رجوع ہوگا جیسا کہ مدعی ہو دونوں کی ام ولد ہوگی اب دونوں شریکوں پر نصف مہر مثل واجب ہوگا اور مقاصہ ہو جائے گا یعنی دونوں شریک ایک دوسرے کا حق ادا کریں گے اور بچہ ان دونوں شریکوں کا بیٹا ہوگا اور ہر ایک سے پورا میراث پائے گا اور اگر بچہ کا انتقال ہو جائے تو دونوں شریک اس کے وارث ہوں گے اور نصف نصف میراث پائیں گے۔

قولہ ولو ادعی الخ اگر مکاتب نے اپنی مکاتب کی باندی کے بچہ کا دعوی کیا اور مکاتب نے اس کی تصدیق کر دی تو تصدیق کی وجہ سے بچہ کا نسب اس سے ثابت ہو جائے گا، اور شریک ہونے سے مولی اپنے مکاتب پر مہر مثل اور بچہ کی قیمت واجب ہوگی یعنی باندی ام ولد نہ ہوگی کیونکہ وہ اس کی ملک نہیں اور اگر مکاتب نے اس کی تکذیب کی تو نسب ثابت نہ ہوگا کیونکہ مولی کو مکاتب میں تصرف کا حق نہیں اس لیے مکاتب کی تصدیق شرط ہے۔

كتاب الأيمان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وعلى [illegible] متعقدة وفيه الكفارة فقط [illegible] والرحمن

[illegible]

وعزته وجلاله وكبريائه والقسم [illegible] لم يبق بالله

[illegible]

ولعمرك وايم الله وعهد الله وميثاقه [illegible] كافر لا يعلمه [illegible]

[illegible]

والمصحف [illegible] والنبي [illegible] والكعبة وحق [illegible] والقرآن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

كما في [illegible] [illegible]

[illegible]

قال الحنث [illegible] حلف على معصية ينبغي أن يحنث ويكفر

[illegible]

تشریح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

روایت مشہورہ کے نتیجہ میں ہے فیقتلهما بطریق صیام ثلاثۃ علیہ سلام اور مشہورہ سے باقی اور تنبیہ جائز ہے۔

قولہ ولا یکفر الخ حانث ہونے سے پہلے کفارہ دینا جائز نہیں، امام شافعی کے یہاں کفارہ مالی پہلے دینا جائز ہے کیونکہ حدیث میں ہے "فلیکفر عن یمینہ ثم لیأت الذی ھو خیر" (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے پھر جو بہتر ہے وہ کرے) بعد میں کفارہ ادا کرے اور مسلم کی روایت "فلیکفر" مستقل باب باندھا ہے اور عبد الرحمن بن سمرہ سے روایات کی تخریج کی ہے جو کفارہ کی مشروعیت کو ثابت کرتی ہیں، امام شافعی کے مستدلات سوال کا جواب یہ ہے کہ عبد الرحمن بن سمرہ سے صحیحین کی جو روایت ہے اس میں واو مطلق جمع کے لئے ہے تعقیب کے لئے نہیں، صحیحین کی روایت چونکہ صحت میں مقدم ہے اس لئے اسی روایت کو ترجیح دی جائے گی اور بخاری کی روایت ہے "فأت الذی ھو خیر وکفر عن یمینک" اس میں واو مطلق جمع کے لئے ہے اور ابوداؤد کی روایت میں "ثم لیکفر" ہے۔

قولہ یعنی الخ جو شخص کسی معصیت پر قسم کھائے مثلاً یوں کہے کہ آج میں اپنے والدین سے بات نہیں کروں گا تو اس کو چاہئے کہ قسم توڑ دے اور کفارہ ادا کرے کیونکہ حدیث میں ہے "جو شخص کسی امر پر قسم کھا بیٹھے اور اس کے خلاف میں بہتری ہو تو قسم توڑ دے اور کفارہ ادا کرے" قسم توڑنے میں اس صورت میں جو حکم ہے نقشے سے معلوم کرو۔

صور حنث مع احکام

نمبر شمار	محلوف علیہ	مثال	حکم
۱	فعل ہے اور معصیت ہے	واللہ لا اقضی الیوم دینا	حنث واجب ہے
۲	ترک فعل ہے ==	واللہ لا اکلم الیوم ابی	==
۳	فعل ہے اور واجب ہے	واللہ لا اصلی الیوم الظہر	وفا کرنا واجب ہے
۴	ترک فعل ہے --	واللہ لا اشرب الخمر	==
۵	فعل ہے اور غیر سے اولیٰ ہے	واللہ لا اعطی الفقراء	حنث افضل ہے
۶	ترک فعل ہے	واللہ لا اضرب من ضربنی	==
۷	فعل ہے اور اس کا غیر اولیٰ ہے	واللہ لا اکل الیوم البصل	قسم پوری کرنا افضل ہے
۸	ترک فعل ہے --	واللہ لا اضرب زوجتی شہراً	==
۹	فعل ہے اور محلوف علیہ وغیرہ برابر ہیں	واللہ لالبس ھذا الثوب	قسم پوری کرنا افضل ہے
۱۰	ترک ہے ==	واللہ لا آکل ھذا الخبز	==

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

ولا كفارة في حال الكفر وإن حنث مسلما ومن حرم ملكه لم يحرم وإن استباحه كفر

[illegible]

وكل حل علي حرام فهو على الطعام والشراب والفتوى على أنه تبين امرأته بلا نية ومن نذر نذرا مطلقا

[illegible]

أو معلقا بشرط ووجد وفى به وإن وصل بحلفه إن شاء الله تعالى بر

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ ولا کفارۃ [illegible]

[illegible]

قولہ کل حل علی [illegible]

[illegible]

قولہ ولو وصل [illegible]

[illegible]

حکایت لطیفہ

[illegible]

باب اليمين في الدخول والخروج والسكنى والاتيان وغير ذلك
باب داخل ہونے، نکلنے، رہنے اور آنے وغیرہ پر قسم کھانے کے بیان میں

حلف لا يدخل بيتا لا يحنث بدخول الكعبة والمسجد والبيعة والكنيسة والدهليز والظلة والصفة وفي دار

قسم کھائی کہ گھر میں داخل نہ ہوگا تو حانث نہ ہوگا کعبہ میں، مسجد میں، کلیسہ میں، گرجا میں، ڈیوڑھی میں، سائبان میں، صفہ (چبوترہ) میں داخل ہونے سے اور کسی دار

لا يحنث بدخولها خربة وفي هذه الدار يحنث وإن بنيت دارا أخرى بعد الانهدام وإن جعلت

کی تو حانث نہ ہوگا اس کے ویران ہو چکنے کے بعد داخل ہونے سے، اور اگر اس خاص گھر کی کہا تو حانث ہو جائیگا گو منہدم ہو چکنے کے بعد دوسرا بنا لیا گیا ہو، اور اگر بنا

أو مسجدا أو حماما أو بستانا أو بيتا لا كهذا البيت فهدم أو بنى بيتا آخر

دیا گیا مسجد یا حمام یا باغ یا کوٹھڑی تو نہیں، جیسے اس کوٹھڑی کی قسم کھائی تو حانث نہ ہوگا جب کہ اس کوٹھڑی میں داخل ہوا ہو منہدم ہو جانے پر یا دوسری بنائی جانے کے

توضیح اللغۃ حنث — حانث ہونا، بیعۃ — نصاریٰ کا عبادت خانہ، کنیسہ — یہود کا عبادت خانہ، دہلیز — ڈیوڑھی، ظلہ — سائبان، صفہ — چبوترہ، خربۃ — ویران، بستان — باغ، حمام — غسل خانہ۔

تشریح الفقہ قولہ باب الخ یمین کی بحث میں کچھ ایسے افعال کا ذکر ہے جو انسان کے لئے لازمی ہیں اس لئے ان افعال کا ذکر کر رہا ہے جن پر یمین منعقد ہوتی ہے اور اقوال چونکہ کثیر الوقوع ہیں اس لئے ان کو مقدم کرنا ممکن نہ تھا اس لئے ان کی ابحاث پر اکتفا کر لیا اب جن کا تعلق افعال سے ہے ان کو ذکر کرتے ہیں اور قسم کے افعال میں سب سے پہلے حرکت ہے کیونکہ انسان جب مکان سے نکلتا ہے یا مکان میں داخل ہوتا ہے تو اس کے افعال میں دخول وغیرہ کو مقدم کر دیا ہے اس واسطے کہ انسان کیلئے اول السکنیٰ کا مسئلہ زیادہ اہم ہے۔

قولہ حلف الخ مسائل یمین کا مدار اصول پر ہے اور یہ مختلف ہیں اس لئے پہلے اصول دریافت کر لینا ضروری ہے امام شافعی کے یہاں یمین کا مدار حقیقت لغوی پر ہے اور امام مالک کے یہاں استعمال قرآنی پر اور امام احمد کے یہاں نیت پر اور ہمارے یہاں عرف پر اور عرف نہ ہونے کی صورت میں حقیقت لغوی پر۔ مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ میں گوشت نہیں کھاؤں گا تو امام شافعی کے یہاں مچھلی کھانے سے بھی حانث ہو جائے گا کیونکہ لغت میں مچھلی کو بھی گوشت کہتے ہیں اور امام مالک کے یہاں مچھلی کھانے سے بھی حانث ہو جائے گا کیونکہ قرآن میں مچھلی کو گوشت سے تعبیر کیا گیا ہے قال تعالیٰ "لتاکلوا منه لحما طريا"۔ جب یہ بات ذہن نشین ہو گئی تو اب مسائل یمین کا سمجھنا آسان ہے مثلاً ایک شخص کہتا ہے واللہ لا ادخل بیتا تو اس صورت میں کعبہ، مسجد، کلیسہ وغیرہ میں داخل ہونے سے حانث نہ ہوگا کیونکہ عرف میں بیت اس کو کہتے ہیں جو شب باشی کیلئے موضوع ہو اور یہ مذکورہ چیزیں شب باشی کیلئے موضوع نہیں ہیں اور اگر کوئی یوں کہے واللہ لا ادخل دارا تو اس گھر کے ویران ہونے کے بعد داخل ہونے سے حانث نہ ہوگا اور اگر یوں کہے واللہ لا ادخل هذه الدار تو ویران یا منہدم ہونے کے بعد اس کی جگہ میں داخل ہونے سے بھی حانث ہو جائیگا کیونکہ دار میدان کا نام ہے اور اس میں عمارت کا وصف ہے جو [illegible] معرفہ میں وصف کا اعتبار نہیں ہوتا ہے کہ یمین میں معین کی صورت میں عمارت وغیرہ لغو ہے اس لئے عمارت منہدم ہونے کے بعد بھی داخل ہونے سے حانث ہو جائیگا اور دوسری صورت میں دار منکر ہے اس لئے وصف معتبر ہوگا اور ویران گھر میں داخل ہونے سے بھی حانث نہ ہوگا اور اگر اس کو مسجد وغیرہ بنا دیا گیا تو اس میں داخل ہونے سے حانث نہ ہوگا کیونکہ اب اس کا نام دار نہیں رہا بلکہ مسجد یا بستان وغیرہ ہو گیا

والواقف على السطح داخل وفي طاق الباب لا ودوام الركوب واللبس والسكنى كالإنشاء

چھت پر کھڑا ہونے والا داخل کے حکم میں ہے، دروازہ کی محراب میں داخل ہونے والا نہیں اور سواری، لباس اور سکونت پر مداومت کرنا ابتدا کرنا ہے

لا دوام الدخول لا يسكن هذه الدار أو البيت أو المحلة فخرج وبقي متاعه وأهله حنث

نہ کہ داخل ہونے پر مداومت، اس مکان یا کوٹھری یا محلہ میں نہ رہوں گا پس خود چلا گیا اور سامان اور اہل و عیال رہے تو حانث ہو جائے گا

بخلاف المصر لا يخرج فخرج محمولا بأمره حنث وبرضاه لا بأمره أو مكرها لا

بخلاف شہر کے، قسم کھائی کہ نہیں نکلوں گا پس اٹھا کر اس کے حکم سے نکالا گیا تو حانث ہو جائے گا اور اگر اس کی رضا سے بلا حکم یا زبردستی نکالا گیا تو حانث نہ ہوگا

كلا يخرج إلا إلى الجنازة فخرج إليها ثم أتى حاجة أخرى لم يحنث ولا يخرج أو لا يذهب إلى مكة

جیسے نہ نکلوں گا مگر جنازہ کے لئے پس نکلا اس کے لئے پھر کسی اور ضرورت سے چلا گیا اور اگر کہا نہ نکلوں گا یا نہ جاؤں گا مکہ کے ارادہ سے نکلا

فخرج يريدها ثم رجع حنث وفي لا يأتيها لا حتى يدخلها ليأتينه فلم يأته حتى مات حنث في آخر حياته

اور لوٹ آیا تو حانث ہو جائے گا اور نہ آؤں گا میں جب تک داخل نہ ہو حانث نہ ہوگا، ضرور اس کے پاس آؤں گا پھر نہ آیا یہاں تک کہ مر گیا تو آخر حیات میں حانث ہوگا

ليأتينه إن استطاع فهي استطاعة الصحة وإن نوى القدرة دين لا تخرج إلا بإذني

ضرور آؤں گا اس کے پاس اگر ہو سکا تو استطاعت سے صحت مراد ہوگی اور اگر قدرت مراد لی ہو تو دیانۃً معتبر ہے، نہ نکل مگر میری اجازت سے

شرط لكل خروج إذن بخلاف إلا أن وحتى ولو أرادت الخروج فقال إن خرجت أو ضرب العبد

تو ہر بار نکلنے کیلئے اجازت شرط ہوگی بخلاف الا ان اور حتیٰ کے، بیوی نے نکلنا چاہا شوہر نے کہا اگر تو نکلی یا غلام کو مارنا چاہا

فقال إن ضربت تقيد به كاجلس فتغد عندي فقال إن تغديت

شوہر نے کہا اگر تو نے مارا تو یہ اسی کے ساتھ مقید ہوگا جیسے کسی نے کہا بیٹھ اور میرے پاس ناشتہ کر، اس نے کہا اگر میں ناشتہ کروں

ومركب عبده مركب له في الحنث إن نوى ولا دين عليه

غلام کی سواری آقا کی سواری ہے حنث کے حق میں اگر اس کی نیت کرے اور غلام پر قرض نہ ہو

قولہ والواقف علی السطح مکان کی چھت پر کھڑا ہونے والا گھر میں داخل ہونے والے کے حکم میں ہے پس اگر کسی نے یوں کہا واللہ لا ادخل دارا اور پھر گھر کی چھت پر کھڑا ہو جائے تو حنفیہ کے نزدیک حانث ہو جائے گا کیونکہ چھت بھی گھر کے حکم میں ہے چنانچہ مسجد کی چھت پر معتکف کا اعتکاف باطل نہیں ہوتا اور حائضہ اور جنبی کیلئے مسجد کی چھت پر کھڑا ہونا جائز نہیں۔

فائدہ۔ متاخرین کے یہاں چھت پر چڑھنے سے حانث نہ ہوگا اور متقدمین کے یہاں حانث ہو جائے گا، ان دونوں قولوں میں بعض حضرات نے تطبیق دی ہے کہ متقدمین کے نزدیک گھر سے مراد وہ ہے جس کے ہر چہار طرف چھوٹی دیوار ہو اور متاخرین کے نزدیک وہ جس میں دیوار وغیرہ نہ ہو جس سے گرنے کا خطرہ ہو اس پر داخل ہونا نہیں کہتے لہٰذا حانث نہ ہوگا اسی پر فتویٰ ہے۔

قولہ ودوام اللبس اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ یہ کپڑا نہیں پہنوں گا حالانکہ وہی پہنے ہوئے ہے یا کہا کہ اس سواری پر سوار نہیں ہوں گا حالانکہ اسی پر سوار ہے یا کہا کہ اس گھر میں نہیں رہوں گا اور اسی میں رہ رہا ہے تو قسم کے بعد ایک ساعت بیٹھا رہا تو حانث ہو جائے گا اور اگر یوں کہا کہ اس گھر میں داخل نہ ہوں گا تو وہاں ٹھہرنے سے حانث نہ ہوگا کیونکہ جن افعال میں امتداد پایا جاتا ہے ان میں دوام فعل کا حکم بھی وہی ہے جو ابتداء فعل کا ہے جیسے رکوب، لبس، سکنیٰ وغیرہ اور جن میں امتداد نہیں ہے جیسے دخول، خروج، تزوج وغیرہ ان کے دوام کا حکم ابتداء فعل کا حکم نہیں ہے۔

قولہ لا یسکن الخ ایک شخص نے کہا کہ بخدا میں اس گھر میں نہیں رہوں گا حالانکہ وہ اسی مکان میں رہ رہا تھا پس اگر وہ خود وہاں سے نکل گیا لیکن اس کا سامان و اہل و عیال سب وہیں رہے تو حانث ہو جائے گا کیونکہ رہائش باقی ہے کیونکہ عرف میں آدمی وہیں کا ساکن کہلاتا ہے جہاں اس کے اہل و عیال اور سامان ہو۔ پھر امام صاحب کے نزدیک پورے سامان کا منتقل کرنا ضروری ہے اگر ایک کیل بھی وہاں رہ گئی تو حانث ہو جائے گا اور امام ابو یوسف کے نزدیک اکثر سامان منتقل کر دینا کافی ہے کیونکہ پورا منتقل کرنا بعض دفعہ دشوار ہوتا ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ ضروری اسباب خانہ کا منتقل کر لینا کافی ہے یہی قول آسان تر ہے اور مشائخ نے اسی کو پسند کیا ہے [illegible] کا منتقل کرنا [illegible] رہ گیا تو صرف [illegible] کیا جائے گا۔

قولہ لا یخرج الخ ایک شخص نے کہا کہ میں مسجد سے نہیں نکلوں گا پھر اس کو اس کے حکم سے اٹھا کر نکالا گیا تو حانث ہو جائے گا کیونکہ باہر نکالنا اسی کی طرف منسوب ہوتا ہے [illegible] اور اگر بغیر حکم کے زبردستی نکالا گیا تو حانث نہ ہوگا [illegible] کہ اس سے کہا گیا [illegible] جانا [illegible] کسی کام کیلئے [illegible] حانث نہ ہوگا کیونکہ [illegible] کیلئے [illegible] ہیں۔

قولہ لا یخرج الخ ایک شخص نے کہا کہ میں جنازہ کی طرف نہیں جاؤں گا پھر [illegible] گھر سے باہر نکلا [illegible] سے پہلے واپس آگیا تو حانث ہو جائے گا کیونکہ [illegible] خلاف [illegible] کے [illegible] لفظ یمین [illegible] کی صورت میں حانث ہوگا جب تک [illegible] نہ جائے۔

قولہ لا تخرج الا باذنی الخ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا لا تخرجی الا باذنی تو ہر بار نکلنے کیلئے اجازت شرط ہوگی اگر بیوی ایک مرتبہ اجازت سے نکلی اور پھر بلا اجازت نکلی تو حانث ہو جائے گا [illegible] الا ان اذن لک [illegible] کہا تو ایک بار اجازت شرط نہیں ہے [illegible] الصاق [illegible] لا تخرجی الا باذنی [illegible] الا بملصقا باذنی [illegible] ایک مرتبہ اجازت کے ساتھ [illegible] متعلق ہو گی [illegible] کیونکہ یہاں [illegible] آیت یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم [illegible] ایک گھر میں داخل ہونے کیلئے ہر مرتبہ اجازت فرمائے [illegible] آیت [illegible] ان ذلکم کان یؤذی النبی [illegible] ہر مرتبہ [illegible] گھر میں داخل ہونا حرام ہے۔

قولہ ومن حلف الخ [illegible] صاحب [illegible] ہے [illegible] دین مستغرق نہ ہو [illegible] الا [illegible] اگر دین مستغرق [illegible] حانث [illegible] ہو جائے گا۔

مرتب [illegible]

باب اليمين في الأكل والشرب واللبس والكلام

باب کھانے پینے اور کلام کرنے پر قسم کھانے کے بیان میں

لا يأكل من هذه النخلة حنث بثمرها ولو عين البسر او الرطب او اللبن لا يحنث برطبه وتمره

قسم کھائی کہ نہیں کھائے گا اس درخت سے تو حانث ہو جائیگا اس کے پھل سے اور اگر معین کیا کچے چھوہارے یا پکے یا دودھ کو تو حانث نہ ہوگا اس کے پکنے اور [illegible]

وشيرازه بخلاف هذا الصبي وهذا الشاب وهذا الحمل لا يأكل بسرا فأكل رطبا لم يحنث ولا يأكل رطبا

اور دہی سے بخلاف اس بچے اور جوان اور اس حمل کے [illegible]

او بسرا او لا يأكل رطبا ولا بسرا حنث بالمذنب ولا يحنث بشراء كباسة بسر فيها رطب

[illegible]

في لا يشتري رطبا وبسمك في لا يأكل لحما ولحم الخنزير والانسان والكبد والكرش لحم

[illegible]

وشحم الظهر في لا يأكل شحما وباليته في لحما او شحما وفي الحنطة في هذه البر وفي هذا الدقيق

[illegible]

حنث بخبزه لا بسفه والخبز ما اعتاده اهل بلده والشواء والطبيخ على اللحم

[illegible]

والرأس ما يباع في مصره والفاكهة التفاح والبطيخ والمشمش لا العنب والرمان والرطب والقثاء والخيار

[illegible]

والادام ما يصطبغ به كالخل والملح والزيت لا اللحم والبيض والجبن والغداء الأكل من الفجر الى الظهر

[illegible]

والعشاء منه الى نصف الليل والسحور منه الى الفجر

اور عشاء نصف شب تک کا کھانا ہے اور سحری آدھی رات سے فجر تک کا کھانا ہے۔

توضیح اللغۃ [illegible]

تشریح الفقہ قولہ باب الیمین [illegible]

[illegible] اصول [illegible] مسائل [illegible]

قولہ لا یاکل الطبیخ [illegible] ایک شخص نے کہا لا اکل من ھذہ [illegible] کیونکہ یمین [illegible] کی طرف [illegible] صورت [illegible] لا اکل من ھذا [illegible] دوسری صورت [illegible] تیسری صورت [illegible] قسم [illegible] صفات [illegible] لا اکلم ھذا [illegible] کیونکہ یہ صفت [illegible]

قولہ [illegible] کسی نے قسم کھائی لا اشتری [illegible] کیونکہ [illegible] قسم [illegible] مطلوب [illegible]

قولہ [illegible] گوشت [illegible] گوشت [illegible] کیونکہ [illegible]

قولہ [illegible] حنث [illegible] قسم [illegible] داخل [illegible] قسم [illegible] داخل [illegible] گوشت [illegible] قسم [illegible]

قولہ [illegible] قسم [illegible] گوشت [illegible] کے ساتھ [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

لا يضرب من دخله على الكره بخلاف ما إذا دخله ثم [illegible] فالكره [illegible] ولا [illegible]

[illegible]

وكان [illegible] لا يحنث وإن كان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لا يكلمه شهرا [illegible]

[illegible]

لا يكلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لا يأكل طعام فلان أو لا يدخل داره أو لا يلبس ثوبه أو لا يركب دابته أو لا يكلم عبده

[illegible]

[illegible] لا يحنث [illegible]

[illegible]

[illegible] والزوجة [illegible]

[illegible]

[illegible] لا يكلم صاحب هذا الطيلسان فباعه فكلمه حنث

[illegible]

والزمان والحين ومنكرهما ستة أشهر والدهر والأبد العمر ودهر مجمل

[illegible]

والأيام وأيام كثيرة والشهور والسنون عشرة ومنكرها ثلاثة

[illegible]

تشریح الہدایہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ والسحر الخ اگر کسی نے لفظ الدہر یا الابد معرفہ استعمال کیا تو پوری عمر مراد ہوگی اور نکرہ استعمال کیا تو امام صاحب کے نزدیک چھ ماہ پر محمول ہوگا لیکن امام صاحب سے اس میں کوئی نص مروی نہیں توقف کیا ہے کیونکہ لغات کا ادراک قیاس سے نہیں ہوتا اور عرف میں کوئی واضح تعین نہیں لہٰذا توقف کیا جائے گا مگر صاحبین کا قول یہ ہے۔

قولہ ولا یعلم الخ اگر حالف نے لفظ الایام، الجمع، الشہور، السنون استعمال کیا تو امام صاحب کے نزدیک ایام میں دس اور الشہور میں دس مہینے اور سنون میں دس سال مراد ہوں گے کیونکہ جمع معرف باللام ہے جس کا استعمال جمع کی طرف منصرف ہوتا ہے اور دس ہے کیونکہ لغت عرف میں تین سے دس تک جمع کا استعمال ہوتا ہے جیسے ثلثة رجال الی عشرة رجال اور دس کے بعد مفرد استعمال ہوتا ہے جیسے احد عشر رجلا صاحبین کے نزدیک ایام میں ہفتہ اور الشہور میں بارہ مہینے مراد ہوں گے کیونکہ معرف معہود کی طرف منصرف ہوتا ہے اور معہود ہفتے کے سات دن اور سال کے بارہ مہینے ہیں اور سنین میں کوئی معہود نہیں لہٰذا پوری عمر پر محمول ہوگا اور اگر ان کو نکرہ ذکر کیا تو ہر ایک کو تین پر محمول کیا جائے گا کیونکہ اقل جمع تین ہی ہے۔

از محمد حنیف گنگوہی

باب الیمین فی الطلاق والعتاق

باب طلاق دینے اور آزاد کرنے کی قسم کھانے کے بیان میں

إن ولدت فأنت كذا حنث بالميت بخلاف فهو حر ولو ولدت ولدا ميتا ثم آخر حيا عتق الحي وحده

اگر تو بچہ جنے تو تجھ کو طلاق ہے تو مردہ بچہ جننے سے حانث ہو جائے گا بخلاف اس کے کہ بچہ آزاد ہے اور اگر مردہ بچہ جنا پھر زندہ بچہ جنا تو صرف زندہ آزاد ہوگا

أول عبد أملكه فهو حر فملك عبدا عتق ولو ملك عبدين معا ثم آخر

پہلا غلام جس کا میں مالک ہوں وہ آزاد ہے پھر مالک ہوا ایک غلام کا تو آزاد ہو جائے گا اور اگر دو کا مالک ہوا پھر تیسرے کا

لا يعتق واحد منهم ولو زاد وحده عتق الثالث

تو کوئی غلام آزاد نہ ہوگا اور اگر وحدہ بڑھا دیا تو تیسرا غلام آزاد ہو جائے گا

تشریح الفقہ قولہ باب الیمین اس باب کے مسائل کئی چند اصول کے اوپر موقوف ہیں اول یہ کہ مصنف نے اپنی کتاب الکافی میں ذکر کیا ہے کہ اگر کسی کے مردہ بچہ پیدا ہو تو وہ مردہ بچے کے حق میں ولد نہیں ہوتا چنانچہ اس کا نام رکھا جاتا ہے اس کا غسل دیا جاتا ہے نماز پڑھی جاتی ہے وغیرہ ثابت ہوتا ہے اور اس کے حق میں وصیت جاری نہیں ہوتی اور وہ آزاد ہوتا ہے لیکن دوسرے کے حق میں اس کا حکم ولد کا ہے یعنی اگر عورت کی اس حالت میں ولادت سے عدت گزر جائے گی اور اس کے بعد جو خون آئے گا وہ نفاس ہوگا اور اگر عورت کی اس باندی ہو تو وہ ام ولد ہو جائے گی اور عورت کی اس ولادت پر طلاق معلق ہو تو طلاق واقع ہو جائے گی دوسرا اصول یہ ہے کہ جس چیز کا غیر ملک میں واقع ہونا ممکن ہو اس کو آزاد کرنا تو صحیح ہے اور فرد کے مفہوم میں یہ شرط ہے کہ اس کا غیر اس کے ساتھ شریک نہ ہو تیسرا اصول یہ ہے کہ ذوات کے ساتھ صفات (یعنی اسماء) ملتی ہیں کسی ایک کے ساتھ موصوف ہو تو وہ کسی دوسرے کے ساتھ موصوف نہیں ہوتی مثلاً زید اور عمرو کے ساتھ موصوف ہو اور وحدہ کے ساتھ موصوف نہ ہوں کیونکہ ان میں دو ذات ہیں جن میں فعل کی نسبت کی گئی ہو واحد یت وحدت کے ساتھ موصوف ہو سکتا ہے ان اصول کے بعد مسائل یہ ہیں کہ اگر ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا ان ولدت فانت طالق اور اس کے مردہ بچہ پیدا ہوا تو حانث ہو جائے گا یعنی طلاق ہو جائے گی کیونکہ مردہ بچہ غیر کے حق میں ولد ہے اور اگر یوں کہا ان ولدت فھو حر اور اس نے ایک مردہ بچہ جنا پھر زندہ تو صرف زندہ بچہ آزاد ہوگا کیونکہ مردہ بچے کے حق میں ولد نہیں ہے اور آزادی کا محل بننے کے قابل نہیں ہے لہٰذا زندہ ہی

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]											

[illegible]
[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]					

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

ومن قال كل مملوك لي حر عتق عليه عبيده وامهات اولاده ومدبروه لان الملك [illegible]

[illegible]

ومن قال لنسوة له هذه طالق او هذه وهذه طلقت الاخيرة وخير في الاولى [illegible]

[illegible]

تشریح الفقه [illegible]

باب اليمين في البيع والشراء والتزوج والصلوة والصوم وغيرها

باب خرید و فروخت، نکاح اور نماز و روزہ وغیرہ کی قسم کھانے کے بیان میں

[illegible] يحنث بالمباشرة لا بالامر كالبيع والشراء والاجارة والاستيجار والصلح عن مال والقسمة

[illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

والخصومة وضرب الولد وما يحنث بهما النكاح والطلاق والخلع والعتق والكتابة والصلح عن دم عمد والهبة

مقدمات کی جوابدہی کرنا لڑکے کو مارنا اور جن میں دونوں سے حانث ہوتا ہے وہ یہ ہیں نکاح طلاق خلع آزاد کرنا کتابت قتل عمد سے صلح کرنا ہبہ

والصدقة والقرض والاستقراض وضرب العبد والذبح والبناء والخياطة والإيداع والاستيداع

صدقہ قرض دینا قرض لینا غلام کو مارنا ذبح کرنا مکان وغیرہ بنانا سینا امانت رکھنا امانت لینا

والإعارة والاستعارة وقضاء الدين وقبضه والكسوة والحمل

عاریت پر دینا عاریت پر لینا قرض ادا کرنا قرض وصول کرنا پوشاک دینا کسی چیز کو اٹھانا

تشریح الفقہ قولہ باب الیمین الخ اس باب کے مسائل سمجھنے کیلئے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ عقود تین قسم پر ہیں اول وہ جن کے حقوق عاقد اور موکل دونوں سے متعلق ہوں (اگرچہ عاقد کی نیت ہو) جیسے بیع و شراء اجارہ وغیرہ دوم وہ جن کے حقوق عاقد سے متعلق نہ ہوں بلکہ جس کے واسطے عقد ہوا ہے اس سے متعلق ہوں جیسے نکاح، طلاق، عتاق، کتابت وغیرہ سوم وہ جن میں حقوق ہی نہ ہوں جیسے مارنا، ذبح وغیرہ قسم اول میں خود کرنے سے حانث ہوگا اور قسم دوم و سوم میں خود کرنے سے بھی حانث ہو جائے گا اور وکیل کے کرنے سے بھی حانث ہو جائے گا۔

قولہ ما یحنث الخ جن عقود میں حالف خود اپنے کرنے سے حانث ہوتا ہے نہ کہ حکم کرنے سے وہ آٹھ ہیں بیع شراء اجارہ استیجار اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ بیع نہ کروں گا پھر کسی سے وکیل بنا کر بیع کرائی تو حانث نہ ہوگا اور اگر خود بیع کی تو حانث ہو جائے گا اور اگر وکیل نے بیع کی تو حانث نہ ہوگا کیونکہ فعل کا وجود وکیل سے ہوا ہے اور حقوق بھی اسی کی طرف راجع ہوتے ہیں یہی وکیل کی طرف سے فعل بیع ہے اور حالف نے قسم کھائی تھی اپنے فعل پر نہ کہ غیر کے فعل پر۔

قولہ ما یحنث بہما الخ اور وہ عقود جن میں خود مباشرت سے بھی حانث ہو جاتا ہے اور مامور کے کرنے سے بھی یہ ہیں نکاح طلاق خلع ... مثلاً اگر کسی نے قسم کھائی کہ نکاح نہ کروں گا تو حانث ہو جائے گا خواہ خود نکاح کیا ہو یا اس کے وکیل نے اس کا نکاح کیا ہو کیونکہ وکیل یہاں سفیر محض ہے۔

فائدہ:

صاحب بحر نے وہ عقود جن میں حالف اپنے فعل اور وکیل کے فعل دونوں سے حانث ہوتا ہے چالیس گنائے ہیں جن میں سے بعض تو وہی ہیں جو کتاب میں مذکور ہیں یعنی نکاح طلاق خلع ... اور باقی یہ ہیں ... تعلیم ... قربانی ... ودیعت ... شہادت، اقرار ... اور الوہبانیہ میں

ولذا نظم ما لا حنث فيه بفعل الوكيل مشيرا الى حنثه فيما بقي فقال

بفعل وكيل ليس يحنث حالف	ببيع شراء صلح مال خصومة
اجارة استيجار الضرب لابنه	كذا قسمة والحنث في غير ذلك ثبت

ودخول اللام على البيع والشراء والإجارة والصياغة والخياطة والبناء كإن بعت لك ثوبا يختص بفعله

اور لام کا داخل ہونا بیع، شراء، اجارہ، رنگریزی، سلائی اور تعمیر پر جیسے یوں کہے کہ اگر بیچوں میں تیرے لئے کپڑا تو یہ اس کے فعل کے ساتھ خاص ہوتا ہے

بالمحلوف عليه بأن كان بأمره كان ملكه أو لا وعلى الأعيان والضرب والأكل والشرب والدخول

محلوف علیہ کے ساتھ بایں طور کہ وہ اس کے حکم سے ہو خواہ اس کی ملک ہو یا نہ ہو اور اعیان اور ضرب اور کھانے پینے اور دخول پر داخل ہونا

كإن بعت ثوبا لك لاختصاصها به بأن كان ملكه أمره أو لا

جیسے اگر بیچوں میں تیرا کپڑا تو یہ محلوف علیہ کے اختصاص کے لئے ہوتا ہے بایں طور کہ وہ اس کی ملک ہے حکم کیا ہو یا نہ کیا ہو

وإن نوى غيره صدق فيما عليه إن بعته فهو حر فعقده بالخيار

اور اگر اس کے علاوہ کی نیت کرے تو تصدیق کی جائے گی اس صورت میں جس میں اس پر نقصان ہو، اگر میں اسے بیچوں تو وہ آزاد ہے پس بیع خیار کے ساتھ کی

حنث وكذا بالفاسد والموقوف لا بالباطل إن لم أبع فكذا فأعتق أو دبر حنث قالت

حانث ہو جائے گا اور ایسے ہی بیع فاسد اور موقوف سے نہ کہ باطل سے، اگر میں نہ بیچوں تو ایسا، پس آزاد کیا یا مدبر بنایا حانث ہوگا، بیوی نے کہا

تزوجت علي فقال كل امرأة لي فهي طالق طلقت المحلفة علي المشي إلى بيت الله تعالى أو إلى الكعبة

کہ تو نے مجھ پر نکاح کیا تو شوہر نے کہا میری ہر بیوی کو طلاق تو قسم دلانے والی کو بھی طلاق ہو جائے گی، مجھ پر پیدل چلنا ہے اللہ کے گھر یا کعبہ کی طرف

حج أو اعتمر ماشيا فإن ركب أراق دما بخلاف الخروج والذهاب إلى بيت الله أو المشي إلى الحرم أو الصفا

تو حج یا عمرہ کرے پیدل، پس اگر سوار ہوا تو دم دے بخلاف نکلنے اور جانے کے بیت اللہ کی طرف یا حرم یا صفا و مروہ کی طرف چلنے کے

والمروة عبده حر إن لم يحج العام فشهدا بنحره بكوفة

اس کا غلام آزاد ہے اگر اس سال حج نہ کرے، پس دو آدمیوں نے اس کے کوفہ میں قربانی کرنے کی گواہی دی

لم يعتق وحنث في لا يصوم بصوم ساعة بنية وفي صوما أو يوما بيوم

تو غلام آزاد نہ ہوگا، اور حانث ہو جائے گا لا یصوم میں نیت کے ساتھ ایک ساعت روزہ رکھنے سے اور صوما یا یوما میں ایک دن سے

وفي لا يصلي بركعة وفي صلاة بشفع إن لبست من غزلك فهو

اور لا یصلی میں ایک رکعت سے اور صلاۃ میں دو رکعت سے، اگر میں تیرے کاتے ہوئے سے پہنوں تو وہ

هدي فملك قطنا فغزلته ونسج فلبس فهو هدي ولبس خاتم ذهب أو عقد لؤلؤ لبس حلي لا

ہدی ہے پس روئی کا مالک ہوا اور عورت نے اسے کاتا اور بنا گیا پھر اس نے پہنا تو وہ ہدی ہے، اور سونے کی انگوٹھی یا موتی کا ہار پہننا زیور پہننا ہے

خاتم فضة لا يجلس على الأرض فجلس على بساط أو حصير أو لا ينام على فراش فنام على قرام فوقه

نہ کہ چاندی کی انگوٹھی، زمین پر نہ بیٹھے گا پس فرش یا چٹائی پر بیٹھا، یا کہا کہ نہ سوؤں گا اس فرش پر پھر اس پر دوسرا فرش بچھا کر سو گیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب اليمين في الضرب والقتل وغير ذلك

باب مار پیٹ اور قتل وغیرہ کی قسم کھانے کے بیان میں

[illegible]

[illegible]

[illegible] ولو حلف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] لا [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] لا [illegible] بالملک والاجارة [illegible] [illegible] على [illegible]

[illegible]

توضیح اللغۃ [illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

قولہ [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ لا یقبض الخ ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں اپنا قرض ایک ایک درہم وصول نہ کروں گا پھر اس نے تھوڑا قرض وصول کیا اور باقی یعنی دس درہم تو جب تک پورا قرض متفرق طور سے وصول نہ کرے حانث نہ ہوگا ہاں اگر قرض بعض تھوڑی متفرق وصول کیا تو حانث ہوگا۔ مثلاً قرض کو ایک دو چیزیں اور وصول کیا ہی کہ اس لئے کہ کر کے وصول کیا تو حانث نہ ہوگا۔

قولہ ولو حلفہ الخ ایک شخص سے حاکم نے قسم کھلوائی کہ جو مفسد شخص شہر میں داخل ہو اس کی مجھے اطلاع دیا کرے گا اس نے قسم کھالی تو یہ قسم مطلق ہے لیکن اس حاکم کی حکومت باقی رہنے تک مقید ہوگی کیونکہ مطلق بعض دلالت کی وجہ سے مقید ہو جاتی ہے اور یہاں قسم لینے سے حاکم کا مقصود صرف یہ ہے کہ فساد کو دور کرتا رہے اور زوال حکومت کے بعد دفع فساد ممکن نہیں لہذا یمین اس کی حکومت کے ساتھ مقید ہوگی۔

قولہ ہبۃ الخ ایک شخص نے قسم کھائی کہ فلاں کو ہبہ کرے گا چنانچہ اس نے کوئی چیز ہبہ کی مگر موہوب لہ نے قبول نہیں کی تو اس کی قسم پوری ہوگئی۔ اب وہ حانث نہ ہوگا اور اگر یہ قسم کھائی کہ فروخت کرے گا پھر اس نے کوئی چیز فروخت کی لیکن مشتری نے بیع قبول نہیں کی تو یہاں قسم پوری نہ ہوگی۔ وجہ فرق یہ ہے کہ ہبہ تبرع ہے جس میں موہوب لہ کا قبول کرنا ضروری نہیں بخلاف بیع کے کہ وہ عقد معاوضہ ہے اور جانبین سے فعل کا متقاضی ہے۔ اس لئے مشتری کے قبول کے بغیر تمام نہ ہوگی۔

قولہ حلف لا یتزوج الخ ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں اپنا نکاح نہ کروں گا پھر کسی فضولی نے اس کا نکاح کر دیا اور حالف نے اجازت قولی سے نکاح جائز کر دیا تو حانث ہو جائے گا یہی مختار ہے (تبیین) اسی پر عام مشائخ ہیں اور اسی پر فتوی ہے (خانیہ) اور جو جامع الفصولین میں یہ کہا ہے کہ اجازت قولی سے بھی حانث نہ ہوگا صحیح نہیں۔ کیونکہ اجازت قولی بحکم وکالت کے ہے گویا اس نے اولاً اس کو وکیل بنایا۔ البتہ اگر اجازت فعلی سے جائز کیا تو حانث نہ ہوگا۔ کیونکہ محلوف علیہ تزویج ہے اور تزویج سے مراد عقد ہے۔ اور عقد قولی کے ساتھ خاص ہے فعل سے نہیں ہوتا۔

قولہ وحنث بیع ایک شخص نے قسم کھائی کہ فلاں کے گھر میں داخل نہ ہوگا۔ پھر اس کے مملوکہ مکان میں یا کرایہ کے مکان میں داخل ہو گیا تو حانث ہو جائے گا کیونکہ عادت مراد ہو سکتی ہے۔ پس جس گھر میں وہ رہتا ہو وہ قسم میں داخل ہے خواہ مملوک ہو یا بطریق اجارہ ہو یا بطریق عاریت ہو۔ ایک شخص نے قسم کھائی کہ میرا کچھ مال نہیں ہے حالانکہ مفلس مقروض پر اس کا کچھ دین ہے تو حانث نہ ہوگا۔ کیونکہ دین کو عرفاً مال نہیں کہا جاتا۔

كتاب الحدود

[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لا يمد له [illegible]

[illegible]

[illegible] ويفرق على بدنه إلا رأسه ووجهه وفرجه ويضرب الرجل قائماً في الحدود غير ممدود

[illegible]

ولا ينزع عن المرأة ثيابها إلا الفرو والحشو وتضرب جالسة ويحفر لها في الرجم لأنه

[illegible]

وإحصان الرجم [illegible] الحرية والتكليف والإسلام والوطء بنكاح صحيح

[illegible]

[illegible] لا يجمع بين الجلد والرجم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حتى [illegible] لو كان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کا حکم اور دونوں کا معاملہ اس وقت تھا جب حد رجم کا ... لیکن اس کے بعد [illegible] شرط اسلام نازل ہوئی بہرحال [illegible] شرط اسلام ہوا (کما قال ابن الہمام) علاوہ ازیں امام بخاری [illegible] حدیث ہے [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

فائدہ: صاحب [illegible] نے یہ اشعار نقل کئے ہیں جن میں شروط احصان کو جمع کیا گیا ہے۔

شروط الاحصان ست ستة فخذ ها عن النص مستفهما

بلوغ وعقل وحرية ورابعها كونه مسلما

وعقد صحيح ووطء مباح متى اختل شرط فلا يرجما

یعنی شروط احصان چھ ہیں ان کو نص سے دریافت کر (۱) بلوغ (۲) عقل (۳) حریت (۴) اسلام (۵) نکاح صحیح (۶) وطی مباح۔ جب ان شرائط میں سے کوئی شرط مختل ہو تو رجم نہ ہوگا۔ ان میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ وقت دخول زوجین صفت احصان کے ساتھ متصف ہوں جیسا کہ ہے وقد جمعها ابن وهبان فقال

شرائط الاحصان به الرجم قرروا بلوغ و عقل و اسلام بحرر

نكاح صحيح والدخول بعينه وكل من الزوجين بالوصف يعتبر

قولہ ولا یجمع الخ ظاہر الروایۃ امام اعظم کے نزدیک جلد اور رجم [illegible] صاحبین اور امام شافعی و امام احمد کے نزدیک جلد و نفی کے درمیان جمع کیا جائے گا کیونکہ حضور صلعم کا ارشاد ہے کنوارے مرد کو کنواری عورت کے ساتھ سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال جلاوطن کیا جائے اور شادی شدہ مرد کو شادی شدہ عورت کے ساتھ سو کوڑے مارے جائیں اور سنگسار کیا جائے۔ تحقیق جمہور کے نزدیک یہ منسوخ ہو چکا۔ کیونکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم نے ماعز وغیرہ کو [illegible] سنگسار کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ جمع منسوخ ہے چنانچہ امام حازمی نے الناسخ والمنسوخ میں ذکر کیا ہے [illegible] متاخر الاسلام [illegible] ایک جماعت ہے۔ اور حضرت عبادہ کی حدیث کا حکم [illegible] دونوں کے درمیان ایک طویل مدت ہے۔ طحاوی نے اپنی مختصر میں بیان کیا ہے کہ جلد اور رجم کے درمیان جمع کرنے کی طرف جو حضرات گئے ہیں وہ حضرت علی، ابی بن کعب، ابن مسعود اور حسن بصری ہیں مگر حضرت ابوبکر صدیق، عمر بن الخطاب، زہری، نخعی [illegible] شافعی اور [illegible] سب کا یہی قول ہے کہ شادی شدہ کو سنگسار کیا جائے گا کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔ اور اشکال بخاری کی حدیث سے ہے جو حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے جس میں [illegible] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جمع کا حکم منسوخ ہے کیونکہ حضرت ابوہریرہ متاخر الاسلام ہیں۔ [illegible] جواب یہ ہے کہ پہلے آنحضرت صلعم نے [illegible] کوڑے لگوائے [illegible] پھر جب اس کا محصن ہونا معلوم ہوا تو آپ نے سنگسار کیا جیسا کہ [illegible] الفاظ (فامر به النبي صلعم فجلد ثم اخبر انه كان قد احصن فامر به فرجم) اس کے شاہد عدل ہیں۔ [illegible] امام مناسب سمجھے تو جمع کر سکتا ہے۔ روایات میں جو حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان سے جلد و نفی کے درمیان جمع کرنا مروی ہے وہ اسی پر محمول ہے۔[1]

قولہ والحامل الخ [illegible] حاملہ عورت [illegible] وضع حمل کے بعد جاری ہوگی کیونکہ اس سے بچے کی ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ پھر اگر حد کوڑوں کی ہو [illegible] وضع حمل کے [illegible] حد رجم کی [illegible] بچے کی پرورش کرنے والا [illegible] اس وقت [illegible] جب تک بچہ [illegible] کھانے [illegible] اجازت ہے۔[2]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

باب الوطء الذي يوجب الحد والذي لا يوجبه

باب اس وطی کے بیان میں جو موجب حد ہے اور جو موجب حد نہیں ہے

لا حد بشبهة المحل وإن ظن حرمته كوطء أمة ولده وولد ولده ومعتدة الكنايات وبشبهة الفعل

[illegible]

إن ظن حله كمعتدة الثلاث وأمة أبويه وزوجته وسيده والمرتهن في الأولى

[illegible]

وحد بوطء أمة أخيه وعمه وامرأة وجدت

[illegible]

على فراشه لا بأجنبية زفت إليه وقيل هي زوجتك

[illegible]

وعليه مهرها وبمحرم نكحها وبأجنبية في غير القبل وبوطء

[illegible]

بهيمة وبالزنا في دار الحرب أو البغي وبزنا حربي بذمية

[illegible]

وبزنا صبي أو مجنون بمكلفة بخلاف عكسه وبزنا بمستأجرة وبمكره وبالإقرار

[illegible]

إن أنكره الآخر [illegible] بجارية قتلها [illegible] والخليفة [illegible] بالقصاص وبالأموال لا بالحد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ وشبہہ [illegible]

[illegible]

---

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

باب الشهادة على الزنا والرجوع عنها

باب زنا پر گواہی دینے اور اس سے رجوع کرنے کے بیان میں

شهدوا بحد متقادم سوى حد القذف لم يحد وضمن المسروقة ولو أقروا بزنا بغائبة حد

گواہوں نے کسی پرانی موجب حد بات پر گواہی دی حد قذف کے علاوہ تو حد نہیں لگائی جائے گی اور چوری کے مال کا ضامن ہوگا اور اگر اقرار کیا کسی غائبہ کے ساتھ زنا کا تو حد

بخلاف السرقة ولو أقر بالزنا بمجهولة حد وإن شهدوا بذلك لا

لگائی جائے گی بخلاف چوری کے اور اگر اقرار کیا نامعلوم عورت کے ساتھ زنا کرنے کا تو حد لگائی جائے گی اور اگر گواہوں نے اس کی گواہی دی تو نہیں

كما اختلفوا في طوعها أو في البلد ولو كان على كل زنا ولو اختلفوا في بيت واحد

جیسے گواہوں کا اختلاف کرنا عورت کی رضامندی میں اور شہر میں کہ ہر ایک نے دوسرا شہر بتایا ہو اور اگر ایک ہی کوٹھری کے بارے میں اختلاف کریں

حد الرجل والمرأة ولو شهدوا على زنا امرأة وهي بكر أو الشهود فسقة أو شهدوا على شهادة أربعة

تو مرد و عورت دونوں کو حد لگائی جائے گی اور اگر گواہی دی کسی عورت کے زنا پر حالانکہ وہ باکرہ ہے یا گواہ فاسق ہیں یا چار گواہوں کی گواہی پر گواہی دی

وإن شهد الأصول أيضا لم يحد ولو كانوا عميانا أو محدودين أو ثلاثة حد الشهود لا المشهود عليه

اگرچہ اصل شاہد بھی گواہی دے دیں تو کسی کو حد نہیں لگائی جائے گی اور اگر گواہ اندھے ہوں یا محدود ہوں یا تین ہوں تو گواہوں کو حد لگائی جائے گی نہ کہ مشہود علیہ کو

ولو حد فوجد أحدهم عبدا أو محدودا حدوا

اور اگر حد لگائی گئی پھر گواہوں میں سے کوئی غلام یا محدود نکلا تو سب کو حد لگائی جائے گی

وأرش ضربه هدر وإن رجم فديته على بيت المال

اور اس کی ضرب کا تاوان معاف ہے اور اگر سنگسار کر دیا گیا تو اس کی دیت بیت المال سے دی جائے گی۔

توضیح اللغۃ متقادم پرانا، [illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ شهدوا الخ گواہوں نے ایک پرانی بات پر گواہی دی جو موجب حد تھی تو ان کی شہادت مسترد ہوگی اور حد قائم نہ ہوگی [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لان [illegible] لا يلزم [illegible]۔

قولہ ولو [illegible] الخ [illegible]

قولہ ومن اقر الخ [illegible] (۱) ایک شخص نے [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible]

[illegible]

قولہ ولو اختلفوا الخ [illegible]

قولہ ولو کانوا الخ [illegible] حضرت عمرؓ نے [illegible] پر حد جاری کی تھی۔

ترجمہ مع تشریح

فلو رجع [illegible] الاربعة بعد الرجم [illegible] وغرم ربع الدية [illegible]

[illegible]

ولا [illegible] ولو رجع احد الخمسة فلا شيء عليه فان رجع آخر حدا

[illegible]

رجموا وربع دية المرجوم وضمن المزكي دية المرجوم ان ظهروا عبيدا كما لو قتل من امر برجمه

اور ربع دیت کا تاوان دینگے اور مزکی ضامن ہوگا مرجوم کی دیت کا اگر گواہ غلام نکلیں جیسے کوئی قتل کر دے اس شخص کو جس کے رجم کا حکم دیا گیا

فظهروا كذلك وان رجم فوجدوا عبيدا فالدية في بيت المال ولو قال شهود الزنا تعمدنا النظر

پھر وہ گواہ غلام نکلے اور اگر رجم کر دیا گیا پھر گواہ غلام نکلے تو دیت بیت المال میں ہوگی اور اگر زنا کے گواہ یہ کہیں کہ ہم نے قصداً دیکھا تو

قبلت شهادتهم ولو انكر الاحصان فشهد عليه رجل وامرأتان او ولدت زوجته منه رجم

قبول کی جائیگی ان کی شہادت اور اگر احصان کا انکار کرے پھر اس پر ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں یا اس کی بیوی نے اس سے بچہ جنا ہو تو اسے رجم کیا جائیگا۔

تشریح الفقہ قولہ رجع احد الاربعۃ الخ چار گواہوں کی شہادت سے محصن کو سنگسار کر دیا گیا اس کے بعد ان میں سے ایک شہادت سے رجوع کر بیٹھا تو رجوع کرنے والے پر حد قذف جاری کی جائیگی کیونکہ اس کی شہادت منقلب بقذف ہوگئی اور اس پر ربع دیت کا تاوان بھی واجب ہوگا کیونکہ ایک چوتھائی شہادت کے رجوع سے ... اور جب اس نے رجوع کر کے اقرار کر لیا ... قتل ... کے حساب سے دیت کا چوتھائی واجب ہوگا۔

قولہ ولو رجع احد الخمسۃ الخ پانچ مردوں کی شہادت سے محصن سنگسار کیا گیا اس کے بعد پانچوں میں سے ایک نے رجوع کر لیا تو رجوع کرنے والے پر کچھ واجب نہیں کیونکہ شہادت کا کامل نصاب باقی ہے ... اور اگر اس کے بعد دوسرا بھی رجوع کر لے تو دونوں پر حد قذف لازم ہوگی اور ربع دیت کا تاوان بھی دینگے۔

قولہ وضمن المزکی الخ گواہوں کی عدالت کے ثبوت کی ضرورت تھی ... محصن کو سنگسار کر دیا گیا اس کے بعد معلوم ہوا کہ گواہ غلام تھے یا کافر ... تو ... اگر مزکی رجوع کر لیں تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک مزکی ... دیت کے ضامن ہونگے ... اسی طرح اگر قاضی نے ... شخص کو سنگسار کرنے کا حکم دیا تھا ... پھر معلوم ہوا کہ گواہ غلام تھے تو قاتل پر مقتول کی دیت کا تاوان لازم ہے ... اور اگر اس شخص کو سنگسار کر دیا گیا ... پھر گواہ غلام نکلے تو دیت بیت المال سے ہوگی۔

باب حد الشرب

باب شراب نوشی کی حد کے بیان میں

من شرب خمرا فاخذ وريحها موجودة او جاؤوا به سكران ولو بنبيذ وشهد رجلان

کسی نے شراب پی پھر اس کو گرفتار کیا گیا اس حال میں کہ اس کی بو موجود تھی یا وہ مست تھا گو نبیذ سے ہو اور دو مردوں نے گواہی دی

او اقر مرة حد ان علم شربه طوعا وصحا وان اقر او شهدا بعد مضي ريحها لا لبعد المسافة

یا اس نے ایک بار اقرار کر لیا تو اس پر حد جاری ہوگی اگر معلوم ہو جائے کہ اس نے خوشی سے پی ہے اور ہوش میں آ گیا ہو ... اور اگر بو جانے کے بعد اقرار کیا یا گواہی دی ...

حتیٰ کہ ...

او وجد منه رائحة الخمر او تقيأها او رجع عما اقر او اقر سكران [illegible] عليه

یا اس کے منہ سے شراب کی بو پائی گئی یا اس نے شراب کی قے کی یا اقرار کر کے رجوع کر لیا یا نشہ کی حالت میں اقرار کیا تو اس پر حد نہیں لگائی جائے گی

لا وحد السكر والخمر ولو شرب قطرة ثمانون سوطا وللعبد نصفه فرق على بدنه كما في حد الزنا

اور نشہ کی اور شراب پینے کی حد اگرچہ ایک ہی قطرہ پیا ہو اسی کوڑے ہیں اور غلام کے لئے اس کا آدھا ہے اور یہ کوڑے اس کے بدن پر الگ الگ مارے جائیں گے جس طرح حد زنا میں مارے جاتے ہیں

تشریح الفقہ: قولہ ومن شرب الخمر الخ: حد شرب کے لئے پانچ شرطیں ہیں (۱) شراب پینے والا عاقل بالغ ہو (۲) مسلمان ہو (۳) شراب کے علاوہ کوئی اور نشہ آور چیز پی ہو (۴) وہ مجبور نہ ہو (۵) [illegible] نشہ اتر جائے۔

قولہ من شرب الخمر الخ: جس شخص نے شراب پی اور اسی حالت میں گرفتار ہوا کہ شراب کی بو اس کے منہ میں موجود تھی یا شراب کے علاوہ کسی دوسری نشہ آور چیز کے پینے سے مست ہو گیا اور گواہوں نے شراب پینے کی گواہی دی یا اس نے خود اقرار کیا تو اس پر حد شرب لگائی جائے گی۔ شرط یہ ہے کہ معلوم ہو جائے کہ اس نے اپنی خوشی سے شراب پی ہے۔

قولہ سكران الخ: نشہ والے کے حق میں سکران کی تفسیر امام صاحب نے یہ کی ہے کہ [illegible] مرد اور عورت میں اور زمین و آسمان میں امتیاز نہ کر سکے۔ کیونکہ حد ایک عقوبت ہے لہذا اس میں انتہائی سبب کا اعتبار ہوگا۔ "لا تقربوا الصلوة وانتم سكارى حتى تعلموا ما تقولون" اس کا مقتضی ہے اور حرمت میں ان کا قول ہے کہ اس کا اکثر کلام ہذیان ہو جائے، صاحبین، امام مالک، امام شافعی کے نزدیک حرمت کے حق میں سکران کی تفسیر یہی ہے جو امام صاحب کے یہاں حق حرمت میں ہے "قال في المبسوط واليه مال اكثر المشايخ وعليه الفتوى"۔

قولہ وحد السكر الخ: حد شرب اسی کوڑے کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ہے "من شرب الخمر فاجلدوه فان عاد فاجلدوه" الحدیث کوڑوں کی مقدار میں اختلاف ہے امام شافعی کے نزدیک چالیس کوڑے ہیں یہی قول امام احمد کا ہے [illegible] اور اگر امام مصلحت سمجھے تو اسی تک پہنچا سکتا ہے یہی امام مالک کا قول ہے اور یہی ایک روایت امام احمد سے ہے کیونکہ حضرت عمر کی خلافت میں صحابہ کے مشورہ سے یہی طے ہوا تو گویا اس پر صحابہ کا اجماع ہے۔[1]

(۱) [illegible]

[illegible]

بَابُ حَدِّ الْقَذْفِ

باب تہمت زنا کی حد کے بیان میں

وَهُوَ كَحَدِّ الشُّرْبِ كَمِّيَّةً وَثُبُوتًا فَلَوْ قَذَفَ مُحْصَنًا أَوْ مُحْصَنَةً بِزِنًا حُدَّ بِطَلَبِهِ مُفَرَّقًا

وہ حد شرب کی طرح ہے مقدار میں بھی اور ثبوت میں بھی سو اگر تہمت زنا کی محصن یا محصنہ کو، تو حد لگائی جائیگی اس کے طلب کرنے سے

وَلَا يُنْزَعُ عَنْهُ غَيْرُ الْفَرْوِ وَالْحَشْوِ وَإِحْصَانُهُ بِكَوْنِهِ مُكَلَّفًا حُرًّا مُسْلِمًا عَفِيفًا عَنْ زِنًا وَلَوْ قَالَ لِغَيْرِهِ

اور متفرقاً جاری کی جائے گی اور نہ اتارا جائے سوائے پوستین اور روئی دار کے، اور احصان عاقل بالغ آزاد مسلمان اور زنا سے پاکدامن ہونا ہے اگر کسی نے کہا کسی سے کہ

لَسْتَ لِأَبِيكَ أَوْ لَسْتَ بِابْنِ فُلَانٍ فِي غَضَبٍ حُدَّ وَفِي غَيْرِهِ لَا وَلَا فِي نَفْيِهِ عَنْ جَدِّهِ

تو اپنے باپ کا نہیں یا تو فلاں کا بیٹا نہیں غصہ کی حالت میں تو حد لگائی جائے گی اور بغیر غصہ کے نہیں اور نہ ہی نفی کرنا اس کی اس کے دادا سے

وَقَوْلِهِ لِعَرَبِيٍّ يَا نَبَطِيُّ وَيَا ابْنَ مَاءِ السَّمَاءِ وَنِسْبَتِهِ إِلَى عَمِّهِ أَوْ خَالِهِ أَوْ رَابِّهِ وَلَوْ قَالَ

اور عربی کو کہنا اے نبطی اور اے آسمان کے پانی کے بیٹے اور اس کو اس کے چچا یا ماموں یا پرورش کنندہ کی طرف منسوب کرنا اگر کہا

يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ وَأُمُّهُ مَيِّتَةٌ فَطَلَبَ الْوَالِدُ أَوِ الْوَلَدُ أَوْ وَلَدُ الْوَلَدِ حُدَّ وَلَا يُطَالِبُ وَلَدٌ وَعَبْدٌ

اے زانیہ کے بیٹے حالانکہ اس کی ماں مر چکی ہے پس مطالبہ کیا والد نے یا بیٹے نے یا پوتے نے تو حد لگائی جائے گی اور نہیں مطالبہ کر سکتا بیٹا یا غلام

أَبَاهُ وَسَيِّدَهُ بِقَذْفِ أُمِّهِ وَيَبْطُلُ بِمَوْتِ الْمَقْذُوفِ لَا بِالرُّجُوعِ وَالْعَفْوِ

اپنے باپ اور آقا سے اپنی ماں پر تہمت لگانے کے باعث اور حد باطل ہو جاتی ہے مقذوف کے مر جانے سے نہ کہ رجوع اور معاف کرنے سے

وَلَوْ قَالَ زَنَأْتَ فِي الْجَبَلِ وَعَنَى الصُّعُودَ حُدَّ وَلَوْ قَالَ يَا زَانِي وَعَكَسَ حُدَّا وَلَوْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا زَانِيَةُ

اگر کہا زنات فی الجبل اور مراد لی چڑھنا تو حد لگائی جائے گی اور اگر کہا اے زانی اور دوسرے نے بھی کہا تو دونوں کو حد لگائی جائے گی اگر بیوی سے کہا اے زانیہ اور بیوی نے

وَعَكَسَتْ حُدَّتْ وَلَا لِعَانَ وَلَوْ قَالَتْ زَنَيْتُ بِكَ بَطَلَا

کہا کہ بلکہ تو، تو عورت کو حد لگائی جائے گی اور لعان نہ ہوگا اور اگر یہ کہا کہ میں نے تیرے ساتھ زنا کیا ہے تو دونوں باطل ہو جائیں گی

وَمَنْ أَقَرَّ بِوَلَدٍ ثُمَّ نَفَاهُ يُلَاعِنُ وَإِنْ عَكَسَ حُدَّ وَالْوَلَدُ لَهُ فِيهِمَا وَلَوْ قَالَ لَيْسَ بِابْنِي وَلَا بِابْنِكِ

اگر بچہ کا اقرار کر کے نفی کر دے تو لعان کرے اور اس کا عکس کرے تو حد لگائی جائے گی بچہ دونوں صورتوں میں اسی کا ہوگا اگر کہا یہ میرا بیٹا ہے نہ تیرا

بَطَلَا وَمَنْ قَذَفَ امْرَأَةً وَلَمْ يُدْرَ أَبُو وَلَدِهَا أَوْ لَاعَنَتْ بِوَلَدٍ أَوْ رَجُلًا

تو دونوں باطل ہو جائیں گے جس نے تہمت لگائی ایسی عورت کو جس کے بچہ کا باپ معلوم نہیں یا جس عورت نے لعان کر لیا یا ایسے شخص کو تہمت لگائی جس نے

وَطِئَ فِي غَيْرِ مِلْكِهِ أَوْ أَمَةً مُشْتَرَكَةً أَوْ مُسْلِمًا زَنَى فِي حَالِ كُفْرِهِ أَوْ مُكَاتَبًا

غیر ملک میں وطی کی یا مشترک باندی سے وطی کی یا ایسے مسلمان کو تہمت لگائی جس نے کفر کی حالت میں زنا کیا تھا یا ایسے مکاتب کو تہمت لگائی

مَاتَ عَنْ وَفَاءٍ لَا يُحَدُّ وَحُدَّ قَاذِفُ وَاطِئِ أَمَةٍ مَجُوسِيَّةٍ وَحَائِضٍ وَمُكَاتَبَةٍ

جو بدل کتابت چھوڑ کر مر گیا تو حد نہیں لگائی جائے گی حد لگائی جائے گی اس شخص پر جو تہمت لگائے ایسے آدمی کو جس نے مجوسیہ باندی یا حائضہ یا مکاتبہ سے وطی کی اور تہمت لگانے والے کو

وَمُسْلِمٍ نَكَحَ أُمَّهُ فِي كُفْرِهِ وَمُسْتَأْمِنٍ

اور اس مسلمان پر تہمت لگانے والے کو جس نے کفر کی حالت میں اپنی ماں سے نکاح کیا حد لگائی جائے گی اور مستامن کو جس نے تہمت لگائی ہو

قذف مسلماً ومن قذف أو زنى أو شرب مراراً فحدّ فهو لكله

مسلمان پر کسی نے تہمت لگائی یا زنا کیا یا شراب پی چند بار پھر حد لگائی گئی تو یہ حد کل کی طرف سے ہوگی۔

تشریح الفقہ: قولہ قذف الخ کے الفاظ کی تفسیر میں جو شریعت کی اصطلاح ہے تہمت لگانا قذف بالزنا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو (ان میں سے ایک زنا کی تہمت لگانا ہے) الشیخ عینی شافعی کے نزدیک غیر محصن کی طرف یا ملوک کی طرف جو تہمت لگانا وہ بھی کبیرہ ہے بعض فقہاء نے کہا کہ پاک دامن کی طرف تہمت لگانا ہے جب حد کے لئے ہو گناہ کبیرہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص ذمی کو تہمت لگائے گا اس پر قیامت کے روز آگ کے کوڑے پڑیں گے۔

تنبیہ: صاحب بحر نے جوالہ جامع الجوامع شوافع کی طرف منسوب کیا ہے کہ ان کے یہاں خلوت میں زنا کی تہمت لگانا صغیرہ ہے مگر یہ انتساب صحیح نہیں ہے اس لئے کہ قذف کا گناہ صغیرہ ہونا صرف حلیمی کے نزدیک ہے جیسا کہ پہلے مذکور ہوا۔ اس لئے کہ جمع الجوامع میں عبد الملک کی عبارت منقول ہے "قذف المحصن في خلوة ليس بكبيرة موجبة للحد" صغیرہ ہے حد واجب نہیں ہوتا۔ لیکن کلام جب بطور تحقیق ہو تو صرف زنا کی تہمت کی نسبت ہے جس سے حد واجب ہوتی ہے وہ کبیرہ ہوگی۔ "کما قال المحشی اللقانی" میں تحریر ہے صاحب بحر کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ "قوله احد لا الالا" اس سے مراد ہیں عبد السلام۔

قولہ یا ابن ماء السماء الخ یا ابن ماء السماء کہنے پر حد نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے مراد یا حسن وصفائی تشبیہ مراد ہوتی ہے چنانچہ ابو حرملی عامر بن حارثہ کا لقب ماء السماء تھا اس واسطے کہ قحط سالی کے دنوں میں اپنا مال بارش کی طرح بہاتا تھا۔ اسی طرح ام منذر حسن وجمال کی وجہ سے لقب ماء السماء تھی اور نعمان بن منذر کا لقب بھی کثرت سخاوت کی وجہ سے ابن ماء السماء تھا۔

[illegible]

قولہ ولو قال زنأت الخ ایک شخص نے کسی سے کہا زنأت فی الجبل اور پہاڑ پر چڑھا مراد لیا تو شیخین کے نزدیک اس پر حد لگائی جائے گی اور امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک حد نہیں لگائی جائے گی کیونکہ زنأت کے معنی پہاڑ پر چڑھنے کے ہیں قالت امرأة من العرب

أشبه أبا أمك أو أشبه حمل　　ولا تكونن كهلوف وكل

يصبح في مضجعه قد انجدل　　وارق إلى الخيرات زنأ في الجبل

شیخین یہ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ فاحشہ اور بدکاری میں مستعمل ہے اور تہمت وغضب کی حالت میں بھی یہی معنی متعین ہیں۔

قولہ وصدقت الخ شوہر نے بیوی سے کہا کہ یا زانیہ بیوی نے کہا زنیت بک یعنی تیرے ساتھ زنا کیا تو عورت پر حد قائم ہوگی اور لعان ہوگا کیونکہ حد بھی واجب ہے اور لعان بھی اس کا تقاضا ہے کہ جب دونوں جمع ہوں اور ایک حد کے مقدم کرنے میں دوسرے حد کا ساقط ہونا لازم آئے تو اصل سے ساقط ہونے کی تقدیم ضروری ہے پس عورت پر حد قائم کی جائے گی کیونکہ لعان کے لائق نہیں ہے کیونکہ محدود فی القذف لعان کا اہل نہیں ہے بخلاف لعان کے کہ اس کی تقدیم سے حد باطل نہیں ہوتی۔ سوال حد محدود ہونا اس صورت میں ہے کہ جب دونوں جمع ہوں اور لعان حد نہیں ہے۔ جواب لعان کی مشروعیت کی بنیاد حد کیلئے ہے پس لعان حد ہی کے حکم میں ہے۔

قولہ ولو قال زنیت بک الخ شوہر نے بیوی سے کہا کہ یا زانیہ بیوی نے جواب دیا کہ میں نے تیرے ساتھ زنا کیا ہے تو کسی تہمت سے حد اور لعان ساقط ہو جائیں گے کیونکہ عورت کی مراد میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ وہ زنا مراد ہو جو نکاح سے پہلے ہوا ہے دوسرے یہ کہ نکاح کے بعد وطی اس نے نکاح کے بعد کی جانے والی وطی کو زنا سے تعبیر کیا ہو پہلی صورت میں حد واجب ہوتی ہے دوسری صورت میں نہیں کیونکہ بیوی سے شوہر کی

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ ومن قذف [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

التعزير: ومن قذف مملوكا او كافرا بالزنى او مسلما بيا فاسق يا كافر يا خبيث [illegible] يا فاجر [illegible]

[illegible]

[illegible] يا آكل الربا يا شارب الخمر [illegible] يا مخنث [illegible] يا زنديق

[illegible]

يا قرطبان يا ماوى الزواني او اللصوص [illegible] عزر ولو قال يا كلب يا تيس يا حمار يا خنزير يا بقر يا حية

[illegible]

[illegible] يا حجام [illegible] يا منكوس يا سخرة يا ضحكة يا كشخان

[illegible]

[illegible] لا [illegible] التعزير تسعة وثلاثون سوطا واقله ثلاثة [illegible]

[illegible]

[illegible]

وأشد الضرب التعزير ثم حد الزنا ثم حد الشرب ثم حد القذف ومن حده الإمام أو عزره فمات فدمه هدر

اور سب سے سخت مار تعزیر کی ہے پھر حد زنا کی پھر حد شرب کی پھر حد قذف کی اور جس کو امام نے حد لگائی یا تعزیر کی اور وہ مر گیا تو اس کا خون رائیگاں ہے

ويعزر الزوج زوجته على ترك الزينة أو الإجابة إذا دعاها إلى فراشه

اور شوہر تعزیر کرے جب وہ بیوی کو ترک زینت پر یا اجابت نہ کرنے پر جبکہ وہ بلائے اس کو صحبت کے لئے

أو ترك الصلاة والغسل والخروج من البيت

یا نماز اور غسل ترک کرنے پر اور گھر سے باہر ہونے کو ترک کرنے پر

توضیح اللغۃ [illegible]

تشریح الفقہ **قولہ فصل** [illegible]

قولہ فی التعزیر [illegible]

[illegible]

قولہ ومن فعل [illegible]

قولہ واکثر التعزیر [illegible]

[illegible]

[illegible] اختیار کا عدم [illegible] (جو چیز [illegible]) [illegible] امام ابو یوسف سے [illegible] اصل
[illegible] روایت [illegible] قیاس [illegible] امام ابو یوسف [illegible]
روایت [illegible] حد [illegible]
[illegible] حد [illegible]
[illegible] حد [illegible] جواب [illegible] امام [illegible] خلاف ہے [illegible]
[illegible] اعلم [illegible]

كِتَابُ السَّرِقَةِ

هي أخذ مكلف خفية قدر عشرة دراهم مضروبة محرزة بمكان أو حافظ فيقطع إن أقر مرة

[illegible] عاقل بالغ کا [illegible] دس درہم [illegible] کی جگہ [illegible] ہاتھ کاٹا جائے گا اگر اقرار کرے [illegible]

أو شهد رجلان ولو جماعة والآخذ بعضهم قطعوا إن أصاب لكل نصاب

[illegible] ایک جماعت [illegible] سب کا ہاتھ کاٹا جائے گا [illegible]

تشریح الفقہ قوله كتاب السرقة [illegible] مصنف نے [illegible]
مال [illegible] سرقہ [illegible]

قوله هي [illegible] لغت میں [illegible] کہتے ہیں۔ [illegible]
سرق منه مالا سرقا وسرقة [illegible] سرقہ [illegible] شریعت میں [illegible]
[illegible]
[illegible] شرعی سرقہ کی تعریف [illegible]
[illegible] سرقہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سرقہ کی تعریف [illegible]
[illegible]
[illegible] ہاتھ کاٹا جائے گا [illegible]
[illegible]
[illegible]

قوله قدر عشرة دراهم [illegible] ہاتھ کاٹا [illegible]
[illegible] "السارق والسارقة فاقطعوا
أيديهما" میں [illegible]

[illegible]

بھی قطع ید ہوتا ہے کسی کا کوئی قائل نہیں معلوم ہوتا کہ جب تک ماخوذ شے پر مالیت کا تحقق نہ ہو۔ بہر صورت کسی خاص مقدار پر قطع ید ہوتا ہے مگر اس مخصوص مقدار کی تعیین میں اختلاف ہے۔ امام شافعی کے نزدیک ربع دینار ہے۔ اور امام مالک و امام احمد کے نزدیک تین درہم ہیں۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ربع دینار میں ہاتھ کاٹا جائے اس سے کم میں نہ کاٹا جائے (۱) نیز حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قطع ید ایک ڈھال کی چوری میں ہوا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی (۲) یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ڈھال کی کم از کم قیمت تین درہم منقول ہے اور کم مقدار متیقن ہے۔ لہٰذا اسی کا اعتبار ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ حدیث سے کیا اسی مقدار میں بھی قطع ید ثابت ہے۔ لہٰذا تین درہم کی تعیین ہو سکتی ہے (۳) جناب عمرو بن شعیب کی روایت ہے "لا تقطع يد السارق في ربع دينار وصاعدا" کیونکہ اس حدیث میں تاویل ہو سکتی ہے۔ جبکہ ربع دینار والی روایت میں جہت سے مراد قیمت ملحوظ ہے۔ احناف کے یہاں سرقہ کا نصاب دس درہم ہے کیونکہ ڈھال کی قیمت میں دس درہم بھی ہے۔ اور یہی ثابت ہے۔ اور حدود کے باب میں اکثر پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔ کیونکہ یہ "الحدود تندرئ بالشبهات" کے قاعدہ کے مطابق ہے۔ پھر دس درہم کی تعیین حدیث سے ہے چنانچہ روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قطع ید نہیں ہوا مگر ایک ڈھال میں اور اس وقت اس کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی (۴) اس روایت میں ایمن کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ صحابی ہیں یا تابعی۔ علامہ شافعی حاکم ابن ابی حاتم ابن عبد البر وغیرہم کی تحقیق یہ ہے کہ صحابی ہیں ابن اسحاق نے تو صحابی ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین میں شریک تھے۔ اور عباس کے ان اشعار میں بھی مذکور ہیں۔

نصرنا رسول الله في الحرب سبعة وقد فر من قد فر عنه فاقشعوا

وثامننا لاقى الحمام بنفسه بما مسه في الله لا يتوجع

گو یہ اختلاف کچھ مضر نہیں کیونکہ اگر یہ صحابی نہیں تب بھی کوئی اشکال نہیں۔ اور اگر تابعی ہیں تو حدیث مرسل ہے۔ اور حدیث مرسل ہمارے اور اکثر اہل علم کے نزدیک قابل حجت ہے۔ خصوصاً جبکہ اس کو دیگر روایات کی تائید بھی حاصل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قطع ید نہیں مگر دس درہم میں (۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ہاتھ ڈھال کے سرقہ میں کاٹا اس کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی (۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ڈھال کی قیمت سے کم میں سارق کے ہاتھ کاٹے جائیں گے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔ اور بھی اسی کے موید ہیں۔

قوله فيقطع الخ چور جب چوری کا ایک مرتبہ اقرار کرے یا دو مرد گواہی دیں تو سارق کا ہاتھ کاٹا جائیگا۔ مصنف نے مرة کی قید سے امام ابو یوسف کے قول کی تردید کی ہے۔ کیونکہ آپ کے یہاں دو مجلسوں میں دو مرتبہ اقرار کرنے سے چوری ثابت ہوتی ہے مگر اس تردید کی ضرورت نہیں کیونکہ امام ابو یوسف سے رجوع ثابت ہے۔ مصنف نے یہ کہہ کر یہ بتایا ہے کہ ثبوت سرقہ میں عورتوں کی گواہی معتبر نہیں اور اگر چوری میں ایک گروہ شریک ہو اور ہر ایک کے حصہ میں دس درہم آئیں تو سب کے ہاتھ کاٹے جائیں گے جو چور ہر ایک کو اٹھاکر مال باہر لے آیا ہو۔ یہ ہے کہ چوروں کا طریقہ عموماً یہی ہوا کرتا ہے کہ بعض مال نکالنے کیلئے اندر چلے جاتے ہیں اور بعض باہر مال لینے کیلئے کھڑے رہتے ہیں اگر سب کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں تو چوروں کے ہاتھ ایک حیلہ آجائیگا اور چوری کا دروازہ کھل جائیگا۔

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]
(۴) [illegible]
(۵) [illegible]
(۶) [illegible]

ولا يقطع بخشب وحشيش وقصب وسمك وصيد وطير وزرنيخ ومغرة ونورة ولا فاكهة رطبة ولو على شجر

اور ہاتھ نہ کاٹا جائے لکڑی، گھاس، نرسل، مچھلی، شکار، پرند، ہڑتال، گیرو، چونا اور تازہ میوہ میں اگرچہ درخت پر ہو [illegible]

ولبن ولحم وزرع لم يحصد وأشربة مطربة وآلات لهو ومصحف ولو محلى وباب مسجد وصليب ذهب وشطرنج ونرد

[illegible]

وصبي حر ولو معه حلي وعبد كبير ودفاتر بخلاف الصغير ودفاتر الحساب وكلب وفهد ودف وطبل

[illegible]

وبربط ومزمار وخيانة ونهب واختلاس ونبش ومال عامة أو مشترك ومثل دينه وبشيء قطع فيه

[illegible]

ولم يتغير ويقطع بساج وقنا وأبنوس وصندل وفصوص خضر

[illegible]

وياقوت وزبرجد ولؤلؤ وأواني وأبواب متخذة من الخشب

[illegible]

موجب قطع و غیر موجب قطع اشیاء کی تفصیل

تشریح الفقہ قولہ ولا یقطع الخ [illegible]

قولہ وصبی الخ [illegible]

[illegible]

فصل في الحرز ومن سرق من ذي رحم محرم لا يقطع ومن سرق من زوجته وزوجها وسيده وزوجة

(فصل محفوظ جگہ کے بیان میں) جس نے مال چرایا اپنے ذی رحم محرم کا یا اپنی بیوی کا یا اپنے شوہر کا یا اپنے آقا کا یا آقا کی بیوی کا

وزوج سيدته ومكاتبه وختنه وصهره ومن مغنم وحمام وبيت أذن في دخوله لم يقطع

یا آقا کے شوہر کا یا اپنے مکاتب کا یا داماد کا یا خسر کا یا غنیمت کا یا حمام کا یا ایسے گھر کا جس میں آنے کی اجازت ہو تو نہ کاٹا جائے گا۔

تشریح الفقہ: قولہ فصل الخ مصنف قطع اور غیر قطع کے اسباب سرقہ کے بیان سے فراغت کے بعد حرز کا ذکر کر رہا ہے کیونکہ وجوب قطع کے لئے مال کا محفوظ ہونا شرط ہے مگر حرز کا ذکر موخر کیا ہے اس لئے کہ اس کا مقصد تابع ہے۔ حرز لغت میں محفوظ جگہ کو کہتے ہیں یقال احرز الشیء فهو محرز (مغرب) شرعاً اس جگہ کو کہتے ہیں جس میں عادۃً مال کی حفاظت کی جاتی ہے جیسے مکان دکان خیمہ صندوق وغیرہ۔

قولہ ومن سرق الخ جو شخص اپنے کسی قرابت دار محرم کی کوئی چیز چرالے اور قرابت رضاعت کے ناطے سے ہو تو قطع نہ ہوگا کیونکہ اصل قرابت داری کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونا بے تکلفی کی وجہ سے ممنوع نہیں ہوتا۔ پس شبہ پیدا ہو گیا۔ محرم ہونے کی قید اس لئے ہے کہ اگر قرابت ہو مگر محرمیت نہ ہو جیسے چچا زاد بھائی یا محرمیت ہو مگر قرابت نہ ہو جیسے رضاعت کے اعتبار سے محرم ہو تو اس کی چیز چرانے سے قطع ہوگا۔

قولہ من رضاع الخ علامہ زیلعی نے ذکر کیا ہے کہ رضاعی باپ یا رضاعی بھائی کا مال چرانے سے قطع واجب ہے اور یہاں ذی رحم محرم میں داخل نہیں کیونکہ رضاع کی نفی ہو سکتی ہے۔ علامہ عینی اور صاحب بحر نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس قید کی ضرورت ہے کیونکہ قرابت نسبی میں محرمیت رضاعی کا اخراج ضروری ہے اس واسطے کہ قرابت صرف نسبی ہوتی ہے اور محرم کی تعریف میں رضاعی محرم بھی داخل ہو سکتا ہے۔ صاحب نہر فرماتے ہیں کہ یہ اعتراض ساقط ہے کیونکہ بحث شرح علامہ عینی کے ذیل میں ہے اور متن کی عبارت ہے "ذی رحم محرم منہ" تو رضاعی بھائی وغیرہ اس سے خارج ہو گئے کیونکہ محرم رضاعی ہے نہ کہ محرم نسبی۔ فقولہ بلا رضاع لم یفد شیئا فافہم۔

قولہ ومن زوجتہ الخ شوہر بیوی کی کوئی چیز چرائے یا بیوی شوہر کی کوئی چیز چرالے تو دونوں میں سے کسی پر قطع نہیں اگرچہ چوری زوجین کے مشترکہ گھر سے ہو کیونکہ زوجین کے مال میں بے تکلفی کا رواج ہے جس کی بنا پر شبہ آ گیا۔ امام شافعی کے اس سلسلہ میں تین قول ہیں (۱) قطع نہ ہو جیسا کہ امام ابو حنیفہ و امام احمد کا قول ہے (۲) قطع ہو (۳) ایک ہی صورت میں ہے کہ اگر شوہر بیوی کا مال چرائے تو قطع ہے اور بیوی شوہر کا مال چرائے تو قطع نہ ہوگا۔

قولہ ومن مغنم الخ اگر کوئی شخص مال غنیمت سے چرالے تو اس کا حکم امام صاحب کے نزدیک یہ ہے کہ قطع نہ ہوگا اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک قطع ہے کیونکہ یہاں مال محفوظ ہے۔ صاحب مجمع فرماتے ہیں کہ امام صاحب کے نزدیک بیت المال سے چرانے میں قطع نہیں ہے۔ اسی طرح حمام اور ایسے گھر میں جہاں داخل ہونے کی اجازت ہو قطع نہیں ہے۔ وفی المجمع الاول لا قطع هو الاصح۔ اسی طرح اگر کوئی مال غنیمت چرالے تو اس پر بھی قطع نہ ہوگا کیونکہ مال غنیمت میں اس کا حصہ ہے۔ حضرت علی کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے مال غنیمت سے چرایا تھا تو آپ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا اور فرمایا کہ اس میں اس کا حصہ ہے (اخرجہ عبدالرزاق) اور فرمایا اس لئے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔ ان له فيه نصيبا۔

۱ مجمع الانہر ج ۱ ... www.KitaboSunnat.com

[illegible]

[illegible] شيئا في الطريق ثم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اب چور نے اس مکان کے کسی کمرے سے کوئی چیز چرائی اور صحن خانہ تک لیا آیا تو ہاتھ کاٹا جائیگا کیونکہ ہر حجرہ ساکن کی وجہ سے حفاظت سے مستقل حرز ہے اس لئے حرز سے اخراج صحن خانہ تک ہوا اگر اہل حجرہ میں سے کسی نے دوسرے حجرہ والے پر کار گری کی اور کوئی چیز چرا لی تو ہاتھ کاٹا جائیگا۔ (واقعہ و کرامۃ) ایک چور نے نقب لگایا اور گھر میں داخل ہو گیا اور سامان اٹھا کر باہر کھڑکی وغیرہ سے باہر نکال دیا تو قطع ید ہوگا کیونکہ باہر پھینکا ایک حیلہ اور تدبیر ہے اور چوروں کی عام عادت ہے اس لئے نقب لگا کر داخل ہو کر پھینکنا سب ایک ہی عمل ہے اور سارق سے فعل سرقہ پورا ہو گیا۔ پھر باہر نکل کر اٹھا لیا تو قطع ید ہوگا کیونکہ سارا ہاتھ اور نکالنا اسی کی طرف منسوب ہے۔

قولہ ولو ناول الخ یہاں بھی چار مسئلے ہیں جن کا حکم عدم قطع ہے۔ جب نقب لگا کر گھر میں گیا اور وہاں سے مال اٹھا کر دوسرے ساتھی کو دیدیا۔ جو گھر سے باہر تھا تو کسی کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا۔ کیونکہ پہلے چور سے اخراج نہیں پایا گیا اور دوسرے سے ہتک حرز نہیں پائی گئی اس لئے کسی ایک پر بھی سرقہ صادق نہ آیا۔ چور نے نقب لگا کر اور نقب کے باہر سے گھر میں ہاتھ ڈال کر مال نکال لیا تو قطع ید نہ ہوگا۔ مسلم ہے۔(۲) المحرز ۳ ایک شخص کی جیب کی آستین سے جو گی چور نے اس کو پھاڑ کر روپیہ نکال لیا تو قطع ید ہوگا۔ تقسیم ہوگا المحرز ۴ سارق نے اونٹوں کی قطار سے ایک اونٹ کی پالان پر سے ہوئے بوجھ کی چوری کی تو قطع ید نہیں اس واسطے کہ قطار سے اونٹ کا لے لینا محفوظ نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ شک کو بھی تقسیم ہو بلکہ صرف قطع سارق اور ہتک حرز لازم ہوتا ہے۔

وتحسم	الزند	من	السارق	يمين	ويقطع	واتباته	القطع	كيفية	في	فصل

(فصل ہاتھ کاٹنے کی کیفیت اور اس کے اثبات کے بیان میں) چور کا داہنا ہاتھ پہنچے سے کاٹ کر داغ دیا جائے۔

تشریح الفقہ قولہ ویقطع الخ جب چور چوری کرے تو اس کا داہنا ہاتھ پہنچے سے کاٹا جائیگا اور تیل سے داغا جائیگا خوارج کے نزدیک دونوں اور امام شافعی کے نزدیک اختیار ہے۔ نقل قطع کا ثبوت تو نص قرآنی سے ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے "السارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما" ہاتھ کی تعیین حضرت عبداللہ بن مسعود کی قراءت "فاقطعوا ایمانهما" سے ہے جو مشہور ہے اور پہنچے سے کاٹنا متواتر احادیث سے ثابت ہے اور اس کی حکمت ہے۔ ہاتھ کو مفصل سے کاٹنا بالاتفاق ہے اور داغ اس لئے دیا جاتا ہے کہ اس سے خون بند ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو گرفتار کر کے لایا گیا آپ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دو اور داغ لگاؤ۔ (۱) امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک قطع ید اور داغنے کے بعد گلے میں لٹکانا بھی مسنون ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عمل ہر قطع میں ثابت نہیں۔ دوسرے یہ کہ روایت مذکورہ قابل حجت نہیں کیونکہ ضعیف ہے۔

سرق	ثم	يقطع	ولم	حبس	سرق	فإن	ثالثا	سرق	ثم	اليسرى	رجله	وتقطع

اور بایاں پاؤں کاٹا جائے اگر دوبارہ چوری کرے پھر اگر تیسری بار چوری کرے تو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے نہ کاٹا جائے

اليسرى	بقطع	يضمن	ولا	معطوعة	اليمنى	رجله	أو	مثلها	بها	ينتفع	لا	أو	شلاء	مقطوعة	اليسرى	يده	ويدها

اور اس کا بایاں ہاتھ کٹا ہوا یا شل ہو یا انگلیاں کٹی ہوئی ہوں یا اس کا دایاں پاؤں کٹا ہوا ہو اور جس نے بایاں ہاتھ کاٹا اس پر ضمان نہیں

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]

غير بخلافه وحلف المسروق منه شرط القطع ولو مودعًا أو غاصبًا أو صاحب الربا ويقطع بطلب المالك

[illegible]

لو سرق منهم لا بطلب المالك والسارق لو سرق من سارق بعد القطع ومن سرق شيئًا

[illegible]

ورده قبل الخصومة إلى مالكه أو ملكه بعد القضاء أو ادعى أنه ملكه أو نقصت قيمته من النصاب

[illegible]

لم يقطع ولو أقرا بسرقة ثم قال أحدهما هو مالي لم يقطعا ولو سرقا وغاب أحدهما

[illegible]

وشهدا على سرقتهما قطع الآخر ولو أقر عبد بسرقة قطع وترد السرقة إلى المسروق منه

[illegible]

ولا يجتمع قطع وضمان وترد العين لو قائمًا ولو قطع لبعض السرقات لا يضمن شيئًا

[illegible]

ولو شقه في الدار ثم أخرجه قطع ولو سرق شاة فذبحها وأخرجها لا ولو صنع المسروق دراهم

[illegible]

أو دنانير قطع ورده ولو صبغه أحمر قطع لا يرده ولا يضمن ولو أسود رده

[illegible]

توضیح اللغۃ [illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

باب قطع الطریق

باب راہزنی کے بیان میں

قولہ باب الخ سرقہ صغریٰ (چوری) کے بیان سے فراغت کے بعد سرقہ کبریٰ (راہزنی) کے احکام بیان کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس کا ضرر عام ہے اور راہزنی کو لغۃً سرقہ کہتے ہیں کیونکہ راہزن امام اور محافظ سے پوشیدہ ہوتے ہیں اسی لئے اس کو بھی سرقہ کہا جاتا ہے۔ پھر اس کے لئے چند شرطیں ہیں (۱) راہزن صاحب قوت و حشمت ہوں یا کوئی ایسا با قوت ہو جو مقابلہ پر قادر ہو۔ (۲) راہزنی شہر سے باہر ہو۔ شہر میں راہزنی نہیں ہوتی۔ البتہ امام ابو یوسف کے نزدیک رات کے وقت میں شہر کے اندر بھی متحقق ہو سکتی ہے اسی پر فتوی ہے (الاختیار) (۳) دار الاسلام میں ہو (۴) مال بقدر نصاب ہو (۵) راہزن صاحب مال کے ... سے ... ہوں (۶) راہزن مال اور توبہ سے پہلے گرفتار ہوں، توبہ کے بعد گرفتار ہوں تو حد ساقط ہو جائے گی۔

(تشریح الدقائق)

أُخِذَ قَاصِدُ قَطْعِ الطَّرِيقِ قَبْلَهُ حُبِسَ حَتَّى يَتُوبَ وَإِنْ أَخَذَ مَالًا مَعْصُومًا قُطِعَ يَدُهُ وَرِجْلُهُ

پکڑ لیا گیا راہزنی کا قصد کرنے والا راہزنی سے قبل تو اس کو قید میں رکھا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور اگر لے لیا اس نے مال معصوم تو کاٹا جائے اس کا ہاتھ اور پاؤں

مِنْ خِلَافٍ وَإِنْ قَتَلَ قُتِلَ حَدًّا وَإِنْ عَفَا الْوَلِيُّ وَإِنْ أَخَذَ وَقَتَلَ قُطِعَ وَقُتِلَ وَصُلِبَ

برخلاف اور اگر کسی کو مار ڈالا تو قتل کیا جائے گا حداً اگرچہ ولی معاف کر دے اور اگر لیا مال بھی اور قتل بھی کیا تو ہاتھ پاؤں کاٹا جائے اور قتل کیا جائے یا سولی پر چڑھایا جائے

أَوْ قُتِلَ أَوْ صُلِبَ وَيُصْلَبُ حَيًّا ثُمَّ يُبْعَجُ بَطْنُهُ بِرُمْحٍ

یا صرف قتل یا صرف سولی پر چڑھایا جائے اور سولی پر زندہ ہی چڑھایا جائے پھر اس کے پیٹ میں برچھے سے چوکا لگایا جائے

حَتَّى يَمُوتَ وَلَمْ يَضْمَنْ مَا أَخَذَ وَغَيْرُ الْمُبَاشِرِ كَالْمُبَاشِرِ وَالْقَتْلُ بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ كَالسَّيْفِ

یہاں تک کہ مر جائے اور ضامن نہ ہوگا اس مال کا جو اس نے لیا اور غیر مرتکب مثل مرتکب کے ہے اور لاٹھی پتھر سے قتل کرنا مثل تلوار کے ہے

وَإِنْ أَخَذَ مَالًا وَجَرَحَ قُطِعَ وَبَطَلَ الْجَرْحُ وَإِنْ جَرَحَ فَقَطْ أَوْ قَتَلَ فَتَابَ أَوْ كَانَ بَعْضُ الْقُطَّاعِ غَيْرَ مُكَلَّفٍ

اگر اس نے مال بھی لیا اور زخمی بھی کیا تو ہاتھ پاؤں کاٹا جائے گا اور زخم کا قصاص باطل ہوگا اگر صرف زخمی ہی کیا یا قتل کر کے توبہ کر لی یا کوئی راہزن غیر مکلف

أَوْ ذَا رَحِمٍ مُحَرَّمٍ مِنَ الْمَقْطُوعِ عَلَيْهِ أَوْ قَطَعَ بَعْضُ الْقَافِلَةِ عَلَى الْبَعْضِ أَوْ قَطَعَ الطَّرِيقَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا بِمِصْرٍ أَوْ بَيْنَ

یا مقطوع علیہ کا ذی رحم محرم ہو یا بعض قافلہ نے بعض پر راہزنی کی یا رات کو یا دن کو شہر میں یا دو شہروں کے بیچ میں راہزنی کی

مِصْرَيْنِ لَمْ يُحَدَّ فَأَقَامَ الْوَلِيُّ الْقِصَاصَ أَوْ عَفَا وَمَنْ خَنَقَ فِي الْمِصْرِ غَيْرَ مَرَّةٍ قُتِلَ بِهِ

تو حد نہیں پس ولی قصاص لے یا معاف کر دے جس نے گلا گھونٹا شہر میں کئی بار تو اس کو قتل کیا جائے۔

توضیح اللغۃ خنق — الخ، گلا گھونٹنا، ... مقطوع علیہ جس پر راہزنی کی گئی ہو۔

تشریح الدقائق قولہ اخذ الخ راہزن کے چند احوال ہیں (۱) راہزنی کے ارادہ سے نکلا اور کوئی چیز نہ لی اور کسی کو قتل کرنے سے پہلے گرفتار کر لیا گیا تو اس صورت میں اس کو قید کیا جائے گا۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الآیۃ میں نفی من الارض سے یہی مراد ہے (۲) راہزنی کیلئے نکلا اور مال معصوم کسی مسلمان یا ذمی کا مال لے لیا تو اس کا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹا جائے گا۔ قال اللہ تعالیٰ او تقطع ایدیہم وارجلہم من خلاف (۳) اگر مال نہیں لیا لیکن کسی کو قتل کر ڈالا تو اس کو قتل کیا جائے گا اور یہ قتل بطور حد کے ہوگا نہ کہ بطور قصاص یہاں تک کہ اگر اولیائے مقتول معاف کر دیں تو معاف نہ ہوگا کیونکہ یہ حق شرع ہے نہ کہ حق عبد (۴) اگر مال بھی لیا

کسی کو قتل کی سزا ہو تو اس صورت میں ہوگی [illegible] اور بائیں پاؤں کاٹنے کے بعد قتل کرے اس کے بعد سولی پر لٹکا دے یا صرف قتل کرے [illegible] صرف سولی پر چڑھا دے۔

قولہ والصالح [illegible] کی لاٹھی اور پتھر کا حکم [illegible] صاحب ہدایہ [illegible] کے قول کرنے سے مراد [illegible] بصورت قتل [illegible] قطع طریق قصاص [illegible] ہے [illegible]۔

قولہ ومن اخذ [illegible] کسی کو قتل کرنا [illegible] اس صورت میں [illegible] اور بائیں پاؤں [illegible] [illegible] ہوگا [illegible] نہیں ہوتے کیونکہ۔

قولہ ولا یجری [illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible] (۵) [illegible] (۶) [illegible] قطع طریق [illegible] ہوگا۔

کِتَابُ السِّیَر

اَلْجِهَادُ فَرْضُ كِفَايَةٍ اِبْتِدَاءً اِنْ قَامَ بِهِ قَوْمٌ سَقَطَ عَنِ الْكُلِّ وَاِلَّا اَثِمُوْا بِتَرْكِهِ

جہاد فرض کفایہ ہے ابتداءً پس اگر کچھ لوگ ادا کریں تو سب سے ساقط ہو جائے ورنہ سب گنہگار ہوں گے اس کے چھوڑنے سے

وَلَا يَجِبُ عَلٰى صَبِيٍّ وَامْرَاَةٍ وَعَبْدٍ وَاَعْمٰى وَمُقْعَدٍ وَاَقْطَعَ

اور واجب نہیں بچے پر اور عورت پر اور غلام پر اور اندھے پر اور اپاہج پر اور ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے پر

تشریح الفقہ قولہ کتاب السیر [illegible] سیر [illegible] کا مقصود [illegible] سلطانوں سے [illegible] اور جہاد [illegible] سیر سیرۃ کی جمع ہے [illegible] طریقہ [illegible] بقال ھو حسن السیرۃ [illegible] معاملات [illegible] جنگ کرنے [illegible] ہے۔ جیسے [illegible] کا اطلاق [illegible] ہے۔

قولہ الجهاد الخ [illegible] فرض کفایہ ہے [illegible] فرض [illegible] سب سے ساقط ہو جائے گا [illegible] مسلمانوں پر [illegible] ہیں۔ جیسے "قاتلوا المشركين كافة" "وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة" وغیرہ۔ سوال ان آیات سے [illegible] ہے [illegible] فرضیت ثابت [illegible] جواب [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] فرض کفایہ [illegible] ہے کہ جہاد [illegible] بلکہ [illegible] غالب کرنے اور [illegible] کیا ہے تو جب یہ مقصود بعض سے حاصل ہو جائے تو باقی لوگوں سے ساقط ہو جائے گا۔ سوال [illegible] آیات سے [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ جواب حق تعالیٰ نے آیت "لا يستوي القاعدون" [illegible] "وكلا وعد الله الحسنى" فرمایا ہے [illegible] ثواب کا [illegible] مستحق نہ ہوتے۔

رفض [illegible] صحيح [illegible] وسلمه وكره مجعل [illegible]

[illegible]

ولا لا [illegible] بدعوتهم [illegible] الإسلام [illegible] المسلمين ولا [illegible] الجزية

[illegible]

[illegible] وعليهم [illegible] ولا [illegible]

[illegible]

[illegible] ولا [illegible] بالله [illegible]

[illegible]

[illegible] واجلب [illegible]

[illegible]

[illegible] في [illegible]

[illegible]

وقتل [illegible] في الحرب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

[illegible]

باب الغنائم وقسمتها

باب مال غنیمت اور اس کی تقسیم کے بیان میں

وقسمتها: ما فتح الإمام عنوة قسم بينهم أو أقر أهله ووضع الجزية والخراج وقتل الأسارى

جس شہر کو امام نے بزور فتح کیا ہو اسے غازیوں میں تقسیم کر دے یا وہاں کے باشندوں کو برقرار رکھے اور جزیہ اور خراج مقرر کرے اور قیدیوں کو

أو استرق أو ترك أحراراً ذمة لنا وحرم ردهم إلى دار الحرب والفداء والمن وعقر دواب

قتل کرے یا غلام بنا لے یا ذمی بنا کر آزاد چھوڑ دے اور حرام ہے ان کو دار الحرب واپس کرنا اور فدیہ لینا اور احسان کرنا اور جانوروں کی کونچیں کاٹنا

إن شق إخراجها فتذبح وتحرق وقسمة الغنيمة في دار الحرب لا الإيداع وبيعها قبلها

اگر ان کا لے جانا مشکل ہو تو ذبح کر کے جلا دیے جائیں اور دار الحرب میں مال غنیمت تقسیم کرنا [illegible] مگر بطور امانت اور تقسیم سے پہلے اس کو بیچنا

وشرك الردء والمدد فيها لا السوقي بلا قتال ولا من مات فيها وبعد الإحراز بدارنا

اور مددگار اور کمک اس میں شریک ہوں گے بازاری بغیر قتال کے نہیں اور نہ وہ جو دار الحرب میں مر جائے اور دار الاسلام میں محفوظ کرنے کے بعد

يورث نصيبه وينتفع فيها بعلف وطعام وحطب وسلاح ودهن بلا قسمة

اس کے حصہ کے وارث ہوں گے اور دار الحرب میں چارے، کھانے، لکڑی، ہتھیار اور تیل سے بغیر تقسیم کے فائدہ اٹھائیں

ولا يبيعها وبعد الخروج منها لا وما فضل رد إلى الغنيمة

اور ان کو فروخت نہ کرے اور دار الحرب سے نکلنے کے بعد نہیں اور جو بچ جائے وہ غنیمت میں واپس کر دیا جائے

ومن أسلم منهم أحرز نفسه وطفله وكل مال معه أو وديعة عند مسلم أو ذمي

جو کافر مسلمان ہو جائے وہ اپنی جان کو اور اپنے چھوٹے بچے کو اور ہر اس مال کو جو اس کے پاس ہو یا کسی مسلمان یا ذمی کے پاس امانت ہو محفوظ کر لیتا ہے

لا ولده الكبير وزوجته وحملها وعقاره وعبده المقاتل

بڑی اولاد کو نہیں اور نہ بیوی کو اور اس کے حمل کو اور نہ زمین کو اور نہ لڑنے والے غلام کو

توضیح اللغۃ عنوۃ زبردستی، قہراً [illegible] الاسارٰی جمع اسیر، قیدی [illegible] ردء مددگار [illegible] سوقی بازاری [illegible] علف چارہ، حطب لکڑی، دہن تیل [illegible]۔

تشریح الفقہ قولہ ما فتح الامام الخ۔ جس شہر کو امام بزور قوت فتح کرے اس کے متعلق امام کو اختیار ہے، چاہے تو اسے غازیوں کے درمیان تقسیم کر دے جیسا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں کیا تھا [illegible] اور چاہے تو وہاں کے باشندوں کو برقرار رکھے [illegible] جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے [illegible] عراق میں کیا [illegible] "قبل الاول اولیٰ عند حاجة الغانمین" [illegible]

قولہ وقتل الاسارٰی الخ [illegible] جیسا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] اور چاہے تو ان کو غلام بنا لے [illegible] اور چاہے تو ان کو آزاد ذمی بنا کر چھوڑ دے [illegible]

قولہ ومواشی حرم ... یعنی اگر دارالحرب میں مسلمانوں کے قبضے میں آئے ہوئے مویشی ہوں اور امام ان کو دارالاسلام تک لانے پر قادر نہ ہو تو ان کو ذبح کر کے جلا دے تاکہ کافر ان سے نفع نہ اٹھا سکیں اور ان کو زندہ چھوڑ دینا جائز نہیں ... پس اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ حدیث میں ہے (لا تعقرن شاة ولا بعيرا) یعنی مال کو بغیر فائدہ کے ہلاک مت کرو، تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث مصلحت پر محمول ہے ... کیونکہ یہاں ایک صحیح غرض موجود ہے ... قیدیوں کے بارے میں حضرت امام شافعیؒ ... قتل ... کے قائل ہیں ... مسلمان قیدیوں کے بدلے میں کافر قیدیوں کو رہا کرنا ... اور یہی امام صاحب سے ظاہر روایت ہے کیونکہ مخلص مسلم کا شر کے تحت سے نکلنا بہتر ہے۔

قولہ ولا یعقرھا الخ ... مال غنیمت میں جو مویشی ہوں اور ان کو دارالاسلام تک لانا دشوار ہو تو ان کی کونچیں نہ کاٹی جائیں کیونکہ یہ مثلہ ہے ... ذبح کر کے جلا دیا جائے ... امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر جانوروں کو ... دارالحرب میں چھوڑ دیا جائے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے علاوہ کسی اور غرض سے بکری کو ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے[1] ہم کہتے ہیں کہ کسی غرض صحیح کے پیش نظر جانور کو ذبح کرنا جائز ہے اور دشمن کی شوکت توڑنا ... غرض صحیح ہے۔

قولہ ولا یقسم غنیمۃ الخ ... دارالحرب میں مال غنیمت تقسیم کرنا جائز نہیں ... امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ... دارالحرب میں تقسیم کرنا جائز ہے ... حضرت ... اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ ... دارالاسلام میں ... جب تک مال غنیمت دارالاسلام میں نہ آ جائے ... اور ان حضرات کے یہاں ... کے بعد غازیوں کا حق ثابت ہو جاتا ہے۔ (والاولی فی ظہور الاثار)

قولہ وشرکوھم الخ ... اگر دارالحرب میں ... مددگار ... غنیمت میں شریک ہوں گے ... لیکن ... بازاری لوگ ... قتال ... شریک ہوں گے ... کمافی الفتح ... وملعقہ۔

قولہ ویطبخ بہا الخ ... دارالحرب میں مال غنیمت میں سے ... لکڑی جلانا، تیل ... استعمال کرنا جائز ہے۔ کیونکہ ... کی اجازت ثابت ہے ... اشیاء کے استعمال کا ... حکم ... مقید کیا ہے۔

[1] رواہ ابن ماجہ ...
[2] اخرجہ احمد بن حنبل ... عن ابی ... البیہقی ...

فصل في قسمة الغنيمة للراجل سهم وللفارس سهمان ولو له فرسان والبراذين كالعتاق

(فصل) [illegible] اگرچہ اس کے پاس دو گھوڑے ہوں [illegible] کے مانند ہے

لا للراحلة والبغل والعبرة للفارس والراجل عند المجاوزة وللمملوك والمرأة والصبي والذمي

[illegible]

الرضخ لا السهم والخمس لليتيم والمسكين وابن السبيل وقدم ذوو القربى الفقراء منهم عليهم

[illegible]

لا لأغنيائهم وذكر الله تعالى للتبرك وسهم النبي عليه السلام سقط بموته كالصفي

[illegible]

ومن دخل دار الحرب منعة أو لا بإذن الإمام خمس ما أخذوا وإلا لا وللإمام أن ينفل

[illegible]

بقوله من قتل قتيلا فله سلبه وبقوله للسرية جعلت لكم الربع بعد الخمس

[illegible]

وينفل بعد الإحراز من الخمس فقط والسلب للكل إن لم ينفل

[illegible]

وهو مركبه وثيابه وسلاحه وما معه

[illegible]

سوار اور پیادہ کے درمیان مال غنیمت تقسیم کرنے کا بیان

توضیح اللغۃ [illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

پر محمول ہے یعنی اسے اس پر محمول کیا ہے کہ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ خمس کا مصرف یہی اصل ہے۔

قولہ ولا لهم فرساں الخ اگر ان کا خمس ہوتا تو یہ لوگ ہمیں دے کے ان پر بھی حصہ ہونا چاہئے تھا اور
ثابت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر و عثمان سے بھی حصہ نہیں دیا اور یہی معمول رہا
اور حضرت ہے تین کا قول ہے کہ خمس اپنی کتاب کی طرف سے پہنچتا ہے بلکہ یہی محمول ہے اور یہ ہی صحابہ کی
اور یہ اختلاف بھی ہے حضرت ابوبکر و عمر کا قول ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ہے
ایک حصہ کا ایک حصہ اور حضرت علی و ابن عباس کی ایک جماعت کے نزدیک ان کا حق ہے اور حصہ کا حق ہے
حصہ ان کا ہے یعنی ان کے باپ حضرت عباس اور ان کے بعد اس کا ایک حصہ ہے۔

قولہ والحسرا الخ سارا مال کا خمس جو متعلق ہے جو لوگ کہ اس کا حصہ ہے اور وہی ہے جو اس کا
مصرف ہے اور یہ قرابت کا حصہ ہے اگر کوئی ان کا مالک ہو تو اس کو ملے اس کا حصہ ان کا حق ہے
حصہ کا حق ہے اور ان کا مال ہی ان کا ہے یعنی ایک حصہ ہے اور یہ ایک حصہ کا ہے کہ ان کا حق ہے
اس کا حق ہے۔ کالعلى علیه المکتب والعظمر من حدیثه انه بعیر مجر مشهود برقمة۔

قولہ والخمس الخ آیت "واعلموا انما غنمتم من شیء" میں مال غنیمت کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے کہ کل مال کے
پانچ حصے کر کے ایک حصہ جس کو خمس کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اور رسول کے لئے اور رسول کے قرابت داروں اور یتیموں اور
مساکین کے لئے ہے اور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام محض تعظیم و تبرک کے لئے ہے۔ جیسا کہ بعد قولہ الانفال لله
والرسول الخ میں ہے کیونکہ تمام چیزیں اسی کی ہیں اس لئے اس کا ذکر محض تبرک کے لئے ہے۔ حضرت امام ابو
یوسف کہتے ہیں کہ اللہ کا حصہ خانہ کعبہ کی تعمیر اور مساجد کی ضروریات میں صرف ہوگا۔ کیونکہ تعمیر کعبہ اور مساجد کی ضروریات کو پورا
کرنا اہل اسلام پر لازم ہے۔ جزء حضرت صلعم کا حصہ بھی آپ کی وفات کے بعد ساقط ہو گیا کیونکہ آپ کی رسالت
ختم ہو گئی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر و عمر نے آپ کا حصہ بھی اسی طرح صرف کیا۔ اور جب آپ کا حصہ باقی نہیں
صرف کرتے تھے۔ جیسا کہ آپ کی عمر کی ضرورت میں صرف ہوتا تھا اور اب آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد
یہ حق بھی ساقط ہو گیا کہ ان کے مصارف صرف یہی ہیں اور اس کا حصہ ان کا ہے کہ ان کے لئے یہ حضرت صلعم کی
قرابت کی وجہ سے ہے یعنی ان کا حق ہے اور یہ ایک ان کی قرابت کی وجہ ہے۔

قولہ وقدم الخ یعنی ان تین قسموں میں سے ہر ایک کو ان کے مستحق ہونے کی وجہ سے دیا جائے اور ان میں سے کسی کو مقدم نہ
کیا جائے بلکہ یتیم اور مسکین اور مسافر کو ان کی ضرورت کے مطابق دیا جائے۔

قولہ ومن دخل الخ اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت دار الحرب میں داخل ہو اور وہاں سے مال غنیمت لائے تو اس میں خمس ہے
کیونکہ یہ غنیمت ہے اور اس سے ثابت ہے کہ ان کا مال حاصل ہوا ہے۔ اور اس میں خمس واجب ہے۔

قولہ ولا علم الخ یعنی اگر ان کو ایسا علم نہ ہو کہ مال غنیمت ان کا ہے اور ان کی اجازت نہ ہو تو ان کا حصہ
ان کو دیا جائے گا کیونکہ ان کے حق کے ساتھ ان کا حق متعلق ہے۔ لانه نوع قهر وهو مندوب فلا تعلق به الا
بالنص من المومنين علی القتال۔

۱۔ ہدایہ ... باب ... ۔ ... ۔
۲۔ ... ۔

باب استيلاء الكفار

باب کافروں کے غلبے کے بیان میں

[illegible]

سبى الترك الروم وأخذوا أموالهم ملكوها وملكنا ما نجده من ذلك إن غلبنا عليهم

اگر ترک نے روم کو قید کر لیا اور ان کا مال لے لیا تو وہ اس کے مالک ہو جائیں گے اور ہم جو کچھ پائیں اس کے مالک ہو جائیں گے اگر ہم ان پر

وإن غلبوا على أموالنا وأحرزوها بدارهم ملكوها فإن غلبنا عليهم فمن وجد ملكه قبل القسمة أخذه

غالب ہو جائیں، اور اگر وہ ہمارے اموال پر غالب ہو جائیں اور اپنے ملک میں لے جائیں تو مالک ہو جائیں گے، پس اگر ہم ان پر غالب آ گئے تو جس نے اپنی ملکیت کو تقسیم سے پہلے پایا وہ لے لے

مجانا وبعدها بقيمته وبالثمن لو اشتراه تاجر منهم وإن فقأ عينه وأخذ أرشه

مفت اور تقسیم کے بعد قیمت کے ساتھ اور ثمن کے ساتھ اگر خرید لیا ہو تاجر نے کافروں سے، اور اگر اس کی آنکھ پھوڑ دی گئی ہو اور تاوان لے لیا ہو

فإن تكرر الأسر والشراء أخذ الأول من الثاني بثمنه ثم القديم بالثمنين ولا يملكون حرنا

پس اگر قید اور خریداری مکرر ہو تو پہلا دوسرے سے اس کے ثمن کے عوض لے گا پھر قدیم مالک دونوں ثمنوں کے عوض، اور وہ ہمارے آزاد

ومدبرنا وأم ولدنا ومكاتبنا ونملك عليهم جميع ذلك وإن ند إليهم جمل فأخذوه

اور مدبر اور ام ولد اور مکاتب کے مالک نہیں ہوں گے اور ہم ان کے سب کے مالک ہو جائیں گے اور اگر کوئی اونٹ ان کے یہاں بھاگ گیا اور انہوں نے اسے پکڑ لیا

ملكوه وإن أبق إليهم قن لا فإن أبق بفرس ومتاع فاشترى رجل

تو مالک ہو جائیں گے اور اگر کوئی غلام ان کے یہاں بھاگ گیا تو مالک نہ ہوں گے اور اگر غلام گھوڑے اور اسباب کے ساتھ بھاگ گیا اور کسی شخص

كله منهم أخذ العبد مجانا وغيره بالثمن وإن ابتاع مستأمن عبدا مؤمنا وأدخله دارهم

نے سب کو ان سے خرید لیا تو غلام مفت لے اور باقی کو ثمن سے، اور اگر کسی مستامن نے مسلمان غلام کو خرید کر دار الحرب میں لے گیا

كعبد لهم أسلم ثمة فجاءنا أو ظهرنا عليهم عتق

یا کوئی غلام وہیں مسلمان ہو گیا اور ہمارے پاس آ گیا یا ہم ان پر غالب ہو گئے تو غلام آزاد ہو جائے گا۔

توضیح اللغۃ: [illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ: قولہ وإن غلبوا على أموالنا الخ [illegible]

[illegible]

قولہ وان عبدنا ... [illegible] مسلمانوں کے ... [illegible] ... دارالاسلام ... [illegible]

قولہ ولو تکرر ... [illegible] ... دارالاسلام میں ... [illegible] ... ہوتا ہے۔

قولہ ولو دخل ... [illegible] مسلمان ... [illegible] ... دارالحرب ... [illegible] ... ہو گیا۔

قولہ ولو امتنع ... [illegible] ... غلام ... [illegible] ... دارالاسلام ... [illegible] ... آپ نے ان کی آزادی کا فیصلہ فرما دیا۔ ھم عتقاء اللہ[1]

باب المستأمن

یہ باب مستامن کے بیان میں

دخل، تاجرا، [illegible]، [illegible]، [illegible]، [illegible]، [illegible]، [illegible]، محظورا
[illegible]

[illegible]، [illegible]، [illegible]، [illegible]، [illegible]، [illegible]، [illegible]، [illegible]، [illegible]
[illegible]

(1) [illegible]

(2) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سوى الكفرة في [illegible]

[illegible]

[illegible] مسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] علیک [illegible]

[illegible]

[illegible] اليوم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(ہندوستان دارالاسلام میں ایک مکان [illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] مسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فاسلم [illegible] ولى [illegible]

[illegible]

تشریح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب العشر والخراج والجزية

باب عشر و خراج اور جزیہ کے بیان میں

فصل في العشر والخراج والجزية ارض العرب ... او فتح عنوة وقسم بين الغانمين عشرية

[illegible]

والسواد وما فتح عنوة واقر اهله عليه او صالحهم خراجية ولو احيى موات

[illegible]

يعتبر بقربه والبصرة عشرية والخراج ضربان يصلح للزرع صاع ودرهم

کر دیا گیا ہو وہاں کے قریب کا اعتبار ہوگا اور بصرہ عشری ہے اور اتفاق صحابہ ہے۔ یعنی ہر ایک جریب کا خراج ایک صاع اور ایک درہم ہے

وفي جريب الرطبة خمسة دراهم وفي الكرم والنخل المتصل عشرة دراهم

اور ترکاری کی ہر ایک جریب میں پانچ درہم ہیں اور ملے ہوئے انگور کے بیل اور کھجور کے درختوں میں ہر ایک جریب کا خراج دس درہم ہیں

وإن لم تطق ما وظف نقص بخلاف الزيادة ولا خراج إن غلب على الأرض الماء

اور اگر زمین مقرر کردہ مقدار کی متحمل نہ ہو تو محصول کم کر دیا جائے بخلاف زیادتی کے اور خراج نہیں ہے اگر غالب ہو جائے زمین پر پانی

أو انقطع أو أصاب الزرع آفة وإن عطلها صاحبها أو أسلم أو اشترى مسلم ذمي خراجي

یا منقطع ہو جائے یا کھیتی کو کوئی آفت پہنچ جائے اور اگر زمین کا مالک اس کو بیکار کر دے یا وہ مسلمان ہو جائے یا کوئی مسلمان خراجی زمین خریدے

يجب ولا عشر في خارج أرض الخراج

تو خراج واجب ہوگا اور عشر نہیں ہے خراجی زمین کی پیداوار میں۔

تشریح الفقہ قولہ باب العشر الخ جس چیز کے ذریعہ عربی مسلمان کے پاس جو ہوتا ہے اس کے بیان کرنے کے بعد مصنف نے اس کا ذکر کیا ہے جو دی ہوئی چیز کے بعد لازم ہوتے ہیں۔ عشر میں چونکہ معنی عبادت ہیں بخلاف خراج کے کہ وہ محض مؤنت ہے۔ اس لئے عشر کو مقدم کیا ہے۔ عشر عربی میں دسویں حصہ کو کہتے ہیں۔ اور خراج (بروزن غراب) اس کو کہتے ہیں جو غلام سے یا زمین کی پیداوار سے حاصل ہو۔ یعنی زمین وغیرہ کا محصول۔ یہاں اس کو کہتے ہیں جو حکومت کا رسمی محصول ہو جو زمین سے وصول کیا جائے۔

قولہ ارض العرب الخ عرب کی کل اراضی عشری ہیں کیونکہ وہاں کے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا تھا یا وہ ملک جو بزور بازو و شوکت اسلام فتح کیا گیا اور وہ زمین مجاہدین کے درمیان تقسیم کر دی گئی ہو وہ سب عشری ہیں۔ کیونکہ عرب کے قبائل جو مسلمان ہو جانے کے ان کی زمینیں انہی کی ملک رہیں تھیں اور مفتوحہ زمین غازیوں کے درمیان تقسیم ہوئی تھی۔ وہ غازیوں کی ملک ہو گئی تھی۔ ان سب زمینوں پر کسی قسم کا کوئی خراج نہ تھا۔ صرف ان کی پیداوار میں عشر واجب تھا۔ عرب کی زمین سے عشر کے سوا اور کسی قسم کا محصول لینا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفائے راشدین سے ثابت نہیں اس لئے عرب کی کل زمین عشری ہے۔

فائدہ امام کرخی نے ذکر کیا ہے کہ عرب سے مراد وہی تہامہ اور یمن کا علاقہ ہے جس نے مکہ کو تہامہ میں داخل کیا ہے اور یمن ہے جو حجاز سے متصل ہے اور حجاز اس زمین کا نام ہے جو تہامہ اور نجد کے درمیان حائل ہے اور عرب کی حد وہ ہے جس کا طول یمن کی انتہا سے عراق کی سرحد تک اور عرض جدہ اور اس کے ساحل سے شام تک ہے اور عدن وہی ہے جو ایک آبادی ہے مشرقی جانب یمن کے درمیان کا نام ہے۔

قولہ والسواد الخ سواد عراق کی زمین عشری ہے اور وہ زمین جو بزور شمشیر فتح کی گئی ہو اور اس کے باشندوں کو وہیں برقرار رکھا گیا ہو یا وہ مسلمانوں نے فتح کی ہو یہ سب زمینیں خراجی ہیں۔ کیونکہ حضرت عمرؓ نے سواد عراق پر جب فتح ہوا تو اس کے باشندوں پر خراج مقرر کیا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں سواد عراق حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہاتھ پر فتح ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عرب میں یہ ایک عظیم الشان فتح تھی۔ حضرت عمرؓ نے وہاں کی زمین غازیوں کے درمیان تقسیم کرنے کے متعلق صحابہ سے مشورہ کیا اور مختلف ہوگئے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اس کو تقسیم نہ کیجئے تاکہ بعد والے مسلمانوں کا حصہ رہے۔ حضرت معاذؓ نے فرمایا کہ اگر آپ نے اس کو تقسیم کر دیا تو تھوڑے لوگوں کے ہاتھ میں بہت بڑی زمینیں ہو جائیں گی اور ہو سکتا ہے کہ کسی طرح سارا ملک کسی ایک شخص کا ہو جائے۔ تو کچھ بھی نہ بچے گا اور بعد میں آنے والے مسلمانوں کے لئے کچھ باقی نہ رہے۔ حضرت بلال حبشی کے ساتھیوں نے اس سے اختلاف کیا اور کہا کہ ہم

جمع اس سے صاحب ہدایہ کتاب المستصفی الخ۔ بعض کی اس اور حق میں یا یہ، بعض نسخوں میں اسی طرح ہے۔

[illegible] حضرت [illegible] تقسیم کی تھا۔
[illegible] چنانچہ حضرت [illegible]
[illegible]

[illegible] ہے۔
حلوان بفتح حاء مہملہ و سکون لام [illegible] ہے۔
عبادان بفتح عین مہملہ و [illegible] حضرت [illegible] حضرت عمرؓ نے حضرت عثمان بن حنیف اور حضرت حذیفہ [illegible] سواد عراق کی پیمائش [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے

([illegible])

قوله وخراج جريب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قوله وإن لم يطق [illegible]
[illegible]

قوله [illegible]
[illegible]
[illegible]

قوله ولا عشر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

فصل فی الجزیۃ لو وضعت بتراض لا یعدل عنہا والا توضع علی الفقیر المعتمل فی کل سنۃ اثنی عشر درہما

(فصل) جزیہ اگر رضامندی سے مقرر ہو تو اس سے عدول نہ کیا جائیگا ورنہ مقرر کیا جائیگا فقیر پر جو کہ کمانے والا ہو ہر سال میں بارہ درہم

وعلی	وسط	الحال	ضعفہ	وعلی	المکثر	ضعفہ
اور	درمیانی	حال والے پر	اس کا دوگنا	اور	مالدار پر	اس کا دوگنا

جزیہ کے احکام

تشریح الفقہ: قولہ الجزیۃ الخ جزیہ بمعنی جزاء ہے یعنی قتل کا بدلہ ہے ... جزیہ کی دو قسمیں ہیں ... جو رضامندی اور صلح سے مقرر ہو ... اس سے عدول جائز نہیں کیونکہ ... اگر مفلس ... (۱) ... (۲) ... (۳) ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو حکم دیا تھا کہ ہر بالغ سے ایک دینار وصول کریں ... حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی سے ... مروی ہے ...

"ولذا امر بالا خذ من الحالمۃ ولا جزیۃ علیہما"۔

وتوضع علی کتابی ومجوسی ووثنی عجمی لا عربی ومرتد وصبی وامرأۃ وعبد ومکاتب وزمن واعمی وفقیر

اور مقرر کیا جائیگا کتابی پر اور مجوسی پر اور عجمی بت پرست پر نہ کہ عربی بت پرست پر ... اور عورت اور غلام اور مکاتب اور اپاہج اور اندھے اور فقیر

غیر	معتمل	وراہب	لا یخالط	وتسقط	بالاسلام	والتکرار	والموت

جو ایسے کمانے والا نہ ہو اور ایسے راہب پر جو لوگوں سے میل جول نہ رکھتا ہو اور ساقط ہو جاتا ہے مسلمان ہونے سے اور تکرار سے اور موت سے۔

تشریح الفقہ: قولہ وضع الخ اہل کتاب یہودی اور نصاری ... مجوسی ... پر جزیہ مقرر کیا جائیگا ... قولہ تعالی (من الذین اوتوا الکتاب حتی یعطوا الجزیۃ) ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا ... بت پرست ... امام ابو حنیفہ ... امام مالک ... امام شافعی فرماتے ہیں کہ صرف اہل کتاب سے جزیہ لیا جائے ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ... اہل کتاب ... بت پرستوں ... کیونکہ ...

۱۔ ... ترمذی ...
۲۔ ... ابن ابی شیبہ ... عبد الرزاق ...

گئے ہیں مت پرست سے مسلمان ہونے یا قتل کے سوا کچھ قبول نہیں کیا جائے گا لیکن ان لوگوں کے بارے میں بھی کی اجازت ہے کہ بت پرستوں کو بھی اجازت کی گئی ہے۔ حاصل یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بت پرستوں سے جزیہ لیا ہو اس کی ممانعت ہے کیونکہ جب جزیہ کا حکم نازل ہوا اس سے پہلے تقریباً تمام بت پرست عرب میں مسلمان ہو چکے تھے اور اس کے بعد بت پرست قتل اور جنگ کی نوبت ہی نہیں آئی اس لئے کتب سے منقول ہوا اور ان پر جزیہ مقرر ہوا۔

قولہ لا عربی قطع اختلاف وہ لوگ کے یہاں اہل کتاب اور بت پرستوں پر جزیہ ہے مگر خاص عرب کے بت پرستوں سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہی میں پیدا ہوئے اور انہی کی زبان میں قرآن نازل ہوا اور ان کے حق اور صداقت پر جانتے اور واقف ہیں پس ان کا کفر شدید ہے لہٰذا ان کا حکم بھی سخت ہوا یعنی یا اسلام قبول کریں یا مقتول ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہے کہ "جزیرۃ العرب میں دو دین جمع نہ ہوں گے" اس لئے جزیرہ عرب میں بت پرستی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

قولہ والمتکرر اگر کسی سے چند سالوں کا جزیہ نہ لیا گیا ہو تو امام صاحب کے نزدیک سابقہ گذشتہ کا جزیہ ساقط ہو جائے گا اور صرف موجودہ سال کا جزیہ لیا جائے گا صاحبین کے نزدیک ساقط نہ ہوگا بلکہ گذشتہ سالوں کا بھی جزیہ وصول کیا جائے گا یہی امام شافعی کا مذہب ہے کیونکہ ہر سال کا جزیہ مستقل طور پر واجب ہے لہٰذا تاخیر سے ساقط نہ ہوگا امام صاحب یہ فرماتے ہیں کہ جزیہ بطور عقوبت واجب ہوتا ہے اور جب عقوبات جمع ہو جاتی ہیں تو تداخل ہو جاتا ہے لہٰذا ایک ہی سال کا واجب ہوگا۔

ولا یحدث بیعۃ ولا کنیسۃ فی دارنا ویعاد المنہدم ویمیز الذمی عنا فی الزی والمرکب والسرج

اور نہ نیا بنایا جائے گرجا اور گرجا دار الاسلام میں اور بنایا جائے جو منہدم ہو گیا ہو اور ممتاز رکھا جائے ذمی کو ہم سے لباس اور سواری اور زین میں

فلا یرکب خیلا ولا یعمل بالسلاح ویظہر الکستیج ویرکب سرجا کالاکف ولا ینقض عہدہ بالاباء عن الجزیۃ

پس نہ سوار ہو گھوڑے پر اور نہ ہتھیار استعمال کرے اور ظاہر رکھے زنار کو اور سوار ہو پالان جیسی زین پر اور نہیں ٹوٹتا اس کا عہد جزیہ سے انکار سے

والزنا بمسلمۃ وقتل مسلم وسب النبی علیہ السلام بل باللحاق ثمہ

اور مسلمان عورت سے زنا کرنے اور مسلمان کو قتل کرنے اور حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے سے بلکہ ٹوٹتا ہے دار الحرب چلے جانے

او بالغلبۃ علی موضع للحرب وصار کالمرتد ویؤخذ من التغلبی والتغلبیۃ ضعف

یا لڑائی کی تیاری کیلئے کسی جگہ پر غالب آ جانے سے اور وہ مرتد کی مانند ہو جاتا ہے اور لیا جائے تغلبی مرد و عورت سے دوگنا

زکوتنا لا من طفلہم ومولاہ کمولی القرشی فی الخراج والجزیۃ ومال تغلبی وہدیۃ اہل الحرب وما اخذنا منہم

ہماری زکوٰۃ سے نہ ان کے بچوں سے اور ان کا آزاد کردہ غلام قرشی کے آزاد کردہ کی طرح ہے خراج اور جزیہ میں اور تغلبی کا مال اور اہل حرب کا ہدیہ اور جو لیا ہم نے ان سے

بلا قتال یصرف فی مصالحنا کسد ثغور وبناء القناطر والجسور

بغیر قتال حاصل کیا ہو اس کو ہماری بہتری میں صرف کیا جائے جیسے سرحد بندی اور پل بنانے اور چھوٹے پل تعمیر کرنے

وکفایۃ القضاۃ والعمال والمحتسبۃ والمقاتلۃ وذراریہم ومن مات فی نصف السنۃ حرم عن العطاء

اور قاضیوں عاملوں سپاہیوں اور ان کی اولاد کے وظیفے میں اور جو شخص مر جائے سال کے بیچ میں تو وہ محروم ہوگا سالانہ بخشش سے۔

توضیح اللغۃ: بیعۃ، کنیسہ گرجا، منہدم گرا ہوا، مرکب سواری، سرج زین، کستیج زنار، اکف پالان، ایک دھاگا جس کو ذمی کمر پر باندھتے تھے۔

(۱) الجامع الصغیر ... [illegible] ... ۱۲

حق اللہ ہے اور یہ سب کی طرف سے صدقہ ہے، چنانچہ حضرت عمرؓ نے ان سے دوگنا صدقہ لیا اور اس پر صحابہ کا اجماع ہو گیا۔

تشریح الفقہ: قولہ وبنو تغلب الخ بنی تغلب (بکسر لام) تغلب بن وائل بن ربیعہ کی طرف منسوب ہے جو عرب کی ایک قوم تھی جو زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئی تھی حضرت عمرؓ نے ان سے جزیہ طلب کیا تو انہوں نے جزیہ دینے سے انکار کیا اور کہا کہ جس طرح تم لوگ آپس میں صدقہ لیتے ہو ہم سے بھی صدقہ کے نام سے لے لو حضرت عمرؓ نے ان سے انکار کیا اور کہا کہ یہ تو مسلمانوں کا صدقہ ہے تو یہ لوگ ناراض ہو کر روم چلے گئے اور منتشر ہو گئے تو نعمان بن زرعہ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ یہ لوگ عرب ہیں جزیہ کے نام سے عار کرتے ہیں آپ ان سے صدقہ کے نام سے لے لیجئے چنانچہ آپ نے ان سے دوگنا صدقہ لیا اور چونکہ زکوٰۃ عورتوں سے بھی لی جاتی ہے اس لئے بنی تغلب کی عورتوں سے بھی دوگنا صدقہ لیا جائے گا۔

قولہ ومولاہ الخ بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام سے بھی صدقہ لینا ممنوع ہے جیسا کہ بنی ہاشم کے آزاد غلام سے لیا جاتا ہے اور حدیث "مولی القوم من انفسهم" ہے حرمت صدقہ کے بارہ میں مولیٰ کا حکم وہی ہے جو اس کے آقا کا ہے پس بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلام کو بھی صدقہ لینا درست نہیں۔

باب المرتدین

باب مرتدین کے بیان میں

یعرض الاسلام علی المرتد وتکشف شبهته ویحبس ثلاثة ایام فان اسلم والا قتل

پیش کیا جائے گا اسلام مرتد پر اور دور کیا جائے گا اس کا شبہ اور قید رکھا جائے گا تین دن، پس اگر وہ مسلمان ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ قتل کر دیا جائے گا

واسلامه ان یتبرأ عن الادیان سوی الاسلام او عما انتقل الیه وکره قتله

اور اس کا مسلمان ہونا یہ ہے کہ وہ اسلام کے علاوہ تمام ادیان سے بیزاری ظاہر کرے یا اس دین سے جس کی طرف منتقل ہوا ہے اور مکروہ ہے اس کا قتل

ولم یضمن قاتله ولا تقتل المرتدة بل تحبس حتی تسلم

اور ضامن نہیں ہوگا اس کا قاتل اور قتل نہیں کی جائے گی مرتد عورت بلکہ قید کی جائے گی یہاں تک کہ اسلام لے آئے

ویزول ملک المرتد عن ماله زوالا موقوفا فان اسلم عاد ملکه

اور زائل ہو جاتی ہے مرتد کی ملکیت اس کے مال سے زوال موقوف، پس اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اس کی ملکیت لوٹ آئے گی۔

تشریح الفقہ: قولہ باب المرتد الخ کفار اصلی کے احکام سے فراغت کے بعد کفار طاری کے احکام بیان کرتے ہیں مرتد لغت میں لوٹ جانے والے کو کہتے ہیں اور اصطلاح شرع میں اسلام سے پھر جانے والے کو مرتد کہتے ہیں ارتداد کا رکن ایمان کے بعد زبان پر کلمہ کفر جاری کرنا ہے اور اس کی صحت کے لئے عقل شرط ہے پس مجنون اور ناسمجھ بچے کا ارتداد صحیح نہیں اور اگر کوئی شخص کا مرتد ہونا ثابت ہو جائے جس پر ارتداد کی علامات ہوں تو اس کا یہ حکم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدل دے اس کو قتل کر دو اور یہ حکم امام کی رائے پر موقوف ہے اس کے بعد ضروری ہے کہ اس کا شبہ دور کیا جائے۔

قولہ یعرض الخ جو شخص مرتد ہو جائے تو امام اس پر اسلام پیش کرے یہ طریق استحباب ہے (یعنی واجب نہیں ہے) اور مرتدین کے معاملہ میں اس کو جو شبہ پیدا ہوا ہو اس کو دور کیا جائے اور تین دن قید رکھا جائے کیونکہ وہ مہلت طلب کرے تو امام شافعی کا بھی یہی قول ہے

مذہب یہ ہے کہ اب اگر وہ اسلام قبول کر لے تو بحیثیت مرتد قتل کرنا جائز ہے۔ قوله صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینه فاقتلوه۔[1]

قوله ولا تقتل الخ "کوئی عورت مرتد ہو جائے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ قید کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اسلام لے آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مرتدہ کو قتل کیا اور حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ اس کو قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے قتل سے منع فرمایا ہے۔[2]

قوله ويزول الخ مرتد کے مال سے اس کی ملکیت زائل ہو جاتی ہے مگر زوال موقوف رہتی ہے اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اس کی ملک لوٹ آئے گی صاحبین کے نزدیک اس کی ملکیت زائل نہیں ہوتی کیونکہ وہ مکلف ہے اور مال کے بغیر کوئی معاملہ نہیں ہو سکتا جب تک وہ قتل نہ ہو اس وقت تک ملک باقی رہے گی امام صاحب یہ فرماتے ہیں کہ وہ حربی ہے مسلمانوں کے قبضہ میں ہے اور مقہور ہے حربیت کی علامت ہے۔ پس مالک ہونا ہی باطل ہے مگر چونکہ اس کا اسلام قبول کرنا ضروری ہے اور اسلام قبول کرنے کی امید بھی ہے اس لئے زوال ملک موقوف رکھا جائے گا۔

وإن مات على ردته ورث كسب إسلامه وارثه المسلم بعد قضاء دين إسلامه وكسب ردته

اور اگر مرتد ہونے کی حالت میں مر جائے تو اس کے اسلام کی حالت کی کمائی کا وارث اس کا مسلمان وارث ہوگا اس کے اسلام کا قرض ادا کرنے کے بعد اور ارتداد کی کمائی

فيء بعد قضاء دين ردته وإن حكم بلحاقه عتق مدبره وأم ولده

مال غنیمت ہے ارتداد کا قرض ادا کرنے کے بعد اور اگر دار الحرب سے مل جانے کا حکم کر دیا جائے تو اس کا مدبر اور ام ولد آزاد ہو جائیں گے اور اس کا قرض فی الحال واجب الادا ہو جائے گا

وحل دينه وتوقف مبايعته وعتقه وهبته فإن أسلم نفذ وإن هلك بطل

اور اس کا قرض حال ہو جاتا ہے اور موقوف ہوگا اس کا خرید و فروخت کرنا اور آزاد کرنا اور ہبہ کرنا پس اگر وہ مسلمان ہو گیا تو نافذ ہوں گے اور اگر مر گیا تو باطل

وإن عاد مسلما بعد الحكم بلحاقه فما وجده في يد وارثه أخذه ولو ولدت أمة له نصرانية

اور اگر مرتد مسلمان ہو کر دار الحرب سے لوٹ آیا دار الحرب سے مل جانے کا حکم ہو جانے کے بعد تو جو مال وارث کے پاس موجود پائے اس کو لے لے اور اگر بچہ جنا اس کی نصرانی

لستة أشهر منذ ارتد فادعاه فهي أم ولده وهو ابنه حر ولا يرثه

باندی نے چھ ماہ کے بعد اس کے مرتد ہونے سے اور مرتد نے اس کا دعوی کیا تو وہ اس کی ام ولد ہوگی اور بچہ اس کا بیٹا آزاد ہوگا لیکن اس کا وارث نہ ہوگا

ولو مسلمة ورثه الابن إن مات على الردة أو لحق بدار الحرب وإن لحق المرتد بماله

اور اگر باندی مسلمان ہو تو بچہ وارث ہوگا اگر مرتد ہونے کی حالت میں مر گیا یا دار الحرب میں چلا گیا اور اگر مرتد اپنے مال کے ساتھ دار الحرب چلا گیا

فظهر عليه فهو فيء فإن رجع إلى دار الإسلام وذهب بماله وظهر عليه فهو لوارثه

پھر اس پر غلبہ ہو گیا تو وہ غنیمت ہے اور اگر وہ دار الاسلام واپس آیا اور اپنا مال لے گیا پھر اس پر غلبہ ہو گیا تو وہ اس کے وارث کا ہے

ولو لحق وقضي بعبده لابنه فكاتبه فجاء مسلما فالكتابة والولاء للمورث

اور اگر وہ دار الحرب چلا گیا اور اس کے بیٹے کیلئے اس کے غلام کا حکم کر دیا گیا اور بیٹے نے اس کو مکاتب کر دیا پھر وہ مسلمان ہو کر آ گیا تو کتابت اور ولاء باپ کے لئے ہوں گے

ولو قتل مرتد رجلا خطأ ولحق أو قتل فالدية في كسب الإسلام ولو ارتد بعد القطع عمدا

اور اگر مرتد نے کسی کو خطأ قتل کر دیا اور دار الحرب چلا گیا یا مار ڈالا گیا تو دیت اسلام کی کمائی سے ہوگی اور اگر مرتد ہو گیا ہاتھ کاٹنے کے بعد

[1] اخرجہ البخاری ...
[2] اخرجہ ابن ماجہ

[illegible]

مرتدین کے احکام کی تفصیل

تشریح [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ ولو ارتد [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ و [illegible]

[illegible]

باب البغاۃ

باغیوں کے بیان میں

خرج قوم [illegible] طاعة الإمام وغلبوا على بلد دعاهم إلى [illegible] وكشف [illegible] شبهتهم [illegible] قتالهم

[illegible]

ولو كان لهم فئة أجهز على جريحهم واتبع موليهم وإلا لم [illegible] ولم يتبع [illegible] ذريتهم [illegible]

[illegible]

أموالهم حتى [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بسلاحهم [illegible]

[illegible]

[illegible]

كتاب اللقيط

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ کتاب الخ مصنفؒ نے لقطہ اور لقیط کو بیان کر دیا ہے اس واسطے کہ ان میں ہر ایک میں جان و مال وجود ہلاکت میں ہوتے ہیں اسی طرح لقطہ (پڑا ہوا مال) اور لقیط (پڑا ہوا بچہ) خطرہ میں ہوتا ہے۔ اور لقیط کو اس لئے مقدم کیا ہے کہ اس کا تعلق جان سے ہے اور جان مال پر مقدم ہے۔ لقیط بروزن فعیل بمعنی مفعول ہے لغت میں اس بچہ کو کہتے ہیں جو زمین پر ڈال دیا گیا ہو اس کا کوئی ولی معلوم نہ ہو باعتبار مآل لقیط کا اطلاق ابتداءً ان کے اعتبار سے ہے جیسے "من قتل قتیلا فلہ سلبہ" شریعت میں لقیط انسان کے اس بچہ کو کہتے ہیں جس کو اس کے گھر والوں نے تنگ دستی یا تہمت کے خوف سے پھینک دیا ہو۔

قولہ مندوب الخ اگر لقیط کی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو اس کو اٹھا لینا مستحب ہے کیونکہ اس میں ایک جان کا احیاء ہے دوسرے ایک جان کو بچانا ہے جو سب آدمیوں کو زندہ کرنے کے برابر ہے "قال تعالیٰ ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا" اور ہلاکت کا خوف ہو تو اٹھانا فرض ہے۔

قولہ ھو حر الخ لقیط بچہ دارالاسلام میں ملا ہو تو آزاد ہوگا کیونکہ بنی آدم میں اصل آزادی ہے۔ رقیت امر عارض ہے اور اس کا خرچ بیت المال سے ہوگا۔ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے یہی مروی ہے کیونکہ اس کی میراث بیت المال میں جاتی ہے اور اس کے قصوروں کا تاوان بیت المال سے ادا کیا جاتا ہے۔

قولہ ومن التقط الخ اگر لقیط کے متعلق دو آدمی یہ دعویٰ کریں کہ یہ میرا بچہ ہے اور کوئی علامت بیان کرے تو اس کا نسب اسی سے ثابت ہوگا ورنہ اگر کوئی ترجیح نہ ہو تو دونوں کے درمیان مشترک ہوگا اور دونوں شریک ہوں گے اور نسب دونوں سے ثابت ہو جاتا ہے۔

كتاب اللقطة

لقطة الحل والحرم امانة ان اخذها ليردها على ربها واشهد وعرف الى

حل و حرم کی پڑی ہوئی چیز امانت ہے اگر اٹھانے والا اس کو اٹھائے اس لئے کہ اس کے مالک کو واپس کر دے اور گواہ بنا لے اور تشہیر کرے یہاں تک کہ

ان علم ان ربها لايطلبها ثم تصدق فان جاء ربها نفذه

جان لے کہ اس کا مالک طلب نہیں کرے گا پھر صدقہ کر دے پس اگر اس کا مالک آ جائے تو صدقہ کو نافذ کر دے

او ضمن الملتقط وصح التقاط البهيمة وهو متبرع في الانفاق على اللقيط واللقطة وباذن القاضي يكون دينا

یا اٹھانے والے سے تاوان لے اور جانور کا اٹھانا بھی درست ہے اور وہ لقیط اور لقطہ پر خرچ کرنے میں متبرع ہے اور قاضی کے حکم سے مالک کے ذمہ دین ہوگا

وان كان لها نفع اجرها وانفق عليها ولا باعها ومنعها من ربها

اور اگر اس جانور میں کوئی نفع ہو تو اس کو کرایہ پر دے کر اس پر خرچ کرے ورنہ اس کو فروخت کر دے اور اس کو مالک سے روک لے

حتى ياخذ النفقة ولا يدفعها الى مدعيها بلا بينة فان بين علامتها حل الدفع بلا جبر

یہاں تک کہ خرچہ وصول کر لے اور دعویدار کو بلا گواہ کے نہ دے پس اگر وہ اس کی علامت بتا دے تو دینا حلال ہے بغیر جبر کے

ويتصدق بها لو فقيرا والا تصدق على اجنبي وصح على ابويه وزوجته وولده لو فقراء

اور اگر اٹھانے والا فقیر ہو تو اس سے نفع اٹھائے ورنہ کسی اجنبی پر صدقہ کر دے اور اس کے ماں باپ اور بیوی اور بچوں پر صدقہ کرنا درست ہے اگر فقیر ہوں۔

(۱) ...

تشریح الفقہ: [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible] "[illegible] من جهة الشرع لا تنافي الضمان حقا للعبد"۔

[illegible]

[illegible]

کتاب الآبق

[illegible] قيمته اقل منه

[illegible]

ومن رده لاقل منه فبحسابه والمأمور وام ولد كالقن وان ابق من الذي رده [illegible]

[illegible]

لا يضمن ويشهد انه اخذه ليرده [illegible] كاللقطة

[illegible]

تشریح الفقہ: [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

شافعی فرماتے ہیں کہ [illegible] ہے کیونکہ [illegible] مسئلہ میں [illegible]
غلام کی [illegible] ہماری دلیل یہ ہے کہ [illegible] صحابہ کرام کا اجماع ہے۔ [illegible] اختلاف ہے۔ چنانچہ حضرت [illegible]
سے چالیس درہم مروی ہے اور حضرت عمر و حضرت علیؓ سے [illegible] حضرت عمرؓ سے [illegible] درہم مروی ہیں[1]
پس ہم نے مسافت سفر میں چالیس درہم واجب کئے اور اس سے کم میں چالیس سے کم [illegible]۔

قولہ وان ابق الخ [illegible] کے پاس سے بھاگ جائے تو [illegible] اس کے پاس امانت تھا
اور امانت میں [illegible] جائے تو [illegible]۔

قولہ وجعل الرھن الخ [illegible] پاس سے بھاگ جائے تو [illegible] مرتہن پر واجب ہے [illegible]
[illegible] کے [illegible] حقہ
بالعقد المضمون۔

کتاب المفقود

هو غائب لم يدر موضعه وحياته وموته ونصب القاضي من يأخذ حقه ويحفظ ماله

مفقود وہ غائب ہے جس کی جگہ اور موت و حیات معلوم نہ ہو اور [illegible] قاضی کسی کو مقرر کرے جو اس کا حق وصول کرے اور اس کے مال کی

ويقوم عليه وينفق منه على قريبه ولادا وزوجته ولا يفرق بينه وبينها

حفاظت کرے اور اس کا انتظام کرے اور اس کے مال سے [illegible] اور اس کی بیوی پر خرچ کرے اور قاضی [illegible] اس کی

وحكم بموته بعد تسعين سنة وتعتد عرسه ويورث منه حينئذ لا قبله

بیوی کے درمیان تفریق [illegible] نوے سال کے بعد اس کی موت کا حکم [illegible] عدت گزارے [illegible] نہ کہ اس سے پہلے

ولا يرث من احد ولو كان مع المفقود وارث يحجب به لم يعط شيء

اور وہ کسی کا وارث نہیں ہوگا اور اگر مفقود کے ساتھ کوئی ایسا وارث ہو جو اس سے محجوب ہو جاتا ہو تو اس کو کچھ نہ دیا جائے

وان انتقص حقه به يعطى اقل النصيبين ويوقف الباقي كالحمل[2]

اور اگر اس کا حق کم ہو جاتا ہو تو اس کو کم حصہ دیا جائے اور باقی روک رکھا جائے گا حمل کی طرح۔

تشریح الفقہ قولہ ھو غائب الخ [illegible] مفقود اس شخص کو کہتے ہیں [illegible] معلوم ہو [illegible]
[illegible] حکم [illegible]
[illegible] تقسیم [illegible]
[illegible]
کا حصہ اس کے [illegible] رکھا جائے گا۔

قولہ ولا یفرق الخ مفقود اور اس کی بیوی کے درمیان قاضی تفریق [illegible]
[illegible] قاضی [illegible] حضرت عمرؓ نے
اس شخص کے متعلق یہی حکم فرمایا تھا [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مفقود کی

[1] [illegible]
[2] [illegible]
[illegible]

وارث کی کی بیوی ہے یہاں تک کہ اس کا موت یا طلاق کی خبر پہنچے [1] حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ یہ وہ عورت ہے جو آزمائی گئی ہے پس اسے صبر کرنا چاہئے یہاں تک کہ شوہر کی موت معلوم ہو جائے یا طلاق کی اطلاع آ جائے۔ [2] روایت چونکہ ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس قول سے رجوع کر لیا تھا اور امام مالک نے حضرت عمرؓ کے قول سے استدلال کیا ہے کیونکہ حضرت عمرؓ سے حضرت علیؓ کے قول کی طرف رجوع کر لینا ثابت ہے۔ [3]

قولہ و حکم بموتہ الخ جب مفقود کی عمر کے نوے سال گزر جائیں تو قاضی اس کی موت کا فیصلہ کر دے اور اس کی بیوی عدت وفات گزارے کیونکہ اتنی مدت تک زندہ رہنا ظاہر کے خلاف ہے اور یہی ظاہر روایت ہے۔ بعض کے نزدیک اس وقت حکم لگایا جائے جب اس کے تمام ہم عمر لوگ ختم ہو جائیں کیونکہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ اتنی عمر والے ختم ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۲۰، ۱۰۰، ۹۰، ۸۰، ۷۰، ۶۰ سال گزر جانے کے بعد موت کا حکم لگانے کے اقوال بھی ہیں مگر یہ مفتیٰ بہا نہیں۔

قولہ ولو کان الخ اگر مفقود کے ساتھ کوئی ایسا شخص ہو جو مفقود کی موجودگی میں محجوب ہو جاتا ہو تو اس وارث کو کچھ نہ دیا جائے گا اور اگر کوئی ایسا وارث ہو کہ وہ محجوب نہ ہوتا ہو بلکہ اس کا حق کم ہو جاتا ہو تو اس کے دو حصوں میں سے کمتر حصہ دے دیا جائے گا اور باقی موقوف رکھا جائے گا۔ مثلاً ایک شخص دو بیٹیاں ایک مفقود بیٹا اور ایک پوتا اور پوتی چھوڑ کر مر گیا اور مال کسی اجنبی کے قبضہ میں ہے اور بیٹے کے مفقود ہونے میں سب ورثہ کا اتفاق ہے تو دونوں بیٹیوں کو نصف حصہ دیا جائے گا کیونکہ نصف ہر صورت متیقن ہے اور نصف باقی موقوف رکھا جائے گا اور پوتے پوتی کو کچھ نہ ملے گا کیونکہ وہ محجوب ہیں اور مفقود زندہ ہونے کی صورت میں مستحق نہیں۔

كِتَابُ الشَّرِكَةِ

هِيَ ضَرْبَانِ: شَرِكَةُ الْمِلْكِ وَهِيَ أَنْ يَمْلِكَ اثْنَانِ عَيْناً إِرْثاً أَوْ شِرَاءً، وَكُلٌّ أَجْنَبِيٌّ فِي قِسْطِ صَاحِبِهِ

شرکت کی دو قسمیں ہیں: شرکت ملک اور وہ یہ ہے کہ دو آدمی کسی چیز کے مالک بن جائیں خواہ میراث کے طریقہ پر یا خرید کر اور دونوں میں سے ہر ایک اجنبی ہوگا دوسرے کے حصہ میں۔

وَشَرِكَةُ الْعَقْدِ وَهِيَ أَنْ يَقُولَ أَحَدُهُمَا: شَارَكْتُكَ فِي كَذَا، وَيَقْبَلَ الْآخَرُ

اور شرکت عقد وہ یہ ہے کہ دو آدمیوں میں سے ایک یہ کہے کہ میں نے تجھے فلاں چیز میں شریک کیا اور دوسرا اس کو قبول کرے۔

تشریح الفقہ: قولہ کتاب الخ جس طرح مال ودیعت دوسرے کے پاس امانت ہوتا ہے اسی طرح شرکت میں سے ہر ایک کا مال دوسرے کے پاس امانت ہوتا ہے اسی مناسبت سے مصنف کتاب الودیعۃ کے بعد کتاب الشرکۃ کو لائے ہیں۔ شرکت کی مشروعیت کتاب سنت سے ثابت ہے۔ قال تعالیٰ فھم شرکاء فی الثلث اور حدیث میں ہے "نفی الحدیث من السائب" انہ قال للنبی علیہ السلام کنت شریکی فی الجاھلیۃ فکنت خیر شریک لا تداری ولا تماری۔ اور قول علیہ السلام قال اللہ تعالیٰ انا ثالث الشریکین مالم یخن احدھما صاحبہ۔ شرکت لغت میں دو حصوں کو اس طرح ملا دینا ہے کہ ان کا ایک دوسرے سے امتیاز باقی نہ رہے۔ یہ عقد شرکت پر بھی بولا جاتا ہے اگرچہ اس میں اختلاط نہ ہو کیونکہ وہ سبب ہے۔ اصطلاح شرع میں شرکت اس عقد کو کہتے ہیں جو راس المال اور منفعت دونوں میں واقع ہو جس میں اگر راس المال میں شرکت ہو اور منفعت میں نہ ہو تو اس کو عقد شرکت نہیں کہیں گے اسی طرح صرف راس المال میں شرکت کو بھی عقد شرکت نہیں کہیں گے۔

[1] [illegible]
[2] [illegible]
[3] [illegible]
[4] [illegible]

[illegible] شرکت ملک [illegible] شرکت عقد [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وهي مفاوضة إن تضمنت وكالة وكفالة وتساويا مالا وتصرفا ودينا فلا تصح بين حر وعبد

[illegible]

وصبي وبالغ ومسلم وكافر [illegible] مشتركا لاتحاد الملة وكتابيين [illegible]

[illegible]

[illegible] لازم [illegible] الآخر [illegible] لا لأحدهما

[illegible]

[illegible] يصح فيه الشركة [illegible] ولا يصح مفاوضة وعنانا بغير النقدين والتبر والفلوس النافقة

[illegible]

ولو باع كل نصف عرضه بنصف عرض الآخر وعقد الشركة صح [illegible]

[illegible]

[illegible] وكالة فقط ويصح مع التساوي في المال دون الربح وعكسه وببعض المال وخلاف الجنس

[illegible]

[illegible] ورجع على شريكه بحصته منه وتبطل بهلاك المالين أو أحدهما

[illegible]

قبل الشراء وإن اشترى أحدهما بماله وهلك مال الآخر فالمشترى بينهما

[illegible]

ورجع بحصته من ثمنه على شريكه وتفسد إن شرط لأحدهما دراهم مسماة من الربح

[illegible]

ولكل من شريكي العنان والمفاوضة أن يبضع ويستأجر ويودع ويضارب

[illegible]

ويوكل ويده في المال يد أمانة

[illegible]

شرکت مفاوضہ و شرکت عنان کا بیان

[illegible] قولہ وهي مفاوضة [illegible] شرکت عقد کی چار قسمیں ہیں [illegible]

[illegible] (۱) شرکت مفاوضہ [illegible]

جس شریکین میں سے ہر ایک دوسرے کا کفیل بھی ہوتا اس کی طرف سے کفیل ہو گا کہ مقصود یہی ہے کہ شرکت مفاوضہ میں شرکت ثابت ہو۔ تحقق ہو سکے لیکن ایسے شریک جو بچہ ہو یا غلام ہو اس کی کفالت ہی درست نہیں ہو سکتی ہے جیسا کہ اس کی روایت حاصل ہے روایت کفالت کے ساتھ صحیح نہیں ہو سکتی ہے (۱) اور شریک مال میں برابر ہوں (۲) تصرف میں برابر ہوں (۳) دین میں برابر ہوں سے کہ شرکت ہو اور شرکت مفاوضہ کے جواز کے قائل نہیں امام مالک نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ لا اعرف ما المفاوضۃ قیاس بھی یہی چاہتا ہے کیونکہ اس میں مجہول الجنس کی وکالت اور کفالت ہوتی ہے اور یہ جائز نہیں لیکن استحساناً جائز ہے اور وجہ استحسان یہ ہے کہ عام طور سے اس قسم کا معاملہ بغیر نکیر کے ہوتا ہے اور تعامل الناس کے سامنے قیاس متروک ہوتا ہے اور مجہول الجنس کی وکالت کا جواز بھی ہے جیسا کہ وکالت عامہ میں۔ مقصود ہو سکتی ہے۔ جیسے بعض صورتوں میں مجہول الجنس کی وکالت صحیح ہے۔

تنبیہ مصنف نے شرکت عقد کی مذکورہ دو قسمیں بیان کی ہیں جس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ شرکت عقد دو ہی قسموں میں منحصر ہے حالانکہ شرکت عقد کی چھ قسمیں ہیں جیسا کہ صاحب ہدایہ وغیرہ نے بیان کیا ہے۔ [illegible]

قولہ ولا تصح الخ سو اس سے معلوم ہوا کہ آزاد اور غلام کے درمیان شرکت مفاوضہ صحیح نہیں کیونکہ آزاد اور غلام تصرف میں برابر نہیں ہیں اور نابالغ اور بالغ کے درمیان بھی صحیح نہیں کیونکہ ان میں مساوات نہیں امام ابو یوسف کے نزدیک صحیح ہے۔

قولہ وما یشتریہ الخ جب شرکت مفاوضہ منعقد ہو جائے تو شریکین میں سے جو شخص کوئی چیز خریدے یا مشترک کی ہو گی البتہ اپنے اہل و عیال کے کھانے کپڑے کی چیزیں جو خریدے گا وہ اسی کی ہوں گی کیونکہ یہ چیزیں شرکت سے مستثنیٰ ہیں اور اگر ایک شریک نے کوئی چیز بطور تجارت خریدی ہے تو اس کا شریک بھی اس کا ذمہ دار ہو گا۔

قولہ وتبطل الخ جن چیزوں میں شرکت صحیح ہے اگر ان میں سے کوئی چیز ایک شریک کو ورثہ میں ملے یا ہبہ وغیرہ کے طور پر حاصل ہو جائے تو شرکت مفاوضہ باطل ہو جائے گی کیونکہ شرکت مفاوضہ میں مساوات شرط ہے اور وہ ابتداء اور بقاء دونوں صورتوں میں ضروری ہے پس مساوات کے فوت ہونے سے شرکت مفاوضہ باطل ہو جائے گی۔

قولہ ولو باع الخ دو آدمیوں کے پاس کچھ سامان تھا ان میں سے ہر ایک نے اپنا آدھا حصہ دوسرے کے آدھے حصہ کے عوض فروخت کر دیا تو وہ دونوں شریک ہو گئے اور یہ شرکت ملک ہے اس کے بعد اگر وہ دونوں عقد شرکت کر لیں تو شرکت عقد بھی ہو جائے گی (شرکت ملک) کہ کسی ایک کو دوسرے کے حصہ میں تصرف کا حق نہیں ہوتا اور اس کے بعد عقد شرکت کی وجہ سے ہر ایک دوسرے کے حصہ میں تصرف کر سکتا ہے۔

قولہ وعنان الخ شرکت عنان وہ شرکت ہے جس میں صرف وکالت ہوتی ہے اس میں مساوات شرط نہیں [illegible] اور اس کی صورت یہ ہے کہ دو آدمی اپنا اپنا مال ملا کر تجارت کریں اس صورت میں شرکت عنان ہو گی۔ [illegible] اگر ہر ایک نے اپنا مال الگ رکھا ہو تب بھی صحیح ہے اور اگر ان میں سے ایک کا مال ہلاک ہو جائے تو شرکت باطل ہو جائے گی [illegible] اس کے ساتھ ہی ہے کیونکہ عقد شرکت سے پہلے مال کے ہلاک ہونے سے شرکت باطل ہو گئی۔

۵ [illegible]

وتصح من غير مساواة [illegible] ... بشرط الاعمال وبكونه [illegible] العمل [illegible]

[illegible]

احدهما بالعمل [illegible] وكذلك اذا [illegible] وجوه [illegible] شركا بلا مال [illegible] على ان يشتريا بوجوههما

[illegible]

ويبيعا [illegible] فان شرطا [illegible] المشترى [illegible] كذلك ويبطل شرط الفضل

[illegible]

فضل فى الشركة [illegible] ولا يستحق [illegible]

[illegible]

[illegible] شركة [illegible] الفضل [illegible] الشركة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شرکت تقبل و وجوہ کا بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لا يجوز عنده [illegible] شركة۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شركة لا يجوز عند الشافعى ومالك۔

شرکت فاسدہ کا بیان

قولہ فصل الخ اس فصل میں شرکت فاسدہ کے احکام ذکر کیے ہیں شرکت فاسدہ وہ ہے جس میں صحت شرکت کی شروط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے جو چیزیں مباح الاصل ہیں جیسے لکڑی شکار وغیرہ ان کے حاصل کرنے میں شرکت صحیح نہیں۔ کیونکہ شرکت متضمن وکالت ہوتی ہے اور مباح اشیاء کی تحصیل میں وکالت متصور نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مباح چیزوں کا خود موکل مالک نہیں ہوتا تو اپنی جگہ دوسرے کو قائم مقام کرنے کا بھی مالک نہ ہوگا۔

قولہ وما اکتسب الخ ایک شخص نے کوئی مباح چیز حاصل کی اور دوسرے نے اس کی اعانت کی تو وہ حاصل کرنے والے کی ہوگی۔ اور اعانت کرنے والے کی محنت کی اجرت مثل یعنی جو معروف رواج کے مطابق ہوتی ہو اتنی مزدوری ملے گی۔ یہ حکم امام محمد کے نزدیک ہے جس کے متعلق قدوری نے مبسوط سے نقل کیا ہے کہ قدوری کے لیے بھی اتفاق ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک بھی مسکین کو اجرت دی جائے گی۔ لیکن حاصل کردہ شئی کی نصف قیمت سے زیادہ نہ دی جائے گی۔ غایۃ البیان میں ہے کہ یہ قید بھی برائے احتمال ہے۔

قولہ والربح الخ اگر کسی صورت سے شرکت فاسدہ ہو جائے تو اس میں جو نفع ہوگا وہ مال کی مقدار کے موجب ہوگا اگرچہ [illegible] کی شرط کر لی گئی ہو۔ اب اگر سب مال ایک ہی شریک کا ہو تو دوسرے شریک کو اس کی محنت کی اجرت مل جائے گی۔ جیسے یہ کہ ایک شخص خچر کا مالک ہے اور دوسرا [illegible] ہے اس شخص نے دوسرے شریک سے یہ شرط کی کہ جو نفع ہوگا آدھا آدھا [illegible] مالک کا [illegible] چاولوں کے درمیان برابر ہوگا یہ شرکت فاسدہ ہے اور جو کچھ نفع ہو وہ سب [illegible] مالک کا ہوگا اور [illegible] کے لیے اجرت مثل مزدوری ہوگی۔

قولہ ولم یزک الخ ایک شریک دوسرے شریک کی اجازت کے بغیر اس کے مال کی زکوٰۃ نہ دے کیونکہ شریکین میں سے ہر ایک کو دوسرے کی طرف سے تصرف کی اجازت ہے وہ امور تجارت میں ہے اور زکوٰۃ ان میں سے نہیں ہے اور اگر شریکین میں سے ہر ایک نے دوسرے کو اپنی زکوٰۃ کی اجازت دے دی تھی اور ہر ایک نے ایک ساتھ زکوٰۃ دے دی تو دونوں ضامن ہوں گے اور باہم برابر کریں گے اور اگر دونوں نے آگے پیچھے دی تو جس نے بعد میں ادا کی وہ ضامن ہوگا۔

قولہ واذن الخ شرکت مفاوضہ کے ایک شریک نے دوسرے کو باندی خریدنے کی اجازت دی اور اس نے باندی خرید لی تو باندی خاص اسی خریدنے والے کی ہوگی اور [illegible] کچھ دینا نہ پڑے گا کیونکہ وطی کے لیے خریدنے کی اجازت دینا ہبہ کو متضمن ہے کیونکہ یہاں وطی حلال ہونے کے لیے ہبہ کے علاوہ اور کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے۔ وقالا یرجع بنصف الثمن [illegible] وھو قول الائمۃ الثلاثۃ۔

كِتَابُ الْوَقْفِ

هو حبس العين على ملك الواقف والتصدق بالمنفعة

وہ روکنا ہے عین شئی کو واقف کی ملک پر اور خیرات کرنا ہے منفعت کو۔

تشریح الفقہ قولہ کتاب الوقف الخ شرکت کے بعد وقف کی مناسبت یہ ہے کہ دونوں سے اصل مال کا بقاء مقصود ہوتا ہے جو حاصل مال پر باقی رہے۔ مگر شرکت میں اصل مال صاحب مال کی ملک پر رہتا ہے اور وقف میں اکثر علماء کے نزدیک مالک کی ملک سے نکل جاتا ہے … [illegible] … جہاں تک قیامت کے … [illegible]

قولہ هو حبس الخ اصطلاح شرع میں وقف اس کو کہتے ہیں کہ کسی چیز کو اپنی ملک میں روک کر اس کی منفعت خیرات کر دے … [illegible]

وهذا على مذهب الامام، صاحبین کے نزدیک وقف یہ ہے کہ کسی چیز کو حق تعالیٰ کی ملک کے حکم پر روک دیا جائے … [illegible]

ولا يملك بزوال بالقضاء لا الى مالك ولا يتم حتى تقبض وتفرز

اور ملک زائل ہو جاتی ہے قاضی کے حکم سے اور … [illegible] … وقف پورا نہیں ہوتا یہاں تک کہ قبضہ کرا دیا جائے اور علیحدہ کر دیا جائے

ويجعل آخره بجهة لا تنقطع وصح وقف العقار ببقره وأكرته ومشاع

اور اس کی صورت … [illegible] … اور جائز ہے وقف زمین کا اس کے بیلوں اور کاشتکاروں کے ساتھ … [illegible]

قضى بجوازه ومنقول فيه تعامل ولا يملك ولا يقسم وان وقف على اولاده ويبدأ من غلته بعمارته

… [illegible] … اور وقف کی ملک نہیں کی جائے گی اور نہ تقسیم کیا جائے گا … [illegible] … وقف کی آمدنی سے اس کی مرمت …

بلا شرط ولو دارا فعمارته على من له السكنى ولو ابى او عجز عمر الحاكم باجرته

… [illegible] … اگر وہ انکار کرے یا عاجز ہو تو حاکم اس کے کرایہ سے مرمت کرائے

وصرف نقضه الى عمارته ان احتاج والا حفظه ليحتاج ولا يقسم بين مستحقي الوقف

اور اس کا ملبہ اس کی عمارت میں لگا دیا جائے … [illegible] … اور مستحقین وقف کے درمیان تقسیم نہ کیا جائے

وان جعل الواقف غلة الوقف لنفسه او جعل الولاية اليه صح وينزع لو خائنا

اگر واقف نے وقف کی پیداوار اپنی … [illegible] … لے لی تو درست ہے … [illegible] … نکال لیا جائے گا اگر خیانت کرے

كالوصي وان شرط ان لا ينزع

جیسے وصی کو … [illegible]

احکام وقف کی تفصیل

توضیح اللغۃ … [illegible]

تشریح الفقہ قولہ ولا يملك الخ … [illegible] … امام ابو حنیفہ کے نزدیک … [illegible]

… [illegible]

[illegible]

ابطالِ وقف کا احتمال ہے اس لئے امام صاحب کے یہاں وقف کی ملک کا زوال بالحکم ہوگا۔ ہوگا کہ جن مسائل میں مجتہدین کا اختلاف ہوتا ہے ان میں قاضی کے حکم ہی سے درست ہوتی ہے۔ امام محمد کے نزدیک واقف کی ملک اس وقت زائل ہوتی ہے جب وقف کا ولی مقرر ہو جائے اور مال موقوف اس کے قبضہ میں دے دیا جائے مشائخ نے صاحبین کے قول کو ترجیح دی ہے اسی پر فتویٰ ہے۔

قولہ ولا یتم الخ طرفین کے نزدیک تمامیت وقف کے لئے موقوف کا [illegible] ضروری ہے۔ پس اگر کسی موقوف قسمت پذیر ہو تو اس کو تقسیم کر کے جدا کرنا ضروری ہے کیونکہ امام محمد کے یہاں قبضہ شرط ہے اس لئے ان کے یہاں وقف مشاع جائز نہیں بخلاف امام ابو یوسف کہ ان کے یہاں قبضہ شرط نہیں اس لئے وقف مشاع جائز ہے [illegible] وقف بالاتفاق [illegible] مسجد اور مقبرہ [illegible] کا وقف [illegible] قسمت [illegible] امام ابو یوسف کے [illegible] مشائخ بلخ نے امام [illegible] کے قول [illegible] وقف مشاع [illegible] امام محمد کے قول پر فتویٰ ہے۔

قولہ ویجعل آخرہ الخ طرفین کے یہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وقف کی صحت [illegible] ایسی جہت [illegible] کہ وہ منقطع [illegible] [illegible] وقف [illegible] [illegible] امام ابو یوسف کے [illegible] وقف صحیح ہے [illegible] امام محمد [illegible]۔

قولہ وصح وقف العقار الخ [illegible] وقف کرنا بالاتفاق صحیح ہے کیونکہ متعدد صحابہ کرام کے عمل سے ثابت ہے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق نے [illegible] حضرت عمر نے [illegible] حضرت عثمان [illegible] اور حضرت علی نے [illegible] وقف کیا تھا۔ [illegible] امام صاحب کے [illegible] امام ابو یوسف [illegible] وقف کرے تو صحیح ہے کیونکہ حضور [illegible] محمد مع ابی یوسف فی جواز وقف المنقول تبعا۔

قولہ و مشاع الخ اور مشاع [illegible] وقف کی صورت [illegible] جائز [illegible] وقف مشاع [illegible] قاضی کا [illegible] وقف کی صحت [illegible] والصلاح فلا خلاف فیه بین المشایخ للآثار المشهورة فیه۔

قولہ [illegible] وقف [illegible] تقسیم [illegible] وقف [illegible] ہے۔

قولہ ولو جعل الخ [illegible] واقف نے وقف کی [illegible] صحیح ہے امام محمد کے نزدیک [illegible] امام شافعی کے نزدیک [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] صدقہ [illegible] یہ ثابت ہے [illegible] کا کھانا [illegible] ہے۔

(بقیہ ل)

فصل	من	بنی	مسجدا	لم	یزل	ملکه	عنه	حتی	یفرزه	عن	ملکه	بطریقه

(فصل) جس نے مسجد بنائی تو نہیں زائل ہوگی اس کی ملک اس سے یہاں تک کہ اس کو جدا کرے اپنی ملک سے مع راستہ کے

ویأذن للناس بالصلوٰة فیه فاذا صلی فیه واحد زال ملکه

اور نماز پڑھنے کی اجازت دیدے پس اگر اس میں کوئی ایک شخص بھی نماز پڑھ لے تو اس کی ملکیت زائل ہو جائیگی۔

تشریح الفقہ قولہ ومن بنی الخ جو شخص مسجد بنائے تو وہ اس کی ملک سے نہ نکلے گی جب تک وہ اس کو اپنی ملک سے مع راستہ کے جدا نہ کر دے اور وہاں لوگوں کو نماز پڑھنے کی اجازت نہ دیدے، ملک سے جدا کرنا تو اس لئے ضروری ہے کہ اس کے بغیر مسجد خالص خدا کے لئے نہیں ہو سکتی اور نماز کی اجازت دینا اس لئے ضروری ہے کہ طرفین کے نزدیک وقف میں تسلیم یعنی قبضہ کرنا ضروری ہے اور جہاں جیسی تسلیم ہو وہی معتبر ہے۔ اور چونکہ وقف سے جو مقصود ہے یعنی نماز پڑھنا اس کو قبضہ کے قائم مقام کر دیا جائیگا۔ اب اگر اجازت کے بعد ایک شخص نے بھی نماز پڑھ لی تو بانی کی ملک ختم ہو جائیگی۔ امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اگر مالک نے اتنا کہہ دیا کہ میں نے اس کو مسجد بنا دیا تو صرف اتنا کہنے سے اس کی ملک زائل ہو جائے گی۔ کیونکہ ان کے یہاں تسلیم شرط نہیں۔

ومن جعل مسجدا تحته سرداب او فوقه بیت وجعل بابه الی الطریق وعزله

اور جو شخص مسجد بنائے جس کے نیچے تہ خانہ ہو یا اس کے اوپر رہائشی مکان ہو اور اس کا دروازہ راستہ کی طرف کر کے اس کو جدا کر دے

او اتخذ وسط داره مسجدا واذن للناس بالدخول فیه له بیعه ویورث عنه

یا اپنے گھر کے بیچ میں مسجد بنائے اور اس میں لوگوں کو آنے کی اجازت دیدے تو اس کو فروخت کر سکتا ہے اور وہ اس کے بعد میراث ہو گی

ومن بنی سقایة او خانا او رباطا او مقبرة لم یزل ملکه عنه حتی یحکم به حاکم

اور جو شخص سقایہ یا سرائے یا لشکر گاہ یا قبرستان بنائے تو اس کی ملکیت زائل نہ ہوگی یہاں تک کہ حاکم اس کا حکم کر دے

وان جعل شیء من الطریق مسجدا صح کعکسه

اور اگر کچھ راستہ مسجد بنا دیا گیا تو درست ہے جیسے اس کا عکس بھی۔

توضیح اللغۃ سرداب تہ خانہ، عزل جدا کر دیا، سقایہ پانی جمع کرنے کی جگہ، خان سرائے، رباط وہ جگہ جہاں لشکر خاص سرحد کے لئے قیام کرے، مقبرہ قبرستان۔

تشریح الفقہ قولہ ومن جعل الخ اگر ایک شخص نے مسجد بنائی اور اس کے نیچے ایک تہ خانہ بنایا یا اس کے اوپر گھر بنایا اور مسجد کا دروازہ راستہ کی طرف نکال کر اس کو اپنی ملک سے جدا کر دیا یا مکان میں ایک مسجد بنائی اور لوگوں کو آنے کی اجازت دیدی تو ان سب صورتوں میں وہ مسجد نہ ہوگی بلکہ مالک اس کو فروخت کر سکتا ہے اور اگر وہ مر جائے تو ترکہ میں اس کے وارثوں کو ملے گی۔ مطلب یہ ہے کہ وہ مسجد وقف کے حکم میں نہیں ہے کیونکہ اس میں حق العبد باقی ہے جو اس کو خالص خدا کے لئے ہونے سے مانع ہے۔

قولہ وان جعل الخ اگر مسجد کی تنگی کی وجہ سے حسب ضرورت راستہ کا کچھ حصہ مسجد میں شامل کر دیا جائے یا اطراف کی زمین خرید کر مسجد میں شامل کر دی جائے۔ یہ جائز ہے کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مسجد حرام کی تنگی کی وجہ سے ایسا ہی کیا تھا۔ اور اگر مسجد کے حصہ میں سے کچھ حصہ راستہ میں شامل کر دیں تو یہ بھی جائز ہے۔

نحمد الله الذی من علینا باتمام المجلد الاول ونرجو منه برحمته الواسعة

ان یتم المجلد الثانی فی ایام معدودة [illegible]

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی

[illegible] ربیع الثانی [illegible]ھ

مَعدِنُ الحقائق

شرح اردو

کنزُ الدَّقائق

مع جدید اضافات

مولانا محمد حنیف گنگوہی صاحب
فاضل دارالعلوم دیوبند

معدن الحقائق

شرح اردو

کنز الدقائق

مع تجرید مشاقت

جلد دوم

مولانا محمد حنیف گنگوہی صاحب
[illegible]

دار الاشاعت

جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر (3792)

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : [illegible] علمی گرافکس [illegible]
ضخامت : 416 صفحات

﴿ ملنے کے پتے ﴾

[illegible]
[illegible]
[illegible] 437 [illegible]
[illegible]
[illegible] 120 [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

﴿ انگلینڈ میں ملنے کے پتے ﴾

Islamic Books Centre
[illegible] Road
[illegible] BL [illegible] U.K.

Azhar Academy Ltd.
[illegible] London [illegible]

فہرست مضامین کتاب معدن الحقائق شرح کنز الدقائق (جلد دوم)

کتاب البیوع	۳
تعریف و شروط بیع	۱۵
جو چیزیں بیع مطلق میں داخل ہوتی ہیں بغیر صراحت داخل	
کس بیع میں	۱۸
باب خیار شرط کے بیان میں	۲۱
باب خیار رؤیت کے بیان میں	۲۷
باب خیار عیب کے بیان میں	۲۹
باب بیع فاسد کے بیان میں	۳۳
بیع فاسد کے احکام	۳۴
ثمن و مبیع میں بائع اور مشتری کے تصرفات کے احکام	۴۰
بیع مکروہ کا بیان	۴۱
باب اقالہ کے بیان میں	۴۲
باب تولیہ اور مرابحہ کے بیان میں	۴۳
باب ربا کے بیان میں	۴۵
معنی ربا اور علت ربا کی تحقیق	۴۶
احکام ربا کی تفصیل	۵۰
باب حقوق کے بیان میں	۵۳
باب استحقاق کے بیان میں	۵۵
بیع فضولی کے احکام	۵۷
باب بیع سلم کے بیان میں	۵۸
وہ چیزیں جن میں سلم جائز نہیں	۵۹
شروط بیع سلم کا بیان	۶۱
عقد سلم کے باقی احکام	۶۲
باب مسائل متفرقہ کے بیان میں	۶۳
وہ عقود جو شرط فاسد سے باطل ہو جاتے ہیں	
اور جو باطل نہیں ہوتے	۶۶
کتاب الصرف	۶۸
احکام بیع صرف	۶۹
بیع صرف کے باقی احکام	۷۱
کتاب الکفالۃ	۷۳
کفالت بالنفس اور اس کے احکام	۷۴
کفالت بالمال اور اس کے احکام	۷۵
کفالت کے متفرق مسائل	۸۰
باب دو شخصوں کے اور غلام کے اور غلام کی طرف سے	
ضامن ہونے کے بیان میں	۸۳
کتاب الحوالۃ	۸۵
کتاب القضاء	۸۷
احکام قضاء کا بیان	۸۹
باقی احکام القضاء	۹۰
تقلید قضاء کے احکام	۹۲
ایک قاضی کی جانب سے دوسرے قاضی کی طرف	
خط لکھنے کے بیان میں	۹۳
باب پنچ بنانے کے بیان میں	۹۸
جزوی مسائل	۹۹
کتاب الشہادۃ	۱۰۵
تعریف و شروط شہادت	۱۰۶
عدد شہادت کا بیان	۱۰۷
باب کن لوگوں کی شہادت مقبول و غیر مقبول ہے کے بیان میں	۱۱۳
باب شہادت کے اندر اختلاف کے بیان میں	۱۱۸

مضمون	صفحہ
باب گواہی پر گواہی دینے کے بیان میں	۱۲۱
باب گواہی سے رجوع کرنے کے بیان میں	۱۲۳
کتاب الوکالۃ	۱۲۷
احکام وکالت کی تفصیل	۱۲۸
باب خرید و فروخت کیلئے وکیل کرنے کے بیان میں	۱۲۹
فصل خلاف وکیل و توکیل	۱۳۲
تقرر وصیت وکیل کا بیان	۱۳۳
باب جھگڑے اور وصولیابی کیلئے وکیل کرنے کے بیان میں	۱۳۷
وکیل کو معزول کرنے کے بیان میں	۱۳۹
کتاب الدعویٰ	۱۴۰
دعویٰ کی تفصیل	۱۴۲
باب قسم کھانے کے بیان میں	۱۴۵
تحالف کی تفصیل	۱۴۸
تحالف کے بعد احکام	۱۴۹
دعوے کی ابتداء	۱۵۱
باب ایک چیز پر دو شخصوں کے دعوی کرنے کے بیان میں	۱۵۲
باب دعوی نسب کے بیان میں	۱۵۶
کتاب الاقرار	۱۶۰
باب استثناء اور جو معنی استثناء کے ہوں میں	۱۶۵
باب بیمار کے اقرار کے بیان میں	۱۶۸
کتاب الصلح	۱۷۱
تفصیل احکام صلح	۱۷۳
ان چیزوں کا بیان جن کی طرف سے صلح جائز ہے اور جن کی طرف سے جائز نہیں	۱۷۴
باب دین سے صلح کرنے کے بیان میں	۱۷۶

مضمون	صفحہ
دین مشترک کا بیان	۱۷۷
کتاب المضاربۃ	۱۷۹
حقیقت مضاربت	۱۷۹
تفصیل احکام مضاربت	۱۸۱
باب مضارب کے مضاربت کرنے کے بیان میں	۱۸۲
مصارف مضاربت کے احکام	۱۸۵
کتاب الودیعۃ	۱۸۶
ودیعت کے باقی احکام	۱۹۰
کتاب العاریۃ	۱۹۲
احکام عاریت کی تفصیل	۱۹۳
کتاب الہبۃ	۱۹۵
باب ہبہ واپس لینے کے بیان میں	۱۹۷
فصل ...	۱۹۸
مسائل متفرقہ	۲۰۰
کتاب الاجارۃ	۲۰۲
احکام اجارہ کی تفصیل	۲۰۳
باب اجارہ کی ان قسموں کے بیان میں جو جائز ہیں اور جن میں اختلاف ہے	۲۰۵
باب اجارہ فاسدہ کے بیان میں	۲۰۸
تفصیل احکام اجارہ فاسدہ	۲۰۸
عدم جواز اجرت طاعات و اذان، تعلیم و تعلیم قرآن	۲۰۹
باب اجارہ فاسدہ کے باقی احکام	۲۱۰
باب اجیر کے ضامن ہونے کے بیان میں	۲۱۳
باب کسی ایک شرط پر اجرت طے کرنے کے بیان میں	۲۱۴
باب غلام کے اجارہ کے بیان میں	۲۱۵

مضمون	صفحہ
باب [illegible] کتابت کے بیان میں	۳۱۶
متفرق مسائل	۳۱۸
کتاب المکاتب	۳۱۹
باب مکاتب کیلئے جن افعال کا کرنا درست ہے ان کے بیان میں	۳۲۱
[illegible] وغیرہ کی کتابت کے بیان میں	۳۲۳
باب مشترک غلام کی کتابت کے بیان میں	۳۲۶
باب مکاتب کی موت اور اس کے عاجز ہونے اور آقا کی موت کے بیان میں	۳۲۸
کتاب الولاء	۳۳۰
احکام ولاء عتق تفصیل	۳۳۱
ولاء موالاۃ کا بیان	۳۳۲
کتاب الاکراہ	۳۳۳
تفصیل احکام اکراہ	۳۳۵
کتاب الحجر	۳۳۷
فصل حد بلوغ میں	۳۴۰
کتاب الماذون	۳۴۱
ماذون کے احکام کی تفصیل	۳۴۳
کتاب الغصب	۳۴۶
غصب سے متعلق متفرق مسائل	۳۵۰
کتاب الشفعہ	۳۵۳
تمام شفعہ اور ترتیب شفعہ	۳۵۳
باب شفعہ طلب کرنے اور اس میں خصومت کرنے کے بیان میں	۳۵۴
تصرفات مشتری کے احکام	۳۵۹
باب ان چیزوں کا جن میں شفعہ واجب ہوتا ہے	

مضمون	صفحہ
اور جن میں واجب نہیں ہوتا	۳۶۰
باب ان چیزوں میں کہ جن سے شفعہ باطل ہو جاتا ہے	۳۶۲
متفرق مسائل شفعہ کا بیان	۳۶۳
کتاب القسمۃ	۳۶۵
احکام تقسیم کی تفصیل	۳۶۶
جن صورتوں میں تقسیم ہوتی ہے اور جن میں نہیں ہوتی	
ان کا بیان	۳۶۸
طریق تقسیم و کیفیت قسمت کا بیان	۳۶۹
دعویٰ غلط اور اس کی تقسیم کا دعویٰ	۳۷۰
باری مقرر کرنے کا بیان	۳۷۱
کتاب المزارعۃ	۳۷۲
مزارعت فاسدہ کا بیان	۳۷۳
کتاب المساقات	۳۷۴
کتاب الذبائح	۳۷۶
کس کا ذبیحہ صحیح ہے اور کس کا حلال نہیں	۳۷۶
فصل ان جانوروں کا جن کا کھانا حلال ہے اور جن کا حلال نہیں	۳۷۹
کتاب الاضحیہ	۳۸۳
تفصیل احکام اضحیہ	۳۸۵
کتاب الکراہیۃ	۳۸۶
مکروہات خورد و نوش کا بیان	۳۸۷
مکروہات لباس کا بیان	۳۸۸
مستورات کو دیکھنے اور چھونے کے احکام	۳۹۰
احتکار وغیرہ کے احکام	۳۹۱
فصل بیع اور غلہ بھرنے اور اجارہ وغیرہ میں	۳۹۲
کتاب احیاء الموات	۳۹۶
کنویں نالے وغیرہ کے حریم کا باب	۳۹۷

مضمون	صفحہ
کمات کے احکام	۲۹۸
کمات کے باقی احکام	۲۹۹
کتاب الاشربہ	۳۰۰
حرام شرابوں کا بیان	۳۰۰
حلال شرابوں کا بیان	۳۰۳
نشہ حد کا تحقیقی بیان	۳۰۴
کتاب الصید	۳۰۷
تفصیل احکام صید	۳۰۹
کتاب الرہن	۳۱۰
تفصیل احکام رہن	۳۱۵
باب ان چیزوں کے بیان میں جن کا رہن رکھنا، جن کے لئے ان میں رہن رکھنا جائز ہے اور جن میں جائز نہیں	۳۱۳
باب مرہونہ چیز کو کسی معتبر آدمی کے پاس رکھنے کے بیان میں	۳۱۷
باب مرہون میں تصرف کرنے اور اس میں نقصان الرہن اور مرہون کی جنایت کے بیان میں	۳۱۹
رہن سے متعلق متفرق مسائل	۳۲۲
کتاب الجنایات	۳۲۳
قتل عمد کا بیان	۳۲۳
قتل شبہ عمد، قتل خطا، جاری مجری خطا، قتل بالسبب کا بیان	۳۲۵
باب موجب قصاص وغیرہ موجب قصاص امور کے بیان میں	۳۲۶
تفصیل احکام قصاص	۳۲۷
مسائل قتل کا صحیح تصور اور موجب قصاص	۳۲۸
باقی احکام قصاص	۳۳۱
باب جان سے کم میں قصاص کے بیان میں	۳۳۲
موجب قتل میں ورثاء کے صلح کرنے کے بیان میں	۳۳۳
تعدد جنایات کا بیان	۳۳۵
باب قتل کے متعلق گواہی دینے کے بیان میں	۳۳۷
باب قتل کی حالت کے معتبر ہونے میں	۳۳۹
کتاب الدیات	۳۴۰
دیت خطا وغیرہ کے احکام	۳۴۱
اطراف وغیرہ اعضاء کی دیت کے احکام	۳۴۲
زخموں کی دیت کے احکام	۳۴۴
باب جنین کی دیت کے بیان میں	۳۴۶
باب جو راستہ میں کوئی چیز بنانے کے بیان میں	۳۴۹
جھکی ہوئی دیوار کے احکام	۳۴۹
باب چوپائے کی جنایت اور چوپائے پر جنایت وغیرہ کے بیان میں	۳۵۱
باب غلام کی جنایت اور اس پر جنایت کے بیان میں	۳۵۳
موجب قتل عمد کے احکام کی تفصیل	۳۵۵
باب غلام اور مدبر بچے کے غصب کرنے کے دوران احکام میں ان سے قصاص، قتل ہو جانے کے بیان میں	۳۵۸
باب قسامت کے بیان میں	۳۶۱
تفصیل احکام قسامت	۳۶۳
کتاب المعاقل	۳۶۵
کتاب الوصایا	۳۶۷
تفصیل احکام وصیت	۳۶۸
باب تہائی مال کی وصیت کے بیان میں	۳۶۹
تہائی مال کی وصیت کے احکام کی تفصیل	۳۷۰
باب مرض الموت میں آزاد کرنے کے بیان میں	۳۷۳
باب رشتہ داروں کے لئے وصیت کرنے کے بیان میں	۳۷۶

مضمون	صفحہ
باب خدمت اور رہائش اور پھل کی وصیت کے بیان میں	۳۷۸
باب ذمی کی وصیت کے بیان میں	۳۷۹
باب وصی کے بیان میں	۳۸۰
فصل شہادت وصی کا بیان	۳۸۳
کتاب الخنثیٰ	۳۸۴
متفرق مسائل	۳۸۵
کتاب الفرائض	۳۹۳
باپ کی میراث کا بیان	۳۹۴
دادا کی میراث کا بیان	۳۹۵
ماں کی میراث کا بیان	۳۹۵
دادی کی میراث کا بیان	۳۹۶
شوہر کی میراث کا بیان	۳۹۷
بیوی کی میراث کا بیان	۳۹۷
بیٹی کی میراث کا بیان	۳۹۸
پوتی کی میراث کا بیان	۳۹۸
حقیقی بہن کی میراث کا بیان	۳۹۹

مضمون	صفحہ
علاتی (باپ شریک) بہن کی میراث کا بیان	۳۹۹
اخیافی (ماں شریک) بہن کی میراث کا بیان	۴۰۰
عصبات کا بیان	۴۰۰
حجب کا بیان	۴۰۲
اسباب کے باعث محروم رہنے والوں کی میراث کا بیان	۴۰۲
ذوی الارحام کی میراث کا بیان	۴۰۳
خارج فروض کا بیان	۴۰۴
عول کا بیان	۴۰۵
کسر صحیح کرنے کی ترکیب	۴۰۶
مسائل رد کی تفصیل	۴۰۹
مناسخہ کے احکام	۴۱۲
مثال مناسخہ	۴۱۳
تصحیح کے مسئلہ سے ہر فریق کے حصے کی شناخت کا طریقہ	۴۱۴
تصحیح سے ہر فریق کے ہر وارث کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ	۴۱۴
ورثاء پر تقسیم ترکہ کی ترکیب	۴۱۵
مخارج کا بیان	۴۱۵

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب البيوع

قوله كتاب البيوع [illegible]

قوله البيع [illegible]

(فائدہ) [illegible]

[illegible]

وأيهما قام عن المجلس قبل القبول بطل الإيجاب

[illegible]

(۱) [illegible]

تشریح [illegible] سے [illegible] ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] "[illegible]" [illegible] "[illegible]" [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] گئے ہیں۔

سوال [illegible] قریب ہے [illegible]
[illegible] ہے [illegible] سے [illegible]
[illegible] جاتی ہے۔

جواب [illegible] کے [illegible] کے لئے [illegible] کیونکہ
[illegible] جواب [illegible]
الناقة [illegible]

[illegible] ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سوال [illegible] کے [illegible] کی صورت میں [illegible] ہے [illegible]
[illegible]

جواب [illegible] سے [illegible]
[illegible] ہے۔

فائدہ جب [illegible] سے [illegible]
سے [illegible] کے [illegible] کے قائل [illegible]
[illegible] ہے [illegible] ﷺ [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] سے [illegible] کی [illegible]
[illegible] ہے [illegible] سے [illegible] جب آپ نے [illegible]

[illegible]

دوسرے نے بھی [illegible] سے پہلے [illegible] کے [illegible] حقیقت پر محمول [illegible] قرآن کے خلاف [illegible] ضروری [illegible] ہے [illegible]

سوال [illegible]

جواب [illegible] التطويل [illegible]

قولہ ومنہ المعنی [illegible]

سوال [illegible]

جواب [illegible]

قولہ [illegible] المشہور [illegible]

(فائدہ) [illegible] فی الشعر وفی النسخ هكذا صحيحه الكمال فی النفح وفی الكرخی [illegible]

(1) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (1) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (5) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ وصح [illegible] [illegible]

قولہ ومطلقا [illegible] [illegible]

(فائدہ) [illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible]

قولہ [illegible] [illegible]

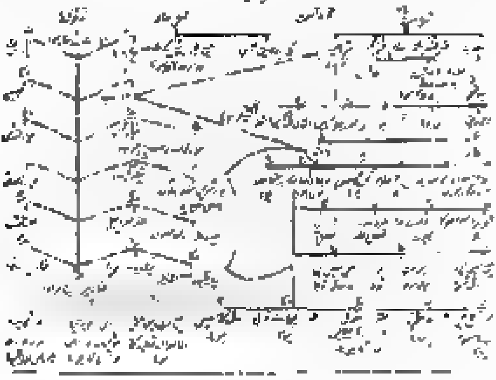

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

ومن باع صبرة كل صاع بدرهم صح في صاع ولو باع ثلة او ثوبا كل شاة او كل ذراع بدرهم

اور جس نے بیچا اناج کا ڈھیر ہر صاع ایک درہم کے بدلے تو بیع صحیح ہوگی ایک صاع میں اور اگر بیچا ریوڑ یا کپڑے کا تھان ہر بکری یا ہر گز ایک درہم میں

فسد في الكل ولو سمى الكل صح في الكل فلو نقص كيل اخذ بحصته او فسخ

تو فاسد ہوگی کل میں اور اگر بیان کر دیا سب کو تو بیع صحیح ہوگی کل میں سو اگر کم نکلے تو لے اس کے حصہ کے عوض یا فسخ کر دے

وان زاد فللبائع ولو نقص ذراع اخذ بكل الثمن او ترك وان زاد فللمشتري ولا خيار للبائع

اور اگر زائد نکلے تو وہ بائع کا ہے اور اگر کم ہو ایک گز تو لے پورے ثمن کے بدلے یا چھوڑ دے اور اگر زائد نکلا تو وہ مشتری کا ہے اور اختیار نہیں ہے بائع کو

ولو قال كل ذراع بكذا ونقص اخذ بحصته او ترك وان زاد اخذ كله كل ذراع بكذا

اور اگر کہا کہ ہر گز اتنے میں ہے اور کم نکلا تو لے اس کے حصہ کے عوض یا چھوڑ دے اور اگر زائد نکلا تو لے پورا ہر گز اسی حساب میں

او فسخ ولم يصح بيع عشرة اذرع من دار لا اسهم وان اشترى عدلا على انه عشرة اثواب فنقص

یا فسخ کر دے اور فاسد ہے بیع دس گز کی گھر سے نہ کہ حصوں کی اور اگر خریدی ایک گٹھری اس شرط پر کہ اس میں دس تھان ہیں اور وہ کم یا زیادہ نکلی

او زاد فسد ولو بين ثمن كل ثوب ونقص صح بقدره وخير وان زاد فسد

تو بیع فاسد ہوگی اور اگر بیان کر دیا ثمن ہر کپڑے کا اور کم نکلی تو صحیح ہوگی اس کے بقدر اور اختیار دیا جائیگا اور اگر زائد نکلا تو فاسد ہوگی

ومن اشترى ثوبا على انه عشرة اذرع كل ذراع بدرهم اخذه بعشرة في عشرة ونصف

اور جس نے خریدا ایک تھان اس شرط پر کہ وہ دس گز ہے ہر گز ایک درہم میں تو لے گا اس کو دس درہم میں ساڑھے دس گز ہونے کی صورت میں

بلا خيار وبتسعة في تسعة ونصف بخيار

بلا اختیار اور نو میں ساڑھے نو گز ہونے کی صورت میں اختیار کے ساتھ

توضیح اللغۃ صبرۃ غلہ کا ڈھیر، ثلّہ بکریوں کا ریوڑ، ذراع گز، عدل گٹھری، اسہم جمع سہم بمعنی حصہ، اثواب جمع ثوب کپڑا۔

تشریح الفقہ قولہ ومن باع الخ ایک شخص نے گیہوں یا غلہ کا ڈھیر فروخت کیا اور کہا کہ اس کا ہر صاع ایک درہم کے عوض میں ہے اور کل ڈھیر کی مقدار بیان نہیں کی کہ وہ کتنے صاع ہے تو امام صاحب کے نزدیک صرف ایک صاع میں بیع جائز ہوگی اور باقی میں فاسد ہوگی، کیونکہ مبیع اور ثمن کی اتنی ہی مقدار معلوم ہے اور باقی مجہول ہے۔ صاحبین کے نزدیک پورے ڈھیر کی بیع جائز ہے، وہ فرماتے ہیں کہ باقی کی مقدار میں جو جہالت ہے اس کو دور کرنا مشتری کے بس میں ہے اور اگر کسی نے بکریوں کا ریوڑ یا کپڑے کا ایک تھان بیچا اور یہ کہا کہ ہر بکری ایک درہم کے عوض میں ہے یا تھان کا ہر گز ایک درہم کے عوض میں ہے تو امام صاحب کے نزدیک ایک بکری اور ایک گز میں بھی بیع نہ ہوگی بلکہ سب میں فاسد ہو جائے گی، کیونکہ یہاں مبیع کے افراد میں باہم تفاوت ہے تو سب پر قیمت برابر تقسیم نہیں ہو سکتی ... بخلاف گیہوں کے کہ اس میں کوئی تفاوت نہیں ... اور اگر بیع کے وقت کل ڈھیر کی مقدار بیان کر دی جائے تو بالاتفاق کل کی بیع صحیح ہو جائے گی لزوال المانع وهو الجهالة۔

قولہ فلو نقص الخ مصنف نے بیع کے وقت ڈھیر کی کل مقدار بیان کر دی ... کہ یہ ڈھیر سو صاع ہے ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صورت میں مطلقاً سے قول امام کے موافق ہے اور مرغی صورت میں مطلقاً سے قول امام کے موافق ہے [illegible]۔ اور دونوں صورتوں میں تقسیم ہو جائے گا اس واسطے کہ جب ثمن سے ہر گز کی قیمت [illegible] ایک گز کے مقابلہ میں ایک درہم ہو یا [illegible] مقابلہ میں [illegible] چونکہ سب [illegible] کی صورت میں اس پر نصف درہم قیمت [illegible] کی صورت میں کپڑا [illegible] کی شرط کے خلاف ہوا اس لئے دونوں صورتوں میں اس کو اختیار ہوگا تاکہ [illegible] نقصان [illegible] جب بائع نے ہر گز کے مقابلہ میں ایک درہم کا [illegible] ہر گز مستقل کپڑے کے حکم میں ہو گیا [illegible] ایک درہم [illegible] کی صورت میں قیمت سے [illegible]۔ کیونکہ [illegible] مقابلہ میں قیمت [illegible] صاحب [illegible] جیسے قرض [illegible] سے مقدار کا علم حاصل کرنا [illegible] شرط ہے [illegible] کے مقابلہ میں [illegible] اصل کی طرف [illegible] کا قیمت [illegible] اس شرط کے خلاف ہے مگر [illegible] اس کے لئے [illegible] کی صورت میں [illegible] کی صورت میں چونکہ [illegible] اس لئے [illegible] میں اختیار ہوگا۔

[illegible]

ويدخل البناء والمفاتيح في بيع الدار والشجر في بيع الأرض بلا ذكر ولا يدخل الزرع

(فصل) داخل ہوتی ہے عمارت اور کنجیاں گھر کی بیع میں اور درخت زمین کی بیع میں ذکر کئے بغیر اور نہیں داخل ہوتی کھیتی زمین کی بیع میں

في بيع الأرض بلا تسمية ولا الثمر في بيع الشجر إلا بالشرط ويقال للبائع اقطعها وسلم المبيع

ذکر کئے بغیر اور نہ پھل درخت کی بیع میں مگر شرط کے ساتھ اور کہا جائے گا بائع سے کہ توڑ لے پھل اور حوالے کرے مبیع اور جس نے

ومن باع ثمرة بدا صلاحها أو لا صح ويقطعها المشتري في الحال وإن شرط تركه على النخل فسد

بیچا پھل خواہ اس کی صلاحیت ظاہر ہو گئی ہو یا نہیں تو صحیح ہے اور مشتری اس کو فی الحال توڑ لے اور اگر شرط کی اس کو درخت پر چھوڑنے کی تو بیع فاسد ہوگی۔

جو چیزیں تحت البیع داخل ہوتی ہیں اور جو نہیں داخل ہوتیں

توضیح اللغۃ [illegible] (مفتاح) کی جمع ہے [illegible] بعض [illegible] کہتے ہیں [illegible] ہوتا ہے [illegible] داخل [illegible]۔

تشریح الفقہ [illegible] اس فصل کے مسائل [illegible] جو چیز [illegible] کی بیع میں داخل [illegible] ہے [illegible] داخل ہوتی ہے [illegible] کی بیع میں [illegible] جیسے [illegible] داخل ہوتے ہیں [illegible] کی بیع میں [illegible] زمین کے ساتھ متصل [illegible] درخت کی بیع میں [illegible] داخل نہیں [illegible] کیونکہ [illegible] متصل [illegible] ہیں۔

قوله [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] اصول [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قوله [illegible]
[illegible]

فائدہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قوله [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

ولو استثنى منها ارطالاً معلومة صح كبيع بر في سنبله والباقلا في قشره وأجرة الكيل على البائع

[illegible]

وأجرة نقد الثمن ووزنه على المشتري ومن باع سلعة بثمن سلمه أولاً وإلا معاً

[illegible]

تشریح [illegible]

تشریح [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ ومن باع [illegible]

وأجرة نقد الثمن على المشتري [illegible] ١٢ [illegible]

باب خیار الشرط

باب خیار شرط کے بیان میں

صح للمتبایعین او لاحدهما ثلاثة ایام او اقل ولو اکثر لا فان اجاز فی الثلث صح

[illegible] تین دن یا اس سے کم [illegible] اگر تین دن میں اجازت دے دی تو بیع صحیح ہو گئی۔

قولہ باب خیار الشرط [illegible] خیار [illegible] بائع اور مشتری [illegible] کے لیے [illegible] حاصل ہوتا ہے [illegible] بیع [illegible] مصنف نے پہلے بیع لازم [illegible] کے بعد غیر لازم [illegible] قسمیں ہیں [illegible] قال الشیخ ابو نصر [illegible] بیع کی چند قسمیں ہیں [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible] (۵) [illegible] جیسے خیار عیب [illegible] خیار شرط [illegible]۔

قولہ صح [illegible] خیار شرط [illegible] حدیث میں [illegible] خیار شرط [illegible] روایت [illegible] حضرت صلعم [illegible] قیمت [illegible] حضرت صلعم نے [illegible] شرط خیار [illegible]۔

قولہ و [illegible] (۱) مشتری [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] خیار شرط [illegible] تین دن [illegible] اجازت [illegible] مقتضی عقد [illegible] خلاف [illegible]۔

۱ [illegible]

۲ [illegible]

[illegible]

چنانچہ دارقطنی میں ہے کہ ایک شخص نے ایک اونٹنی خریدی اور چار دن کا اختیار شرط کر لیا تو آپ نے بیع کو باطل کر دیا اور فرمایا کہ خیار شرط تین دن ہے بغیر ثمن ادا کرنے کے اگر خیار شرط ہو اور خیار کی صورت میں اگر صاحب خیار نے تین دن کے اندر تمام بیع کی اجازت دیدی تو امام صاحب کے نزدیک بیع جائز ہو جائے گی کیونکہ اس نے مفسد کو زائل کر دیا، امام شافعی کے نزدیک جائز نہ ہوگی۔

ولو باع على أنه إن لم ينقد الثمن إلى ثلاثة أيام فلا بيع صح وإلى أربعة لا فإن نقد في الثلاث صح

اگر بیع شرط پر کیا کہ اگر مشتری نے تین دن تک ثمن ادا نہ کیا تو بیع نہیں ہے تو صحیح ہے اور چار دن تک درست نہیں اگر مشتری نے تین دن میں ثمن ادا کر دیا تو بیع صحیح ہو جائیگی

وخيار البائع يمنع خروج المبيع عن ملكه ويقبض المشتري يهلك بالقيمة، وخيار المشتري لا يمنع ولا

بائع کا اختیار مبیع کو اس کی ملک سے نکلنے سے مانع ہے اور مشتری کے قبضہ سے ہلاک ہونے پر قیمت سے ضمان ہوگا اور مشتری کا اختیار نہیں روکتا اور نہ وہ

يملكه ويقبضه يهلك بالثمن كتعيبه ولو اشترى زوجته بالخيار بقي النكاح فإن وطئها له أن يردها.

مالک ہوتا ہے اور اس کے قبضہ سے ہلاک ہو گئی تو ثمن کے لازم ہونے کی صورت میں اور اگر بیوی کو خریدا تو نکاح باقی رہے گا اگر وطی کی تو واپس کر سکتا ہے

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ ولو باع الخ ایک شخص نے کوئی چیز اس شرط پر خریدی کہ اگر ثمن تین دن تک نہ دیا تو ہمارے درمیان بیع نہیں تو یہ بیع شرط خیار کے حکم میں ہے تو امام صاحب کے نزدیک یہ بیع صحیح ہے مگر قیاس کی رو سے بیع صحیح نہیں کیونکہ اس میں اقالہ کی شرط ہے اور اقالہ کی شرط سے بیع فاسد ہو جاتی ہے۔ امام زفر اور امام شافعی اسی کے قائل ہیں۔ اور اگر چار دن کی شرط لگائی تو بیع صحیح نہیں۔ امام ابو یوسف سے دو روایتیں ہیں ایک یہ کہ وہ امام صاحب کے ساتھ ہیں۔ اگر مشتری تین دن کے اندر ثمن ادا کر دے تو امام صاحب کے نزدیک بیع صحیح ہو جائے گی اور امام صاحب کے نزدیک یہ اس لئے کہ خیار شرط کے ساتھ ملحق ہے اور خیار شرط تین دن تک جائز ہے اور چار کی صورت میں بیع صحیح نہیں اور امام محمد کے نزدیک یہ بیع صحیح ہے کیونکہ ان کے یہاں خیار شرط میں تین دن کی قید نہیں، امام ابو یوسف فاخذ في الأصل بالأثر وهو ما روي عن ابن عمر أجاز الخيار إلى شهرين وفي هذا بالقياس۔

فائدہ: یہ مسئلہ در اصل اس بیع میں خیار شرط کی طرح ہے جیسے حوالہ وغیرہ اور وہ قسمیں ہیں بیع کی قید سے صحت کی گنجائش ہوتی ہے اور اس کی جو بھی صورت ہو بیع کا انعقاد ہے اور عدم قبول کا اختیار ہے اور بیع کی قید سے طلاق اور نکاح وغیرہ کو الگ کیا گیا ہے ان سب میں خیار شرط نہیں۔ علامہ نے کل صورتیں اشعار میں ذکر کی ہیں:

يصح خيار الشرط في تركه الخمسة	[illegible]
ولي (١) الجملة (٢) وخلع (٣) وعفو (٤) إقالة	(٥) وصلح عن الأموال (٦) [illegible]
(٧) ومكاتبة (٨) وإبراء كفالة (٩) وحوالة	[illegible]
وما صح في (١) الصرف (٢) ونكاح (٣) وكالة	وفي (٤) السلم (٥) الإقرار (٦) [illegible]
كذلك (٧) الطلاق (٨) ويمينه	كما ترجمنا فاغتنم ذي المقالة

(۱) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ولو [illegible] الأفضل [illegible]

[illegible]

ومثل [illegible] الاحناف [illegible] ولو [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وان كان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس صورت سے [illegible] اس کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس [illegible] صورت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صورت کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مشتری [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہوگی۔ [illegible] [illegible] [illegible]

قوله [illegible] (۴) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مشتری کے لئے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] (۵) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہو جائے گی۔

قوله [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

قوله [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

فائدہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] (۲) [illegible] [illegible] [illegible] (۳) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہوگی۔

[illegible]

وصح خيار التعيين فيما دون الاربعة ولو اشتريا على انهما بالخيار فرضي احدهما لا يرده الآخر

[illegible]

ولو اشترى عبدا على انه خباز او كاتب فكان بخلافه اخذه بكل الثمن او تركه

[illegible]

تشریح الفقہ: قولہ وصح خیار التعیین [illegible]

[illegible]

تنبیہ: [illegible]

قولہ ولو اشتریا [illegible]

قولہ ولو اشتری عبدا [illegible]

[illegible]

[illegible] لانه لا يمكن [illegible] المشتري [illegible] مجمع الانهر

بَابُ خِيَارِ الرُّؤْيَةِ

باب خیار رویت کے بیان میں

شِرَاءُ مَالَمْ يَرَهُ جَائِزٌ وَلَهُ اَنْ يَّرُدَّهُ اِذَا رَاٰهُ وَاِنْ رَضِيَ قَبْلَهُ وَلَا خِيَارَ لِمَنْ بَاعَ مَالَمْ يَرَهُ

دیکھے بغیر کسی چیز کا خریدنا جائز ہے اور مشتری کو اس کے دیکھنے کے بعد واپس کر دینے کا حق ہے اگرچہ اس سے پہلے راضی ہو گیا ہو اور نہیں ہے اختیار اس کو جس نے بیچی ہو بغیر دیکھے اپنی چیز

وَيَبْطُلُ بِمَا يَبْطُلُ بِهٖ خِيَارُ الشَّرْطِ وَكَفَتْ رُؤْيَةُ وَجْهِ الصُّبْرَةِ وَالرَّقِيْقِ وَالدَّابَّةِ وَكَفَلِهَا

اور باطل ہو جاتا ہے یعنی خیار رویت ان چیزوں سے جن سے باطل ہو جاتا ہے خیار شرط اور کافی ہے دیکھنا ڈھیر کے اوپر کا، غلام کے چہرہ کا اور جانور کے سرین اور اس کی پیٹھ کا

تشریح الفقہ قولہ باب الخ خیار عیب تمام حکم سے مانع ہوتا ہے اور خیار رویت لزوم حکم سے مانع ہوتا ہے اور خیار عیب حکم کے بعد ہوتا ہے اس لیے مصنف نے خیار رویت کو خیار عیب پر مقدم کیا ہے پھر الرؤیۃ میں اضافت سبب الی السبب ہے یعنی وہ اختیار جو مشتری کو مبیع دیکھنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ خیار رویت چار مقام میں ثابت ہوتا ہے (۱) سامان وغیرہ اعیان کی خرید میں (۲) اجارہ میں (۳) تقسیم میں (۴) اس صلح میں جو مال کے عوض کسی شئ پر ہو اور دیون و نقود اور ان صورتوں میں خیار رویت نہیں جو فسخ کرنے سے فسخ نہیں ہوتے جیسے مہر اور بدل صلح، بدل قصاص [illegible] کیونکہ دیون میں خیار رویت نہیں ہے اسی طرح بیع سلم میں خیار رویت نہیں ہوتا۔

قولہ شراء الخ احناف کے نزدیک ایک بے دیکھی چیز کا خریدنا جائز ہے اور دیکھنے کے بعد مشتری کو حق ہے کہ اسے واپس کر دے [illegible] امام شافعی کے یہاں بے دیکھی چیز خریدنے سے عقد ہی باطل ہے کیونکہ مبیع مجہول ہے ہماری دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جو شخص ایسی چیز خریدے جس کو اس نے نہیں دیکھا تو دیکھنے کے بعد اس کو اختیار ہے چاہے لے چاہے ترک کر دے"

قولہ ولا خیار الخ [illegible]

قولہ ویبطل الخ [illegible]

قولہ وکفت الخ [illegible]

[illegible]

وظهر الثوب مطويا وداخل الدار ونظر وكيله بالقبض كنظره لا نظر رسوله

[illegible]

وصح عقد الأعمى ويسقط خياره بجس المبيع وشمه وذوقه وفي العقار بوصفه

[illegible]

ومن رأى أحد الثوبين فاشتراهما ثم رأى الآخر له ردهما ولا يورث كخيار الشرط

[illegible]

ومن اشترى ما رأى خير إن تغير وإلا لا وإن اختلفا في التغير فالقول للبائع

[illegible]

و للمشتري لو في الرؤية ولو شرى عدلا وباع منه ثوبا

[illegible]

أو وهب وسلمه رده بعيب لا بخيار رؤية أو شرط

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب خيار العيب

باب خیار عیب کے بیان میں

من وجد بالمبيع عيبا أخذه بكل الثمن أو ردّه وما أوجب نقصان الثمن عند التجار عيب كالإباق

[illegible]

والبول في الفراش والسرقة والجنون والصغر والبخر والدفر والزنا وولده في الجارية والكفر فيهما

[illegible]

وعدم الحيض والاستحاضة والسعال القديم والدين والشعر والماء في العين.

[illegible]

توضیح اللغۃ [illegible]

تشریح الفقہ قولہ خیار العیب الخ [illegible]

[illegible]

(۱) الإباق والبول في الفراش [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

فلو حدث عيب آخر عند المشتري رجع بنقصانه أو رده برضاء بائعه ومن اشترى ثوبا

پس اگر پیدا ہو جائے دوسرا عیب مشتری کے پاس تو رجوع کرے گا اس کے نقصان کا یا واپس کر دے بائع کی رضامندی سے اور جس نے خریدا کپڑا

فقطعه فوجد به عيبا رجع بالعيب وإن قبله البائع كذلك فله ذلك وإن باعه المشتري

اور اس کو کاٹ دیا پھر پایا اس میں عیب تو رجوع کرے نقصان عیب کا اور اگر کہا بائع نے کہ میں اسی طرح لے لوں گا تو اس کو یہ حق ہے اور اگر بیچ دیا مشتری نے

لم يرجع بشيء فلو لبسه فخاطه أو صبغه أو لت السويق بسمن فاطلع على عيب رجع بنقصانه

تو رجوع نہیں کر سکتا اور اگر اس کو سی لیا یا رنگ دیا یا ستو کو گھی کے ساتھ ملا دیا پھر عیب پر مطلع ہوا تو رجوع کرے نقصان کا

كما لو باعه بعد رؤية العيب أو مات العبد أو أعتقه فإن أعتقه على مال أو قتله أو كان طعاما فأكله

جیسا کہ اگر بیچ دیا اس کو عیب دیکھنے کے بعد یا مر گیا غلام یا اس کو آزاد کر دیا پس اگر آزاد کر دیا مال کے عوض یا قتل کر دیا یا کھانا تھا کھا گیا

أو بعضه لم يرجع بشيء ولو اشترى بيضا أو بطيخا أو جوزا ووجده فاسدا ينتفع به رجع بنقصان العيب

یا اس میں سے کچھ کھا لیا تو رجوع نہیں کرے گا اور اگر خریدے انڈے یا خربوزے یا اخروٹ اور ان کو خراب پایا اور وہ کام کے ہیں تو رجوع کرے

وإلا بكل الثمن ولو باع المبيع فرد عليه بعيب بقضاء يرده على بائعه

نقصان عیب کا ورنہ پورے ثمن کا اور اگر بیچ دی مبیع پھر اس پر واپس کر دی گئی عیب کی وجہ سے قاضی کے حکم سے تو واپس کر سکتا ہے اپنے بائع کو

ولو برضى لا ولو قبض المشتري المبيع وادعى عيبا لم يجبر على دفع الثمن ولكن يبرهن أو يحلف

اور اگر رضامندی سے ہو تو نہیں اور اگر قبضہ کیا مشتری نے مبیع پر اور دعویٰ کیا عیب کا تو مجبور نہ کیا جائے گا ثمن دینے پر لیکن گواہ پیش کرے یا قسم لے

بائعه فلو قال شهودي بالشام دفع إن حلف بائعه فإن ادعى إباقا لم يحلف بائعه

بائع سے پس اگر کہا میرے گواہ شام میں ہیں تو ثمن دے دے اگر بائع قسم کھا لے اور اگر دعویٰ کیا بھاگنے کا تو قسم نہ لی جائے اس کے بائع سے

حتى يبرهن المشتري أنه أبق عنده فإن برهن حلف بالله ما أبق عنده قط

یہاں تک کہ گواہ لائے مشتری اس بات پر کہ وہ اس کے پاس سے بھاگا ہے پس اگر گواہ پیش کر دے تو قسم کھائے باللہ کہ وہ اس کے پاس سے کبھی نہیں بھاگا

توضیح اللغۃ — لت السویق: ستو میں گھی ملانا، بیض: انڈے، بطیخ: خربوزہ یا ککڑی، جوز: اخروٹ، شہود: جمع شاہد۔

تشریح الفقہ — قولہ فلو حدث الخ ایک شخص نے کوئی معیوب چیز خریدی پھر اس کے پاس کوئی عیب پیدا ہو گیا تو مشتری کو اختیار ہے چاہے بقدر نقصان عیب قیمت میں کمی کر لے اور چاہے مبیع کو واپس کر دے بشرطیکہ بائع معیب مبیع لینے پر راضی ہو اس لئے کہ مبیع اس کی ملک سے نکلی تو اس وقت عیب حادث سے پاک تھی اب اگر اس کو اس کی رضا کے بغیر واپس کیا جائے تو اس میں بائع کا نقصان ہے۔

قولہ رجع بنقصانہ الخ رجوع بالنقصان کا طریقہ یہ ہے کہ بلا عیب مبیع کی قیمت لگائی جائے پھر قدیم عیب کے ساتھ قیمت لگائی جائے اور دونوں قیمتوں میں جو تفاوت ہو اس کے مطابق ثمن واپس لے لیا جائے مثلاً ایک چیز دس روپے میں خریدی اور عیب سے دسواں حصہ کم کر دیا تو ثمن کا دسواں حصہ یعنی ایک روپیہ مشتری بائع سے لے گا ...

قولہ ومن اشتری ثوبا الخ کسی نے کپڑا خرید کر قطع کر دیا پھر عیب پر مطلع ہوا تو نقصان [illegible] لے سکتا ہے [illegible] واپس نہیں کر سکتا کیونکہ کٹ جانے کی وجہ سے کپڑا عیب دار ہو گیا ہاں اگر بائع کٹا ہوا کپڑا اپنے پر راضی ہو تو واپس کر سکتا ہے کیونکہ بائع نے اپنا حق خود ہی ساقط کر دیا اور اگر کاٹنے کے بعد مشتری نے کپڑے کو فروخت کر دیا تو اب بائع پر رجوع نہیں کر سکتا کیونکہ فروخت کرنے سے پہلے بائع کی رضامندی سے مبیع کو واپس کر سکتا تھا جب اس نے فروخت کر دیا تو مبیع کو روکنے والا ہو گیا فلا یرجع بالنقصان۔

قولہ فلو خاطہ الخ اور اگر کپڑا خرید کر سی لیا یا رنگ دیا یا ستو خریدا اور اس میں گھی ملا دیا پھر عیب پر مطلع ہوا تو بقدر نقصان ثمن واپس لے سکتا ہے مبیع واپس نہیں کر سکتا [illegible] بائع اور مشتری دونوں [illegible] راضی ہوں [illegible] یہاں مشتری کی طرف سے مبیع میں زیادتی ہوئی اب اس [illegible] کے ساتھ واپس [illegible] شبہ ربا لازم آتا ہے [illegible] زیادتی [illegible] کیا جا سکتا فللمشتری الرجوع بالنقصان اگر مشتری نے [illegible] کے ساتھ [illegible] کو عیب کے لینے کے بعد فروخت کر دیا تب بھی یہی حکم ہے کیونکہ فروخت کرنے سے پہلے مبیع کی واپسی ممتنع ہو چکی تھی لہٰذا مشتری اس کا فروخت کرے [illegible] اسی طرح اگر خریدا ہوا غلام مر گیا (غلام کے مر جانے سے مبیع کا [illegible] یا لونڈی اور غلام) یا مشتری نے خریدا ہوا غلام آزاد کر دیا تب بھی بقدر نقصان ثمن واپس لے سکتا ہے [illegible] صورت میں تو اس لئے کہ آزادی میں ملک کا ختم ہونا اس کی [illegible] کے لحاظ سے [illegible] کی وجہ سے ملکیت ختم ہو چکی تو ملک بھی ختم ہو گئی پس واپسی ممتنع ہو گئی اب [illegible] اس میں مشتری کا نقصان [illegible] اتفاق [illegible] کیونکہ یہاں [illegible] خود ہی کا فعل ہے [illegible] اس کو قتل کر دیا [illegible] میں رجوع نہیں کر سکتا [illegible] ملک ختم ہو جاتی ہے اس لئے استحسانا رجوع بالنقصان جائز ہے۔

قولہ فان اطعمہ الخ اگر مشتری نے خرید کردہ طعام کو اہل کے ساتھ مل کر کھا لیا یا [illegible] طعام [illegible] میں سے کچھ کھایا تو امام صاحب کے نزدیک مشتری رجوع نہیں کر سکتا صاحبین کے نزدیک طعام کی صورت میں رجوع کر سکتا ہے [illegible] وغیرہ میں ہے کہ فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے۔

قولہ ولو رد علیہ المبیع الخ جب خالد کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی خالد نے عمرو کے ہاتھ فروخت کر دی عمرو نے عیب کی وجہ سے وہ چیز خالد کو واپس کر دی تو اگر عمرو نے قاضی کے حکم سے واپس کی ہے تب تو خالد اپنے بائع کو وہ چیز واپس کر دیگا کیونکہ حکم قاضی کا [illegible] سب کے حق میں فسخ بیع کا حکم رکھتا ہے [illegible] اور اگر عمرو نے بلا حکم قاضی صرف خالد کی رضامندی سے واپس کی ہے تو خالد وہ چیز واپس نہیں کر سکتا اس واسطے کہ یہ واپسی [illegible] خالد کے حق میں فسخ ہے لیکن ان کے غیر کے حق میں [illegible] بیع جدید ہے [illegible] کے لحاظ سے غیر ہی ہے۔

قولہ ولو قبض المشتری الخ مشتری نے مبیع پر قبضہ کر لینے کے بعد کسی عیب کا دعویٰ کیا اور فسخ بیع یا نقصان ثمن کا باعث بنا [illegible] ثمن [illegible] مجبور نہیں کیا جائے گا کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اپنے دعوے میں [illegible] گواہوں کے ذریعہ عیب ثابت کر دے یا بائع سے [illegible] عیب پر قسم [illegible] اگر وہ قسم کھانے سے [illegible] تو وہ بری الذمہ ہو جائے گا اور قسم نہ کھائے تو عیب ثابت ہو جائے گا اور مشتری [illegible] کہے کہ میرے گواہ یہاں نہیں [illegible] شام میں ہیں [illegible] قسم کھانے سے مشتری بائع کو ثمن [illegible] کے بعد جب وہ گواہ پیش کرے تو [illegible] لے لے۔

ع [illegible] [illegible]

ويقول هي لذلك [illegible] القابض ولو اشترى عبدين صفقة فقبض [illegible] ووجد [illegible]

[illegible]

أحدهما [illegible] ولو قبضهما ثم وجد بأحدهما عيبا رد المعيب وحده ولو [illegible]

[illegible]

[illegible] عيبا رده كله أو أخذه كله ولو استحق بعضه لم يخير في رد ما بقي [illegible]

[illegible]

والكرابيس والنساء [illegible] لا [illegible] ولو [illegible]

[illegible]

[illegible] ولو [illegible] من كل [illegible] فهو رضا [illegible]

[illegible]

توضیح اللغۃ [illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

قولہ ولو استحق [illegible]

[illegible]

قولہ ولو [illegible]

[illegible]

باب البیع الفاسد

باب بیع فاسد کے بیان میں

قولہ باب البیع الخ کی دونوں قسموں یعنی جائز و غیر لازم کے بیان سے فراغت کے بعد بیع فاسد کو بیان کر رہا ہے کیونکہ عقد فاسد دین کے خلاف ہے (ع) اور بعض علماء نے تصریح کی ہے کہ بیع فاسد معصیت ہے جس کا ختم کرنا واجب ہے اور فاسد سے مطلق بیع غیر صحیح مراد ہے جو باطل اور مکروہ کو بھی شامل ہے اور بیع فاسد چونکہ فساد سب کو عام ہے جیسے کہ اوپر بیان ہوا اس لیے مصنف نے یہ باب البیع الفاسد کے نام سے موسوم کر دیا۔

قولہ البیع الفاسد الخ بیع کی دو قسمیں ہیں یعنی صحیح و غیر صحیح پھر غیر صحیح کی تین قسمیں ہیں باطل، فاسد اور مکروہ۔ فساد لغت میں صلاح کی ضد ہے اور اصطلاح میں بیع فاسد وہ ہے جو باعتبار وصف مشروع نہ ہو یعنی اصل کے اعتبار سے مشروع ہو۔ اور اس کا حکم یہ ہے کہ قبضہ کے بعد ملک ثابت ہوتی ہے اور فساد کے اسباب مختلف ہوتے ہیں مثلاً مبیع یا ثمن میں جہالت کا ہونا یا بیع کا غیر مقدور التسلیم ہونا یا شرط فاسد کا ہونا اور باطل وہ ہے جو نہ اصل کے اعتبار سے مشروع ہو اور نہ وصف کے اعتبار سے، اور حکم باطل کا یہ ہے کہ اس میں ملک نہیں ہوتی اگرچہ قبضہ ہو جائے اور مکروہ وہ ہے جو اصل و وصف کے اعتبار سے مشروع ہو مگر کسی دوسری شی کی مجاورت کے سبب سے ممنوع ہو جیسے بیع بوقت اذان جمعہ۔ پس بیع کی تین قسمیں ہیں جن کا بیان ہم نے کر دیا اور بیع موقوف نافذ نہیں ہوتی جب تک اجازت نہ ہو اور اس کی مثال یہ ہے کہ کسی دوسرے کا مال اس سے متعلق بیچ دے اور مالک کی اجازت پر موقوف رہے جس میں فسخ کا حق ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ جب مالک اجازت دے دے تو نافذ ہو جائے گی اور بائع کا حق مشتری کے ساتھ متعلق ہو جائے گا۔ دوسرے کے مال کو فروخت کرنا جس کے لیے وہ مالک کا وکیل نہ ہو یا غیر کی شی کو فروخت کرنا جس کے لیے وہ مالک کی طرف سے مامور نہ ہو۔ جب مشتری اس کو ضائع کر دے یا ایسی شی کی بیع جو کسی دوسرے کے پاس رہن ہو جس کی بیع مرتہن کی اجازت پر موقوف ہو پس بیع فاسد ہو گی اور اس کا حکم یہ ہے کہ جب مالک اجازت دے گا تو نافذ ہو گی۔ جب فروخت کرنے والے کی تسلیم پر قدرت نہ ہو جیسے آزاد کا بیچنا یا ایسی شی کی بیع جس کا مالک نہ ہو تو بیع باطل ہے اور اگر مشتری اس کی قیمت ادا کر دے تو مشتری کو حق ہے کہ وہ واپس لے لے اور بیع منعقد نہ ہو گی۔

(بحر وغیرہ)

قولہ ولو قطع الخ ایک شخص نے کوئی کپڑا خریدا جس نے بائع کے پاس سے اس کے قبضہ سے پہلے عیب پایا اور مشتری نے اس کو قطع کر دیا اور قبضہ کر لیا تو مشتری کے ہاں "نقصان" کے بعد رجوع کا اختیار نہیں کیونکہ اس کا عیب کے ساتھ مشتری کے پاس قطع ہونا اس کی رضا ہے اور قیمت کے درمیان جو قیمت تھی اس سے نقصان لے گا اور اگر قطع نہ کیا تو مشتری کو عیب کی وجہ سے رد کا اختیار ہے پس جب قطع کر دیا تو اس کا اختیار نہیں رہا اور یہ فائدہ ہے کہ جب قطع ہوا جب کپڑا مشتری کے پاس تھا۔ جب کہ اس کے بعد عیب پیدا ہوا تو نقصان رجوع کا اختیار ہے جب قطع بائع کی طرف سے ہو اور وہ بائع کے پاس تھا۔

فصار بمنزلۃ الاستحقاق لم یصح بکل الثمن۔

ف ملتقی مع المرجع فی شرح الکنز ۱۲ منہ الخ شرح العنایۃ فی المجمع ۱۲ منہ ... ہر حرف سے مطابق ... ۱۲ منہ ... کی بیع یہاں کے لیے فاسد ہے

لم يجز بيع الميتة والدم والخنزير والخمر [illegible] أم الولد والمدبر والمكاتب فلو [illegible]

[illegible]

[illegible] والمشترك [illegible] والتقليد [illegible] والحمل [illegible]

[illegible]

[illegible] والمشروب [illegible] والمرابحة

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ والمسلک [illegible]

[illegible]

قولہ والفصل [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

[illegible]

والملامسة وإلقاء الحجر والثوب من ثوبين والمراعي وإجارتها والنحل ودود القز

اور بیع ملامسہ اور بیع القاء حجر اور دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا [illegible] اور چراگاہ اور اس کا اجارہ اور شہد کی مکھی اور ریشم کا کیڑا [illegible]

وبيضه والآبق إلا أن يبيعه ممن يزعم أنه عنده ولبن امرأة وشعر الخنزير

[illegible] اور بھاگا ہوا غلام، مگر یہ کہ بیچے اس کے ہاتھ جو کہتا ہو کہ غلام میرے پاس ہے اور عورت کے دودھ کی اور خنزیر کے بال کی [illegible]

وينتفع به للخرز وشعر الإنسان والانتفاع به وجلد الميتة قبل الدبغ وبعده

اور نفع اٹھایا جا سکتا ہے اس سے موزہ سینے کا اور انسان کے بال کی اور اس سے نفع اٹھانا اور مردار کی کھال کی دباغت سے پہلے اور دباغت کے بعد [illegible]

يباع وينتفع به كعظم الميتة وعصبها وصوفها وقرنها ووبرها وعلو سقط والبيع

[illegible]

وقيمة وإنما [illegible] الله عنه وكذا عكسه وشراء ما باع بالأقل قبل النقد وصح فيما ضم إليه

[illegible]

توضیح اللغۃ [illegible]

تشریح الفقہ قولہ والملامسۃ الخ [illegible]

[illegible]

قولہ والمراعی الخ [illegible]

[illegible]

قولہ والنحل الخ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔

قولہ ولا یبیع [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حدیث [illegible] ہے۔

قولہ [illegible]

[illegible]

تنبیہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible] فرماتے ہیں [illegible] ابن حبان نے [illegible]
[illegible]

قولہ [illegible]
[illegible]

وزيت على أن يزنه بظرفه ويطرح عنه مكان كل ظرف خمسين رطلا وصح لو شرط أن يطرح عنه

[illegible]

بوزن الظرف وإن اختلفا في الزق فالقول للمشتري ولو أمر ذميا بشراء خمر أو بيعها صح

[illegible]

وأمة على أن يطأها المشتري أو يدبر أو يكاتب أو يستولد إلا حملها أو يستخدمه البائع شهرا

[illegible]

أو دارا على أن يسكن أو يقرض المشتري درهما أو يهدي له أو لا يسلمه إلى كذا

[illegible]

أو ثوب على أن يقطعه البائع ويخيطه قميصا وصح بيع نعل على أن يحذوه أو يشركه

[illegible]

لا البيع إلى النيروز والمهرجان وصوم النصارى وفطر اليهود إن لم يدر العاقدان ذلك وإلى قدوم

[illegible]

الحاج والحصاد والدياس والقطاف ولو كفل إلى هذه الأوقات صح وإن أسقط الأجل قبل حلوله صح

[illegible]

ومن جمع بين حر وعبد أو شاة ذكية وميتة بطل البيع فيهما وإن جمع بين عبد ومدبر

[illegible]

أو بين عبده وعبد غيره أو بين ملك ووقف صح في القن بحصته والملك

[illegible]

(1) [illegible]

توضیح اللغۃ [illegible]

تشریح المسئلۃ قولہ ومن [illegible] ایک شخص نے [illegible] اختلاف [illegible] ہے۔

قولہ ومن [illegible] ایک شخص [illegible] مشتری [illegible] ہے۔

قولہ و [illegible] ہے۔

قولہ [illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible] ہے۔

قولہ ومن [illegible] ایک شخص [illegible] ہے۔

قولہ ومن جمع بین [illegible] ایک شخص نے [illegible]

۔ [illegible]

[illegible]

فإن قبض المشتري المبيع في البيع الفاسد بأمر البائع وكل من عوضيه مال ملك المبيع بقيمته

[illegible]

ولكل منهما فسخه إلا أن يبيع المشتري أو يهبه أو يحرر أو يبني فللبائع أن يمنع المبيع عن قديم

[illegible]

حتى يأخذ نقده منه وطاب للبائع ما ربح لا للمشتري

[illegible]

ومن ادعى على آخر دراهم فقضاه إياها ثم تصادقا أنه لا شيء له عليه طاب له ربحه

[illegible]

بیع فاسد میں بائع اور مشتری کے تصرفات کے احکام

تشریح الفقہ: قولہ فإن قبض الخ [illegible]

قولہ ولکل منهما الخ [illegible]

قولہ وطاب للبائع الخ [illegible]

[1] [illegible]

یعنی ان چیزوں میں سے ہر ایک [illegible] اگر کوئی شخص معین باندی فروخت کرے اور اس کی جگہ دوسری باندی [illegible] عقد کا تعلق [illegible] ہوا کہ [illegible] مشتری کے حق میں [illegible] خلاف [illegible] عقد [illegible] متعلق [illegible] کے حق میں نقد [illegible] ہے۔

قولہ ولو ادعی البائع ایک شخص نے دوسرے پر [illegible] کا دعویٰ کیا [illegible] مدعی علیہ [illegible] سے [illegible] حاصل کر [illegible] کے بعد [illegible] سے ظاہر ہوا کہ مدعی علیہ پر مدعی کا کوئی مال نہیں تھا [illegible] مدعی نے مال دعویٰ کیا تو [illegible] مشتری [illegible] حاصل کیا [illegible] مدعی علیہ [illegible] کا مال [illegible] کے اقرار کے بعد [illegible] فروخت کرنے والا ہو گیا [illegible] دین کا [illegible] مدعی [illegible] حق [illegible] کے سبب [illegible] میں [illegible]۔

فصل: وكره النجش والسوم على سوم غيره وتلقي الجلب وبيع الحاضر للبادي

(فصل) [illegible] سے [illegible] کی قیمت بڑھانا اور دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ لگانا [illegible] سے [illegible] کا بیچنا مکروہ ہے

والبيع عند اذان الجمعة لا بأس ببيع من يزيد ولا يفرق بين صغير وبين ذي رحم محرم منه بخلاف الكبيرين والزوجين

اور جمعہ کی اذان کے وقت بیع [illegible] جس میں قیمت بڑھائی جائے [illegible] اور [illegible] رشتہ دار کے درمیان تفریق [illegible] کے

بیوعات مکروہہ کا بیان

تشریح الفقہ قولہ وکرہ النجش [illegible] قیمت بڑھانا مکروہ ہے کیونکہ آنحضرت صلعم نے اس سے منع فرمایا ہے [illegible] قیمت [illegible] مکروہ نہیں [illegible] مشتری کا کوئی نقصان نہیں [illegible] اور مشتری [illegible] مکروہ ہے کیونکہ آپ نے اس سے بھی منع فرمایا ہے تلقی جلب یعنی اہل شہر کا [illegible] مکروہ ہے [illegible] معلوم [illegible] کی ممانعت ہے [illegible] فروخت کرنے کے لئے [illegible] مکروہ ہے [illegible] اہل شہر کا [illegible] ممانعت ہے جمعہ کی اذان کے وقت خرید و فروخت کرنا مکروہ ہے [illegible] ارشاد ہے جب جمعہ کی اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر (یعنی نماز) کی طرف سعی کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ تکمیل والنص [illegible] لا حجة علیہ۔

قولہ لا بأس ببیع من یزید [illegible] بیع [illegible] مکروہ نہیں ہے [illegible] حدیث میں ہے کہ ایک انصاری شخص نے حضور اکرم صلعم کی خدمت میں سوال کیلئے حاضر ہوا آپ صلعم نے فرمایا [illegible] کوئی چیز ہے [illegible] ایک [illegible] آپ صلعم نے لوگوں سے کہا اس کو کون خریدتا ہے [illegible] ایک شخص نے کہا میں ایک درہم میں خریدتا ہوں آپ صلعم نے دو یا تین بار فرمایا من یزید علی درہم تو ایک شخص نے کہا میں دو درہم میں خریدتا ہوں الی آخر الحدیث۔

[illegible]

قولہ والتفریق الخ یعنی غلام اور اس کے نسبی قرابتدار کے درمیان تفریق کیا جائے جیسے باپ اور بیٹے کے درمیان دو بھائیوں کے درمیان کیونکہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے چنانچہ آنحضرت صلعم نے حضرت علیؓ کو دو غلام ہبہ کیے جو آپس میں بھائی بھائی تھے اس کے بعد ان کا حال دریافت فرمایا حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ان میں سے ایک کو فروخت کر دیا آپ نے فرمایا واپس کر لو ایک روایت میں ہے ... بالغ ہوں تو تفریق میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ آنحضرت صلعم سے ماریہ سیرین کے درمیان تفریق ثابت ہے جو آپس میں بہنیں تھیں ولا بعد حمل قولہ وجاز لان النص ورد على خلاف القياس فيقتصر على مورده۔

فائدہ: شیخ ابن الہمام وغیرہ نے نسبی قرابتدار کے درمیان تفریق سے ... صورتیں مستثنیٰ کی ہیں (۱) ... (۲) ... (۳) ... (۴) ... (۵) ... (۶) ... (۷) ... (۸) ... (۹) ... (۱۰) ... (۱۱) ... وحید الزماں کیرانوی

باب الاقالة

باب اقالہ کے بیان میں

هي فسخ في حق المتعاقدين بيع في حق ثالث والصحيح بمثل الثمن الأول

وہ فسخ ہے متعاقدین میں اور بیع ہے تیسرے کے حق میں اور صحیح ہے پہلے ثمن کے مثل کے ساتھ

وشرط الأكثر أو الأقل بلا تعيب وجنس آخر لغو ولزمه الثمن الأول وهلاك الثمن لا يمنع الاقالة

اور شرط کرنا کمی بیشی کی بغیر عیب ہونے کے اور جنس دیگر کی لغو ہے اور لازم ہوگا اس کو پہلا ثمن اور ہلاک ہو جانا ثمن کا نہیں مانع اقالہ کو

وهلاك المبيع يمنع وهلاك بعضه بقدره

اور ہلاک ہو جانا مبیع کا مانع ہے اور ہلاک ہو جانا بعض مبیع کا مانع ہے اسی قدر کے اندر

تشریح الفقہ: قولہ باب الاقالہ بیع فاسد کے ساتھ اقالہ کی مناسبت یہ ہے کہ ان دونوں میں فسخ عقد کے در پے بائع کے پاس واپس ہوتی ہے اقالہ لغت میں ... اقلت البیع واقلتہ ... (قاموس) ... سے اٹھا دینا ... (مصباح) بعض حضرات نے ... سے مشتق ... (۲) اس کا ... (۳) ... صاحب قاموس ... کے بارے میں ذکر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب التولية والمرابحة

باب تولیہ اور مرابحہ کے بیان میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فلا یصح

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

قولہ ومن اشتری الخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حقیقت کے اعتبار سے ملتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ پانچ درہم والا ایک کپڑا اس درہم کے عوض میں خریدا تو پانچ درہم پانچ درہموں کے مقابلہ میں ہو گئے اور پانچ درہم کے مقابلہ میں کپڑا ہو گیا اور دوسری صورت میں جب کپڑا اس درہم کے عوض میں خریدا تو دس درہم دس درہم کے مقابلہ میں ہو گئے اور کپڑے کے مقابلہ میں کچھ باقی نہیں رہا فلا یبیعہ مرابحۃ — مرتب عفا اللہ عنہ

وَلَوِ اشْتَرَى مَأْذُونٌ مَدْيُونٌ ثَوْبًا بِعَشَرَةٍ وَبَاعَهُ مِنْ سَيِّدِهِ بِخَمْسَةَ عَشَرَ يَبِيعُهُ مُرَابَحَةً عَلَى عَشَرَةٍ

اگر ماذون مقروض غلام نے کوئی کپڑا دس میں خریدا اور اس کو پندرہ میں آقا کے ہاتھ بیچ دیا تو آقا اس کو دس پر مرابحۃً فروخت کرے

وَكَذَا لَوْ كَانَ مُضَارِبًا بِالنِّصْفِ يَبِيعُ مُرَابَحَةً رَبُّ الْمَالِ بِاثْنَيْ عَشَرَ وَنِصْفٍ وَيُرَابِحُ

اسی طرح اگر غلام مضارب بالنصف ہو تو رب المال ساڑھے بارہ پر مرابحۃً فروخت کر سکتا ہے اور مرابحہ کر سکتا ہے

بِلَا بَيَانٍ بِالتَّعَيُّبِ وَوَطْءِ الثَّيِّبِ وَبِبَيَانٍ بِالتَّعْيِيبِ وَوَطْءِ الْبِكْرِ

بیان کے بغیر اگر مبیع خود معیوب ہو گئی ہو یا ثیبہ کے ساتھ وطی کر لی ہو اور بیان کرنے کے ساتھ معیوب کر دینے یا باکرہ سے وطی کر لینے پر

وَلَوِ اشْتَرَى بِأَلْفٍ نَسِيئَةً وَبَاعَ بِرِبْحِ مِائَةٍ وَلَمْ يُبَيِّنْ خُيِّرَ الْمُشْتَرِي فَإِنْ تَلِفَ فَعَلِمَ

اگر خریدی کوئی چیز ایک ہزار میں ادھار اور بیچا اس کو ایک سو کے نفع سے اور بیان نہیں کیا تو مشتری کو اختیار دیا جائے گا، پس اگر ہلاک کرنے کے بعد

لَزِمَهُ بِأَلْفٍ وَمِائَةٍ وَالتَّوْلِيَةُ كَالْمُرَابَحَةِ وَمَنْ وَلَّى رَجُلًا شَيْئًا بِمَا قَامَ عَلَيْهِ

معلوم ہوا تو لازم ہوگی گیارہ سو میں اور تولیہ بھی مرابحہ کی طرح ہے اور جس نے کسی آدمی کو کوئی چیز اسی قیمت میں فروخت کی جتنے میں اس کو پڑی ہے

وَلَمْ يَعْلَمِ الْمُشْتَرِي بِكَمْ قَامَ عَلَيْهِ فَسَدَ وَلَوْ عَلِمَ فِي الْمَجْلِسِ خُيِّرَ

اور مشتری کو معلوم نہیں کہ کتنے میں پڑی ہے تو بیع فاسد ہوگی اور اگر اس کو مجلس میں معلوم ہو جائے تو اختیار ہوگا

تشریح الفقہ قولہ ولو اشتری الخ ماذون مقروض غلام نے ایک کپڑا دس میں خرید کر پندرہ میں آقا کے ہاتھ فروخت کر دیا تو آقا نے جس میں خریدا ہے اس سے اس کے ہاتھ پندرہ میں فروخت کر دیا تو ان میں سے ہر ایک دس درہم پر مرابحۃً فروخت کر سکتا ہے اس وجہ سے کہ یہ عقد ملک غیر میں مفید تصرف ہونے کی وجہ سے کو جائز ہے مگر اس میں عدم انعقاد کا شبہ موجود ہے کیونکہ غلام کا مال آقا کے حق سے خالی نہیں ہوتا اور آقا اپنی ذاتی ملک کی خرید و فروخت کی صورت کے ساتھ متصل ہے اس لئے مرابحہ میں اس کا عدم اعتبار کیا جائے گا۔

قولہ ولو کان مضاربا الخ ایک شخص کے پاس مضاربت بالنصف کے طور پر دس روپے تھے اس نے ان سے چیز خرید کر رب المال کے ہاتھ پندرہ میں فروخت کر دی تو اب رب المال اس کو ساڑھے بارہ پر مرابحۃً فروخت کرے کا حکم ہے کہ قیاس کی رو سے مضارب یہ رب المال کے ہاتھ فروخت کرنا عدم انعقاد ہونے کی وجہ سے جائز نہیں کیونکہ مبیع تو رب المال کی ملک ہے اور اپنی ملکیت کو فروخت کرنا ہے لیکن یہاں ایک مرتبہ فائدہ کے پیش نظر استحسانا جائز قرار دیا گیا ہے وہ فائدہ یہ ہے کہ جب رب المال نے اس مضارب کے قبضہ میں مال دے دیا تو اس مال میں تصرف کا حق مضارب کو حاصل ہو گیا اور رب المال مضارب سے خرید لینے کی صورت میں اس کو بیچ دیا اور وہ مال جو مضارب کی ملکیت کے بیچ استحسان لیا گیا مگر اس میں عدم جواز کا شبہ موجود ہے کیونکہ نفع سے رب المال کا کام بچا رہا ہے اس وقت ہو سکتا ہے جب مال غیر کے ملک میں ہو اور جب یہ شبہ موجود ہے تو نصف درہم جو نفع کا ہے اس میں معدوم ہوگی کیونکہ نفع میں مضارب رب المال

[illegible]

قولہ ولو اشتری [illegible]

[illegible]

قولہ ومن ولی [illegible]

[illegible]

فصل صح بیع العقار قبل قبضہ لا بیع المنقول ولو اشتری مکیلا کیلا حرم بیعہ واکلہ حتی یکیلہ

[illegible]

ومثلہ الموزون والمعدود لا المذروع وصح التصرف فی الثمن قبل قبضہ والزیادۃ فیہ والحط بہ

[illegible]

والزیادۃ فی المبیع ویتعلق الاستحقاق بکلہ وتاجیل کل دین سوی القرض

[illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

قولہ [illegible]

تنبیہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

باب الربوا

یہ باب سود کے بیان میں

وھو فضل خال مخصوص فی معاوضة مال بمال

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وحرم بعضه [illegible]

[illegible]

معنیٔ ربا اور علت ربوا کی تحقیق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دوسرے یہ کہ اعتبار کیل یا وزن سے مماثلت معروفی حاصل ہوئی اور حضرات [illegible] امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ اگر کوئی چیز [illegible] کے ساتھ کیل یا وزن [illegible] ہے تو امام صاحب کے نزدیک [illegible] ان چیزوں میں [illegible] سے [illegible] ہوگی [illegible] قال الامام [illegible] رواية۔

قوله [illegible] سے ثابت ہوگی کہ [illegible] جن چیزوں [illegible] پائی جائے [illegible] وہ دونوں حرام ہیں۔ پس ایک [illegible] گیہوں کے عوض [illegible] کرنا جائز ہوگا اور [illegible] گیہوں اور جو [illegible] ہیں [illegible] کے عوض [illegible] فروخت کرنا [illegible] گئے ہیں [illegible] دونوں صورتوں میں کمی بیشی جائز ہوگی اور ادھار فروخت کرنا حرام ہوگا۔ اور اگر دونوں نہ پائی جائیں تو دونوں صورتیں جائز ہوں گی۔ [illegible] کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کو ایک اونٹ دو اونٹوں کے عوض [illegible] کا حکم فرمایا [illegible] روایت ہے کہ حضرت علی نے ایک اونٹ [illegible] اونٹوں کے عوض [illegible] فروخت کیا۔ معلوم ہوا کہ [illegible] سے ادھار کی حرمت ثابت نہیں ہوتی [illegible] امام شافعی [illegible] ہے۔ جواب [illegible] حضرت سمرہ بن جندب سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حیوان کو حیوان کے عوض ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا [illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] ایک جنس [illegible] ہے [illegible] حرام ہے [illegible] ہے۔

قوله وصح بيع المكيل [illegible] نے کیلی قرار دیا ہے جیسے گیہوں، جو، کھجور، نمک [illegible] ہمیشہ کیلی ہی رہیں گی [illegible] ان میں کیل کو ترک کر دیا [illegible] اشیاء کو شارع نے وزنی [illegible] جیسے سونا چاندی [illegible] ہمیشہ وزنی ہی رہیں گی تو جب ان اشیاء کو [illegible] جنس کی [illegible] فروخت کیا جائے تو مساوات معروفی ہوگی [illegible] جائز ہوگی [illegible] کیل کیا جائے [illegible] وزن کے لحاظ سے [illegible] اگر کسی نے گیہوں کو گیہوں کے عوض وزن کے لحاظ سے مساوی کیا تو فروخت کیا تو بیع جائز نہ ہوگی۔ کیونکہ گیہوں شرعاً کیلی ہے [illegible] علی هذا۔ [illegible]

وَمَا	نُسِبَ	إِلَى	الرِّطْلِ	فَهُوَ	وَزْنِيٌّ	وَجَيِّدُهُ	كَرَدِيئِهِ	وَاعْتُبِرَ	التَّعْيِينُ

اور وہ چیز جو منسوب ہو رطل کی طرف وہ وزنی ہے اور عمدہ ردی کی مثل [illegible] ہے اور معتبر ہے تعیین

لَا التَّقَابُضُ فِي غَيْرِ الصَّرْفِ وَصَحَّ بَيْعُ الْحَفْنَةِ بِالْحَفْنَتَيْنِ وَالتُّفَّاحَةِ بِالتُّفَّاحَتَيْنِ وَالْبَيْضَةِ بِالْبَيْضَتَيْنِ

نہ کہ قبضہ غیر صرف میں اور درست ہے بیع ایک مٹھی کی دو مٹھی سے اور ایک سیب کی دو سیبوں سے اور ایک انڈے کی دو انڈوں سے

وَالْجَوْزَةِ	بِالْجَوْزَتَيْنِ	وَالتَّمْرَةِ	بِالتَّمْرَتَيْنِ	وَالْفَلْسِ	بِالْفَلْسَيْنِ بِأَعْيَانِهِمَا

اور ایک اخروٹ کی دو اخروٹ سے اور ایک کھجور کی دو کھجوروں سے اور ایک معین پیسہ کی دو معین پیسوں سے

احکام ربا کی تفصیل

توضیح اللغة: [illegible] الحفنة [illegible] تفاحة [illegible] سیب [illegible]

تشریح الفقه: قوله وجیده [illegible] اموال ربویہ میں عمدہ اور گھٹیا کا کوئی اعتبار نہیں [illegible] ایک سیر عمدہ گیہوں کو ایک سیر گھٹیا کے عوض کمی بیشی کے ساتھ فروخت کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ [illegible] سے [illegible] مطلق [illegible]

قولہ ویعتبر [illegible] اور مشائخ [illegible] باقی قول [illegible] کیا [illegible] جائز ہے۔ [illegible] والطعام

قولہ وصح بیع [illegible] اسی طرح ایک جنس [illegible] کے ساتھ بیچنا جائز ہے [illegible] سے [illegible] شرعی [illegible] اس واسطے کہ [illegible] جب [illegible]

[illegible] ہے۔

قولہ [illegible] امام مالک بھی اسی کے قائل [illegible] امام شافعی [illegible] امام احمد [illegible] نہیں [illegible] جب [illegible] ہے [illegible] نہیں [illegible] ہے [illegible]

[illegible] لان الجنس [illegible] بحرم النساء۔ [illegible]

ويجوز بيع اللحم بالحيوان والكرباس بالقطن وكذا بالغزل كيف ما كان والرطب بالرطب او بالتمر متماثلا

اور گوشت کی جانور کے عوض [illegible] اسی طرح [illegible] اور تر کھجور کی بیع [illegible] برابر اور انگور کی [illegible]

والعنب بالعنب وبالزبيب واللحوم المختلفة بعضها ببعض متفاضلا ولبن البقر بلبن الغنم

[illegible] سے اور [illegible] گوشتوں کی ایک دوسرے سے کمی بیشی کے ساتھ اور گائے کے دودھ کی بکری کے دودھ سے۔

توضیح اللغۃ: [illegible] گوشت [illegible] رطب [illegible] زبیب [illegible] لحوم جمع گوشت [illegible] بکری۔

تشریح الفقہ: قولہ اللحم [illegible] گوشت کو جانور کے عوض فروخت کرنا شیخین کے نزدیک جائز ہے [illegible] گوشت [illegible] امام محمد فرماتے ہیں کہ [illegible] گوشت [illegible] گوشت کے مقابل [illegible] شیخین فرماتے ہیں کہ [illegible] کے ساتھ ہے [illegible]

روٹی کے بدلے میں [illegible] کے بدلے [illegible] جائز ہے۔ [illegible] کیونکہ [illegible] کے [illegible] مختلف ہیں [illegible]

[illegible] کے بعد [illegible] باقی نہیں رہتا۔

قوله ولا بيع الرطب بالتمر [illegible] امام صاحب کے نزدیک [illegible] کے بدلے [illegible] برابر سرابر فروخت کرنا بھی جائز ہے۔ صاحبین [illegible] کیونکہ ان کے یہاں [illegible] مساوات کا ہونا [illegible] نہیں بلکہ [illegible] کی مساوات ضروری ہے۔ دلیل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے [illegible] کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا کیا خشک ہونے کے بعد [illegible] ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ [illegible] تو آپ نے فرمایا تو پھر بیع جائز نہیں۔ امام صاحب کے یہاں [illegible] ضروری ہے۔ [illegible] کے لحاظ سے مساوات کا [illegible] کے منافی نہیں ہے [illegible] امام صاحب فرماتے ہیں کہ رطب [illegible] تمر ہے یا تمر نہیں ہے اگر تمر ہے تو آغاز حدیث "التمر بالتمر مثلا بمثل" کی رو سے بیع جائز ہوگی اور اگر تمر نہیں ہے تو آخر حدیث "اذا اختلف النوعان فبيعوا كيف شئتم" کی رو سے جائز ہوگی۔ [illegible] اس کا جواب یہ ہے کہ [illegible] کے متعلق [illegible] حدیث کا [illegible] ہے [illegible] آنحضرت ﷺ سے [illegible] کے متعلق روایت کیا گیا تھا چنانچہ [illegible] حاکم [illegible] اور طحاوی کی روایت [illegible] "نهى رسول الله ﷺ عن بيع التمر بالتمر نسيئة" [illegible] آنحضرت ﷺ نے [illegible] کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ [illegible] ہے [illegible] ابن جوزی [illegible] نهى [illegible] تعمر [illegible] ما بينه في الرطب والتمر من الصحابين وقال لا يحرر [illegible]۔

وعن [illegible] يجوز [illegible] بالنسيئة [illegible] والخبز بالبر والدقيق متفاضلا

[illegible] کے بدلے [illegible] گوشت [illegible]

لا يبيع البر بالدقيق ولا بالسويق والزيتون بالزيت والسمسم بالشيرج

[illegible] ستو کے بدلے [illegible] اور زیتون کی [illegible] کے تیل سے [illegible]

حتى يكون الزيت والشيرج اكثر مما في الزيتون والسمسم ويستقرض الخبز وزنا لا عددا

یہاں تک کہ [illegible] روٹی [illegible] وزن [illegible]

ولا ربوا بين المولى وعبده ولا بين المسلم والحربي ثمه

اور نہیں ہے سود آقا اور اس کے غلام کے درمیان اور نہ مسلمان اور حربی کے درمیان دارالحرب میں

[illegible] [illegible] مشہور [illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ: قوله لا يبيع البر بالدقيق امام صاحب [illegible] کے بدلے [illegible] فروخت کرنا جائز نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] یعنی [illegible] کے نزدیک [illegible] سے [illegible] ہے۔

قولہ ولا ربوا [illegible] آقا اور اس کے غلام کے درمیان ربا متحقق نہیں ہوتا کیونکہ غلام کے پاس جو کچھ ہے وہ آقا کا ہی ہے [illegible] دین مستغرق [illegible] ان کے درمیان [illegible]

قولہ ولا بین المسلم [illegible] مسلمان اور حربی کے درمیان [illegible] دار الحرب میں [illegible] طرفین کے نزدیک ربا نہیں ہے [illegible] امام ابو یوسف اور امام شافعی کا خلاف ہے [illegible]

فائدہ حرمت ربا سے پانچ صورتیں مستثنیٰ ہیں [illegible] (۱) آقا اور اس کے غلام کے درمیان (۲) شرکت مفاوضہ کے دو شریکوں کے درمیان (۳) شرکت عنان کے دو شریکوں کے درمیان (۴) دار الحرب میں مسلم اور حربی کے درمیان (۵) [illegible]

باب الحقوق

باب حقوق کے بیان میں

العلو لا يدخل في شراء بيت بكل حق ويدخل في شراء منزل إلا بكل حق هو له او بمرافقه

بالا خانہ داخل نہیں ہوتا بیت کی خریداری میں بکل حق کے ساتھ [illegible] اور داخل ہوتا ہے منزل کی خریداری میں [illegible] مگر بکل حق کے ساتھ یا اس کے مرافق کے ساتھ

او بكل قليل وكثير هو فيه او منه ويدخل في شراء دار كالكنيف لا الظلة الا بكل حق هو له

یا بکل قلیل و کثیر کے ساتھ [illegible] اور داخل ہوتا ہے دار کی خریداری میں جیسے پاخانہ، نہ کہ سایہ دار چھجہ مگر بکل حق کے ساتھ

ولا يدخل الطريق والمسيل والشرب الا بنحو بكل حق هو له بخلاف الاجارة فيها

اور نہیں داخل ہوتا ہے راستہ اور پانی بہنے کی جگہ اور پینے کا حصہ مگر جب کہ بکل حق کہہ دے بخلاف اجارہ کے ان میں

توضیح اللغۃ: [illegible] مرافق [illegible] پاخانہ [illegible] مسیل پانی بہنے کی جگہ، شرب پانی پینے کی باری۔

تشریح الفقہ: قولہ باب الحقوق [illegible] ترتیب کے لحاظ سے اس باب کو اول کے قریب [illegible] سے پہلے ہونا تھا مگر چونکہ مصنف نے جامع صغیر کی ترتیب کا اتباع کیا ہے اس لئے باب الحقوق و مسائل بیوع کے بعد لایا ہے۔ حقوق حق کی جمع ہے جس کے معنی ثابت کے ہیں [illegible] حق الشئی [illegible] مصباح [illegible] اسی وجہ سے [illegible] کہتے ہیں [illegible] کوئی [illegible] اصطلاح فقہ میں [illegible] کہتے ہیں جس کی ضرورت ہوتی ہے [illegible]۔

قولہ العلو الخ [illegible] پہلے بیت منزل اور دار کا فرق معلوم کر لینا چاہئے بیت اس کو کہتے ہیں جس میں [illegible] اور [illegible] شب باشی کے لئے ہو [illegible] منزل اس کو کہتے ہیں [illegible] جس میں [illegible] مطبخ وغیرہ [illegible] مستقل [illegible] دار کو کہتے ہیں [illegible] بیت [illegible] مستقل [illegible] جب یہ فرق سمجھ گئے تو اب [illegible] بیت [illegible] بکل حق ھو لہ یا بکل قلیل و کثیر [illegible] شب باشی کے لئے [illegible] بیت کے مانند [illegible] داخل نہیں ہو گا [illegible] منزل [illegible] بیع میں بکل حق ھو لہ یا بکل قلیل و کثیر یا مرافق [illegible] داخل ہو گا [illegible] دونوں کے ساتھ مشابہت ہے [illegible] بیت کے ساتھ مشابہت [illegible] داخل نہیں ہو گا [illegible] سب [illegible] حقوق [illegible] داخل ہو گا۔ [illegible] بکل حقوق کے ساتھ [illegible] [illegible] کہ [illegible] تفصیل [illegible] کے لحاظ سے ہے [illegible] داخل ہوتا ہے۔

قولہ ولا یدخل الطریق الخ [illegible] راستہ [illegible] پانی بہنے [illegible] پانی پینے کی باری [illegible] بکل حقوق [illegible] داخل نہیں ہوں گے [illegible] بخلاف اجارہ [illegible] داخل [illegible] حقوق [illegible] عقد اجارہ انتفاع کے لئے ہے [illegible] انتفاع ان کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔

[illegible]

باب الاستحقاق

باب استحقاق کے بیان میں

اَلْبَيِّنَةُ حُجَّةٌ مُتَعَدِّيَةٌ لَا الْإِقْرَارُ وَالتَّنَاقُضُ يَمْنَعُ دَعْوَى الْمِلْكِ لَا الْحُرِّيَّةِ وَالطَّلَاقِ وَالنَّسَبِ مَبِيعَةٌ وَلَدَتْ

بینہ حجت متعدیہ ہے نہ کہ اقرار اور مخالفت دعوی ملک سے مانع ہے نہ کہ دعوی حریت، دعوی طلاق اور دعوی نسب سے، کسی بیچی ہوئی باندی نے بچہ جنا

فَاسْتُحِقَّتْ بِبَيِّنَةٍ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا وَإِنْ أَقَرَّ بِهَا لِرَجُلٍ لَا قَالَ عَبْدٌ لِمُشْتَرٍ

پھر وہ دوسرے کی نکلی بینہ سے تو اس کا بچہ اس کا تابع ہوگا اور اگر اقرار کیا مشتری نے مدعی کا تو نہیں، ایک غلام نے مشتری سے کہا کہ مجھ کو خرید لے

اشْتَرِنِي فَأَنَا عَبْدٌ فَاشْتَرَاهُ فَإِذَا هُوَ حُرٌّ إِنْ كَانَ الْبَائِعُ حَاضِرًا أَوْ غَائِبًا غَيْبَةً مَعْرُوفَةً فَلَا شَيْءَ عَلَى الْعَبْدِ

کیونکہ میں غلام ہوں پس اس نے خرید لیا وہ آزاد نکلا تو اگر بائع حاضر ہو یا غائب ہو لیکن اس کا پتہ معلوم ہو تب تو مشتری کے لئے کچھ نہیں

وَإِلَّا رَجَعَ الْمُشْتَرِي عَلَى الْعَبْدِ وَالْعَبْدُ عَلَى الْبَائِعِ بِخِلَافِ الرَّهْنِ وَمَنِ ادَّعَى حَقًّا فِي دَارٍ فَصُولِحَ عَلَى مِائَةٍ

ورنہ رجوع کرے مشتری غلام پر اور غلام بائع پر بخلاف رہن کے جس نے دعوی کیا کچھ حق کا کسی مکان میں اور صلح کر لی سو درہم پر

فَاسْتُحِقَّ بَعْضُهَا لَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ وَلَوِ ادَّعَى كُلَّهَا رَجَعَ بِحِصَّتِهِ

پھر کچھ مکان دوسرے کا نکلا تو مدعی کچھ نہیں لے سکتا اور اگر دعوی کل کا ہو تو اس کے حصہ کے مطابق لے سکتا ہے

تشریح الفقہ: قولہ باب الخ مصنف نے بیع فاسد کے بعد اس باب کو ذکر کیا ہے ... استحقاق لغت میں طلب حق کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں استحقاق یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کا مستحق ہو جائے۔ اس کی دو قسمیں ہیں، اول مبطل ملک جیسے حریت اور تدبیر وغیرہ، دوم ناقل ملک جیسے کسی نے غلام خریدا پھر دوسرے نے اس پر دعوی کیا کہ یہ غلام میری ملکیت میں ہے ... مشتری کو بائع سے ثمن واپس لینے کا حق ہوگا۔

قولہ البینۃ الخ مسائل ذکر کرنے سے پہلے چند اصول ذکر کر رہا ہے جو مسائل کے لئے بمنزلہ تمہید ہیں، اول یہ کہ بینہ حجت متعدیہ ہے جس کا ظہور قضائے قاضی کے بعد ہوتا ہے اور وہ ہر شخص کے حق میں ثابت ہوتا ہے ... اقرار حجت قاصرہ ہے کیونکہ اس کا ثبوت صرف مقر کے اقرار سے ہوتا ہے ... دوم یہ کہ تناقض دعوی ملک سے مانع ہے ... لیکن دعوی حریت، طلاق اور نسب سے مانع نہیں ... کیونکہ ان چیزوں میں تناقض کو معاف رکھا گیا ہے لأن مبناها على الخفاء فيعذر في التناقض۔

قولہ ومن اشتری الخ یہ مسئلہ پہلے گذر چکا ہے مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص نے باندی خریدی اور مشتری کے یہاں باندی کے بچہ پیدا ہوا اور پھر باندی پر کسی نے دعویٰ کیا اور مستحق قرار پایا تو صاحب بینہ باندی کو اور اس کے بچے کو لے گا اور اگر مشتری نے کسی شخص کے لئے باندی کا اقرار کر لیا تو مقر لہ صرف باندی لے گا بچہ نہیں کیونکہ یہ وجہ ہے کہ بینہ حجت متعدیہ ہے لہٰذا صاحب بینہ مستحق باندی کا مالک ہوگا اور بچہ بھی اس کا تابع ہوگا بخلاف اقرار کے کہ وہ حجت قاصرہ ہے لہٰذا مقر لہ صرف باندی کا مالک ہوگا۔

قولہ ومن قال الخ یہ مسئلہ دوسرے قصہ پر متفرع ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ مجھ کو خرید لو کیونکہ میں غلام ہوں اس نے اس کو خرید لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ وہ آزاد ہے تو اگر بائع موجود ہے اور اس کا پتہ معلوم ہو تو غلام پر کچھ واجب نہ ہوگا کیونکہ بائع سے وصول کر سکتا ہے اور اگر بائع حاضر نہ ہو اور اس کا پتہ معلوم نہ ہو تو مشتری غلام سے ثمن وصول کر لے گا اور غلام جب بائع کو پائے گا تو اس سے لے لے گا۔

قولہ بخلاف الرہن الخ ایک شخص نے کسی سے کہا کہ مجھ کو رہن رکھ لے کیونکہ میں غلام ہوں اس نے اس کو رہن رکھ لیا اور وہ آزاد نکلا تو مرتہن اس پر کچھ رجوع نہیں کر سکتا کیونکہ یہاں مرتہن کو دھوکا دیا ہے [illegible] مال کا ضامن ہو [illegible] وثیقہ ہے [illegible] حالانکہ غلام [illegible] ہے۔

قولہ ومن ادعی الخ ایک شخص نے کسی مکان میں حق مجہول کا دعویٰ کیا اور مدعیٰ علیہ نے سو روپے پر صلح کر لی۔ پھر اس مکان کے کچھ حصہ میں دوسرے کا حق نکل آیا تو مدعیٰ علیہ مدعی پر رجوع نہیں کر سکتا کیونکہ ممکن ہے مدعی کا دعویٰ باقی حصہ میں ہو۔ البتہ اگر پورے مکان کا کوئی حقدار نکل آیا تو مدعیٰ علیہ پر بدل صلح واپس کر سکتا ہے کیونکہ مدعی نے پورے مکان کی طرف سے صلح کی تھی لہٰذا استحق شیئ منہا رجع بحصتہ۔

فصل

تشریح اللغۃ قولہ فصل الخ اس فصل میں تصرفات فضولی کا بیان ہے اس کو مصنف نے باب الاستحقاق کے بعد ذکر کیا ہے کیونکہ مستحق دعویٰ کے وقت یہ کہتا ہے کہ یہ چیز میری ملک ہے اور جس نے میرے ہاتھ فروخت کی ہے اس نے میری اجازت کے بغیر فروخت کی ہے اور یہی بیع فضولی کی حقیقت ہے۔ اس لحاظ سے باب الاستحقاق کے بعد لانا مناسب ہے۔ فضول فضل کی جمع ہے فضل بمعنی زیادت کی طرف نسبت ہے۔ فی المغرب وقد غلب جمعہ علی ما لا خیر فیہ حتی قیل فضول بلا فضل وسن بلا سن وطول بلا طول وعرض بلا عرض۔ لغت میں فضول اس شخص کو کہتے ہیں جو بے فائدہ کام میں مشغول ہو اور اصطلاح فقہ میں فضولی وہ ہے جو بلا ولایت شرعی دوسرے کے حق میں تصرف کرے۔

فائدہ تصرف فضولی کے بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ اگر بوقت عقد اس کے تصرف کو جائز کرنے والا کوئی مجیز ہو تو اس کا تصرف منعقد ہوگا اور مجیز کی اجازت پر موقوف ہوگا اور تصرف تملیک ہو جیسے بیع اور شراء یا اسقاط ہو جیسے طلاق اور عتاق اور اگر مجیز نہ ہو تو اس کا عقد منعقد نہ ہوگا مثلاً ایک بچے نے اپنا مال فروخت کیا حالانکہ اس وقت ولی موجود ہے پھر بچہ بالغ ہو گیا اور بالغ ہونے کے بعد اس نے اس بیع سابق کی اجازت دی تو بیع جائز ہو جائے گی کیونکہ بوقت عقد اس کا ولی موجود تھا اور اگر بچے نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر بالغ ہو کر اس کی اجازت دی تو طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ بوقت عقد کوئی مجیز موجود نہیں اس لئے کہ بچہ عدم اہلیت کی وجہ سے طلاق کا اہل نہیں اور اس کے ولی کو طلاق دینے کا اختیار نہیں۔

ومن باع ملك غيره فللمالك أن يفسخه أو يجيزه إن بقي العاقدان والمعقود عليه وله وبه

بیچ دے کسی دوسرے کی ملک تو مالک کو اختیار ہے فسخ کرنے یا جائز رکھنے کا بشرطیکہ باقی ہوں عاقدین ، معقود علیہ و ثمن ، بھی

لو عرضًا وصح عتق مشتر من غاصب بإجازة بيعه لا بيعه وإن قطعت يده عند المشتري

اگر ثمن سامان ہو اور صحیح ہے غاصب سے خریدنے والے کا آزاد کرنا غاصب کی بیع کی اجازت سے نہ کہ بیع سے اور اگر کاٹ دیا گیا اس کا ہاتھ مشتری کے یہاں

فأجيز فأرشه للمشتري ويتصدق بما زاد على نصف الثمن ولو باع عبد غيره

پھر مالک نے بیع کی اجازت دی تو تاوان مشتری کا ہوگا اور وہ صدقہ کرے اس کو جو نصف ثمن سے زائد ہو اور اگر کسی نے بیچا دوسرے کا غلام

بغير أمره فبرهن المشتري على إقرار البائع أو رب العبد أنه لم يأمره بالبيع وأراد رد المبيع

اس کی اجازت کے بغیر اور گواہ پیش کئے مشتری نے بائع کے یا مالک کے اقرار پر کہ اس نے بیع کی اجازت نہیں دی اور ارادہ کیا مبیع کو واپس کرنے کا

لم تقبل وإن أقر البائع بذلك عند القاضي بطل البيع إن طلب المشتري ذلك

تو گواہی قبول نہ ہوگی اور اگر اقرار کیا بائع نے اس کا قاضی کے پاس تو باطل ہو جائے گی بیع اگر طلب کرے مشتری یہ

ومن باع دار غيره فأدخلها المشتري في بنائه لم يضمن البائع

جس نے بیچا دوسرے کا گھر اور داخل کر لیا اس کو مشتری نے اپنی عمارت میں تو ضامن نہ ہوگا بائع۔

بیع فضولی کے احکام

تشریح الفقہ: قولہ ومن باع الخ کسی نے دوسرے کی ملک بیچ ڈالی تو یہ بیع منعقد ہو جائے گی لیکن مالک کی اجازت پر موقوف رہے گی، مالک کو بیع کے نافذ یا فسخ کرنے کا اختیار رہے گا، بشرطیکہ متعاقدین (یعنی فضولی اور مشتری) اور معقود علیہ (یعنی مبیع) اور معقود بہ (یعنی ثمن) باقی ہوں اس واسطے کہ بیع کو جائز رکھنا عقد میں تصرف کرنا ہے جو اسی وقت ہو سکتا ہے جب عقد باقی ہو اور بقاء عقد ان چیزوں کی بقا پر موقوف ہے۔ امام شافعی کے یہاں فضولی کی بیع منعقد ہی نہیں ہوتی کیونکہ بیع کا انعقاد بدون شرعی ولایت کے نہیں ہوتا اور ولایت ملک سے ہوتی ہے یا مالک کی اجازت سے اور یہ دونوں یہاں مفقود ہیں۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ "آنحضرت ﷺ نے حضرت عروہ بارقی کو ایک دینار بکری خریدنے کے لئے دیا تو انہوں نے اس دینار سے دو بکریاں خرید کر ایک بکری کو ایک دینار میں فروخت کر دیا اور ایک بکری اور ایک دینار لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا" بارك الله لك في صفقتك "(۱) نیز فضولی کا تصرف تملیک ہے جو اہل تصرف سے محل میں صادر ہوا ہے۔ اس لئے انعقاد کا قول کرنا ہی پڑے گا۔ کیونکہ اس میں مالک کا کوئی نقصان نہیں جب کہ اس کو باقی رکھنے یا فسخ کرنے کا اختیار رہتا ہے۔

قولہ وصح عتق مشتر الخ ایک شخص نے کسی کا غلام غصب کر کے فروخت کر دیا اور مشتری نے خرید کر اس کو آزاد کر دیا یا کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کر دیا اس کے بعد مالک نے غاصب کی بیع کو جائز کر دیا تو عتق نافذ ہو جائے گا۔ لیکن اگر مشتری نے غلام غاصب کے ہاتھ فروخت کیا تو اس کی بیع نافذ نہ ہوگی اس واسطے کہ اجازت میں جو ملک کی استناد ہوتی ہے وہ اس کے نافذ ہونے کے وقت ثابت ہوتی ہے لہذا بیع ہونے کے وقت غاصب بیع کرنے کا اس میں ملک کی صحیح و ثابت ثبوت نہیں ہے اور امام محمد کے نزدیک عتق بھی

[illegible] امام ابو یوسف [illegible] حضرت ﷺ کا ارشاد ہے [illegible]
[illegible]

قوله و [illegible] مشتری کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قوله ولو [illegible] مشتری نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قوله [illegible]
[illegible]
مشتری [illegible]
[illegible]
[illegible] المشتری [illegible]

باب السلم

(بیع سلم کے بیان میں)

[illegible] صفته ومعرفة قدره صح السلم فيه [illegible] في [illegible]
[illegible]
[illegible] كالجوز [illegible] والآجر [illegible] شيء معلوم
[illegible]
[illegible] كالطوب [illegible] والقثاء [illegible]
[illegible]

توضیح اللغة [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

تشریح الفقہ　قولہ باب السلم الخ بیع کی ایک قسم ہے جس میں مشتری بائع کو نقد قیمت پیشگی دے کر بعد میں مبیع لے ... اس کو سلم اور سلف کہتے ہیں ... سلم کو عرف میں ... بیع سلم میں راس المال ... مقدم ... ہوتا ہے ... دونوں ... میں سلم اور سلف دونوں ... ہیں۔ جب ... کہتے ہیں ... اسلم وسلف (مطرب) اصطلاح شرع میں سلم بیع الآجل بالعاجل کو کہتے ہیں ... مسلم ... اور رب السلم ... رأس المال ... مسلم فیہ اور ... راس المال کہتے ہیں۔

فائدہ　از روئے قیاس سلم جائز نہیں کیونکہ یہ بیع معدوم ہے ... کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت ہے ... حضرت ابن عباس فرماتے ہیں "کہ حق تعالیٰ نے سلف کی ... کو حلال فرمایا ہے" اور اس کے ... میں آیت "یا ایہا الذین آمنوا اذا تداینتم" الخ نازل فرمائی ہے۔ نیز حدیث ... رخصت ثابت ہے۔

قولہ ما امکن الخ جن چیزوں کی صفت ... متفاوت نہ ہوں ... اور مقدار معلوم کرنا ممکن ہو جیسے مکیل موزونی ... متقارب العدد ... ان میں سلم جائز ہے ... اور جن میں ... ممکن نہ ہو ... حضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی چیز میں سلم کرنا چاہے تو کیل معلوم اور وزن معلوم میں مدت معلومہ تک سلم کرے۔

قولہ الی الخ ... جن چیزوں ... میں سلم جائز نہیں ...

لا	في	الحيوان	وأطرافه	والجلود	عددًا	والحطب	حزمًا	والرطبة	جرزًا

جانور میں نہیں اور اس کے اطراف (سری پائے وغیرہ) میں اور چمڑوں میں گن کر اور لکڑیوں میں گٹھے کے اعتبار سے اور ترکاریوں میں گڈیوں سے

والجواهر	والخرز	والمنقطع	والسمك	طريًا	وصح	وزنًا	وملحًا	واللحم

اور جواہر اور پوتھ میں اور منقطع ہونے والی چیز میں اور تازہ مچھلی میں اور صحیح ہے وزن کر کے نمک لگی ہوئی میں اور گوشت میں

وبمكيال	أو	ذراع	لم	يدر	قدره	وبر قرية	أو	تمر	نخلة معينة

اور ایسے پیمانہ یا گز سے جس کی مقدار معلوم نہ ہو اور خاص بستی کے گیہوں میں اور معین درخت خرما کی کھجوروں میں

وہ چیزیں جن میں سلم جائز نہیں

توضیح اللغۃ　اطراف جمع طرف، سر ہاتھ پاؤں وغیرہ، جلود جمع جلد کی، حطب لکڑی، حزم جمع حزمہ گٹھا، رطبۃ ترکاری، جرز جمع جرزہ گڈی، ... خرز پوتھ ... سمک مچھلی، طری تازہ، ملح نمک ... برّ گیہوں، نخلہ کھجور کا درخت۔

تشریح الفقہ　قولہ لا فی الحیوان الخ جن چیزوں کے افراد ان کی مالیت میں تفاوت ہو ... ان میں سلم جائز نہیں ... جانوروں میں سلم جائز نہیں خواہ کوئی جانور ہو ... امام شافعی کے ہاں صحیح ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو ایک لشکر روانہ کرنے کا حکم دیا ... اونٹ ختم ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ صدقہ کی ... سے ... فكان يأخذ البعير بالبعيرين الى ابل الصدقة ہماری دلیل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جانوروں میں سلم کرنے سے منع فرمایا ہے ... حدیث ... ضعیف مضطرب الاسناد ... ہے ... مسلم ... اور ... دوسری ... تیسرے یہ کہ اس سے

[illegible] ہے کہ [illegible] جائز ہے [illegible] سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے [illegible] منع فرمایا ہے۔

قولہ وهو [illegible] الخ [illegible] کی بھی سلم جائز ہے [illegible] سلم جائز ہے۔

قولہ والمنقطع الخ [illegible] سلم [illegible] سلم جائز نہیں [illegible] جائز ہے [illegible] کا ارشاد ہے [illegible] ہو جائیں۔

قولہ والسمک الخ [illegible] مچھلی میں سلم جائز نہیں [illegible] سلم [illegible] جائز نہیں [illegible] مچھلی [illegible] سلم جائز ہے [illegible] سلم [illegible] نہیں۔

قولہ واللحم الخ [illegible] صاحب کے نزدیک گوشت میں سلم جائز نہیں اگرچہ [illegible] گوشت [illegible] صاحبین [illegible] کے نزدیک جائز ہے [illegible] گوشت [illegible] کا قول [illegible] ہے۔

قولہ [illegible] الخ [illegible] سلم [illegible] نہیں [illegible] سلم درست نہیں۔ کیونکہ [illegible] علیہ السلام بقولہ [illegible] اللہ [illegible] احد [illegible] نہیں۔

وشرطه بيان الجنس والنوع والصفة والقدر والأجل وأقله شهر وقدر رأس المال في المكيل والموزون

اور شرط سلم کی بیان کرنا ہے جنس اور نوع اور صفت اور مقدار اور مدت کا اور کم سے کم مدت ایک ماہ ہے اور بیان [illegible] مکیلی اور موزونی

والمعدود ومكان الإيفاء فيما له حمل من الأشياء

اور عددی چیزوں میں اور ادا کرنے کی جگہ کا بیان ہونا ان چیزوں میں جن میں باربرداری کی ضرورت ہو

وما لا حمل له يوفيه حيث شاء وقبض رأس المال قبل الافتراق

اور جس میں بار برداری کی ضرورت نہ ہو تو جہاں چاہے ادا کرے اور قبضہ کرنا راس المال پر جدائی سے پہلے

ولو أسلم مائتي درهم في كر بر مائة دين عليه ومائة نقدا فالسلم في الدين باطل

[illegible] سلم کیا [illegible] قرض ہیں اور ایک سو نقد تو سلم قرض میں باطل ہے۔

[illegible]

شروط بیع سلم کا بیان

توضیح اللغۃ: اجل، مدت [illegible] سلم [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]

تشریح المسئلۃ: قولہ [illegible] بیع [illegible] سلم کی [illegible] (۱) مسلم [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] ہو کر جس جنس [illegible] (۴) [illegible] کے اختلاف سے [illegible] ہوتی ہے۔ [illegible] (۵) مدت [illegible] امام [illegible] [illegible] مدت [illegible] ہے کیونکہ حدیث کے الفاظ "[illegible]" [illegible] فی السلم "[illegible]" ہیں۔ [illegible] [illegible] "[illegible] معلوم" کی تصریح [illegible] مدت [illegible] کی [illegible] اقوال ہیں۔ ایک قول [illegible] ہے کہ [illegible] مدت [illegible] تین دن ہیں۔ تیسرا قول [illegible] مدت [illegible] ہے [illegible] چوتھا قول یہ ہے کہ [illegible] (۶) راس المال کی مقدار [illegible] راس المال کی [illegible] [illegible] مسلم فیہ [illegible] راس المال [illegible] (۷) [illegible] (۸) [illegible]

[illegible] راس المال [illegible] لان المسلم فیہ [illegible] [illegible] لکون حکمہ علی وفق [illegible] [illegible] والکفالۃ والصرف۔

قولہ [illegible] مسلم [illegible] [illegible] ایک [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

وَلَا يَصِحُّ التَّصَرُّفُ فِي رَأْسِ الْمَالِ وَالْمُسْلَمِ فِيهِ قَبْلَ الْقَبْضِ بِشَرِكَةٍ أَوْ تَوْلِيَةٍ فَإِنْ تَقَايَلَا السَّلَمَ

اور صحیح نہیں تصرف کرنا راس المال اور مسلم فیہ میں قبضہ سے پہلے شرکت یا تولیہ کے ذریعہ پس اگر اقالہ کر لیں دونوں سلم کا

لَمْ يَشْتَرِ مِنَ الْمُسْلَمِ إِلَيْهِ بِرَأْسِ الْمَالِ شَيْئًا وَلَوِ اشْتَرَى الْمُسْلَمُ إِلَيْهِ كُرًّا وَأَمَرَ رَبَّ السَّلَمِ بِقَبْضِهِ قَضَاءً

تو نہ خریدے مسلم الیہ سے راس المال کے عوض میں کوئی چیز اور اگر خرید لیا مسلم الیہ نے ایک کر اور حکم کیا رب السلم کو اس پر قبضہ کر لینے کا حق میں

لَمْ يَصِحَّ وَصَحَّ لَوْ قَرْضًا وَلَوْ أَمَرَهُ بِقَبْضِهِ لَهُ ثُمَّ لِنَفْسِهِ صَحَّ وَلَوْ أَمَرَ رَبُّ السَّلَمِ أَنْ يَكِيلَهُ فِي ظَرْفِهِ

تو صحیح نہیں اور صحیح ہے اگر قرض ہو اور اگر حکم کیا اس کو اس کے لیے قبضہ کرنے کا پھر اپنے لیے تو صحیح ہے اور اگر حکم کیا رب السلم نے کہ ناپ دے اس کو اس کے برتن میں

فَفَعَلَ وَهُوَ غَائِبٌ لَمْ يَكُنْ قَبْضًا بِخِلَافِ الْمَبِيعِ وَلَوْ أَسْلَمَ أَمَةً فِي كُرٍّ

پس اس نے ایسا ہی کیا اس حال میں کہ وہ غائب ہو تو قبضہ نہ ہوگا بخلاف مبیع کے اور اگر بیع سلم کی ایک باندی کی [illegible]

وَقُبِضَتِ الْأَمَةُ فَتَقَايَلَا فَمَاتَتْ أَوْ مَاتَتْ قَبْلَ الْإِقَالَةِ بَقِيَ وَصَحَّ وَعَلَيْهِ قِيمَتُهَا

اور قبضہ ہو گیا باندی پر پھر اقالہ کیا دونوں نے پھر وہ مر گئی یا اقالہ سے پہلے مر گئی تو اقالہ باقی رہے گا اور اس پر باندی کی قیمت ہوگی

وَعَكْسُهَا شِرَاؤُهَا بِأَلْفٍ وَالْقَوْلُ لِمُدَّعِي الرَّدَاءَةِ وَالتَّأْجِيلِ لَا لِنَافِي الْوَصْفِ وَالْأَجَلِ

اور اس کا عکس ہے باندی کو ایک ہزار میں خریدنا اور قول ردی وصف اور مدت کا مدعی کا معتبر ہے نہ کہ وصف اور مدت کے منکر کا

وَصَحَّ السَّلَمُ وَالْاِسْتِصْنَاعُ فِي نَحْوِ خُفٍّ وَطَسْتٍ وَقُمْقُمٍ وَلَهُ الْخِيَارُ إِذَا رَآهُ

اور صحیح ہے سلم اور ساز و سامان بنوانا موزہ اور طشت اور آفتابہ وغیرہ میں اور بنوانے والے کو اختیار ہوگا جب وہ اس کو دیکھے

لِلصَّانِعِ بَيْعُهُ قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَوُقُوعُهُ سَلَمًا

اور کاریگر کو اختیار ہے بیچنے کا اس مال کو دیکھنے سے پہلے اور [illegible]

عقد سلم کے باقی احکام

توضیح اللغۃ [illegible]

تشریح الفقہ قولہ ولا یصح التصرف الخ قبضہ سے پہلے راس المال میں تصرف کرنا جائز نہیں کیونکہ اس میں قبضہ کا فوت ہونا لازم آتا ہے [illegible] قبضہ سے پہلے مسلم فیہ میں بھی تصرف جائز نہیں [illegible] قبضہ سے پہلے تصرف جائز نہیں [illegible]

[illegible]

(1) [illegible]

قوله ولو تقايلا الخ [illegible] رب السلم اور مسلم الیہ [illegible] عقد سلم کے بعد [illegible] رب السلم [illegible] مسلم الیہ سے [illegible] مال [illegible] جب تک کہ [illegible] راس المال پر قبضہ [illegible]
(عقد سلم [illegible] صورت [illegible] راس المال [illegible])۔

قوله ولو اشترى [illegible] ایک شخص [illegible] ایک [illegible] سلم [illegible] دوسرے شخص [illegible] مسلم [illegible] صحیح نہیں [illegible] حضور اکرم [illegible] [illegible]

قوله ولو [illegible] رب السلم [illegible] مسلم الیہ [illegible] مشتری [illegible] ثمن [illegible] قبضہ [illegible] بغیر [illegible] نہیں ہوسکتا۔

قوله ولو اسلم [illegible] ایک شخص [illegible] عقد سلم کیا اور مسلم الیہ [illegible] قبضہ [illegible] رب السلم اور مسلم الیہ [illegible] اقالہ [illegible] عقد سلم [illegible] اقالہ [illegible] لان الفسخ [illegible] [illegible]

قوله [illegible] باندی [illegible] اقالہ [illegible] صورت [illegible] باندی [illegible] اقالہ [illegible] صورت [illegible] مسئلہ [illegible] [illegible]

قوله والقول [illegible] سلم [illegible] مسلم الیہ [illegible] صحت [illegible] عقد سلم [illegible]

ممیز ہونا۔ صاحبین کے یہاں کچھ تفصیل ہے جو مطولات میں مذکور ہے۔

قولہ وصح السلم الخ جن چیزوں میں تعامل ہو [illegible] ان میں بیع سلم درست ہے [illegible] [illegible] امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز نہیں [illegible] کیونکہ یہ معدوم کی بیع [illegible] [illegible] کے بعد اختیار ہے چاہے [illegible] [illegible] کے ہاتھ فروخت کر دینا بھی جائز ہے [illegible] کوئی وقت متعین کر دیا ہو [illegible] کا منع ہوگا۔ فیشترط فیہ شرطہ۔

باب المتفرقات

باب مسائل متفرقہ کے بیان میں

صحّ بیعُ الکلبِ والفهدِ والسّباعِ والطّیورِ والذّمّیُّ کالمسلمِ

صحیح ہے بیع کتے کی چیتے کی اور درندوں پرندوں کی اور ذمی مثل مسلمان کے ہے شراب اور خنزیر کی بیع کے علاوہ میں

فی بیعِ غیرِ الخمرِ والخنزیرِ ولو قال بِعْ عبدَک من زیدٍ بألفٍ علی أنّی ضامنٌ لک خمسمائةٍ

اگر کہا بیچ دے اپنا غلام زید کے ہاتھ ایک ہزار میں اس شرط پر کہ میں ضامن ہوں تیرے لئے پانچ سو کا ہزار کے سوا

سوی الألفِ فباعَ صحّ بألفٍ وبطلَ الضّمانُ وإن زادَ من الثّمنِ فالألفُ علی زیدٍ والخمسمائةُ علی الضّامنِ

اس نے بیچ دیا تو بیع صحیح ہوگی ہزار میں اور ضمان باطل ہوگا اور اگر بڑھا دیا ثمن میں تو ہزار زید پر اور پانچ سو ضامن پر ہے

ولاحقّ زوجِ المشتراةِ فسخٌ لا عقدُه ومن اشتری عبدًا فغابَ فبرهنَ البائعُ علی بیعِه

اور [illegible] باندی کے شوہر کا [illegible] فسخ ہے نہ کہ عقد، جس نے خریدا ایک غلام پھر وہ غائب ہو گیا پھر گواہ لایا بائع اپنی بیع پر

وغیبتُه معروفةٌ لم یُبَعْ بدَینِ البائعِ وإلّا بِیعَ بدَینِه ولو غابَ أحدُ المشتریینِ

اور غائب کا ٹھکانا معلوم ہے تو نہ بیچا جائے بائع کے قرضہ میں ورنہ بیچ دیا جائے اور اگر غائب ہوگیا دو خریداروں میں سے ایک

فللحاضرِ دفعُ کلِّ الثّمنِ وقبضُه وحبسُه حتّی ینقدَ شریکُه ومن باعَ أمةً بألفِ مثقالٍ ذهبٍ وفضّةٍ

تو موجود کو حق ہے کہ پورا ثمن ادا کرکے قبضہ کرلے اور روک لے یہاں تک کہ ادا کرے اس کا شریک، جس نے بیچی باندی ہزار مثقال سونے اور چاندی کے عوض

فهما نصفانِ وإن قضی زیفًا عن جیّدٍ وهو لا یعلمُ وتلفَ فهو قضاءٌ

تو وہ دونوں نصف نصف ہوں گے اگر ادا کئے کھوٹے کھرے کے عوض اور صاحب حق کو معلوم نہیں اور وہ ضائع ہو جائے تو ادا ہو گیا

وإن فرّخَ طیرٌ أو باضَ أو تکنّسَ ظبیٌ فی أرضِ رجلٍ فهو لمن أخذَه

اگر بچے نکالے پرند نے یا انڈے دیئے یا چھپ گیا ہرن کسی کی زمین میں تو وہ اسی کے لئے ہے جو اس کو پکڑ لے

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] ہوں [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] ہوگی

تشریح الفقہ قوله [illegible] [illegible] سے یہاں سے [illegible] [illegible] امام ابو یوسف سے ایک روایت ہے کہ [illegible] کی بیع جائز نہیں۔ قال في المبسوط [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible] ہے [illegible] جائز ہے [illegible] حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ [illegible] کی قیمت [illegible] ہے۔ [illegible] آنحضرت ﷺ نے [illegible] بیع سے منع فرمایا ہے [illegible] صاحب [illegible] حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے [illegible] [illegible] [illegible] بیع [illegible] ثابت ہوگی [illegible] کے ساتھ [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] کی۔

قوله والذمي [illegible] معاملات [illegible] کی طرح ہیں [illegible] معاملات [illegible] جو معاملات مسلمانوں کے لئے جائز ہیں ذمیوں کے لئے بھی جائز ہیں [illegible] کے لئے جائز نہیں [illegible] شراب اور خنزیر [illegible] کے لئے جائز ہے [illegible] [illegible] [illegible]۔

قوله [illegible] [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کرے۔

قوله [illegible] ایک شخص نے [illegible] [illegible] کے ساتھ [illegible] شادی [illegible] [illegible] [illegible] مشتری [illegible] [illegible] مشتری [illegible] [illegible] [illegible] مشتری کی [illegible] [illegible]

قوله ومن اشترى [illegible] ایک شخص نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مشتری [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مشتری کے پاس [illegible] [illegible] [illegible] جائے گا۔

[illegible] [illegible]

قولہ وان قضی نحو ایک شخص [illegible] اس کے مرنے کے بعد صاحب حق [illegible] اس سے رجوع کر ڈالے یا وہ ہلاک ہو گئے [illegible] اب وہ [illegible] امام ابو یوسف فرماتے ہیں [illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible]

ما يبطل بالشرط الفاسد ولا يصح تعليقه بالشرط الفاسد البيع والقسمة والاجارة والرجعة

جو چیزیں باطل ہو جاتی ہیں شرط فاسد سے اور صحیح نہیں ان کی تعلیق شرط فاسد کے ساتھ وہ یہ ہیں بیع، تقسیم، اجارہ، رجعت

والصلح عن مال والابراء عن الدين وعزل الوكيل والاعتكاف والمزارعة والمعاملة والاقرار والوقف

صلح عن مال، دین سے بری کرنا، وکیل کو معزول کرنا، اعتکاف، مزارعت، معاملہ، اقرار، وقف

والتحكيم وما لا يبطل بالشرط الفاسد القرض والهبة والصدقة والنكاح والطلاق والخلع والعتق والرهن

اور تحکیم، اور جو شرط فاسد سے باطل نہیں ہوتیں وہ یہ ہیں قرض، ہبہ، صدقہ، نکاح، طلاق، خلع، عتق، رہن

والايصاء والوصية والشركة والمضاربة والقضاء والامارة والكفالة والحوالة والوكالة

وصی بنانا، وصیت، شرکت، مضاربت، قاضی کرنا، امیر بنانا، کفالہ، حوالہ، وکالت

والاقالة والكتابة واذن العبد في التجارة ودعوة الولد والصلح عن دم العمد والجراحة

اقالہ، کتابت، غلام کو تجارت کی اجازت دینا، بچہ کا دعویٰ کرنا، دم عمد یا زخم سے صلح

وعقد الذمة وتعليق الرد بالعيب او بخيار الشرط وعزل القاضي

عقد ذمہ، عیب کی وجہ سے رد کو معلق کرنا یا خیار شرط سے، اور قاضی کو معزول کرنا

وہ عقود جو شرط فاسد سے باطل ہو جاتے ہیں اور جو باطل نہیں ہوتے

تشریح الفقہ قولہ ما یبطل الخ [illegible] جو تصرفات [illegible] ان کے انضباط کے لئے دو قاعدے ہیں۔ ایک یہ کہ جو عقد [illegible] شرط فاسد [illegible] جیسے بیع وغیرہ [illegible] شرط فاسد سے فاسد نہیں [illegible] جیسے قرض وہبہ وغیرہ۔ [illegible] تصرفات [illegible] ان کو شرط کے ساتھ معلق کرنا باطل ہے [illegible] [illegible] اسقاطات والتزامات [illegible] جیسے طلاق [illegible] مناسب ہو یا غیر مناسب [illegible] کے ساتھ [illegible] [illegible] تصرفات شرط فاسد سے باطل ہو جاتے ہیں [illegible] شرط فاسد سے [illegible] [illegible]۔

قولہ البیع [illegible] شرط [illegible]
[illegible] والقسمة [illegible]

لا یصح تعلیقہ بالشرط فهی فاسدة والاجارة بان آجر داره بشرط ان یهدی الیه والاجازة بان باع الفضولی عبده فقال اجزته بشرط ان تهدی الیّ والرجعة بان قال للمطلقة راجعتک علی ان تقرضنی کذا والصلح عن مال بان قال صالحتک علی ان تسکننی فی الدار سنة والابراء عن الدین بان قال ابرأتک عن دینی علی ان تخدمنی شهرا وعزل الوکیل بان قال عزلتک علی ان تهدی الیّ شیئا والاعتکاف بان قال اعتکفت ان شفی الله مریضی والمزارعة بان قال زارعتک ارضی علی ان تقرضنی کذا والمعاملة وهی المساقاة بان قال ساقیتک شجری او کرمی علی ان تقرضنی کذا والاقرار بان قال لفلان علیّ کذا ان اقرضنی کذا والوقف بان قال وقفت داری ان قدم زید والتحکیم بان یقول المحکمان اذا اهلّ شهرٌ وقالا لعبد او کافر اذا اعتقت او اسلمت فاحکم بیننا۔

قوله الفرض الخ بان قال اقرضتک هذه المائة بشرط ان تخدمنی شهرا والهبة بان قال وهبتک هذه الجاریة بشرط ان یکون حملها لی والصدقة بان قال تصدقت علیک علی ان تخدمنی جمعة والنکاح بان قال تزوجتک علی ان لا یکون لک مهر والطلاق بان قال طلقتک علی ان لا تتزوجی غیری والخلع بان قال خالعتک علی ان یکون لی الخیار مدة کذا والعتق بان قال اعتقتک علی ان بالخیار والرهن بان قال رهنت عندک عبدی بشرط ان استخدمه والایصاء بان قال اوصیت الیک علی ان تتزوج ابنتی والوصیة بان قال اوصیت لک بثلث مالی ان اجاز فلان والشرکة بان قال شارکتک علی ان تهدی الیّ کذا والمضاربة بان قال ضاربتک فی الف علی النصف فی الربح ان شاء فلان والقضاء بان قال الخلیفة وليتک قضاء مکة علی ان لا تعزل ابدا والامارة بان قال الخلیفة ولیتک امرة الشام علی ان لا ترکب والکفالة بان قال کفلت غریمک ان اقرضنی کذا والحوالة بان قال احلتک علی فلان بشرط ان لا ترجع علیّ عند التوی والوکالة بان قال وکلتک ان ترضی عنک والاقالة بان قال اقلتک عن هذا البیع ان اقرضتنی کذا والکتابة بان قال المولی لعبده کاتبتک علی الف بشرط ان لا تخرج من البلد واقرار بحقیقی الجاریة بان قال المولی لعبده اذنت لک فی التجارة علی ان تتجر فی شهر او سنة ودعوة الولد بان ادعی المولی نسب ولد بشرط ان لا یرث منه او ان رضیت امرأته بذلک والصلح عن دم العمد بان صالح ولی المقتول عمدا القاتل علی شیء بشرط ان یقرضه او یهدی له شیئا والجراحة بان صالح عنها بشرط اقراض شیء او اهدائه وعقد الذمة بان قال الامام لحربی یطلب عقد الذمة ضربت علیک الجزیة ان شاء فلان وتعلیق الرد بالعیب بان قال ان وجدت بالمبیع عیبا رددته علیک ان شاء فلان او بخیار الشرط بان قال من له خیار الشرط فی البیع ابطلت خیاری ان شاء فلان وعزل القاضی بان قال الخلیفة للقاضی عزلتک عن القضاء ان شاء فلان۔۱۲

كتاب الصرف

هو بيع بعض الأثمان ببعض فلو تجانسا شرط التماثل والتقابض وإن اختلفا جودة وصياغة

[illegible]

وإلا شرط التقابض فلو باع الذهب بالفضة مجازفة صح إن تقابضا في المجلس

[illegible]

تشریح الفقہ: قولہ کتاب الخ [illegible]

[illegible]

فائدہ: [illegible]

[illegible]

قولہ هو بيع الخ [illegible]

[illegible] اختلفت هذه الاصناف فبيعوا كيف شئتم اذا كان يدا بيد

[illegible]

وَلَا يَصِحُّ التَّصَرُّفُ فِي ثَمَنِ الصَّرْفِ قَبْلَ قَبْضِهِ فَلَوْ بَاعَ دِينَارًا بِدَرَاهِمَ وَاشْتَرَى بِهَا ثَوْبًا فَسَدَ بَيْعُ الثَّوْبِ

اور بیع صرف کے ثمن میں قبضہ سے پہلے تصرف صحیح نہیں ہے پس اگر کسی نے ایک دینار دراہم کے عوض بیچا اور ان دراہم سے کپڑا خریدا تو کپڑے کی بیع فاسد ہوگی

وَلَوْ بَاعَ أَمَةً مَعَ طَوْقٍ قِيمَةُ كُلٍّ أَلْفٌ بِأَلْفَيْنِ وَنَقَدَ مِنَ الثَّمَنِ أَلْفًا فَهُوَ ثَمَنُ الطَّوْقِ

اور اگر باندی کو طوق کے ساتھ بیچا ہر ایک کی قیمت ہزار ہے دو ہزار کے عوض اور ثمن میں سے ایک ہزار نقد دیا تو وہ طوق کا ثمن ہوگا

وَإِنِ اشْتَرَاهَا بِأَلْفَيْنِ أَلْفٌ نَسِيئَةً وَأَلْفٌ نَقْدًا فَالنَّقْدُ ثَمَنُ الطَّوْقِ وَإِنْ بَاعَ سَيْفًا حِلْيَتُهُ خَمْسُونَ

اور اگر اس کو دو ہزار کے عوض خریدا ایک ہزار ادھار اور ایک ہزار نقد تو نقد طوق کا ثمن ہوگا اور اگر ایسی تلوار بیچی جس کا زیور پچاس کا ہے

بِمِائَةٍ وَنَقَدَ خَمْسِينَ فَهُوَ حِصَّتُهَا وَإِنْ لَمْ يُبَيِّنْ أَوْ قَالَ مِنْ ثَمَنِهِمَا وَلَوْ تَفَرَّقَا بِلَا قَبْضٍ

سو کے عوض اور پچاس نقد دیئے تو وہ زیور کا حصہ ہوگا اگرچہ بیان نہ کرے یا کہے کہ دونوں کے ثمن میں سے ہے اور اگر جدا ہو گئے بغیر قبضہ کے

صَحَّ فِي السَّيْفِ دُونَهَا إِنْ تَخَلَّصَ بِلَا ضَرَرٍ وَإِلَّا بَطَلَا وَلَوْ بَاعَ إِنَاءَ فِضَّةٍ وَقَبَضَ بَعْضَ ثَمَنِهِ وَافْتَرَقَا

تو بیع تلوار میں صحیح ہوگی نہ کہ زیور میں اگر بلا ضرر جدا ہو سکتا ہو ورنہ دونوں باطل ہوں گی اور اگر چاندی کا برتن بیچا اور کچھ ثمن پر قبضہ کیا اور جدا ہو گئے

صَحَّ فِيمَا قَبَضَ وَالْإِنَاءُ مُشْتَرَكٌ بَيْنَهُمَا وَإِنِ اسْتُحِقَّ بَعْضُ الْإِنَاءِ أَخَذَ الْمُشْتَرِي مَا بَقِيَ

تو بیع صحیح ہوگی اس حصہ میں جس کے دام لے لئے ہیں اور برتن دونوں میں مشترک ہوگا اور اگر برتن کا کچھ حصہ مستحق نکل آیا تو مشتری باقی کو

بِقِسْطِهِ أَوْ رَدَّ وَلَوْ بَاعَ قِطْعَةَ نُقْرَةٍ فَاسْتُحِقَّ بَعْضُهَا أَخَذَ مَا بَقِيَ بِقِسْطِهِ

اس کے حصہ کے مطابق لے لے یا واپس کر دے اور اگر چاندی کا ٹکڑا بیچا پھر اس کا کچھ حصہ دوسرے کا نکل آیا تو باقی کو اس کے حصہ کے مطابق

بِلَا خِيَارٍ وَصَحَّ بَيْعُ دِرْهَمَيْنِ وَدِينَارٍ بِدِرْهَمٍ وَدِينَارَيْنِ وَكُرِّ بُرٍّ وَشَعِيرٍ بِضِعْفَيْهِمَا

بلا خیار لے لے اور صحیح ہے بیچنا دو درہم اور ایک دینار کو ایک درہم اور دو دینار کے عوض اور ایک کر گیہوں اور جو کو ان کے دوگنے کے عوض

احکام بیع صرف

توضیح اللغۃ طوق ہنسلی، سیف تلوار، حلیۃ زیور، نقرہ پگھلی ہوئی چاندی کا ٹکڑا، کُر ایک پیمانہ ہے جو ساٹھ قفیز (یا بارہ وسق) کا ہوتا ہے۔

تشریح الفقہ قولہ ولا یصح التصرف الخ بیع صرف میں قبضہ کرنے سے پہلے ثمن میں تصرف کرنا جائز نہیں، کیونکہ جب قبضہ سے قبل عقد ہوا تو کسی نے دینار کو دراہم کے عوض فروخت کیا اور ان دراہم پر قبضہ نہیں کیا تھا کہ ان سے کپڑا خرید لیا تو کپڑے کی بیع فاسد ہوگی کیونکہ بیع صرف میں ثمن کا معین ہونا ضروری ہے جیسا کہ صرف کی بحث میں گزرا ہے۔ کسی ایک کو دوسرے کی جنس سے بدلنا متعین نہیں کر سکتے اور ہر ایک کو مبیع قرار دیں گے اور مبیع کو قبضے سے پہلے فروخت کرنا جائز نہیں لہٰذا دراہم پر قبضہ کرنے سے پہلے کپڑا خریدنا جائز نہ ہوگا۔

قولہ ولو باع امۃ مع طوق الخ کسی نے ایک باندی جس کی قیمت ایک ہزار درہم تھی اور اس کے گلے میں ایک ہزار کا طوق تھا دو ہزار درہم کے عوض فروخت کی اور ایک ہزار نقد وصول کیے یا باندی کو دو ہزار کے عوض اس طرح فروخت کیا کہ ایک ہزار ادھار ہے اور ایک ہزار نقد ہے تو یہ ایک ہزار طوق کا ثمن ہوگا۔ ایسے ہی اگر سو درہم کے عوض ایسی تلوار فروخت کی جس کا زیور پچاس درہم کا ہے اور پچاس درہم نقد وصول کیے تو ان تمام صورتوں میں نقد وصول کیے گئے دراہم زیور کے ہوں گے کیونکہ بیع صرف میں مجلس کے اندر قبضہ کرنا ضروری

[illegible]

قولہ ولو باع [illegible]

قولہ وصح بیع [illegible]

وأحد عشر درهما بعشرة دراهم ودينار ودرهم صحيح ودرهمين غلة بدرهمين صحيحين

[illegible]

ودرهم غلة ودينار بعشرة عليه أو بعشرة مطلقة ودفع الدينار وتقاصا العشرة بالعشرة

[illegible]

وغالب الفضة والذهب فضة وذهب حتى لا يصح بيع الخالصة بها ولا بيع بعضها ببعض

[illegible]

إلا متساويا وزنا ولا يصح الاستقراض بها إلا وزنا وغالب الغش ليس في حكم الدراهم والدنانير

[illegible]

[illegible]

فصح بیعها بجنسها متفاضلا والتبایع والاستقراض بما یروج وزنا او عددا او بهما ولا یتعین

[illegible] ... اور ان کے ساتھ خرید و فروخت اور قرض لینا ... وزن یا عدد یا دونوں طریقوں سے ... اور متعین نہیں ہوتے

بالتعیین لکونها اثمانا ویتعین بالتعیین ان کانت لا تروج

متعین کرنے سے کیونکہ وہ ثمن ہیں اور متعین ہو جائیں گے اگر ان کا رواج نہ ہو

والمستوی کغالب الفضة فی التبایع والاستقراض وفی الصرف کغالب الغش

اور جن میں کھوٹ اور چاندی برابر ہو وہ ان کی مثل ہیں جن کی چاندی غالب ہو بیع اور قرض لینے میں اور عقد صرف میں ان کی طرح ہیں جن کا کھوٹ غالب ہو

ولو اشتری به او بفلوس نافقة ثم کسد قبل دفعه بطل البیع

جس میں کھوٹ غالب ہو اگر خریدی اس کے عوض یا رائج پیسوں کے عوض کوئی چیز پھر ان کا چلن بند ہو گیا دینے سے پہلے تو باطل ہو جائے گی بیع

وصح البیع بالفلوس النافقة وان لم یعین وبالکاسدة لا حتی یعینها

اور درست ہے بیع رائج پیسوں کے عوض اگرچہ معین نہ کرے اور بند شدہ کے عوض نہیں جب تک ان کو معین نہ کرے

ولو کسدت افلس القرض یجب رد مثلها ولو اشتری شیئا بنصف درهم فلوس صح

اور اگر بند ہو جائیں قرض کے پیسے تو واجب ہے ان کا مثل لوٹانا اور اگر خریدی کوئی چیز آدھے درہم کے پیسوں کے عوض تو صحیح ہے

ولو اعطی صیرفیا درهما وقال اعطنی به نصف درهم فلوسا ونصفا الا حبة صح

اگر دیا صراف کو ایک درہم اور کہا کہ دے مجھے اس کے بدلے آدھے درہم کے پیسے اور ایک حبہ کم آدھا درہم تو صحیح ہے

بیع صرف کے باقی احکام

توضیح المسئلہ۔ [illegible]

تشریح الفقہ [illegible] ... بالعشرة التی لک علی۔

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

کتاب الکفالۃ

ھی	ضم	ذمۃ	الی	ذمۃ	فی	المطالبۃ	وتصح	بالنفس	وان	تعددت
وہ	ملانا	ہے	ذمہ	کو	ذمہ کے ساتھ	میں	مطالبہ	اور صحیح ہے	کفالت جان کی	اگرچہ متعدد ہوں

تشریح الفقہ: قولہ کتاب الخ وجوہ مناسبت اکثر اوقات بیع ہی میں ہوتا ہے کیونکہ ضمانت بالثمن کی ہوتی ہے یا ثمن کی ... مناسبت سے بیع کے بعد ... کفالہ لایا ہے۔ اور چونکہ ... مناسبت ہے اس واسطے بیع صرف کے ساتھ بھی مناسب ہوئی۔ ... کہ کفالت ... مصنف نے بیع صرف کو مقدم کیا ہے۔

قولہ ھی ضم الخ کفالہ اسم ہے جیسا "کفل بالمال و بالنفس کفلا و کفولا" ... کی لغوی معنی ... سے نقل کیا ہے کہ یہ متعدی ... اور متعدی بحرف جار ... مستعمل ہے۔ ... کفلت به ... کسی ... ضم ہے ... قال تعالیٰ "وکفلها زکریا" اور شرعی معنی مطالبہ میں کفیل کے ذمہ کو اصیل کے ذمہ کی ساتھ ملانا۔ کفالت کہلاتا ہے ... کفالت کی وجہ سے کفیل پر دین ثابت نہ ہوگا بلکہ صرف دین کا مطالبہ ثابت ہوگا۔ بعض حضرات اس کے قائل ہیں کہ ذمہ اصیل سے دین ساقط ہوئے بغیر کفیل پر ثابت ہو جاتا ہے مگر یہ ٹھیک نہیں لانه يصير الدين الواحد دينين

فائدہ: آگے والے مسائل سے پیشتر چند اصطلاحی الفاظ ذہن نشین کر لیجئے تاکہ مسائل کفالت کے سمجھنے میں ... ہو۔ ... (قرض خواہ) کو مکفول لہ کہتے ہیں اور مدعی علیہ یعنی مدیون (مقروض) کو مکفول عنہ اور اصیل۔ اور جس چیز کی ضمانت ہو (مال یا جان) اس کو مکفول بہ کہتے ہیں۔ اور جس پر کفالت سے مطالبہ لازم ہو اس کو کفیل، ضمین، صبیر، زعیم، حمیل اور قبیل کہتے ہیں۔

قولہ وتصح الخ کفالہ کی دو قسمیں ہیں کفالت بالنفس اور کفالت بالمال ... دونوں قسمیں جائز ہیں۔ امام شافعی کفالت بالنفس کے قائل نہیں۔ کیونکہ کفالت کی وجہ سے تسلیم مکفول بہ لازم ہے۔ اور کفالت بالنفس میں کفیل اس پر قادر نہیں۔ کیونکہ مکفول بہ کی جان پر ... ہماری دلیل حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ کفیل ضامن ہے۔ یہ حدیث مطلق ہونے کی وجہ سے کفالت کی دونوں قسموں کی مشروعیت پر دال ہے۔ رہا یہ کہنا کہ کفیل بالنفس تسلیم مکفول بہ پر قادر نہیں ... تسلیم کے بہت سے طریقے ہیں جن سے وہ اس کو ... ممکن ہے۔

[illegible]

[illegible footnotes]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قال شرط تسميته في وقت معينه حضرة فيه [illegible] طلبه قال حضرته

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الطالب ويرى [illegible] [illegible] لم يقل او دلته [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کمالات باطنی اور انکے دلائل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فإن قال إن لم يواف به غدا فهو ضامن لما عليه فلم يواف به أو مات المطلوب ضمن المال

[illegible]

ومن ادعى على آخر مائة دينار فقال رجل إن لم يواف به غدا فعليه المائة فلم يواف به غدا فعليه المائة

[illegible]

ولا تجبر على الكفالة بالنفس في حد وقود ولا يحبس فيهما حتى يشهد مستوران أو عدل

[illegible]

وبالمال ولو مجهولا إذا كان دينا صحيحا بكفلت عنه بما لك عليه وبما يدركك في هذا البيع

[illegible]

وما بايعت فلانا فعلي وما ذاب لك عليه فعلي وما غصبك فلان فعلي وطالب الكفيل أو المديون

[illegible]

إلا إذا شرط البراءة فحينئذ تكون حوالة كما أن الحوالة بشرط أن لا يبرأ بها المحيل كفالة

[illegible]

ولو طالب أحدهما له أن يطالب الآخر ويصح تعليق الكفالة بشرط ملائم كشرط وجوب الحق

[illegible]

كإن استحق المبيع أو لإمكان الاستيفاء كإن قدم زيد وهو مكفول عنه أو لتعذره كإن غاب عن البلد

[illegible]

کفالت بالمال اور اس کے احکام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ ولا یجوز قطع [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ ویصح تعلیق الخ کفالت بالمال [illegible]

[illegible]

ولا تصح ... [illegible] ... الكفالة ... [illegible]

[illegible]

فان تكفل بماله عنه ... [illegible] ... لا يصح الكفالة ... [illegible]

[illegible]

بخلاف ... قول ... على التعيين

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ويصح الكفالة بامر المكفول عنه وبغير امره فان كفل بامره رجع بما ادى عليه وان كفل بغير امره

[illegible]

لم يرجع ولا يطالب الاصيل بالمال قبل ان يؤدي عنه فان لوزم لازمه

[illegible]

ويبرأ بأداء الاصيل ولو ابرأ الاصيل او اخر عنه برئ الكفيل ... [illegible]

[illegible]

ولا ينعكس ولو صالح ... رب المال عن الف على خمسمائة برئ

[illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ وتصح الخ مکفول بہ کی اجازت سے وارث وغیرہ بری ہے تفصیل ادا ثمن جب ہی اگر مال کی اجازت سے کفیل اداء کرتا ہو کفالت کی صحت میں مکفول عنہ سے لے کیونکہ اس نے قرض بالی کے حکم سے ادا کیا ہے تا اگر بلا حکم کفیل ادا کرے تو محض اس کا نفع ہے جو مکفول عنہ سے تعلق سے پس کیونکہ اس صورت میں اس نے ادا دیا احسان کرنے والا ہو گیا۔ (کفایہ)

قولہ ولو صالح الخ اگر کفیل یا اصیل نے کسی ہزار کی طرف سے پانچ سو پر صلح کر لی تو دونوں بری ہو جائیں گے اگر اصیل نے صلح کی تو اس لئے کہ صلح کی وجہ سے بری الذمہ ہو گیا اور اس کی براءت سے براءت کفیل کو مستلزم ہے اور کفیل نے صلح کی تو اس لئے کہ اس نے صلح کو ایک ہزار دین کی طرف مضاف کیا ہے جو اصیل کے ذمہ ہے تو وہ پانچ سو سے بری ہو گیا اور اس کی براءت موجب براءت کفیل ہے۔ پھر کفیل نے پانچ سو ادا کرنے سے دونوں بری ہو جائیں گے اور کفیل وہ پانچ سو اصیل سے لے گا۔ (اگر اس نے حکم سے کفیل ادا کرتا ہو) یا۔

فائدہ مسئلہ صلح میں چار صورتوں کا احتمال ہے (۱) صلح میں اصیل و کفیل دونوں کی براءت مشروط ہو (۲) فقط کفیل (۳) یا صرف اصیل کی براءت مشروط ہو (۴) براءت سے سکوت ہو اور علامہ طحاوی فرماتے ہیں کہ مسئلہ میں آٹھ صورتوں کا احتمال ہے۔ چار باعتبار صلح اصیل اور چار باعتبار صلح کفیل۔ سو اگر دونوں کی یا صرف اصیل کی براءت مشروط ہو یا براءت سے سکوت ہو تو دونوں بری ہو جائیں گے اور اگر صرف کفیل کی براءت مشروط ہو تو اس سے اصیل بری نہ ہوگا بلکہ طالب کو خیار ہو جائے گی۔ اور پانچ سو سے صرف کفیل بری ہوگا۔

وإن قال الطالب للكفيل برئت إليّ من المال رجع على المطلوب وفي برئت أو أبرأتك لا

اگر کہا طالب نے کفیل سے کہ تو بری ہے مجھ تک مال سے تو وہ رجوع کرے مطلوب پر اور بریت یا ابرأتک کہا تو نہیں

وبطل تعليق البراءة منها بالشرط والكفالة بحد وقصاص ومبيع ومرهون وأمانة

باطل ہے کفالت سے بری ہونے کو شرط کیساتھ معلق کرنا اور کفالت حد قصاص مبیع رہن اور امانت کی

وصح لو ثمنا ومغصوبا ومقبوضا على سوم الشراء ومبيعا فاسدا

اور صحیح ہے اگر مکفول بہ ثمن یا مغصوب یا مقبوض علی سوم الشراء ہو یا بیع فاسد کی مبیع ہو

تشریح الفقہ قولہ وان قال الخ طالب (مکفول لہ) نے کفیل سے کہا "برئت الی" اور کفیل مکفول عنہ کے حکم سے ضامن ہوا تھا تو کفیل مال کی ضمانت مکفول عنہ سے لے گا۔ کیونکہ کفیل نے ادائیگی کا اقرار کیا ہے اور اس ترکیب میں کفیل بری ہے اور بری ہونے کے لئے مبدا و منتہی ضروری ہے اور یہاں مبتدا کفیل ہے اور منتہی طالب ہے۔ "برئت الی" سے ادائیگی کا اقرار ہو جاتا ہے کیونکہ مال کی ادائیگی کفیل سے ہی ہو سکتی ہے لہٰذا کفیل مکفول عنہ سے رجوع کرے گا اور اگر برئت یا ابرأتک کہا تو اس صورت میں کفیل مکفول عنہ پر رجوع نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کلام سے صرف کفیل کی براءت کا اقرار ہے ادائیگی مال کا اقرار نہیں۔

قولہ وبطل الخ کفالت سے بری کرنے کو کسی شرط مثلاً دخول دار یا قدوم زید پر معلق کرنا جائز نہیں کیونکہ براءت میں تملیک کے معنی ہوتے ہیں اور تملیکات کو شرط پر معلق کرنا باطل ہے لیکن بعض کے نزدیک صحیح ہے اور شرط باطل ہے پھر صحیح یہ ہے کہ اگر شرط ملائم ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں اور ظاہر کلام سے یہی معلوم ہوتا ہے۔

ـــــــ ـــــــ ـــــــ ـــــــ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

وحسل [illegible] وبلا [illegible] الطالب

[illegible]

في مجلس [illegible]

[illegible]

[illegible] الكتابة

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

قولہ و بالعدۃ [illegible]

[illegible]

قولہ و بالعہدۃ [illegible]

[illegible]

قولہ و بخلاص [illegible]

[illegible]

فصل ولو [illegible] المضمون [illegible] يعطي الكفيل الطالب لا يسترده منه وما ربح الكفيل فهو له

[illegible]

یعنی	لوٹنا	مطلوب	علی	رداً	ومالہ

[illegible]

کفالت کے متفرق مسائل

تشریح الفقہ قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ ولو امر [illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ طریقہ سود خوروں کے بیان اور شریعت کی نظر میں ناپسندیدہ ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے "اذا تبایعتم بالعینۃ واتبعتم اذناب البقر ذللتم وظهر علیکم عدوکم" جب تم طریقہ عینہ پر خرید و فروخت کرو گے اور بیلوں کے پیچھے پڑ جاؤ گے (یعنی کھیتی باڑی میں مشغول ہو کر جہاد سے غافل ہو جاؤ گے) تو تم ذلیل و خوار ہو جاؤ گے اور تمہارا دشمن تم پر غالب ہو جائے گا۔ امام محمد صاحب فرماتے ہیں کہ میرے دل میں یہ بیع پہاڑوں سے بھی زیادہ گراں ہے [illegible] [illegible] محققین [illegible] [illegible]

قولہ ومن کفل الخ ایک شخص کسی کی طرف سے اس مال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

قولہ ولو قال الخ اگر کسی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

قولہ وکفالۃ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

قولہ ومن ضمن الخ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

باب كفالة الرجلين والعبد وعنه

باب دو شخصوں کے کفالہ [illegible] کے بیان میں

دين عليهما وكل كفيل عن صاحبه فما أداه أحدهما لم يرجع به على شريكه

[illegible]

حتى يزيد على النصف فيرجع بالزيادة وإن كفلا عن رجل كفل كل عن صاحبه

[illegible]

فما أدى رجع بنصفه على شريكه [illegible] على الأصيل وهو المطالب [illegible] الآخر

[illegible]

[illegible] ولا يرجع حتى يؤدي

[illegible]

أكثر من النصف [illegible] كفل كل عن صاحبه [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وإن [illegible] الآخر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الكفيل [illegible]

[illegible]

[illegible] الاجير [illegible]

[illegible]

تشریح [illegible] قوله [illegible] عليه [illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

[illegible]

[illegible]

كتاب الحوالة

[illegible]

[illegible]

هي نقل الدين من ذمة إلى ذمة وتصح في الدين لا في العين برضا المحتال والمحال عليه

[illegible]

وبرئ المحيل بالقبول من الدين ولم يرجع المحتال على المحيل إلا بالتوى وهو أن يجحد الحوالة

[illegible]

ويحلف ولا بينة له أو يموت مفلسا فإن طالب المحتال عليه المحيل بما أحال

[illegible]

فقال المحيل أحلت بدين لي عليك لم يقبل وضمن المحيل مثل الدين وإن قال المحيل للمحتال

[illegible]

أحلتك لتقبضه لي فقال المحتال أحلتني بدين لي عليك فالقول للمحيل

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

توضیح اللغات [illegible]

تشریح [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

لہٰذا اس کی قیمت ... [illegible] ... کا قول معتبر ہوگا کیونکہ قابل وہی ہے اور کفیل کی طرف سے ... بات ہے کہ اس ... [illegible] ... کیونکہ لفظ ... [illegible] ... میں استعمال ہوتا ہے۔

قولہ ولو احال الخ ... [illegible] ... اگر کسی نے زید کے پاس ودیعت رکھی ... [illegible] ... اگر ودیعت ہلاک ہو جائے تو ... [illegible] ... اور اس پر ... [illegible] ... ودیعت تھی۔

قولہ وکرہ السفتجۃ الخ سفتجہ (سین پر پیش ...) اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کسی شہر میں گیا اور وہاں سے کسی تاجر کے پاس کچھ مال بطور قرض رکھ دیا اور یہ شرط کر لی کہ وہ فلاں آدمی کے نام ایک تحریر دیدے جو کسی دوسرے شہر میں ہے تاکہ وہاں سے یہ اپنا مال وصول کرلے اور اس طرح خطرہ راستہ سے محفوظ ہو جائے۔ چونکہ اس صورت میں مقرض کو قرض سے ... نفع حاصل ہوتا ہے ... محفوظ ہو جاتا ہے اور جس قرض سے نفع حاصل کیا جائے حدیث میں اس کی ممانعت ہے اس لئے یہ صورت مکروہ ہے۔

کتاب القضاء

أَهْلُهُ أَهْلُ الشَّهَادَةِ وَالْفَاسِقُ أَهْلٌ لِلْقَضَاءِ كَمَا هُوَ أَهْلٌ لِلشَّهَادَةِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُقَلَّدَ

قاضی بننے کا اہل وہی ہے جو اہل شہادت ہے اور فاسق اہل قضاء ہے جیسا کہ وہ اہل شہادت ہے مگر مناسب نہیں کہ فاسق کو قاضی بنایا جائے

وَلَوْ كَانَ الْقَاضِي عَدْلًا فَفَسَقَ بِأَخْذِ الرِّشْوَةِ لَا يَنْعَزِلُ وَيَسْتَحِقُّ الْعَزْلَ وَإِذَا أَخَذَ الْقَضَاءَ بِالرِّشْوَةِ

اگر قاضی عادل ہو پھر فاسق ہو جائے رشوت لینے سے تو معزول نہ ہوگا لیکن معزولی کا مستحق ہوگا اور اگر عہدہ قضا رشوت دے کر حاصل کیا

لَا يَصِيرُ قَاضِيًا وَالْفَاسِقُ يَصْلُحُ مُفْتِيًا وَقِيلَ لَا وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الْقَاضِي فَظًّا غَلِيظًا جَبَّارًا عَنِيدًا

تو قاضی نہ ہوگا فاسق مفتی بن سکتا ہے اور کہا گیا ہے کہ نہیں اور مناسب نہیں ہے کہ قاضی بد مزاج سنگدل جابر اور ضد کرنے والا

وَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ مَوْثُوقًا بِهِ فِي عَفَافِهِ وَعَقْلِهِ وَصَلَاحِهِ وَفَهْمِهِ بِالسُّنَّةِ وَالْآثَارِ وَوُجُوهِ الْفِقْهِ

ہو اور چاہئے کہ قاضی قابل اعتماد ہو پاکدامنی عقل نیکی سنت اور احادیث صحابہ کے سمجھنے اور وجوہ فقہ کے جاننے میں۔

توضیح اللغۃ قضاء ... عدل ... عادل ... عزل ... [illegible]

تشریح الفقہ قولہ کتاب القضاء الخ چونکہ ... [illegible] ... کے سلسلہ میں اکثر جھگڑے واقع ہوا کرتے ہیں جن کو شرعی قواعد کے مطابق دور کرنا ضروری ہے۔ اس لئے مصنف ... [illegible] ... کے احکام ... کے بعد قضا کے احکام بیان کر رہا ہے۔ قضا ... [illegible] ... (۱) حکم کرنا فیصلہ کرنا قال قضیت (بین) القضاء بین الخصمین ... [illegible] ... (مصباح ...) قال تعالیٰ وقضی ربک ... (۲) ... کا پورا کرنا ... قضیت حاجتی ... اپنی ضرورت پوری کر لی ... (۳) مرنا ... قضی نحبہ ... (۴) ... [illegible] ... اپنا قرض ادا کر دیا (۵) ... قال تعالیٰ وقضینا الیہ ذلک الامر ... (۶) ... [illegible]

• ... [illegible]

کتاب الغریبین فی قولہ تعالیٰ "ثم اقضوا الی ولا تنظرون" (یونس) مضطر ومضیتہ ... قال معنی فقضاهن سبع سموات" قال ابو ذؤیب وعلیهما مسرودتان قضاهما داود او صنع السوابغ تبع "اصطلاح شرع میں حکم ... قطع منازعات کو قضا کہتے ہیں" وقیل الحکم بین الناس بالحق. قضا کے ارکان چھ ہیں (۱) حکم (۲) محکوم بہ (۳) محکوم لہ ... (۴) محکوم علیہ (۵) حاکم (۶) طریق ... طرح۔

حکم کل قضیۃ مکتسبۃ — ستۃ یاتیک بعد ذا التحقیق
حکم ومحکوم بہ ولہ — محکوم علیہ وحاکم وطریق

فائدہ: ابن ماجہ نے ... قضا ... عبادت ... حضور ﷺ کا ارشاد ہے ... امام عادل ... سال ... عبادت ... شخص ... لئے ... قاضی ... فرض کفایہ ہے ... حرام ... ہوا۔

قولہ: اهلہ ... قاضی ... شہادت ... شہادت ... شرط ... حالت ... شہادت ... مطلب ... شہادت ... قضا ... شہادت ... قضا ... شہادت سے بیان کیا۔ وقد نظمها الحموی فقال۔

شروط القضاء تسع علیک بحفظها — تحرر ... فی ... تکملا
بلوغ واسلام وعقل ونطق — فصیح بہ فصل الخصومۃ قد جلا
ونیۃ حکما دون سمع ... — وحریۃ سمع والا ... قد ...
وفقدان حد القذف کذا شرطوالہ — کما ... فی البحر مجملا

قولہ: والفاسق الخ جب ... قاضی ... شہادت ہے ... فاسق ... شہادت ... قاضی ... فاسق ... روایت ... قضا ... ہے۔

قولہ: ولو کان الخ ... قاضی ... عادل ... فاسق ... معزول ... قاضی ... معزول ... قضا حاصل کیا

ہوا۔ دوسری وجہ یہ کہ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی والرائش

(فائدہ اولیٰ) اگر کوئی آدمی رشوت دیکر قاضی بنے تو اس کا قاضی ہونا صحیح ہوگا یا نہیں؟ [illegible] صاحب [illegible] سے نقل کیا ہے۔ (۱) [illegible] رشوت [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] الفتح القدیر [illegible] رشوت [illegible] ہوگا۔

(فائدہ ثانیہ) رشوت کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible] (حاشیہ الاردو طاہر)

قولہ والصحیح ... ملاحیت [illegible]؟

[illegible]

والاجتهاد شرط الأولوية وينبغي أن يكون مثله و كره التقلد لمن خاف الحيف

اور مجتہد ہونا شرط ہے بہتر ہونے کی اور [illegible] مکروہ ہے عہدہ قضاء [illegible] کے لئے جس کو ظلم [illegible]

وإن أمنه لا ولا يسأله ويجوز تقلد القضاء من السلطان العادل والجائر ومن أهل البغي فإن تقلد

اگر [illegible] اور اس کا سوال نہ کرے [illegible] عادل بادشاہ سے اور ظالم سے [illegible]

يسأل ديوان قاض قبله وهو الخرائط التي فيها السجلات والمحاضر وغيرهما وينظر في حال

[illegible]

المحبوسين فمن أقر بحق أو قامت عليه بينة ألزمه وإلا نادى عليه وعمل في الودائع وغلات الوقف

[illegible]

ببينة أو إقرار ولا يعمل بقول المعزول إلا أن يقر ذو اليد أنه سلمها إليه فيقبل قوله فيه

[illegible]

احکام قضا کا بیان

[illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ ولا اجتہاد الخ قاضی میں اجتہاد کا ہونا شرط ہے ... [illegible] ... ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ ... [illegible] ... حضرت علی کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا ... [illegible] ... مقلد کا قاضی ہونا صحیح ہے ... [illegible]

قولہ ولا یسالہ الخ ... عہدۂ قضا کا سوال ... [illegible] ... کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ... [illegible] ... (یعنی ... [illegible]) اور جس پر جبر کیا جائے گا ... [illegible] ... مستقیم ... [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

قولہ ویجوز الخ ... ظالم ... کی جانب سے عہدۂ قضا قبول کرنا جائز ہے ... [illegible] ... کیونکہ صحابہ کرام سے ... [illegible] ... حضرت علی ... [illegible] ... قبول کیا ... [illegible]

قولہ ومن ... الخ قاضی ... [illegible] ... قبول کرے ... [illegible] ... کیونکہ ... [illegible] ... قاضی ... [illegible] ... کے اقرار سے یہ بات ثابت ہوگی کہ ... [illegible]

ويقضي في المسجد او داره ويرد هدية الا من قريبه او ممن جرت عادته بذلك ولا دعوة خاصة

اور فیصلہ کرے مسجد میں یا اپنے گھر میں اور واپس کر دے ہدیہ مگر اپنے رشتہ دار سے یا اس شخص سے جس کی عادت ہو ... [illegible] ... خصوصی دعوت کو

ويشهد الجنازة ويعود المريض ويسوي بينهما جلوسا واقبالا

اور آئے جنازہ کے لئے اور عیادت کرے مریض کی اور برابری کرے ان دونوں کے درمیان بیٹھنے اور متوجہ ہونے میں

[illegible]

[illegible]

بقیہ احکام قضاء

تشریح الفقہ قولہ ویقضی الخ قاضی مسجد میں یا اپنے گھر میں فیصلہ کرے ... [illegible] ... ہدیہ ... [illegible] ... وہ ہدیہ ... [illegible] ... ہے اور

[illegible]

حائضہ عورت بھی آنے لگی جس کے لئے داخل مسجد جائز نہیں۔ بخاری نے نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنے معتکف میں حضرات کا فیصلہ فرماتے تھے چنانچہ روایت میں ہے کہ ابن ابی حدرد پر حضرت کعب بن مالک کا کچھ قرض تھا آپ نے مسجد میں تقاضا کیا اور دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں آنحضرت ﷺ آواز سن کر تشریف لائے اور حضرت کعب کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا قرض معاف کر دے حضرت کعب نے منظور کر لیا تو آپ نے فرمایا قم فاقضه تکملہ میں ہے کہ [illegible] نے کہا ہے کہ اس حدیث سے جواز حکم فی المسجد نکلتا ہے اسی طرح خلفاء راشدین تابعین اور ائمہ کا عمل خصومات کے لئے مسجد میں بیٹھنے کا رہا ہے۔ [illegible]

ہاں حضرت عمر بن عبد العزیز کا مسجد سے باہر فیصلہ کرنا ثابت ہے اور حضرت شریح، شعبی، یحییٰ بن یعمر، ابن اشوع، ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف وغیرہم فیصلوں کیلئے مسجد میں بیٹھتے تھے۔ بہر کیف قضا چونکہ ایک اہم ترین عبادت ہے اس لئے نماز کی طرح اس کے لئے بھی مسجد کی بیٹھک ہونا چاہئے۔ رہا مشرک کا استدلال سو جواب یہ ہے کہ مشرک کی نجاست سے مراد ظاہری نجاست نہیں بلکہ نجاست باطنی (اعتقادی) مراد ہے۔ رہا حائضہ عورت کا معاملہ سو اس سے احتراز کرنا ہو تو قاضی اس کے لئے مسجد کے دروازہ تک آجائے گا۔

تنبیہ: علامہ عینی نے کہا ہے کہ [illegible] کے لحاظ سے فیصلے کے لئے مسجد میں بیٹھنا گو قاعدہ سے درست ہے مگر یہ مناسب نہیں کیونکہ اب لوگ مساجد کا احترام نہیں کرتے۔ اور مساجد میں کلام کرتے ہیں جو ہرگز مناسب نہیں حتی کہ جنابت کی حالت میں داخل ہونے سے بھی احتراز نہیں کرتے۔

قوله ويرد هدية الخ قاضی ہدیہ واپس کر دے۔ [illegible] کہتے ہیں اگر کوئی قرابت دار یا ایسا شخص جو پہلے سے ہدیہ پیش کرتا ہو تو قبول کر سکتا ہے جو پہلے کی عادت کے مطابق ہو [illegible] جز یہ کہ ہدیہ دینے والا [illegible] خصومت [illegible] آنحضرت ﷺ نے ایک عامل کے متعلق فرمایا تھا [illegible] اور [illegible] کی بھی یہی حکم ہے کہ قاضی اس کا ہدیہ قبول نہ کرے [illegible] صورت میں قاضی کی خاطر [illegible] کرے [illegible] معلوم ہو کہ قاضی [illegible] کے نزدیک [illegible] کے لئے [illegible] بعض کے نزدیک [illegible] سے [illegible]۔

قوله ويسوى بين الخصمين الخ قاضی کے لئے ضروری ہے کہ وہ [illegible] مدعی اور مدعیٰ علیہ کے درمیان بیٹھنے اور متوجہ ہونے میں مساوات برتے اور کسی ایک کی طرف اشارہ [illegible] وغیرہ سے پرہیز کرے کہ کسی کا دل نہ ٹوٹے اور قاضی پر تہمت نہ لگے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کوئی شخص [illegible] مسلمانوں کے درمیان نشست [illegible] اور نظر میں برابری رکھے اور [illegible] آواز بلند کرے [illegible] کے نزدیک قاضی [illegible] نہ کرے کیونکہ اس میں [illegible] کی اعانت ہے۔ امام ابو یوسف [illegible] کے لحاظ سے امام شافعی [illegible] جس کی وجہ سے [illegible] ذکر پایا [illegible] کی جائے تو حق ضائع ہو جائے گا۔ [illegible] علامہ [illegible]

[illegible]

فصل وإذا ثبت الحق للمدعي أمره بدفع ما عليه فإن أبى حبسه في الثمن والقرض والمهر المعجل

(فصل) جب ثابت ہو جائے حق مدعی کا تو حکم دے مدعا علیہ کو اس کے ادا کرنے کا، اور انکار کرے تو اس کو قید کرے ثمن اور قرض اور مہر معجل اور اس کے

وما التزمه بالكفالة لا في غيره إن ادعى الفقر إلا أن يثبت غريمه غناه

مارے میں جس کا اس نے التزام کیا ہو کفالت سے نہ کہ اس کے علاوہ میں اگر دعویٰ کرے فقر کا مگر یہ کہ ثابت کر دے قرض خواہ اس کی مالداری

فيحبسه بما رأى ثم يسأل عنه فإن لم يظهر له مال خلاه ولم يحل بينه وبين غرمائه

پس قید کرے جس قدر مصلحت ہو پھر پوچھے اس کے متعلق اگر اس کا کوئی مال ظاہر ہو تو چھوڑ دے اور حائل نہ ہو اس کے اور اس کے قرض خواہوں کے درمیان

وردّ نفقته على القريب قبل حبسه ونفقة الصغار الحق والد حبس الموسر

درمیان حد رد کر دے جیسے اس کے اقارب پر جو قید سے پہلے اور قریبی کا وہ زیادہ قابل ہے اور باپ قید رکھے مالدار کو

ويحبس الرجل لنفقة زوجته لا في دين ولده إلا إذا أبى من الإنفاق عليه رأفةً بعلمه

قید کرے مرد کو اس کی بیوی کے خرچ کی بابت نہ کہ بیٹے کے دین کی بابت مگر اس وقت جبکہ وہ اس پر خرچ کرنے سے انکار کرے۔

جیل خانہ کے احکام

توضیح اللغۃ — تعدادی، خصم، بار، ماخوذ محل، مال، متعلق قرض، مہر، ثمن، قرض، اتفاق، موجب، زیادہ، مالداری، ابدا، نیچے سے ہمیشہ رہنا، دوسر مال اور اتفاق خرچ کرنا۔

تشریح الفقہ — قولہ فصل الخ اس فصل میں جیل خانہ کے احکام بیان ہیں جو کام قاضی کا مقتضی سے متعلق ہیں مگر ان میں سے بعض سے احکام مخصوص ہیں، اس لئے مصنف نے علیحدہ فصل میں ذکر کیا ہے۔ حبس لغۃً منع کرنے اور روکنے کو کہتے ہیں اور حبس (ص) حبسا کا مصدر ہے۔ پھر اس کا اطلاق اس جگہ پر بھی جیل خانہ پر ہونے لگا۔ شریعت میں حبس کا مطلب ہے (عورتی) شرعی جنس کو آزادانہ طور پر حرکت سے روک دیا جائے، کی قید ہے "ینفوا من الارض" یعنی ان کو زمین سے نکال دیا جائے۔ اس سے مراد قید ہے۔ کیونکہ قید ہو کر زمین سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔

فائدہ: حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کے زمانہ میں کوئی مستقل جیل خانہ نہیں تھا بلکہ مسجد میں یا دہلیز میں محبوس کر دیا جاتا تھا (ایک قول یہ بھی ہے کہ عمر فاروق نے مکہ معظمہ میں ایک گھر چار ہزار درہم میں خرید کر جیل خانہ بنایا تھا) جب حضرت علی کا دور آیا تو آپ نے قید خانہ تعمیر کیا، اس کا نام "نافع" رکھا مگر اس کو چور توڑ کر نکل گئے (لقب) پھر دوسرا بنوایا اس کا نام "مخیس" رکھا۔ حضرت علی نے کہا کہ میں نے ایک قید خانہ بنایا جس کا نام مخیس رکھا تاکہ جیل بنا کر پختہ مکان ہو۔

جیل بنا کر اس میں قید کیا

وفي الهداية الفقهية الحبس لا يحل في دين ... والعلي بين مكفلات ...
من حبس بعد الكفالة والمكفول ... والحبس ... والعقد في ... في الحبس ...
... القاضي أن له مالا ... ۱۲

قولہ [illegible] جب مدعی [illegible] معاملے کو [illegible] [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] [illegible]

قولہ [illegible] [illegible]

قولہ [illegible] [illegible]

[illegible]

باب كتاب القاضي إلى القاضي وغيره

باب ایک قاضی کی جانب سے دوسرے قاضی وغیرہ کی جانب خط لکھنے کے بیان میں

ويكتب القاضي إلى القاضي في غير حد وقود، فإن شهدوا على خصم حكم بالشهادة وكتب بحكمه

اور لکھے قاضی دوسرے قاضی کے پاس حد اور قصاص کے سوا میں [illegible] حاضر خصم پر [illegible] تو حکم دے [illegible]

وهو المسمى سجلا وإن لم يحكم وكتب الشهادة ليحكم المكتوب إليه بها وهو الكتاب الحكمي

[illegible]

وهو نقل الشهادة في الحقيقة ويقرأ عليهم ويختم بحضرتهم ويسلم إليهم فإذا وصل إلى المكتوب إليه

[illegible]

وينظر إلى ختمه ولم يقبله إلا بحضرة الخصم وشهوده فإذا شهدوا أنه كتاب فلان القاضي سلمه

[illegible]

إلينا في مجلس حكمه وقرأه علينا وختمه فتحه القاضي وقرأه على الخصم وألزمه ما فيه

[illegible]

ويبطل الكتاب بموت الكاتب وعزله وبموت المكتوب إليه إلا إذا كتب بعد اسمه

[illegible]

وإلى كل من يصل إليه من قضاة المسلمين لا بموت الخصم ويقضي المرأة في غير حد وقود

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قاضی [illegible]

[illegible]

ولا يستخلف قاضٍ إلا أن يفوّض إليه ذلك بخلاف المأمور بإقامة الجمعة وإذا رُفع إليه حكمُ قاضٍ

[illegible]

أمضاه إلا أن يخالف الكتاب أو السنة المشهورة أو الإجماع وينفذ القضاء بشهادة الزور في العقود

[illegible]

والفسوخ ظاهراً وباطناً لا في الأملاك المرسلة ولا يقضي على غائب إلا أن يحضر من يقوم مقامه

[illegible]

كالوكيل والوصي أو يكون ما يدّعى على الغائب سبباً لما يدّعيه على الحاضر كمن ادعى عيناً في يده

[illegible]

أنه اشتراه من فلان الغائب ويقرض القاضي مال اليتيم ويكتب ذكّه لا الوصي والأب

[illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صاحبین کے نزدیک فیصلہ ظاہراً اور باطناً نافذ ہے۔ علامہ زمخشری کے لئے ابتدائی سماعت ضروری ہے اسی طرح ایک عورت نے اپنے شوہر
پر تین طلاقوں کا دعویٰ کیا اور گواہوں سے دعویٰ ثابت کر دیا۔ قاضی نے ان کے درمیان تفریق کا فیصلہ کر دیا اور عدت کے بعد عورت
نے کسی دوسرے شوہر سے نکاح کر لیا تو امام صاحب کے نزدیک پہلے شوہر کیلئے اس عورت سے وطی حلال نہیں ظاہراً اور باطناً،
اور شوہر ثانی کے لئے ہر طرح حلال ہے خواہ حقیقت حال سے واقف ہو یا نہ ہو اور عورت کیلئے بھی یہی حکم ہے۔

قولہ ولا یقضی علی غائب الخ یعنی مدعیٰ علیہ غائب ہو تو اس کے خلاف فیصلہ کرنا جائز نہیں جب تک اس کا کوئی نائب حاضر نہ ہو
اس لئے کہ قضاء سے مقصود جھگڑے کو ختم کرنا ہے اور جب مدعیٰ علیہ غائب ہے تو جھگڑا ثابت نہیں ہوتا اور غیر موجود کے خلاف
جہاں طریق قضاء ثابت جب سائل کی غیر موجودگی میں فیصلہ ممکن نہیں بخلاف اس کے جو غیر حاضر ہو کہ طریق قضاء اس پر حجت ہو جائے تو اس
کے اوپر قاضی کا حکم ممکن ہے۔

قولہ وهو بمعنی الخ حنفیہ کے یہاں قضاء علی الغائب جائز نہیں تو ایسی صورت کے حق میں جب کوئی ... اس کا کوئی نائب
موجود ہو اس کی موجودگی میں قضاء علی الغائب جائز ہے خواہ نائب حقیقی ہو جیسے وکیل یا وصی اور متولی وقف یا نائب حکمی ہو جیسے
صورتیں ہیں جن میں سے ایک صورت یہ ہے کہ مدعی جو کسی غائب پر دعویٰ کر رہا ہے وہ اس دعویٰ
کا سبب ہو جو اس شخص پر جو حاضر ہے مثلاً زید کے قبضہ میں ایک مکان ہے کسی نے اس مکان کا دعویٰ کیا اور گواہ قائم کئے کہ اس
نے یہ مکان فلاں غائب سے خریدا ہے۔ حکم یہ ہے کہ قاضی حاضر کے خلاف فیصلہ کرے گا تو یہی فیصلہ غائب پر بھی ہو جائے
گا کیونکہ غائب کے نزدیک ... حکم ہے ... کے یہاں قضاء علی الغائب جائز ہے ان کی دلیل یہ
حدیث ہے "البینة علی المدعی و الیمین علی من انکر" اس حدیث میں حضور کی موجودگی کی کوئی قید نہیں ... حضور نے حکم کی تمرہ
بیان فرمایا ہے۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو ارشاد فرمایا تھا کہ اے علی
تمہارے پاس جب دو آدمی ... کا فیصلہ نہ کرو جب تک دوسرے کے کلام کو نہ سن لو ... سے معلوم ہوا کہ دوسرے کے کلام کا سننا واجب اور ظاہر ہے کہ
جب مدعیٰ علیہ غائب ہو تو اس کے کلام کا علم نہیں ہو سکتا اس لئے عدم موجودگی میں فیصلہ نہیں کیا جا سکتا نیز شہادت دعویٰ کا قطع
منازعت کیلئے ہوتا ہے اور منازعت اس وقت ہوگی جب دوسری طرف سے انکار ہو اور یہاں انکار ہی نہیں پایا گیا

از محمد یوسف خلیل احمد علی

باب التحکیم

یہ باب تحکیم کے بیان میں

حکّم رجلان رجلاً لیحکم بینہما فحکم ببیّنۃ او اقرار او نکول فی غیر حدّ وقود ودیۃ علی العاقلۃ صحّ

[illegible]

ولکلٍّ من المحکّمین ان یرجع قبل حکمہ واذا حکم لزمہما

[illegible]

وامضی القاضی حکمہ ان وافق مذہبہ والّا ابطلہ

[illegible]

وبطل حکمہ لابویہ وولدہ وزوجتہ کحکم القاضی بخلاف حکمہ علیہم

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ باب الخ [illegible]

[illegible]

قولہ التحکیم الخ [illegible] حکمہ فی مثل لا جعلت الیہ التحکیم فیہ [illegible]

[illegible]

قولہ حکّم رجلان الخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

سائر شيء لا ينفذ ذو سفل فيه ولا يحدث كوة بلا رضى ذي العلو زائغة مستطيلة تنشعب عنها

(متفرق مسائل) [illegible]

مثلها غير نافذة لا يفتح بابا [illegible] لانه [illegible] بخلاف المستديرة ذمي دارا في يد رجل

[illegible]

انه وهبها له في وقت كذا فسئل البينة فقال جحدنيه فاشتريتها وبرهن على الشراء

[illegible]

قبل الوقت الذي يدعي فيه الهبة لا تقبل وبعده تقبل

[illegible]

توضیح اللغۃ [illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ لا یفعل الخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ زائغۃ الخ [illegible]

[illegible]

قولہ ادعی الخ [illegible]

[illegible]

ومن قال لآخر اشتريت مني هذه الأمة فأنكر فللبائع أن يطأها إن ترك الخصومة ومن أقر

[illegible]

بقبض عشرة ثم ادعى أنها زيوف صدق مع يمينه ومن قال لآخر لك علي ألف فرده

[illegible]

ثم صدقه فلا شيء عليه ومن ادعى على آخر مالا فقال ما كان لك علي شيء قط فبرهن المدعي على

[illegible]

وهو يبرهن على القضاء أو الإبراء قبل ولو زاد ولا أعرفك لا

[illegible]

ومن ادعى على آخر أنه باعه أمة فقال لم أبعها منك قط فبرهن على الشراء فوجد بها

[illegible]

[illegible] عيب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ومن قال [illegible] هذا ابن مودعي لا وارث له غيره دفع المال إليه [illegible]

[illegible]

وكذلك [illegible] قسم بين [illegible] لا يكفل منهم ولا من وارث

[illegible]

[illegible] قوله ومن قال [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ ومن ادعی علی [illegible]

[illegible]

قولہ ولو باعہ الخ [illegible]

[illegible]

قولہ وبطل الخ [illegible]

[illegible]

قولہ ومیراث الخ [illegible]

[illegible]

ولو ادعى دارا إرثا لنفسه ولأخ غائب وبرهن عليه أخذ نصف المدعي فقط ومن قال

اگر دعویٰ کیا مکان کا کہ میراث ہے جو میرے لئے اور میرے بھائی کے لئے جو غائب ہے اور اس پر بینہ قائم کر دے تو مدعی کا نصف لے گا صرف۔ جس نے کہا

مالي أو ما أملك فهو للمساكين صدقة فهو على مال الزكاة ولو أوصى بثلث ماله فهو على كل شيء

کہ میرا مال یا جس کا میں مالک ہوں وہ مساکین پر صدقہ ہے تو یہ مال زکوٰۃ پر محمول ہوگا اور اگر وصیت کی اپنے تہائی مال کی تو یہ ہر چیز میں ہوگی

ومن اوصى اليه ولم يعلم بالوصية فهو وصي بخلاف الوكيل ومن علمه بالوكالة صح تصرفه

جس کو وصی بنایا گیا ہے اور وہ نہیں جانتا وصیت کو تو وہ وصی ہے بخلاف وکیل کے اور اگر کسی نے اس کو وکالت کی خبر دی اس کا تصرف صحیح ہے

ولا يثبت عزله الا بعدل او مستورين كالاخبار بجناية عبده وللشفيع والبكر

اور ثابت نہ ہوگا اس کا معزول ہونا مگر ایک عادل یا دو مستور کے خبر دینے سے جیسے غلام کی جنایت کی خبر دینا اور شفیع کو اور باکرہ کو

والمسلم الذي لم يهاجر ولو باع القاضي او امينه عبدا للغرماء واخذ المال فضاع

اور اس مسلمان کو خبر دینا جس نے ہجرت نہیں کی اور اگر بیچ دیا قاضی یا اس کے امین نے غلام قرض خواہوں کے لئے اور لے لیا مال پھر وہ ضائع ہو گیا

واستحق العبد لم يضمن ورجع المشتري على الغرماء وان امر القاضي الوصي ببيعه لهم

اور غلام کسی اور کا نکل آیا تو ضامن نہ ہوگا اور مشتری رجوع کرے گا قرض خواہوں پر اور اگر حکم کیا قاضی نے وصی کو اس کے بیچنے کا قرض خواہوں کے لئے

فاستحق او مات قبل القبض وضاع المال رجع المشتري على الوصي وهو على الغرماء

پھر وہ کسی اور کا نکلا یا مر گیا قبضہ سے پہلے اور ضائع ہو گیا مال تو رجوع کرے مشتری وصی پر اور وصی قرض خواہوں پر

تشریح الفقہ قولہ ولو ادعی الخ ایک شخص نے اپنے باپ کے بعد [illegible] ایک مکان کا دعویٰ کیا اور دعویٰ کو بینہ سے ثابت کر دیا تو امام صاحب کے نزدیک مدعی کو صرف حصہ ملے گا، باقی [illegible] کے پاس [illegible] بغیر چھوڑ دے [illegible] قابض سے مدعی کے حصے کا انکار کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ [illegible] جا کر [illegible] کرنا جائز [illegible] کوئی صورت [illegible] قابض نے مدعی کے دعویٰ کا انکار کیا ہو [illegible] کے پاس رکھنا نقصان سے خالی نہیں۔

قولہ ومن قال الخ ایک شخص نے کہا کہ میرا مال یا جس چیز کا میں مالک ہوں وہ مساکین پر صدقہ ہے تو اس مال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اسی کی جنس پر محمول ہوگا یعنی سائمہ جانور سونا چاندی اور اموال تجارت [illegible] کا صدقہ واجب ہوگا [illegible] اگر اس نے ثلث مال کی وصیت کی تو وصیت ہر چیز پر واقع ہوگی [illegible] فرماتے ہیں کہ [illegible] ہر مملوک چیز کا صدقہ واجب ہوگا۔ [illegible] جس چیز میں حق تعالیٰ نے صدقہ واجب کیا ہے [illegible] خلاف وصیت کے [illegible] میراث [illegible] چیز میں [illegible] وصیت بھی ہر چیز میں جاری ہوگی۔

قولہ ومن اعلمہ الخ ایک شخص نے کسی کو اپنا وکیل بنایا اور وکیل کو اس کا علم نہیں [illegible] وکیل بنایا ہے تو وہ وکیل نہیں ہوگا اور اس کے تصرفات صحیح نہیں ہوں گے [illegible] عادل ہو یا غیر عادل [illegible] کوئی چیز [illegible] وکیل کو معزول کر دیا [illegible] امام صاحب کے نزدیک [illegible]

[illegible]

کیونکہ ایسے معاملہ پر مستقر صورت آدمیوں کا مجبور ہونا شرط ہے اس کے بغیر ان کی [illegible] شہادت [illegible] ہے کلام کی حجت کی اور [illegible] سے کی [illegible] مسلمان [illegible] ہے یہ کلی [illegible] سے تجارت کرکے [illegible] آیا کہ تمام صورتوں میں [illegible] شرط ہے [illegible] کے [illegible] صورتوں میں [illegible] ضروری ہے [illegible] تمام مسائل میں [illegible] شرط ہے اور کوئی چیز شرط نہیں [illegible] معاملات ہیں اور معاملات میں [illegible] کرتے ہیں [illegible] شہادت کے [illegible] شرط ہے [illegible] تصرف وکیل پر [illegible] اسی طرح [illegible] کے حکومت سے حق شفعہ [illegible] لازم نہیں [illegible] لازم ہو جاتا ہے اور [illegible] کی صورت میں [illegible] لازم نہیں ہوتا۔ اسی طرح [illegible] تصرفات [illegible] ہے [illegible] کی صورت میں [illegible] شرط ہیں [illegible] شہادت کا ایک [illegible] شرط نہیں ہے۔

قولہ ولو باع الشیخ [illegible] ایک شخص کا انتقال ہو گیا جس پر ایک بڑا روپیہ قرض تھا اور اس کے ترکہ میں صرف ایک غلام ہے [illegible] اس کے [illegible] سے ادائیگی دین کے سلسلہ میں غلام فروخت کرکے قیمت وصول کی اور [illegible] پاس [illegible] غلام [illegible] کے قبضہ سے پہلے [illegible] قاضی [illegible] غلام ہے [illegible] قاضی [illegible] ہوگا۔ [illegible] متعلق ہو جائیگی۔ اور جب [illegible] مشتری [illegible] وصول کرے گا [illegible] کے [illegible] حقوق [illegible] ہوتا ہے [illegible] فروخت کیا گیا ہے

قولہ وان امر القاضی [illegible] فروخت کرنے کا [illegible] فروخت کر [illegible] جائے یا [illegible] مشتری [illegible] کرے گا۔ کیونکہ [illegible] نائب ہو کر [illegible] کسی کے فائدہ کیلئے کام کرے [illegible] لازم آ جاتا ہے [illegible] کام [illegible]

ولو قال لصبی حلف مظلم ضمنت علی نفد بالرحو او بالقسم او بالضرب فاقعہ وسمک لقتلہ

اگر ... [illegible]

وان قال الطالب للحویل والرجل سلطت بمسک ثلثہ ولحقہ لی زید لفیت بہ علیک فقال الرجل ضمنتہ فلما

اور اگر [illegible]

حق	فی	یدک	بقطع	قضیت	لو قال	وکذا	للقاضی	فالقول

تو قاضی کا قول معتبر ہوگا اسی طرح ۔ کہا کہ تم کیا تھا میں نے تیرے ہاتھ کاٹنے کا حق کے عوض کو

قاضی	وھو	صفۃ	لانہ	خبر	المال	منہ	والماخوذ	یدہ	المقطوع	تحری	(۱)

خبر مقطوع الید اور وہ شخص جس سے مال لیا گیا ہے اقرار کرے کہ اس نے یہ فعل قاضی ہونے کی حالت میں کیا ہے۔

تشریح الہدایہ قولہ ولو قال قاضی الخ قاضی ... یہاں سے مسئلہ ذکر کیا ہے کہ اگر کہا کہ اس چور پر قطع ید کا یا فلاں کا ادائے حق کا تم کر دیا سو تم اس کو تسلیم کر لو یا اس کا مال لے کر دے دو تو یہ تحقیق کے بغیر کیا جائے گا اس میں دو اقوال کی گنجائش ہے۔ کیونکہ اس صورت میں امر دیدہ سے وابستہ ہے امام محمد صاحب اولاً اسی کے قائل تھے بعد میں آپ نے اس سے رجوع فرمالیا اور کہا کہ جب تک یہ حجت ثابت نہ ہو اور دلالت نہ کرے اس وقت تک اس پر عمل کے لئے مامور نہیں قدوم حاضر نہیں امام مالک بھی یہی فرماتے ہیں اور امام شافعی کا بھی ایک قول ہے لیکن امام محمد نے اس کے بعد تحقیق کے قول پر رجوع کر لیا صاحب البحر لکن روی بعد ذلک فی شرح کتاب الاقضیۃ للصدر الشہید انہ صح رجوع محمد الی قول ابی حنیفۃ وابی یوسف رواہ ھشام عنہ شیخ ابو منصور ماتریدی فرماتے ہیں کہ اگر قاضی مذکور عادل و عالم ہے تو انتثال امر اور قبل قول کی گنجائش ہے اور اس کی ایسے ذکر کیا ہے امام صاحب نے یہی تو قاضی کے موجب عمل کرنے کی صورت میں ہے جب قاضی عادل اور عالم ہو کیونکہ خطا و ظلم دونوں کا احتمال بعید ہے اور اس کو قول احتمال ہے کہ شیخ ابو منصور ماتریدی کا قول مذہب امام کی توضیح ہے مستقل قول نہیں امام کی قیدوں کا احتیاط کیا ہے۔

قولہ وإن قال قاضی الخ معزول قاضی نے کہا کہ میں نے تجھ سے ایک ہزار درہم لئے ہیں وہ فلاں شخص کو دیے ہیں میں نے تجھ پر ثابت کئے تھے اس کو وہ کہتا ہے کہ تم نے مجھ سے ظلماً لئے ہیں یا قاضی نے کہا کہ میں نے تیرا ہاتھ حق کے مطابق کاٹا ہے وہ کہتا ہے کہ ظلماً کاٹا ہے تو دونوں صورتوں میں قاضی کا قول معتبر ہوگا اور یہ بات کہ قاضی اس حالت میں قضاء ہے چاہے یہ کہ کل وہ تقلید یا معزول ہونے کی بعد ہوا سے وجہ الظاہر شاہد متفقی الامر لاینفی بالجور ظاہر۔

— ... فی شرح ... القول قول القاضی ... (illegible footnote text) ... ۱۲
... مع الاحتمال ... ۱۲
مصر ... بحر الرائق ...

كتاب الشهادة

[illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible] هي إخبار صادق بلفظ الشهادة في مجلس القاضي [illegible]

فائدہ [illegible]

[illegible]

وَتَلْزَمُ بِطَلَبِ الْمُدَّعِي وَسَتْرُهَا فِي الْحُدُودِ أَحَبُّ وَيَقُولُ فِي السَّرِقَةِ أَخَذَ لَا سَرَقَ

اور لازم ہوتی ہے مدعی کی طلب سے اور اس کو چھپانا حدود میں مستحب ہے اور کہے چوری کی گواہی میں کہ اس نے لیا ہے نہ کہ چرایا

تشریح الفقہ قولہ وتلزم الخ الزام شہادت کی دلیل حق تعالیٰ کا ارشاد ہے "ولا یأب الشہداء اذا ما دعوا" وقال تعالیٰ ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ ثابت ہوا کہ گواہوں کے لئے تحمل اور ادائے شہادت کیلئے انکار درست نہیں گواہی دینا فرض عین ہے جبکہ ان کے علاوہ کوئی اور گواہ نہ ہو ورنہ فرض کفایہ ہے۔ پھر اگر صاحب حق شاہد کی شہادت کو نہ جانتا ہو اور عدم شہادت کی صورت میں حق کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو شاہد پر بلا طلب صاحب حق ادائے شہادت واجب ہے [illegible] صاحب حق شہادت کیلئے طلب کرے تب بھی ادائے شہادت لازم ہے لیکن باب حدود میں شہادت کو چھپانا افضل ہے۔ کیونکہ حضور اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ ابوبکر صدیق، عمر فاروق، علی مرتضیٰ، حسن، ابوہریرہ، ابن مسعود، ابو الدرداء، عمرو بن العاص، ابو واقد لیثی (رضی اللہ عنہم اجمعین) سے دفع حدود کی تلقین [illegible] افضلیت ستر کی دلیل ہے [illegible] قرآن پاک میں کتمان شہادت سے [illegible] باب حدود میں کتمان شہادت کے متعلق جو احادیث وارد ہیں [illegible] جن سے عموم آیت کی تخصیص ہو جاتی ہے۔

تقرره شہادت

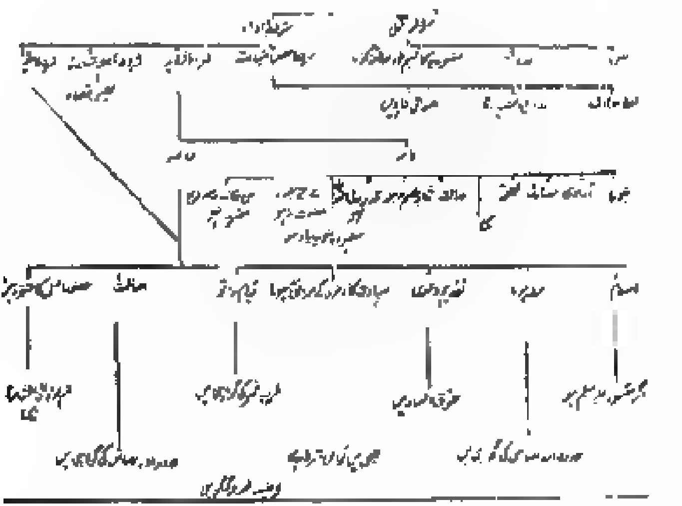

[illegible] ﷺ [illegible] اللہ [illegible]
[illegible]

وشرط	للزنا	اربعة	رجال	ولغيره	رجلان	او رجل	وامرأتان	وللولادة	والبكارة
اور شرط ہے	زنا کے لیے	چار	مرد	اور اس کے علاوہ کے لیے	دو مرد	یا ایک مرد	اور دو عورتیں	اور ولادت کے لیے	اور بکارت کے
وعيوب	النساء	فيما	لا	يطلع	عليه	رجل	امرأة		
اور عیوب	عورتوں کے	جن پر	نہیں	مطلع	ہو سکتے	مرد	ایک عورت		

حدِ شہادت کا بیان

تشریح الفقہ قولہ وشرط الخ شہادت کے چار مرتبے ہیں [illegible] زنا کی شہادت [illegible] چار مردوں کی ضروری ہے کیونکہ آیت واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا علیہن اربعۃ منکم [illegible]

[illegible]

[illegible] ويختص بلفظ الشهادة والعدالة ويسأل عن الشهود

[illegible]

سرا وعلانية في سائر الحقوق [illegible] والواحد يكفي للتزكية والرسالة والترجمة

[illegible]

[illegible] يشهد بما سمع [illegible] كالبيع والاقرار وحكم الحاكم والغصب والقتل

[illegible]

وان لم يشهد عليه ولا يشهد على شهادته [illegible]

[illegible]

تشریح الہدایہ [illegible]

[illegible]

قولہ وتختص [illegible]

[illegible] الشمس [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واحد في احد عشر موضعا فقال.

ويقبل [illegible] [illegible]
وترجمه واستسلم [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

ولا یعمل شاهد ولا قاض ولا راو علی الخط اذا لم یذکره ولا یشهد بما لم یعاینه الا النسب والموت والنکاح

اور عمل نہ کرے گواہ، قاضی اور راوی نوشتہ پر کہ جس کا مضمون یاد نہ ہو اور نہ گواہی دے اس کی جس کو دیکھا نہ ہو سوائے نسب، موت، نکاح

والدخول وولایة القاضی واصل الوقف فله ان یشهد بها اذا اخبره بها من یثق به وان فسر بعد ذلک

دخول، ولایت قاضی اور اصل وقف کے کہ ان میں گواہی دے سکتا ہے جبکہ اس کو خبر دی ہو کسی معتبر شخص نے اور جس کے ہاتھ میں کوئی چیز ہو علاوہ

غلام کے تو اس کی ملک کی گواہی دے سکتا ہے ... فان فسر للقاضی انه یشهد بالتسامع او بمعاینة الید لا تقبل

علاوہ ازیں تو گواہی دے سکتا ہے کہ وہ اسی کی ہے اور اگر کہہ دیا قاضی سے صاف صاف کہ گواہی میں نے سن کر یا قبضہ دیکھ کر دی ہے تو مقبول نہ ہوگی

ومن شهد انه حضر دفن فلان او صلی علی جنازته فهو معاینة حتی لو فسر للقاضی قبل

جس نے گواہی دی کہ میں فلاں کے دفن میں حاضر تھا یا اس کے جنازہ کی نماز پڑھی ہے تو یہ معاینہ کے درجہ میں ہے یہاں تک کہ اگر قاضی کے سامنے اس کی تشریح کر دی تب بھی مقبول ہوگی۔

تشریح الفقہ قولہ ولا یعمل الخ شاہد، قاضی اور راوی اپنے نوشتہ پر عمل کریں امام صاحب کے نزدیک جائز نہیں جب تک کہ ان کو خوب اچھی طرح تمام واقعہ متحقق نہ ہو ... اپنا نوشتہ دیکھ کر گواہی دے یا قاضی حکم کرے یا راوی روایت کرے۔ خلاصہ یہ ہے کہ امام صاحب نے ... بہت ... روایت حدیث بہت کم مروی ہیں حالانکہ آپ کو ... حاصل ہے۔ ... جب تک ... کی حفاظت ... امام صاحب کے نزدیک جائز نہیں (الخلاف فیما اذا وجد ... محفوظا فی یده) ... صاحبین کے یہاں ... اطلاق کیا جاتا ہے اور امام صاحب کے یہاں ... کے لئے عمل جائز ہے اور امام ابو یوسف کے یہاں راوی اور قاضی کے لئے جائز ہے ... شاہد کے لئے ناجائز ... علامہ ... فرماتے ہیں کہ فتوی ... صاحبین کے قول پر ہے ... ولی السراج وعندهما ابو یوسف هو المعمول علیه ولی المضمر وقولهما هو الصحیح وفی الحقائق وعلیه الفتوی

قولہ ولا یشهد الخ جس شخص نے کسی چیز کا معاینہ نہ کیا ہو یعنی جس چیز کا علم بذریعہ ... حاصل نہ ہو اس کی گواہی دینا بالاجماع جائز نہیں مگر دس مسئلوں میں بلا معاینہ گواہی درست ہے۔ (۱) نسب جس شخص نے ایک جماعت سے (امام صاحب کے نزدیک) اور دو سے (صاحبین کے نزدیک) ... (مثلاً ... فلاں بن فلاں ...) ... اس کی گواہی دے سکتا ہے۔ ... سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص باہر سے آ کر کسی شہر میں بس جائے ... لوگوں کے ... کے نسب کی گواہی نہیں دے سکتے جب تک کہ اس کے شہر کے دو عادل آدمی ... اس کے لئے ... اس کی ایک مدت ... وہاں ... ایک سال تک رہنا۔ وروی عن ابی یوسف انه قدره بستة اشهر (۲) موت جس شخص نے ... لوگوں سے سنا کہ فلاں شخص مر گیا تو اس کی موت کی گواہی دے سکتا ہے۔ (۳) نکاح جو شخص ایک جماعت سے (امام صاحب کے نزدیک) یا دو سے (صاحبین کے نزدیک) ... سنے کہ فلاں عورت فلاں شخص کی بیوی ہے تو وہ اس کی زوجیت کی گواہی دے سکتا ہے ... (۴) دخول ... اگر کوئی ... کہ فلاں شخص نے فلاں عورت کے ساتھ نکاح کرکے صحبت کی ہے تو وہ اس کی گواہی دے سکتا ہے۔ (۵) ولایت قاضی ... نے ... کہ فلاں شخص فلاں شہر کا قاضی ہوگیا ہے تو وہ اس کی شہادت دے سکتا ہے (بحر الرائق میں معراج سے منقول ہے کہ امیر قاضی کے مانند ہے تو شہادت سلطنت بھی جائز ہونی چاہیے) (۶) اصل وقف۔

آپ سے [illegible] ہے جس [illegible] متعلق [illegible] کی [illegible] میں [illegible]
[illegible] مرفوعاً [illegible] روایت ہے۔
لیکن [illegible] کتاب میں مذکور ہیں
باقی ہو [illegible]
[illegible] امام ابو یوسف [illegible]
[illegible]
امام ابو یوسف [illegible] امام ابو یوسف کے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] علی الاتفاق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] فاشهد الشهود بما شهدوا بمسمع [illegible]

[illegible]

[illegible] والشروح [illegible] علی [illegible]

[illegible] مسئلہ بلا اختلاف بیان کیا [illegible]

[illegible]

باب من تقبل شہادتہ ومن لا تقبل

باب گواہان مقبول وغیر مقبول کی شہادت کے بیان میں

وَلَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْأَعْمَى وَالْمَمْلُوكِ وَالصَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يَتَحَمَّلَا فِي الرِّقِّ وَالصِّغَرِ وَأَدَّيَا بَعْدَ الْحُرِّيَّةِ وَالْبُلُوغِ

اور قبول نہیں کی جائے گی گواہی اندھے اور غلام اور بچہ کی مگر یہ کہ تحمل کریں غلامی اور بچپن میں اور ادا کریں آزادی اور بلوغ کے بعد

وَالْمَحْدُودِ فِي قَذْفٍ وَإِنْ تَابَ إِلَّا أَنْ يُحَدَّ الْكَافِرُ فِي قَذْفٍ ثُمَّ أَسْلَمَ وَالْوَلَدِ لِأَبَوَيْهِ وَجَدَّيْهِ

اور جس کو حد قذف ماری گئی ہو گو وہ توبہ کر لے مگر یہ کہ حد ماری جائے کافر کو قذف میں پھر وہ اسلام لے آئے اور بیٹے کی والدین اور دادا دادی کے لئے

وَعَكْسِهِ وَأَحَدِ الزَّوْجَيْنِ لِلْآخَرِ وَالسَّيِّدِ لِعَبْدِهِ وَمُكَاتَبِهِ وَالشَّرِيكِ لِشَرِيكِهِ

اور اس کے برعکس اور میاں بیوی میں سے کسی کی دوسرے کے لئے اور آقا کی اپنے غلام اور مکاتب کے لئے اور ایک شریک کی دوسرے شریک کے لئے

فِيمَا هُوَ مِنْ شَرِكَتِهِمَا وَالْمُخَنَّثِ وَالنَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ وَالْعَدُوِّ إِنْ كَانَتْ عَدَاوَةً دُنْيَوِيَّةً

اس چیز میں جو ان کی شرکت سے ہو اور مخنث اور نوحہ کرنے والی اور گانے والی اور دشمن کی اگر ہو دشمنی دنیاوی

توضیح اللغۃ رق غلامی، صغر بچپن، قذف تہمت، مخنث ہیجڑا، نائحۃ نوحہ کر کے رونے والی، مغنیۃ گانے والی، عداوۃ دشمنی۔

تشریح الفقہ قولہ شہادۃ الاعمی الخ طرفین کے نزدیک اندھے کی شہادت مطلقاً غیر مقبول ہے۔ اور امام مالک کے نزدیک علی الاطلاق مقبول ہے کیونکہ شہادت کا مدار روایت اور عدالت کے اعتبار سے ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اندھا عادل ہو سکتا ہے اس لئے اس کی شہادت مقبول ہونی چاہیے کہ اندھے کی روایت مقبول ہے۔ امام زفر کے نزدیک ان چیزوں میں جن میں شہرت سے حق کی شہادت حاصل ہو ایک روایت امام صاحب سے بھی ہے کہ امام ابو یوسف اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر وہ تحمل شہادت کے وقت بینا ہو تو شہادت مقبول ہے۔ وجہ قول طرفین یہ ہے کہ ادائے شہادت کے لئے مشہود لہ اور مشہود علیہ کے درمیان اشارہ کے ساتھ تمیز کی ضرورت ہوتی ہے اور نابینا آدمی اشارہ سے امتیاز نہیں کر سکتا وہ صرف آواز سے امتیاز کر سکتا ہے جو بہت ممکن ہے کہ [illegible] قاعدے کے موافق اس کو کچھ تعین نہ ہو سکے کیونکہ ایک کی آواز دوسرے کی آواز سے مشابہ ہو جاتی ہے اس لئے اس کی شہادت مقبول نہیں۔

قولہ والمحدود الخ احناف کے یہاں محدود فی القذف کی شہادت بھی قبول نہیں اگرچہ بعد میں توبہ کر لے۔ ائمہ ثلاثہ کے یہاں توبہ کے بعد اس کی گواہی مقبول ہے۔ ہماری دلیل باری تعالیٰ کا ارشاد ہے "والذین یرمون المحصنت ثم لم یاتوا باربعۃ شہداء فاجلدوہم ثمانین جلدۃ ولا تقبلوا لہم شہادۃ ابدا واولئک ہم الفسقون الا الذین تابوا"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ابن عباس [illegible] رضی الله [illegible]

[illegible] علیه [illegible]

[illegible] قال الله [illegible]

[illegible] عذاب عظیم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ والنائحۃ الخ رونے والی عورت جو دوسروں کی مصیبت میں اجرت لے کر روئے اس کی شہادت مقبول نہیں نیز گانے والی عورت کی شہادت بھی مقبول نہیں اگرچہ اپنی خوشی سے گانا گائے کیونکہ یہ دونوں فعل حرام ہیں لقولہ علیہ السلام نہی عن الصوتین الاحمقین النائحۃ والمغنیۃ۔

قولہ والعدو بسبب الدنیا الخ یعنی دنیاوی عداوت کی وجہ سے دشمن کی گواہی قبول نہیں جیسے مقتول کے ولی کی گواہی قاتل پر، یا مقذوف کی گواہی قاذف پر کیونکہ دنیاوی عداوت حرام اور موجب فسق ہے۔ محمد حنیف غفرلہ گنگوہی۔

وَمُدْمِنِ الشُّرْبِ عَلَى اللَّهْوِ وَمَنْ يَلْعَبُ بِالطُّيُورِ أَوْ يُغَنِّي لِلنَّاسِ أَوْ يَرْتَكِبُ مَا يُوجِبُ الْحَدَّ

اور بطور کھیل کے شراب پینے والے کی اور اس کی جو کھیلتا ہو پرندوں سے یا گاتا ہو لوگوں کو سنانے کے لئے یا ارتکاب کرتا ہو موجب حد امور کا

أَوْ يَدْخُلُ الْحَمَّامَ بِلَا إِزَارٍ أَوْ يَأْكُلُ الرِّبَا أَوْ يُقَامِرُ بِالنَّرْدِ وَالشِّطْرَنْجِ أَوْ تَفُوتُهُ الصَّلَاةُ بِسَبَبِهِمَا أَوْ يَبُولُ

یا داخل ہوتا ہو حمام میں بلا تہبند کے یا کھاتا ہو سود یا جوا کھیلتا ہو چوسر اور شطرنج سے یا فوت ہوتی ہوں اس کی نمازیں ان کے سبب سے یا پیشاب کرتا ہو

أَوْ يَأْكُلُ عَلَى الطَّرِيقِ أَوْ يُظْهِرُ سَبَّ السَّلَفِ وَتُقْبَلُ لِأَخِيهِ وَعَمِّهِ وَأَبَوَيْهِ رَضَاعًا وَأُمِّ امْرَأَتِهِ وَأَبِيهَا وَزَوْجِ بِنْتِهِ

یا کھاتا ہو راستہ میں یا ظاہر کرتا ہو سلف کو برا کہنا اور قبول کی جائے گی بھائی چچا رضاعی ماں باپ ساس سسر اور لڑکی والے

وَامْرَأَةِ أَبِيهِ وَابْنِهِ وَأَهْلِ الْأَهْوَاءِ إِلَّا الْخَطَّابِيَّةَ وَالذِّمِّيِّ عَلَى مِثْلِهِ

بیوی اور باپ کی بی بی کے لئے اور اہل ہوا کی مگر خطابیہ کی اور ذمی کی ذمی پر

وَالْحَرْبِيِّ عَلَى مِثْلِهِ لَا عَلَى الذِّمِّيِّ وَمَنْ أَلَمَّ بِصَغِيرَةٍ إِنِ اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ

اور کافر حربی کی اس جیسے پر نہ کہ ذمی پر اور اس کی جو صغیرہ گناہ کرتا ہو اگر کبائر سے بچتا ہو۔

توضیح اللغۃ: مدمن ہمیشگی کرنے والا، حمام گرم پانی سے نہانے کی جگہ، ازار تہبند، قمار جوا، نرد چوسر، سلف پہلے بزرگ، خطابیہ روافض کا ایک گروہ ہے۔

تشریح الفقہ: قولہ ومدمن الشرب الخ ہمیشہ شراب پینے والے کی شہادت بھی قبول نہیں خواہ شراب ہو یا غیر شراب۔ صاحب کنز نے ادمان کی قید لگائی ہے اور شرح میں ادمان شرط ہے۔ کیونکہ ادمان کی شرط اس لئے ہے کہ اس کا یہ فعل ظاہر ہو اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ مرتکب حرام ہے کیونکہ جو شخص پوشیدہ طور پر شراب پیتا ہو وہ عدالت سے خارج نہیں ہوتا اگرچہ بکثرت پیتا ہو اور عدالت اس وقت ساقط ہوگی جب شراب کا پینا ظاہر ہو۔ ایک قطرہ پینے سے بھی مرتکب کبیرہ ہو جاتا ہے۔

قولہ ومن یلعب الخ جو شخص پرندوں سے کھیلتا ہو اس کی بھی شہادت مقبول نہیں جیسے کبوتر بازی وغیرہ لیکن یہ صورت غفلت ہے مگر یہاں صورت میں ہے کہ جب کبوتر اڑانے کے لئے کوٹھے پر چڑھتا ہو اور پڑوسیوں کے گھروں پر مطلع ہوتا ہو۔ البتہ اگر کبوتر گھر میں پالتا ہو اور گھر سے باہر نہ نکالتا ہو تو اس کی گواہی بھی مقبول ہے۔

[illegible]

[illegible] اسی طرح جو شخص [illegible] (یعنی گناہ کبیرہ) کا مرتکب [illegible] شہادت بھی مقبول نہیں [illegible] گناہ کبیرہ وہ ہے جس کے مرتکب پر قرآن و حدیث میں وعید یا عذاب شدید کی [illegible] کے مرتکب کو کافر کہا [illegible]
[illegible]

[illegible] (اقول وتحقیق [illegible]) [illegible] گناہ کبیرہ [illegible] شہادت [illegible]
[illegible] (عنایہ [illegible])

قولہ [illegible] شہادت اہل الاہواء [illegible] شخص کی [illegible] شہادت [illegible] اعتقادی [illegible] فسق [illegible]
[illegible] اہل السنۃ والجماعۃ کے طریق سے [illegible]

قولہ الا الخطابیۃ الخ خطابیہ ابو الخطاب محمد بن ابی زینب [illegible] کی طرف منسوب [illegible] شہادت [illegible]
[illegible]

قولہ والصبی الخ [illegible] شہادت [illegible] والکافرون ہم الظالمون [illegible] شہادت [illegible] وقد [illegible]
صاحب الہدایہ [illegible]

[illegible]

والاقلف والخصيّ وولد الزنا والخنثى والعمّال والشهادة بالمتعين ولو شهدا ان اباهما اوصى اليه

اور غیر ختنہ شدہ آدمی اور خصی اور ولدالزنا اور خنثی اور عاملوں کی اور اگر دو گواہ بیٹے گواہی دیں دو شخص کہ ہمارے باپ نے وصی کیا تھا فلاں کو

والوصيّ يدّعي جاز وان انكر لا كما لو شهدا ان اباهما الغائب وكّله بقبض ديونه وادعى الوكيل

اور وصی بھی دعوی کرتا ہو تو جائز ہے اور انکار کرے تو نہیں جیسے اگر گواہی دی کہ ہمارے باپ نے وکیل کیا تھا فلاں کو اپنا قرضہ لینے کا اور دعوی کرے

او انكر ولا يسمع القاضي الشهادة على جرح ولو شهد ولم يبرح

وکیل یا انکار کرے اور نہ سنے قاضی شہادت جرح پر جس نے گواہی دی اور جگہ سے نہ ہٹا

حتى قال اوهمت بعض شهادتي تقبل لو عدلا

یہاں تک کہ کہا کہ میں نے بعض گواہی میں وہم کیا ہے تو یہ گواہی مقبول ہوگی اگر وہ عادل ہو۔

توضیح اللغۃ: الاقلف بے ختنہ، خصی آختہ، عمال جمع عامل، وصولی کرنے والے، ... جرح (مجروح کرنا)، لم یبرح (نہ ہٹا)، اوہمت (وہم کیا)۔

تشریح الفقہ: قولہ ولو شہدا الخ ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس نے دو لڑکے چھوڑے جن دونوں نے گواہی دی کہ ہمارے باپ نے فلاں شخص کو وصی بنایا ہے، اور وہ شخص بھی مدعی وصایت ہو تو ان کی گواہی بطریق استحسان صحیح ہے، اور اگر وہ شخص قبول وصایت سے انکار کرے تو گواہی صحیح نہیں، اور اگر دونوں بیٹے اپنے باپ کی وکالت کی گواہی دیں تو بہر صورت گواہی صحیح نہیں خواہ وہ شخص مدعی ہو یا منکر، قیاس یہ ہے کہ وصایت میں بھی یہی حکم ہو کیونکہ یہ دونوں شاہد اپنے فائدے کیلئے گواہی دے رہے ہیں۔ وجہ استحسان یہ ہے کہ قاضی کو غائب کی طرف سے وصی مقرر کرنے کی ولایت ہے، اب دونوں کا گواہی دینا گویا قاضی سے اس کے متعلق درخواست کرنا ہے کہ وہ اپنی طرف سے وصی مقرر کر دے ... اس کی تعیین کر دی تو قاضی اس شہادت سے ... یہ بات وکالت کے اندر نہیں ہے کیونکہ قاضی کو غائب کی طرف سے وکیل مقرر کرنے کا اختیار نہیں۔

قولہ ولا یسمع الخ جرح سے مراد جرح مجرد ہے یعنی اس فسق کا اظہار ... جو حق اللہ یا حق العبد کے اثبات سے خالی ہو۔ ... مشہور یہ ہے کہ جب صورت مرتب شدہ تو جو گواہی جرح مجرد پر ہو وہ مقبول نہیں کیونکہ گواہی محض فسق کی وجہ سے مقبول ہوتی ہے ... التزام کے لئے حکم داخل ہونا ضروری ہے اور فسق تحت الحکم داخل نہیں کیونکہ فسق کے ارتکاب کا اثر ... اس لئے قاضی جرح مجرد پر گواہی سنے ... وعن ابی حنیفۃ تسمع ویحکم بہ کما نقل فی مختصر ... روایۃ عن ابی یوسف۔

قولہ ومن شہد الخ ایک عادل شخص نے گواہی دی اور وہ مجلس قضا سے ہٹا نہیں تھا کہ اس نے کہا کہ مجھ سے اپنی گواہی میں ... کہا کہ میں نے وہم کیا ہے یعنی مجھ سے بعض شہادت میں غلطی ہو گئی تو اس کی گواہی مقبول ہے ... کہ حقیقت میں ... شخص کی گواہی بشرط عدالت مقبول ہے کیونکہ مجلس قضا کی ہیبت سے کبھی ایسا ہو جاتا ہے۔

[illegible]

باب الاختلاف في الشهادة

باب شہادت کے اندر اختلاف کے بیان میں

الشهادة إن وافقت الدعوى قبلت وإلا لا فلو ادعى دارا إرثا أو شراء فشهدا بملك مطلق لغت

[illegible]

وبعكسه لا ويعتبر اتفاق الشاهدين لفظا ومعنى فإن شهد أحدهما بألف والآخر بألفين

[illegible]

لم تقبل وإن شهد الآخر بألف وخمسمائة والمدعي يدعي ذلك قبلت على الألف وإن شهدا بألف

[illegible]

وقال أحدهما قضاه منها خمسمائة قبلت بألف إلا أن يشهد معه آخر

[illegible]

وينبغي أن لا يشهد حتى يقر المدعي بما قبض ولو شهدا بقرض ألف وشهد أحدهما أنه قضاه

[illegible]

جازت الشهادة على القرض ولو شهدا بأنه قتل زيدا يوم النحر بمكة وآخران بقتله يوم النحر بمصر

[illegible]

ردتا فإن قضى بإحداهما أولا بطلت الأخرى

[illegible]

تشریح الفقہ: قولہ باب الخ [illegible]

[illegible]

قولہ ویعتبر الخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ولو شهدا على سرقة بقرة واختلفا في لونها قطع بخلاف الذكورة والأنوثة والغصب

[illegible]

ومن شهد لرجل أنه اشترى عبد فلان بألف وشهد الآخر بألف وخمسمائة فالشهادة باطلة

[illegible]

وكذا الكتابة والخلع [illegible]

[illegible]

يمينه [illegible] بيده أو عن قرضه أو غصبه وقت موت

[illegible]

ولو شهدا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قوله [illegible] الخ [illegible]

[illegible]

قوله ومن شهد [illegible] الخ [illegible]

[illegible]

قوله [illegible] الخ [illegible]

[illegible]

قوله ولو شهد [illegible] الخ [illegible]

[illegible]

باب الشهادة على الشهادة

باب گواہی پر گواہی دینے کے بیان میں

تقبل فيما لا يسقط بالشبهة إن شهد رجلان على شهادة شاهدين ولا تقبل شهادة واحد على شهادة واحد

[illegible]

والإشهاد أن يقول اشهد على شهادتي أني أشهد أن فلانا أقر عندي بكذا

[illegible]

وأداء الفرع أن يقول أشهد أن فلانا أقر عنده بكذا

[illegible]

وقال لي اشهد على شهادتي بذلك ولا شهادة للفرع إلا بموت أصله أو مرضه أو سفره فإن عدلهم

[illegible]

الفروع صح وإلا عدلوا وتبطل شهادة الفرع بإنكار الأصل الشهادة ولو شهدا

[illegible]

على شهادة اثنين على فلانة بنت فلان الفلانية بألف وقالا أخبرانا أنهما يعرفانها وجاء بامرأة

[illegible]

وقالا لم ندر أهي هذه أم لا قيل للمدعي هات شاهدين أنها فلانة

[illegible]

وكذا كتاب القاضي إلى القاضي ولو قالا فيهما التميمية لم يجز

[illegible]

حتى ينسباها إلى فخذها ومن أقر أنه شهد زورا يشهر ولا يعزر

[illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

الفاظ سے بھی شاہد ہے سے مشابہ ہو جاتے ہیں۔ وحد طلاقہ فقیل فیھما فیھما۔

قولہ ان شہد رجلان الخ اور دو مرد، دو شاہدوں کی شہادت پر دوسرے دو شاہدوں کی گواہی دیں۔ علامہ شامی کے یہاں جائز ہے کیونکہ فرع کے ہر دو شاہد اصل کے ایک شاہد کے قائم مقام ہیں۔ امام شافعی کی دلیل حضرت علی کا قول ہے "لا یجوز علی شہادۃ المیت الا رجلان" اور حضرت علی سے مروی ہے لا تجوز شہادۃ الشاہد علی الشاہد حتی یکونا اثنین۔

قولہ فان عدلھم الخ اگر شہود فرع نے شہود اصل کی تعدیل کی تو ان کی تعدیل قبول کی جائے گی کیونکہ وہ اہل تعدیل ہیں اور اگر ان کی تعدیل نہ کریں تب بھی ان کی شہادت مقبول ہے لیکن اس صورت میں قاضی شہود اصل کے متعلق تحقیق کرے گا امام محمد کے نزدیک شہادت قبول نہ ہوگی کیونکہ شہادت بلا عدالت مقبول نہیں ہوتی اور جب انہوں نے تعدیل نہیں کی تو ان کی طرف سے شہادت نقل نہیں کی۔ امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ شہود فرع کا کام صرف نقل شہادت ہے جبکہ تعدیل تو دوسرے لوگوں سے بھی ہو سکتی ہے لہٰذا قاضی ان کے حالات دریافت کرے گا۔

قولہ وان انکر الخ اگر اصل شہود نے شہادت سے انکار کر دیا یوں کہہ دیا کہ ہم اس حادثہ کے گواہ نہیں یا ہم نے ان کو گواہ نہیں بنایا اور یہ کہہ کر مر گئے یا غائب ہو گئے پھر شہود فرع نے ان کی شہادت پر گواہی دی تو ان کی شہادت معتبر نہیں کیونکہ قبول شہادت کیلئے تحمیل شرط ہے اور وہ یہاں پائی نہیں گئی کیونکہ اصول اور فروع کی خبروں میں تعارض ہے لیکن اگر شہود اصول سے شہود فروع کی شہادت کا سوال ہو اور وہ خاموش رہیں تو فروع کی شہادت قبول ہوگی (خلاصہ)۔ گویا اس مسئلہ میں سکوت انکار کے حکم میں نہیں ہے۔

قولہ ولو شہدا الخ دو مرد دوسرے دو آدمیوں کی گواہی پر گواہی دیں کہ فلاں عورت (مثلاً فاطمہ) بنت فلاں (مثلاً ۔۔۔) کی لڑکی ۔۔۔ پر اس شخص کے ایک ہزار درہم لازم آتے ہیں اور فروع نے یہ بھی کہا کہ شہود اصول نے بتایا کہ ہم اس عورت کو پہچانتے ہیں اس کے بعد مدعی (مقر لہ) نے ایک عورت کو حاضر کیا جس کے متعلق شہود فروع نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ یہ وہی عورت ہے یا نہیں تو مدعی سے کہا جائے گا کہ دوسرے دو گواہ لاؤ جو گواہی دیں کہ یہ وہی عورت ہے کیونکہ شہادت تو ثابت ہو گئی مگر مدعی یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ یہ وہی عورت ہے اس کا ثبوت بھی ضروری ہے ایک قاضی کا خط دوسرے قاضی کے پاس جائے اس کا بھی یہی حکم ہے۔ کیونکہ وہ بھی شہادت بر شہادت کے حکم میں ہوتا ہے۔ اور اگر ان دونوں صورتوں میں شہود یہ کہیں کہ یہ عورت ۔۔۔ کا ذکر کریں تو ۔۔۔ کافی نہیں کیونکہ اس نام کی کئی عورتیں ہو سکتی ہیں لہٰذا دادا کا نام بھی ذکر کریں تاکہ پوری طرح پہچان ہو سکے۔

قولہ فی التمیمیۃ الخ صاحب ہدایہ نے لفظ (جمہرتہا) کی تفسیر ۔۔۔ سے کی ہے ۔۔۔ ذکر کیا ہے کہ عرب کے چھ طبقات ہیں شعب، قبیلہ، عمارہ، بطن، فخذ، فصیلہ۔ ۔۔۔ شعب ہیں جیسے ۔۔۔ کہ ان سے قبائل منسوب ہوتے ہیں۔ اور کنانہ قبیلہ، قریش عمارہ، قصی بطن، ہاشم فخذ اور عباس فصیلہ۔

قولہ وفی شاہد الزور الخ اگر کوئی شخص گواہی کے بعد اقرار کرے کہ میں نے جھوٹی گواہی دی تھی تو امام صاحب کے نزدیک اس کو تعزیر نہیں دی جائے گی بلکہ اس کی تشہیر کی جائے گی وعلیہ الفتوی کما فی العینی۔ تشہیر کا طریقہ یہ ہے کہ اگر وہ شخص بازاری ہو تو بازار میں اور اگر بازاری نہ ہو تو اس کی قوم میں اعلان کیا جائے گا کہ یہ شخص جھوٹا گواہ ہے لہٰذا تم اس سے بچو اور لوگوں کو بھی بچاؤ۔ صاحبین اور امام شافعی کے نزدیک اس کو ۔۔۔ تعزیر بھی کی جائے گی۔ کیونکہ حضرت عمر نے شاہد زور کو چالیس

۔ عبد الرزاق ۔۔۔ ابن ابی شیبہ ۔۔۔ [illegible]

تو ... جائے تھے۔ اور اس کا ... امام ... کی دلیل ہے ... قاضی شریح شاہ وعدول ... تھے اور حضرت شریح ... تھے۔ آپ ... ہے کہ ... معلوم ہوا کہ ... کے نزدیک ... ہے کی ... حدیث ... سیاست پر ... ہے ... ہے۔ شیخ صاحب فتح القدیر نے صاحبین کے قول کو ترجیح دی ... ہے ... بعض حضرات نے ذکر کیا ہے ... کو ... ہوجانا ... کی ... جائے گی ... ہوجائے گی۔ ... [illegible]

باب الرجوع عن الشهادة

باب گواہی سے رجوع کرنے کے بیان میں

لا يصح الرجوع عنها الا عند قاضٍ فإن رجعا قبل حكمه لم يقض به وبعده لم ينقض وضمنا ما اتلفاه

نہیں صحیح گواہی سے رجوع کرنا مگر قاضی کے سامنے پس اگر دونوں گواہ رجوع کر گئے قاضی کے حکم سے پہلے تو ... حکم نہ کرے اور اس کے بعد حکم ... اور وہ ضامن ہوں گے

المشهود عليه اذا قبض المدعي مالًا دينًا او عينًا فان رجع احدهما ضمن النصف والعبرة لمن بقي

اس کے جو ... سے تلف کر دیا ... مدعی نے مال پر ... پس اگر ایک ... رجوع کر گیا تو ... ضامن ہوگا نصف کا ... اعتبار ... کا ہے

لا لمن رجع فان شهد ثلاثة ورجع واحد لم يضمن وان رجع آخر ضمنا النصف

نہ ... رجوع کرنے والے کا پس اگر تین نے گواہی دی اور ایک رجوع کر گیا تو ضامن نہ ہوگا اور اگر دوسرا بھی رجوع کر گیا تو دونوں ضامن ہوں گے نصف کے

وان شهد رجل وامرأتان فرجعت امرأة ضمنت الربع وان رجعتا ضمنتا النصف

اور اگر گواہی دی ایک مرد اور دو عورتوں نے اور پھر گئی ایک عورت تو ضامن ہوگی چوتھائی کی اور اگر دونوں پھر گئیں تو ضامن ہوں گی نصف کی

وان شهد رجل وعشر نسوة فرجعت ثمان لم يضمن وان رجعت اخرى ضمن ربعه فان رجعوا

اور اگر گواہی دی ایک مرد اور دس عورتوں نے پھر رجوع کر گئیں آٹھ تو ضامن نہ ہوں گی اور اگر ایک اور رجوع کر گئی تو ضامن ہوں گی چوتھائی کی اور اگر سب پھر گئے

فالغرم بالاسداس وان شهد رجلان عليه او عليها بنكاح بقدر مهر مثله

تو تاوان ... چھٹے حصوں سے ہوگا اور اگر گواہی دی دو مردوں نے ایک مرد پر یا عورت پر نکاح کی ... مہر مثل کے

ورجعا لم يضمنا وان زادا عليه ضمناه

اور دونوں پھر گئے تو ضامن نہ ہوں گے اور اگر ... زیادہ ... تو ضامن ہوں گے

تشریح الفقہ قولہ یصح الرجوع الخ ... شہادت سے رجوع ... قاضی ... شہادت ... کے لئے مجلس قضا شرط ہے ... مجلس قضا ... گواہی ... قاضی ... حکم نہ کرے گا۔

[illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

[illegible]

گواہوں پر ضمان ہوگا امام صاحب کی دلیل یہ ہے کہ وقتی تلف گواہوں سے صرف منافع کا ہوا ہے اور منافع [illegible] ضامن نہیں ہوتے کیونکہ ضمین شئی کی مماثلت ہے اور منافع و اعیان میں کوئی مماثلت نہیں ہے اور اگر عورت نے مرد پر نکاح کا دعویٰ کیا اور صورت مذکورہ پیش آئی تو اگر مہر مثل کے برابر ہو یا اس سے کم ہو تب بھی شہود ضامن نہ ہوں گے۔ کیونکہ اس اتلاف عوض ہوا ہے اور اگر مہر مثل سے زائد ہو تو شہود بقدر زیادتی ضامن ہوں گے۔ کیونکہ شہود نے اس زیادتی کو بلا عوض تلف کیا ہے۔ واللہ اعلم

ولم يضمنا في البيع إلا ما نقص من قيمة المبيع وفي الطلاق قبل الوطي ضمنا نصف المهر ولم يضمنا

اور ضامن نہیں ہوں گے بیع میں مگر اس کے جو کم ہو مبیع کی قیمت سے اور طلاق قبل الوطی میں ضامن ہوں گے نصف مہر کے اور ضامن نہیں ہوں گے

لو بعد الوطي وفي العتق ضمنا القيمة وفي القصاص الدية ولم يقتصا وإن رجع شهود الفرع

اگر وطی کے بعد ہو اور عتاق میں ضامن ہوں گے قیمت کے اور قصاص میں دیت کے اور ان سے قصاص نہیں لیا جائے گا اگر پھر گئے شہود فرع

ضمنوا لا شهود الأصل بقولهم لم نشهد الفروع على شهادتنا أو أشهدناهم وغلطنا ولو رجع الأصول

تو وہ ضامن ہوں گے نہ کہ شہود اصل یہ کہنے سے کہ ہم نے فروع کو گواہ نہیں بنایا اپنی شہادت پر یا گواہ بنایا تھا ہم سے غلطی ہوئی اور اگر پھر گئے اصول

والفروع ضمن الفروع فقط ولا يلتفت إلى قول الفروع كذب الأصول أو غلطوا

اور فروع تو صرف فروع ضامن ہوں گے اور التفات نہ کیا جائے گا فروع کے اس کہنے پر کہ اصول نے جھوٹ کہا یا انہوں نے غلطی کی

وضمن المزكي بالرجوع وشهود اليمين لا شهود الإحصان والشرط

اور ضامن ہوگا مزکی پھر جانے سے اور ضامن ہوں گے شہود یمین نہ کہ شہود احصان اور شہود شرط۔

تشریح الفقہ قولہ ولم یضمنا الخ اگر شہود نے بیع پر گواہی دی مگر ثمن بمثل القیمة یا ثمن مبیع کی قیمت سے کم ہو یا [illegible] حالانکہ بائع منکر تھا یا مشتری نے کہا کہ میں نے یہ غلام ہزار میں خریدا ہے اور اس کی قیمت دو ہزار ہے اور بائع نے گواہوں سے اس کی گواہی دلوا دی پھر گواہ رجوع کر گئے تو گواہ بائع کو ہزار روپے دیں گے کیونکہ انہوں نے اس کے ہزار روپے تلف کئے ہیں اور اگر شہود علیہ مشتری ہو تو جس قدر قیمت سے زائد ہوں گا تاوان دینا ہوگا۔ مثلاً بائع نے دعوی کیا کہ مشتری نے یہ غلام دو ہزار میں خریدا ہے اور اس کی قیمت ہزار ہے اور مشتری منکر ہے بائع نے گواہوں سے گواہی دلوا دی کہ مشتری نے یہ غلام دو ہزار میں لیا ہے حالانکہ وہ ایک ہزار کا ہے۔ اس کے بعد گواہوں نے شہادت سے رجوع کر لیا تو گواہ مشتری کو ایک ہزار روپے دیں گے کیونکہ انہوں نے مشتری کے ہزار روپے تلف کئے ہیں۔ عبارت مصنف قولہ فی المصنف ولم یضمنا فی البیع والشراء الا ما نقص اوزاد اولکن اوضح۔

قولہ وفی القصاص الخ قصاص کی صورت میں شہود پر دیت کا ضمان ہوگا۔ مثلاً شہود نے گواہی دی کہ فلاں نے فلاں کو عمداً قتل کیا ہے تو قاضی نے ان کی شہادت کی وجہ سے قاتل کے قتل کا حکم دے دیا اور وہ مقتول ہو گیا پھر شہود گواہی سے پھر گئے تو ان پر دیت لازم ہوگی جو ان کے مال سے تین سال کے اندر وصول کی جائے گی اور ان سے قصاص نہیں لیا جائے گا امام شافعی کے یہاں قصاص لیا جائے گا کیونکہ شہود قتل کے سبب ہے تو یہ باختیار مسبب ہیں سے قتل پایا گیا۔ جواب یہ ہے کہ ان سے قتل نہیں پایا گیا نہ مباشرۃ نہ تسببا کیونکہ سبب وہ ہوتا ہے جو غالباً مفضی الی القتل ہو اور یہاں یہ نہیں۔ لان العفو مندوب قال تعالیٰ وان تعفوا اقرب للتقوی۔

قولہ وان رجع الخ اگر شہود فرع نے شہادت سے رجوع کر لیا تو وہ ضامن ہوں گے کیونکہ قاضی کی مجلس میں شہادت فرع ہی

سے ساقط نہیں ہوتی کیونکہ اصول نے ساقط نہیں کی شہادت پر قاضی کا حکم ہو چکا ہے [illegible] کی طرف سے [illegible]۔

قولہ لا شہود الاصل الخ شہود اصل پر کچھ [illegible] شہود فرع نے شہادت پر [illegible] تو شہود اصل ضامن ہوں گے اور شہود فرع شہود اصل [illegible] کی طرف [illegible] نہیں ہے اور شہود فرع [illegible] ضامن نہ ہوں گے کیونکہ شہادت سے رجوع [illegible] شہود اصل [illegible] جیسے شہود فرع [illegible] ہوا ہے لیکن ان [illegible] قطعی ہونے [illegible] نہیں [illegible] سب کی [illegible] امام محمد [illegible] امام [illegible] کے نزدیک شہود فرع [illegible] اصول سے ضمان [illegible] ہے [illegible] لئے [illegible] قاضی کا حکم [illegible] کی شہادت سے [illegible] کیونکہ قاضی نے [illegible] کی شہادت کو [illegible] ہے اور اصول سے [illegible] شہود فرع [illegible] شہادت میں اصول کے نائب ہیں۔

قولہ وضمن المزکی الخ [illegible] شہود کی عدالت ظاہر [illegible] سے رجوع کر لے [illegible] تو [illegible] امام صاحب کے نزدیک وہ ضامن ہوگا [illegible] کے نزدیک ضامن نہ ہوگا کیونکہ اس نے شہود کی [illegible] ہے [illegible] کہ حکم شاہد کی طرف مضاف ہے اور شہود بلا عدالت حجت نہیں ہوتی اور عدالت [illegible] حکم کے [illegible] ضامن ہوگا [illegible] کہ [illegible] سبب [illegible] اور اگر [illegible] کہے کہ [illegible] غلطی کی [illegible] ہے۔

قولہ وشہود الیمین الخ گواہوں نے گواہی دی کہ [illegible] علیہا [illegible] اور [illegible] نے گواہی دی کہ [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] حالانکہ بیوی سے قربت نہیں ہوئی [illegible] شہود شرط [illegible] اور قاضی نے فیصلہ کر دیا اس کے بعد [illegible] نے شہادت سے رجوع کر لیا تو ضمان شہود یمین [illegible] کیونکہ شہود [illegible] علت کے شہود ہیں۔ اور [illegible] شرط [illegible] پائے جانے کے وقت تک [illegible] کی طرف [illegible] اس طرح [illegible] کی گواہی [illegible] ہے۔ اس کے بعد تمام [illegible] نے شہادت سے رجوع کر لیا تو ضمان [illegible] ہے [illegible] علت ہے اور [illegible] شرط [illegible] ہے [illegible] حکم [illegible]۔

کتاب الزکاۃ

بكل ما يعقده بنفسه وبالخصومة في الحقوق برضى الخصم إلا أن يكون الموكل مريضا أو غائبا

ہر اس معاملہ میں جس کو موکل خود انجام دے سکتا ہو اور حقوق میں دعوے کے لئے خصم کی رضامندی سے مگر یہ کہ موکل بیمار ہو یا غائب

مدة السفر أو مريدا للسفر أو مخدرة وبإيفائها واستيفائها إلا في حد وقود بغيبة موكله

مدت سفر پر یا سفر کا ارادہ رکھتا ہو یا پردہ نشین عورت ہو اور حقوق کی ادائیگی اور وصولی میں مگر حد اور قصاص میں موکل کی غیر موجودگی میں

والحقوق فيما يضيفه الوكيل إلى نفسه كالبيع والإجارة والصلح عن إقرار يتعلق به إن لم يكن

اور حقوق ان عقود کے جن کی نسبت وکیل اپنی طرف کرتا ہے جیسے بیع اور اجارہ اور اقرار سے صلح متعلق ہوتے ہیں وکیل سے اگر وہ محجور نہ ہو

محجورا كتسليم مبيع وقبضه وقبض الثمن والرجوع عند الاستحقاق والخصومة في عيب

جیسے مبیع کا سپرد کرنا اور اس پر قبضہ کرنا اور ثمن پر قبضہ کرنا اور استحقاق کے وقت رجوع کرنا اور عیب میں مخاصمہ

والملك يثبت للموكل ابتداء حتى لا يعتق قريب الوكيل بشرائه وفيما يضيفه إلى الموكل

اور ملک ثابت ہوتی ہے موکل کے لئے ابتداءً یہاں تک کہ وکیل کا قریبی رشتہ دار اس کے خریدنے سے آزاد نہ ہوگا اور جن کی نسبت وکیل موکل کی طرف کرتا ہے

كالنكاح والخلع والصلح عن دم عمد أو عن إنكار يتعلق بالموكل فلا يطالب وكيله بالمهر ووكيلها

جیسے نکاح اور خلع اور قتل عمد یا انکار سے صلح تو ان کے حقوق متعلق ہوتے ہیں موکل سے پس شوہر کے وکیل سے مہر کا مطالبہ نہ ہوگا اور عورت کے وکیل سے

بتسليمها وللمشتري منع الموكل من الثمن وإن دفعه إليه صح ولا يطالبه الوكيل ثانيا

اس کو سپرد کرنے کا اور مشتری کو حق ہے کہ موکل کو ثمن نہ دے اور اگر دے دیا تو صحیح ہے اور وکیل اس سے دوبارہ مطالبہ نہیں کر سکتا

وکالت کی تفصیل

توضیح اللغة: خصومة جھگڑا، [illegible] مخدرة پردہ نشین عورت [illegible]۔

تشریح الفقه: قوله بكل ما يعقده الخ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ ہر وہ چیز جس کو انسان خود کر سکتا ہو [illegible] اس میں وکیل بنانا بھی جائز ہے [illegible] چنانچہ حضرت علی نے خصومات میں حضرت عقیل [illegible] کو وکیل بنایا تھا [illegible] حضرت عبد اللہ بن جعفر [illegible] موکل [illegible] کی مجلس میں [illegible] کتاب [illegible] امام [illegible] وکیل [illegible] موکل [illegible] [illegible] الکفایہ [illegible] والعنایہ [illegible] وکیل [illegible] اقرار [illegible] صاحب [illegible] قصاص [illegible] ۔

[illegible]

قولہ والرجوع بالثمن الخ حقوق موکل پر یعنی جب الا واپس ان کے بغیر ہی اور جو حقوق موکل حاصل کرنے وہ وہ ان کے مستحق میں وکیل ہوتا ہے اور موکل کی طرف سے بیع اور استحقاق وغیرہ میں وکیل صحیح ہے کیونکہ وکیل کی طرف سے یہ حقوق بطور نیابت کے متعلق ہیں اور یہاں بھی موجود ہے کہ اگر موکل حاضر ہو تو وہ مطالبہ کر سکتا ہے۔

قولہ والحقوق فیما الخ وکیل جن حقوق کا مباشر ہوتا ہے وہ دو طرح کے ہیں ایک وہ جن میں وکیل ان کی نسبت اپنی طرف کرتا ہے جیسے بیع اجارہ اور صلح عن اقرار وغیرہ۔ دوسرے وہ جن میں وکیل ان کی نسبت موکل کی طرف کرتا ہے جیسے نکاح، خلع، صلح عن دم عمد، صلح عن انکار۔ تو جن حقوق کی نسبت وکیل اپنی طرف کرتا ہے ان میں حقوق عقد وکیل ہی کی طرف راجع ہوتے ہیں بشرطیکہ وکیل محجور نہ ہو جیسے مبیع کی تسلیم اور ثمن پر قبضہ اور ثمن کا مطالبہ وغیرہ حقوق کا مطالبہ وکیل ہی سے ہوگا اور جن حقوق کی نسبت وکیل موکل کی طرف کرتا ہے ان میں حقوق عقد وکیل کی طرف راجع نہیں ہوتے بلکہ وکیل تو ان میں سفیر محض ہوتا ہے امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہر عقد میں حقوق موکل ہی سے متعلق ہوتے ہیں کیونکہ حقوق حکم تصرف کے تابع ہیں اور حکم یعنی ملک کا تعلق موکل سے ہوتا ہے لہٰذا توابع حکم کا تعلق بھی اسی سے ہوگا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ وکیل عاقد ہے حقیقۃً بھی اور حکماً بھی حقیقۃً تو اس لئے کہ عقد کا قیام اسی کے کلام سے ہوتا ہے اور حکماً اس لئے کہ وہ موکل کی طرف عقد کی نسبت کرنے سے مستغنی ہے۔ پس حقوق کے سلسلہ میں وکیل اصل ٹھہرا لہٰذا حقوق اسی کی طرف راجع ہوں گے بخلاف عقد نکاح اور خلع وغیرہ کے کہ اس میں وکیل سفیر محض ہوتا ہے۔

قولہ والملک یثبت الخ یہ ایک وہم کا ازالہ ہے وہم یہ ہوتا ہے کہ جب وکیل اصل ہے اور حقوق وکیل کے لئے ثابت ہوتے ہیں تو ملک بھی وکیل کے لئے ثابت ہونی چاہئے اس کا ازالہ کر دیا کہ ملک ابتداءً موکل کے لئے ثابت ہوتی ہے اسی طرح اگر وکیل نے اپنی بیوی کو خریدا تو اس کا نکاح فاسد نہ ہوگا اور اگر اپنے ذی رحم محرم کو خریدا تو وہ آزاد نہ ہوگا کیونکہ ملک ابتداءً موکل کے لئے ثابت ہوتی ہے۔ وجعلہ مرو الخ۔

باب الوکالۃ بالبیع والشراء

باب خرید و فروخت کے لئے وکیل کرنے کے بیان میں

أمره بشراء ثوب هروي أو فرس أو بغل صح سمّى ثمنا أو لا وبشراء عبد أو دار صح إن سمّى ثمنه

حکم دیا وکیل کو ہروی کپڑا یا گھوڑا یا خچر خریدنے کا تو صحیح ہے ثمن بیان کرے یا نہ کرے اور اگر غلام یا مکان خریدنے کا حکم دیا تو صحیح ہے اگر ثمن بیان کرے

وإلا لا وبشراء ثوب أو دابة لا وإن سمّى ثمنا وبشرائه طعاما يقع على البر ودقيقه

ورنہ نہیں اور کپڑا یا چوپایہ خریدنے کا تو صحیح نہیں اگرچہ ثمن بیان کرے۔ اور اگر طعام خریدنے کا حکم دیا تو گیہوں اور اس کے آٹے پر واقع ہوگا

وللوكيل الرد بالعيب ما دام المبيع في يده فلو سلّمه فلا إلا بأمره وله أن يحبس المبيع لقبض

اور وکیل عیب کی وجہ سے واپس کر سکتا ہے جب تک مبیع اس کے پاس ہو پس اگر موکل کو دیدی تو واپس نہیں کر سکتا مگر اس کے حکم سے اور روک سکتا ہے مبیع کو ثمن

الثمن وإن دفعه من ماله فلو هلك في يده قبل حبسه هلك من مال الموكل ولم يسقط الثمن

کی وجہ سے اگرچہ اس نے اپنے مال سے دیا ہو۔ پس اگر ہلاک ہو گئی اس کے پاس روکنے سے پہلے تو ہلاک ہوگی موکل کے مال سے اور ساقط نہ ہوگا

وإن هلك بعد حبسه فهو كالمبيع وتعتبر مفارقة الوكيل في الصرف والسلم دون الموكل

ثمن اور اگر روکنے کے بعد ہلاک ہوا تو اس کا حکم مبیع کا سا ہے اور معتبر ہے وکیل کا جدا ہونا صرف اور سلم میں نہ کہ موکل کا۔

(۱) قولہ بالطعام الخ ... [illegible]

[illegible] قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ وبشر [illegible]

[illegible] وعليه الفتوى كذا في النهاية۔

قولہ وحبس المبیع [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

ولو وكله بشراء عشرة ارطال لحم بدرهم فاشترى عشرين رطلا بدرهم من لحم يباع منه عشرة بدرهم

اور اگر کسی نے دس رطل گوشت خریدنے کا وکیل بنایا ایک درہم میں پس اس نے خریدا بیس رطل گوشت ایک درہم میں ایسا گوشت جس میں سے دس رطل ایک درہم کے فروخت ہوتے ہیں

لزم الموكل منه عشرة بنصف درهم وان وكله بشراء شيء بعينه لا يشتريه لنفسه

تو موکل پر اس میں سے دس رطل آدھے درہم میں لازم ہوں گے اور اگر کسی نے ایک معین چیز خریدنے کا وکیل کیا تو وہ اس کو اپنے لئے نہیں خرید سکتا

فلو اشتراه بغير النقود او بخلاف ما سمى له من الثمن وقع للوكيل وان كان بغير عينه

پس اگر اس نے اس کو نقود کے علاوہ سے خریدا یا اس ثمن کے خلاف سے جو اس کے لئے مقرر کیا گیا تھا تو وہ وکیل کے لئے ہوگا اور اگر وہ غیر معین ہو

فالشراء للوكيل الا ان ينوي للموكل او يشتريه بماله وان قال اشتريت للآمر

تو خریداری وکیل کے لئے ہوگی مگر یہ کہ موکل کی نیت کرے یا اس کے مال سے خریدے اور اگر وکیل نے کہا کہ میں نے موکل کے لئے خریدا ہے

وقال الآمر بعينك فالقول للآمر وان كان دفع له الثمن فللمأمور وان قال بعني هذا لفلان

اور موکل کہے کہ تو نے اپنے لئے خریدا ہے تو قول موکل کا ہوگا اور اگر اس نے اس کو ثمن دے دیا ہو تو قول وکیل کا ہوگا اور اگر کسی نے کہا کہ یہ چیز فلاں کے لئے مجھے بیچ دے

فباعه ثم انكر الآمر امره فلان ثم جاء فلان لم يأخذه

پس اس نے بیچ دی پھر آمر نے انکار کیا کہ فلاں نے اس کو حکم کیا تھا پھر فلاں آیا تو وہ اس کو نہیں لے سکتا

الا ان يسلمه المشتري اليه وان امره بشراء عبدين بعينهما ولم يسم ثمنا فاشترى له احدهما صح

مگر یہ کہ مشتری اس کو سپرد کر دے اور اگر اس کو دو معین غلام خریدنے کا حکم کیا اور ثمن مقرر نہیں کیا پس اس نے ان میں سے ایک خرید لیا تو صحیح ہے

وبشرائهما بالف وقيمتهما سواء فاشترى احدهما بخمسمائة او اقل صح

اور اگر ان دونوں کو ایک ہزار میں خریدنے کا حکم کیا اور دونوں کی قیمت برابر ہے پس ان میں سے ایک کو پانچ سو یا اس سے کم میں خریدا تو صحیح ہے

وبالاكثر لا الا ان يشتري الباقي بما بقي قبل الخصومة

اور زیادہ میں صحیح نہیں مگر یہ کہ باقی کو باقی سے خرید لے جھگڑے سے پہلے

تشریح الفقہ قولہ ولو وکلہ بشراء عشرۃ الخ ایک شخص نے کسی کو ایک درہم میں دس رطل گوشت خریدنے کا وکیل بنایا۔ وکیل نے ایک درہم میں بیس رطل گوشت ایسا خریدا جو ایک درہم میں دس رطل آتے ہیں تو امام صاحب کے نزدیک موکل پر نصف درہم میں دس رطل گوشت لازم ہوگا صاحبین فرماتے ہیں کہ ایک درہم میں بیس رطل لازم ہوں گے کیونکہ موکل کا فائدہ ہی کیا ہے امام صاحب فرماتے ہیں کہ موکل نے اس قدر گوشت کا حکم کیا ہے اس سے زیادہ کا نہیں۔

قولہ وان قال بعنی الخ ایک شخص نے کسی کو غلام خریدنے کا وکیل بنایا وکیل نے غلام خرید لیا پھر وکیل اور موکل میں اختلاف ہوا وکیل نے کہا میں نے موکل کے لئے خریدا ہے موکل نے کہا تو نے اپنے لئے خریدا ہے تو اگر ثمن نقد ادا نہیں کیا تو قول موکل کا معتبر ہوگا کیونکہ وکیل ایسی خبر دے رہا ہے جس کا وہ فی الحال مالک نہیں کیونکہ اس کو موکل کے لئے خریدنے کا حق نہیں رہا اور اگر ثمن ادا کر چکا ہے تو قول وکیل کا معتبر ہوگا کیونکہ ثمن موکل کا ہے اور وہ امانت ہے۔ اور اگر ثمن نقد ادا نہیں کیا تو قول موکل کا معتبر ہوگا۔ کیونکہ اس صورت میں وکیل ضمان سے بچنا چاہتا ہے۔ لہٰذا اس کا قول معتبر نہ ہوگا۔

فائدہ: اس مسئلہ کی آٹھ صورتیں ہیں اور مصنف کی عبارت ان سے قاصر ہے۔ اس لئے ہم یہاں پوری تفصیل کرتے ہیں۔ یعنی موکل
موکل نے جس غلام کو خریدنے کے لئے وکیل بنایا ہے اس کی دو صورتیں ہیں۔ غلام معین ہوگا یا غیر معین۔ ان کی پھر دو صورتیں ہیں۔ بوقت
اختلاف غلام مردہ ہوگا یا زندہ۔ ان میں سے ہر ایک کی پھر دو صورتیں ہیں ثمن منقود ہوگا یا غیر منقود۔ سو اگر غلام معین ہو اور مردہ ہو اور ثمن منقود ہو
تو بالاجماع وکیل کا قول معتبر ہے اور اگر ثمن غیر منقود ہو تو موکل کا قول معتبر ہوگا۔ اور اگر زندہ ہو تو بالاجماع وکیل کا قول معتبر ہوگا۔ ثمن منقود ہو یا
غیر منقود۔ اور اگر غلام غیر معین ہو اور ثمن منقود ہو تو وکیل کا قول معتبر ہوگا۔ اور ثمن غیر منقود ہو تو امام صاحب کے نزدیک موکل کا قول معتبر ہوگا۔ کیونکہ
اس صورت میں تہمت کا امکان ہے یعنی ہو سکتا ہے کہ وکیل نے اپنے لئے خریدا ہو۔ اور جب اس میں نقصان دیکھا تو موکل پر ڈال دیا۔ اور
صاحبین کے نزدیک وکیل کا قول معتبر ہوگا۔ ان سب صورتوں کو اس نقشے سے سمجھ لو، نقشہ حسب ذیل ہے ملاحظہ فرمائیں۔

قولہ ومن قال لآخر: زید نے عمرو سے کہا کہ یہ غلام میرے ہاتھ بکر کیلئے فروخت کر دے۔ عمرو نے فروخت کر دیا۔ اب زید کہتا ہے کہ بکر نے مجھے خریدنے کا حکم نہیں کیا تو بکر اس غلام کو لے لیگا کیونکہ زید کا عمرو سے یہ کہنا کہ غلام کو میرے ہاتھ بکر کیلئے فروخت کر اقرار وکیل ہے۔ پس اس کا انکار کرنا معتبر نہ ہوگا کیونکہ یہ اقرار کے خلاف ہے۔ ہاں اگر بکر یہ کہے کہ میں نے خریدنے کا حکم نہیں دیا تو اب بکر اس غلام کو نہیں لے سکتا کیونکہ اس کے رد کرنے سے زید کا اقرار رد ہو گیا لیکن اگر زید نے غلام کو بکر کے حوالے کر دیا اور بکر نے لے لیا تو غلام بکر کا ہو جائیگا کیونکہ ثمن کی ادائیگی پائی جائے کیونکہ بکر کے رد کرنے سے پہلا اقرار رد ہو گیا لیکن جب آخر میں لینا دینا ہو گیا تو گویا ان دونوں کے درمیان طرح تعاطی کا عقد بیع منعقد ہو گیا۔ اور بیع تعاطی میں نرخ نامہ ثمن کی ادائیگی ضروری نہیں کیونکہ عرف میں اسی کی ثمن ہوتا ہے۔

قولہ وان امرہ الخ: ایک شخص نے کسی کو دو معین غلام خریدنے کا حکم دیا اور ثمن کی تعیین نہیں کی۔ اب اس نے ان میں سے ایک غلام اسکی قیمت کے مطابق یا قدرے زیادتی کے ساتھ خریدا تو بالاتفاق جائز ہے۔ کیونکہ آمر کی جانب سے توکیل مطلق تھی اور اگر غبن فاحش کے ساتھ خریدا تو بالاتفاق صحیح نہیں کیونکہ وکیل بالشراء کا غبن فاحش کے ساتھ خریدنا بالاتفاق نا جائز ہے۔

قولہ وبمثل قیمتہ الخ: اور اگر دو معین غلاموں کو ایک ہزار درہم سے خریدنے کا حکم دیا... دونوں غلاموں کی قیمت برابر ہے چنانچہ پانچ سو درہم ہے۔ اب اگر ایک کو پانچ سو یا اس سے کم میں خریدا تو امام صاحب کے نزدیک صحیح ہے اور اگر پانچ سو سے زائد میں خریدا تو صحیح نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ آمر نے ایک ہزار کو ان دونوں کے مقابلہ میں رکھا ہے۔ پس ان دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم ہو گئے۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ ہر ایک کو پانچ سو میں خریدنے کا حکم کیا ہے۔ اب اگر وہ پانچ سو میں خریدتا ہے تو آمر کے حکم کے موافق ہے۔ اور اگر کم میں خریدتا ہے تو گو آمر کے حکم کے خلاف ہے لیکن آمر کے حق میں مفید ہے۔ پس ان دونوں صورتوں میں خریدنا صحیح ہوگا... اور اگر پانچ سو سے زائد میں خریدتا ہے تو یہ خلاف ہے۔ اس لئے خریدنا جائز نہ ہوگی۔ ہاں اگر دوسرا غلام جھگڑا ہونے سے پہلے باقی ماندہ رقم سے خرید لے تو اس صورت میں بھی بالاتفاق خریدنا صحیح ہوگا مگر استحساناً۔ امام شافعی کے نزدیک صحیح نہ ہوگی۔ ہم کہتے ہیں کہ آمر کا مقصد یہ تھا کہ دونوں غلام ایک ہزار میں مل جائیں اور یہ مقصد حاصل ہو گیا۔ ملا مسکین، اسعدالعظمٰی

وبشراء هذا بعينه غائب فالشراء صحيح ولو عينًا غير نقد على المأمور

اگر مالک نے خریدنے کا حکم دیا اس دینے کے عوض جو وکیل پر ہے علاوہ اس نے خرید لیا تو بیع ہے اور غیر معین ہو تو خرید وکیل پر نقد ہوگی

وبشراء امة بالألف دفع إليه فاشترى فقال اشتريتها بخمسمائة وقال المأمور بألف

اور دیکھ یا اگر خریدنے کے لئے وکیل سے خرید لیا اب موکل کہتا ہے تو نے پانچ سو میں خریدی ہے وکیل کہتا ہے کہ ہزار میں خریدی ہے

فالقول للمأمور وإن لم يدفع فللآمر وبشراء هذا ولم يسم ثمنًا فقال المأمور اشتريته بألف

تو اس وکیل کا قول معتبر ہوگا اگر وہ دے اور اگر موکل کا ... خرید نے کے لئے کہا اور ثمن متعین نہیں کیا اب وکیل کہتا ہے کہ میں نے ہزار میں

وصدقه البائع وقال الآمر بنصفه تحالف وبشراء نفس الآمر من سيده بألف

خریدی ہے اور بائع نے اس کی تصدیق کی اور موکل کہتا ہے کہ پانچ سو میں خریدی ہے تو دونوں قسم کھائیں غلام نے کسی کو ہزار دے کر کہا کہ مجھ کو

ودفع فقال لسيده اشتريته لنفسه فباعه عتق هذا وولاؤه لسيده

میرے آقا سے خرید لے ... کہا کہ میں اس کو اس کے لئے خریدتا ہوں مالک نے اسی شرط پر بیچ دیا تو غلام آزاد ہو جائے گا اور اس کی ولاء

وإن لم يقل الوكيل اشتريته للعبد فالعبد للمشتري والألف لسيده وعلى المشتري ألف مثله

اس کے آقا کو ملے گی اور اگر وکیل نے یہ نہیں کہا کہ میں اس کے لئے خریدتا ہوں تو غلام مشتری کا ہوگا اور ہزار اس کے آقا کے ہوں گے اور مشتری پر ہزار واجب

وإن قال لعبد اشتر نفسك من مولاك فقال للمولى بعني نفسي لفلان

ہوں گے اگر کہا غلام سے کہ خرید لے تو خود کو میرے لئے اپنے آقا سے غلام نے آقا سے کہا کہ بیچ دے مجھ کو فلاں کے لئے

ففعل فهو للآمر وإن لم يقل لفلان عتق

اس نے بیچ دیا تو غلام آمر کا ہوگا اور اگر فلاں کے لئے نہ کہا تو آزاد ہو جائے گا۔

تشریح الفقہ: قولہ وبشراء هذا بعينه الخ (۱) اگر دو ... بعینہ غلام خرید لے ... اگر وکیل نے اپنے لئے خرید لیا تو خرید نافذ ہوگی ... اور اگر غیر معین غلام خریدا تو خرید بائع پر نافذ ہوگی ... یہاں تک کہ اگر غلام ہلاک ہو جائے تو ہلاکت کا نقصان ... امام صاحب کے نزدیک ہے ... صاحبین کے نزدیک ... دونوں صورتوں میں خرید آمر کے لئے لازم ہوگی ... مسئلہ ... امام صاحب کے نزدیک ... صاحبین کے نزدیک بیع صحیح ہے۔

قولہ وبشراء امة الخ ایک شخص نے دوسرے کو ہزار دے کر ایک باندی خریدنے کو کہا ... اب آمر کہتا ہے کہ تو نے پانچ سو میں خریدی ہے اور وکیل کہتا ہے کہ ایک ہزار میں خریدی ہے تو وکیل کا قول معتبر ہوگا کیونکہ وکیل ... امین ہے ... اور آمر اس پر پانچ سو کے ضمان کا دعویٰ کرتا ہے ... تو منکر کا قول معتبر ہوگا ... جب باندی کی قیمت ہزار ہو اور اگر پانچ سو کی قیمت کی ہو تو آمر کا قول معتبر ہوگا ... اور اگر ... ہزار دیئے ہی نہیں اور باندی ... تو آمر کا قول معتبر ہوگا کیونکہ ... اور اگر ایک ہزار کی قیمت کی ہو تو دونوں قسم کھائیں گے اور قسم کھانے کے بعد عقد فسخ ہو جائے گا ... ہذا التفصیل هو الاصح ... المعنی۔

قولہ وبشراءہ عبد. الخ اگر کسی معین چیز کے خریدنے کا حکم کیا اور مؤکل نے ثمن کی تعیین نہیں کی پھر اختلاف ہوا۔ مامور نے کہا کہ میں نے ایک ہزار میں خریدی ہے اور آمر نے کہا کہ پانچ سو میں خریدی ہے اور بائع نے مامور کی تصدیق کر دی تو بقول ابو منصور قسم کھائی جائے گی کیونکہ یہاں ثمن میں اختلاف ہے جو موجب تحالف ہے۔ شیخ ابو جعفر نے اس کی تصحیح کی ہے کہ بائع کی تصدیق کے بعد تحالف نہ ہوگا۔ ابو منصور کا قول اظہر ہے۔

قولہ نصب الامر الخ ایک شخص نے کہا کہ تو مجھ کو میرے لئے میرے آقا سے اپنے آپ کو خرید لے اور اس غلام نے آقا سے یہی کہہ کر خریدا، اس نے آقا سے کہا میں نے اس غلام کو اسی کے لئے خرید لیا، آقا نے اسی طرح فروخت کر دیا تو غلام مال مذکور کے عوض میں آزاد ہو جائے گا کیونکہ غلام کو اسی کے ہاتھ فروخت کرنا درحقیقت اعتاق ہے اور غلام کا اپنی ذات کو خریدنا قبول بالبدل ہے۔ لہذا غلام آزاد ہو جائے گا اور وہ آقا کو مال دے گا۔ اب وہ سفیر محض ہوا لہذا حقوق عقد اس کی طرف راجع نہیں ہوں گے اور ایک ہزار کا مطالبہ غلام پر رہے گا [illegible] اور اگر وکیل نے صرف "اشتریت" کہا "لنفس العبد" نہ کہا تو غلام مشتری کی ملک ہوگا اور ایک ہزار مشتری سے [illegible] کیونکہ وہ اس غلام کی کمائی ہے اور مشتری پر ثمن ایک ہزار [illegible] لازم ہوں گے۔ وجہ یہ ہے کہ لفظ "اشتریت" معاوضہ کے لئے حقیقت ہے نہ کہ اعتاق کے لئے اور جہاں حقیقت پر عمل کرنا ممکن ہے تو مجاز [illegible] اس صورت کے ساتھ [illegible] نہیں ہے۔

قولہ وان قال لعبد الخ ایک شخص نے غلام سے کہا کہ تو مجھ کو [illegible] اپنی ذات کو اپنے آقا سے میرے لئے خرید لے سو غلام نے آقا سے کہا کہ مجھ کو اس کے واسطے فروخت کر دے، آقا نے فروخت کر دیا تو غلام اس آمر کا مملوک ہو جائے گا۔ کیونکہ غلام اپنی ذات کی خریداری میں دوسرے کی طرف سے وکیل ہو سکتا ہے۔ اور اگر غلام نے "بعنی لنفسی" کے بجائے للآمر نہیں کہا [illegible] تو غلام آزاد ہو جائے گا۔ [illegible]

فصل: والوكيل بالبيع والشراء لا يعقد مع من ترد شهادته له وصح بيعه بما قل او كثر بالعرض

(فصل) وکیل خرید و فروخت کا معاملہ نہ کرے اس سے جس کے لئے اس کی گواہی مردود ہو اور صحیح ہے اس کا بیچنا کم ہو یا زیادہ اور سامان کے عوض

بالنسيئة ويتقيد شراؤه بمثل القيمة وبما يتغابن فيه وهو ما يدخل تحت تقويم المقومين

ادھار، اور مقید ہے اس کی خرید مثل قیمت کے ساتھ اور اتنی زیادتی کے ساتھ جتنی میں لوگ دھوکا کھا جاتے ہیں اور وہ ہے جو داخل ہو قیمت لگانے والوں کی قیمت میں

ولو وكله ببيع عبد فباع نصفه صح وفي الشراء يتوقف ما لم يشتر الباقي

اور اگر وکیل کیا غلام بیچنے کے لئے اور اس نے نصف بیچا تو صحیح ہے اور خرید کی صورت میں خرید موقوف ہوگی جب تک کہ باقی کو نہ خریدے

تشریح الفقہ قولہ الوکیل بالبیع الخ وکیل بیع و شراء امام ابو حنیفہ کے نزدیک ان لوگوں کے ساتھ معاملہ نہ کرے جن کی گواہی وکیل کے حق میں مردود ہے جیسے [illegible] باپ، دادا، بیٹا، پوتا، غلام، مکاتب وغیرہ، کیونکہ ان کے درمیان منافع متصل ہوتے ہیں تو تہمت کا امکان ہے۔ صاحبین کے نزدیک اپنے غلام و مکاتب کے علاوہ ان لوگوں کے ساتھ معاملہ کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ مثل قیمت کے ساتھ ہو۔

قولہ وصح بیعہ الخ امام صاحب کے نزدیک وکیل بالبیع مثل قیمت کے ساتھ اور کم و زیادہ (اگر چہ غبن فاحش ہو) اور ادھار (اگر چہ مدت غیر معلوم ہو) اور سامان کے عوض ہر طرح فروخت کر سکتا ہے۔ کیونکہ توکیل مطلق ہے لہذا اپنے اطلاق پر جاری رہے گی۔ صاحبین کے نزدیک صحت بیع وکیل مثل قیمت اور نقد [illegible] متعارف کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ [illegible] ائمہ ثلاثہ کے یہاں [illegible] ادھار جائز نہیں۔ [illegible] صاحبین کے قول پر ہے لیکن [illegible] امام صاحب کے قول کو ترجیح دی ہے۔ ام

قسمی کے نزدیک بھی بنا کر ہے اور یہی امام محمد سے روایت ہے ائمہ ثلاثہ اور امام مالک سے بھی ایسی ہی موافقت کی ہے۔

قولہ وبعرض فاحش وکیل بالشراء کی مدت مثل قیمت اور معمولی غبن کے ساتھ مقید ہے یعنی اگر اس سے زائد قیمت میں خریدی جتنی قیمت میں وہ عام طور پر فروخت ہوتی ہے بالقدر سے زیادہ کے ساتھ خریدی چیز یا اس قیمت لگانے والے اندازہ لگانے والوں کی تقویم میں داخل ہو تو صحیح ہوگی ورنہ نہیں۔ کیونکہ یہاں تہمت کا امکان ہے۔ ممکن ہے کہ اس نے اپنے لئے خریدی ہو مگر جب اس نے دیکھا کہ اس میں خسارہ ہے تو موکل کے سر ڈال دی۔

قولہ وبیع وکیلہ نصف ایک شخص نے غلام فروخت کرنے کیلئے کسی کو وکیل بنایا اور اس نے نصف غلام فروخت کر دیا تو امام صاحب کے نزدیک بیع صحیح ہے۔ کیونکہ لفظ توکیل مطلق ہے یعنی بالاتفاق کل کو فروخت کرنا بھی شامل ہے اور بعض کو بھی۔ صاحبین فرماتے ہیں کہ اس نے خصوصیت سے پہلے نصف غلام کو فروخت کیا تو بیع صحیح ہوگی ورنہ نہیں کیونکہ نصف غلام فروخت کرنے سے غلام مشترک ہوگیا اور شرکت ایک عیب ہے جس سے قیمت کم ہو جاتی ہے لہذا اطلاق پر عمل نہ ہوگا۔ اور وکیل بالشراء نصف غلام خرید لے تو بالاتفاق خرید موقوف ہوگی۔ اگر نصف ثانی کو بھی خرید لے تو خرید صحیح ہوگی ورنہ نہیں کیونکہ یہاں تہمت کا امکان ہے جس کی تشریح گزر چکی۔

وَلَوْ رَدَّ الْمُشْتَرِي الْمَبِيعَ عَلَى الْوَكِيلِ بِالْبَيْعِ بِعَيْبٍ بِبَيِّنَةٍ أَوْ نُكُولٍ رَدَّهُ عَلَى الْآمِرِ وَكَذَا بِإِقْرَارٍ فِيمَا لَا يَحْدُثُ

اگر وکیل سے مشتری مبیع کو عیب کی وجہ سے بینہ یا انکار کرنے کی وجہ سے واپس کر دے تو وکیل موکل پر واپس کرے گا اسی طرح عیب کے اقرار سے جو پیدا نہ ہو

وَإِنْ بَاعَ بِنَسِيئَةٍ فَقَالَ أَمَرْتُكَ بِنَقْدٍ وَقَالَ الْمَأْمُورُ أَطْلَقْتَ فَالْقَوْلُ لِلْآمِرِ وَفِي الْمُضَارَبَةِ لِلْمُضَارِبِ

اگر وکیل ادھار بیچ دے اور موکل کہے کہ میں نے نقد کا کہا تھا اور وکیل کہے کہ آپ نے مطلق کہا تھا تو موکل کا قول معتبر ہوگا اور مضاربت میں

وَلَوْ أَخَذَ الْوَكِيلُ بِالثَّمَنِ رَهْنًا فَضَاعَ أَوْ كَفِيلًا فَتَوِيَ عَلَيْهِ لَمْ يَضْمَنْ

مضارب کا۔ اگر وکیل ثمن کے عوض میں کوئی چیز گروی رکھ لے اور وہ ضائع ہو جائے یا کفیل لے اور وہ ہلاک ہو جائے تو ضامن نہ ہوگا

وَلَا يَتَصَرَّفُ أَحَدُ الْوَكِيلَيْنِ وَحْدَهُ إِلَّا فِي خُصُومَةٍ وَطَلَاقٍ وَعَتَاقٍ بِلَا بَدَلٍ وَرَدِّ وَدِيعَةٍ وَقَضَاءِ دَيْنٍ

تصرف نہ کرے دو میں سے ایک وکیل تنہا مگر دعوی مقدمہ میں اور طلاق اور عتاق بلا عوض میں اور ودیعت کی واپسی اور قرض کی ادائیگی میں

وَلَا يُوَكِّلُ وَكِيلٌ إِلَّا بِإِذْنٍ أَوْ بِاعْمَلْ بِرَأْيِكَ فَإِنْ وَكَّلَ بِلَا إِذْنِ مُوَكِّلِهِ

اور وکیل نہ کرے وکیل مگر اجازت سے یا یہ کہنے سے کہ اپنی رائے کے مطابق کر لو۔ اگر موکل کی اجازت کے بغیر وکیل کیا

فَفَعَلَ بِحَضْرَتِهِ أَوْ بَاعَ أَجْنَبِيٌّ فَأَجَازَ صَحَّ وَإِنْ زَوَّجَ عَبْدٌ أَوْ مُكَاتَبٌ أَوْ كَافِرٌ

اور اس نے اس کی موجودگی میں معاملہ کیا یا کسی اجنبی نے بیچا اور اس نے جائز رکھا تو صحیح ہے۔ نکاح کرے غلام یا مکاتب یا کافر

صَغِيرَتَهُ الْحُرَّةَ الْمُسْلِمَةَ أَوْ بَاعَ أَوِ اشْتَرَى لَهَا لَمْ يَجُزْ

اپنی چھوٹی آزاد مسلمان لڑکی کا یا اس کے لئے کچھ فروخت کرے یا خریدے تو جائز نہیں۔

توضیح اللغۃ نکول انکار، بینۃ گواہ، رہن گروی، توی ہلاک ہونا، ودیعت امانت، دین قرض۔

تشریح الفقہ قولہ ولو رد المشتری الخ وکیل بالبیع نے کوئی چیز مثلاً غلام فروخت کیا اور مشتری نے عیب کی وجہ سے غلام وکیل کو واپس کر دیا، خواہ یہ واپسی مشتری کے بینہ قائم کرنے سے ہوئی یا وکیل پر قسم متوجہ ہوئی اور اس کے انکار سے یا عیب ایسا ہو کہ وکیل نے عیب کا اقرار

[illegible] سب صورتوں میں [illegible] موکل [illegible]

قولہ ولو باع الخ [illegible] موکل [illegible] اختلاف [illegible] وکیل [illegible] موکل [illegible]

قولہ ولا یتصرف الخ ایک شخص نے [illegible] وکیل [illegible] موکل [illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible] (۵) [illegible] (۶) [illegible] (۷) [illegible] (۸) [illegible] (۹) [illegible] (۱۰) [illegible] وکیل [illegible] موکل [illegible]

قولہ ولو [illegible] وکیل الخ جس شخص [illegible] موکل [illegible] وکیل [illegible] موکل [illegible]

قولہ [illegible] صاحب [illegible] وکیل [illegible] موکل [illegible]

[illegible]
[illegible]

باب الوكالة بالخصومة والقبض

باب جو لوگ خصومت یا وصولی کے لئے وکیل کئے جاتے ہیں

الوكيل بالخصومة والتقاضي لا يملك القبض ويفتى الآن (?) يملك الخصومة وبقبض الدين ؟

[illegible]

فلو برهن ذو اليد على الوكيل بقبض العين أن الموكل باعه وقف الأمر حتى يحضر الغائب

[illegible]

وكذلك العتاق والطلاق ولو أقر الوكيل بالخصومة عند القاضي

[illegible]

تشریح الفقہ [illegible] مشائخ بلخ وسمرقند وبه أخذ الفقيه أبو الليث.

قوله ولو أقر الوكيل الخ [illegible]

وبطل توكيل الكفيل بمال ومن الأخذ (?) له وكيل البائع في قبض ديه الصدقة الفريبة [illegible]

[illegible]

[illegible] حضر [illegible] بالصدقة وإلا فلا [illegible] وكيل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فإن ضاع لا [illegible] إلا إذا ضمنه عند الدفع [illegible] لم يصدقه على الوكالة ودفعه إليه على ادعائه

[illegible]

ولو قال إني وكيل بقبض الوديعة فصدقه المودع لم يؤمر بالدفع إليه وكذا لو ادعى الشراء

[illegible]

وصدقه ولو ادعى أن المودع مات وتركها ميراثا له وصدقه دفع إليه

[illegible]

ولو وكله بقبض مال فادعى الغريم أن رب المال قبضه دفع المال [illegible] ويتبع رب المال

[illegible]

فيستحلفه ولو وكله بعيب في جارية فادعى البائع رضا المشتري لم ترد عليه

[illegible]

حتى يحلف المشتري ومن دفع إلى رجل عشرة ينفقها على أهله

[illegible]

فأنفق عليهم عشرة من عنده فالعشرة بالعشرة

[illegible]

توضیح اللغۃ [illegible]

قولہ وعلی الخ [illegible] الطالب الکفیل بعض الیمین [illegible]

[illegible]

قولہ ومن ادعی الخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

مجرد وکیل نہیں ہے تو اس کو دین پر قبضہ کا اختیار ہوگا اور دین ادا کر چکا ہے جو بھی مدیون نے موکل کی وکالت کی تصدیق کر دی تو گویا اس کی بات مان لی۔ اور یہ بات اس سے لے سکتا ہے کیونکہ وکیل دین کا متصرف تھا کہ دین پر قبضہ ہو جائے اور یہ مقصد حاصل نہیں ہوا بلکہ وہ اس سے وصول لے سکتا ہے۔ اور دوسری صورت میں یعنی مدیون نے مدعی پر رجوع نہیں کر سکتا کیونکہ جب اس نے مدعی کی تصدیق کر کے دین ادا کیا اس کا مقصود ہے۔ اور اگر مدیون نے مدعی کی تصدیق کی اور بعد میں وکالت کا انکار کیا تو مدیون سے وصول کی وکالت کی تصدیق کے بغیر مال دیا، تو مدیون مدعی پر رجوع کر سکتا ہے۔

قولہ ولو وکلہ الخ ایک شخص نے کسی کو مدیون سے اپنا مال وصول کرنے کے لئے وکیل بنایا۔ وکیل نے مدیون سے مال طلب کیا مدیون نے جواب دیا کہ صاحب مال مجھ سے مال لے چکا تو مدیون کو مال دینا ہوگا۔ کیونکہ مدیون کے قول سے وکالت ثابت ہو گئی۔ وہاں کا دعویٰ دین کا دعویٰ ہوا۔ پس اس کے لینے سے ثابت نہیں ہو سکتا لہٰذا صاحب مال کے حق میں حاضر ہونے تک مال کا حق باطل ہو، صاحب مال کا پیچھا کرے اگر وہ انکار کرے تو اس سے قسم لے کر اس سے لے سکتا ہے۔

قولہ ولو وکلہ الخ ایک شخص نے خریدی ہوئی چیز میں کوئی عیب پایا اور عیب کی وجہ سے واپس کرنے کے لئے کسی کو وکیل بنایا وکیل بائع کو واپس کرنے کے لئے بائع کے پاس آیا۔ بائع نے دعویٰ کیا کہ مشتری اس عیب پر راضی ہو چکا تو جب تک مشتری قسم نہ کھائے گا اس عیب سے راضی نہیں تھا تب تک وکیل بائع کو واپس نہ کرے اس وقت تک واپس نہیں ہو سکتی۔ وکیل کا اہل کے فیصلہ کیا جائے تو عقد فسخ ہوگا کیونکہ واپسی عیب کی وجہ سے ہے اور بالعیب فسخ مقدم ہے۔ اور قضا نافذ ہو اور فسخ صحت پر ہوتا ہے۔ کیونکہ امام صاحب کے یہاں قضا ظاہراً اور باطناً ہر اعتبار سے نافذ ہے۔ پس یہاں تدارک ناممکن ہے بخلاف مسئلہ دین کے (جو اوپر مذکور ہوا) کہ وہاں مقصود وکیل کا ہی لینے کے واسطے تدارک ممکن ہے کیونکہ وہاں قضا صرف ظاہراً نافذ ہے نہ کہ باطناً۔ محمد حنیف غفرلہ گنگوہی۔

باب عزل الوکیل

باب وکیل کو برطرف کرنے کے بیان میں

مُطْبِقًا	وَجُنُونِهِ	أَحَدِهِمَا	وَبِمَوْتِ	بِهِ	عَلِمَ	إِذَا	بِعَزْلِهِ	الْوَكَالَةُ	وَتَبْطُلُ

اور باطل ہو جاتی ہے وکالت موکل کے معزول کرنے سے اگر اس کو یہ معلوم ہو جائے اور کسی ایک کے مرنے سے اور دائمی جنون سے

لَوْ مُكَاتَبًا	مُوَكِّلِهِ	وَعَجْزِ	الشَّرِيكَيْنِ	وَافْتِرَاقِ	مُرْتَدًّا	وَلُحُوقِهِ

اور مرتد ہو کر دار الحرب چلے جانے سے اور دو شریکوں کے جدا ہونے سے اور موکل کے عاجز ہونے سے اگر وہ مکاتب ہو

بِنَفْسِهِ	وَتَصَرُّفِهِ	لَوْ مَأْذُونًا	وَحَجْرِهِ

اور اس کے مجور ہونے سے اگر ماذون ہو اور موکل کے خود تصرف کرنے سے۔

تشریح الفقہ قولہ وتبطل الخ مندرجہ ذیل صورتوں سے وکیل وکالت سے معزول ہو جاتا ہے۔ (۱) موکل کے معزول کر دینے سے کیونکہ وکالت موکل کا حق ہے تو جب چاہے اس حق کو باطل کر سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ وکیل کو اس کا علم ہو جائے تاکہ اس کا نقصان نہ ہو۔ (۲) موت موکل سے (۳) موت وکیل سے (۴) موکل کے مجنون ہو جانے سے بشرطیکہ جنون مطبق یعنی دائمی ہو۔ جنون مطبق کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں۔ ایک ماہ یا ایک سال ہمیشہ کے فتوی کو صحیح کہا ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے تمام عبادات ساقط ہو جاتی ہیں۔ ...

ے قوله جنون مطبق ... [illegible]

[illegible]

کتاب الدعوی

هي إضافة الشيء إلى نفسه حالة المنازعة والمدعي من إذا ترك تُرك والمدعى عليه بخلافه

وہ منسوب کرنا ہے کسی چیز کا اپنی طرف جھگڑے کے وقت اور مدعی وہ ہے کہ جب وہ جھگڑا چھوڑ دے تو مجبور نہ کیا جائے اور مدعی علیہ اس کے خلاف ہے

ولا يصح الدعوى حتى يذكر شيئا علم جنسه وقدره وإن كان عينا في يد المدعى عليه كلف إحضارها

اور دعوی صحیح نہیں ہوتا یہاں تک کہ ذکر کرے ایسی چیز کا جس کی جنس اور مقدار معلوم ہو اور اگر وہ چیز مدعی علیہ کے قبضہ میں ہو تو اس کا حاضر کرنا لازم ہے

ليشير إليها بالدعوى كما في الشهادة والاستحلاف فإن تعذر ذكر قيمتها

تاکہ اشارہ کرے اس کی طرف دعوی کرتے وقت جس طرح شہادت میں اور حلف لیتے وقت پس اگر حاضر کرنا دشوار ہو تو ذکر کرے اس کی قیمت

فإن ادعى عقارا ذكر حدوده [illegible] واسماء أصحابها

اگر دعوی زمین کا ہو تو ذکر کرے اس کی حدود [illegible] اور اس کے مالکوں کے نام

ولا بد من ذكر الجد إن لم يكن مشهورا وأنه في يده

اور ضروری ہے دادا کا ذکر کرنا اگر وہ مشہور نہ ہو اور یہ کہ وہ مدعا علیہ کے قبضہ میں ہے۔

تشریح الفقہ قولہ کتاب الدعوی [illegible]

[illegible]

قوله والمسعی الخ [illegible]

[illegible]

فائدہ [illegible]

[illegible] وقد نظمه الحمری بقوله

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

قوله ادعی الخ [illegible] لان للاکثر حکم الکل [illegible]

[illegible]

وذلك لانه في العقار ما ذكرنا بل يحتاج الى علم القاضي بخلاف المنقول وانه يطالبه به

درست ہوگا بلکہ منقول میں پائی جاتی ہے بلکہ قاضی کے علم سے بخلاف منقول کے اور یہ کہ وہ اس کا طلب گار ہے

وان كان دينا ذكر وصفه لانه يطالبه به فاذا صحت الدعوى سأل القاضي المدعى عليه عنها

اور اگر وہ قرض ہو تو اس کا وصف ذکر کرے کیونکہ وہ اس کو طلب کرتا ہے جب دعویٰ صحیح ہو گیا تو قاضی مدعی علیہ سے

فان اقر او انكر فيقضي بالبينة فان عجز وطلب يمين خصمه حلفه عليها

اگر وہ اقرار کرے یا انکار کرے تو گواہوں سے فیصلہ کرے، اگر مدعی عاجز ہو اور اپنے خصم سے قسم طلب کرے

ولا ترد يمين على مدع ولا تقبل بينة ذي اليد في الملك المطلق وبينة الخارج احق

اور مدعی پر قسم نہ لوٹائی جائے گی اور ملک مطلق میں قابض کے گواہ قبول نہ ہوں گے اور خارج کے گواہ زیادہ حقدار ہیں۔

احکام دعویٰ کی تفصیل

تشریح الفقہ: قولہ ولا یثبت الخ، یعنی جس چیز کا ثبوت مدعی اور مدعی علیہ کے باہمی تصادق سے نہیں ہوتا بلکہ بینہ یا علم قاضی کا ہونا ضروری ہے کیونکہ احتمال ہے کہ قابض نے اپنا مال ہے کہ کہہ دیا ہو تاکہ مدعی اس میں قابض ہو جائے۔ علامہ اشیا نے قولہ کے تحت اس میں تصادق کو کافی سمجھا ہے [illegible] لان البینة فيها مثبتة فلا حاجة الى اشتراط اليد۔

قولہ ولا یرد الخ، قاعدہ ہے کہ اثبات مدعی پر ہے اور مدعی علیہ پر قسم ضروری ہے، اگر بینہ نہ ہو تو مدعی علیہ سے قسم لے کر فیصلہ کر دیا جائے گا اور اگر مدعی علیہ قسم کھانے سے انکار کرے تو مدعی پر قسم لوٹانا [illegible] بلکہ مدعی علیہ پر ہی فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اسی طرح اگر مدعی نے ایک گواہ پیش کیا ہو تو ہمارے یہاں مدعی سے قسم نہیں لی جائے گی، امام شافعی اور امام مالک کا یہی قول ہے، اور حضرت عمر بن عبدالعزیز، ابن ابی لیلیٰ، ابن سیرین اور شریح سب اسی کے قائل ہیں [illegible] اگر مدعی علیہ قسم سے انکار کرے تو مدعی پر قسم ہوگی، اگر وہ قسم کھا لے تو فیصلہ کر دیا جائے گا، نیز اگر مدعی دو گواہ پیش کرنے سے عاجز ہو تو اس سے قسم لے لی جائے گی اور ایک شاہد اور قسم سے فیصلہ کر دیا جائے گا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ایک شاہد اور مدعی کی قسم پر فیصلہ فرمایا ہے۔

ہماری دلیل حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر لوگوں کو محض ان کے دعووں کی وجہ سے دے دیا جائے تو لوگ قوم کی جانوں اور مالوں کا دعویٰ کرنے لگیں گے لیکن گواہ مدعی پر ہیں اور قسم اس پر جو انکار کرے، تو استدلال یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تمام قسموں کی تقسیم فرمائی ہے کہ گواہ مدعی پر ہیں اور قسم منکر (مدعی علیہ) پر، اور مدعی سے قسم لی جائے تو شرکت لازم آئے گی کیونکہ مدعی اور مدعی علیہ دونوں قسم میں شریک ہوں گے اور شرکت منافی قسمت ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ البینة علی المدعی میں الف لام استغراقی ہے کیونکہ لام تعریف استغراق پر محمول ہوتا ہے اور تعریف عہد پر مقدم ہوتی ہے، جب کوئی معہود نہ ہو تو مطلب یہ ہوا کہ تمام ایمان منکر پر ہیں پس مدعی پر کوئی قسم نہیں [illegible] کیونکہ حدیث سے مدعی علیہ کی قسم کا انحصار معلوم ہوتا ہے۔

[illegible] علامہ عینی نے [illegible] کہا ہے کہ کسی نے اس حدیث کے ضعف کا بیان [illegible] اور اسے روایت کیا ہے [illegible]

[illegible] علامہ عینی نے کہا [illegible]

[illegible] حضرت ابن عباس [illegible] مسلم نے اس حدیث [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] روایت ہے [illegible]
[illegible] روایت [illegible] حضرت علی [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] حدیث [illegible] حضرت جابر کی روایت کا ہے۔ حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] روایت ہے [illegible] صحت تسلیم [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] قال الامام [illegible]
[illegible] في المحكي [illegible] والمحكي [illegible]

قولہ ولا یستحلف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وقضى له إن نكل مرة بلا خوف أو سكت وعرض اليمين ثلاثا ندبا ولا يستحلف في نكاح

ترجمہ: [illegible]

ورجعة وفيء وإيلاء واستيلاد ورق ونسب وولاء وحد ولعان قال القاضي الإمام فخر الدين

[illegible]

الفتوى على أنه يستحلف المنكر في الأشياء الستة ويستحلف السارق فإن نكل ضمن ولم يقطع

[illegible]

والزوج إذا ادعت المرأة طلاقا قبل الوطء فإن نكل ضمن نصف المهر وجاحد القود فإن نكل

[illegible]

في النفس حبس حتى يقر أو يحلف وفيما دونه يقتص ولو قال المدعي لي بينة حاضرة وطلب اليمين

[illegible]

لم يستحلف وقيل لخصمه أعط كفيلا بنفسك ثلاثة أيام فإن أبى لازمه الى [illegible]

[illegible]

[illegible]

القاصی	صعابی	نظر	لازمة	عریا	وکو	سن	حنث
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ وجاحد القود الخ جو شخص حق قصاص ہونے سے منکر ہو اس سے بالاتفاق قسم لی جائے گی اگر وہ انکار کرے تو دیکھا جائے گا کہ دعویٰ قتل نفس کا ہے یا قطع اطراف و جراحات کا۔ اگر دعویٰ قتل نفس کا ہو تو مدعی علیہ کو قید کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اقرار کرے یا قسم کھائے۔ اور اگر دعویٰ قطع اطراف کا ہو تو صرف نکول ہی کی وجہ سے قصاص لیا جائے گا۔ صاحبین نے کہا ہے کہ صاحبین کے نزدیک دونوں صورتوں میں ارش یعنی دیت واجب ہوگی کیونکہ نکول ایک ایسی دلیل ہے جس میں شبہ موجود ہے تو اس سے قصاص ثابت نہ ہوگا بلکہ مال واجب ہوگا۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ اطراف (یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ) میں اموال کا سا معاملہ ہے یعنی جس طرح مال آدمی کی حفاظت کے لئے ہے اسی طرح ہاتھ پاؤں بھی حفاظت نفس کے لئے ہیں۔ اور مال میں بذل و اباحت جاری ہے تو ان میں بھی جاری ہوگی۔ اور نکول بذل ہے پس قصاص لیا جائے گا اور صاحبین کے نزدیک دونوں صورتوں میں مدعی سے قسم دو مرتبہ لی جائے گی ... میں آیا ہے اور قسم ہے کہ مدعی علیہ سے دونوں صورتوں میں قصاص لیا جائے گا۔

قولہ واذا قال المدعی مدعی نے کسی چیز کا دعویٰ کیا اور کہا کہ میرے گواہ شہر میں موجود ہیں۔ اور اس میں مدعی علیہ سے قسم طلب کی تو امام صاحب کے نزدیک مدعی علیہ سے قسم نہیں لی جائے گی صاحبین کے نزدیک قسم لی جائے گی۔ کیونکہ قسم مدعی کا حق ہے تو جب وہ طلب کرے قسم لی جائے گی۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ قسم مدعی کا حق اس وقت ہے جب وہ بینہ قائم کرنے سے عاجز ہو اور یہاں اقامت بینہ کا امکان ہے۔ لہٰذا قسم نہیں لی جائے گی۔ (محرر یا اختلاف اس وقت ہے جب گواہ شہر میں ہوں اور اگر مجلس قضاء میں ہوں تو بالاتفاق قسم نہیں لی جائے گی۔ اور اگر شہر سے باہر منزل دور ہو تو بالاتفاق قسم لی جائے گی۔) پھر اس سے تین روز کیلئے ضامن لیا جائیگا۔ تاکہ وہ کہیں بھاگ نہ جائے۔

پھر اگر وہ ضامن دینے سے انکار کرے تو اگر مدعی علیہ کی نگرانی کی جائے گی یعنی مدعی علیہ کا پیچھا کرے جہاں وہ جائے اور اگر مدعی علیہ مسافر ہو تو صرف کچہری برخاست ہونے تک ... اور ... سے مراد یہ ہے کہ مدعی علیہ کی صحت ... کا پیچھا کرے گا۔ کیونکہ اس میں مدعی کے حق کی رعایت بھی ہے اور مدعی علیہ کا کوئی نقصان بھی نہیں۔ پھر اگر مدعی ... میں گواہ لے آیا تو بہتر ہے ورنہ قسم مدعی علیہ سے ... یہی قول امام ہے وہو قول الامام والصحیح کما فی المضمرات وغیرھا۔

وَالْيَمِيْنُ بِاللهِ تَعَالٰى لَا بِالطَّلَاقِ وَالْعَتَاقِ اِلَّا اِذَا اَلَحَّ الْخَصْمُ وَيُغَلَّظُ بِذِكْرِ اَوْصَافِهِ لَا بِزَمَانٍ وَمَكَانٍ

اور قسم خدا کی معتبر ہے نہ کہ طلاق و عتاق کی مگر جب اصرار کرے مدعی اور قسم کی تاکید کی جائے اوصاف سے نہ کہ زمان و مکان سے

وَيُسْتَحْلَفُ الْيَهُوْدِيُّ بِاللهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرٰةَ عَلٰى مُوْسٰى وَالنَّصْرَانِيُّ بِاللهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ الْاِنْجِيْلَ عَلٰى عِيْسٰى

اور قسم لی جائے یہودی سے اللہ کی جس نے اتاری توریت حضرت موسیٰ پر اور نصرانی سے اللہ کی جس نے اتاری انجیل حضرت عیسیٰ پر

وَالْمَجُوْسِيُّ بِاللهِ الَّذِيْ خَلَقَ النَّارَ وَالْوَثَنِيُّ بِاللهِ وَلَا يُحَلَّفُوْنَ فِيْ بُيُوْتِ عِبَادَاتِهِمْ

اور آتش پرست سے اللہ کی جس نے پیدا کی آگ اور بت پرست سے اللہ کی اور قسم نہ لی جائے ان کے عبادت خانوں میں

وَيُحَلَّفُ عَلَى الْحَاصِلِ فِي الْبَيْعِ بِاللهِ مَا بَيْنَكُمَا بَيْعٌ قَائِمٌ وَبِالنِّكَاحِ قَائِمٌ وَمَا يَجِبُ عَلَيْكَ رَدُّهُ وَمَا هِيَ بَائِنٌ مِّنْكَ

اور قسم لی جائے حاصل پر بیع میں یوں کہ اللہ کی نہیں ہے تم دونوں میں بیع قائم اور نکاح قائم اور جس کا لوٹانا تجھ پر واجب ہو اور نہیں ہے وہ بائنہ تجھ سے

ف۔ ... [illegible]

لا في دعوى البيع والنكاح والغصب والطلاق وإن ادعى شفعة بجوار أو نفقة المبتوتة والمشتري

[illegible]

والزوج لا يراها يحلف على السبب وعلى العلم لو ورث عبدا فادعاه آخر وعلى البتات لو وهب له

[illegible]

أو اشتراه ولو افتدى المنكر يمينه أو صالحه منه على شيء صح ولم يحلف بعده

[illegible]

توضیح اللغۃ [illegible]

تشریح الفقہ قولہ ویستحلف باللہ الخ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ ویحلف علی العلم [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

سبب بیع ہونے کی صورت میں کی ہے کہ ایک شخص نے جو حنفی المسلک ہے شفعہ کا دعویٰ کیا یا مثلاً باپ نے جو شافعی المسلک ہے شوہر پر نفقہ کا دعویٰ کیا اور شافعی مذہب میں شفعہ جوار اور نفقہ واجب نہیں ہے تو اگر یہاں مدعی علیہ سے اصل پر قسم لی جائے کہ میرے اوپر شفعہ یا نفقہ واجب نہیں تو مدعی علیہ یا تو خود مدعی کا نقصان ہوگا اس لئے یہاں قسم سبب پر لی جائے گی مدعی علیہ یوں قسم کھائے گا کہ نفقہ میں نے کوئی خرید یا کوئی ایسا سبب جس سے اس کو نفقہ واجب ہو نہیں ہوا۔

قولہ ولو افتدى الخ قسم کا فدیہ دینا اور کچھ مال دے کر صلح کر لینا درست ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے "اپنی عزتیں بچاؤ اپنے مالوں کے ذریعہ" چنانچہ حضرت حذیفہ پر کسی معاملہ میں قسم آئی تو آپ نے مال دیا اور کہا کہ قسم پر ملامت ہو سے تو یزرقد و شیپن میں حضرت عثمان کا بھی پندرہ سو دینا اور حضرت جبیر بن مطعم کا دس ہزار درہم دینا اور اشعث بن قیس کا ستر ہزار درہم دینا روایات سے ثابت ہے پھر کیف قسم کا فدیہ دینا اور صلح کر لینا درست ہے جس کے بعد حکم سے قسم نہیں لی جائے گی کیونکہ اس نے مال لے کر اپنا حق ساقط کر دیا۔

باب التحالف

باب آپس میں قسم کھانے کے بیان میں

اختلفا في قدر الثمن أو المبيع قضي لمن برهن وإن برهنا فلمثبت الزيادة

اختلاف کیا بائع و مشتری نے ثمن یا مبیع کی مقدار میں تو فیصلہ ہوگا اس کے لئے جو بینہ لائے اور اگر بینہ پیش کریں تو جو زیادتی ثابت کرے اس کے لئے

وإن عجزا ولم يرض واحد بدعوى أحدهما تحالفا وبدئ بيمين المشتري وفسخ القاضي

اور اگر دونوں عاجز ہوں اور ایک دوسرے کے دعوے پر راضی نہ ہو تو دونوں قسم کھائیں اور شروع کیا جائے مشتری کی قسم سے اور فسخ کرے گا قاضی

بطلب أحدهما ومن نكل لزمه دعوى الآخر وإن اختلفا في الأجل أو في شرط الخيار أو في قبض

کسی ایک کی طلب پر اور جو انکار کرے اس کو لازم ہوگا دوسرے کا دعویٰ اور اگر اختلاف کریں مدت میں یا شرط خیار میں یا کچھ ثمن لے لینے میں

بعض الثمن أو بعد هلاك المبيع أو بعضه أو في بدل الكتابة أو في رأس المال بعد إقالة السلم لم يتحالفا

یا کل یا بعض مبیع ہلاک ہونے کے بعد یا بدل کتابت میں یا راس المال میں اقالہ سلم کے بعد تو قسم نہ کھائیں

والقول للمنكر مع يمينه ولو اختلفا في مقدار الثمن بعد الإقالة تحالفا وعاد البيع الأول

بلکہ قول منکر کا معتبر ہوگا اس کی قسم کے ساتھ اور اگر اختلاف کریں ثمن کی مقدار میں اقالہ کے بعد تو قسم کھائیں اور لوٹ آئے گی پہلی بیع

ولو اختلفا في المهر قضي لمن برهن وإن برهنا فللمرأة وإن عجزا تحالفا

اگر میاں بیوی اختلاف کریں مہر میں تو فیصلہ ہوگا اس کے لئے جو بینہ لائے اور اگر دونوں بینہ لائیں تو عورت کیلئے اور دونوں عاجز ہوں تو دونوں قسم کھائیں

ولم يفسخ النكاح بل يحكم مهر المثل فيقضي بقوله لو كان كما قال أو أقل

اور نکاح فسخ نہ ہوگا بلکہ مہر مثل کو حکم بنایا جائے گا پس شوہر کے قول پر فیصلہ ہوگا اگر مہر مثل اس کے قول کے موافق ہو یا اس سے کم ہو

وبقولها لو كان كما قالت أو أكثر وبه لو بينهما

اور عورت کے قول پر اگر اس کے قول کے موافق یا اس سے زیادہ ہو اور مہر مثل کا فیصلہ ہوگا اگر دونوں کے درمیان ہو

لہ ... [illegible]

احکام تحالف کی تفصیل

تشریح الفقہ قولہ اختلفا الخ [illegible] اختلاف کی [illegible] بائع نے کہا کہ [illegible] مشتری نے کہا کہ [illegible]
[illegible] مشتری [illegible] کے پاس [illegible] کے حق میں فیصلہ ہوگا۔
کیونکہ صاحب [illegible] ثابت [illegible] بینہ [illegible] قیمت [illegible] مقبول ہوگا۔ کیونکہ
[illegible] ثابت کرنے کیلئے ہوتے ہیں [illegible] اگرچہ [illegible] دونوں [illegible] اور [illegible] دوسرے کے دعوے سے
راضی نہ ہوں تو دونوں سے قسم لی جائے گی۔ اور امام [illegible] کے نزدیک پہلے مشتری سے قسم لی جائے گی۔ امام ابو یوسف [illegible]
کی امام صاحب سے ایک روایت [illegible] کیونکہ [illegible] پہلے مشتری [illegible]
اس کے قائل [illegible] پہلے بائع سے قسم لی جائے گی۔ کیونکہ حدیث میں ہے "اذا اختلف المتبایعان [illegible]" اس میں
[illegible] ذکر کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ [illegible] تفصیل [illegible] کہا [illegible]
[illegible] قسم میں مقدم کیا جائے [illegible] روایت کے [illegible] کیونکہ [illegible] اصل
[illegible] صاحب [illegible] تسلیم [illegible] تفصیل [illegible] کی وجہ ہے کہ [illegible] مشتری [illegible]
[illegible] قولہ علیہ السلام "والیمین علی من انکر" [illegible]
[illegible] پہلے قسم [illegible]
ہو جائیگا۔ کیونکہ [illegible] دوسرے [illegible]

قولہ وان اختلفا الخ یہاں سے [illegible] تک سات مسئلے بیان ہیں جن کا حکم تحالف ہے (۱) [illegible]
[illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible]
[illegible] ایک [illegible] دونوں [illegible] تحالف [illegible]
[illegible] کیونکہ [illegible]
[illegible] "اذا اختلف المتبایعان والسلعۃ قائمۃ بعینھا تحالفا" [illegible] تحالف [illegible]
[illegible] تحالف [illegible] اختلاف [illegible]
[illegible] تحالف ہے۔ کیونکہ [illegible]
[illegible] اختلاف [illegible]
[illegible] مشتری [illegible]

قولہ [illegible] اختلاف [illegible] قسم [illegible]
[illegible] امام [illegible]
[illegible] اختلاف [illegible] امام صاحب [illegible] تحالف [illegible] امام [illegible] تحالف
[illegible] ہے۔ [illegible] کہتے ہیں کہ تحالف [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ولو اختلفا في الإجارة قبل الاستيفاء [illegible] والقول للمستأجر [illegible] بالنكول

[illegible]

وإن اختلف الزوجان في متاع البيت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تحالف کے باقی احکام

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

مقام ہو جاتی ہے۔ اور قیمت پر تحالف ہوتا ہے۔ اور جب تک کہ تحالف جاری ہو تو عقد اجارہ فسخ ہوگا اور یہیں کوئی قیمت بھی قائم مقام ہو سکے۔ کیونکہ بلا عقد منافع کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ منافع کی قیمت تو عقد کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اور جب فسخ کی وجہ سے عقد ختم ہو گیا تو قیمت بھی ختم ہو گئی [illegible] تحالف [illegible] مستاجر کا قول معتبر ہوگا۔

قولہ وفی بعض البیع [illegible] اختلاف [illegible] فسخ [illegible] کے بعد دونوں قسم کھائیں گے اور باقی اجارہ فسخ ہو جائے گا۔ اور [illegible] گذشتہ کے متعلق مستاجر کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا۔ کیونکہ عقد اجارہ [illegible] منفعت کا ہر جزء [illegible] مستقل [illegible] خلاف عقد بیع کے [illegible] کا ہر جزء [illegible] عقد [illegible]

قولہ وان اختلف الخ اگر میاں بیوی گھریلو اسباب میں اختلاف کریں تو جو سامان مردوں کے کام آنے والا ہو اس میں اس کا قول معتبر ہوگا۔ جیسے پگڑی [illegible] کتابیں [illegible] وغیرہ اور جو اسباب عورتوں کے کام آنے والا ہو اس میں اس کا قول معتبر ہوگا۔ جیسے اوڑھنی، کرتی، زیور [illegible] (زنانی) پازیب وغیرہ اور جو سامان دونوں کے کام کا ہو تو اس میں شوہر کا قول معتبر ہوگا جیسے برتن، فرش نقد یا [illegible] غلام [illegible] وغیرہ کیونکہ بیوی اور جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے وہ سب شوہر کے تصرف میں ہے۔ اور قول صاحب تصرف کا معتبر ہوتا ہے۔ اور اگر ان میں کوئی ایک مر جائے [illegible] وارث [illegible] امام صاحب [illegible] دونوں [illegible] امام ابو یوسف [illegible] [illegible] امام محمد کے نزدیک [illegible] عورت کا [illegible] امام شافعی [illegible] [illegible] کے نزدیک [illegible] شوہر [illegible] عورت [illegible] ہیں۔

فصل. قال المدعى عليه هذا الشيء اودعنيه او اجرنيه او اعارنيه فلان الغائب او رهنه

(فصل) کہا مدعی علیہ نے کہ یہ چیز مجھے امانت دی [illegible] یا عاریت دی ہے فلاں غائب نے یا میرے پاس رہن کی ہے

او غصبته منه واقام بينة على ذلك فلا خصومة بينه وبين المدعي وان قال ابتعته من الغائب

یا میں نے اس سے غصب کی ہے اور [illegible] گواہ قائم کر دیا تو اس سے مدعی کا جھگڑا [illegible] اور اگر کہا کہ میں نے خریدی ہے غائب سے

او قال المدعي غصبته او سرق مني وقال ذو اليد اودعنيه فلان واقام بينة لا

یا کہا مدعی نے کہ تو نے غصب کی ہے یا میرے یہاں سے چوری کی گئی ہے اور قابض نے کہا کہ مجھے فلاں نے امانت دی ہے [illegible]

وان قال المدعي ابتعته من فلان وقال ذو اليد اودعنيه فلان ذلك سقطت الخصومة

اگر کہا مدعی نے کہ میں نے خریدی ہے فلاں سے اور قابض نے کہا کہ یہ مجھے اسی نے امانت دی ہے تو ساقط ہو جائے گی خصومت

[illegible]

فصل
دفع دعوی کا بیان

تشریح و توضیح — قوله فصل الخ [illegible]

قوله قال احمد [illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

قوله وان قال [illegible]

[illegible]

باب ما یدعیہ الرجلان

باب ایک چیز پر دو شخص کے دعویٰ کرنے کے بیان میں

برهنا على خارج في يده امر قضي لهما وعلى نكاح امرأة سقطا وهي لمن صدقته

دو آدمیوں نے ایک چیز پر جو تیسرے کے قبضہ میں ہے گواہ قائم کیے تو دونوں کے لیے فیصلہ ہوگا اور ایک عورت کے نکاح پر گواہ قائم کیے تو ساقط ہو جائیں گے اور وہ اسی کی ہوگی جس کی

او سبقت بينته وعلى الشراء منه لكل نصفه بنصف الثمن او تركه

تصدیق کرے یا جس کا بینہ سابق ہو اور تیسرے سے خریدنے پر ہر ایک کے لیے نصف ہوگا نصف قیمت کے عوض یا چھوڑ دے اور قضا کے بعد کسی

لم ياخذ الآخر كله ولو ارخا فللسابق والا فلذي القبض والشراء احق من الهبة

ایک کے ترک کرنے سے دوسرا کل نہیں لے گا اور اگر تاریخ بیان کر دی تو سابق کی ہوگی ورنہ قابض کی ہوگی اور خرید ہبہ سے اولیٰ ہے

والشراء والمهر سواء والرهن احق من الهبة ولو برهن الخارجان على الملك والتاريخ او على الشراء

اور خرید اور مہر برابر ہیں اور رہن ہبہ سے اولیٰ ہے اور اگر دو خارج شخص نے ملک اور تاریخ پر یا کسی سے خریدنے پر

من واحد فالاسبق احق وعلى الشراء من آخر وذكرا تاريخا استويا

تو سابق زیادہ حقدار ہے اور اگر بینہ لائے دوسرے سے خریدنے پر اور دونوں نے تاریخ بیان کر دی تو دونوں برابر ہیں

تشریح الفقہ: قولہ برهنا الخ [illegible] کرسائل [illegible] ہے کہ جب ملک مطلق کا دعویٰ [illegible] شخصوں میں سے ایک قابض ہو اور دوسرا غیر قابض [illegible] کو خارج کہتے ہیں تو ہمارے نزدیک غیر قابض (خارج) کی حجت مقدم ہوگی۔ امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعی و امام مالک کے نزدیک قابض کی حجت مقدم ہوگی۔ پھر اگر ایک نے بینہ سے [illegible] بیان کر دیا تب [illegible] کے نزدیک [illegible] کا بینہ معتبر ہوگا۔ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اسی کا بینہ معتبر ہوگا جس نے [illegible] کیا ہے۔ جب دو آدمیوں نے ایک چیز کا دعویٰ کیا اور وہ چیز کسی تیسرے کے پاس ہے اور دونوں نے گواہ قائم کر دیے تو ہمارے نزدیک وہ چیز دونوں میں نصف نصف کر دی جائے گی۔ امام شافعی کے نزدیک [illegible] امام احمد کے نزدیک قرعہ اندازی ہوگی۔ [illegible] امام شافعی کا [illegible] کیونکہ [illegible] کی [illegible] اور قول یہ ہے [illegible] ہے۔ [illegible] قرعہ اندازی ہوگی کیونکہ حضرت ﷺ نے [illegible] میں قرعہ اندازی کی [illegible] ہمارے دلیل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ [illegible] ہیں۔ [illegible] آنحضرت ﷺ [illegible] قرعہ اندازی [illegible] جیسا کہ [illegible] ثابت کیا ہے۔

قولہ وعلى نكاح امرأة الخ اگر دو آدمیوں نے ایک عورت کے ساتھ نکاح پر گواہ قائم کیے تو [illegible] کیونکہ یہاں شرکت [illegible] ثابت [illegible] کی تصدیق کرے [illegible] نے

[illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

ومن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

تو اس کا رفع ایک مکان جو ایک شخص کے قبضہ میں ہے اس کا دوسرے نے دعوی کیا کہ ایک منزل مکان کا دوسرے سے فاصلہ کا اعتبار سے ہو گا تمام کیا اس صورت میں۔ کیونکہ ایک طریق ملازمت منزل کے لئے مکان نے تین درجے ہوں گے اور منزل صف کیلئے ایک منزل طریق ملازمت کا مطلب یہ ہے کہ جب منزل صف نے ہے مکان کا دعوی کیا تو اس اور منزل کے لئے سا سہام ایک صف میں ہوں گی ملازمت تمام رہی اور اس صف کو دونوں نے صف کیا یا ایک صاحبین کے نزدیک طریق ملازمت سے مکان کا تقسیم ہو۔ جس منزل کے لئے صف منزل صف کیلئے ایک کیونکہ منزل میں اس صف تمام یہ سب مستحق ہے صف کا اقرار ہے بعد کا اور تمام کی طرف ادا کرتا ہے تو اس کا منزل کے اس نے اور ایک منزل صف کا اور ہر ایک منزل میں کے بعض میں جو مکان منزل کیلئے اس صف طریق تقسیم صف تقسیم کے مکان والوں کے قبضہ میں ہے جو ایک کے قبضہ میں صف مکان جو صف منزل کے قبضہ میں۔ جہاں تو کوئی دعوی کیا ملازمت تقسیم کے طریق ہی ہے جو صف منزل صف کے قبضہ میں۔ جہاں منزل کا طول ہے اور شخص غاصب ہے وہ پہلے معلوم ہو چکا کہ شخص مدعی اپنے ہی حصہ کا تو صف کی نسبت ہی ادا ہوگا۔

فائدہ: تقسیم کی چار قسمیں ہیں۔ اول وہ جس میں تقسیم بلا تحقیق طریق طول ہوتی ہے اس کی آٹھ صورتیں ہیں قسمت مہرات کی وہ صورت کہ جات یا اجماع مسائل دیات یا جنس ہے مختلف ہو۔ جس میں قسمت با تحقیق طریق ملازمت ہو جیسا کہ دونوں شخصوں کے مسئلے میں ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص نے کسی کے ساتھ تمام جو دوسرے میں ملازمت کی۔ اور دوسرے شخص نے اسی طرح صف دوسرے کے ساتھ جو بعض میں وقت کیا تا کہ دونوں اور دوسرا کو دونوں میں سے ہر ایک کا اختیار ہے جیسا کہ دلیل وغیرہ مشتری کی تھی۔ اس سے حقوق شخص ایک ہی ہو۔ جس میں قسمت امام صاحب کے نزدیک طریق ملازمت ہوتی ہے اور صاحبین کے نزدیک طریق طول جیسا کہ مسئلہ کتاب میں ہے اور کہ امام کی بعض وہ مسئلہ ہیں جو وہ جس میں قسمت امام صاحب کے نزدیک طریق طول ہوتی ہے اور صاحبین کے نزدیک طریق ملازمت یہ پانچ مسئلوں میں جاری ہے۔ اگر ہر ایک کی تفریح مطلوب ہو تو مطولات مثلاً عینی کو دیکھو اور طول دینا مناسب ہے۔

ولو جرتها على مدح ذراع ذراعا لعين ليفرز وطرق منها تذرعه وبين تشكل ذلك فتهما

وہ سے ایک حصہ کے بعد دونوں نے تقسیم کی اور ذراع ذراع حساب سے اس کے لئے کسی کا راستہ کے متعلق ہو گیا اگر یہ شرط تھی تو دونوں

ولو ادعى احد المتقاسمين الغصب والآخر غير الوجهة اصابه والآخر والملابس اخل من احد

کے لئے ہے اگر یہ دیکھا ایک شخص نے غصب ہو اور دوسرے دونوں کا ہاں ہو گئے اور یہ کہ ادا ہو جو دوسرے کا ہو

اللحم والكثير وصاحب العمل والمصنوع والاتصال اصل من الفسم فوقت في يده وظرفه في يد اخر

کا ہے اور یہ دونوں کا اور قول اس کا ہے جو غیر ہے اور ایک کے ہاتھ میں ہو کہ جو دوسرے کے ہاتھ میں

شعى ضبي بيتم غن غضب فصل لو خرز مقبول الا وين قال قد عنه بفلان لو

وہ مستحق ہے دونوں کا جو طول کرتا ہے کہ میں اس دعویٰ کی اور حصہ اس کو کہ تمام قول اس کا اتفاق

لا يقبل قول غصبه فهو عنه ليس في يده عشرة اثواب من قدر في يده وبيت في يد اخر

کہ ہم کسی کو نہ قسم سے اس کا جس کے قبضہ میں ہے اور کہ یہ مکان ہر ایک کے قبضہ میں ہو ایک گھر دوسرے کے قبضہ میں ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

توضیح اللغات [illegible]

[illegible]

تشریح المطالب [illegible]

[illegible] لیس دونہا حاجز الاخر۔

قولہ [illegible]

[illegible] لان الرؤیۃ [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible] لان الرکوب [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

باب دعوی النسب

باب دعوی نسب کے بیان میں

ولدت مبیعۃ لاقل من ستۃ اشہر منذ بیعت فادعاہ البائع فھو ابنہ وھی ام ولدہ

[illegible]

ویفسخ البیع ویرد الثمن وان ادعاہ المشتری معہ او بعدہ

[illegible]

وکذا ان ماتت الام بخلاف موت الولد وعتقھما کموتھما

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ ولدت مبیعۃ الخ [illegible]

قولہ وکذا الخ [illegible]

[illegible]

وإن ولدت لأكثر من ستة أشهر من وقت البيع لا يثبت النسب إلا أن يصدقه المشتري ومن ادعى نسب أحد التوأمين

اور اگر بچہ جنا ہو چھ مہینے سے زیادہ میں تو نسب ثابت نہ ہوگا مگر یہ کہ تصدیق کرے اس کی مشتری جس نے دعویٰ کیا جڑواں بچوں میں سے ایک کے

ثبت نسبهما منه فإن باع أحدهما وأعتقه المشتري بطل عتق المشتري

نسب کا تو دونوں کا نسب ثابت ہو جائے گا پس اگر ایک کو بیچے اور مشتری اس کو آزاد کر دے تو باطل ہوگا مشتری کا آزاد کرنا

صبي عند رجل فقال هو ابن فلان ثم قال هو ابني لم يكن ابنه وإن جحد أن يكون ابنه

بچہ ہے ایک کے پاس اس نے کہا کہ یہ فلاں کا بیٹا ہے پھر کہا کہ میرا بیٹا ہے تو اس کا بیٹا نہ ہوگا اگرچہ وہ انکار کرے اس کے بیٹا ہونے کا

ولو كان الصبي في يد مسلم ونصراني فقال النصراني هو ابني وقال المسلم هو عبدي فهو حر ابن النصراني

اور اگر ایک بچہ مسلمان اور ایک نصرانی کے پاس ہو نصرانی کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے اور مسلمان کہے کہ میرا غلام ہے تو وہ آزاد اور نصرانی کا بیٹا ہوگا

وإن كان الصبي في يد زوجين فزعم الزوج أنه ابنه من غيرها وزعمت أنها ابنها من غيره فهو ابنهما

اور اگر بچہ دو میاں بیوی کے پاس ہو شوہر کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے دوسری بیوی سے اور بیوی کہے کہ میرا بیٹا ہے دوسرے شوہر سے تو وہ دونوں کا بیٹا ہے

ومن اشترى جارية فولدت ولدا عنده فاستحقها رجل غرم الأب قيمة الولد يوم يخاصم وهو حر فإن مات الولد فلا شيء على الأب

جنا اور پھر کوئی دوسرا مدعی ثابت کر دے تو باپ بچے کی قیمت دے گا جس دن مقدمہ ہو اور بچہ آزاد ہوگا پس اگر بچہ مر جائے تو باپ پر کچھ نہیں

وإن ترك مالا فالمال لأبيه وإن قتله الأب غرم قيمته ويرجع بالثمن وبالقيمة على بائعه لا بالعقر

قیمت کا اور اگر بچہ مال چھوڑے تو وہ باپ کا ہوگا اور اگر باپ نے قتل کیا تو قیمت دے گا اور بائع سے ثمن اور قیمت واپس لے گا عقر نہیں

تشریح الفقہ: قولہ وإن ولدت الخ اگر باندی چھ مہینے سے زیادہ میں بچہ جنے تو بائع کا دعویٰ نسب تو درست ہوگا مگر یہ کہ مشتری اس کی تصدیق کرے کیونکہ یہاں یہ احتمال موجود ہے کہ علوق بائع کی ملک میں نہ ہوا ہو بلکہ اس کی طرف سے ثابت نہیں ہوا لہذا مشتری کی تصدیق ضروری ہے اور جب اس نے تصدیق کر دی تو نسب ثابت ہو جائے گا اور بیع باطل ہو جائے گی اور بچہ اور باندی اس کی ام ولد ہو گی خلافاً لزفر والشافعی علی ما مر۔

قولہ ومن ادعی الخ ایک شخص کے یہاں اس کی باندی سے دو جڑواں بچے ایک حمل سے پیدا ہوئے اور اس نے ان میں سے ایک کے نسب کا دعویٰ کیا تو دونوں کا نسب ثابت ہو جائے گا کیونکہ دونوں بچے ایک ہی نطفہ سے پیدا ہوئے ہیں پس جب ایک کا نسب ثابت ہوا تو دوسرے کا نسب ثابت ہونا ضروری ہے۔

قولہ فإن باع الخ ایک شخص کی باندی سے دو بچے توأم اس کے پاس پیدا ہوئے اور اس نے ان میں سے ایک کو فروخت کر دیا اور خریدنے والے نے اس کو آزاد کر دیا اس کے بعد شخص مذکور (بائع) نے اس بچے کے نسب کا دعویٰ کیا جو اس کی ملک میں ہے اور دوسرے کے نسب کا ثابت ہو جاتا ہے اور مشتری کا آزاد کرنا باطل ہوگا۔ ثبوت نسب کی وجہ ظاہر ہے۔

[illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

كتاب الاقرار

هو اخبار بثبوت حق للغير على نفسه فان اقر حر مكلف بحق صح ولو مجهولا كشيء وحق

[illegible]

ويجبر على بيانه ويبين ما له قيمة والقول للمقر مع يمينه ان ادعى المقر له اكثر منه [illegible] يصدق

[illegible]

في اقل من درهم وفي عظيم نصاب واموال عظام ثلثة نصب ودراهم كثيرة عشرة

[illegible]

ودراهم ثلثة وكذا كذا احد عشر [illegible] وكذا وكذا احد وعشرون

[illegible]

تشریح الفقہ: قولہ کتاب [illegible]

[illegible]

فائدہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

فرقہ کے نزدیک ثابت ہوتا ہے یعنی کہ موجود ہے اور قرار دیا ہے جس میں صدق و کذب کا احتمال ہے تو لفظ سے اس کے مدلول سے معنی کا تخلف جائز ہے۔ اور اگر تقدیر میں کلی ہو اور انشاء ہو تو تخلف نہیں ۔ اسی طرح انشاء میں مدلول اصلی و معنی کا تخلف ممتنع ہے۔ نیز اگر مقرلہ مقر کا اقرار رد کرے کے بعد قبول کرے تو یہ صحیح نہیں کیونکہ اقرار رد کرنے سے باطل ہو جاتا ہے اور قبول کرنا صحیح نہیں۔ اس کی مزید تفصیل اس میں ہے

بہت سے مسائل متفرع ہوتے ہیں جن شاء فلیرجع الیہ۔

قولہ ان اقر حرالخ جب کوئی آزاد عاقل بالغ شخص مجہول چیز کا اقرار کرے یا معلوم چیز کا یا کسی شخص کی حق کا اقرار کرے تو اقرار صحیح ہے اگرچہ مجہول کا اقرار کرے کیونکہ اقرار سبب مقرلہ کے حق میں ہوتا ہے۔ لیکن اس صورت میں اس حق کا بیان کرنا ضروری ہے اس سے کہ یہ بات منسوب ہو جو حق ہو کہ مقر ہو گا اور وہ کسی چیز کو بیان کرے جس کی کوئی قیمت نہیں ہوتی جیسے گیہوں کا ایک دانہ تو یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ اقرار ہے جو کہ ایسی چیز میں ہے کہ مقرلہ کا حق اس سے متعلق ہو اسلام اور اس کے احکام کا یہ تقاضا ہے۔

قولہ ومال عظیم الخ اگر مقر نے اقرار کیا کہ مجھ پر فلاں کا مال عظیم ہے تو صاحب نے کہا کہ دو سو درہم سے کم میں اس کی تصدیق نہ ہوگی۔ کیونکہ اس نے مال کو صفت عظیم کے ساتھ متصف کیا ہے اس وصف کو لغو نہیں کیا جا سکتا۔ اور شریعت میں نصاب زکوٰۃ مال عظیم ہے کہ شرعاً صاحب نصاب کو غنی قرار دیا ہے اور عرف میں بھی اسی کو عظیم سمجھتے ہیں اور امام صاحب سے ایک روایت یہ ہے کہ دس درہم سے کم میں تصدیق نہ ہوگی کیونکہ یہ مال عظیم ہے کہ اس کے عوض عضو (ہاتھ) کاٹا جاتا ہے۔

قولہ ودراهم كثيرة الخ اگر مقر نے یہ کہا کہ مجھ پر فلاں کے دراہم کثیرہ (بہت زیادہ دراہم) ہیں تو امام صاحب کے نزدیک دس درہم لازم ہوں گے صاحبین کے نزدیک نصاب زکوٰۃ سے کم میں تصدیق نہ ہوگی کیونکہ شریعت کی نظر میں کثیر (بڑا مال) صاحب نصاب ہی ہے۔ امام صاحب یہ فرماتے ہیں کہ دس کا عدد جمع کثرت کے صدق کا اعلیٰ مرتبہ ہے اور جمع قلت کا منتہی ہے تو لفظ کے مقتضی ہی پر لازم ہے جیسے عشرة دراهم ثم يقال احد عشر درهما

قولہ كذا درهما الخ اگر مقر نے یوں کہا کہ علی کذا درهما تو اس صورت میں ایک درہم لازم ہوگا کیونکہ مفرد ہے اور میز کی تمیز ہے (یعنی کذا مبہم لفظ ہے اور درہم اس کی تمیز ہے) اور اگر یوں کہا کذا کذا درهما تو گیارہ درہم لازم ہوں گے اور اگر حرف عطف کے ساتھ کذا وکذا کہا تو اکیس درہم لازم ہوں گے۔ کیونکہ پہلی صورت میں اس سے دو مبہم عدد حرف عطف کے بغیر ذکر کیے ہیں اس کی مثل احد عشر ہے اور دوسری صورت میں حرف عطف کے ساتھ ذکر کیے ہیں۔ جس کی ادنیٰ نظیر احد وعشرون ہے اور تیسری میں بلا حرف درهما (اور اگر لفظ کذا تین بار لایا ہو تو گیارہ درہم لازم ہوں گے کیونکہ اس سے زائد کے لئے کوئی عدد بغیر حرف عطف کے نہیں ہے اور اگر حرف عطف ہو تو ایک سو گیارہ ہوں گے۔ (مرحوم مترجم)

ولو قال علي او قبلي فهو دين وعندي او معي او في بيتي او في صندوقي

اور اگر کسی نے کہا علی یا قبلی تو یہ دین ہوگا اور اگر کہا عندی یا معی یا فی بیتی یا فی صندوقی تو یہ امانت کا اقرار ہے

او كيسي امانة قال لي عليك الف فقال اتزنه او انتقدها او اجلني به

یا فی کیسی تو امانت ہوگی۔ کسی نے کہا کہ مجھے تم سے ہزار لینا ہے اس نے کہا کہ اسے تول لو یا پرکھ لو یا مجھے مہلت دو

او قضيتكه او احسنك به فهو اقرار وبلا كنابة لا وان اقر بدين مؤجل وادعى المقر له انه حال

یا میں نے ادا کر دیے یا تجھ پر حوالہ کر دیے تو یہ اقرار ہے اور ضمیر کے بغیر نہیں اور اگر قرض میعادی کا اقرار کیا اور مقرلہ نے فوری ہونے کا دعویٰ کیا

[illegible] ثوب [illegible] عشرة [illegible]

[illegible]

[illegible] بخلاف [illegible] ثوب [illegible] في قوصرة [illegible]

[illegible]

[illegible] في اصطبل [illegible]

[illegible]

[illegible] ثوب [illegible]

[illegible]

[illegible] خمسة في خمسة [illegible] خمسة وعشرة [illegible]

[illegible]

توضیح اللغة [illegible]

تشریح الفقه [illegible]

قوله [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (مرقات) [illegible]
[illegible]

قوله [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (كذا في [illegible])
[illegible]

[illegible]

له علي من درهم الى عشرة او ما بين درهم الى عشرة تسعة وله من داري ما بين هذا الحائط

اس کے مجھ پر ایک درہم سے دس تک یا ایک درہم سے دس کے درمیان ہیں تو نو ہوں گے اور کسی کے لئے میرے گھر میں سے اس دیوار

الى هذا الحائط له ما بينهما فقط وصح الاقرار بالحمل وللحمل ان بين سببا صالحا

اس دیوار تک ہے تو اس کے لئے دونوں کے درمیان کا حصہ ہوگا فقط اور صحیح ہے اقرار حمل کا اور حمل کے لئے اگر بیان کرے سبب صالح

ولو [illegible] اقر بشرط الخيار لزمه المال وبطل الشرط

اور اگر اقرار کرے خیار شرط کے ساتھ تو لازم ہوگا اس پر مال اور باطل ہوگی شرط۔

تشریح الفقہ قولہ له علی الخ ایک شخص نے اقرار کیا کہ اس کے مجھ پر ایک سے دس تک [illegible] ہیں تو امام صاحب کے نزدیک نو لازم ہوں گے [illegible] اور صاحبین کے نزدیک دس لازم ہوں گے [illegible] دونوں حدوں کا موجود ہونا ضروری ہے [illegible] امام زفر کے نزدیک آٹھ لازم ہوں گے [illegible] داخل نہ ہوں گے [illegible] ان کے لئے ہیں [illegible] کے دونوں حدوں کا داخل ہونا [illegible] اس لئے [illegible] کا اقرار صحیح ہے [illegible] کے درمیان ہے [illegible]

قولہ وصح الاقرار الخ [illegible] کے لئے حمل کا اقرار صحیح ہے [illegible] اگر چہ اقرار کرنے والا [illegible] بیان نہ کرے [illegible] کی صورت [illegible] اگر حمل کے لئے اقرار کرے اور اس کا کوئی سبب (مثلاً میراث یا وصیت) بیان کرے تو اقرار صحیح ہوگا [illegible] امام ابو یوسف کے نزدیک [illegible] امام محمد کے نزدیک [illegible] ایک قول یہی ہے [illegible] کی صورت میں [illegible] صورت میں [illegible] ایک قول یہی ہے۔

[illegible]

[illegible]

باب الاستثناء وما في معناه

باب استثناء اور معنی استثناء کے بیان میں

صحّ استثناء بعض ما أقرّ به متصلاً ولزمه الباقي لا استثناء الكل وصحّ استثناء المكيل والموزون

[illegible]

من الدراهم لا غيرهما ولو وصل بإقراره إن شاء الله بطل إقراره

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ولو استثنى البيت من الدار فهما للمقر له وإن قال بناؤها لي والعرصة لك فكما قال

[illegible]

ولو قال له علي ألف من ثمن عبد لم أقبضه فإن عين العبد وسلمه إليه لزمه الألف

[illegible]

[illegible]

وإلا لا وإن لم يبين لزمه ذلك كقوله من ثمن خمر أو خنزير ولو قال من ثمن متاع أو قرض

وہ شئی [illegible] لازم ہوں گے جیسے یوں کہے کہ شراب یا خنزیر کے ثمن سے ہیں اور اگر کہا کہ سامان کے ثمن کے ہیں یا مجھ کو قرض دیئے تھے

وهي زيوف أو نبهرجة لزمه الجياد بخلاف الغصب والوديعة وإن قال إلا أنه ينقص كذا متصلا صدق

[illegible] کھوٹے یا نبہرج تھے تو کھرے لازم ہوں گے بخلاف غصب اور ودیعت کے اور اگر کہا کہ مگر اتنے کم ہیں متصلاً تو تصدیق کی جائے گی ورنہ نہیں

وإلا لا ومن أقر بغصب ثوب وجاء بمعيب صدق وإن قال أخذت منك ألفا وديعة وهلكت

جس نے اقرار کیا کپڑا غصب کرنے کا اور لایا عیب دار تو تصدیق کی جائے گی اور اگر کہا کہ میں نے تجھ سے ہزار درہم لئے تھے امانت اور وہ ہلاک ہو گئے

فقال أخذتها غصبا فهو ضامن وإن قال أعطيتنيها وديعة وقال غصبتنيها

اور مقر لہ نے کہا کہ تو نے غصب سے لئے تھے تو وہ ضامن ہوگا اور اگر کہا کہ تو نے مجھے ہزار امانت دیئے تھے اور وہ کہے کہ تو نے غصب کئے تھے تو ضامن نہ ہوگا

وإن قال هذا كان وديعة لي عندك فأخذته فقال هو لي أخذه

اور اگر کہا کہ یہ امانت کی چیز میرے پاس تھی تو نے لے لی اور وہ کہے کہ میری ہے تو وہ لے سکتا ہے

وإن قال آجرت بعيري أو ثوبي هذا فلانا فركبه أو لبسه فرده فالقول للمقر

اگر کہا کہ میں نے یہ اونٹ یا کپڑا فلاں کو کرایہ پر دیا تھا پس اس نے سواری کی یا پہنا اور مجھے لوٹا دیا تو قول مقر کا ہے

ولو قال هذا الألف وديعة فلان لا بل وديعة فلان فالألف للأول وعلى المقر مثله للثاني

اگر کہا کہ یہ ہزار امانت ہے فلاں کی نہیں بلکہ امانت ہے فلاں کی تو ہزار اول کے لئے ہوں گے اور مقر پر اتنے ہی دوسرے کے لئے ہوں گے

تشریح الفقہ قولہ ولو قال الخ زید نے اقرار کیا کہ مجھ پر فلاں کے ہزار درہم ہیں اس متاع کی قیمت کے جس پر میں نے قبضہ نہیں کیا تو اس کی چند صورتیں ہیں [illegible]

کہ مقر پر سبب وجوب میں اس کی تصدیق نہ ہو سکے کہ اس صورت میں اس کی مقر کی تصدیق کی جائے گی۔ ووجهه انه بيان تغيير فيصح موصولا لا مفصولا۔

قولہ کقولہ له علی الف ... نے اقرار کیا کہ مجھ پر فلاں کے ایک ہزار درہم ہیں جو شراب یا خنزیر کی قیمت کے ہیں۔ تو امام صاحب کے نزدیک یہ ہزار درہم لازم ہوں گے خواہ متصلاً کہے یا منفصلاً کیونکہ اس کا یہ کہنا کہ شراب یا خنزیر کی قیمت کے ہیں رجوع ہے اور اقرار سے رجوع صحیح نہیں ہوتا۔ صاحبین فرماتے ہیں کہ اگر اس نے یہ متصلاً کہا تو اس پر کچھ لازم نہ ہوگا کیونکہ اس نے کلام کے آخر میں بیان کر دیا کہ میری مراد وجوب نہیں ہے۔ جواب یہ ہے کہ اشارہ ذکر کیا جو متعلق ہے وہ باطل ہے۔

قولہ ولو قال له علی الف ... ایک شخص نے اقرار کیا کہ مجھ پر فلاں کے ایک ہزار درہم سامان کی قیمت یا قرض کے ہیں مگر وہ کھوٹے ہیں تو امام صاحب کے نزدیک اس پر کھرے درہم لازم ہوں گے اور اس کا یہ قول کہ کھوٹے ہیں مقبول نہ ہوگا متصلاً کہے یا منفصلاً اور صاحبین فرماتے ہیں کہ متصل کی صورت میں اس کی تصدیق ہوگی کیونکہ کھوٹے درہم بھی درہم ہیں اور کھوٹے ہونے کا احتمال ہے مگر مطلق عقد سے کھرے مراد ہوتے ہیں۔ پس جب اس نے متصلاً کہہ کر تصریح کر دی تو بیان تغییر ہوگیا۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ یہ اقرار سے رجوع ہے کیونکہ مطلق عقد سلامتی کا متقاضی ہوتا ہے اور کھوٹا ہونا عیب ہے۔ اور عیب کا دعویٰ اس کو منقطع کرتا ہے۔

قولہ بخلاف ما اذا قال غصبت ... ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں کے ایک ہزار درہم غصب کئے تھے یا اس نے مجھے بطور ودیعت دیئے تھے مگر وہ کھوٹے یا زیوف تھے تو متصلاً کہے یا منفصلاً ہر صورت اس کی تصدیق ہوگی اس واسطے کہ ودیعت اور غصب مقتضی سلامتی نہیں کیونکہ غصب جو پاتا ہے غصب کرتا ہے اسی طرح مودع اسے پاتا ہے رکھتا ہے۔

قولہ ومن قال لآخر ... ایک شخص نے دوسرے کے متعلق اقرار کیا کہ اس نے مجھ سے ایک ہزار درہم بطور ودیعت لئے تھے وہ میرے پاس ہلاک ہوگئے مگر دوسرے نے کہا نہیں بلکہ تو نے بطریق غصب لئے ہیں تو مقر ضامن ہوگا۔ یعنی ہزار درہم دینے پڑیں گے۔ اور اگر زید نے عمرو سے یوں کہا کہ تو نے مجھے ایک ہزار درہم بطور ودیعت دیئے تھے جو میرے پاس ہلاک ہوگئے اور عمرو نے جواب میں کہا نہیں بلکہ تو نے غصب کئے تھے تو اس صورت میں زید ضامن نہ ہوگا۔ جو فرق ہے وہ یہ ہے کہ پہلے مسئلے میں جب زید نے لینے کا اقرار کیا تو اس پر ضمان کے اسباب موجود ہیں اور (لقولہ علیہ السلام ... الخ) کا تقاضا ہے۔ اور دوسرے مقر کا قول معتبر ہوگا۔ اور دوسرے مسئلے میں اس نے سبب ضمان یعنی اپنے لینے کا اقرار نہیں کیا بلکہ اس کے دینے کا اقرار کیا ہے اور ... سے اس کا قول منکر کا قول ہے کیونکہ وہ موجب ضمان کا منکر ہے۔ تو مقر سبب ضمان کا مدعی اور منکر ... کا قول معتبر ہوگا اور مقر ضامن نہ ہوگا۔

قولہ وان قال اعطیتنی ... زید نے عمرو سے کہا کہ یہ کپڑا تیرے پاس ودیعت تھا میں نے تجھ سے لے لیا۔ عمرو نے کہا کہ نہیں بلکہ وہ میرا ہے اور تو نے مجھ سے غصب کیا ہے تو زید اس کو واپس کرے گا کیونکہ زید نے عمرو کے قبضے کا اقرار کیا ہے اس کے بعد اس سے اس کو لینے کا دعویٰ کرتا ہے۔ لہٰذا عمرو کا قول معتبر ہوگا اور اگر زید نے یوں کہا کہ میں نے اپنا گھوڑا یا کپڑا فلاں کو عاریت دیا تھا پھر میں نے اس سے واپس لے لیا اور فلاں نے کہا کہ وہ میرا ہے اور تو نے مجھ سے غصب کیا ہے تو امام صاحب کے نزدیک اس صورت میں زید کا قول معتبر ہوگا۔ صاحبین فرماتے ہیں کہ عمرو کا قول معتبر ہوگا جس سے وہ لیا گیا ہے۔ اور قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ اجارہ اور عاریت میں قبضہ ضرورت کی وجہ سے ہوتا ہے تو اس کا قبضہ ضرورت کی حد تک معتبر ہوگا۔ اجارہ کے دعویٰ میں معدوم ہے۔ اور اجارہ کا اقرار اس ملک کا اقرار نہیں بلکہ خلاف ودیعت کے کہ اس میں قبضہ مقصود ہوتا ہے۔ [illegible]

باب اقرار المریض

باب بیمار کے اقرار کے بیان میں

ودين الصحة وما لزمه في مرضه بسبب معروف قدم على ما أقر به في مرضه والكل على الارث عنه

یعنی صحت کا دین اور وہ دین جو اس کو مرض میں کسی سبب معروف سے لازم ہوا ہو مقدم ہوگا اس پر جس کا اقرار اس نے مرض میں کیا ہو اور یہ سب میراث سے مقدم ہیں

وإن أقر لوارثه بطل إلا أن يصدقه البقية وإن أقر لأجنبي صح وإن أحاط بماله

اگر اقرار کیا مریض نے وارث کے لئے تو باطل ہے مگر یہ کہ باقی ورثاء تصدیق کریں اور اگر اجنبی کے لئے اقرار کیا تو صحیح ہے اگرچہ وہ سارے مال کو گھیر لے

وإن أقر لأجنبي ثم أقر ببنوته ثبت نسبه وبطل إقراره وإن أقر لأجنبية ثم نكحها

اور اگر اجنبی کے لئے اقرار کیا پھر اس کے بیٹا ہونے کا اقرار کیا تو نسب ثابت ہوگا اور اقرار باطل ہوگا اور اگر اجنبیہ کے لئے اقرار کیا پھر اس سے نکاح کر لیا تو

صح بخلاف الهبة والوصية ولو أقر لمن طلقها ثلاثا فلها الأقل من الارث

اقرار صحیح ہے بخلاف ہبہ اور وصیت کے اور اگر اقرار کیا اس عورت کے لئے جس کو تین طلاقیں دے چکا ہے تو اس کے لئے کمتر ہے میراث

والدين وإن أقر بغلام مجهول يولد مثله لمثله أنه ابنه وصدقه الغلام ثبت نسبه

اور دین میں سے اور اگر اقرار کیا کسی مجہول النسب لڑکے کا جس جیسا اس جیسے سے پیدا ہو سکتا ہو کہ یہ میرا بیٹا ہے اور لڑکے نے تصدیق کی تو نسب ثابت ہو جائے گا

ولو مريضا ويشارك الورثة وصح إقراره بالولد والوالدين والزوجة والمولى

اگرچہ مریض ہو اور وہ ورثہ کے ساتھ شریک ہوگا اور صحیح ہے اقرار بیٹے کا اور ماں باپ کا اور بیوی کا اور آقا کا

تشریح الفقہ: قوله باب الخ حضرت مصنف صحت والوں کے اقرار سے فراغت کے بعد اقرار مریض کے احکام بیان کر رہے ہیں چونکہ اول اصل ہے اور ثانی عارض ہے اس لئے اول کو مقدم کیا ہے، پھر اقرار مریض کے چند احکام ہیں جو اس کے ساتھ خاص ہیں اس لئے مصنف نے اس کے لئے مستقل باب قائم کیا ہے۔

قوله دين الصحة الخ مریض پر دو قسم کے دین ہوں گے ایک وہ جو معلوم ہو اقرار سے ثابت ہو دوسرا وہ جس کا ثبوت اقرار سے ہو یا بینہ سے حالت صحت میں ہو یا مرض الموت میں اسباب معروفہ کے ساتھ ... [illegible] ... جو دین اس نے اپنے مرض الموت میں اقرار سے ثابت کیا ہے اگر اس کا انتقال ہوگیا تو پہلے ان کو ادا کیا جائے گا جو حالت صحت میں اسباب معروفہ کے ساتھ لازم ہوا ہو اس کے بعد جو مال بچے گا اس سے وہ دین ادا ہوگا جس کا اس نے مرض الموت میں اقرار کیا ہے امام شافعی کے نزدیک دین صحت اور دین مرض برابر ہیں کیونکہ ان دونوں کا سبب (اقرار) ایک ہی ہے ہم کہتے ہیں کہ بیشک اقرار دلیل ہے لیکن اس کا عمل اسی وقت معتبر ہے جب دوسرے کا حق متعلق نہ ہو اور مریض کے اقرار میں دوسرے کا حق متعلق ہوتا ہے کیونکہ مرض الموت میں اس کے مال کے ساتھ قرض خواہوں کا حق متعلق ہے۔

[illegible]

[illegible]

قولہ والخراج . دیون صحت کا میراث پر مقدم ہونے [illegible] بحث [illegible] جب [illegible] ہو جیسے [illegible] چنانچہ الزیلعی [illegible] وان احاط ذلک بمالہ۔

قولہ ولو اقر المریض الخ اگر مریض [illegible] اقرار [illegible] امام شافعی [illegible] [illegible] وارث [illegible] اقرار [illegible] وارث [illegible] [illegible] وصیت [illegible] اقرار [illegible] تصدیق [illegible] اقرار [illegible] [illegible] اقرار صحیح ہوگا [illegible] [illegible] جانب [illegible] [illegible] اقرار [illegible] ہوگا۔

قولہ ولو اقر لاجنبی الخ [illegible] اقرار [illegible] نسب ثابت ہو جائے گا [illegible] تصدیق [illegible] [illegible] الاصح وملک [illegible] اقرار [illegible] [illegible] اقرار صحیح [illegible] وصیت [illegible] [illegible] وصیت [illegible] وصیت [illegible] وارث [illegible] ہوگی۔

قولہ ولو اقر لہا [illegible] طلاق [illegible] میراث [illegible] اقرار [illegible] طلاق [illegible] اقرار [illegible] ہوگا۔

فائدہ . طلاق بائن [illegible] طلاق [illegible] عدت [illegible] اقرار صحیح ہوگا [illegible] وارث [illegible] میراث [illegible] اقرار صحیح ہوگا۔

واقرارها بالوالدين والزوج والمولى وبالولد ان شهدت قابلة او صدقها زوجها ولا بد من تصديق هؤلاء

اور صحیح ہے عورت کا اقرار کرنا ماں باپ، شوہر، آقا [illegible] اگر دائی گواہی دے یا شوہر تصدیق کرے [illegible] اور ان کا تصدیق کرنا ضروری ہے

وصح التصديق بعد موت المقر الا تصديق الزوج بعد موتها ولو اقر بنسب من غير الولاد كالاخ والعم

اور صحیح ہے تصدیق اقرار کرنے والے کی موت کے بعد مگر شوہر کی تصدیق [illegible] بیوی کی موت کے بعد، اگر اقرار کیا [illegible] بھائی [illegible]

۱۔ [illegible]

لم يثبت وإن لم يكن له وارث غيره قريب أو بعيد ورثه وإن كان لا ومن مات أبوه فأقر بأخ

تو ثابت نہ ہوگا کسی حد سے اس کا کوئی وارث دوسرا قریب ہو یا بعید تو وارث ہوگا اس کا اور اگر ہو تو نہیں اور جس کا مرگیا باپ اور اقرار کیا بھائی کا

شركه في الإرث ولم يثبت نسبه وإن ترك ابنين وله على آخر مائة

تو شریک ہوگا اس کا وراثت میں اور ثابت نہ ہوگا اس کا نسب اور اگر چھوڑے دو بیٹے اور کسی پر اس کے سو

درهم فأقر أحدهما بقبض أبيه خمسين منها فلا شيء للمقر وللآخر خمسون

درہم ہوں پس اقرار کیا ان میں سے ایک نے کہ اس کے باپ نے اس میں سے پچاس وصول کرلیے تو مقر کیلئے کچھ نہ ہوگا اور دوسرے کے لئے پچاس ہوں گے۔

تشریح الفقہ۔ قولہ ولا یصح الخ صحت اقرار کیلئے چونکہ مقرلہ کی تصدیق ضروری ہے لہٰذا جب مرد نے اقرار کیا کہ یہ میرا باپ یا بیٹا یا میرے والدین ہیں۔ یا یہ میری بیوی ہے تو ان لوگوں کی تصدیق ضروری ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک اپنی ذات کے تصرف میں مستقل ہے لہٰذا غیر کا اقرار بلا تصدیق لازم نہ ہوگا۔

قولہ و یصح التصدیق الخ ایک شخص نے نسب کا یا نکاح کا اقرار کیا اور اس کا انتقال ہو گیا تو اس کے انتقال کے بعد مقرلہ اس کی تصدیق کرے تو تصدیق صحیح ہوگی۔ کیونکہ نسب موت کے بعد تک باقی رہتا ہے۔ اسی طرح نکاح بھی وراثت کے حق میں باقی رہتا ہے کیونکہ اس پر عدت واجب ہوتی ہے جو نکاح کے آثار میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ عورت اپنے مردہ شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔ لیکن اگر عورت نے زوجیت کا اقرار کیا اور اس کے مرنے کے بعد شوہر نے اس کی تصدیق کی تو امام صاحب کے نزدیک تصدیق صحیح نہ ہوگی صاحبین اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اس صورت میں بھی تصدیق صحیح ہے کیونکہ نسب کی طرح نکاح بھی موت سے باطل نہیں ہوتا بلکہ باقی رہتا ہے۔ اسی لئے شوہر اس کا وارث ہوتا ہے۔ جب شوہر اس کے مرنے کے بعد نکاح کی تصدیق کرے تو تصدیق مقبول ہوتی ہے اگر وراثت کے حق میں نکاح باقی ہوتا تو تصدیق مقبول ہوتی۔ امام صاحب یہ فرماتے ہیں کہ نکاح تو موت کی وجہ سے منقطع ہوچکا رہا حکم وراثت سو وہ تو موت کے بعد ثابت ہوتا ہے اور تمام ان احکام کے حق میں بھی ہوچکے ہیں جو قبل الموت ہوں۔

قولہ وان ترک الخ ایک شخص دو بیٹے چھوڑ کر مرگیا جس کے کسی دوسرے پر سو درہم تھے ان بیٹوں میں سے ایک نے اقرار کیا کہ میرا باپ ان میں سے پچاس وصول کرچکا تھا تو یہ اقرار صرف مقر کے حصہ کی طرف راجع ہوگا اور مقر کو کچھ نہیں ملے گا اور دوسرے کو پچاس درہم ملیں گے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

كتاب الصلح

[illegible] حقا يرفع النزاع وهو خير بالإقرار والسكوت والإنكار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فإن وقع عن مال بمال بإقرار اعتبر بيعا فيثبت فيه الشفعة والرد بالعيب وخيار الرؤية والشرط

[illegible]

ويفسده جهالة البدل لا جهالة المصالح عنه وإن استحق بعض المصالح عنه أو كله رجع المدعى عليه

[illegible]

بحصته ذلك من العوض أو كله وإن استحق المصالح عليه أو بعضه رجع بكل المصالح عنه أو بعضه

[illegible]

[illegible]

وإن وقع عن مال بمنافع اعتبر بالاجارة فيشترط التوقيت فيها ويبطل بموت احدهما

[illegible]

والصلح عن سكوت وانكار فداء لليمين في حق المنكر ومعاوضة في حق المدعي فلا شفعة ان صالحا

[illegible]

عن دار بهما وتجب وصالحا على دار بهما وإذا استحق المتنازع فيه رجع المدعي بالخصومة ورد

[illegible]

العوض وإن استحق بعضه فبقدره ولو استحق المصالح عليه او بعضه رجع الى الدعوى في كله او بعضه

[illegible]

وذلك معنى الصلح قبل التسليم كما حققناه في الفصل

[illegible]

تفصیل احکام صلح

تشریح الفقہ: قولہ فان وقع الخ [illegible]

قولہ وان استحق الخ [illegible]

قولہ عن مال بمنفعۃ الخ [illegible]

[illegible]

اسی طرح اس میں بھی شرط ہے اور ... [illegible] ... پس کی باطل ہو جائے گی۔

قولہ والصلح عن سکوت الخ اور اگر مدعیٰ علیہ کے سکوت یا اس کے انکار سے ... [illegible] ... مدعی کے حق میں قطع ... [illegible] ... ہے کیونکہ وہ اپنے حق کا ... [illegible] ... کے حق میں ... [illegible] ... اور جھگڑا ... [illegible] ... ہے اور ... [illegible] ... کے اثر ... [illegible] ... ہے۔

قولہ فلا شفعۃ الخ مدعی کے حق میں ... [illegible] ... اور مدعی علیہ کے حق میں ... [illegible] ... کی توضیح یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے پر گھر کا دعویٰ کیا ... [illegible] ... اگر گھر میں شفعہ واجب ہوگا ... [illegible] ... مدعی علیہ ... [illegible] ... کے حق میں ... [illegible] ... واجب ہوگا۔

قولہ المتنازع ... [illegible] ... الخ مسئلہ یہ ہے کہ گھر کے قبضہ میں ... [illegible] ... ہے ... [illegible] ... کے ... [illegible] ... اس کے پاس ... [illegible] ... کی صورت ... [illegible] ... مدعی علیہ کے کلام ... [illegible] ... ہے۔

قولہ ولو استحق الخ اور اگر مصالح علیہ کی بعض ... [illegible] ... ہو گیا ... [illegible] ... مدعی کی طرف رجوع کرے گا۔

فصل الصلح جائز من دعوى المال والمنفعة والجناية بخلاف الحد ومن النكاح والرق فكان خلعا

(فصل) ... [illegible] ...

وعتقا على مال ولو قتل عبد ... [illegible] ... عمدا ... [illegible] ...

... [illegible] ...

فصالح عنه جاز ولو صالح عن المغصوب الهالك بما زاد على قيمته او على عرض صح ولو اعتق موسر

... [illegible] ...

عبدا مشتركا فصالحه شريكه على اكثر من نصف قيمته لا ومن وكل رجلا بالصلح عنه

... [illegible] ...

... [illegible] ...

فصالح لم يلزم الموكل ما دفع عنه [illegible] إلى [illegible] الموكل

[illegible]

وإن صالح عنه بلا أمره صح [illegible] الصلح [illegible]

[illegible]

أو قال على ألف وسلمها [illegible] عليه [illegible]

[illegible]

[illegible] کی طرف سے صلح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو صرف اس کی قیمت میں ہے تو اس سے زائد پر صلح ہوگا۔ [illegible] یہ فرماتے ہیں کہ مالک کا حق ہلاک ہونے والے غلام میں نہیں ہے بلکہ قیمت کی طرف جو اس کا حق منتقل ہوا ہے، اور قاضی کے فیصلے سے پہلے [illegible] ہے۔ اور جب وہ قاضی سے [illegible] تو [illegible] ہو گیا تو کل مال علاوہ کا عوض ہوگا [illegible] سے جس صاحب نے [illegible] صلح کرلی [illegible] اسباب [illegible] بالاتفاق [illegible] جائز ہے۔ تو صاحب کی قیمت سے زائد ہوگا کیونکہ اختلاف [illegible] کے [illegible] ہو۔

قولہ ولو اعتق موسر الخ ایک غلام میں دو شخص شریک تھے ان میں سے شریک [illegible] آزاد کر دیا [illegible] سے شریک سے غلام کی نصف قیمت سے زائد پر صلح کرلی تو بالاتفاق صلح ناجائز ہوگی [illegible] مذکور ہوئی (یعنی زیادتی کا باطل ہونا) امام صاحب کے نزدیک [illegible] باطل ہے [illegible] صورت میں [illegible] کیونکہ قیمت [illegible] کا استحقاق ہے [illegible] اعتق [illegible] شریک [illegible] قیمت پر زیادتی جائز ہوئی بخلاف صاحب کے [illegible] قیمت [illegible] صلح جائز ہوگی۔

قولہ ومن وکل رجلا الخ ایک شخص نے کسی کو اپنی طرف سے صلح [illegible] صلح کرنے کیلئے دوسرے شخص کو وکیل بنایا تو [illegible] صلح موکل پر [illegible] وکیل پر [illegible] سے استحقاق [illegible] وکیل [illegible] کی طرف [illegible] صلح کرنے وقت [illegible] مال ادا [illegible] ہوگا تو وکیل [illegible] نقصان [illegible]

قولہ وان صالح عنہ الخ ایک فضولی شخص نے دوسرے کی طرف سے [illegible] چار صورتیں [illegible] مال [illegible] کا ضامن ہو [illegible] صلح [illegible] مال کی طرف [illegible] طریق [illegible] بہت [illegible] [illegible] صلح [illegible] ہے۔ کیونکہ [illegible] حاصل ہے [illegible] حق [illegible] [illegible] صورت [illegible] صلح موقوف ہوگی۔ اگر مدعی علیہ [illegible] تو جائز ہوگی [illegible] لان المصالح عنها وهو التحصيل لا ولاية له على المطلوب فلا نعيد بشرحه۔

ترجمہ [illegible]

باب الصلح في الدين

باب دین سے صلح کرنے کے بیان میں

الصلح عما استحق بعقد المداينة اخذ لبعض حقه واسقاط للباقي لا معاوضة فلو صالح عن الف على

[illegible]

نصفه او على الف مؤجل جاز ولو عن دراهم على دنانير مؤجلة او عن الف مؤجل على نصفه حالا او بيض

[illegible]

لا ومن له على آخر الف فقال أدّ غدا نصفه على انك بريء من الفضل ففعل بريء والا لا

[illegible]

ومن قال لآخر لا اقر لك بمالك حتى تؤخره عني او تحط ففعل صح عليه

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ الصلح الخ [illegible]

[illegible]

قولہ ومن لہ علی آخر الف الخ [illegible]

[illegible] فيجبر عليه عند بطلان الحط على المعروف [illegible]

[illegible]

فصل: دین بینهما صالح احدهما عن نصیبه علی ثوب فلشریکه ان یتبع المطلوب بنصفه

(فصل) قرض ہے دو کی شرکت کا صلح کی ان میں سے ایک نے اپنے حصہ سے کپڑے پر تو دوسرے شریک کو اختیار ہے قرضدار سے نصف قرض کا

او یاخذ نصف الثوب من شریکه الا ان یضمن ربع الدین ولو قبض نصیبه شرکه فیه

یا اس سے نصف کپڑا لے اپنے شریک سے مگر یہ کہ ضامن ہو جائے شریک چوتھائی قرض کا اگر لے لیا کسی نے اپنا حصہ تو شریک ہوگا دوسرا اس میں

ورجعا بالباقی علی الغریم ولو اشتری بنصیبه شیئا ضمنه ربع الدین

اور لے لیں گے باقی قرضدار سے اگر خرید لی اپنے حصہ سے کوئی چیز تو ضامن ہوگا دوسرے کے لئے چوتھائی قرض کا۔

دین مشترک کا بیان

تشریح الفقہ قولہ ودین الخ دین مشترک اس کو کہتے ہیں جو سبب متحد سے واجب ہو جیسے اس بیع کا ثمن جس کی بیع صفقہ واحدہ ہوئی ہو یا دو آدمیوں کا مشترک مال ہلاک کر دیا ہو دین مشترک کا حکم یہ ہے کہ جب ایک شریک دین مشترک سے کچھ وصول کرے تو دوسرے شریک کو اختیار ہے چاہے اس وصول کردہ میں شریک ہو جائے اور چاہے اصل مدیون سے اپنے حصہ کا مطالبہ کرے تو اگر ایک شریک نے اپنے حصہ کی طرف سے کسی کپڑے پر صلح کر لی تو دوسرے شریک کو اختیار ہوگا چاہے اس کپڑے میں سے آدھا لے لے یا مدیون سے اپنے حصہ کا مطالبہ کرے لیکن اگر شریک مصالح اس کے حصہ دین کا ضامن ہو جائے تو پھر دوسرے شریک کا کپڑے میں حق باقی نہ رہے گا اور اگر شریکین میں سے کسی ایک نے اپنا حصہ دین سے وصول کر لیا تو دوسرا شریک اس وصول کردہ دین میں شریک ہو جائے گا اور باقی ماندہ دین کا مطالبہ دونوں شریک مدیون سے کریں گے اور اگر ایک شریک نے اپنے حصہ کے عوض مدیون سے کوئی چیز خرید لی تو دوسرا شریک اس سے چوتھائی دین کا ضامن ہوگا یا اصل مدیون کا مطالبہ کرے کیونکہ اس کا حق دین سے وابستہ ہے

وبطل صلح احد ربی سلم عن نصیبه علی ما دفع وان اخرجت الورثة احدهم عن عرض او عقار بمال

باطل ہے صلح سلم والوں میں سے کسی کی اپنے حصے سے اس پر جو دیا تھا اور اگر نکال دیا وارثوں نے کسی وارث کو سامان یا زمین سے کچھ مال دے کر

او عن ذهب بفضة او بعکسه صح قل او کثر وعن نقدین وغیرهما باحد النقدین لا الا ان یکون المعطی

یا سونے سے چاندی دے کر یا اس کے برعکس تو صحیح ہے کم ہو یا زیادہ اور اگر نکالا نقدین وغیرہ سے ایک نقد دے کر تو نہیں مگر یہ کہ جو دیا ہے وہ

اکثر من حظه من ذلك الجنس ولو فی الترکة دین علی الناس فاخرجوه لیکون الدین لهم بطل

زائد ہو اس کے وراثت کے حصے سے اگر ترکہ میں ہو لوگوں پر قرض اور نکال دیا اس کو اس شرط پر کہ قرض ان کا ہو تو باطل ہے

وان شرطوا ان یبرئ الغرماء منه صح ولو علی المیت دین محیط بطل الصلح والقسمة

اور اگر شرط کی کہ وہ بری کر دیگا قرضداروں کو اپنے حصے سے تو صحیح ہے اور اگر میت پر دین محیط ہو تو باطل ہوگی صلح اور تقسیم۔

تشریح الفقہ قولہ وبطل الخ دو آدمیوں نے کسی شریک کے ساتھ بیع سلم کا عقد کیا اور ایک نے راس المال سے اپنے حصہ کی ...
اپنے اپنے حصہ کے ... صلح کر لی ...
... کہ وہ اپنے خاص حق میں

[illegible]

قولہ [illegible] الخ [illegible]

قولہ ومن [illegible] الخ [illegible]

قولہ ولو في الشركة الخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

كتاب المضاربة

جانب	من	وعمل	جانب	من	بمال	شركة	هي
سے	جانب	دوسری	محنت کے ساتھ	اور	سے	جانب	ایک	مال کے ساتھ	ہے	شرکت	وہ

تشریح الفقہ قولہ کتاب المضاربۃ الخ مصنف کتاب الشرکت کے بعد مضاربت کے احکام بیان کر رہے ہیں کیونکہ مضاربت بھی شرکت کے ساتھ ایک حیثیت رکھتی ہے کہ اس میں بھی نفع ایک ہی جانب سے ہوتا ہے۔ مضاربۃ مصدر ہے ضرب سے ماخوذ ہے جس کے معنی زمین میں چلنے پھرنے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے "وآخرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل اللہ" اس عقد کو مضاربت اس لئے کہتے ہیں کہ مضارب نفع حاصل کرنے کے لیے زمین پر چلتا پھرتا ہے۔ اہل حجاز اس کو مقارضہ اور قراض کہتے ہیں کیونکہ قرض کے معنی کاٹنے کے ہیں اور صاحب مال اپنا کچھ مال کاٹ کر مضارب کو دیتا ہے۔

فائدہ مضاربت کا جواز شریعت سے ثابت ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت لوگ یہ معاملہ کرتے تھے اور آپ نے ان کو برقرار رکھا۔ حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عباس وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی اس پر عمل منقول ہے اور کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔ علاوہ ازیں لوگوں کو اس کی ضرورت بھی ہے کیونکہ بعض لوگ مالدار ہوتے ہیں لیکن تجارت کا ڈھنگ نہیں رکھتے اور بعض اچھے تجربہ کار ہوتے ہیں لیکن ان کے پاس مال نہیں ہوتا۔ پس عقد مضاربت کی مشروعیت ضروری ہے تاکہ غنی اور فقیر دونوں کی ضرورت پوری ہو سکے۔

قولہ ہی شرکۃ الخ اصطلاح شرع میں مضاربت اس عقد کو کہتے ہیں جس میں ایک کی جانب سے مال ہو اور دوسرے کی جانب سے محنت ہو اور نفع میں دونوں شریک ہوں۔ جس جانب سے مال ہو اس کو رب المال اور جس کی جانب سے عمل ہو اس کو مضارب اور مال کو راس المال کہتے ہیں۔

والمضارب امين وبالتصرف وكيل وبالربح شريك وبالفساد اجير وبالخلاف غاصب وباشتراط
اور مضارب امانت دار ہے اور تصرف کرنے کی وجہ سے وکیل ہے اور نفع کی وجہ سے شریک ہے اور فساد کی وجہ سے اجیر ہے اور مخالفت کرنے سے غاصب ہے اور شرط لگانے سے
كل الربح له مستقرض وبشرطه لرب المال مستبضع وتصح بما تصح
کل نفع کی اپنے لیے قرض لینے والا ہے اور رب المال کی شرط کرنے سے بضاعت دینے والا ہے اور صحیح ہے اس مال کے ساتھ جس کے
به الشركة ويكون الربح بينهما مشاعا فلو شرط لاحدهما زيادة عشرة
ساتھ شرکت صحیح ہے اور ہو نفع ان کے درمیان مشترک پس اگر شرط کر لی کسی ایک کے لیے دس درہم زیادہ کی
فله اجر مثله ولا يجاوز به المشروط
تو مضارب کے لئے اجر مثل ہے اور مشروط سے زیادہ نہ دیا جائے گا

حیثیت مضارب

تشریح الفقہ قولہ والمضارب امین الخ مضارب راس المال پر قبضہ کرنے کے بعد اس میں جو تصرف کرتا ہے [illegible]

[illegible]

قوله [illegible] شرط [illegible]

[illegible]

وكل شرط يوجب جهالة الربح يفسده [illegible] ولا يبطل الشرط كشرط [illegible] على المضارب [illegible]

[illegible]

المال الى المضارب [illegible]

[illegible]

ولا يتصرف [illegible]

[illegible]

[illegible] في الشركة [illegible] المالك [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سال [illegible] بالنصف [illegible] الشرى [illegible]

[illegible]

[illegible]

فوجدت	ولقه	تساوى	الفا	فاذفعه	فوسرا	لنصف	قيمته	[illegible]	وخمسر	مائة	
[illegible]											
سعى	يرثب	فتقال	فى	[illegible]	وزنبه	تو	اغعة	بان	[illegible]	الالف	[illegible]
[illegible]											

تفصیل احکام مضاربت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی قیمت [illegible]

قولہ [illegible] کی قیمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فإن ضارب المضارب بلا إذن لم يضمن ما لم يعمل الثاني فإن دفع بإذن بالثلث وقيل له

[illegible]

ما رزق الله فبيننا بنصفان فللمالك النصف وللأول السدس وللثاني الثلث

[illegible]

وإن قيل له ما رزقك الله فبيننا نصفان فللثاني ثلثه والباقي بين المالك والأول

[illegible]

نصفان وإن قيل له ما رزق الله فلي نصفه فدفع بالنصف فللمالك النصف

[illegible]

ولا شيء للأول وإن قيل له ما رزق الله فلي نصفه أو ما كان من فضل فبيننا نصفان فدفع بالنصف

[illegible]

فللمالك نصف وللثاني نصف ولا شيء للأول وإن شرط للثاني ثلثيه ضمن الأول

[illegible]

للثاني سدساً وإن شرط للمالك ثلثه ولعبده ثلثه على أن يعمل معه

[illegible]

ولنفسه ثلثه صح ويبطل بموت أحدهما ولحوق المالك مرتدا وينعزل بعزله

[illegible]

في علمه وإن علم والمال عروض باعها ثم لا يتصرف في ثمنه

کرنے سے اس کو معلوم ہو جانے پر اگر معلوم ہوا اس حال میں کہ مال سامان ہے تو اس کو فروخت کر دے پھر اس کے ثمن میں تصرف نہ کرے۔

تشریح الفقہ: قولہ فان دفع المضارب الخ مضارب نے رب المال کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے شخص کو مضاربت پر مال دے دیا تو مضارب اول پر صرف دینے سے ضمان واجب نہ ہوگا۔ جب تک کہ مضارب ثانی عمل تجارت نہ کرے خواہ مضارب ثانی کو نفع حاصل ہو یا نہ ہو، یہی ظاہر الروایۃ ہے اور یہی صاحبین کا قول ہے اور امام صاحب سے حسن کی روایت ہے کہ جب تک مضارب ثانی کو نفع حاصل نہ ہو اس وقت تک مضارب اول پر ضمان نہ ہوگا۔ امام زفر کے نزدیک صرف دینے ہی سے ضمان لازم ہو جائے گا خواہ مضارب ثانی عمل کرے یا نہ کرے، یہ ایک روایت امام ابو یوسف سے بھی ہے اور ائمہ ثلاثہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ کیونکہ مضارب کو [illegible] کا حق ہے [illegible] مضاربت [illegible] کے لیے [illegible] اس وقت ہوگا جب مضارب ثانی کی طرف سے [illegible] امام صاحب فرماتے ہیں [illegible] اور مضارب کے لیے [illegible] جب مضارب ثانی کو نفع حاصل ہوگا اس وقت ضمان ہوگا۔ کیونکہ اس وقت مضارب ثانی کی شرکت ثابت ہوگی۔

قولہ فان دفع الخ مضارب نے رب المال کی اجازت سے دوسرے شخص کو مضاربت پر مال دیا [illegible] رب المال نے مضارب اول سے [illegible] مضارب ثانی کو [illegible] نصف [illegible] مضارب ثانی کو [illegible] رب المال [illegible] مضارب ثانی کو ملے گا [illegible] مضارب اول [illegible] مضارب ثانی کو [illegible] رب المال کا [illegible] مضارب ثانی کو [illegible] مضارب اول کو۔

قولہ ولو قال الخ اور اگر رب المال نے [illegible] جو نفع ہو [illegible] نصف [illegible] مضارب ثانی کو [illegible] مضارب اول اور رب المال کے درمیان نصف نصف تقسیم ہوں گے [illegible] رب المال نے اپنے لیے نفع [illegible] نصف مقرر کیا ہے [illegible] مضارب اول کو [illegible] رب المال کو [illegible] نصف ملے گا [illegible] رب المال نے اپنے لیے کل نفع کا نصف مقرر کیا تھا۔

قولہ ولو قال لہ علی ان ما رزق اللہ الخ رب المال نے مضارب سے کہا کہ جو نفع حاصل کرے [illegible] نصف ہے اور مضارب اول نے مضارب ثانی کو [illegible] نصف [illegible] نصف رب المال اور مضارب اول [illegible] شریک ہوں گے [illegible] ایک ربع رب المال کا اور ایک ربع مضارب اول کا [illegible] مضارب ثانی [illegible] رب المال نے مضارب اول سے [illegible] نصف [illegible] مضارب ثانی کا [illegible] مضارب اول [illegible] کیونکہ اس نے [illegible] مضارب ثانی کے لیے [illegible] مضارب اول مضارب ثانی کو [illegible] کیونکہ [illegible] رب المال [illegible] مضارب اول [illegible] کا مستحق ہے [illegible] مضارب اول [illegible] ادا کرے گا۔

(۱) [illegible] (۲) [illegible]
(۳) [illegible]

[illegible]

[illegible]

وهو تصرف [illegible] ويرجع [illegible] على [illegible] ولا [illegible] ويؤخر [illegible]

[illegible]

[illegible] على [illegible] وما هلك من مال المضاربة فهو من الربح [illegible]

[illegible]

لم يضمن المضارب وإن قسم الربح [illegible] ثم هلك المال أو بعضه ترادا الربح

[illegible]

ليأخذ المالك رأس ماله وما فضل فهو بينهما وإن نقص لم يضمن المضارب

[illegible]

وإن قسم الربح وفسخت ثم عقداها فهلك المال لم يترادا الربح الأول

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فصل ولا تفسد المضاربة بدفع المال إلى المالك بضاعة فإن سافر فطعامه وشرابه وكسوته وركوبه

(فصل) اور فاسد نہیں ہوتی مضاربت مالک کو مال بضاعت کے طور پر دینے سے، اگر مضارب سفر کرے تو اس کا کھانا، پینا، کپڑا اور سواری

في مال المضاربة وإن عمل في المصر فنفقته في ماله كالدواء فإن ربح أخذ المالك ما أنفق

مال مضاربت سے ہوگا اور اگر کام کرے شہر میں تو اس کا خرچ اس کے مال سے ہوگا جیسے دوا وغیرہ، پھر اگر نفع ہو تو مالک وہ لے لے جو خرچ ہوا

من رأس المال فإن باع المتاع مرابحة حسب ما أنفق على المتاع لا على نفسه

راس المال سے، اگر بیچے سامان نفع پر تو حساب میں لگائے اس کو جو خرچ ہوا سامان پر نہ کہ اپنی ذات پر

مصارف مضارب کے احکام

تشریح الفقہ قولہ ولا تفسد الخ اگر مضارب کل مال مضاربت یا بعض مال مضاربت رب المال کو بطور بضاعت دیدے تو ہمارے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اس سے عقد مضاربت فاسد نہیں ہوتا، امام زفر کے نزدیک فاسد ہو جاتا ہے کیونکہ رب المال اپنے مال میں بہ ثبات خود متصرف ہو گیا، وہ اس میں وکیل نہیں ہو سکتا تو گویا اس نے مضارب سے اپنا مال واپس لے لیا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ مضارب اور مال کے درمیان تخلیہ تام ہو چکا اور مضارب کو تصرف کا حق ہو گیا، سو مالک کی طرف سے اس کا عمل ہونا بطور بضاعت اس کا وکیل بننا ہے۔

قولہ فان سافر الخ جب مضارب بغرض تجارت سفر کرے تو کھانے پینے اور پوشاک وغیرہ اور سواری کا کرایہ وغیرہ تمام مصارف اور حوائج ضروریہ تمام مال مضاربت سے ہوں گے، لیکن دستور کے مطابق فضول خرچی جائز نہ ہوگی، اور اگر مضارب اپنے شہر میں رہ کر کام کرے (خواہ وہ شہر اس کا ہو یا نہ ہو) تو اس کا خرچ بھی خود اسی کے مال سے ہوگا جیسے دوا، پھر مضارب کو جو نفع حاصل ہوگا اس میں سے رب المال بقدر صرف خرچ کرا لے گا تاکہ راس المال پورا ہو جائے اور جو باقی رہے وہ آپس میں تقسیم کریں۔

تنبیہ یہاں سفر سے مراد سفر شرعی نہیں بلکہ جب مضارب شہر سے اتنی دور نکل جائے کہ رات میں اپنے گھر نہ آ سکے تو اس کا حکم سفر کا ہے اور اگر شب میں گھر آ سکتا ہو تو اس کا حکم شہر کے باشندوں کا سا ہے۔

قولہ فان باع الخ اگر مضارب نے مال مضاربت میں سے کوئی چیز مرابحۃً فروخت کرے تو جو کچھ اس نے سامان پر خرچ کیا ہے جیسے باربرداری وغیرہ اس کو حساب میں لگائے اور جو اپنی ذات پر خرچ کیا ہے اس کو نہ لگائے۔ لان العرف جار بالحاق الاول دون الثانی۔

ولو قصره أو حمله بماله وقيل له اعمل برأيك فهو متبرع وإن صبغه أحمر

اگر دھلوائے یا باربرداری کرائے اپنے مال سے اور کہا گیا ہو اس سے کہ اپنی رائے کے مطابق کرو تو احسان کرنے والا ہوگا اور اگر لال رنگ دیا تو شریک

فهو شريك بما زاد الصبغ فيه ولا يضمن معه ألف بالنصف فاشترى به بزا

ہوگا اس کا جو زیادہ ہو رنگ سے اور ضامن نہ ہوگا۔ مضارب کے پاس ہزار ہیں آدھے نفع پر اس نے ان سے کپڑا خریدا

وباعه بألفين واشترى بهما عبدا فضاعا غرم ألفا والمالك ألف

[illegible] ہزار [illegible] سے غلام خرید [illegible] دونوں ہزار ضائع ہو گئے تو مالک ڈیڑھ ہزار اور مضارب پانچ سو دے گا [illegible] کے چوتھائی حصہ کا مالک [illegible]

وربع العبد للمضارب وباقيه على المضاربة ورأس المال ألفان وخمسمائة ويرابح على ألفين

اب یہ غلام کا چوتھائی حصہ مضارب کا ہوگا اور باقی مضاربت پر رہے گا اور راس المال ڈھائی ہزار ہوگا اور دو ہزار پر مرابحت کرے [illegible]

وإن اشترى من المالك بألف عبدا شراه بنصفه رابح بنصفه معه ألف بالنصف

اگر مالک سے ہزار میں غلام خریدا جو مالک نے پانچ سو میں خریدا تھا تو مرابحت کرے پانچ سو پر [illegible] مضارب کے پاس ہزار ہیں

فاشترى به عبدا قيمته ألفان فقتل رجلا خطأ فثلاثة أرباع الفداء على المالك وربعه على المضارب

اس نے ہزار سے غلام خریدا جس کی قیمت دو ہزار ہے اس نے کسی کو خطا قتل کیا تو فدیہ کا تین چوتھائی مالک پر ہوگا اور چوتھائی مضارب پر

والعبد يخدم المالك ثلاثة أيام والمضارب يوما معه ألف فاشترى به عبدا فهلك الثمن قبل النقد

اور غلام خدمت کرے گا مالک کی تین دن اور مضارب کی ایک دن، مضارب کے پاس ہزار ہیں اس نے غلام خریدا اور مالک کے ہاتھ [illegible] ہلاک ہو گئے

دفع المالك ألفا آخر ثم وثم ورأس المال جميع ما دفع معه ألفان

تو مالک ایک ہزار اور دیگا پھر [illegible] اور راس المال وہ کل رقم ہوگی جو [illegible] مضارب کے پاس دو ہزار ہیں

فقال دفعت إلي ألفا وربحت ألفا وقال المالك دفعت ألفين فالقول للمضارب

وہ کہتا ہے کہ تو نے ایک ہزار دیئے تھے اور ایک ہزار کا مجھے نفع ہوا ہے اور مالک کہتا ہے کہ دو ہزار دیئے تھے تو قول مضارب کا معتبر ہوگا۔

تشریح الفقہ: قولہ ولو معہ الخ رب المال نے مضارب سے کہا کر تو اپنی رائے کے موافق کام کر، مضارب نے مال مضاربت سے کوئی سامان خریدا اور اس کا صرفہ اپنے پاس سے دیا، مثلا کپڑے کی دھلائی یا رنگ کی صورت میں، علامہ [illegible] مضارب کے حق میں متبرع ہوگا [illegible] اور اگر مضارب نے مال مضاربت سے سفید کپڑا خریدا اور اپنے پاس سے [illegible] رنگ دیا تو رنگ کی وجہ سے جو قیمت بڑھ گئی مضارب اس میں شریک ہوگا اور مالک کیلئے سفید کپڑے کی قیمت کا ذمہ دار ہوگا کیونکہ مالک نے اس کو اس کی صوابدید پر کام کرنے کی اجازت دی تھی۔

معه ألف فقال هو مضاربة بالنصف وقد ربح ألفا وقال المالك بضاعة فالقول للمالك.

مضارب کے پاس دو ہزار ہیں وہ کہتا ہے کہ مضاربت بالنصف کے تھے اور ہزار کا نفع ہوا ہے، مالک کہتا ہے کہ بضاعت کے تھے تو قول مالک کا معتبر ہوگا

قولہ معہ الف بالنصف الخ مضارب نے مضاربت کے ایک ہزار درہم سے کپڑا خرید کر دو ہزار میں فروخت کئے [illegible] دو ہزار سے ایک غلام خریدا اور ابھی غلام کی قیمت ادا نہ کی تھی کہ دو ہزار درہم ہلاک ہو گئے، تو مضارب نصف [illegible] یعنی پانچ سو اور رب المال ڈیڑھ ہزار [illegible] ادا کرے گا [illegible] اس واسطے کہ جب کپڑا فروخت کرنے کے بعد مال ایک ہزار سے دو ہزار ہو گیا تو مال میں ایک ہزار کا نفع ظاہر ہوا اور وہ دونوں میں نصف نصف ہو گیا تو مضارب کے پاس اس میں سے پانچ سو درہم پہنچے اس کے بعد جب دو ہزار کا غلام خریدا تو وہ دونوں میں مشترک ہو گیا یعنی چوتھائی غلام مضارب کا ہوا اور تین چوتھائی رب المال کا، پھر جب اس کی قیمت سے قبل دو ہزار ہلاک ہو گئے تو تاوان دونوں پر بقدر ملک ہوگا، یعنی ایک ربع یعنی پانچ سو درہم مضارب پر پڑیں گے اور باقی ڈیڑھ ہزار مالک پر، اب یہ چوتھائی غلام جو مضارب کی ملک ہے وہ

مضاربت سے خارج ہو جائے گا۔ اور باقی حصہ رب المال کا ہے کیونکہ مضارب کا حصہ مضاربت سے خارج ہوا ہے وہ مخصوص ہے اور مال مضاربت باقی ہے [illegible] مضارب کا حصہ خاص ہو جائے گا [illegible] راس المال [illegible] ہو گا۔ پس یہ ایک ہزار رب المال سے [illegible] جس سے مضارب نے کچھ خرید لیا تھا [illegible] راس المال ہزار ہو سکتی اگر مضارب اس غلام کو بطور مرابحت فروخت کرنا چاہے تو وہ مرابحت دو ہزار [illegible] کے ڈھائی ہزار پر ہے۔ حالانکہ غلام دو ہزار میں خریدا ہے۔

قولہ وان اشتری [illegible] مضارب نے رب المال سے ایک ہزار میں ایک غلام خریدا جو رب المال نے پانچ سو میں خریدا تھا تو مضارب اس غلام کو [illegible] بطور مرابحت صرف پانچ سو پر [illegible] کیونکہ مالک کا مضارب کے ہاتھ فروخت کرنا ایسا ہے جیسے اپنا مال فروخت کرنا کیونکہ مضارب اس کا وکیل ہے اس لیے اس بیع کا اعتبار نہ ہوگا۔

قولہ فان قتل الغلام [illegible] مضارب نے مضاربت کے ایک ہزار درہم سے ایسا غلام خریدا جس کی قیمت دو ہزار ہے اور غلام نے کسی شخص کو خطا قتل کر ڈالا تو [illegible] ایک چوتھائی مضارب پر ہوگی اور تین چوتھائی رب المال پر [illegible] ایک ہزار [illegible] نصف نصف [illegible] مضارب کے [illegible] رب المال کے [illegible] اب غلام [illegible] رب المال کی خدمت کرے گا اور ایک دن مضارب کی۔ کیونکہ [illegible] مضاربت سے خارج ہو چکا۔ مضارب کا حصہ تو [illegible] رب المال کا حصہ [illegible] خارج ہوا [illegible] باقی [illegible] مضاربت کی [illegible] ہے

محمد یوسف [illegible]

كتاب الوديعة

الإيداع تسليط الغير على حفظ ماله والوديعة ما يترك عند الأمين وهي أمانة فلا يضمن

ایداع دوسرے کو اپنے مال کی حفاظت پر مسلط کرنا ہے اور ودیعت وہ ہے جو چھوڑی جائے امین کے پاس اور وہ امانت ہے پس ضامن نہ ہوگا

بهلاكه وللمودع أن يحفظها بنفسه وبعياله فإن حفظها بغيرهم ضمن

اس کے ہلاک ہونے سے اور مودَع کے لئے جائز ہے کہ وہ حفاظت کرے بذات خود یا اپنے گھر والوں سے، اگر ان کے علاوہ سے کرائی تو ضامن ہوگا

إلا أن يخاف الحرق أو الغرق فيسلمها إلى جاره أو فلك آخر فإن طلب ربها فحبسها عن ربها قادرا

مگر یہ کہ جلنے یا غرق ہونے کا ڈر ہو پس وہ سپرد کر دے اپنے پڑوسی کو یا دوسری کشتی والے کو پس اگر طلب کرے مالک اور وہ روک لے اس سے قادر ہوتے

على تسليمها أو خلطها بماله حتى لا تتميز ضمنها فإن اختلطت بلا فعله اشتركا ولو أنفق

ہوئے سپرد کرنے پر یا اس کو اپنے مال کے ساتھ اس طرح ملا دیا کہ تمیز نہ ہو سکے تو ضامن ہوگا اور اگر خود مل جائے تو دونوں شریک ہوں گے اور اگر خرچ کر دیا

بعضها فرد مثله فخلطه بالباقي ضمن الكل وإن تعدى فيها ثم أزال التعدي زال الضمان بخلاف

کچھ حصہ اور اس کی مثل ملا دی باقی میں تو کل کا ضامن ہوگا اور اگر امانت میں کوئی تعدی کی پھر تعدی ختم کر دی تو ضمان بھی ختم ہو جائے گا بخلاف مستعیر

المستعير والمستأجر وبإقراره بعد جحوده وله أن يسافر بها عند عدم النهي والخوف

اور مستاجر کے اور مقر کے اس کے انکار کے بعد اور مودَع سفر میں لے جا سکتا ہے امانت کو ممانعت اور خوف نہ ہونے کے وقت

توضیح اللغۃ ایداع، دوسرے کو کوئی چیز سونپنا، ودیعت جمع ودائع، امانت، حرق جلنا، غرق پانی میں ڈوبنا، جار پڑوسی، فلک کشتی، حبس روکنا، خلط ملانا، تعدی زیادتی کرنا، انفاق خرچ کرنا۔

تشریح الفقہ قولہ کتاب الخ عقود امانات میں سے پہلی مشروع چیز ہے اسی لئے عقد امانت کے بعد ودیعت کو لائے ہیں، پھر ودیعت با نسبت عاریت کے اس سے مقدم ہے اور ودیعت میں تملیک منفعت نہیں بلکہ امانت ہوتی ہے اور عاریت میں تملیک منفعت ہوتی ہے پس عاریت میں ایک زائد بات ہے اور اصل مقدم ہوتا ہے اس کے ساتھ منفعت کی تملیک مزید ہے اس لئے مصنف نے ودیعت کو عاریت سے مقدم کیا ہے اور ان دونوں کی ترتیب کے ساتھ علاوہ بریں ان میں ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی ہے۔ قال الفقیر غفرلہ الخ

فائدہ حفظ امانت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور خیانت باعث نفاق ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ امانت داری کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا۔

قولہ الایداع الخ ودیعت لغۃً ودع سے مشتق ہے جس کے معنی ترک کے ہیں۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام "لینتہین اقوام عن ودعہم الجمعات" ای عن ترکہم۔ اصطلاح میں کسی چیز کی حفاظت کے لئے دوسرے کو مسلط کرنا ودیعت ہے، جو چیز دوسرے کے پاس حفاظت کے لئے چھوڑی جاتی ہے اسے ودیعت کہتے ہیں اور جس کے پاس چھوڑی جائے اس کو مودَع کہتے ہیں۔ ودیعت مودَع کے پاس امانت ہوتی ہے۔ اگر وہ بلا تعدی کے ہلاک ہو جائے تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہوگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ غیر خائن مستودع پر کوئی ضمان نہیں۔

فائدہ: [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

ولو أودعا شيئا لم يدفع المودع إلى أحدهما حصته حتى يحضر الآخر [illegible]

[illegible]

[illegible] بنفسه [illegible] وجعله كل بعضه ولو دفع إلى الآخر [illegible] ولا يضمن

[illegible]

وإن قال له لا تدفع إلى عيالك فدفعها إلى من لا بد له منه [illegible] في بيت آخر

[illegible]

من الدار لم يضمن وإن كان له بيت [illegible] حفظها في دار أخرى [illegible] والمودع القاصد [illegible]

[illegible]

المودع [illegible] الغير ادعى رجلان كل [illegible] أنها له وديعة [illegible]

[illegible]

فنكل لهما فالألف بينهما وعليه ألف آخر بينهما

[illegible]

ودیعت کے باقی احکام

[illegible]

[illegible]

اس پر قبضہ کیا تھا دونوں میں سے جس سے چاہے ضمان لے۔ امام صاحب پر اعتراض ہے کہ مودَع (مودع) نے قبضہ سے قبضہ کیا لہٰذا اس کے ہاتھ سے قبضہ کیا ہے۔

اس واسطے کہ مودع اول صرف ودیعت حوالہ کرنے سے ضامن نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ اس سے جدا نہ ہو تو قبل از مفارقت۔ مودع کی طرف سے تعدی نہیں ہے بلکہ مودع اول کی طرف سے ہاں جب وہ جدا ہو جائے گا تب اس کی طرف سے تعدی پائی جائے گی کیونکہ اس نے حفاظت کو ترک کر دیا تو اتفاقاً اس سے ترک حفاظت کے سبب سے ضامن ہوگا۔ بخلاف مودع ثانی کے کہ اس کی جانب سے کوئی سبب ضمان فعل نہیں پایا گیا لہٰذا وہ ضامن نہ ہوگا۔

قولہ معہ الف فادعی ایک شخص کے پاس ہزار درہم ہیں پس دو آدمیوں نے دعویٰ کیا ہر ایک نے کہا یہ ہزار درہم میرے ہیں جس کو میں نے اس کے پاس ودیعت رکھے ہیں تو ان دونوں کیلئے اس شخص سے قسم لی جائے گی کیونکہ ان کے دعووں میں صداقت کا احتمال ہے سو اگر وہ قسم کھا لے تو ان کے لئے کچھ نہ ہوگا کیونکہ حجت نہیں پائی گئی اور اگر دونوں کیلئے قسم کھانے سے انکار کرے تو وہ ہزار درہم دونوں کے درمیان آدھے آدھے ہوں گے اور اس پر ایک ہزار درہم اور واجب ہوں گے تاکہ دونوں مدعیوں کے درمیان آدھا آدھا ہو جائے کیونکہ اس کا قسم سے انکار دونوں کا اقرار ہے لہٰذا دونوں کیلئے ایک ایک ہزار درہم لازم ہوں گے اور اس سے کسی ایک کیلئے قسم کھالی تو وہ ہزار درہم اس دوسرے کے ٹھہریں گے جس کیلئے اس نے قسم سے انکار کیا ہے لوجود الحجة في حقه دون الآخر۔

ف: وصاحب الهداية جعله من [illegible] بعض مشايخه [illegible] وجه [illegible] وقيل [illegible]
والكرخي [illegible] من [illegible]

کتاب العاریۃ

بلا عوض		المنفعۃ		تملیک		ھی
عوض	بلا	کا	نفع	کرنا ہے	مالک	وہ

تشریح الفقہ: قولہ کتاب العاریۃ الخ اس کی مناسبت ہبہ سے ہم کتاب الہبہ کے ذیل میں بیان کر چکے۔ عاریہ یا مشدد کے ساتھ ہے اور تخفیف بھی جائز ہے [illegible] عار کی طرف منسوب ہے کیونکہ دوسرے سے عاریۃً چیز مانگنا باعث عیب ہے [illegible] صاحب مغرب نے علامہ [illegible] کی طرف منسوب [illegible] کی طرف منسوب ہونے کی تردید کی ہے [illegible] اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاریۃ طلب کی ہے [illegible] اصطلاح شرع میں بلا عوض تملیک منافع کو عاریت کہتے ہیں۔ [illegible] جس چیز کی منفعت کا مالک بنایا جائے اس کو عاریت اور مستعار کہتے ہیں۔ تعریف میں بلا عوض کی قید سے اجارہ نکل گیا کہ اس میں بھی منافع کی تملیک ہوتی ہے مگر اجارہ میں تملیک بالعوض ہوتی ہے۔

فائدہ: عاریت کی مشروعیت قرآن اور حدیث سے ثابت ہے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "ویمنعون الماعون" اور ماعون [illegible] برتنے کی چیز [illegible] آیت میں [illegible] آنحضرت صلعم نے حضرت صفوان بن امیہ سے [illegible] زرہیں عاریت پر لی تھیں [illegible] حدیث سے ثابت ہے۔

وتصح بأعرتك وأطعمتك أرضي ومنحتك ثوبي وحملتك على دابتي وأخدمتك عبدي

[illegible] میں نے تجھ کو عاریت دی [illegible] میری زمین [illegible] اپنا کپڑا [illegible] سواری پر [illegible] میرا غلام تیری خدمت کرے

وداري لك سكنى وداري لك عمرى سكنى ويرجع المعير متى شاء ولو هلكت بلا تعد

[illegible] اور عاریت دینے والا جب چاہے رجوع کر سکتا ہے [illegible] اگر ہلاک ہو جائے بغیر تعدی کے

لم يضمن ولا تؤجر ولا ترهن كالوديعة فإن آجر فعطبت ضمن ويعير ما لا يختلف بالمستعمل

تو ضامن نہ ہوگا اور نہ کرایہ پر دی جائے اور نہ رہن رکھی جائے ودیعت کی طرح [illegible] ہلاک ہو گئی تو ضامن ہوگا [illegible]

عما سماه	لا يجاوز	أو بهما	نفع	أو	بوقت	قيدها	فلو

[illegible] وقت یا نفع [illegible] یا دونوں کے ساتھ [illegible] تو اس سے تجاوز نہ کرے

وإن أطلق له أن ينتفع أي نوع شاء في أي وقت شاء وعارية الثمنين والمكيل والموزون والمعدود قرض

اور اگر مطلق رکھی ہو تو نفع لے سکتا ہے ہر قسم کا جس وقت چاہے اور عاریت سونے چاندی اور کیلی اور وزنی اور عددی چیزوں کی قرض ہے

[illegible]

وان [illegible] ويحلف [illegible]

[illegible]

ولا يضمن ما نقص [illegible] وقت [illegible]

[illegible]

وان [illegible] رد على المستعير والمودع [illegible]

[illegible]

والغصب [illegible] المستعير [illegible]

[illegible]

بخلاف [illegible] الوديعة [illegible] المستعير [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اجارہ عاریت کی تفصیل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قوله ثم هلكت الخ [illegible]

[illegible]

وقال عليه السلام على اليد ما اخذت حتى تؤديه [illegible]

[illegible]

قوله [illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

قوله [illegible]

فائدہ [illegible]

قوله [illegible]

قوله وعارية [illegible]

کتاب الہبہ

هي تمليك عين بلا عوض وتصح بإيجاب كوهبت ونحلت وأطعمتك هذا الطعام وجعلته لك

وہ تملیک ہے کسی عین کی بلا عوض اور صحیح ہو جاتا ہے ایجاب کے ساتھ جیسے میں نے ہبہ کیا اور میں نے عطیہ دیا اور کھلایا میں نے تجھے یہ کھانا اور کر دیا میں نے اس کو تیرا

وأعمرتك هذا الشيء وحملتك على هذه الدابة ناويا به الهبة وكسوتك هذا الثوب وداري لك هبة

اور عمر بھر کے لئے دیا میں نے تجھے یہ چیز اور سوار کیا میں نے تجھے اس سواری پر ہبہ کی نیت کرتے ہوئے اور پہنایا میں نے تجھے یہ کپڑا اور میرا گھر تیرے لئے ہبہ ہے

تسكنها لا هبة سكنى أو سكنى هبة وقبض في المجلس بلا إذنه وبعده به

اس میں رہ، نہ کہ ہبہ سکنیٰ یا سکنیٰ ہبہ اور قبضہ کے ساتھ مجلس میں بغیر اس کی اجازت کے اور مجلس کے بعد اس کی اجازت سے

في محوز مقسوم ومشاع لا يقسم لا فيما يقسم فإن قسمه وسلمه صح ولو وهب دقيقا في بر

محوز مقسوم میں اور مشترک میں جو تقسیم نہیں ہو سکتی، نہ کہ جس چیز کی تقسیم ہو سکتی ہے، پس اگر تقسیم کر کے سپرد کیا تو صحیح ہے اور اگر ہبہ کیا آٹا گیہوں میں

لا وإن طحن وسلم وكذا اللبن في الضرع والصوف على الغنم وملك بلا قبض جديد لو في

تو صحیح نہیں اگرچہ پیس کر سپرد کرے، اسی طرح دودھ تھن میں اور اون بکری پر، اور مالک ہو جائے گا بغیر نئے قبضہ کے اگر وہ موہوب لہ کے قبضہ میں

يد الموهوب له وهبة الأب لطفله تتم بالعقد وإن وهب له أجنبي تتم بقبض وليه وأمه

ہو، اور باپ کا ہبہ اپنے بچے کو عقد سے پورا ہو جاتا ہے اور اگر اس کو کسی اجنبی نے ہبہ کیا تو اس کے ولی اور اس کی ماں کے قبضہ سے تام ہو گا

وأجنبي لو في حجرهما وبقبضه لو مميزا ولو وهب اثنان دارا لواحد صح

اور اجنبی کے قبضہ سے اگر وہ ان کی پرورش میں ہو اور خود اس کے قبضہ سے اگر وہ سمجھدار ہو اور اگر دو آدمیوں نے ایک کو گھر ہبہ کیا تو صحیح ہے

لا عكسه وصح تصدق عشرة وهبتها لفقيرين لا لغنيين

نہ اس کا عکس، اور صحیح ہے دس کا صدقہ کرنا اور ان کا ہبہ کرنا دو فقیروں کو نہ کہ دو مالداروں کو

توضیح اللغۃ: تملیک مالک بنانا، عین جسم والی چیز، نحلت عطیہ دینا، اعمرت عمر بھر کے لئے دینا، محوز جمع کی ہوئی، مشاع مشترک، دقیق آٹا، بر گیہوں، ضرع تھن، حجر پرورش۔

تشریح الفقہ: قولہ کتاب الہبۃ الخ اس کی وجہ مناسبت یہ ہے کہ ... میں بلا عوض مال کی تملیک ہوتی ہے اور ہبہ میں بلا عوض کسی شی کی تملیک ہوتی ہے۔ ہبہ لغت میں ... وہب یہب (س) کا مصدر ہے، شروع سے واؤ کو حذف کر کے آخر میں تاء لگا دی گئی جیسے وعد یعد سے عدۃ۔ ... دوسرے کو کوئی چیز دی جائے جو اس کے لئے نافع ہو مال ہو یا غیر مال۔ قال اللہ تعالیٰ "فہب لی من لدنک ولیا" الخ

۱ - ... ۲ - ...

۱ - وهذا استحسان والقياس أن لا يجوز وهو قول الشافعي لأن القبض تصرف في ملك الغير ... الإيجاب ... على القبض ... ۔ ۔ ۔ اهـ

[illegible] بعینہ حکمہ ہو [illegible]

فائدہ [illegible]

قولہ وصح البیع [illegible] طرف سے قبول [illegible] لاتجبر علیہ حتی تقبض ۔

قولہ ھبۃ سکنی الخ [illegible] داری لک [illegible] داری لک ھبۃ سکنی [illegible]

قولہ فی معروف [illegible] لایجبر علیہ حتی یعطی [illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک شخص نے اپنا گھر دو آدمیوں کو ہبہ کر دیا تو امام صاحب کے نزدیک صحیح نہیں، صاحبین کے نزدیک صحیح ہے کیونکہ تملیک مقصود ہے تو شیوع نہ ہوا، جیسے ایک چیز دو شخصوں کے پاس گروی رکھی گئی ہے۔ امام صاحب یہ فرماتے ہیں کہ واہب نے ہر ایک کو نصف نصف کا ہبہ کیا ہے اور نصف غیر ممکن [illegible] مشاع ہے، [illegible] قبضہ میں [illegible]۔ بخلاف رہن کے کہ اس میں کل شئ ہر ایک کے دین کے مقابلہ میں محبوس ہے [illegible]۔

قولہ وصح الخ اگر اس نے دس درہم دو فقیروں کو ہبہ کیے یا صدقہ کیے تو صحیح ہے کیونکہ فقیر کو ہبہ در حقیقت صدقہ اور خیرات ہے جس سے مقصود رضائے ذات باری تعالیٰ ہے اور وہ ایک ذات ہے تو شیوع نہ ہوا لیکن اگر دو مالداروں کو ہبہ یا صدقہ کئے تو صحیح نہیں ہے کیونکہ مالدار کو صدقہ کرنا در حقیقت ہبہ ہے تو موہوب لہ دو شخص ہوئے اور شیوع ثابت ہو گیا، صاحبین کے نزدیک مالداروں کو دینے بھی صحیح ہے۔ [illegible]

باب الرجوع فی الهبة

باب ہبہ واپس لے لینے کے بیان میں

صح الرجوع فيها ومنع الرجوع دمع خزقه فالدال الزيادة المتصلة

ہبہ میں رجوع کرنا صحیح ہے اور [illegible] رجوع سے مانع حروف دمع خزقہ ہیں [illegible]

كالغرس والبناء والسمن والميم موت أحد المتعاقدين والعين العوض فإن قال خذه

[illegible] جیسے درخت لگانا یا مکان بنانا اور موٹا ہونا اور میم سے متعاقدین میں سے کسی ایک کا مرنا مراد ہے [illegible]

عوضا عن هبتك أو بدلها أو في مقابلتها فقبضه الواهب سقط الرجوع ولو عوض عن أجنبي وإن استحق

[illegible] ہبہ کا عوض یا اس کا بدل یا اس کے مقابلہ میں [illegible] واہب نے [illegible] تو رجوع ساقط ہو جائے گا [illegible]

نصف الهبة رجع بنصف العوض وبعكسه لا حتى يرد ما بقي وإن عوض النصف رجع بما لم يعوض

[illegible] اس کے برعکس نہیں یہاں تک کہ باقی کو واپس کر دے اور اگر آدھے کا عوض دے تو [illegible] کا عوض نہیں دیا

والخاء خروج الهبة من ملك الموهوب له ونبيع نصفها ورجع في نصف [illegible]

اور خاء سے مراد خارج ہونا ہے ہبہ کا موہوب لہ کی ملک سے اور آدھا بیچ دے [illegible] آدھا [illegible] کی صورت میں۔

تشریح الفقہ قولہ باب الخ پہلا حکم ہبہ کا موہوب لہ کے لئے [illegible] ہبہ میں ملک غیر لازم ثابت ہوتی ہے۔ تو واہب کیلئے رجوع کرنا اور شئی موہوب واپس لینا جائز ہے لیکن کچھ موانع ایسے ہیں جن کی وجہ سے رجوع نہیں کر سکتا اس باب میں ان موانع کی تفصیل ہے [illegible] ہبہ کے بعد [illegible] ہوتا ہے [illegible] ۔

قولہ صح الخ واہب کو ہبہ کرنے کے بعد اس سے رجوع کرنے اور موہوب شئی کو واپس لے لینے کا حق ہے، واپس لے سکتا ہے [illegible] کے یہاں [illegible] باپ کے کہ [illegible] اگر کوئی چیز ہبہ کر کے [illegible] حضور ﷺ

ا [illegible]

ے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ووقع من الرخو [illegible] حروف [illegible]

[illegible]

مخارج حروف [illegible] کی تفصیل

[illegible]

[illegible]

وَالزَّاءُ الزَّوْجِيَّةُ فَلَوْ وَهَبَ ثُمَّ نَكَحَهَا رَجَعَ وَبِالْعَكْسِ لَا وَالْقَافُ الْقَرَابَةُ

اور زا سے مراد زوجیت ہے پس اگر ہبہ کیا پھر اس سے نکاح کر لیا تو رجوع کر سکتا ہے اور اس کے عکس میں نہیں اور قاف سے مراد قرابت ہے

فَلَوْ وَهَبَ لِذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ لَا رُجُوعَ فِيهَا وَالْهَاءُ الْهَلَاكُ فَلَوْ ادَّعَاهُ صُدِّقَ وَإِنَّمَا يَصِحُّ الرُّجُوعُ

پس اگر ہبہ کیا اپنے ذی رحم محرم کو تو رجوع نہیں کر سکتا اور ہا سے مراد ہلاکت ہے پس اگر ہلاکت کا دعویٰ کرے تو تصدیق کی جائے گی اور رجوع صحیح ہوتا ہے

بِتَرَاضِيهِمَا أَوْ بِحُكْمِ الْحَاكِمِ فَلَوْ تَلِفَتِ الْمَوْهُوبَةُ وَاسْتَحَقَّهَا مُسْتَحِقٌّ وَضَمِنَ الْمَوْهُوبُ لَهُ

باہمی رضامندی یا حاکم کے حکم سے صحیح ہے پس اگر موہوبہ چیز تلف ہو گئی پھر اس کا کوئی مستحق نکلا اور موہوب لہ نے ضمان دیا تو واہب سے

لَمْ يَرْجِعْ عَلَى الْوَاهِبِ بِمَا ضَمِنَ وَالْهِبَةُ بِشَرْطِ الْعِوَضِ هِبَةٌ ابْتِدَاءً فَيُشْتَرَطُ التَّقَابُضُ فِي الْعِوَضَيْنِ وَتَبْطُلُ

تو واہب سے رجوع نہیں کر سکتا اور عوض کی شرط پر ہبہ ابتداءً ہبہ ہے لہٰذا دونوں عوضوں پر قبضہ شرط ہے اور شیوع سے باطل ہو جاتا ہے

بِالشُّيُوعِ بَيْعٌ انْتِهَاءً فَتُرَدُّ بِالْعَيْبِ وَخِيَارِ الرُّؤْيَةِ وَتُؤْخَذُ بِالشُّفْعَةِ

اور انتہاءً بیع ہے لہٰذا عیب اور خیار رؤیت کے سبب سے واپس ہو سکتا ہے اور شفعہ میں لیا جا سکتا ہے۔

تشریح الفقہ: قولہ والزاء الخ [illegible] زوجیت کو کہتے ہیں۔ تو اگر کسی نے اجنبیہ عورت کو کوئی چیز ہبہ کی پھر اس سے نکاح کر لیا تو رجوع کر سکتا ہے کیونکہ ہبہ کے وقت زوجیت نہیں تھی اور اگر اپنی بیوی کو کوئی چیز ہبہ کی پھر اس کو طلاق دے دی تو رجوع نہیں کر سکتا۔ قاف سے مراد قرابت محرمیت ہے یعنی ایسی قرابت جس سے نکاح حرام ہو جائے مذکورہ بچے کسی ذی رحم محرم کو کوئی چیز ہبہ کی تو اس میں رجوع نہیں کر سکتا کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جب ہبہ ذی رحم محرم کے لئے ہو تو اس میں رجوع نہ کرے" ہا سے مراد شئ موہوب ہلاک ہے۔ اس کے ہلاک ہو جانے کی صورت میں بھی واہب رجوع نہیں کر سکتا۔ اور ہلاکت موہوب کے مسئلہ میں موہوب لہ کا قول معتبر ہوگا۔ یعنی اگر وہ یہ دعویٰ کرے کہ وہ ضائع ہو گئی تو اس کی تصدیق کی جائے گی۔

قولہ والہبۃ بشرط العوض الخ [illegible] ابتداءً عقد کے اعتبار سے ہبہ ہوتا ہے اور انتہا کے اعتبار سے بیع ہوتا ہے تو ہبہ ہونے کے لحاظ سے عوضین پر قبضہ کرنا شرط ہوگا اور اگر موہوب قابل تقسیم شئ ہو اور شائع ہو تو باطل ہو گا اور بیع ہونے کے لحاظ سے [illegible] کی بنا پر واپس کیا جائے گا اور شفیع کے لئے حق شفعہ بھی ثابت ہوگا امام زفر [illegible] کے نزدیک [illegible] کیونکہ ہبہ اور بیع کے معنی ہوتے ہیں [illegible] عقود میں معانی ہی کا اعتبار ہوتا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اس میں دونوں جہتیں ہیں لفظ کے اعتبار سے ہبہ اور معنی کے اعتبار سے بیع تو حتی الامکان دونوں جہتوں پر عمل کیا جائے گا۔

فَصْلٌ وَمَنْ وَهَبَ أَمَةً إِلَّا حَمْلَهَا أَوْ عَلَى أَنْ يَرُدَّهَا عَلَيْهِ أَوْ يُعْتِقَهَا أَوْ يَسْتَوْلِدَهَا أَوْ دَارًا عَلَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ

(فصل) جس نے ہبہ کی باندی مگر اس کا حمل یا اس شرط پر کہ واپس کر دے گا اس کو یا آزاد کر دے گا یا ام ولد کرے گا یا مکان اس شرط پر کہ واپس کر دے

شَيْئًا مِنْهَا أَوْ يُعَوِّضَهُ شَيْئًا مِنْهَا صَحَّتِ الْهِبَةُ وَبَطَلَ الِاسْتِثْنَاءُ وَالشَّرْطُ وَمَنْ قَالَ لِمَدْيُونِهِ إِذَا جَاءَ غَدٌ

اس کا کچھ حصہ یا عوض دے گا اس کے کچھ حصہ کا تو ہبہ صحیح ہو جائے گا اور باطل ہوگا استثناء اور شرط جس نے کہا اپنے قرضدار سے کہ جب کل ہو تو وہ قرض

[illegible] [illegible]

[illegible]

وصح العمرى للمعمر له حال حياته ولورثته من بعده وهي أن يجعل داره له عمره

[illegible]

فإذا مات ترد عليه لا الرقبى [illegible] فلك [illegible]

[illegible]

لا يصح إلا بالقبض ولا في مشاع يحتمل القسمة ولا [illegible] فيه

[illegible]

مسائل متفرقہ

تشریح الفقہ: قولہ ومن وہب [illegible] الاستثناء والشرط [illegible]

[illegible]

قولہ ومن قال [illegible]

[illegible]

قولہ وصح العمرى الخ [illegible] عمرتہ الدار عمری [illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

[illegible] ارشاد ہے [illegible]
[illegible] الی [illegible]

[illegible] بھی اسی طرح [illegible]
[illegible] صورت جائز نہیں۔ کیونکہ [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] رحمہ اللہ [illegible] امام ابو یوسف [illegible]
[illegible] حضور [illegible] ارشاد ہے [illegible]
[illegible]

[illegible]

کتاب الاجارة

هو بیع منفعة معلومة باجر معلوم وما صلح ثمنا صلح اجرة

وہ بیچنا ہے معلوم نفع کا معلوم اجرت کے عوض میں اور جس چیز کا ثمن ہونا صحیح ہے اس کا اجرت ہونا بھی صحیح ہے۔

تشریح الفقہ قولہ کتاب الخ تملیک اعیان بلا عوض (ہبہ) کے احکام سے فراغت کے بعد تملیک منافع بالعوض (اجارہ) کے احکام کو بیان کر رہے ہیں اور ہبہ کو اس لئے مقدم کیا ہے کہ اس میں تملیک اعیان ہوتی ہے اور ثانی میں تملیک منافع اور اعیان منافع پر مقدم ہوتی ہیں نیز اول میں [illegible] ہوتا ہے اور عدم وجود پر مقدم ہے۔

قولہ هی بیع الخ اجارہ [illegible] کا اسم ہے [illegible] اس کے [illegible] بولا جاتا ہے [illegible] (اعظم اللہ اجرک) [illegible] لیکن اس کا استعمال اکثر ایجار مصدر کے معنی میں ہوتا ہے [illegible] (کذا فی القرصی) بعض اہل لغت کے نزدیک [illegible] کے وزن پر [illegible] صاحب [illegible] نے اس کی تغلیط کی ہے [illegible] صاحب کشاف نے [illegible] میں [illegible] اجارہ کی اصطلاحی تعریف یہ ہے "هو بیع منفعة معلومة باجر معلوم" یعنی منفعت معلومہ کو [illegible] معلوم کے بدلے میں فروخت کرنا [illegible] مثلاً مکان کی رہائش [illegible] کپڑے وغیرہ بھی [illegible] کیونکہ [illegible] کے ساتھ منافع کی [illegible] ہوتی ہے نہ کہ ان کی تملیک۔

فائدہ [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] لیکن قرآن و حدیث [illegible] صحت کے شاہد ہیں۔ قال تعالیٰ "علی ان تاجرنی ثمانی حجج" قال "فان ارضعن لکم فآتوهن اجورهن" لو شئت لاتخذت علیه اجرا" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے دیدو" [illegible] آپ کا ارشاد ہے کہ "جو شخص کسی کو مزدوری پر رکھے تو [illegible] اس کی مزدوری بتا دے" ان کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث [illegible] میں موجود ہیں۔ جن سے اجارہ کی صحت اور اس کا جواز معلوم ہوتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

والمنفعة تعلم ببيان المدة كالسكنى والزراعة فيصح على مدة معلومة اى مدة كانت ولم تزد

اور نفع معلوم ہو جاتا ہے مدت بیان کر دینے سے جیسے رہنا اور کاشت کرنا پس صحیح ہے مدت معلومہ پر خواہ کوئی مدت ہو [illegible]

فى الاوقاف على ثلث سنين او بالتسمية كالاستيجار على صبغ الثوب وخياطته او بالاشارة

اور اوقاف میں تین سال سے زائد نہ ہو یا کام کی تعیین کر دینے سے جیسے کپڑا رنگنے یا سینے کے لئے اجرت پر لینا یا اشارہ کر دینے سے

كالاستيجار على نقل هذا الطعام الى كذا والاجرة لا تملك بالعقد بل بالتعجيل او بشرطه

جیسے اجرت پر لینا اس غلہ کو فلاں جگہ تک پہنچانے کے لئے اور اجرت کا مالک نہیں ہوتا عقد سے بلکہ پیشگی دینے یا اس کی شرط کر لینے سے

او بالاستيفاء او بالتمكن منه وان غصب منه سقط الاجرة

یا پورا نفع حاصل کر لینے یا اس پر قادر ہو جانے سے اور اگر کرایہ کی چیز [illegible] غصب ہو گئی تو اجرت ساقط ہو جائے گی۔

تشریح الفقہ قولہ والمنفعۃ الخ صحت اجارہ کے لئے ضروری ہے منفعت اور اجرت کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ [illegible] معلوم نہ ہو یا کوئی ایسی چیز ہو جس سے منفعت معلوم ہو [illegible] اس کی تین صورتیں ہیں۔ پس منفعت معلوم ہو جانے کے تین طریقے ہیں اول یہ کہ مدت بیان کر دی جائے کیونکہ مدت سے مقدار منفعت کا علم ہو جاتا ایک لازمی بات ہے بشرطیکہ منفعت متفاوت نہ ہو [illegible] یہاں یہ [illegible] کتنی مدت تک رہائش کی لئے [illegible] یہ بیان کر دیا کہ اتنی مدت تک کاشت کے لئے ہے خواہ مدت کم ہو یا زیادہ کیونکہ تعیین ہو جانے سے اجارہ صحیح ہو جاتا ہے لیکن اوقاف میں اجارہ طویلہ یعنی تین سال سے زائد تک جائز نہیں تاکہ کرایہ دار ملک کا دعویٰ نہ کر بیٹھے۔ هو المختار للفتوى كما في الهداية۔

قولہ او بالتسمیۃ الخ دوسرا یہ کہ اس کام کو بیان کر دیا جائے جس کے لئے اجیر مطلوب ہے۔ جیسے کپڑا رنگنے یا سینے [illegible] یا سواری وغیرہ کرایہ پر لے سے بھی منفعت معلوم ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ [illegible] ہو کہ حد تک سوار ہو [illegible] مثلاً رنگائی میں کپڑے کو اور اس کے رنگ کو بیان کر دیا [illegible] بیان کی مثال میں وقت کی تعیین ہو [illegible] تیسرا یہ کہ کسی کی طرف اشارہ کر دے جیسے [illegible] یعنی جب اس چیز کو دکھا دیا [illegible] تو منفعت معلوم ہوگئی لہٰذا عقد درست ہو جائے گا۔

قولہ والاجرۃ الخ [illegible] یعنی محض عقد سے اجرت کا مالک نہیں ہوتا (امام شافعی کے یہاں ہو جاتا ہے) کیونکہ [illegible] جب اجارہ [illegible] منفعت موجود نہیں ہوتی تو نفس عقد سے مستحق اجرت ہونے کے کوئی معنی نہیں [illegible] اجرت [illegible] ہو گی البتہ چند امور میں سے کوئی ایک ہو۔ (۱) اجارہ کی اجرت پیشگی دیدے تو [illegible] اجرت واجب ہو جاتی ہے [illegible] (۲) اجرت پیشگی دینے کی شرط ہو [illegible] کیونکہ محض عقد سے ثبوت ملک کا امتناع تحقیق مساوات کے لئے تھا جب اس نے پیشگی دینے کی شرط کر لی [illegible] (۳) [illegible] مستاجر پوری منفعت حاصل کر لے [illegible] اجرت کا استحقاق ہو جاتا ہے کیونکہ [illegible] مساوات متحقق ہو گئی تو اجرت واجب ہو جائے گی۔ (۴) [illegible] پوری منفعت حاصل کرنے پر قادر ہو جائے [illegible] کے قائم مقام [illegible] مستاجر سے [illegible] حاصل کر لیا پھر اگر مستاجر کے پاس سے وہ چیز غصب کر لی گئی تو اجرت ساقط ہو جائے گی کیونکہ تمکن فوت ہو گیا۔

ولرب الدار والأرض طلب الأجر كل يوم وللجمال كل مرحلة وللقصار والخياط بعد فراغ من عمله

اور مکان اور زمین والے کے لئے اجرت طلب کرنے کا حق ہے ہر روز اور اونٹ والے کے لئے ہر مرحلہ پر اور دھوبی اور درزی کے لئے اس کے کام سے فارغ

ويستحق بعد اخراج الخبز من التنور فإن احترق فله الأجر ولا ضمان

ہونے کے بعد اور نانبائی کے لئے تنور سے روٹی نکالنے کے بعد اور اگر روٹی جل گئی تو اس کے لئے اجرت ہے اور ضمان نہیں ہے

ويستحق بعد الغرف ولبان بعد الاقامة ومن لعمله اثر في العين كالصباغ والقصار

اور باورچی کے لئے نکالنے کے بعد اور اینٹ بنانے والے کو کھڑا کرنے کے بعد اور جس شخص کے کام کا اثر عین شئ میں ہو جیسے رنگریز اور دھوبی

يحبسها للأجر فإن حبس فضاع فلا ضمان ولا أجر ومن لا أثر لعمله

وہ اس کو اجرت کے لئے روک سکتا ہے پس اگر روک لیا اور ضائع ہوگئی تو نہ ضمان ہے نہ اجرت اور جس کے کام کا اثر نہ ہو

كالحمال والملاح لا يحبس للأجر ولا يستعمل غيره إن شرط عمله بنفسه وإن أطلق

جیسے قلی اور ملاح تو اجرت کے لئے نہیں روک سکتا اور نہ دوسرے سے کام لے اگر اس کے خود کام کرنے کی شرط ہو اور اگر مطلق ہو

له أن يستأجر غيره ولو استأجره ليجيء بعياله ومات بعضهم فجاء بمن بقي فله أجره

تو اس کو حق ہے کہ دوسرے کو اجرت پر رکھ لے اور اگر کسی کو اجرت پر لیا کہ اس کے اہل و عیال کو لے آئے پس بعض مر گئے اور باقیوں کو لے آیا تو اس کو

بحسابه ولا أجر لحامل الكتاب الجواب او لحامل الطعام إن رده للموت

اس کے حساب سے اجرت ملے گی اور خط لے جانے والے کے لئے اجرت نہیں جواب نہ لایا یا کھانا لے جانے والے کو اگر موت کی وجہ سے واپس لے آیا

احکامِ اجارہ کی تفصیل

توضیح اللغۃ: حمال: سامان اٹھانے والا، ملاح: کشتی چلانے والا، قصار: دھوبی، خیاط: درزی، غرف: ہنڈیا سے سالن نکالنا، لبان: اینٹ ساز، عیال: اہل و عیال [illegible]

تشریح الفقہ: قولہ ولرب الدار الخ اگر مستاجر نے اجرت کی تعجیل یا تاخیر کی شرط نہ کی ہو تو مالک مکان اور زمین کا روزانہ طلب کر سکتا ہے اسی طرح اونٹ والا ہر مرحلہ پر طلب اجرت کا حق دار ہے کیونکہ ہر روز کی رہائش اور ہر منزل کی مسافت ایک مقصود ہے۔ [illegible] امام صاحب [illegible] کے قائل تھے کہ [illegible] ، امام زفر بھی اسی کے قائل ہیں [illegible] ، جب وہ عمل سے فارغ ہو جائے [illegible] کیونکہ [illegible] سے ملی [illegible] کا عمل [illegible] امور کے بعد [illegible] صاحبین کے نزدیک [illegible] امام صاحب کے نزدیک یہ قول [illegible] ہے۔

قولہ ومن لعملہ الخ جس اجیر کے کام کا اثر عین شئ میں موجود ہو جیسے رنگریز اور دھوبی وغیرہ تو اجیر وصول کرنے کیلئے شئ کو روک سکتا ہے [illegible] ، اگر [illegible] کے پاس وہ شئ [illegible] ہوگئی تو امام صاحب کے نزدیک اس پر ضمان نہ ہوگا کیونکہ اس کی طرف سے کوئی تعدی نہیں پائی

گئی تو جیسے وہ شئی پہلے امانت تھی ویسے ہی باقی رہی لیکن اب چونکہ اجرت نہ ملے گی۔ کیونکہ معقود علیہ قبل از تسلیم ہلاک ہو گیا اور بعض نے کہا کہ اگر کاریگر نے شئی مدت سے پہلے مضمون کی تو اس کے ضامن ہونے کے بعد بھی مضمون ہونی چاہئے البتہ مالک کو اختیار ہو گا چاہے شئی کی قیمت کا تاوان لے عمل سے پہلے کی اور اجرت نہ دے چاہے قیمت کا تاوان عمل کے بعد کا اور اجرت دے اور یہ حکم اس وقت ہے جبکہ شئی کا ہلاک ہونا جیسے ہوا ہو، خواہ کاریگر اسے چیز کو پکڑے رہے کا حق نہیں لیکن یہاں قید وظیفہ میں گل ہے جو شئی کے ساتھ کام کی اجرت کو روکنا قید مقصود ہے۔

قولہ بمعنی بعد ماعمل کیونکہ اس نے بعض معقود علیہ ادا کیا ہے تو اسے اسی قدر کا مستحق ہوا اور یہ اس وقت ہے جب اجیر کو اول عمل کے بعد پہلے معلوم ہو جائے ورنہ پورا اجرت ملے گی۔

قولہ والاجیر للخ اور اگر عمرو کو اجرت پر لیا تا کہ خط بکر کے پاس لے جائے اور اس کا جواب لے کر آئے۔ عمرو بکر کے پاس پہنچا تو دیکھا وہ مر گیا اس لئے وہ خط واپس لے آیا تو شیخین کے نزدیک عمرو کو اجرت نہ ملے گی۔ امام محمد کے نزدیک صرف جانے کی اجرت ملے گی اور اگر کسی کو کھانا بھیجنے کے لئے اجرت پر لیا اور وہ کھانا لے کر آیا وہاں جا کر دیکھا کہ وہ مر گیا ہے واپس لے آیا تو بالاتفاق اجرت نہ ملے گی۔ وجہ فرق یہ ہے کہ جس چیز کے لیجانے میں مشقت نہ ہو جیسے خط وغیرہ اس میں معقود علیہ پیغام کا پہنچانا ہے اور اس چیز میں امام محمد کے نزدیک معقود علیہ قطع مسافت ہوتا ہے اور وہ پایا گیا لہذا وہ حق اجرت ہو گا اور جس چیز کے لیجانے میں مشقت ہو جیسے طعام وغیرہ اس میں معقود علیہ حمل ہے تک اس چیز کا پہنچانا ہے اور وہ پائی نہیں گئی۔ بخلاف شیخین کے ان کے نزدیک معقود علیہ دونوں صورتوں میں مرسل الیہ تک اس چیز کو پہنچانا ہے۔

باب ما یجوز من الاجارۃ وما یکون خلافا فیہا

یہ باب اجارہ کی ان قسموں کے بیان میں جو جائز ہیں اور جن میں اختلاف ہے

صح اجارۃ الدور والحوانیت بلا بیان ما یعمل فیہا وله ان یعمل فیہا کل شیء الا انه لا یسکن حدادا

صحیح ہے کرایہ پر لینا گھروں اور دکانوں کا ان کاموں کے بیان کئے بغیر جن کو ان میں کیا جائے گا اور کرایہ دار کو ان میں ہر کام کا حق ہے مگر یہ کہ نہ بسائے لوہار

او قصارا او طحانا والاراضی للزرع ان بین ما یزرع فیہا او قال علی ان یزرع

یا دھوبی یا چکی والے کو اور صحیح ہے زمینوں کا اجارہ کھیتی کے لئے اگر بیان کر دے اس چیز کو جو اس میں بوئی جائے گی یا کہہ دے کہ جو چاہے بوئے

ما شاء وللبناء والغرس فان مضت المدۃ قلعہما وسلمہا فارغۃ الا ان یغرم المؤجر قیمته مقلوعا

اور عمارت اور درخت لگانے کے لئے پس اگر مدت گزر جائے تو اکھیڑ لے ان دونوں کو اور سپرد کر دے زمین خالی مگر یہ کہ تاوان دے موجر اس کی قیمت اکھڑی ہوئی

ویتملکه او یرضی بترکه فیکون البناء والغرس لهذا والارض لهذا

اور مالک ہو جائے اس کا یا راضی ہو اس کے چھوڑنے پر تو ہو گی عمارت اور درخت اس کے لئے اور زمین اس کے لئے۔

توضیح اللغۃ: دور جمع دار، حوانیت جمع حانوت بمعنی دکان، قصار دھوبی، طحان چکی والا، غرس درخت لگانا۔

تشریح الفقہ: قولہ صح اجارۃ الخ مکان یا دکان کا اجارہ صحیح ہے اگرچہ یہ بیان نہ کیا جائے کہ کرایہ دار اس میں کیا کام کرے گا۔

ــــ الاثر ہو الاجر ... [illegible]

[illegible]

[illegible] كالشجرة والزرع [illegible] والالذاذ [illegible]

[illegible]

[illegible] يحتمل [illegible]

[illegible]

[illegible] ما يحتاج [illegible] لا يختص به

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الانسان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

توضیح اللغۃ: فسخ الکاف سے رطبہ پوست (ایک قسم کا چارہ ہے) یا برگ کتی بیت جائے، حتی یا بیان ضمانت ہلاک ہو جائے ... اپنے پیچھے دوسرے کو سوار کرے، تکان کا مجھ سے ربح پاؤ کا ف ... باندھ دینا مراد ... کرنا

تشریح الفقہ: قولہ و ان فرصہ الخ ایک قسم کا ترچارہ، جس کو فارسی میں پوست کہتے ہیں یا ایک ... بیان کیا جاتا ہے کیونکہ اس کی جڑ زمین میں ... تک رہتی ہیں وہ اس کا کھو ... کاٹا جاتا ہے۔ یعنی مستاجر نے جتنے دن کا ... زمین مالک کے حوالے کرنا لازم ہے ... اس لئے کہ ... خالی کرنا ضروری ہے۔ مثلاً کھیتی کے ... وقت ... اور کھیتی کرنے کا وقت ... تو مستاجر کھیتی کاٹنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ کٹنے کے وقت تک مہلت دی جائے گی ... اجرت مثل ادا کی جائے گی۔

قولہ ومن استأجر الخ ایک شخص نے کوئی جانور کرایہ پر لیا ... اس کی قسم اور مقدار بیان کر دی مثلاً یہ کہ دس گیہوں لادے گا تو وہ اس پر گیہوں ... اور کوئی چیز ... لاد سکتا ہے ... اسی طرح جو اس سے ہلکی ہو جیسے تل وغیرہ ... لاد سکتا ہے لیکن جو چیز گیہوں سے زیادہ نقصان دہ ہو ... نہیں لاد سکتا جیسے ... لوہا ... نمک ... وغیرہ ... اس سے ... نہیں ہے۔

قولہ وان عطب الخ اگر مستاجر نے ... لگام کھینچنے سے ... ہلاک ہو گیا تو امام صاحب کے نزدیک مستاجر پر کل قیمت کا تاوان آئے گا ... صاحبین ... فرماتے ہیں کہ ... عادت کے خلاف ... امام صاحب نے ... کی طرف رجوع کر لیا۔

باب الإجارة الفاسدة

[illegible]

پھر واضح ہو کہ جب کل کی مدت [illegible] ہر ماہ [illegible] معلوم ہو تو [illegible] ہر دو ماہ کی طرف سے [illegible] ہر ماہ [illegible] معلوم ہے [illegible] پھر جس مہینے کے شروع میں مدت ہو [illegible] اجارہ صحیح ہو جائے گا [illegible] ہاں اگر وہ [illegible] پہلے ہی [illegible] مدت معلوم ہو [illegible] یعنی ہر ماہ [illegible] پہلے یا بعد کی مدت معلوم ہوگی۔

قولہ وابتداء المدۃ الخ [illegible] اعتبار چاند سے ہوگا اور اگر [illegible] مہینہ کے درمیان سے [illegible] ایک مہینہ [illegible] امام ابو یوسف اور امام محمد سے ایک روایت اور امام شافعی کا ایک قول بھی یہی ہے۔ امام محمد [illegible] امام ابو یوسف [illegible] امام احمد سے [illegible] روایت [illegible] شافعی کا [illegible] یہی [illegible] وهكذا الى آخر المسئلة

قولہ ویصح اخذ اجرۃ الحمام والحجام [illegible] حمام کی اجرت لینا جائز ہے [illegible] کیونکہ اس پر تعامل ہے [illegible] نیز حجام کی اجرت بھی [illegible] جائز ہے۔ البتہ امام احمد کے یہاں [illegible] کیونکہ صحیح مسلم میں حضرت رافع بن خدیج سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حجام کی اجرت کو خبیث فرمایا [illegible] ہے کہ صحیحین میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت ﷺ نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی [illegible] اگر یہ حرام ہوتی تو آپ ﷺ نہ دیتے۔ [illegible] حضرت [illegible] ابو ہریرہ [illegible] حسن اور [illegible] کراہت کے قائل ہیں۔

عدم جواز اجرت امامت واذان وتعلیم فقہ وتعلیم قرآن

قولہ لا یجوز اخذ عسب التیس نر کا جفتی کرنے کیلئے مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینا جائز نہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔[1]

قولہ والاذان والحج الخ اذان، حج، امامت، تذکیر، تدریس، تعلیم قرآن، تعلیم فقہ وغیرہ ہر وہ طاعت جو مسلمان کے ساتھ مخصوص ہے اس پر اجرت لینا جائز نہیں۔ حضرت عطاء، ضحاک، زہری، حسن، ابن سیرین، طاؤس، شعبی، نخعی سب کا یہی قول ہے۔ امام احمد سے بھی منقول ہے۔ امام مالک کے یہاں امامت پر اجرت لینا جائز ہے جب کہ اس کے ساتھ اذان بھی ہو۔ امام شافعی [illegible] امام احمد سے ایک روایت [illegible] طاعت پر اجرت [illegible] درست ہے [illegible] تعلیم [illegible] مستحسن ہے۔ کیونکہ روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کا نکاح تعلیم قرآن کے عوض میں کر دیا تھا اور جب تعلیم قرآن [illegible] نکاح [illegible] تو اجرت بھی ہو سکتی ہے [illegible] نیز صحیحین میں حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے ایک لدیغ پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور اس پر بکریاں لیں اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا [illegible] اقسموا واضربوا لی معکم سهما ہماری دلیل حضرت عثمان بن ابی العاص کی حدیث ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے میری قوم کا امام بنا دیجئے آپ نے فرمایا [illegible] ایسا مؤذن مقرر کرنا جو اذان پر اجرت نہ لے۔[2] نیز حضور ﷺ کا ارشاد ہے

1. [illegible] ابوداؤد، ترمذی، مسلم [illegible] عن ابی ہریرہ [illegible]
2. [illegible] احمد [illegible] عن عثمان بن ابی العاص الثقفی [illegible]

[illegible]

وصح استئجار الظئر بأجرة معلومة وبطعامها وكسوتها ولا يمنع زوجها من وطئها فإن حبلت أو مرضت فسخت وعليها إصلاح طعام الصبي فإن أرضعته بلبن شاة فلا أجر لها ومن دفع غزلاً لينسجه بنصفه أو استأجر حماراً ليحمل طعامه بقفيز منه أو ليخبزه كذا اليوم بدرهم [illegible]

[illegible]

[illegible] يكربها ويزرعها أو يسقيه ويزرعه صح وإن شرط أن يثنيها أو يكري [illegible]

[illegible]

[illegible]

بخلاف [illegible] أو [illegible] بزراعة [illegible] سوى لا كاجارة [illegible] بالسكنى

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ولم يذكر فيه [illegible] أو اشترى [illegible] [illegible] وبعض الأحوال [illegible]

[illegible]

[illegible] ثم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بیع فاسد کے باقی احکام

توضیح اللغة [illegible]

[illegible]

تشریح المسئلة [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱) لانه [illegible] (۲) [illegible]

[illegible]

[illegible]

قوله و استاجر [illegible]

قوله و استاجره الخ [illegible]

قوله فان استاجر الخ [illegible] لا يعود [illegible] لاكثر الكتب۔

[illegible]

[illegible]

باب ضمان الأجير

باب اجیر کے ضامن ہونے کے بیان میں

الأجير المشترك من يعمل لا لواحد، لا يستحق الأجر حتى يعمل كالصباغ والقصار، والمتاع في يده

[illegible]

غير مضمون بالهلاك وإن شرط عليه الضمان، ويضمن ما تلف بعمله كتخريق الثوب من دقه وزلق الحمال

[illegible]

وانقطاع حبل يشد به المحمل وغرق السفينة من مده مضمون، ولا يضمن به بني آدم، وإن انكسر دن

[illegible]

في الطريق ضمن قيمته في مكان حمله ولا أجر له، أو في موضع الكسر وأجره بحسابه

[illegible]

ولا يضمن حجام أو بزاغ أو فصاد لم يتجاوز الموضع المعتاد، والخاص يستحق الأجر

[illegible]

بتسليم نفسه في المدة وإن لم يعمل كمن استؤجر شهراً للخدمة

[illegible]

أو لرعي الغنم، ولا يضمن ما تلف في يده أو بعمله

[illegible]

توضیح اللغۃ [illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

قولہ ولا ضمان علی الاجیر المشترک الخ یعنی اجیر مشترک کے ہاتھ سے اگر کوئی چیز ہلاک ہو جائے تو امام صاحب کے نزدیک اس پر ضمان نہیں [illegible] امام مالک اور امام شافعی کے ایک قول میں ضامن ہوگا [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] اجیر مشترک کے پاس امانت ہے [illegible] اجرت [illegible] رواہ الدارقطنی [illegible] الضمان علی من [illegible]۔

قولہ وما تلف الخ جو چیز اجیر مشترک کے عمل سے تلف ہو جائے اس کا ضامن ہوگا جیسے دھوبی کے کوٹنے سے کپڑا پھٹ جائے یا مزدور کے پھسلنے سے [illegible] ہلاک ہو جائے [illegible] ڈوب جائے اور مال ہلاک ہو جائے تو ان سب صورتوں میں اجیر مشترک ضامن ہوگا امام شافعی کے نزدیک ضامن نہ ہوگا کیونکہ اس کا عمل مطلق [illegible] ہم یہ کہتے ہیں کہ [illegible] اجرت کا عقد [illegible] عمل [illegible] مقید ہوگا۔

قولہ فان انکسر الخ [illegible] ضامن ہوگا [illegible] قیمت [illegible] اجرت [illegible] قیمت لے [illegible] اجیر مشترک [illegible] ضامن [illegible] ہلاک ہوئی [illegible]

الضمان علی قدر الوجہین [illegible]۔

قولہ والاجیر الخاص الخ اجیر خاص وہ ہے جو [illegible] اجرت کا مستحق ہو [illegible] مالک کے [illegible] جیسے کوئی شخص کسی کو ایک مدت کے لیے بکریاں چرانے کے لیے [illegible] اس کے ہاتھ سے [illegible] ہلاک ہو جائے تو ضامن نہ ہوگا۔

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی

باب الاجرة علی احد الشرطین

باب کسی ایک شرط پر اجرت طے کرنے کے بیان میں

وصح	ترديد	الاجر	بترديد	العمل	في	الثوب	نوعا	وزمانا	في	الاول
اور صحیح ہے	اجرت کی تردید		عمل کی تردید سے			کپڑے میں	نوع کے لحاظ سے	اور زمانہ کے اعتبار سے		اول میں
وفي	الدكان	والبيت	والدابة	مسافة	وحملا
اور	دکان میں	اور گھر میں	اور سواری میں	مسافت	اور بوجھ کے اعتبار سے

تشریح الفقہ قولہ وصح الخ [illegible] اجرت [illegible] سے کہے کہ اگر تو اس کپڑے کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ وفی الدکان الخ [illegible]

[illegible]

باب اجارة العبد

باب غلام کے اجارہ کے بیان میں

ولا يسافر بعبد مستأجرة للخدمة بلا شرط ولا يأخذ المستأجر من عبد محجور أجرا دفعه لعمله

[illegible]

ولا يضمن غاصب العبد ما أكل من أجره ولو وجده ربه أخذه وصح قبض العبد أجرة

[illegible]

ولو آجر عبده هذين الشهرين شهرا بأربعة وشهرا بخمسة صح والأول بأربعة ولو اختلفا

[illegible]

في إباق العبد ومرضه حكم الحال والقول لرب الثوب في القميص

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب فسخ الاجارة

باب اجارہ [illegible] کے بیان میں

وتفسخ بالعيب وبخراب الدار وانقطاع ماء الضيعة والرحى وتفسخ بموت احد العاقدين ان عقدها لنفسه

[illegible]

وان عقدها لغيره لا كالوكيل والوصي والمتولي في الوقف وتفسخ بخيار الشرط والرؤية

[illegible]

[illegible]

...عيب وهو عجز العاقد عن المضي في موجبه إلا بتحمل ضرر زائد لم يستحق به كمن استأجر [illegible]

[illegible]

ليقلع ضرسه فسكن الوجع أو ليطبخ له طعام الوليمة فاختلعت منه أو حانوتا ليتجر فيه فأفلس

[illegible]

أو أجرة ولزمه دين [illegible] ولا مال له سواه

[illegible]

أو استأجر [illegible] للسفر [illegible] له منه [illegible]

[illegible]

ترجمہ [illegible]

تشریح الفقہ قولہ [illegible] [illegible]

قولہ وبالعذر [illegible]

قولہ ولا بالمکاری [illegible]

لغات [illegible]

[illegible]

مسائل منثورة ولو احرق حصائد ارض مستاجرة او مستعارة فاحترق شيء في ارض غيره لم يضمن

[illegible]

وإن اقعد خياطا او صباغا في حانوته من عنده العمل بالنصف صح وإن استأجر جملا ليحمل عليه

[illegible]

محملا وراكبين الى مكة صح وله المحمل المعتاد ورؤيته احب

[illegible]

وكل ... وصح الاجارة وفسخها والمزارعة والمعاملة والمضاربة والوكالة والكفالة

[illegible]

والايصاء والوصية والقضاء والامارة والطلاق والعتاق والوقف مضافا

[illegible]

لا البيع واجازته وفسخه والقسمة والشركة والهبة والنكاح والرجعة والصلح عن مال والابراء عن الدين

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کتاب المکاتب

الکتابۃ تحریر المملوک یدًا فی الحال ورقبۃً فی المآل کاتب مملوکہ ولو صغیرًا یعقل بمال حالٍ

ترجمہ: [illegible]

او مؤجل او منجم وقبل صح وکذا ان قال جعلت علیک الفًا تؤدیہ نجومًا اول نجم کذا

[illegible]

وآخرہ کذا فاذا ادیتہ فانت حر والا فقن فخرج من یدہ دون ملکہ وغرم ان وطی

[illegible]

مکاتبتہ او جنی علیہا او علی ولدہا او اتلف مالہا وان کاتبہ علی خمر او خنزیر او قیمتہ او عین لغیرہ

[illegible]

او مائۃ لیرد سیدہ عبدًا وصفًا فسد فان ادی الخمر عتق وسعی فی قیمتہ

[illegible]

ولم ینقص من المسمی ویزاد علیہ وصح لو علی حیوان غیر موصوف وان کاتب کافر عبدہ الکافر

[illegible]

علی خمر وای اسلم فلہ قیمۃ الخمر وعتق بقبضہا

[illegible]

تشریح الفقہ: قولہ کتاب المکاتب الخ [illegible]

قولہ الکتابۃ الخ [illegible]

[illegible]

قولہ وھو فی حق ... یعنی جب مکاتب تصرف کے لحاظ سے ملک مولیٰ سے نکل گیا تو اب اپنی ذات اور کمائی میں حقدار ہو گیا یہاں تک کہ اس کا مال پر حقیقت میں مالک ہونا بھی جائز کی صورت میں ظاہر ہوا اور جنایت کی صورت میں ... سعایت کی صورت میں شامل رہیگا۔

قولہ وان کاتبہ الخ کتابت صحیحہ کے بعد کتابت فاسدہ کا ذکر کر رہے ہیں کہ اگر کسی مسلمان نے اپنے مسلمان غلام کو شراب یا خنزیر کے عوض مکاتب کیا تو یہ کتابت فاسد ہے کیونکہ شراب اور خنزیر مسلمان کے حق میں مال متقوم نہیں ہے پس بدل ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے بہرحال عقد فاسد ہوا مطلب یہ کہ اگر غلام شراب یا خنزیر ادا کر دے تو آزاد ہو جائیگا لیکن اپنی قیمت میں سعایت کرے گا کیونکہ یہاں فاسد عقد کی بنا پر آزاد ہونے کی وجہ سے اس پر اپنی قیمت واجب ہوگی جیسے کہ بیع فاسد میں ہوتا ہے کہ اگر مشتری کے پاس مبیع ہلاک ہو جائے تو قیمت واجب ہوتی ہے بعد ازاں قیمت ہی ادا کرے ... لیکن ظاہر الروایہ یہی ہے جو ہم نے ذکر کیا۔

قولہ ولا ینقص الخ اگر آقا نے غلام کو اس کی قیمت کے عوض مکاتب کیا تو یہ بھی فاسد ہے کیونکہ غلام کی قیمت جنس، وصف اور مقدار ہر جہت سے مجہول ہے۔ اسی طرح اگر کسی دوسرے کی معین چیز مثلاً گھوڑے کے عوض غلام کو مکاتب کیا تو بھی فاسد ہے کیونکہ غلام دوسرے کی چیز دینے سے قاصر ہے۔ اگر ایک سو دینار کے عوض اس شرط پر مکاتب کیا کہ آقا کو ایک (غیر معین) غلام واپس کر دیگا تو طرفین کے نزدیک یہ بھی فاسد ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک صحیح ہے کیونکہ عبد مطلق بدل کتابت ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے تو یہاں درمیانی قسم کا غلام مراد ہوگا اور ایک سو دینار کو مکاتب اور درمیانی قسم کے غلام کی قیمت پر تقسیم کریں گے پس جو حصہ غلام کی قیمت کا ہے ساقط ہو جائیگا اور باقی کے عوض وہ مکاتب ہو جائیگا۔ طرفین یہ فرماتے ہیں کہ عبد مطلق بدل کتابت ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے یہ تو ٹھیک ہے لیکن یہ وہیں ہو سکتا ہے جہاں استثناء کرنا صحیح ہو اور یہاں ایسا نہیں ہے کیونکہ غیر معلوم کا استثناء صحیح نہیں۔ بلکہ اس کی قیمت ہی کا استثناء ہوگا جو بدل کتابت میں مل کر ... نکلی صلاحیت نہیں رکھتی پس مستثنیٰ میں بھی بدل ہونے کی صلاحیت نہ ہوگی۔

قولہ وصح علی الخ اگر غلام کو کسی جانور کے عوض مکاتب کیا اور جانور کی صرف جنس بیان کی مثلاً یہ کہ گھوڑا ہو اور وصف بیان نہ کیا تو بھی صحیح ہے کیونکہ کتابت درست ہے۔ اب متوسط قسم کا جانور یا اس کی قیمت واجب ہوگی۔ امام شافعی کے نزدیک کتابت درست نہیں۔ قیاس بھی یہی ہے کیونکہ کتابت عقد معاوضہ ہے جو بیع کے مشابہ ہے اور بدل مجہول ہونے کی صورت میں بیع صحیح نہیں ہوتی تو کتابت بھی صحیح نہیں ہونی چاہئے ہم کہتے ہیں کہ کتابت میں یہ جہت بھی ہے کہ یہ مال کے بدلہ مال یعنی مبادلۃ المال بالمال بھی ہے اور یہ بھی کہ غلام کا ذات کے حق میں بدل ہے مبادلۃ المال بغیر المال بھی ہے یعنی یہ کہ غلام کی ذات کے حق میں بدل نہیں ہے تو کتابت جواز کے لحاظ سے یہاں نکاح ہوگی تو جواز پر محمول کیا جائیگا اور جہالت معمولی ہے کوئی نقصان نہیں۔ کیونکہ جنس بیان ہو جانے کے بعد جہالت فاحش نہیں ہے۔

() لانہ عند فساد العقد یجب القیمۃ عند ھلاک المعقود بالعقد ... کما فی البیع الفاسد (ہدایہ)۔ وصح ابتداء الی الخمر ... منہ وفی حقہم کالعصیر فی حق المسلم (زیلعی) (۲) لان المسلم ممنوع من تملک الخمر وتملیکہ ... المنع۔

(۲) ... عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ... عن ابن عمر ... عن ابیہ عن عمرو والی عمرو وعلی ... (رواہ ...)

(۳) ... فی المعتبر ... (ہدایہ)

باب ما یجوز للمکاتب ان یفعله او لا یفعله

باب، مکاتب کے لئے جن افعال کا کرنا درست یا نادرست ہے ان کے بیان میں

للمكاتب البيع والشراء والسفر وإن شرط أن لا يخرج من المصر وتزويج أمته وكتابة عبده

مکاتب کے لئے بیع و شراء درست ہے [illegible] سفر کرنا اگرچہ شرط لگائی ہو کہ شہر سے باہر نہ جائے اور اپنی باندی کی شادی کرنا [illegible] اور مکاتب کرنا

والولاء له إن أدى بعد عتقه وإلا فلسيده لا التزوج إلا بإذن والهبة والتصدق إلا بيسير

[illegible]

والتكفل والإقراض وإعتاق عبده ولو بمال وبيع نفسه منه وتزويج عبده والأب والوصي في رقيق الصغير

[illegible]

كالمكاتب ولا يملك مضاربه وشريكه شيئا منه وإن اشترى أباه أو ابنه

[illegible]

تكاتب عليه ولو اشترى أخاه ونحوه لا ولو اشترى أم ولده مع ولده لم يجز بيعها

[illegible]

وإن ولد له من أمته ولد تكاتب عليه وكسبه له

[illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

قوله للمكاتب البيع [illegible]

[illegible]

قوله لا التزوج الخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ مکاتب الخ مکاتب نے یا کسی عبد ماذون نے اپنے آقا کی اجازت سے ایک عورت سے نکاح کر لیا جو اپنے آپ کو آزاد بتاتی تھی اور اس سے اولاد ہوئی بعد میں وہ عورت کسی کی مملوک نکلی تو وہ اولاد بھی اس عورت کے مالک کی ملک ہو جائیگی اور شیخین کے نزدیک مکاتب یا عبد ماذون پر اولاد کی قیمت بھی لازم نہ ہوگی۔ امام محمد کے نزدیک چونکہ مکاتب یا عبد ماذون فریب خوردہ ہے اس لئے اولاد کی قیمت لیکر آزاد ہو جائیگی۔ شیخین یہ فرماتے ہیں کہ وہ دو رقیقوں کے درمیان اولاد ہے۔ پس ماں باپ کی مملوک ہے اور ماں کی مملوک ہے تو اولاد بھی مملوک ہوگی۔

قولہ وطی الخ مکاتب یا عبد ماذون نے کسی باندی کو خریدا اور یہ خیال کرتے ہوئے کہ جب میں نے خرید لیا ہے تو میری ملک ہے اس سے صحبت کر لی پھر وہ کسی اور کی نکلی۔ یا باندی کو طریق شراء حاصل ہوا اس سے وطی کر لی۔ پھر وہ مستحق نکل آئی تو ان دونوں صورتوں میں عقر فی الحال واجب ہوگا۔ آزادی تک مؤخر نہ ہوگا۔ اور اگر باندی کیساتھ نکاح کر کے وطی کی ہو تو عقر آزادی کے بعد واجب ہوگا۔ وجہ فرق یہ ہے کہ شراء کی صورت میں دین ماذون کے حق میں ظاہر ہو چکا۔ اس لئے کہ تجارت اور تجارت کے توابع سب تحت الکتابۃ داخل ہیں۔ اور عقر بھی تابع تجارت میں سے ہے۔ پس عقر فی الحال واجب ہوگا بخلاف نکاح کے کہ نکاح کی صورت میں دین ماذون کے حق میں ظاہر نہیں ہوا کیونکہ نکاح از قبیل تجارت نہیں ہے تو تجارت نکاح کو شامل نہ ہوگی پھر عقر آزادی کے بعد واجب ہوگا۔

از حضرت علامہ گنگوہی

فصل ولدت مكاتبة من سيدها مضت على كتابتها او عجزت وهي ام ولده وان كاتب ام ولده

(فصل) مکاتبہ باندی نے بچہ جنا اپنے آقا سے تو چاہے اپنی کتابت پر رہے اور چاہے خود کو عاجز کرکے تو وہ اس کی ام ولد ہے اگر مکاتب کیا اپنی ام ولد کو

او مدبره صح وعتقت مجانا بموته وسعى المدبر في ثلثي قيمته او كل البدل بموته معسرا

یا اپنے مدبر کو تو صحیح ہے اور آزاد ہو جائیگی مفت آقا کے مرنے سے اور سعایت کرے گا مدبر اپنی قیمت کے دو ثلث میں یا کل بدل میں آقا کے مرنے

وان دبر مكاتبه صح فان عجز بقي مدبرا والا سعى في ثلثي قيمته او ثلثي البدل

سے تنگی کی حالت میں اگر مدبر کیا اپنے مکاتب کو تو صحیح ہے پس اگر وہ عاجز ہو گیا تو مدبر رہے گا ورنہ سعایت کرے گا اپنی قیمت یا بدل کتابت کے دو ثلث میں

بموته معسرا وان اعتق مكاتبه عتق وسقط البدل وان كاتبه على الف مؤجل فصالحه على نصفه حالا

آقا کے تنگدستی میں مرنے سے اور اگر آزاد کیا اپنے مکاتب کو تو آزاد ہو جائیگا اور بدل ساقط ہو جائیگا اگر مکاتب کیا ایک ہزار ادھار پر پھر اس سے صلح کر لی

صح ومريض كاتب عبده على الفين الى سنة وقيمته الف

آدھے پر نقد تو صحیح ہے اور بیمار نے مکاتب کیا اپنے غلام کو دو ہزار پر ایک سال کی مدت تک اور اس کی قیمت ایک ہزار ہے

ولم تجز الورثة ادى ثلثي الالفين حالا والباقي الى اجله او رد رقيقا وان كاتبه على الف

اور وارثوں نے اجازت نہیں دی تو ادا کرے گا دو ہزار کے دو ثلث فی الحال اور باقی اس کی مدت تک یا پھر غلام ہو جائیگا اگر مکاتب کیا ایک ہزار پر

الى سنة وقيمته الفان ولم يجيزوا ادى ثلثي قيمته حالا او رد رقيقا

ایک سال تک اور اس کی قیمت دو ہزار ہے اور وارثوں نے اجازت نہ دی تو ادا کرے اپنی قیمت کے دو ثلث فی الحال ورنہ لوٹا دیا جائیگا غلامی کی طرف

مدبر اور ام ولد وغیرہ کی کتابت کا بیان

تشریح الفقہ: قولہ وان کاتب [illegible]

[illegible]

قولہ وان کاتب [illegible]

[illegible]

قولہ وان کاتب [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الحمد [illegible]

حرٌّ كاتب عن عبدٍ بالألف وأدّى عتق فإن هذا القبول فهو مكاتب وإن كاتب الحاضر والغائب

اور اگر مکاتب کیا غلام کو ایک ہزار پر [illegible]

وقبل الحاضر صح وأيهما أدى عتقا ولا يرجع على صاحبه

اور حاضر نے قبول کیا تو صحیح ہے اب ان میں سے جو کوئی ادا کرے گا تو دونوں آزاد ہوں گے اور کوئی دوسرے پر رجوع نہیں کرے گا

ولا يؤخذ الغائب بشيء وقبوله لغو وإن كاتبت الأمة عن نفسها

اور غائب سے کسی چیز کا مواخذہ نہ ہوگا اور غائب کا قبول کرنا لغو ہے اور اگر باندی عقد کتابت کرے اپنی

وعن ابنين صغيرين لها صح وأي أدى لم يرجع

اور اپنے دو چھوٹے بیٹوں کی طرف سے تو صحیح ہے اب جو کوئی ادا کرے گا وہ دوسرے پر رجوع نہیں کر سکتا۔

تشریح الفقہ: قولہ حر کاتب الخ ایک آزاد شخص نے [illegible] ایک ہزار کے عوض میں کتابت کر دے [illegible]

[illegible]

قولہ وان کاتب الحاضر الخ ایک شخص کے دو غلام ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

باب كتابة العبد المشترك

باب مشترک غلام کی کتابت کے بیان میں

عبدٌ لهما أذن أحدهما لصاحبه أن يكاتب حظه بألف ويقبض بدل الكتابة

ایک غلام ہے دونوں کا، ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی کو اجازت دی کہ وہ اپنا حصہ ہزار پر مکاتب کر دے اور بدل کتابت پر قبضہ کرے [illegible]

فكاتب وقبض بعضه فعجز فالمقبوض للقابض أمة بينهما كاتباها فوطئها أحدهما

[illegible]

فولدت فادعاه ثم وطئها الآخر فولدت فادعاه فعجزت

[illegible]

فهي أم ولد للأول وضمن لشريكه نصف قيمتها ونصف عقرها وضمن شريكه عقرها

[illegible]

وقيمة الولد وهو ابنه ودفع العقر إلى المكاتبة صح

[illegible]

قولہ عبد لہما الخ [illegible]

قولہ امۃ بینہما الخ [illegible]

وَلَوْ دَبَّرَ الثَّانِي وَلَمْ يَطَأْهَا فَعَجَزَتْ بَطَلَ التَّدْبِيرُ وَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ لِلْأَوَّلِ وَضَمِنَ لِشَرِيكِهِ

اور اگر دوسرے نے مدبر کیا اور اس سے وطی نہیں کی پھر وہ عاجز ہو گئی تو تدبیر باطل ہوگی اور باندی اول کی ام ولد ہوگی اور ضامن ہوگا شریک

نِصْفَ قِيمَتِهَا وَنِصْفَ عُقْرِهَا وَالْوَلَدُ لِلْأَوَّلِ وَلَوْ كَاتَبَاهَا فَحَرَّرَهَا أَحَدُهُمَا مُوسِرًا

کیلئے باندی کی نصف قیمت اور اس کے نصف عقر کا اور بچہ اول کا ہوگا اور اگر دونوں نے مکاتب کیا پھر ایک نے آزاد کر دیا مالدار ہونے کی حالت میں

فَعَجَزَتْ ضَمِنَ لِشَرِيكِهِ نِصْفَ قِيمَتِهَا وَرَجَعَ بِهِ عَلَيْهَا عَبْدٌ لَهُمَا دَبَّرَهُ أَحَدُهُمَا

پھر وہ عاجز ہو گئی تو ضامن ہوگا شریک کیلئے باندی کی نصف قیمت کا اور رجوع کرے باندی سے اسے لے کر غلام جو مشترک ہے ایک نے مدبر کیا

ثُمَّ حَرَّرَهُ الْآخَرُ مُوسِرًا لِلْمُدَبِّرِ أَنْ يُضَمِّنَ الْمُعْتِقَ نِصْفَ قِيمَتِهِ

پھر دوسرے نے آزاد کر دیا مالدار ہونے کی حالت میں تو مدبر ضمان لے سکتا ہے معتق سے غلام کی نصف قیمت کا

وَلَوْ حَرَّرَهُ أَحَدُهُمَا ثُمَّ دَبَّرَهُ الْآخَرُ لَا يُضَمِّنُ الْمُعْتِقَ

اور اگر ایک نے آزاد کیا پھر دوسرے نے مدبر کیا تو معتق سے ضمان نہیں لے سکتا۔

تشریح الفقہ۔ قولہ ولو دبر الخ اور اگر ایک شریک نے وطی نہیں کی اور اپنا حصہ مدبر کر دیا پھر باندی بدل کتابت سے عاجز ہو گئی تو تدبیر باطل ہو جائے گی۔ کیونکہ باندی کے عجز سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ باندی اول شریک وطی کے حصہ کا اسی وقت سے مالک ہو گیا تھا جب اس سے وطی کی تھی تو شریک ثانی کا مدبر کرنا غیر کی ملک میں ہوا اور تدبیر اپنی ملک میں ہوتی ہے۔ پس باندی اول کی ام ولد ہوگی اور وہ شریک ثانی کیلئے باندی کی نصف قیمت اور نصف مہر کا ضامن ہوگا نصف قیمت کا ضمان تو اس لئے ہے کہ وہ بذریعہ استیلاد نصف باندی کا مالک ہو چکا اور نصف عقر اس لئے ہے کہ اس نے مشترک باندی سے وطی کی ہے۔

قولہ ولو کاتباہا الخ اور اگر دونوں شریکوں نے باندی کو مکاتب کیا پھر کسی ایک نے اس کو آزاد کر دیا جبکہ آزاد کنندہ مالدار ہے پھر باندی کتابت سے عاجز ہو گئی تو امام صاحب کے نزدیک عتق قابل تجزی ہے۔ تو معتق کا آزاد کرنا صحیح ہوا۔ اور اس کی وجہ سے باندی کے عاجز ہونے سے دوسرے کے حصہ میں کوئی فساد نہیں آیا۔ لیکن جب وہ عاجز ہو گئی تو اب اس کے حصہ میں فساد ظاہر ہو گیا اور ایسی صورت میں شریک ثانی کے لئے تین اختیار ہیں جبکہ وہ مالدار ہو۔ ایک یہ کہ اپنے حصہ کو آزاد کر دے۔ دوم یہ کہ مملوک سے سعایت کرائے۔ سوم یہ کہ معتق سے تاوان لے۔ جب اس نے تاوان لینا اختیار کیا ہے تو معتق تاوان دے کر باندی سے وصول کرے گا۔

قولہ عبد لہما الخ ایک غلام دو آدمیوں میں مشترک تھا ان میں سے ایک نے اپنا حصہ مدبر کر دیا اس کے بعد دوسرے نے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور آزاد کنندہ مالدار ہے تو مدبر کرنے والے کو تین اختیار ہیں چاہے تو آزاد کنندہ سے مدبر کی نصف قیمت کا تاوان لے کیونکہ معتق کے آزاد کرنے سے اس کا حصہ فاسد ہو گیا۔ دوم یہ چاہے تو اپنا حصہ آزاد کر دے اور چاہے غلام سے سعایت کرا لے اور اگر شریکین میں سے ایک نے پہلے آزاد کیا پھر دوسرے نے مدبر کیا تو مدبر کرنے والے کو صرف دو چیزوں کا اختیار ہوگا چاہے اپنا حصہ آزاد کر دے چاہے غلام سے سعایت کرا لے۔ معتق سے تاوان نہیں لے سکتا۔

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی۔

باب موت المكاتب وعجزه وموت المولى

باب مکاتب کی موت اور اس کے عجز اور آقا کی موت کے بیان میں

مكاتب عجز عن نجم وله مال سيصل لم يعجزه الحاكم الى ثلاثة ايام والا عجزه وفسخها

کاتب [illegible] حاکم [illegible] عاجز قرار دے [illegible] فسخ کر دے

او سيده برضاه وعاد احكام الرق وما في يده لسيده وان مات وله مال

[illegible] آقا [illegible] فسخ کر دے [illegible] آقا کا ہوگا [illegible]

لم تنفسخ وتؤدى كتابته من ماله ويحكم بعتقه في آخر حياته وان ترك ولدا ولد في كتابته

[illegible]

لا وفاء سعى كابيه على نجومه فاذا ادى حكم بعتقه وعتق ابيه قبل موته.

[illegible]

تشریح الفقہ: قولہ مکاتب عجز الخ ایک شخص [illegible] مکاتب [illegible] حاکم [illegible] عجز کا فیصلہ [illegible] تین دن [illegible] امام ابو یوسف [illegible] امام احمد [illegible] مکاتب [illegible] تین [illegible]

قولہ وان مات الخ اگر مکاتب [illegible] آقا [illegible] کتابت فسخ نہ ہوگی [illegible] حضرت [illegible] حسن بصری [illegible] حضرت ابن مسعود [illegible] المكاتب عبد ما بقي عليه درهم لا يرث ولا يورث [illegible] حضرت عائشہ [illegible] حضرت [illegible] حضرت ابن مسعود [illegible]

[illegible]

ولو ترك ولدا مشترى عجل البدل حالا أو رد رقيقا فإن اشترى ابنه فمات وترك وفاء ورثه ابنه

اور اگر چھوڑ گیا ایسا لڑکا جس کو خریدا تھا تو بدل کتابت فی الحال ادا کرے ورنہ غلام بنا دیا جائے گا پس اگر خرید لیا اپنے بیٹے کو پھر مر گیا اور وفاء چھوڑ گیا تو وارث ہوگا اس کا بیٹا

وكذا إن كان هو وابنه مكاتبين كتابة واحدة ولو ترك ولدا من حرة وترك دينا فيه وفاء بمكاتبته فجنى الولد

اور ایسے ہی اگر ہو وہ اور اس کا بیٹا دونوں مکاتب ایک ہی عقد کتابت سے اور اگر چھوڑ گیا آزاد عورت سے ایک لڑکا اور چھوڑ گیا دین جس میں وفا ہے اس کی کتابت کی پس لڑکے نے جنایت کی

فقضى به على عاقلة الأم لم يكن ذلك قضاء بعجز المكاتب وإن اختصم موالي الأم وموالي الأب في ولائه

پس قاضی نے اس کا فیصلہ کر دیا ماں کے عاقلہ پر تو یہ نہ ہوگا فیصلہ مکاتب کے عاجز ہونے کا اور اگر جھگڑا کیا ماں اور باپ کے آزاد کنندوں نے اس کی ولاء میں

فقضى به لموالي الأم فهو قضاء بالعجز وما أدى المكاتب من الصدقات ثم عجز طاب للمولى

پس فیصلہ کر دیا ماں کے آزاد کنندوں کے لئے تو یہ فیصلہ ہوگا عجز کا اور جو ادا کیا مکاتب نے صدقات سے پھر عاجز ہو گیا تو وہ حلال ہے مولیٰ کے لئے

وإن جنى عبد المكاتب جناية فلم يقض بها حتى عجز فدفع

اور اگر جنایت کی مکاتب کے غلام نے پس اس کا فیصلہ نہیں کیا گیا یہاں تک کہ عاجز ہو گیا تو اس کا مالک دفع کر دے

أو فداه وإن جنى مكاتب ولم يقض به حتى عجز فإن قضى به عليه في كتابته

یا فدیہ دے اور اگر جنایت کی مکاتب نے اور اس کا فیصلہ نہیں کیا گیا یہاں تک کہ عاجز ہو گیا اور اگر فیصلہ کر دیا گیا ہو اس پر اس کی کتابت میں

ثم عجز فهو دين يباع فيه وإن مات المولى لم تنفسخ الكتابة وقيل له أدّ المال إلى ورثته على نجومه

پھر عاجز ہو گیا تو وہ دین ہے جس میں فروخت کیا جائے گا اور اگر مر گیا مولیٰ تو کتابت فسخ نہ ہوگی اور کہا جائے گا مکاتب سے کہ ادا کر مال اس کے وارثوں کو اس کی قسطوں کے مطابق

وإن حرروه عتق مجانا وإن حرره البعض لم ينفذ عتقه

اور اگر وارثوں نے اس کو آزاد کر دیا تو آزاد ہو جائے گا مفت اور اگر بعض نے آزاد کیا تو نافذ نہ ہوگا اس کا آزاد کرنا۔

تشریح الفقہ قولہ ولو ترک ولدا مشتری الخ اگر مکاتب ایسا لڑکا چھوڑ کر مرا جس کو حالت کتابت میں خریدا تھا تو امام صاحب کے نزدیک اس سے کہا جائے گا کہ یا تو فوراً بدل کتابت ادا کرو ورنہ غلام ہو جاؤ، صاحبین کے یہاں ان کا حکم بھی اس اولاد کا سا ہے جو حالت کتابت میں پیدا ہوئی ہو یعنی باپ کی قسطوں کے مطابق بدل کتابت ادا کرے گی۔ صاحبین کے نزدیک فرق کی وجہ یہ ہے کہ تاجیل اس وقت ثابت ہوتی ہے جب عقد میں داخل ہو اور مولود کے حق میں ثابت ہوتی ہے کیونکہ وہ عقد کے وقت ماں کا جزو ہے برخلاف خریدے ہوئے کے کہ وہ عقد میں داخل نہیں کیونکہ عقد کا اس کی طرف مضاف ہونا ثابت نہیں ہے اور سرایت بھی نہیں ہے برخلاف اس اولاد کے جو کتابت کی حالت میں پیدا ہوئی ہو کہ وہ بوقت کتابت مکاتب کے ساتھ متصل تھی جس سے حکم مولود تک سرایت کر گیا اس لئے وہ باپ کی قسطوں کے مطابق ادا کرے گی۔

قولہ ولو ترک ولدا من حرة الخ ایک مکاتب نے آزاد عورت سے ایک بیٹا اور لوگوں پر اتنا قرض چھوڑ کر مرا جو بدل کتابت کے لئے کافی ہو سکتا ہے اور اس کے بیٹے نے کوئی جنایت کی جس کے تاوان کا فیصلہ قاضی نے اس کی ماں کے عاقلہ پر کر دیا تو قاضی کا یہ فیصلہ مکاتب کے عاجز ہونے کا فیصلہ نہ ہوگا کیونکہ یہ فیصلہ تو اس لئے ہے کہ اس کی ولاء ماں کے موالی کی طرف ہے یہاں تک کہ باپ کے ساتھ لاحق ہو جائے اور قاضی کا یہ فیصلہ کیا جاتا ہے اس حال کے ساتھ

[illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible] …الاعتاق الحق من رقبة الى [illegible]

كتاب الولاء

قوله كتاب [illegible]

الولاء لمن اعتق ولو بتدبير وكتابة واستيلاد وبملك قريب وشرط السائبة لغو ولو عتق

[illegible]

حاملاً من زوجها قنٌّ لا يعتق ولده … عن موالي الأم ابداً فإن ولدت بعد عتقها

[illegible]

لاكثر من ستة اشهر فولاؤه لموالي الأم فان عتق العبد جر ولاء ابنه الى مواليه

[illegible]

[illegible]

عجمي تزوج معتقة فولدت فولاء ولدها لمواليها وإن كان له ولاء العربية

کی طرف کی ہے نکاح کیا آزاد کی ہوئی عورت سے اس نے بچہ جنا تو اس کے بچے کی ولاء اس کے آزاد کنندگان کے لئے ہوگی اگرچہ اس کے لئے ہو

والمعتق مقدم على ذوي الأرحام مؤخر عن العصبة النسبية فإن مات المولى ثم مات المعتق فميراثه

معتق مولیٰ آزاد کنندہ مقدم ہے ذوی الارحام پر اور مؤخر ہے نسبی عصبہ سے پس اگر مر گیا آزاد کنندہ پھر مر گیا آزاد کیا ہوا تو اس کی میراث

لأقرب عصبة المولى وليس للنساء من الولاء إلا ما أعتقن

آزاد کنندہ کے قریبی عصبہ کے لئے ہوگی اور نہیں ہے عورتوں کے لئے ولاء مگر اس کی جن کو انہوں نے آزاد کیا ہو

أو أعتق من أعتقن أو كاتبن أو كاتب من كاتبن

یا ان کے آزاد کردہ نے آزاد کیا ہو یا ان کی جن کو انہوں نے مکاتب بنایا ہے یا ان کے مکاتب کردہ نے مکاتب کیا ہو۔

احکام ولاء کی تفصیل

تشریح الفقہ: قولہ ولو شرط الخ اگر آزاد کنندہ نے یہ شرط کر لی کہ آزاد کردہ کی ولاء [illegible] تو بھی ولاء آزاد کنندہ ہی کو ملے گی خواہ آزادی مدبر یا مکاتب یا استیلاد کے سبب سے ہو یا قرابت کے مالک ہونے سے، کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "الولاء لمن اعتق" پس اگر کوئی شخص آزاد کرتے وقت یہ شرط کرے کہ وہ آزاد شدہ کا وارث نہ بنے گا تو یہ شرط باطل ہوگی کیونکہ نص مذکور کے خلاف ہے۔ سوال مدبر اور ام ولد اپنے آقا کی موت کے بعد آزاد ہوتے ہیں تو آقا کو ان کی ولاء ملنے کی کیا صورت ہے؟ جواب اس کی صورت یہ ہے کہ آقا مرتد ہو کر دار الحرب چلا گیا اور قاضی نے اس کی موت کا حکم کر کے اس کے مدبر اور ام ولد کی آزادی کا فیصلہ کر دیا، اس کے بعد آقا مسلمان ہو کر دار الحرب سے چلا آیا اور مدبر یا ام ولد مر گئے تو آقا کو ولاء ملے گی۔

قولہ ولو اعتق الخ ایک شخص نے اپنی باندی کو آزاد کیا جس کا شوہر کسی کا غلام تھا اور باندی اس سے حاملہ تھی سو آزادی کے بعد چھ ماہ سے کم میں اس کے بچہ ہوا تو اس بچے کی ولاء اس کی ماں کے آقا کے لئے ہوگی نہ کہ باپ کے آقا کے لئے، کیونکہ جس وقت ماں آزاد کی گئی اس وقت بچہ اس کا جز تھا پس وہ بھی ماں کے ساتھ مقصوداً آزاد ہو گیا اور یہی حکم اس وقت ہے جب دو بچے ہوں اور ایک چھ ماہ سے کم میں پیدا ہو، اس کی ولاء باپ کے آقا کی طرف منتقل نہ ہوگی اور اگر آزادی کے بعد چھ ماہ سے زیادہ میں بچہ جنا تب بھی بچے کی ولاء اس کی ماں کے آقا کو ملے گی بشرطیکہ اس کا باپ آزاد نہ ہو اور اگر آزاد ہو گیا تو اب وہ بچے کی ولاء اپنے موالی کی طرف کھینچ لے گا حتیٰ کہ اگر بچہ مر جائے تو اس کی میراث باپ کے موالی کو ملے گی، جیسا کہ ولاء بمنزلہ نسب کے ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "ولاء قرابت ہے قرابت نسب کی طرح" اور نسب باپ کی طرف منسوب ہوتا ہے، ماں کی طرف نسبت کی پہلی صورت میں بضرورت ماں کی طرف ہوگئی تھی وہ بھی باپ کی عدم ولایت کی وجہ سے تھی اور جب باپ بھی آزاد ہو گیا تو ضرورت ختم ہو گئی تو ولاء باپ کی طرف لوٹ آئے گی۔

قولہ عجمی الخ ایک عجمی نے ایک آزاد عورت سے شادی کی جو کسی عربی کی آزاد کردہ ہو (عجمی وہ ہے جو عربی نہ ہو اور اس کا آزاد کرنے والا کوئی عربی ہو یا عجمی ہو) اس سے کوئی اولاد ہوئی تو اولاد کی ولاء اس معتقہ عورت کے موالی کو ملے گی، اور اس کے کسی شوہر سے کسی سے عقد موالات کر لیا ہو کیونکہ ترکہ پانے میں موالی عتاقہ موالی موالات پر مقدم ہوتے ہیں۔ یہ حکم طرفین کے نزدیک ہے۔ امام ابو یوسف کے یہاں اس کی اولاد کا حکم اس کے باپ کا حکم ہے تو اس کی ولاء موالی [illegible] کے لئے ہوگی اور ان کے نزدیک ولاء بمنزلہ نسب کے ہے اور نسب باپ کی طرف ہوتا ہے۔ طرفین یہ فرماتے ہیں کہ ولاء عتاقہ قوی اور معتبر ہے اور عجمیوں کے حق میں نسب ضعیف

ہے۔ کیونکہ آپ نے ایسا سب ہر ایک ... وارث ہے ولیس لی لا یعارف الضعیف۔

قولہ والمعتق الخ ... [illegible] ... عصبات نسبیہ سے مؤخر ہے ... [illegible] ... کے اس اسلام قبول کرنے والے ... [illegible] ... تو اس کی میراث ... [illegible] ... مقدم ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ایک شخص نے ... [illegible] ... کیا تو حضرت ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر وہ مر جائے ... تو وہ اس کا مال تجھے ملے گا ... حضرت ... [illegible] ... ہوئی ہے کہ آپ نے میراث ... آزاد کردہ ... [illegible] ...

فصل: أسلم رجل على يد رجل ووالاه على أن يرثه ويعقل عنه أو على يد غيره

(فصل) مسلمان ہوا کوئی کسی کے ہاتھ پر اور اس سے موالاۃ کی اس بات پر کہ وہ اس کا وارث ہوگا اور اس کی طرف سے تاوان دیگا، یا کسی اور کے ہاتھ پر اسلام لایا

ووالاه صح وعقله على مولاه وإرثه له إن لم يكن له وارث وهو أخر ذوي الأرحام

اور اس سے موالات کی تو صحیح ہے اور اس کا تاوان اس کے مولیٰ پر ہوگا اور میراث بھی اسی کو ملے گی اگر اس کا کوئی وارث نہ ہو اور وہ ذوی الارحام کے بعد ہے

وله أن ينتقل عنه إلى غيره بمحضر من الآخر ما لم يعقل عنه

اور اس کو اختیار ہے دوسرے کی طرف منتقل ہونے کا اس کی موجودگی میں جب تک کہ اس نے تاوان نہ دیا ہو اس کی طرف سے

وليس لمعتق أن يوالي أحداً ولو والت امرأة فولدت تبعها فيه

اور آزاد کئے ہوئے کو نہیں پہنچتا کہ موالات کرے کسی سے اور اگر موالات کی عورت نے پھر بچہ جنا تو یہ بچہ بھی اس کے تابع ہوگا۔

ولاء موالاۃ کا بیان

تشریح الفقہ: قولہ فصل الخ ... ولاء موالاۃ ... [illegible] ... سے قوی تر ہے ... [illegible] ... ثبوت بالاتفاق ہے بخلاف ولاء موالاۃ کے کہ اس میں ... کا اختلاف ہے ... [illegible] ... کے بعد ... مختلف ... موالات کے ... منسوخ ہے۔

قولہ اسلم الخ: ایک شخص ... کے ہاتھ پر اسلام لایا اور اس سے ... کہ میرے مرنے کے بعد میرے کل مال کا وارث ہوگا اور اگر مجھ سے کوئی جرم ہو تو اس کی طرف سے تو دیت ادا کریگا، یا کسی اور کے ہاتھ پر اسلام لایا اور مسلم سے ... موالاۃ ... یہ عقد صحیح ہے۔ اس صورت میں اس مسلم کے مرنے کے بعد وہ شخص اس کا وارث ہوگا اگر اس کا ...

۱؎ ... [illegible] ...
۲؎ ... [illegible] ...
... [illegible] ...
۳؎ ... مسلم عن ابی ہریرہ ...
۴؎ ... [illegible] ...
۵؎ ... [illegible] ...
۶؎ ... [illegible] ...
۷؎ ... [illegible] ...

کوئی وارث نہ ہو اور وہ صحت جنایت اس کی طرف سے تاوان دیگا۔ امام مالک اور امام شافعی کے یہاں موالاۃ کوئی چیز نہیں ہے وہ یہ فرماتے ہیں کہ اسکا تعلق ارث سے ہے یعنی قرابت یا زوجیت کے ساتھ ہے اور اولاد سے وراثت حق کے ساتھ اور یہاں ان میں سے کوئی چیز نہیں پائی جاتی لہٰذا موالاۃ کوئی چیز نہیں۔ ہماری دلیل حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "والذین عقدت ایمانکم فآتوھم نصیبھم" یہ آیت عقد موالاۃ کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے۔ نیز حدیث میں ہے کہ "آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ جو شخص دوسرے کے ہاتھ پر مسلمان ہو اس کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا جس کے ہاتھ پر وہ مسلمان ہوا ہے وہ اس کا بہ اعتبار حیات و ممات سب سے زیادہ حقدار ہے۔"

فائدہ: ولاء موالاۃ کے لئے تین شرطیں ہیں (۱) وہ شخص مجہول النسب ہو (۲) اس کے لئے ولاء عتاقہ نہ ہو (۳) وہ عربی نہ ہو کیونکہ عربوں کے قبائل موجود ہیں تو ان کے ہوتے ہوئے دوسرا کیسے وارث ہو سکتا ہے۔

قولہ الا بعد ما عقل عنہ جب تک مولی الموالاۃ نے اس شخص کی (یا اس کے بیٹے کی) طرف سے جنایت کا تاوان ادا نہ کیا ہو اس وقت تک وہ اس کو چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ موالاۃ کر سکتا ہے کیونکہ عقد موالاۃ غیر لازم ہے جیسے وصیت غیر لازم ہے تو اس سے رجوع کر سکتا ہے۔ لیکن اب دوسرے کا حق وابستہ ہو چکا ہے۔

کتاب الاکراہ

هُوَ فِعْلٌ يَفْعَلُهُ الْإِنْسَانُ بِغَيْرِهِ فَيَزُولُ بِهِ الرِّضَا وَشَرْطُهُ قُدْرَةُ الْمُكْرِهِ عَلَى تَحْقِيقِ

وہ ایک فعل ہے جو آدمی دوسرے کے سبب سے کرتا ہے اور اس کی وجہ سے رضا جاتی رہتی ہے اور اس کی شرط مکرِہ کا قادر ہونا ہے اس چیز کے کرنے پر

مَا هَدَّدَ بِهِ سُلْطَانًا كَانَ أَوْ لِصًّا وَخَوْفُ الْمُكْرَهِ وُقُوعَ مَا هُدِّدَ بِهِ

جس سے اس نے ڈرایا ہے وہ بادشاہ ہو یا چور ہو اور مکرَہ کا ڈرنا ہے اس چیز کے واقع ہونے سے جس سے اس نے ڈرایا ہے

تشریح الفقہ قولہ کتاب الاکراہ عقد موالاۃ کے ذریعہ مولی اسفل کا مال حرمت سے حلت کی طرف متغیر ہوتا ہے اسی طرح اگر موالاۃ نہ ہوتی تو مولی اسفل کا مال لینا حرام تھا جب عقد موالاۃ ہو گیا تو اب اس کیلئے اسکا مال لینا حلال ہو گیا۔ یا اکراہ کی یہ مناسبت کہی جا سکتی ہے کہ اس میں مخاطب کا حال حرمت سے حلت کی طرف متغیر ہوتا ہے یعنی اس کیلئے جس چیز کی مباشرت قبل از اکراہ حرام تھی وہ اکراہ کے بعد حلال ہو جاتی ہے اسلئے مصنف نے موالاۃ کے بعد کتاب الاکراہ کو لایا ہے۔

قولہ ھو فعل الخ اکراہ لغت میں کسی کو مجبور کرنے کو کہتے ہیں۔ اصطلاح شرع میں اکراہ وہ فعل ہے جو آدمی دوسرے کے سبب سے اس طرح کرے کہ اس کی رضامندی جاتی رہے یا اس کا اختیار فاسد ہو جائے۔ پھر اکراہ کی دو قسمیں ہیں ایک (۱) اکراہ کامل یا ملجی (۲) اکراہ ناقص یا غیر ملجی۔ ملجی وہ ہے جس میں مکرہ کو اپنی جان یا کسی عضو کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو جیسے قتل کی یا قطع عضو کی دھمکی وغیرہ اس صورت میں مکرہ کی رضامندی فوت اور اختیار فاسد ہو جاتا ہے۔ اکراہ غیر ملجی وہ ہے جس میں جان یا عضو کے تلف ہونے کا اندیشہ نہ ہو مگر صرف رضامندی فوت ہو جائے جیسے قید یا مار کی دھمکی وغیرہ کی صورت میں کہ یہاں رضا فوت اور اختیار باقی رہتا ہے کیونکہ مقابل رضا کراہت ہے اور مقابل اختیار جبر ہے اور جبر کے اکراہ میں ہر چند کراہت موجود ہے مگر وصف اختیار بوجہ کامل موجود ہے۔ کیونکہ اختیار اس وقت فاسد ہوتا ہے جب جان یا کسی عضو کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو پس اکراہ غیر ملجی ان تصرفات میں موثر ہوگا جن میں رضا کی احتیاج ہوتی ہے جیسے بیع اقرار اجارہ وغیرہ اور ملجی جملہ تصرفات میں موثر ہوگا۔

[illegible]

[illegible] ثواب [illegible] رخصت [illegible]

[illegible] رخصت ہے۔

قولہ وشرطه الخ [illegible]

[illegible]

فلو أكره على بيع أو شراء أو إقرار أو إجارة بقتل أو ضرب شديد أو حبس مديد تخير بين أن يمضي البيع

[illegible]

أو يفسخه ويثبت به الملك عند القبض للفساد ويقبض الثمن طوعا إجازة كالتسليم طائعا وإن هلك

[illegible]

المبيع في يد المشتري وهو غير مكره والبائع مكره ضمن قيمته للبائع وللمكره أن يضمن المكره

[illegible]

وعلى أكل لحم خنزير وميتة ودم وشرب خمر بحبس أو ضرب أو قيد لم يحل وبقتل وقطع

[illegible]

حل فإن صبر فقتل أثم وعلى الكفر وإتلاف مال المسلم بقتل وقطع لا بغيرهما

[illegible]

يرخص ويثاب بالصبر ولا يرخص القتل ... وعلى قتل غيره بقتل

[illegible]

لا يرخص فإن قتله أثم ويقتص المكره فقط وعلى إعتاق وطلاق ففعل وقع

[illegible]

ويرجع بقيمته وبنصف مهره إن لم يطأها وعلى الزنا لم تكن زوجته

[illegible]

تفصیل احکام اکراہ

تشریح الکلمات: قولہ علیٰ ان یکرہ الخ ایک شخص کو جبراً قتل یا تکلیف ضرب شدید وغیرہ کی دھمکی دے کر کسی چیز کے فروخت کرنے یا خریدنے یا اقرار کرنے پر مجبور کیا گیا اور اس نے وہ چیز فروخت کر دی یا خرید لی یا اقرار کر لیا تو زبردستی زائل ہونے کے بعد اس کو اختیار ہے چاہے اس بیع کو نافذ کرے اور چاہے فسخ کر دے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جن تصرفات قولیہ کا اکراہ سے انعقاد ہوتا ہے ان میں جو تصرفات فسخ کا احتمال رکھتے ہیں جیسے بیع اور اجارہ وغیرہ تو وہ فسخ کر سکتا ہے اور جو تصرفات فسخ کا احتمال نہیں رکھتے جیسے طلاق، نکاح، عتاق، تدبیر، قسم، نذر وغیرہ تو فسخ نہیں کر سکتا بلکہ وہ لازم ہو جاتے ہیں۔ امام شافعیؒ کے یہاں ان میں کوئی لازم نہیں ہوتا۔

قولہ وان قبض الخ اگر کسی نے مجبوری کی حالت میں کوئی چیز فروخت کر دی اور مشتری نے اس پر قبضہ کر لیا تو مشتری اس کا مالک ہو جائے گا۔ امام زفرؒ فرماتے ہیں کہ مالک نہیں ہوگا کیونکہ یہ بیع موقوف ہے اور بیع موقوف بلا اجازت مفید ملک نہیں ہوتی۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اکراہ کی وجہ سے اس بیع میں ایک شرط یعنی رضا مفقود ہو گئی ہے اس لیے بیع فاسد ہوئی ہے اور بیع فاسد میں مشتری قبضہ کر لینے سے مبیع کا مالک ہو جاتا ہے۔

قولہ وان هلک الخ اگر مبیع مشتری کے پاس ہلاک ہو گئی اور مشتری نے اس کو خوشی سے خریدا تھا اور بائع مجبور تھا تو مشتری پر اس کی قیمت کا تاوان دینا ہوگا کیونکہ یہ بیع فاسد ہے اور بیع فاسد میں مبیع مشتری پر مضمون ہوتی ہے پس مکرہ کو اختیار ہے جس سے چاہے قیمت کا تاوان لے، اس صورت میں مکرہ مشتری سے وصول کرے گا۔

قولہ وعلیٰ ان یأکل الخ ایک شخص کو خنزیر یا مردار کا گوشت کھانے یا شراب یا خون پینے پر مجبور کیا گیا اور اس کو قید یا مار کا خوف ہو تو کھانا پینا اس کے لیے ان چیزوں کا تناول درست نہیں۔ کیونکہ یہ سب محرمات ہیں اور ان کی حرمت اس وقت ساقط ہوتی ہے جب جان یا کسی عضو کے ہلاک ہونے کا خوف ہو۔ اگر کسی کو قتل یا قطع عضو کی دھمکی دے کر مجبور کیا تو اس صورت میں ان چیزوں کا تناول حلال ہے۔ بلکہ اگر وہ باز رہا اور قتل کر دیا گیا تو گنہگار ہوگا۔ امام ابو یوسفؒ اور امام احمدؒ سے ایک روایت اور امام شافعیؒ کا قول یہ ہے کہ گنہگار نہ ہوگا کیونکہ اس کا کھانا پینا رخصت ہے۔ اور رخصت پر عمل کرنے کے بجائے عزیمت پر عمل کرنا افضل ہے۔ جواب یہ ہے کہ حرمت سے حالت اضطرار مستثنیٰ ہے، حق تعالیٰ کا ارشاد ہے وقد فصل لکم ما حرم علیکم الا ما اضطررتم الیہ "اور اس نے تمہارے لیے ان چیزوں کو بیان کر دیا جن کو تم پر حرام کیا ہے مگر جن کی طرف تم مجبور ہو جاؤ"۔ پس حالت اضطرار میں مستثنیٰ ہونے کی وجہ سے ان چیزوں کی حرمت ساقط ہو گئی تو اپنی جان ہلاک کر کے گنہگار ہوگا۔

قولہ وعلی الکفر الخ اور اگر کسی کو قتل یا قطع عضو کی دھمکی سے کسی کو کفر پر مجبور کیا گیا تو اس کے لیے اپنی زبان سے کفر کہہ دینے کی رخصت ہے بشرطیکہ اس کا قلب ایمان پر مطمئن ہو، حق تعالیٰ کا ارشاد ہے الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔ "مگر وہ جو مجبور کیا گیا" حضرت عمار بن یاسرؓ کو مشرکین نے پکڑا اور جب تک آپ نے ان کے معبودوں کی بھلائی اور حضور ﷺ کی برائی نہ کی اس وقت تک انہوں نے آپ کو نہیں چھوڑا۔ تو آپ نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر قصہ بیان کیا۔ آپ نے دریافت فرمایا "تمہارے دل کی کیفیت کیسی تھی؟" عرض کیا ایمان پر مطمئن تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اگر مشرکین پھر ایسا کریں تو تم بھی ایسا ہی کرنا۔ لیکن اگر وہ اس حالت میں صبر کرے اور اپنی زبان پر کلمہ کفر جاری نہ کرے اور قتل کر دیا جائے تو اجر پائے گا۔ کیونکہ حضرت خبیبؓ نے اسی طرح صبر کیا تھا اور قتل کر دیے گئے اور حضور ﷺ نے ان کو سید الشہداء فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کلمہ کفر کہنے کی رخصت ہے اور اگر ثابت قدم رہے تو یہ عزیمت ہے کیونکہ اس میں اعلاء کلمۃ اللہ ہے۔

قولہ وبقی فعلہ حرام الخ۔ اگر قتل نفس یا قطع عضو کی دھمکی دے کر کسی مسلمان کو قتل کرنے پر مجبور کیا گیا تو اس کو قتل کرنے کی رخصت نہیں اگر قتل کریگا تو گنہگار ہوگا۔ کیونکہ مسلمان کو کسی حالت میں بھی قتل کرنا جائز نہیں۔ پھر جب اکراہ سے قتل کردیا تو طرفین کے نزدیک قصاص اکراہ کرنے والے پر ہوگا۔ امام زفر کے نزدیک مکرہ پر ہوگا۔ کیونکہ فعل قتل کا مباشر یہی ہے [illegible] بھی ہے شریعت نے اس قتل کے حکم کو اسی پر [illegible] ہے۔ چنانچہ وہ گنہگار ہوتا ہے۔ امام ابو یوسف کے نزدیک قصاص دونوں پر [illegible] ہے۔ کیونکہ [illegible] جانب [illegible] ہے [illegible] قتل ہے [illegible] جانب [illegible] قتل ہے [illegible] مشکل ہوگیا [illegible] کسی پر قصاص نہ ہوگا بلکہ اس کے مال سے دیت دی جائیگی۔ [illegible] قصاص لیا جائیگا [illegible] قاتل [illegible] ہے [illegible] ولایحل [illegible] ولا یحتمل الفناء لاجلہ [illegible] کافی ہے۔

قولہ وعلی [illegible] الخ۔ اگر بیوی کو طلاق دینے یا غلام آزاد کرنے پر مجبور کیا گیا اس نے طلاق دیدی یا غلام آزاد کردیا تو ہمارے مذہب میں واقع ہو جائیگی [illegible] امام شافعی کا اس میں اختلاف ہے جس کی تفصیل کتاب الطلاق میں گذر چکی [illegible] صورت میں [illegible] کی قیمت [illegible] کی طرف منسوب ہے [illegible] اتلاف [illegible] صورت میں مہر کی [illegible] بیوی سے [illegible] جب طلاق واقع ہوجاتی ہے [illegible] مہر [illegible] جانب منسوب ہوگا اور [illegible] کی وجہ سے [illegible] ہے۔

كتاب الحجر

هو منع عن التصرف قولاً لا فعلاً بصغر ورق وجنون فلا يصح تصرف صبي وعبد

وہ روکنا ہے قولی تصرف سے نہ کہ فعلی تصرف سے کم سنی، غلامی اور جنون کی وجہ سے پس جائز نہیں بچے اور غلام کا تصرف

بلا اذن ولي وسيد ولا تصرف المجنون المغلوب بحال ومن عقد منهم وهو يعقله

بغیر ولی اور آقا کی اجازت کے اور نہ مجنون مغلوب کا تصرف کسی حال میں اور جو ان میں سے عقد کرے درانحالیکہ وہ اس کو سمجھتا ہو

يجيزه الولي او يفسخه وإن اتلفوا شيئاً ضمنوا

تو ولی اس کو جائز کرے یا فسخ کرے اور اگر وہ تلف کریں کوئی چیز تو ضامن ہوں گے

تشریح الفقہ: قولہ کتاب الخ کتاب [illegible] کے بعد کتاب الحجر لا رہے ہیں [illegible] میں سلب [illegible] ہے [illegible] اور حجر [illegible] سلب اختیار [illegible] ہے جس کے [illegible] کی حالت [illegible] تقدیم ہے۔

قولہ هو منع الخ حجر (بالفتح) لغت میں مطلق منع کرنے کو کہتے ہیں [illegible] حجر (بالکسر) [illegible] عقل انسان کو [illegible] سے روکتی ہے [illegible] اصطلاح میں حجر اس کو کہتے ہیں کہ کسی کو تصرف قولی سے روک دیا جائے۔ [illegible] تصرفات [illegible] جیسے بیع شراء [illegible] اور تصرفات فعلی [illegible] جیسے قتل [illegible] وغیرہ [illegible] تصرف قولی [illegible] کا مال تلف کرے [illegible]

قولہ بصغر الخ اسباب حجر تین ہیں [illegible] صغر، رق [illegible] جنون [illegible] بچہ [illegible] عقل [illegible] نفع اور نقصان [illegible] تصرفات قولیہ [illegible] مملوک کو [illegible] کے حق کی رعایت کے پیش نظر اس کا تصرف بھی غیر معتبر ہے [illegible] سوال [illegible] ذکر کئے ہیں [illegible] حالانکہ [illegible] حجر کے [illegible] کے اعتبار سے [illegible] (بنایہ)

قولہ ولا تصرف المجنون المغلوب الخ [illegible] اس کا تصرف کسی حال میں [illegible] تصرفات کا اہل نہیں ہے۔ [illegible] ہوشیار ہو اس کا حکم عاقل [illegible] کا سا ہے۔

تنبیہ: ہدایہ اور [illegible] میں ہے [illegible] کہ [illegible] عاقل [illegible] کی حالت میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

ولا ينفذ إقرار الصبي والمجنون وينفذ إقرار العبد في حق نفسه لا في حق سيده، لقيام حق سيده [illegible]

[illegible]

بعد الحرية ولو أقر بحد أو قود لزمه في الحال [illegible]

[illegible]

ثم يدفع إليه ماله حتى يبلغ خمسا وعشرين سنة [illegible] ويدفع إليه ماله [illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے [illegible] حاصل ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible] شریعت میں [illegible] سے [illegible] ہے۔ [illegible] کے خلاف [illegible]

[illegible] خلاف [illegible] کرتے [illegible]

[illegible] ہو گیا۔

قولہ فان [illegible] الیہ [illegible] اصحاب [illegible] ان کا

[illegible]

[illegible] فسیکفیکھم اللہ [illegible]

وھو السمیع العلیم [illegible] اصحاب [illegible]

[illegible] السمیع العلیم [illegible]

[illegible]

[illegible] سے [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] السمیع العلیم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے

[illegible]

فصلٌ في حدِّ البلوغ بلوغُ الغلامِ بالاحتلامِ والإحبالِ والإنزالِ وإلّا فحتى يتمَّ له ثماني عشرةَ سنةً والجاريةُ

(یہ فصل مدت بلوغ کے بیان میں ہے) لڑکے کا بالغ ہونا احتلام اور حاملہ کر دینے اور انزال سے ہوتا ہے ورنہ جب اٹھارہ سال پورے ہو جائیں اور لڑکی کا بالغ ہونا

بالحيضِ والاحتلامِ والحبلِ وإلّا فحتى يتمَّ لها سبعَ عشرةَ سنةً ويُفتى بالبلوغ فيهما بخمسَ عشرةَ سنةً

حیض اور احتلام اور حاملہ ہونے سے ہے ورنہ جب سترہ سال پورے ہو جائیں اور فتویٰ دیا جائے دونوں کے بالغ ہونے کا پندرہ سال کی عمر میں

وأدنى المدةِ لذلك في حقِّه اثنتا عشرةَ سنةً وفي حقِّها تسعُ سنينَ فإن راهقا وقالا

اور کم سے کم مدت لڑکے کے حق میں بارہ سال ہیں اور لڑکی کے حق میں نو سال ہیں پھر اگر وہ قریب البلوغ ہو گئے

بلغنا صُدِّقا وأحكامُهما أحكامُ البالغين

اور کہا کہ ہم بالغ ہو گئے تو ان کی تصدیق کی جائے گی اور ان کے احکام بالغوں جیسے ہوں گے

تشریح الفقہ قولہ فصل الخ صغر چونکہ اسباب حجر میں سے ایک سبب ہے جس کی ایک انتہاء ہے تو اس کی انتہا بیان کرنا بھی ضروری ہے۔ اس فصل میں اسی کو بیان کر رہا ہے۔

قولہ بلوغ الغلام الخ لڑکے کا بلوغ تین امور میں سے کسی ایک سے ہوتا ہے (۱) احتلام یعنی خواب میں صحبت کرنا اور منی کا خارج ہونا (۲) احبال یعنی عورت سے صحبت کرے اور اس کو حاملہ کر دے (۳) انزال۔ اس تفصیل میں اصل انزال ہے کیونکہ احتلام بلا انزال غیر معتبر ہے۔ نیز عورت بلا انزال حاملہ نہیں ہوتی تو اس میں اصل انزال ہے اور احبال و احتلام اس کی علامات ہوئیں۔ جاریہ صغیرہ کا بلوغ بھی تین امور میں سے ایک سے ہوتا ہے (۱) حیض (۲) احتلام (۳) حبل یعنی حاملہ ہو جانا اگر ان میں سے کوئی علامت نہ پائی جائے تو عمر کا اعتبار ہوگا۔ یعنی جب لڑکا اٹھارہ سال کا اور لڑکی سترہ سال کی ہو جائے تو بالغ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ دلیل باری تعالیٰ کا قول ہے "ولا تقربوا مال اليتيم إلا بالتي هي أحسن حتى يبلغ أشده" اس میں اشد سے مراد بعض کے نزدیک بائیس سال کی عمر ہے اور بعض کے نزدیک تیئیس سال کی اور بعض کے نزدیک پچیس سال کی۔ حضرت ابن عباس سے اٹھارہ سال کی عمر منقول ہے۔ امام صاحب نے اسی کو لیا ہے کیونکہ یہ اقل ہے اور احتیاط اسی میں ہے۔ جاریہ صغیرہ چونکہ جلد بالغ ہو جاتی ہے اس لئے اس کے حق میں ایک سال کم کر دیا گیا۔

قولہ ویفتی الخ در صورت عدم وجود علامات بلوغ صاحبین اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک لڑکا اور لڑکی دونوں کے بلوغ کی مدت پندرہ سال ہے۔ یہ ایک روایت امام صاحب سے بھی ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ وجہ ترجیح یہ ہے کہ عادت غالب یہ ہے کہ اکثر اوقات اتنی مدت میں علامات بلوغ ظاہر ہو جاتی ہیں۔

قولہ وادنی المدۃ الخ لڑکے کے حق میں کم سے کم مدت جس میں بلوغ ہو سکتا ہے بارہ سال ہیں اور لڑکی کے حق میں نو سال ہیں پس اگر وہ اتنی مدت میں بلوغ کا دعویٰ کریں تو ان کا قول معتبر ہوگا اور ان کے احکام بالغوں کے احکام ہوں گے۔ شرح مجمع میں ہے کہ فتویٰ اسی پر ہے۔ اس پر اشکال ہے کہ اگر پانچ سال یا اس سے کم کی لڑکی حاملہ ہو جائے تو وہ بالغ نہیں۔ جواب یہ ہے کہ نو سال یا اس سے زیادہ کی عورت دیکھی تو بعض کہتے ہیں سات آٹھ سال میں اختلاف ہے کہ ان میں بعض حضرات سے منقول ہے کہ کم سے کم مدت نو سال ہے۔ (طحطاوی)

کتاب الماذون

اَلْاِذْنُ فَکُّ الْحَجْرِ وَ اِسْقَاطُ الْحَقِّ فَلَا یَتَوَقَّتُ وَلَا یَتَخَصَّصُ

اذن کی تعریف روک کو کھولنا اور حق کو ساقط کرنا ہے پس یہ کسی وقت کے ساتھ موقت نہ ہوگا اور نہ کسی نوع کے ساتھ مخصوص۔

تشریح الفقہ قولہ کتاب الماذون الخ کتاب الماذون کو کتاب الحجر کے بعد لانے کی وجہ یہ ہے کہ اذن حجر کے بعد ہی ہوتا ہے یعنی تقاضائے اذن یہ ہے کہ جس تصرف سے پہلے روک دیا گیا ہو اب اس کی اجازت دی گئی۔

قولہ الاذن الخ اذن بمعنی اعلام ... یعنی اطلاع کرنا ... شمس الدین قاضی زادہ آفندی نے تکملہ فتح میں کہا ہے کہ لغت کی متداول کتابوں میں نہیں ملتا کہ اذن بمعنی اعلام ہے بلکہ لغت کی کتابوں میں اذن بمعنی اباحت کیلئے ... حضرت ... سے تعبیر کرتے ہیں ... ہے جو ... صدر ... بمعنی اباحت ... کے بمعنی ... استعمال ہوتا ہے۔

قولہ فک الحجر الخ اصطلاح شرع میں اذن فک حجر اور اسقاط حق کو کہتے ہیں یعنی جو ... کی وجہ سے ... تھا ... مطلق ... صرف ... تجارت کا اطلاق ... ہے ... کے لئے ... اتفاق اور ... اجازت نہیں ... حق ... ہے ... مطلب یہ ہے کہ جب آقا نے اپنے غلام کو تجارت کی اجازت دی ... اس کے حق کی وجہ سے غلام ... کو ساقط کر دیا ... حق ... صاحب ... کہ ... کا ... ہے ... صرف حق ... غلام کو شامل ... صغیر ... ہے ... آفندی نے تکملہ میں ... ہے۔

قولہ ولا یتوقت الخ اذن ... کے نزدیک ... امام شافعی ... کے نزدیک اذن کا مطلب ... اذن ... کسی وقت یا کسی خاص قسم کی تجارت ... حضرات ... ہوگی ... ہے ... ہے تو اذن ... کسی وقت کے ساتھ مقید ہوگا اور نہ کسی خاص قسم کی تجارت کے ساتھ مخصوص۔ محمد حنیف غفرلہ گنگوہی

وَیَثْبُتُ بِالسُّکُوْتِ اِنْ رَاٰی عَبْدَہٗ یَبِیْعُ وَیَشْتَرِیْ فَاِنْ اَذِنَ عَامًّا لَا بِشِرَاءِ شَیْءٍ بِعَیْنِہٖ یَبِیْعُ وَیَشْتَرِیْ

اور اجازت ... سکوت سے ... جب اپنے غلام کو خرید و فروخت کرتے دیکھے (اور چپ رہے) پس اگر آقا نے عام اجازت دی ... کسی خاص چیز کی خرید کی نہیں تو غلام بیع و شراء کرے گا

وَیُوَکِّلُ بِھِمَا وَیَرْھَنُ وَیَرْتَھِنُ وَیَسْتَاْجِرُ وَیُضَارِبُ وَیُؤْجِرُ نَفْسَہٗ وَیُقِرُّ بِدَیْنٍ وَغَصْبٍ وَوَدِیْعَۃٍ وَلَا یَتَزَوَّجُ

اور وکیل کرے ... رہن رکھے ... رہن لے ... اجرت پر لے ... مضاربت ... اجرت پر دے ... قرض و غصب و امانت کا اقرار کرے ... نہ اپنی شادی کرے

وَلَا یُزَوِّجُ مَمْلُوْکَہٗ وَلَا یُکَاتِبُ وَلَا یُعْتِقُ وَلَا یُقْرِضُ وَلَا یَھَبُ وَیُھْدِیْ طَعَامًا یَسِیْرًا وَیَحُطُّ مِنْ ثَمَنِہٖ

اور نہ اپنے غلام کی شادی کرائے ... مکاتب کرے ... آزاد کرے ... قرض دے ... ہبہ کرے ... البتہ تھوڑا سا کھانا ہدیہ کر سکتا ہے ... قیمت میں ... کمی کر سکتا ہے

ویصح من غاصب ومغصوب ودینہ متعلق برقبتہ یباع بہ ان لم یفدہ سیدہ

اور صحیح ہے غاصب اور مغصوب سے، اور اس کا قرض اس کی گردن سے متعلق ہوگا، اس کی وجہ سے بیچا جائے گا اگر اس کا آقا فدیہ نہ دے

ویقسم ثمنہ بالحصص وما بقی طولب بہ بعد عتقہ وینحجر بحجرہ

اور اس کی قیمت حصہ رسدی کے مطابق تقسیم کی جائے گی، اور باقی کا مطالبہ اس کی آزادی کے بعد ہوگا، اور وہ روک دیا جاتا ہے اس کے روکنے سے

ان علم بہ اکثر اہل سوقہ وبموت سیدہ وجنونہ ولحوقہ مرتدا وبالاباق

اگر جان لیں اس کو اکثر بازار والے، اور آقا کے مر جانے، دیوانہ ہو جانے، مرتد ہو کر دار الحرب چلے جانے سے اور غلام کے بھاگ جانے سے۔

ماذون کے احکام کی تفصیل

تشریح الفقہ: قولہ ویثبت الخ تصرف کی اجازت جس طرح نطق صریح سے ثابت ہوتی ہے اسی طرح دلالۃ حال سے بھی ثابت ہو جاتی ہے مثلاً آقا نے اپنے غلام کو خرید و فروخت کرتے دیکھا اور خاموش رہا تو یہ اس کی طرف سے اجازت ہے، غلام ماذون فی التجارۃ ہو جائے گا، آقا کا مال بیچا ہو یا کسی اور کا ... امام شافعیؒ اور امام زفرؒ کے یہاں سکوت سے اجازت ثابت نہیں ہوتی۔

قولہ فان اذن الخ اگر آقا نے غلام کو عام اجازت دی کسی خاص چیز یا کسی خاص قسم کی تجارت سے متعلق نہیں کیا مثلاً یوں کہا کہ میں نے تجھے تجارت کی اجازت دی تو غلام ہر قسم کی تجارت کا مجاز ہوگا۔ یعنی اس کے لئے خریدنا، فروخت کرنا، وکیل بنانا، رہن دینا، رہن رکھنا، اجرت پر لینا، مضاربت کرنا ... غرض تمام تصرفات جائز ہیں کیونکہ اذن مطلق ہے جو جملہ انواع تجارت کو شامل ہے۔ ہمارے نزدیک وہ خود کو اجرت پر بھی دے سکتا ہے کیونکہ اجارہ بھی از قبیل تجارت ہے۔ ... اگر آقا نے کسی خاص نوع کی تجارت کی اجازت دی تب بھی ہمارے نزدیک وہ جمیع انواع تجارت کا ماذون ہوگا۔ امام زفرؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک صرف اسی نوع میں ماذون ہوگا جس کی اجازت دی ہے کیونکہ ان کے یہاں اذن انابت و توکیل ہے تو جس چیز کے ساتھ خاص کیا ہے اسی کے ساتھ خاص ہوگا۔ اور ہمارے یہاں اذن فک حجر و اسقاط حق ہے جس کی تحقیق ... کسی خاص نوع کے ساتھ تخصیص نہ ہوگی۔

قولہ ودینہ متعلق الخ عبد ماذون پر جو دین تجارت کے سبب سے واجب ہوا ہو جیسے ثمن، اجرت ... یا ایسے سبب سے واجب ہوا ہو جو تجارت کے حکم میں ہے جیسے ودیعت، غصب اور امانات کا تاوان ... تو وہ اس کی ذات سے متعلق ہوگا اور اسی لئے دین کے سلسلے میں فروخت کر دیا جائے گا ... قرض خواہوں کے درمیان حصہ رسد تقسیم کر دیا جائے گا۔ ہاں اگر آقا نے اس کا دین ادا کر دیا تو فروخت نہیں کیا جائے گا۔

قولہ وینحجر الخ اگر آقا نے عبد ماذون کو محجور کر دیا ... تو وہ اسی وقت محجور ہوگا جب اکثر اہل بازار کو اس کا علم ہو ... ہم یہ کہتے ہیں کہ ... حجر کے بعد جو تصرف کرے گا ... لازم ہوگی ... اس میں ان کا نقصان ہے۔

قولہ ویطوب الخ اگر حجر ماذون کا سبب موت ہو یا جنون ہو جائے یا مرتد ہو کر دار الحرب چلا جائے تو بھی مجبور ماذون مجبور ہو جائے گا جو کہ غلام کو اس حجر کا علم ہو گیا ہو یا نہ ہو کیونکہ ان میں تصرف سے تو اس کی اہلیت باقی نہیں رہتی ہو جاتا ہے تو جس طرح ابتداءً ماذون ہونا صحیح ہے اسی طرح بقاءً بھی اس کا ماذون رہنا صحیح ہوگا اور جنون اگر ہو کر مطبق ہو تو حکم قیاس میں مجبور ہو جائے گا۔

قولہ والاستیلاد الخ اگر مولیٰ ماذون باندی سے جس نے بچہ جنا ہو تو وہ مجبور ہو جائے گی اور اگر مدبرہ بنایا تو مجبور نہیں ہوگی اور امام زفر اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک مجبور ہو جائے گی کیونکہ تدبیر کے بعد بھی اس کی بیع جائز نہیں اور بقاء اذن کے لئے ہے کہ حق ملک موقوف ہو جس کی وجہ سے اعتبار ہوتی ہے اور غلام کے ہو گئے ہیں کہ مولیٰ اس کی وجہ سے اس کو روک سکتا ہو اس لئے مدبر کے مجبور ہونے میں ہم کہتے ہیں کہ تدبیر سے اس کا حق عتق ثابت ہوتا ہے اس کے تصرفات سے علامہ حاشیہ عینی بحر شرح التحریر معاشیہ جلد ۷ الخ۔

والاستيلاد لا بالتدبير وضمن بهما قيمتها للغرماء ومن أقر بعد حجره بما

اور باندی کو ام ولد بنانے سے مجبور ہو جاتی ہے نہ کہ مدبرہ بنانے سے اور ان دونوں صورتوں میں مولیٰ قرض خواہوں کے لئے قیمت کا ضامن ہوگا اور جس نے حجر کے بعد اقرار کیا

في يده صح ولو لم يملك سيده ما في يده لو أحاط دينه بماله ورقبته

جو اس کے پاس ہے تو صحیح ہے اور مالک نہیں ہوگا اس کا مولیٰ اس کا جو اس کے پاس ہے اگر اس کا قرض اس کے مال اور اس کی ذات کو گھیر لے

فيعتق مأذونه عبدا من كسبه ولو لم يحط صح ولو باع شيئا من سيده لا بمثل القيمة

پس آزاد کیا اس کے غلام کو جو اس کی کمائی سے ہو اور اگر قرض نہ گھیرے تو صحیح ہے اور اگر بیچا غلام نے مولیٰ کے ہاتھ کچھ بمثل قیمت

وإن باع سيده منه مثلا بمثل قيمته أو أقل صح وبطل الثمن لو سلم قبل قبضه

اور اگر بیچا مولیٰ نے غلام کے ہاتھ کچھ مثل قیمت یا کم پر تو صحیح ہے اور ثمن باطل ہو جائے گا اگر مبیع سپرد کر دیا ثمن وصول کرنے سے پہلے

وله حبس المبيع بالثمن وصح اعتاقه وضمن قيمته لغرمائه وطولب بما بقي بعد عتقه

اور مولیٰ کو مبیع روکنے کا حق ہے ثمن کے لئے اور صحیح ہے اس کا آزاد کرنا اور ضامن ہوگا اس کی قیمت کا قرض خواہوں کے لئے اور مطالبہ کیا جائے گا غلام سے باقی کا آزادی کے بعد

فإن باعه سيده وغيبه المشتري ضمن الغرماء البائع قيمته فإن رد عليه بعيب

اگر بیچ دیا مولیٰ نے اس کو اور مشتری نے غائب کر دیا تو قرض خواہ بائع سے اس کی قیمت کا تاوان لیں گے پس اگر عیب کی وجہ سے واپس کیا گیا

رجع بقيمته وحق الغرماء في العبد أو ضمنوا المشتري وأجازوا البيع وأخذوا الثمن فإن باعه

تو قیمت واپس لے لے گا اور قرض خواہوں کا حق غلام میں ہوگا یا مشتری سے تاوان لیں یا بیع کی اجازت دے کر ثمن لے لیں پس اگر بیچا

وأعلمه بالدين فللغرماء رد البيع لو غاب البائع فالمشتري ليس بخصم لهم ومن قدم مصرا

اور قرض کی اطلاع دی تو قرض خواہوں کو بیع رد کرنے کا حق ہے اگر بائع غائب ہو تو مشتری ان کا خصم نہیں ہوگا اور جو شخص شہر میں آیا

حد وعند الائمة الثلاثة لا يجوز تصرف المحجور عليه بعد الحجر لقوله تعالى ولا تؤتوا السفهاء اموالكم ولقوله تعالى وابتلوا اليتامى حتى اذا بلغوا النكاح الخ بالاعلام او مع الاعسار والمشكلات في الحجر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تشریح القرآن: قولہ ولا [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

کتاب الغصب

هو ازالة اليد المحقة باثبات اليد المبطلة فاستخدام العبد وحمل الدابة غصب لا الجلوس على البساط

[illegible] غصب ہے نہ کہ فرش پر بیٹھنا

ويجب رد عينه في مكان غصبه فان هلك وهو مثلي وان انصرم المثلي

[illegible]

فقيمته يوم المخصومة وما لا مثل له فقيمته يوم غصبه

[illegible] اس کی قیمت واجب ہے غصب کے دن کی

تشریح الفقہ قولہ کتاب الغصب الخ [illegible]

[illegible]

قولہ هو ازالة الخ [illegible] وشرعاً [illegible] هو ازالة اليد المحقة باثبات اليد المبطلة [illegible]

[illegible] هو ازالة اليد المحقة [illegible] في مال متقوم محترم قابل للنقل بلا اذن من له الاذن على سبيل المجاهرة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فإن ادعى هلاكها حبسه الحاكم حتى يعلم أنها لو كانت باقية لأظهرها ثم قضى عليه ببدلها

[illegible]

[illegible] عقارا وهلك في يده لم يضمنه وما نقص [illegible]

[illegible]

[illegible] تصدق بالغلة كما لو تصرف في المغصوب

[illegible]

[illegible]

والودیعة ویبیع ویمسک بلا حل انتفاع قبل اداء الضمان بشیء وطبخ وشی وطحن وزرع واتخاذ سیف

یعنی مغصوب میں غاصب کے فعل سے تغیر ہو جائے ... بلا حق انتفاع کے ... ادا کرنے سے پہلے جیسے بکری ذبح کر کے ... پکانا یا بھوننا ... گیہوں پیسنا ... بونا ... لوہے سے تلوار بنانا

او اناء بغیر المضروب وبناء علی ساجة ولو ذبح شاة او خرق ثوبا فاحشا

... برتن بنانا ... بغیر ڈھلے ... ساکھو کی لکڑی پر عمارت بنانا ... اگر کسی کی بکری ذبح کر دی یا کپڑا بہت زیادہ پھاڑ دیا

ضمن القیمة وسلم المغصوب الیه او ضمن النقصان وفی الخرق الیسیر ضمن نقصانه ولو غرس

تو مالک قیمت کا تاوان لے ... اور مغصوب غاصب کو دے دے یا نقصان کا تاوان لے اور تھوڑا پھاڑنے میں نقصان کا ضامن ہوگا ... اور اگر درخت

او بنی فی ارض الغیر قلعا وردت وان نقصت الارض بالقلع ضمن له

لگائے یا دوسرے کی زمین میں عمارت بنائی تو دونوں کو اکھاڑ کر زمین واپس کی جائے اور اگر اکھاڑنے سے زمین کا نقصان ہو تو مالک ... ضمان دے

البناء والغرس مقلوعا فیکونان له ولو صبغ او لت السویق بسمن ضمنه قیمة ثوب ابیض ومثل السویق

... اکھڑی ہوئی عمارت و درخت کی قیمت کا ... پس وہ مالک کے ہوں گے اور اگر کپڑا رنگ دیا یا ستو کو گھی میں ملا دیا تو مالک سفید کپڑے کی قیمت اور ستو کے مثل کا

او اخذهما وغرم ما زاد الصبغ والسمن

یا دونوں چیزوں کو لے لے اور رنگ اور گھی سے جو قیمت زیادہ ہوئی ہے وہ غاصب کو دے دے

تشریح الفقہ قولہ فان غصب الخ ... غصب ... شئ ... منقول میں ... کر دے کی ... شئ
... اس کے پاس کی آفت ... سے ہلاک ... غاصب کے ... مغصوب ... امام محمد کے نزدیک
چونکہ غصب کا تحقق غیر منقول میں بھی ... ہے ... اس کے یہاں ضمان ہوگا ... امام زفر ... بھی یہی فرماتے ہیں امام ابو یوسف کا
... زمین ... ہلاک ... حالت ...
... کیا ... ہے ... جو شخص کی
... زمین ... غصب ... کے بعد ... جاتے ہیں کہ
غصب کے ... غاصب کا تصرف ... مغصوب ...
... تصرف ... الغاصب ... تصرف
فی المغصوب ... غصب کا اطلاق ... حدیث ... الخ ... کے لئے نقلا تخ
... الاسلام ... بعض ... تعریف ... طرح ... قدوری ... ہے کہ یہ
بقعہ ... غصب ... ہے۔

قولہ ... متصلہ ... غصب ... غاصب ... کو ... پر
... استعمال ... نقصان کا ... تعریف ... کر دے ... کی
طرح ... بیت ... غصب ... منفعت ... صاحب کہ غصب
... امام ابو یوسف کے نزدیک تحقق

واجب نہیں وہ یہ فرماتے ہیں کہ غاصب کو نفع حاصل ہوا [illegible] حاصل ہوا [illegible]
[illegible] مغصوب [illegible]
[illegible] حاصل ہوا [illegible]
[illegible] حاصل ہوا [illegible]
[illegible] حاصل ہوا [illegible]

قولہ [illegible] غاصب [illegible]
[illegible] مغصوب [illegible]
[illegible] غاصب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مغصوب [illegible]
[illegible] غاصب [illegible]
[illegible] غاصب [illegible] مغصوب [illegible]
[illegible]
[illegible] غاصب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ [illegible] غاصب [illegible]
[illegible] مغصوب [illegible]
غاصب [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

فصل ولو غيب المغصوب وضمن قيمته ملكه والقول في القيمة للغاصب

[illegible]

مع يمينه والبينة للمالك فإن ظهر وقيمته أكثر وقد ضمنه بقول المالك أو بينة

[illegible]

أو بنكول الغاصب فهو للغاصب ولا خيار للمالك وإن ضمنه بيمين الغاصب فالمالك بالخيار إن شاء أمضى الضمان

[illegible]

أو يأخذ المغصوب ويرد العوض وإن باع المغصوب فضمنه المالك نفذ بيعه

[illegible]

وإن حرره ثم ضمنه لا وولد المغصوبة أمانة فيضمن بالتعدي أو بمنعه

[illegible]

بعد طلب المالك وما نقصت بالولادة مضمون وينجبر بولده

[illegible]

[illegible]

[illegible]

غصب سے متعلق متفرق مسائل

تشریح الفقہ قولہ ولو غیب الخ غاصب نے شی مغصوب غائب کردی [illegible]

[illegible] قرار دے [illegible]

قوله وان باع المغصوب الخ [illegible]

قوله ومن غصب الخ ایک شخص نے کسی کی باندی غصب کی [illegible]

قوله ولا يضمن الخ [illegible]

ولا يضمن الخمرة ومنافع الغصب وضمنهما [illegible] بالإتلاف وضمن لو كان لذمي

[illegible]

ومن غصب من مسلم خمرا فخلل او جلد ميتة فدبغ فللمالك أخذهما

[illegible]

ورد ما زاد بالدبغ وإن أتلفهما ضمن الخل فقط ومن كسر معزفا

[illegible]

أو أراق سكرا أو منصفا ضمن وصح بيع هذه الأشياء

[illegible]

ومن غصب أم ولد أو مدبرة فماتت ضمن قيمة المدبرة لا أم ولد

[illegible] ضامن ہوگا [illegible] قیمت کا

[illegible] قولہ [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] المسلم [illegible] مسلمان [illegible] شراب [illegible]

[illegible] لتعلق الاحکام [illegible]

قولہ [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] وما علی المحسنین من سبیل [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] امام صاحب [illegible]

[illegible] واللہ [illegible]

[illegible]

کتاب الشفعة

هي تملك البقعة جبرا على المشتري بما قام عليه

[illegible]

تشریح الفقہ: قولہ کتاب الشفعۃ [illegible]

[illegible]

قولہ هي تملک [illegible] هي تملک البقعة جبرا على المشتري بما قام عليه [illegible]

[illegible]

(فائدہ) حق شفعہ [illegible]

[illegible]

وتجب للخليط في نفس المبيع ثم للخليط في حق المبيع كالشرب والطريق إن كان خاصا ثم للجار

[illegible]

الملاصق وواضع الجذوع على الحائط والشريك في خشبة على الحائط جار

[illegible]

اقسام شفیع و ترتیب شفعہ

تشریح الفقہ: قولہ وتجب الخ [illegible]

[illegible]

دوطلب، مگر شفعہ ہو گا پھر اس کے لئے جو حق مبیع میں شریک ہو، اگر وہ بھی طلب نہ کرے تو پھر جار ملاصق کے لئے جس کی پشت کسی ایسے چار مطلوبہ مکان سے متصل ہو مثلاً ایک مکان دو شریکوں میں مشترک ہے اور ایک شریک نے اس کو غیر کے ہاتھ فروخت کیا تو حق شفعہ دوسرا شریک مکان کیلئے ہو گا اگر وہ نہ لے تو اس کا حق شفعہ ختم ہو جائے گا اور اگر اس مکان کے حقوق میں بھی کچھ لوگ شریک ہوں مثلاً اس مکان میں کسی وقت ہو اور ہو تو ان سب سے اپنا حصہ علیحدہ کرالیا تو مگر راستہ میں یا شرب میں سب کی شرکت باقی ہے اور نفس مبیع کے شریک نے حق شفعہ چھوڑ دیا تو حق شفعہ شریک حق مبیع کیلئے ہوگا اگر وہ بھی چھوڑ دے تو حق شفعہ پڑوسی کو حاصل ہو گا اصل شریک پھر شریک حق مبیع اور پڑوسی سب کو حق شفعہ حاصل ہے مگر بترتیب مذکور امام ابو حنیفہ، شریح، شعبی، ابن سیرین، ابراہیم نخعی، حماد، حسن، طاؤس، ثوری، ابن ابی لیلیٰ، ابن شبرمہ سب کا یہی مذہب ہے اور امام احمد، شافعی کی یہی ایک روایت ہے اور بعض اصحاب سے اسی پر فتویٰ دیا ہے اور یہی مختار ہے۔ نفس مبیع حق شفعہ پر دلالت کرنے والی احادیث ہم پہلے ذکر کرچکے ترتیب مذکور کی دلیل یہ حدیث ہے " عن الشعبی قال قال رسول ﷺ الشفیع اولی من الجار والجار اولی من الجنب " اس میں لفظ شفیع شریک فی نفس مبیع اور حق مبیع دونوں کو شامل ہے اس حدیث کو ہشام بن مغیرہ نے حضرت شعبی سے روایت کیا ہے اور ابن معین نے ہشام بن مغیرہ کی توثیق کی ہے حضرت ابو عمر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بلکہ یہ حدیث مرسل صحیح ہے اور مرسل حدیث اکثر اہل علم کے نزدیک حجت ہے۔ نیز حضرت شریح سے مروی ہے " قال الخلیط احق من الشفیع والشفیع احق من الجار والجار احق ممن سواہ " حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے قال الشریک احق بالشفعۃ فان لم یکن شریک فالجار، الخلیط احق من الشفیع والشفیع احق عمن سواہ " بالجملہ حدیث مرسل صحیح اور مذکورہ دیگر اقوال سے کہ حق شفعہ میں یہ ترتیب ہے۔ اور مقتضاء قیاس بھی یہی ہے کیونکہ سبب حق شفعہ اتصال ملک ہے تو اتصال شرکت کے سبب سے ہو یا مجاورت کی جہت سے ہو نیز شفعہ کی حکمت یہ ہے کہ بری ہمسائیگی کی وجہ سے ہمسائیگی سے تکلیف نہ پہنچے اور یہ حکمت تینوں قسموں کو شامل ہے۔ البتہ عین ملک میں شرکت سب سے قوی سبب ہے پھر اس سے بڑھ کر ہے۔ پھر مبیع کے حقوق میں اتصال و اشتراک اقویٰ ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی شرکت ہے اس کے بعد جوار کے اتصال سے حق شفعہ ثابت ہوگا۔

قولہ کالشرب الخ شریک حق مبیع کیلئے مثال دے رہے ہیں۔ صورت جب طریق خاص یا شرب خاص ہو، شرب خاص وہ ہے جس میں کشتیاں وغیرہ نہ چلتی ہوں بلکہ وہ مخصوص زمینوں میں پانی سینچنے کیلئے ہیں۔ بلکہ جو لوگ نہر کا پانی لیتے ہیں وہ اس سے سیراب ہوتے ہیں وہ ان شرب میں شریک ہیں۔ اور جس نہر میں کشتیاں وغیرہ چلتی ہوں وہ شرب عام ہے اور جن کھیتوں کی زمینوں اس نہر سے سیراب ہوتی ہیں ان کی شرکت شرکت عامہ ہے پس ان میں سے کسی کو حق شفعہ حاصل نہ ہوگا۔ خاص و عام شرب کی یہ تعریف طرفین کے نزدیک ہے۔ امام ابو یوسف کے نزدیک شرب خاص وہ نہر ہے جس سے بہت سے بہت دو تین باغات سینچے جاتے ہوں اور اگر چار یا اس سے زیادہ سینچے جاتے ہوں تو وہ شرب عام ہے۔

قولہ ثم للجار الخ تیسرے درجہ کا شفیع جار ملاصق یعنی وہ پڑوسی ہے جو مطلوبہ مکان سے متصل ہو جس کی تحقیق اوپر گزر چکی امام شافعی اور امام مالک اور اہل مدینہ کے نزدیک پڑوسی کی وجہ سے حق شفعہ نہیں ہوتا کیونکہ حضرت ﷺ نے شفعہ ہر اس چیز میں کیا جو تقسیم نہ کی گئی ہو اور جب حد بندی ہو گئی اور راستے پھیر دیئے گئے تو شفعہ نہیں ہے " نیز حق شفعہ خلاف قیاس ہے کیونکہ اس میں شفیع کو غیر کے مال پر اس کی رضامندی کے بغیر ملکیت حاصل کرنا ہوتا ہے اور خلاف قیاس چیز پر مورد کے ساتھ ہی رہتی ہے۔ اور شریک اور غیر شریک جار کے بیچ جو تقسیم ہو چکا اس پر قیاس نہیں کر سکتے ہماری دلیل یہ متعدد احادیث ہیں جن میں شفعہ جار کی طرف اشارہ ہی نہیں بلکہ صراحت موجود ہے مثلاً الجار احق بسقبہ وغیرہ جابر وغیرہ کا حدیث اور اس لئے ان میں کسی طرح شفعہ جوار کی نفی نہیں بلکہ

اس کا مطلب یہ ہے کہ [illegible] پہلے شفعہ [illegible] ہے۔ دوم یہ کہ اس میں شفعہ کی [illegible] کے بعد سے [illegible] حدیث "الجار احق بشفعة جاره" [illegible] "اسما الشفعة" [illegible] کے بالکل مطابق ہیں۔ [illegible]

[illegible] شریک [illegible] حضرت ﷺ کی [illegible] حالانکہ [illegible]

[illegible]

[illegible] مکان [illegible] شریک [illegible] ہے۔

قولہ ووضع الجذوع [illegible] شرکت کا [illegible] مکان [illegible] شریک [illegible] مقدم ہوگا۔

علی عدد الرؤس بالنصف [illegible] بالاخذ بالاوصی او [illegible]

[illegible]

شرح الفقہ قولہ علی عدد الرؤس [illegible] سے متعلق ہے مطلب یہ ہے کہ اگر [illegible] شفعہ [illegible] وہاں شفعہ شرکاء کے موافق ہوگا [illegible] امام شافعی کے یہاں مقدار املاک کے لحاظ سے ہوگا۔ [illegible] ایک مکان [illegible] شریک [illegible] امام شافعی کے [illegible] ملک [illegible] صاحب [illegible] نصف کا [illegible] امام شافعی [illegible] شفعہ [illegible]

[illegible]

[illegible] شفعہ [illegible] ایک کی جہت سے [illegible] مستحق [illegible]
[illegible] بیان [illegible]

قولہ [illegible] شفعہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بیان [illegible]

باب طلب الشفعة والخصومة فيها

باب شفعہ طلب کرنے اور اس میں خصومت کرنے کے بیان میں

قال علم الشفيع بالبيع شهد في مجلسه على الطلب ثم على البائع [illegible] في يده أو على المشتري

[illegible] طلب شفعہ [illegible]

أو عند العقار ثم [illegible] تسقط [illegible] فإن طلب عند القاضي [illegible] المدعى عليه

[illegible]

قال [illegible] بملكه [illegible] يشفع به [illegible] أو نكل أو برهن الشفيع

[illegible]

سأله عن الشراء فإن أقر به أو نكل أو برهن الشفيع قضى بها

[illegible]

تشریح [illegible]
[illegible]
[illegible]

طلب کو طلب مواثبت، طلب تقریر اور طلب خصومت کہتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ شفیع یوں کہے کہ فلاں مکان فلاں نے خریدا ہے اور میں اس کا شفیع ہوں اور ... میں شفعہ طلب کر چکا ہوں اب میں اس کو طلب کرتا ہوں سو تم لوگ اس پر گواہ رہو۔ پھر یہ کہ دونوں طلب کے بعد قاضی کے پاس طلب کرے اس کو طلب تملیک یا طلب خصومت کہتے ہیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ شفیع یوں کہے کہ فلاں شخص نے مکان خریدا ہے۔ اور میں اس کا فلاں سبب سے شفیع ہوں لہذا آپ کو شفعہ دینے کا حکم کر دیجئے۔

قولہ ثم لا تسقط الخ اگر تیسری طلب میں تاخیر ہو جائے تو امام صاحب کے نزدیک شفعہ باطل نہیں ہوتا ایک روایت امام ابو یوسف سے بھی ہے۔ دوسری روایت ان سے یہ ہے کہ اگر قاضی ان دنوں میں ہو اور طلب خصومت کو ترک کرے تو شفعہ باطل ہو جائے گا۔ ... مشتری کا نقصان لازم آتا ہے۔ کیونکہ وہ اس خوف سے کہ کہیں شفیع شفعہ کا دعویٰ نہ کر بیٹھے کوئی تصرف نہ کر سکے گا ... شفعہ ایک ماہ سے زیادہ ... تو شفعہ باطل ہو جائے گا ... اور ایک ماہ سے کم کی مدت معاف کر دی گئی ہے ... مذہب امام صاحب کی تھی۔ ... شفیع کا حق طلب ... کے بعد پورے طور سے ثابت ہو گیا اور حق ثابت ہو جانے کے بعد ... کے ساقط کئے بغیر ساقط نہیں ہوتا لہذا جب تک شفیع اس کو صراحۃً اپنی زبان سے ساقط نہ کرے اس وقت تک ساقط نہ ہوگا۔

ولا يلزم الشفيعَ إحضارُ الثمن وقتَ الدعوى بل بعد القضاء، وخاصم البائعَ لو في يده، ولا تُسمع البيّنة

لازم نہیں شفیع پر ثمن پیش کرنا دعویٰ کے وقت بلکہ قاضی کے فیصلہ کے بعد اور بائع سے مخاصمت کرے اگر مبیع اس کے قبضہ میں ہو اور بینہ نہ سنی جائے

حتى يحضر المشتري فيفسخ البيع بمشهده، والعهدةُ على البائع، والوكيلُ بالشراء خصمٌ للشفيع ما لم

یہاں تک کہ حاضر ہو جائے مشتری پس فسخ کر دے بیع اس کی موجودگی میں اور عہدہ بائع پر ہوگا اور خریداری کا وکیل مدعا علیہ ہے شفیع کا جب تک

يُسلِّم إلى الموكِّل، وللشفيع خيارُ الرؤية والعيب وإن شرط المشتري البراءةَ منه، وإن اختلف الشفيعُ

موکل کے سپرد نہ کرے اور شفیع کے لئے خیار رؤیت اور خیار عیب ہے اگرچہ مشتری نے عیب سے برأت کی شرط کی ہو اور اگر اختلاف کریں شفیع اور مشتری ثمن میں

والمشتري في الثمن فالقول للمشتري، وإن برهنا فللشفيع، وإن ادّعى المشتري ثمناً وادّعى بائعه أقلَّ منه

تو قول مشتری کا معتبر ہوگا اور اگر دونوں نے بینہ پیش کیا تو شفیع کا بینہ معتبر ہوگا اور مشتری نے ثمن کا دعویٰ کیا اور بائع نے اس سے کم کا دعویٰ کیا

ولم يقبض الثمنَ أخذها الشفيعُ بما قال البائع، وإن قبض أخذها بما قال المشتري

اور ثمن پر قبضہ نہیں کیا تھا تو شفیع اس کو اس قیمت پر لے گا جو بائع نے کہی اور اگر قبضہ کر چکا ہو تو اس قیمت پر لے گا جو مشتری نے کہی

وحطُّ البعض يظهر في حق الشفيع لا حطُّ الكل والزيادة، وإن اشترى داراً بعرضٍ أو عقارٍ أخذها الشفيع

اور بعض ثمن کا کم کر دینا شفیع کے حق میں ظاہر ہوگا نہ کہ کل کا کم کرنا اور نہ زیادتی اور اگر خریدا مکان سامان یا زمین کے عوض تو لے گا شفیع اس کی قیمت سے

بقيمته، وبمثله لو مثلياً، وبحالٍّ أو مؤجَّلٍ أو يصبر حتى ينقضي الأجل ثم يأخذها

اور اس کے مثل سے اگر مثلی ہو اور نقد یا ادھار پر یا صبر کرے یہاں تک کہ مدت گذر جائے پھر اس کو لے لے

تشریح الفقہ قولہ ولا یلزم الخ ظاہر الروایہ میں دعویٰ شفعہ کے ساتھ ثمن پیش کرنا ضروری نہیں، بلکہ قضاء قاضی کے بعد پیش کرنا ضروری ہے۔ امام محمد سے روایت ہے کہ جب تک شفیع ثمن حاضر نہ کرے اس وقت تک قاضی شفعہ کا حکم نہیں کرے گا۔ یہی ایک روایت

[illegible]
[illegible]
قاضی کی عدالت میں [illegible]

قولہ و علی ھذا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] الائمۃ الثلاثۃ [illegible]

قولہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] [illegible]

وبعض الحنفیۃ [illegible]
[illegible]
[illegible] کشف الغشی [illegible] الشیخ فاستحسن
[illegible]

ورجع بالثمن فقط وبكل الثمن إن خربت الدار أو جف الشجر وبحصة العرصة إن نقض المشتري البناء

تو صرف ثمن ہی واپس لے گا اور شفیع کل ثمن کے عوض لے گا اگر مکان خراب ہو گیا یا درخت سوکھ گئے اور میدان کی قیمت کے عوض لے گا اگر مشتری نے عمارت توڑ دی

والنقض له وبثمرها إن ابتاع أرضا ونخلا وثمرا أو أثمر في يده

اور ملبہ مشتری کا ہو گا اور پھلوں کے ساتھ لے گا اگر زمین خریدی ہو درخت اور پھلوں کے ساتھ یا پھل لگے ہوں مشتری کے پاس

وإن جذه المشتري سقط حصته من الثمن

اور اگر توڑ لے ان کو مشتری تو ساقط ہو جائے گا اس کا حصہ ثمن سے۔

تصرفات مشتری کے احکام

تشریح الفقہ قولہ وبمثل الثمن الخ یعنی ذمی نے ذمی سے کوئی مکان یا زمین شراب یا خنزیر کے عوض میں خریدا اور شفیع بھی ذمی ہے تو وہ مثل شراب یا خنزیر کی قیمت دے کر لے سکتا ہے کیونکہ شراب ان کے حق میں ایسی ہے جیسے ہمارے حق میں سرکہ اور خنزیر ایسا ہے جیسے ہمارے حق میں بکری اور اگر شفیع مسلمان ہو تو شراب اور خنزیر دونوں کی قیمت دے کر لے گا کیونکہ مسلمان کے لئے شراب کی تملیک اور تملک دونوں ممنوع ہیں۔

سوال خنزیر کی قیمت اس کی ذات کے قائم مقام ہوتی ہے تو مسلمان کیلئے جیسے خنزیر کی تملیک حرام ہونی چاہئے چنانچہ اسی لئے یہ کہا گیا ہے کہ اگر کوئی ذمی اپنی تجارت سے خنزیر لے کر عاشر کے پاس سے گزرے تو عاشر اس سے خنزیر کی قیمت سے عشر نہیں لے گا کیونکہ خنزیر کی قیمت بھی خنزیر کے حکم میں ہے؟

جواب مسلمان پر خنزیر کی قیمت کا لینا دینا اس وقت حرام ہے جب خنزیر کا عوض لینا یا دینا مقصود ہو اور یہاں عوض مکان یا زمین ہے بالواسطہ خنزیر نہیں۔

قولہ وبالبناء الخ اگر مشتری نے زمین خرید کر اس میں کوئی عمارت بنا لی یا درخت لگا لئے پھر اس کے بعد حق شفعہ کا حکم ہوا تو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک شفیع کو اختیار ہے چاہے زمین اس کے ثمن اور عمارت وغیرہ کی قیمت کے ساتھ لے لے چاہے مشتری کو ان کے اکھاڑ لینے کا حکم دے امام ابو یوسف اور امام شافعی کے یہاں اس کو یہ اختیار نہیں ہے کہ مشتری سے عمارت اکھڑوا دے بلکہ شفیع ثمن اور عمارت کی قیمت دے کر لے گا یا چھوڑ دے کیونکہ اس میں مشتری کا نقصان ہے اور مشتری کا تصرف حق بجانب ہے کیونکہ اس نے اپنی مملوکہ چیز میں تصرف کیا ہے جس کی وجہ سے اس کو اکھاڑنے کا حکم دینا ایک قسم کا ظلم ہے اس لئے اس کو اکھاڑنے کا حکم نہیں کیا جا سکتا صرف یہی ہو سکتا ہے کہ شفیع اس کی قیمت دے کر لے لے یا بالکل چھوڑ دے۔ طرفین کی دلیل یہ ہے کہ مشتری نے اپنی خریدی ہوئی چیز میں تصرف کیا ہے جس کے ساتھ شفیع کا حق وابستہ ہے اس لئے اس کا تصرف توڑا جائے گا اور شفیع کو مکمل اختیار حاصل ہوگا۔

قولہ وإن بلغها الخ شفیع کے حق میں حکم کے بعد اگر کسی آسمانی آفت سے مکان گر گیا یا باغ سوکھ گیا یا کسی مدعی نے اپنی ملکیت ثابت کر کے لے لی تو مشتری بائع سے ثمن لے گا اور شفیع سے عمارت وغیرہ کی قیمت واپس نہیں لے سکتا کیونکہ شفیع کو صرف ثمن واپس لینے کا اختیار ہوگا۔ عمارت وغیرہ کی قیمت نہیں لے سکتا۔ بائع اور مشتری کے مسئلہ میں فرق یہ ہے کہ پہلے مسئلہ میں مشتری بائع کی جانب سے مسلط ہونے کی وجہ سے دھوکہ کھا گیا ہے کیونکہ اس نے جو چاہے تصرف کرے اور یہاں مشتری کی جانب سے شفیع کے حق میں کوئی دھوکہ نہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب ما تجب فيه الشفعة وما لا تجب

باب ان اشیاء کا بیان جن میں شفعہ واجب ہوتا ہے اور جن میں نہیں ہوتا

انما تجب الشفعة في عقار ملك بعوض هو مال لا في عرض وفلك وبناء ونخل بيعا بلا عرصة

[illegible]

ودار جعلت مهرا او جعلها بدل خلع او بدل صلح عن دم عمد او عوض عتق او وهبت بلا عوض

[illegible]

مشروط او بيعت بخيار البائع او بيعت بيعا فاسدا ولم يسقط حق الفسخ او قسمت بين الشركاء

[illegible]

او سلمت شفعته ثم ردت بخيار رؤية او شرط او عيب بقضاء

[illegible]

وتجب لو ردت بلا قضاء او تقايلا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مالک سے بھی ایک روایت [illegible] امام صاحب کے موافق ہے۔ [illegible]
[illegible] الشفعة في كل شيء [illegible] الشفعة في كل شيء [illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ [illegible] لا شفعة الا في ربع او حائط [illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

باب ما تبطل به الشفعة

باب ان چیزوں کا بیان جن سے شفعہ باطل ہو جاتا ہے

وتبطل بترك طلب المواثبة أو التقرير وبالصلح من الشفعة على عوض وعليه رده

[illegible]

وبموت الشفيع لا المشتري وببيع ما يشفع به قبل القضاء بالشفعة

[illegible]

ولا شفعة لمن باع أو بيع له أو ضمن الدرك عن البائع وهي لمن ابتاع أو ابتيع له

[illegible]

ولو قيل للشفيع إنها بيعت بألف فسلم ثم علم أنها بيعت بأقل أو ببر أو شعير

[illegible]

قيمته ألف أو أكثر فله الشفعة ولو بان أنها بيعت بدنانير قيمتها ألف فلا شفعة وإن قيل له إن المشتري

[illegible]

فلان فسلم فكان غيره فله الشفعة

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ ومن ابتاع الخ ایک مکان خریدا اس میں مشترک ... ہے اور ... کے بعد ... شفیع ... تو نقل ہوا ... ہے ... حق شفعہ ہوگا اور ... پہلے حصہ میں ... مقدم ہوں گے ... تھوڑا ... ہے ... [illegible] ... صورت میں ... الخ اعتراض ... عکس دلیل۔

قولہ ومن ابتاع الخ ... ثمن کے بدلے ... شفیع ... معلوم ہوا ... قیمت ... ثمن ... صورت میں ... حق شفعہ ... ہوگی اور ... معلوم ہوا کہ ... ثمن ... کی قیمت ایک ... امام ابو یوسف کے نزدیک حق شفعہ ہوگا ... مکروہ نہیں ہے کیونکہ ... یہاں بھی مختلف ہے ... حیلہ ... شفعہ طلب ... ثمن یا ... کی ... اختلاف ... ہے ... اختلاف ... صورت ... [illegible] ...

قولہ ... مع ... کہا گیا ... شفیع ... معلوم ہوا ... شفعہ کا حق ... ہوگا کیونکہ ... ہے ... بعض ... اسی طرح ... کے متعلق ... ہیں۔ ... [illegible]

ومن باع العقار إلا ذراعا في جانب الشفيع فلا شفعة له وإن ابتاع منها سهما بثمن ثم ابتاع بقيتها فالشفعة

اگر بیچا مکان کو ایک گز شفیع کی جانب چھوڑ کر تو اس کے لئے شفعہ نہیں اور اگر خریدا اس میں سے ایک حصہ ثمن سے پھر باقی کو خریدا تو شفعہ پڑوسی کے لئے

للجار في السهم الأول فقط ومن ابتاعها بثمن ثم دفع ثوبا عنه فالشفعة بالثمن لا الثوب ولا تكره الحيلة

صرف پہلے حصہ میں ہوگا اور جو مکان ثمن کے بدلے خریدے پھر دیا اس کے عوض کپڑا تو شفعہ ثمن سے ہوگا نہ کپڑے سے اور حیلہ مکروہ نہیں

لإسقاط الشفعة والزكوة وأخذ حظ البعض بتعدد المشتري لا بتعدد البائع وإن اشترى نصف دار غير

شفعہ اور زکوٰۃ ساقط کرنے کے لئے اور لیا جائے گا بعض کا حصہ مشتری کے متعدد ہونے سے نہ کہ بائع کے متعدد ہونے سے اگر خریدا نصف مکان غیر منقسم

مقسوم فقاسم أخذ الشفيع حظ المشتري بقسمته ولعبده المأذون المديون الأخذ بالشفعة من سيده

پس تقسیم کر لیا تو شفیع مشتری کا حصہ اس کی تقسیم کے ساتھ لے گا اور مقروض ماذون غلام کے لئے آقا سے شفعہ لینے کا حق ہے

كعكسه وصح تسليم الشفعة من الأب والوصي والوكيل

جیسے اس کا عکس اور باپ، وصی اور وکیل کی جانب سے شفعہ سپرد کرنا صحیح ہے

تدبیر سقوط حق شفعہ کا بیان

تشریح الفقہ قولہ ومن باع العقار الخ ایک شخص ... یا ... مکان ... کیا ... شفیع کی جانب ... گز ... ہاتھ ... شفعہ ... لیا تو شفیع ... شفعہ ... منقطع ... شفیع ... سے ملا ہوا ... اس لئے کہ شفعہ کا سبب ... شفیع کی ... متصل ... ملک ... موجود نہیں۔

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

كتاب القسمة

هي	جمع	نصيب	شائع	في معين

وہ یکجا کرنا ہے اس حصہ کو جو شائع ہو معین چیز میں

تشریح الفقہ قولہ کتاب الخ قسمت اور قسمہ دونوں بمعنی حصہ شائع ہونے کے معنی میں آتی ہے کیونکہ شفعہ کا نتیجہ ... سبب شرکت ہے۔ اور شرکت میں سے ہر ایک ... دوسرے سے جب جدا ہو اپنا حصہ الگ کرانا چاہتا ہے جس کے سبب سے شفعہ واجب ہوتا ہے یا اپنی ملک باقی رکھتے ہوئے دوسرے سے جدا ہونا چاہتا ہے تو دونوں صورتوں میں اپنا حصہ لیتا ہے تو تقسیم کی ضرورت واقع ہوتی ہے۔ اس مناسبت سے شفعہ کے بعد قسمت کے مسائل ذکر کئے ہیں ... لان بقاء ما كان على ما كان اصل۔

قولہ هي جمع الخ قسمہ لغت میں ... تقسیم سے ... اسم ہے ... تقسیم کرنا اور بانٹ دینا کہتے ہیں۔ اصطلاح شرع میں قسمت ایک شخص کے حصہ شائعہ کو ایک معین حصے میں جمع کر دینے کو کہتے ہیں مثلاً ایک مکان تین شریکوں میں مشترک ہے تو ہر شخص کا حصہ ... تینوں میں مکان کے ہر جزو میں شائع ہے اور جب بعد میں تقسیم اس کے تین حصے کر دیئے گئے تو ہر شخص کا حصہ اس مکان کے ایک خاص جزو میں جمع ہو گیا یہی جمع حق شائع کا نام قسمت ہے۔

وتشتمل على الإفراز والمبادلة وهو الظاهر في المثلي فيأخذ حظه حال غيبة صاحبه

اور مشتمل ہوتی ہے حصے کے جدا کرنے پر اور مبادلہ پر اور افراز ظاہر ہے مثلی میں پس لے سکتا ہے اپنا حصہ دوسرے کی عدم موجودگی میں

وفي غيره فلا يأخذه ويجبر في متحد الجنس عند طلب أحد الشركاء لا في غيره

اور مبادلہ غالب ہوتا ہے غیر مثلی میں پس نہیں لے سکتا اور جبر کیا جائے گا متحد الجنس میں ایک شریک کی طلب پر نہ کہ غیر متحد الجنس میں

وندب نصب قاسم رزقه من بيت المال ليقسم بلا أجر وإلا نصب قاسما يقسم بأجر بعدد الرؤوس

مستحب ہے قاسم مقرر کرنا جس کا روزینہ بیت المال سے ہو تاکہ وہ تقسیم کرے بلا اجرت ورنہ مقرر کیا جائے قاسم جو تقسیم کرے اجرت پر شرکاء کی تعداد

ويجب أن يكون عدلا أمينا عالما بالقسمة ولا يعين قاسم واحد ولا يشترك القسام

کے موافق اور ضروری ہے کہ قاسم عادل امانت دار اور تقسیم سے واقف ہو اور متعین نہ کیا جائے ایک ہی قاسم اور شریک نہ ہوں تقسیم

ولا يقسم العقار بين الورثة بإقرارهم حتى يبرهنوا على الموت وعدد الورثة

کرنے والے اور تقسیم نہ کیا جائے زمین ورثہ کے درمیان صرف ان کے اقرار سے یہاں تک کہ وہ گواہ پیش کریں موت پر اور ورثہ کی تعداد پر

ويقسم في المنقول والعقار المشترى ودعوى الملك

اور تقسیم کیا جائے مال منقول اور خریدی ہوئی زمین اور دعوے ملک میں

ولو برهنا أن العقار في أيديهما لم يقسم حتى يبرهنا أنه لهما.

اگر دو شریک دعوی کریں کہ زمین ان دونوں کے قبضہ میں ہے تو تقسیم نہ کیا جائے یہاں تک کہ وہ ثابت کر دیں کہ زمین ان کی ملک ہے۔

احکام تقسیم کی تفصیل

تشریح الہدایہ قولہ و یقسم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ولو برهنا على الموت وعدد الورثة والعقار في أيديهما ومعهما وارث غائب أو صبي

اگر دو شریکوں نے گواہ قائم کیے موت پر اور ورثہ کی تعداد پر اور مکان ان دونوں کے قبضہ میں ہو اور ان کے ساتھ ایک وارث غائب ہو یا بچہ ہو

قسم بطلبهما ونصب وكيل أو وصي يقبض نصيبه ولو كانوا مشترين وغاب أحدهم

تو تقسیم کر دیا جائے ان کی طلب پر اور مقرر کیا جائے وکیل یا وصی جو قبضہ کرے اس کے حصہ پر اور اگر خریدنے والے ہوں اور ان میں سے ایک غائب ہو

أو كان العقار في يد الوارث الغائب أو مودعه أو حضر وارث واحد لم يقسم وقسم بطلب أحدهم

یا زمین وارث غائب کے قبضہ میں ہو یا اس کے مودع کے یا ایک وارث حاضر ہو تو تقسیم نہیں کی جائے گی اور تقسیم کر دیا جائے گا ایک شریک کی طلب پر

لو ينتفع كل بنصيبه وإن تضرر الكل لم يقسم إلا برضاهم وإن انتفع البعض وتضرر البعض

اگر نفع اٹھا سکے ہر ایک اپنے حصہ سے اور اگر نقصان ہو سب کا تو تقسیم نہ کیا جائے گا مگر سب کی رضا سے اور اگر بعض منتفع ہوں اور بعض کو نقصان ہو

لقلة حظه قسم بطلب ذي الكثير فقط ويقسم العروض من جنس واحد

اس کے حصہ کم ہونے کی وجہ سے تو تقسیم کیا جائے گا صرف زیادہ حصہ والے کی طلب پر اور تقسیم کر دیا جائے گا سامان جو ایک جنس کا ہو

ولا يقسم الجنسان والجواهر والرقيق والحمام والبئر والرحى إلا برضاهم

اور تقسیم نہیں کی جائیں گی دو جنسیں اور جواہر اور غلام اور حمام اور کنواں اور پن چکی مگر سب کی رضا سے

ودور مشتركة أو دار وضيعة أو دار وحانوت قسم كل على حدة

اور مشترک مکان ہوں یا مکان اور زمین ہو یا مکان اور دکان ہو تو تقسیم ہوگی ہر ایک کی علیحدہ

توضیح اللغۃ ... [illegible]

تشریح الفقہ قولہ ولو برہنا الخ ... [illegible]

قولہ ولو کانوا مشترین الخ ... [illegible]

(جن صورتوں میں تقسیم ہو سکتی ہے اور جن میں نہیں ہو سکتی ان کا بیان)

قوله وليس يطلب احدهم [illegible]

[illegible] وفي النسخ [illegible] على ما عرف به عادة اصحاب المتون و الشروح [illegible] المنتهي۔

قوله ويقسم العروض [illegible]

قوله دور مشتركة الخ [illegible]

[illegible]

[illegible] ويكتب اساميهم ويقرع فمن خرج سهمه اولا

[illegible]

عنه قسمتهم لأنه ومن خرج ما أصابه فله ذلك ولا يدخل في القسمة الدراهم إلا برضاهم

اس لئے کہ پہلا حصہ اسی کا ہوگا اور جس کا نام [illegible] نکلے [illegible] اور دراہم کو تقسیم میں داخل نہ کیا جائے مگر ان کی رضا سے

فإن قسم ولأحدهم مسيل أو طريق في ملك الآخر لم يشترط في القسمة

اگر مکان تقسیم ہوا اور کسی کے پانی بہنے یا راستہ جانے کا حق دوسرے کی ملک میں ہو حالانکہ بوقت تقسیم اس کی شرط نہیں ٹھہرائی تھی

صرف عنه إن أمكن وإلا فسخت القسمة

تو وہ راستہ اس سے پھیر دیا جائے اگر ممکن ہو ورنہ تقسیم توڑ دی جائے گی

طریق تقسیم و کیفیت قسمت کا بیان

تشریح الفقہ قولہ وینبغی الخ یہاں سے تقسیم کا طریقہ بیان ہو رہا ہے [illegible] تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ جب مکان یا زمین وغیرہ کو تقسیم کرنا چاہے تو قاسم ایک کاغذ پر اس کا نقشہ بنائے اور [illegible] قیمت پر برابر تقسیم کرے جس کا حصہ سب سے کم ہو [illegible] کی پیمائش کرے [illegible] تقسیم [illegible] ہر شریک کے حصہ میں [illegible] اور [illegible] شریک کا حصہ [illegible] متعلق ہو [illegible] اور جس کا نام [illegible] اس کو دے [illegible] کی جانب سے [illegible] ہو۔

قولہ ولا یدخل الخ زمین اور دکان کی تقسیم میں [illegible] دراہم داخل نہیں ہوں گے۔ مثلاً [illegible] مشترک ہے [illegible] ایک شریک چاہتا ہے کہ [illegible] دوسرا شریک چاہتا ہے کہ [illegible] تقسیم [illegible] نہیں ہوں گے۔

قولہ فان قسم الخ ایک مشترک مکان کی تقسیم ہوئی اور ایک شریک کا [illegible] دوسرے کی ملک میں واقع ہوا حالانکہ تقسیم کے وقت [illegible] مسیل اور [illegible] طریق کی شرط نہیں کی [illegible] اگر ممکن ہو [illegible] اور اگر [illegible] تو [illegible] تقسیم فسخ ہو جائے گی [illegible] قسم کا [illegible] باقی رہے۔

سفل له علو وسفل مجرد وعلو مجرد قوم كل على حدة وقسم بالقيمة ويقبل شهادة القاسمين

[illegible] نیچے کا حصہ [illegible] اور ایک صرف بالاخانہ [illegible] ہر ایک کی علیحدہ قیمت لگا کر تقسیم ہوگی اور [illegible]

او اختلطه ولو ادعى احدهم ان من نصيبه شيئا في يد صاحبه وقد اقر بالاستيفاء

[illegible]

لم يصدق الا ببينة وان قال استوفيت واخذت بعضه صدق خصمه بحلفه

[illegible]

وان لم يقر بالاستيفاء وادعى ان ذا في حظه ولم يسلمه الي وكذبه شريكه تحالفا

[illegible]

وفسخت القسمة ولو ظهر غبن فاحش في القسمة تفسخ ولو استحق بعض شائع من حظه رجع بقسطه

[illegible]

في حظ شريكه ولا تفسخ القسمة ولو ظهر في التركة دين ردت

[illegible]

دو منزلہ مکانوں کی تقسیم کا بیان

تشریح الفقہ قولہ [illegible] [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] [illegible]

قولہ لم یصدق الخ [illegible]

[illegible]

قولہ وان لم یقر بالاستیفاء [illegible]

عدم تھی۔ کیونکہ [illegible] حصوں میں اختلاف ہونے کی وجہ سے [illegible] نہیں ہو

قولہ ولو استحق الخ ایک مکان ہوا جس میں شرکاء نے [illegible] تقسیم کر لی۔ [illegible] اس کے بعد ایک شریک کا کچھ حصہ کسی دوسرے مستحق کا نکل آیا [illegible] مستحق [illegible] شریک [illegible] قاضی دوبارہ تقسیم کرے [illegible] امام ابو یوسف کے [illegible] شریک [illegible] اس لئے [illegible] اختیار ہوگا۔

قولہ [illegible] الخ [illegible] کے مطابق تقسیم کریں [illegible] قسمت [illegible] کیونکہ جو قسمت [illegible] باطل ہوئی۔

(تنبیہ) [illegible] کے [illegible] ہے۔

ولو تهايئا في سكنى دار او داري او خدمة عبد او عبدين او غلة دار او داري صح وفي غلة عبد

اگر باری مقرر کی ایک یا دو مکانوں کی رہائش میں یا ایک یا دو غلاموں کی خدمت میں یا ایک یا دو مکانوں کی آمدنی میں تو صحیح ہے اور ایک

او عبدين او بغل او بغلين او ركوب بغل او بغلين او ثمرة شجر او لبن غنم لا

یا دو غلاموں کی یا ایک یا دو خچروں کی آمدنی میں یا ایک یا دو خچروں کی سواری میں یا درخت کے پھل یا بکری کے دودھ میں تو صحیح نہیں۔

باری مقرر کرنے کا بیان

تشریح المہایاۃ [illegible] کسی چیز [illegible] نفع [illegible] اصطلاح فقہاء میں [illegible] منافع [illegible] جائز ہے [illegible] دلیل یہ آیت ہے لها شرب ولكم شرب يوم معلوم [illegible] حضرت صالح علیہ السلام [illegible] آپ نے ایک وقت [illegible] فرمایا تھا [illegible] باری [illegible] تھے۔

قولہ فی سکنی الخ [illegible] (۱) [illegible] باری مقرر کریں [illegible] (۲) مشترک مکان میں باری مقرر کریں [illegible] (۳) ایک مشترک غلام کی خدمت میں باری مقرر کریں [illegible] (۴) [illegible] (۵) [illegible] باری مقرر کریں [illegible] (۶) [illegible] باری مقرر [illegible] بالاتفاق صحیح ہیں۔

قولہ وفی غلۃ الخ [illegible] ایک [illegible] یا ایک درخت [illegible] باری [illegible] بالاتفاق [illegible] باری

[illegible] میں ہوگی تو آمدنی میں کمی بیشی ہو جانے سے مخالف مذمت ہوگی کہ اس میں صحیح ہو جائے گی ۔ (۲) مثل یا پیمانہ کے رو سے کیونکہ [illegible] ہے اور اجرت میں کمی کی ضرورت نہیں [illegible] وہ تقسیم ہوگی [illegible] نزدیک [illegible] مساوات [illegible] ہے (۳) [illegible] (۴) میں [illegible] (۵) میں [illegible] (۶) میں [illegible] اور (۷) و (۸) میں [illegible] جا سکتا ہے ۔
محمد حنیف غفرلہ گنگوہی

کتاب المزارعة

هي عقد على الزرع ببعض الخارج وتصح بشرط صلاحية الأرض للزراعة وأهلية المتعاقدين وبيان المدة

وہ عقد ہے کاشت پر کچھ پیداوار کے عوض اور صحیح ہے بشرطیکہ قابل ہو زمین کاشت کے اور اہل ہوں عاقدین اور بیان ہو مدت

ورب البذر وجنسه وحظ الآخر والتخلية بين الأرض والعامل والشركة في الخارج وأن تكون الأرض

اور بیج والا اور کاشت کی جنس اور دوسرے کا حصہ اور تخلیہ ہو زمین اور عامل کے درمیان اور شرکت ہو پیداوار میں اور یہ کہ ہو زمین ایک کا

والبذر لواحد والبقر والعمل لآخر أو يكون الأرض لواحد والباقي لآخر أو يكون العمل من واحد والباقي لآخر

اور بیج بھی اور بیل اور کام دوسرے کا یا زمین ایک کی اور باقی دوسرے کا یا کام ایک کا اور باقی دوسرے کا

تشریح الفقہ قولہ کتاب [illegible] زمین والے کے درمیان تقسیم کرتے ہیں [illegible] کتاب المزارعہ [illegible] مناسبت ہے [illegible] کہتے ہیں [illegible] اصطلاح شرع میں [illegible] پیداوار [illegible] وغیرہ [illegible] کے ہاں عقد مزارعت فاسد ہے کیونکہ حضرت [illegible] نے [illegible] سے منع فرمایا ہے [illegible] مزارعت [illegible] کے نزدیک جائز ہے [illegible] حضرت [illegible] نے خیبر کا معاملہ یہود کے ساتھ [illegible] مزارعت [illegible] اسی صورت میں [illegible] تک [illegible] جاری ہے [illegible]

[illegible] ہو جاتا ہے ۔

قولہ بشرط [illegible] کے بعد صحت مزارعت کے لئے شرطیں ہیں (۱) زمین کاشت کے قابل ہو [illegible] کیونکہ [illegible] مزارعت کا مقصود [illegible] (۲) عاقدین [illegible] (۳) مزارعت کی مدت [illegible] (۴) صاحب تخم کا تذکرہ ہو [illegible] کی طرف سے [illegible] (۵) [illegible] (۶) [illegible] کی طرف سے [illegible] (۷) [illegible] (۸) [illegible] (۹) [illegible] (۱۰) [illegible]

[illegible] ایک کا [illegible] دوسرے کا ۔

فإن كانت الأرض والبقر لواحد والبذر والعمل لآخر أو كان البذر

میں زمین اور بیل ایک کا اور بیج اور کام دوسرے کا ہو یا بیج اور بیل ایک کا ہو

والبقر لواحد والأرض والعمل لآخر أو شرط لأحدهما قفزان مسماة أو ما على الماذيانات والسواقي

اور باقی دوسرے کا، یا شرط کرے ایک کے لیے چند معین قفیز یا نالیوں اور گولوں کے قریب کی پیداوار

أو أن يرفع رب البذر بذره أو أن يرفع الخراج والباقي بينهما فسدت فيكون الخارج لرب البذر ولآخر

یا یہ کہ بیج والا اپنا بیج یا خراج اٹھا کر باقی مشترک ہو [illegible] تو پیداوار بیج والے کی ہوگی اور دوسرے کے لیے

أجر مثل عمله أو أرضه ولا يزاد على ما شرط وإن صحت فالخارج على الشرط

اس کے عمل کی یا زمین کی اجرت مثل ہوگی [illegible] اور اگر صحیح ہو تو پیداوار شرط کے موافق ہوگی

فإن لم يخرج شيء فلا شيء للعامل ويجبر من أبى على المضي إلا رب البذر وتبطل

اور اگر کچھ نہ نکلا تو عامل کے لیے کچھ نہیں [illegible] اور باطل ہو جاتی ہے

بموت أحدهما فإن مضت المدة والزرع لم يدرك فعلى العامل أجر مثل نصيبه من الأرض حتى يدرك ونفقة

کسی ایک کے مرنے سے [illegible] مدت گزر گئی اور کھیتی نہ پکی [illegible]

الزرع عليهما بقدر حقوقهما كأجر الحصاد والرفاع والدياس والتذرية فإن شرطاه على العامل فسدت

ان کے حقوق کے موافق [illegible] اگر عامل پر شرط کی تو فاسد ہو جائے گی۔

توضیح اللغة [illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

کتاب المساقاة

هِيَ مُعَاقَدَةُ دَفْعِ الْأَشْجَارِ إِلَى مَنْ يَعْمَلُ فِيهَا عَلَى أَنَّ الثَّمَرَ بَيْنَهُمَا وَهِيَ كَالْمُزَارَعَةِ وَتَصِحُّ فِي النَّخْلِ

وہ نام ہے درخت دینے کا اس کو جو ان کی پرورش کرے اس شرط پر کہ پھل دونوں میں مشترک ہوں گے اور وہ مزارعت کی طرح ہے اور صحیح ہے کھجور میں

وَالشَّجَرِ وَالْكَرْمِ وَالرِّطَابِ وَأُصُولِ الْبَاذِنْجَانِ فَإِنْ دَفَعَ نَخْلًا فِيهِ ثَمَرَةٌ مُسَاقَاةً وَالثَّمَرَةُ تَزِيدُ

اور درخت اور انگور اور ترکاریوں اور بینگن کی جڑوں میں پس اگر دیا کھجور کا درخت جس میں پھل ہے مساقات پر اور پھل بڑھتے

بِالْعَمَلِ صَحَّتْ وَإِنْ انْتَهَتْ لَا كَالْمُزَارَعَةِ وَلَوْ فَسَدَتْ فَلِلْعَامِلِ أَجْرُ مِثْلِهِ

ہیں عمل سے تو صحیح ہے اور اگر پھل انتہا کو پہنچ گیا ہو تو نہیں جیسے مزارعت اور اگر فاسد ہو تو عامل کے لئے اس کے کام کے مثل اجرت ہے

وَتَبْطُلُ بِالْمَوْتِ وَتُفْسَخُ بِالْعُذْرِ كَالْمُزَارَعَةِ

اور باطل ہو جاتا ہے موت سے اور فسخ ہو جاتا ہے عذر کی وجہ سے مزارعت کی طرح

بِأَنْ يَكُونَ الْعَامِلُ سَارِقًا أَوْ مَرِيضًا لَا يَقْدِرُ عَلَى الْعَمَلِ

جیسے عامل کا چور ہونا یا بیمار ہونا کہ کام نہ کر سکے

تشریح الفقہ قولہ کتاب الخ مزارعت و مساقات میں مناسبت یہ ہے کہ دونوں میں شرعی عقد ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ مزارعت میں کھیتی وغیرہ کے لئے زمین دی جاتی ہے اور مساقات میں درختوں کی اصلاح وغیرہ کے لئے۔ پھر ترتیب کا حق تو یہ تھا کہ مساقات کو مزارعت سے پہلے ذکر کرتے کیونکہ عقد مساقات بالاتفاق جائز ہے بخلاف مزارعت کے کہ اس کے جواز میں بہت سے فقہا کا کلام ہے جیسا کہ معلوم ہے۔ لیکن مصنف نے مساقات کو مؤخر کیا ہے کیونکہ عقد کے مسائل مزارعت کے ہیں اور اس کی معرفت کی زیادہ احتیاج ہے اس لئے مصنف نے مزارعت کو مقدم کر دیا۔

قولہ ہی الخ یعنی مسکین اور ابن مسکین وغیرہ نے مساقات کی تعریف یہ لکھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مساقات کے لغوی اور شرعی معنی میں کوئی فرق نہیں۔ چنانچہ اہل مدینہ مساقات کو معاملہ کہتے ہیں۔ پس مساقات یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ دوسرے کو اس لئے دے کہ وہ اس کی اصلاح و نگہداشت کرے اور جو پھل نکلیں وہ دونوں میں مشترک ہوں۔

قولہ وہی کالمزارعۃ الخ حکم اور اختلاف کے اعتبار سے مساقات مزارعت کی طرح ہے کہ امام صاحب کے نزدیک جائز نہیں صاحبین کے نزدیک جائز ہے اور صحت مساقات کی شرطیں بھی وہی ہیں جو مزارعت کی ہیں۔ فرق صرف چار چیزوں میں ہے (۱) اگر متعاقدین میں سے کوئی اس سے باز رہے تو اس کو مساقات پر مجبور کیا جائے گا بخلاف مزارعت کے کہ اس میں اگر صاحب تخم انکار کرے تو اس پر جبر نہیں۔ (۲) اگر مساقات کی مدت گزر جائے اور پھل خام ہوں تو مزارعت کی طرح عامل ان کی دیکھ بھال پختہ ہونے تک بلا اجرت کرتا رہے گا لیکن یہاں زمین کا کرایہ نہ ہوگا۔ عامل کے عمل کی اجرت بخلاف مزارعت کے کہ اس میں دونوں پر اجرت واجب ہے۔ (۳) اگر باغ کسی کا استحقاق ثابت ہو جائے تو عامل اپنی اجرت مثل لے گا اور مزارعت کی صورت میں کھیتی کی قیمت لے گا۔ (۴) مساقات میں مدت کا بیان ہونا شرط نہیں اور مزارعت میں شرط ہے۔

قولہ وتصح الخ انگور اور کھجوروں کی بیل اور ساگ سبزی کی جڑوں میں عقد مساقات صحیح ہے اور امام شافعی کے قول جدید پر مساقات انگور اور کھجور کے ساتھ خاص ہے کیونکہ خلاف قیاس ہونے کے باوجود جواز مساقات حدیث خیبر کی وجہ سے ہے اور حدیث خیبر میں انہی کا ذکر ہے ہماری دلیل یہ ہے کہ حدیث "ان النبی ﷺ عامل اہل خیبر بشطر ما یخرج من ثمر او زرع" مطلق ہے اس لیے اپنے اطلاق پر جاری رہے گی۔

قولہ فان دفع الخ ایک شخص نے کھجور کا باغ ۔۔۔ اوقات پر دیا جس میں کہ پھل لگے ہوئے تھے تو عامل کی محنت سے بڑھنے والے ہیں تو مساقات صحیح ہے اور اگر پھل پک چکے ہیں اور ان کی بڑھوتری ختم ہو چکی ہو تو مساقات صحیح نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ عامل اپنے عمل کی وجہ سے مستحق ہوتا ہے اور جب پھل پک چکا تو اس کے عمل کا کوئی دخل نہیں رہا۔ پس اگر پکنے کے بعد بھی مساقات کا جواز رکھا جائے تو عامل کا بلا عمل مستحق ہونا لازم آئے گا ولیس ہذا فی الشرع۔

قولہ وتصح الخ جس طرح عقد مساقات کی عذر کی وجہ سے فسخ ہو جاتا ہے کیونکہ یہ اجارہ کے معنی میں ہے عذر کی وجہ سے فسخ ہو جاتا ہے اعذار کی مثال یہ ہے عامل کا عاجز ہو جانا یا بیمار ہو جانا یا چور ہونا وغیرہ۔

كتاب الذبائح

هي جمع ذبيحة وهي اسم ما يذبح والتذكية ذبح [illegible] الأوداج

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ کتاب الذبائح [illegible]

[illegible]

قولہ هي [illegible]

[illegible]

وحل ذبيحة مسلم وكتابي وصبي وامرأة واخرس وتحرم ذبيحة المجوسي والوثني والمرتد والمحرم وتارك

[illegible]

التسمية عمدا وحل لو ناسيا وكره ان يذكر مع اسمه تعالى غيره وان يقول عند الذبح

[illegible]

اللهم تقبل من فلان وان قال قبل التسمية والاضجاع جاز

[illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

قولہ لا مجوسی [illegible]

[illegible]

قولہ وتارک التسمیۃ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] الشعراء [illegible]

[illegible]

[illegible]

تشریح الالفاظ [illegible]

[illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ ولنا قولہ علیہ السلام [illegible]

[illegible] "الا ان الذکاۃ فی الحلق واللبۃ" [illegible]

[illegible] "افر الاوداج بما شئت" [illegible]

[illegible]

قولہ وقطع الاوداج الخ [illegible]

[illegible]

قولہ ولو بلغ الخ [illegible] قال علیہ الصلوۃ والسلام کل ما فری الاوداج [illegible]

[illegible] "افر الاوداج بما شئت" [illegible]

[illegible]

قولہ وندب الخ [illegible]

[illegible]

قولہ وکرہ النخع الخ [illegible]

[illegible]

قولہ ولو بلغ الخ [illegible] "ذکاۃ الجنین ذکاۃ امہ" [illegible]

[illegible]

رہ گئی ہے۔ چنانچہ وہاں سے سر کے جدا ہونے کے بعد بھی زندہ رہ سکتا ہے۔ بر خلاف جب سر علیحدہ ہو گیا تو مستقل جب اسی طرح تن کے لئے حیثیت ذبح حاصل ہے۔ پھر دوسری ایک جان دار جانور ہے۔ اور ذبح کرنے کا مقصد جب خون نکالنا ہے۔ اور یہ مقصد حلق کے ذبح ہونے سے حاصل نہیں ہوتا۔ اسی حدیث سے وضاحت ہوئی ہے کہ ... تو ... صورت ... اور حرام ہونا ہے۔ بصورت صحیح ... اشکال ... اشتباہ نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ ... سے ... ہے۔ قال الشاعر

و ... عجباً ... سوی ان ... منک ...

فصلٌ فیما یحلُّ اکلُہ وما لا یحلُّ ولا یجوز اکلُ ذی نابٍ ومخلبٍ من السّبعِ والطّیرِ ولا بأس بغرابِ الزّرعِ ولا الابقعِ

(فصل) ... جن کا کھانا حلال ہے اور جن کا کھانا حلال نہیں ہے ... اور پنجہ والے درندوں اور پرندوں ... اور حلال ہے کھیتی کا کوا

ویکرہ اکلُ الضّبعِ والضّبِ والزّنبورِ والسّلحفاۃِ والحشراتِ والحمرِ الاھلیّۃِ والبغلِ والخیلِ ویحلُّ الارنبُ۔

... کہ جو مردار کھاتا ہے ... اور ... گوہ ... اور ... کچھوا ... اور ... گدھے ... حرام ہے ... اور حلال ہے خرگوش

توضیح اللغۃ ... کی جمع ... مخلب ... غراب ... الابقع ... ضبع ... بجو ... ضب ... گوہ ... زنبور ... بھڑ ... سلحفاۃ ... کچھوا ... حشرات ... خرگوش۔

تشریح الفقہ قولہ ولا یجوز اکل ... سے ... درندے ... ناب ... کھاتے ہیں ... اور پنجہ ... والے ... کرتے ہیں ان کا کھانا جائز نہیں ہے کیونکہ حضور ﷺ نے ہر ... والے ... اور پنجہ والے پرندے سے منع فرمایا ہے ... اور جو کوا ... کھاتا ہے ... کا کھانا حلال ہے۔ اور ... جو مردار ... کھاتا ہے جس کی ... کو ... سے ... اس لئے ... حرام ہے ... بیٹھ کر ... کھاتا ہے۔ ... کوا جو دانہ اور مردار دونوں کھاتا ہے امام صاحب کے نزدیک اس کا کھانا جائز ہے۔ لیکن امام ابو یوسف سے اس کی کراہت مروی ہے کیونکہ ... کی اکثر غذا ناپاک ہوتی ہے۔

فائدہ۔ عقعق ... (قاموس) ... کہتے ہیں ... عقعق ... سے ... ایک پرندہ ہے ... حضرت ... امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ میں نے امام صاحب سے عقعق کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا اس کے کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے ... نجاست کھاتا ہے ... دانہ ... کے ساتھ ملا کر کھاتا ہے۔

- ...
- ...
- ...
- ...
- ...

قوله والصحيح الخ: [illegible] امام ترمذی [illegible] کا قول [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] سمعت [illegible] يقول: نهى رسول الله ﷺ عن أكل كل ذي خطفة ونهبة ومجثمة وكل ذي ناب من السباع [illegible]

قوله والغضب الخ: [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] رسول الله ﷺ نهى عن [illegible]

قوله الحمر الاهلية الخ: [illegible]

[illegible]

قولہ والخیل الخ امام صاحب کے یہاں گھوڑے کا گوشت مکروہ تحریمی ہے حضرت ابن عباسؓ بھی یہی کہتے ہیں اور یہی امام مالک فرماتے ہیں۔ صاحبین، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک حلال ہے کیونکہ صحیحین میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھوں سے منع فرمایا اور گھوڑوں کی اجازت دی۔ امام صاحب کا استدلال حضرت خالد کی حدیث سے ہے جو ابوداؤد وغیرہ میں ہے۔

تنبیہ: امام صاحب کے نزدیک گھوڑے کا گوشت مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی، اس میں اختلاف ہے۔ صاحب ہدایہ نے تحریمی کو اصح کہا ہے اور بعض مشائخ نے بقول فخر الاسلام وغیرہ کراہت تنزیہی کو ترجیح دی ہے۔ صاحب محیط کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ اور اس بات میں کراہت تحریمیہ اور تنزیہیہ کے درمیان کوئی فرق نہیں رہ جاتا کیونکہ دونوں صورتوں میں گوشت کے قائل ہیں کہ ان کے یہاں بھی مکروہ ہے۔ اور کفایہ البیہقی میں ہے کہ امام ابو حنیفہ نے اپنی موت سے تین دن پہلے حرمت سے حلت کی طرف رجوع کر لیا تھا اور اسی پر فتویٰ ہے۔ کذا فی العینیۃ

وذبح ما لا یؤکل یطہر لحمہ وجلدہ إلا الآدمی والخنزیر ولا یؤکل مائی إلا السمک

اور ذبح کرنا غیر ماکول کا پاک کر دیتا ہے اس کے گوشت اور چمڑے کو سوائے آدمی اور خنزیر کے، اور نہ کھایا جائے دریائی جانور بجز مچھلی کے

غیر طافی وحل بلا ذکوۃ کالجراد ولو ذبح شاۃ وتحرکت او خرج الدم حل والا لا

جو تیرتی ہوئی نہ ہو، اور حلال ہے بلا ذبح ٹڈی کی طرح، اور اگر ذبح کی بکری اور اس نے حرکت کی یا خون نکلا تو حلال ہے ورنہ نہیں

ان لم یدر حیوتہ وان علم حل وان لم یتحرک ولم یخرج الدم

اگر نہ معلوم ہو اس کی زندگی، اور اگر معلوم ہو تو حلال ہے گو حرکت نہ کرے اور نہ خون نکلے۔

توضیح اللغۃ: طاف: مچھلی جو مر کر پانی کی سطح پر آ جائے، جراد: ٹڈی۔

تشریح الفقہ: قولہ وذبح الخ جو جانور غیر ماکول ہیں ان کو ذبح کر لینے سے ان کا گوشت اور چمڑا پاک ہو جاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ چیزیں تھوڑے پانی وغیرہ میں گر جائیں تو وہ چیز ناپاک نہ ہوگی۔ امام شافعی کے یہاں ذبح کرنے سے گوشت اور چمڑا پاک نہیں ہوتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ ذبح کا اثر صرف محل میں ظاہر ہوتا ہے اور طہارت حلت کے تابع ہے اور ذبح اس کے حق میں مشروع نہیں۔ جب ذبح کرے گا تو اس کے گوشت کی اباحت ثابت نہیں ہوگی تو گوشت اور چمڑے کی طہارت بھی ثابت نہ ہوگی۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جس طرح دباغت سے رطوبت نجسہ زائل ہو جاتی ہیں اسی طرح ذبح کرنے سے بھی زائل ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا دباغت کی طرح ذبح کرنے سے بھی یہ چیزیں پاک ہو جائیں گی۔

قولہ ولا یؤکل مائی الخ دریائی جانور جن کا رہنا سہنا مرنا جینا پانی میں ہو سب حرام ہیں سوائے مچھلی کے کہ وہ حلال ہے۔ امام مالک اور ایک جماعت کے نزدیک دریائی جانور علی الاطلاق حلال ہیں اور امام شافعی سے بھی اطلاق ہی مروی ہے۔ بعض حضرات نے دریائی خنزیر اور انسان کا استثنا کیا ہے۔ امام مالک اور امام شافعی کی دلیل یہ ہے کہ آیت "احل لکم صید البحر" اور حدیث "ھو الطہور ماؤہ والحل میتتہ" مطلق ہے جس میں کسی مخصوص جانور کی تخصیص نہیں۔ ہماری دلیل یہ آیت ہے "ویحرم علیہم الخبائث" مچھلی کے علاوہ تمام جانور اور خبائث میں داخل ہیں۔ اور دریائی جانوروں کی ممانعت حدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت عبد الرحمن بن عثمان قرشیؓ کی حدیث میں ہے کہ ایک طبیب نے دوا میں ڈالنے کے لئے مینڈک کے متعلق آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے مینڈک مارنے سے منع فرما دیا۔ قال المنذری فی مختصرہ فیہ دلیل علی تحریم اکل الضفدع "رواہ ابوداؤد" ... مچھلی کے سوا سب حرام ہیں۔

[illegible]

(فائدہ اولیٰ) [illegible]

(فائدہ ثانیہ) [illegible]

قولہ [illegible]

(تنبیہ) [illegible]

(فائدہ ثالثہ) [illegible]

(فائدہ رابعہ) [illegible]

[illegible]

کتاب الاضحیہ

تجب	علی	حرّ	مسلم	مقیم	موسر	عن	نفسه	لا	عن	طفله
واجب ہے	ہر آزاد	مسلمان	مقیم	مالدار	پر	اپنی طرف	سے	نہ کہ	اپنے بچہ کی	طرف سے
شاة	او	سبع	بدنة	فجر	یوم	النحر	الی	آخر	ایامه	
ایک بکری	یا	ساتواں حصہ	اونٹ کا	فجر	دن	قربانی کے	سے	آخر	ایام نحر کے تک	

تشریح الفقہ: قولہ کتاب الاضحیۃ الخ کتاب الذبائح کے بعد کتاب الاضحیہ لائے ہیں کیونکہ [illegible] اضحیہ خاص [illegible] کے معنی [illegible] ہے [illegible] عام [illegible] خاص [illegible] کے بعد ہوتا ہے [illegible] لیکن [illegible] کے [illegible] ہے [illegible] شرط ہے [illegible] اور [illegible] کے بعد ہوتا ہے [illegible] کی جگہ ہے [illegible] اس وقت [illegible] کے لئے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] جب [illegible] شبہ [illegible] کے [illegible] اس کی [illegible] ہے [illegible] مقتضی [illegible] ہے [illegible] فافہم التعریف۔

قولہ الاضحیۃ الخ اضحیہ [illegible] بکری یا گائے [illegible] اضحیہ [illegible] کر دیا گیا [illegible] چار لغتیں ہیں اضحیہ [illegible] صاحب نے حاشیہ میں [illegible] اضحیہ [illegible] کا [illegible] کرے [illegible] وہ ہے کہ [illegible] دونوں طرح آتا ہے [illegible] لغت میں بکری یا [illegible] جانور [illegible] کہتے ہیں جو [illegible] قربانی [illegible] چونکہ [illegible] وقت [illegible] ہے [illegible] کہتے ہیں [illegible] اصطلاح شرع میں اضحیہ [illegible] مخصوص جانور کو کہتے ہیں جو بنیت قربت ایک خاص وقت میں ذبح کیا جائے [illegible] مخصوص [illegible] بکری یا اونٹ ہے [illegible] وقت [illegible] ہیں۔

قولہ تجب الخ [illegible] حسن [illegible] ابو یوسف [illegible] قربانی واجب ہے [illegible] روایت [illegible] سنت [illegible] امام شافعی [illegible] کا قول ہے [illegible] حدیثیں ہیں۔ (۱) حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ذی الحجہ کا چاند دیکھے [illegible] قربانی کا ارادہ کرے [illegible] اپنے بال [illegible] (۲) [illegible] کا ارشاد ہے کہ [illegible] (۳) [illegible] قربانی [illegible] (۴) حضرت ابوبکر و عمر [illegible] ایک سال [illegible] قربانی نہیں کرتے تھے [illegible] (۱) حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص [illegible] ہماری عیدگاہ [illegible] کے قریب [illegible] (۲) حضرت [illegible] حضرت [illegible] کی طرف سے [illegible]

[illegible] (۳) [illegible] کہ زکوٰۃ نے ہر صدقہ کو [illegible]
[illegible] منسوخ کر دیا۔

قولہ [illegible] تجب [illegible] [illegible] مطلب یہ ہے [illegible] واجب۔
[illegible] ایک شخص کی طرف سے [illegible] سات آدمی [illegible] ہیں۔ امام [illegible] کے یہاں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
[illegible]
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ [illegible] قربانی [illegible] سات
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ [illegible] تجب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

ولا يذبح مصريٌ قبل الصلاة وذبح غيره ويضحي بالجماء والخصي والثولاء لا بالعمياء والعوراء

اور نہ ذبح کرے شہری (عید کی) نماز سے پہلے اور ذبح کر سکتا ہے غیر شہری اور قربانی کرے بے سینگ کی اور خصی کی اور دیوانی کی نہ اندھی کی اور کانی کی

والعجفاء والعرجاء ومقطوع اكثر الاذن او الذنب او العين او الألية والأضحية من الابل والبقر

اور دبلی کی اور لنگڑی کی اور جس کا اکثر کان یا دم یا آنکھ یا چکی کٹی ہوئی ہو اور قربانی اونٹ گائے

والغنم وجاز الثنيُّ من الكل والجذعُ من الضأن ولو مات احد السبعة وقالت الورثة

اور بکری کی ہوتی ہے اور جائز ہے ثنی سب میں سے اور جذع دنبہ میں سے اگر سات شرکاء میں سے ایک مر گیا اور وارثوں نے

اذبحوها عنه وعنكم صح ولو كان شريك الستة نصرانيا او مريد اللحم لم يجز عن واحد منهم

کہا کہ ذبح کرو اس کی طرف سے اور اپنی طرف سے تو صحیح ہے اور اگر چھ کا شریک نصرانی یا صرف گوشت کا ارادہ کرنے والا ہو تو جائز نہیں کسی کی طرف سے

ويأكل من لحم الاضحية ويؤكل غنيا ويدخر وندب ان لا ينقص الصدقة من الثلث ويتصدق بجلدها

اور خود کھائے قربانی کا گوشت اور غنی کو کھلائے اور ذخیرہ کرے اور مستحب ہے کہ صدقہ تہائی سے کم نہ کرے اور صدقہ کر دے اس کی کھال

او يعمل منه نحو جراب وغربال وندب ان يذبح بيده ان علم ذلك وكره ذبح الكتابي

یا بنائے اس کا تھیلا یا چھلنی وغیرہ اور مستحب ہے کہ اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اگر جانتا ہو اور مکروہ ہے کتابی کا ذبح کرنا

ولو غلطا وذبح كلٌّ اضحية صاحبه صح عنهما ولا يضمنان

اگر دو آدمیوں نے غلطی سے ایک دوسرے کی قربانی کو ذبح کر دیا تو دونوں کی طرف سے جائز ہے اور کسی پر قیمت واجب نہ ہوگی

تفصیل احکام اضحیہ

تشریح الفقہ: قولہ وجاز الثنی الخ کل جانور کا ثنی جائز ہے [illegible] اور بھیڑ کا جذع بھی جائز ہے کیونکہ آپ کا ارشاد ہے کہ "لا تذبحوا الا مسنة الا ان يعسر عليكم فتذبحوا جذعة من الضأن" [illegible] جذع [illegible] اگر [illegible] تو [illegible] لقوله "نعم الجذع من الضأن الاضحية"۔

قولہ ولو مات احد السبعة [illegible] اور [illegible] گوشت [illegible] قربانی [illegible] سب شرکاء کی نیت [illegible] قربت [illegible] اور [illegible] ایک کی بھی نیت [illegible] قربت [illegible] کیونکہ [illegible] ادا [illegible]۔

١ـ مسلم [illegible]

کتاب الکراهیة

المکروه الی الحرام اقرب وعند محمد نص کل مکروه حرام

[illegible]

تشریح الفقه قوله کتاب الخ [illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

[illegible]

فصل في الاكل والشرب كره لبن الاتان والاكل والشرب والادهان والتطيب من اناء ذهب وفضة

[illegible]

للرجل والمرأة لا من رصاص وزجاج وبلور وعقيق وحل الشرب من اناء مفضض والركوب على سرج

[illegible]

مفضض والجلوس على كرسي مفضض ويتقي موضع الفضة ويقبل قول الكافر في الحل والحرمة

[illegible]

والمملوك والصبي في الهدية والاذن وشراء الفاسق في المعاملات لا في الديانات

[illegible]

ومن دعي الى وليمة وثمة لعب وغناء يقعد وياكل

[illegible]

مکروہات خوردونوش کا بیان

توضیح اللغۃ [illegible]

تشریح الفقہ قولہ والاکل [illegible]

قولہ وحل الشرب [illegible]

قولہ ویقبل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] "ولا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين"

[illegible]

[illegible]

مکروہات اذان کا بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فرش پر سونے کی عبارت ہے اور جس کپڑے کا تانا ریشمی ہو اور بانا کتان یا سوتی جیسا ہو تو جائز ہے یعنی ریشمی جانوروں کی نسبت ہے کا پہننا حلال ہے کیونکہ ...کے ساتھ ہوگی اور اس کے علاوہ کی وجہ یہ ہے کہ کپڑا اسی بات سے ... ہے اور ... بانے سے ہوتی ہے تو کپڑے کی حقیقت میں بانا ہی معتبر ہوگا۔ نیز ... مستعمل ... ہے۔

قولہ وعکسہ الخ یعنی وہ کپڑا جس کا تانا سوتی وغیرہ کا ہو اور بانا ریشم کا وہ صرف جنگ کے موقع پر پہنا جا سکتا ہے بشرطیکہ کپڑا ایسا ہو جس کے ذریعے صدمات دشمن سے بچاؤ ہو اگر باریک ہو تو بالاتفاق حرام ہے۔ اور جس کا تانا بانا دونوں ریشم ہوں امام صاحب کے نزدیک اس کا استعمال جنگ کے موقع پر بھی حرام ہے۔ صاحبین، امام مالک، امام شافعی کے نزدیک حلال ہے کیونکہ اس سے دشمن پر ہیبت طاری ہوتی ہے۔ امام صاحب یہ فرماتے ہیں کہ ضرورت ... جگہ وغیرہ کی ... تحلیل نہیں۔

قولہ ولا یتحلی الخ مرد کے لئے سونے چاندی سے زینت حاصل کرنا کسی حال میں بھی جائز نہیں جیسا کہ پہلے ثابت کیا جا چکا البتہ انگوٹھی، پٹکے اور چاندی کی تلوار سے تزئین جائز ہے بشرطیکہ مقصد تجمل نہ ہو۔ کیونکہ روایت میں ہے کہ "آنحضرت ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس کا نگینہ حبشی تھا اور کندہ محمد رسول اللہ تھا" نیز حدیث میں ہے کہ آپ کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔"

وحرم التختم بالحجر والحديد والصفر والذهب وحل مسمار الذهب يجعل في حجر الفص وشد السن

اور حرام ہے انگوٹھی پہننا پتھر، لوہے، پیتل اور سونے کی اور حلال ہے سونے کی کیل جو لگائی جائے نگینے کے سوراخ میں اور باندھنا دانت کو چاندی کے

بالفضة لا بالذهب وكره إلباس ذهب وحرير صبياً لا الخرقة لوضوء أو مخاط والرتم

تار سے نہ کہ سونے کے اور مکروہ ہے سونا اور ریشم پہنانا بچے کو، نہ کہ وہ رومال جو پانی خشک کرنے یا ناک صاف کرنے کے لئے ہو اور دھاگا جو یاد رکھنے کے لئے

توضیح اللغۃ حجر پتھر، مسمار کیل، فص نگینہ، خرقہ رومال، رتم وہ دھاگا جو کسی مقصد کے یاد رکھنے کے لئے انگلی پر لپیٹ لیا جائے۔

تشریح الفقہ قولہ وحرم الخ چاندی کے علاوہ کسی اور چیز کی انگوٹھی پہننا حرام ہے جیسے سونا، پتھر، لوہا، پیتل، رانگ، سیسہ وغیرہ۔ علامہ سرخسی نے بیشب اور عقیق کے جواز کی تصحیح کی ہے۔ ... گفتگو انگوٹھی کے حلقے کے بارے میں ہے۔ رہا نگینہ سو وہ بالاتفاق درست ہے۔ حرمت کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی دیکھی تو فرمایا "مالي أرى عليك حلية أهل النار" اور پیتل کی انگوٹھی دیکھ کر فرمایا "مالي أجد منك ريح الأصنام" ترمذی کی روایت میں ہے کہ پھر سونے کی انگوٹھی دیکھی تو فرمایا "مالي أرى عليك حلية أهل الجنة"۔

قولہ وشد السن الخ ہلتے ہوئے دانت کو چاندی کے تار سے باندھنا جائز ہے، سونے کے تار سے جائز نہیں۔ امام محمد کے نزدیک دونوں سے جائز ہے۔ حتی کہ شائع کی بھی یہی روایت ہے۔ امام ابو یوسف سے دو روایتیں ہیں۔ امام محمد کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عرفجہ بن اسعد کنانی کی ناک جنگ کلاب میں کٹ گئی تھی تو آپ نے چاندی کی ناک لگائی تھی اس میں بدبو پیدا ہو گئی تو آنحضرت ﷺ نے سونے کی

...

۱۔ ... تسلی ... ... الدر المختار ... ...
۲۔ ... ...
۳۔ ... ... کتاب
... ...
... ...
... ...

[illegible] حضرت فرمائی[1] ... لہٰذا ان کو دیکھنے کے بعد ... کی روایت بھی ہیں اور [illegible] ... فرماتے ہیں کہ ... میں اصل حرمت ہے اور اباحت بضرورت ہے ... ضرورت ... سے پوری ہو سکتی ہے ... حرمت باقی رہے گی، والضرورۃ ... لم تندفع فی الانف ... انتہی۔

فصل فی النظر واللمس لا ینظر الی غیر وجہ الحرۃ وکفیہا ولا ینظر من اشتہی الی وجہہا الا الحاکم

(فصل) دیکھنے اور چھونے کے بیان میں نہ دیکھے آزاد عورت کے چہرے اور ہتھیلیوں کے علاوہ کو اور نہ دیکھے وہ جس کو شہوت ہو اس کا چہرہ مگر حاکم

والشاہد وینظر الطبیب الی موضع مرضہا وینظر الرجل من الرجل الا العورۃ والمرأۃ للمرأۃ والرجل

اور گواہ اور دیکھ سکتا ہے طبیب اس کی بیماری کی جگہ اور دیکھ سکتا ہے مرد دوسرے مرد کا بدن سوائے ستر کے اور عورت عورت کا مرد کے حق میں

کالرجل للرجل وینظر الرجل الی فرج امتہ وزوجتہ ومحرمہ ورأسہا ووجہہا وصدرہا وساقیہا وعضدیہا

مثل مرد کے ہے مرد کے حق میں اور دیکھ سکتا ہے آدمی اپنی باندی اور بیوی کا مقام مخصوص اور اپنی محرم کا چہرہ اور سر اور سینہ اور پنڈلیاں اور بازو

لا الی ظہرہا وبطنہا وفخذہا ویمس ما حل النظر الیہ وامۃ غیرہ کمحرمہ وله مس ذلک

نہ کہ اس کی پیٹھ اور پیٹ اور رانیں اور چھو سکتا ہے اس کو جس کو دیکھ سکتا ہے اور غیر کی باندی مثل محرم کے ہے اور اس کے لئے اس کو چھو سکتا ہے

اذا اراد الشراء وان اشتہی ولا تعرض الامۃ اذا بلغت فی ازار واحد والخصی والمجبوب والمخنث

جب اس کو خریدنا چاہے گو شہوت ہو اور سامنے نہ کی جائے باندی بالغ ہونے کے بعد صرف ایک تہبند میں اور خصی اور مقطوع الذکر اور مخنث

کالفحل وعبدہا کالاجنبی ویعزل عن امتہ بلا اذنہا وعن زوجتہ باذنہا

مثل مرد کے ہے اور عورت کا غلام مثل اجنبی کے ہے اور عزل کر سکتا ہے اپنی باندی سے بلا اجازت اور بیوی سے اجازت کے ساتھ

عورت کو دیکھنے اور چھونے کے احکام

تشریح الفقہ: قولہ لا ینظر الخ غیر[illegible] عورت کا کل بدن ستر ہے بجز چہرہ اور ہتھیلیوں کے کہ بوقت ضرورت ان کا کھولنا درست ہے۔ کیونکہ آیت "ولا یبدین زینتہن الا ما ظہر منہا" میں الا ما ظہر منہا کی تفسیر حضرت ... سے ... مروی ہے۔ حضرت ابن عباس سے ... مروی ہے ... موضع خاتم ... والکف۔

(فائدہ) ... عورت کے قدم بھی ستر ... ہیں یا نہیں اس میں مشائخ کا اختلاف ہے ... ہدایہ میں ... شرح جامع صغیر میں تصریح ہے کہ قدم ستر نہیں ... اسی کو اختیار کیا ہے ... اور ... فتاویٰ میں ان کے ستر ہونے کی تصریح کی ہے ... اسی کو پسند کیا ہے ... صاحب ... نے اسی کی تصحیح کی ہے ... نماز ... میں ... ستر ... عدم ستر ہونے کو ترجیح دی ہے۔

[1] ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

فصل في الاستبراء وغيره ومن ملك أمة حرم وطئها ولمسها والنظر إلى فرجها بشهوة

(فصل) استبراء اور اس کے علاوہ میں، جو شخص کسی باندی کا مالک ہو جائے اس پر اس کا وطی کرنا اور اس کو چھونا اور اس کی شرمگاہ کی طرف شہوت سے دیکھنا حرام ہے

حتى يستبرئها ومن له أمتان أختان فقبلهما بشهوة حرم وطئ واحدة منهما

یہاں تک کہ اس کا استبراء کرے، جس شخص کے پاس دو باندیاں ہوں جو بہنیں ہوں پھر ان کو شہوت سے بوسہ لیا تو ان میں سے ایک کی وطی

ودواعيه حتى يحرم فرج الأخرى بملك أو نكاح أو عتق

اور اس کے دواعی حرام ہیں یہاں تک کہ کسی ایک کی شرمگاہ اپنے اوپر حرام کر دے ملک یا نکاح یا عتق سے

ويكره تقبيل الرجل ومعانقته في إزار واحد وإن كان عليه قميص جاز كالمصافحة

اور مکروہ ہے مرد کا بوسہ لینا اور معانقہ کرنا ایک تہبند میں اور اگر اس پر قمیص ہو تو جائز ہے جیسے مصافحہ

استبراء اور حرم وغیرہ کے احکام

تشریح الفقہ: قولہ فی الاستبراء الخ استبراء لغت میں برأت رحم طلب کرنے کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں ملک جدید کے بعد ایک حیض تک انتظار کرنے کو کہتے ہیں، تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں۔ اگر حاملہ ہو تو اس وقت تعرض ہو سکتا ہے اور اگر حاملہ ہو تو وضع حمل تک تعرض نہیں کر سکتا۔

قولہ من ملک امۃ الخ جو شخص کسی باندی کا مالک ہو جائے تو جب تک اس کے رحم کی صفائی معلوم نہ ہو جائے اس وقت تک اس کے ساتھ وطی کرنا اسی طرح اس کو شہوت سے چھونا اور بوسہ لینا وغیرہ حرام ہیں۔ خواہ کسی طرح بھی ملک حاصل ہوئی ہو خواہ میراث میں پانے سے یا ملک بدلانے سے یا عورت کی بیع کے ذریعہ سے یا ہبہ یا صدقہ یا وصیت یا عوض یا مکاتبت یا حق غلام سے عاجز ہونے سے اور باندی خواہ کسی بچہ کی ہو یا کسی عورت کے لیے ہو، اگر وہ باندی حیض والی ہو تو ایک حیض آنے تک انتظار کرے اور اگر حیض والی نہ ہو تو ایک ماہ گذرنے تک انتظار کرے، وجوب استبراء کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جنگ اوطاس کی گرفتار شدہ باندیوں کے حق میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ حاملہ سے وضع حمل تک اور غیر حاملہ سے ایک حیض آنے تک صحبت نہ کی جائے۔

قولہ لہ امتان الخ ایک شخص کے پاس دو باندیاں ہیں جو آپس میں بہنیں ہیں اس نے دونوں کا بوسہ لیا تو دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ وطی کرنا اور دواعی وطی حرام ہیں یہاں تک کہ ان میں سے کسی ایک کی شرمگاہ اپنے اوپر حرام کر دے، اس طرح کہ ان میں سے کسی کو فروخت کر دے یا کسی کو ہبہ کر دے یا کسی کے ساتھ نکاح کر دے۔ وجہ یہ ہے کہ جس طرح جمع بین الاختین نکاحاً حرام ہے بقولہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین اسی طرح جمع بین الاختین ملک یمین میں بھی حرام ہے۔ نزدیک ناجائز ہے اور دواعی وطی چونکہ وطی کے ہیں اس لیے دواعی میں بھی جمع بین الاختین جائز نہیں۔

قولہ و کرہ [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فصلٌ في البيع [illegible] [illegible]

[illegible]

وكذلك [illegible] وكره [illegible] الصبي [illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ کرہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ و کرہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

واحتكار قوت الآدمي والبهيمة في بلد يضر بأهله لا غلة ضيعته ومجلوبه من بلد آخر

[illegible]

ولا يسعر السلطان إلا أن يتعدى أرباب الطعام عن القيمة تعديا فاحشا وجاز بيع العصير من خمار

[illegible]

[illegible]

[illegible] فيه بيت [illegible] بيعة او كنيسة [illegible] فيه خمر [illegible]

[illegible]

[illegible] بيوت مكة [illegible]

[illegible]

[illegible] على [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابو یوسف کے نزدیک ہر چیز میں احتکار ہو سکتا ہے۔

قولہ ولا یسعر الخ نرخ مقرر کرنا۔ حدیث میں ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ نرخ گراں ہو گیا ہے، حضور ہمارے لئے نرخ مقرر فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا: تحقیق اللہ ہی نرخ مقرر کرنے والا، قبض و بسط کرنے والا اور رازق ہے۔ یعنی گرانی و ارزانی اسی کی طرف سے ہے۔ ہاں اگر غلہ فروش قیمت میں حد سے زیادہ ظلم کرنے لگیں تو امام کو اہل رائے کے مشورہ سے نرخ مقرر کر دے۔ امام مالک کے یہاں اس صورت میں امام پر نرخ مقرر کرنا واجب ہے۔

قولہ ویجوز الخ دیہاتوں میں آتش کدہ، کنشت، کلیسا بنانے کے لئے مکان کرایہ پر دینا امام صاحب کے نزدیک درست ہے۔ صاحبین اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک مناسب نہیں کیونکہ یہ معصیت پر اعانت کرنا ہے جو ممنوع ہے اور شمس الائمہ سرخسی نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ حق تعالیٰ "ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان"۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ عقد اجارہ مکان کی منفعت پر ہے جس میں کوئی معصیت نہیں، معصیت تو مستاجر کے فعل سے ہوتی ہے اور وہ اس میں مختار ہے۔

قولہ ویجوز بیع بناء الخ مکہ معظمہ کی اراضی وقف ہے، اس لئے اس کی تعمیرات بیچنا جائز ہے۔ صاحبین کے نزدیک مکہ کی زمین کی بیع جائز ہے۔ امام صاحب سے بھی ایک روایت یہی ہے۔ شرح کنز میں ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے کیونکہ مکانات کی طرح زمین بھی لوگوں کی مملوک ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے "وهل ترك لنا عقيل من ربع" اس بات کی واضح دلیل ہے کہ مکہ کی اراضی کی ایک ملک سے دوسری ملک کی طرف منتقل ہونے کے قابل ہے۔ چنانچہ وہاں کے مکانات اور اراضی کی بیع وہاں کے باشندگان میں عام طور سے بلا نکیر مشہور و معروف ہے۔ امام صاحب کی دلیل حضور ﷺ کا ارشاد ہے "مكة مناخ لا تباع رباعها ولا تؤجر بيوتها"۔

قولہ و تعشیر المصحف الخ تعشیر سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک کی ہر دس آیتوں پر علامت لگانا مکروہ ہے۔ اس کے اسباب اور تنقیط میں بھی یہی حکم ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ قرآن کو مجرد رکھو اور اس میں کوئی چیز شامل نہ کرو۔ قرآن میں اعراب لگانا لیکن متاخرین نے عجمیوں کے لئے اس کو مستحسن سمجھا ہے کیونکہ عجم کے حق میں یہ ضروری ہے۔

قولہ ودخول الذمی الخ امام صاحب کے نزدیک ذمیوں کا مساجد میں داخل ہونا جائز ہے مسجد حرام ہو یا غیر مسجد حرام۔ امام مالک کے یہاں کسی مسجد میں بھی ذمی کا داخل ہونا جائز نہیں۔ علماء ثلاثہ امام شافعی و امام احمد کے یہاں مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں اجازت ہے۔ عدم جواز کی دلیل یہ آیت ہے "انما المشركون نجس فلا يقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا"۔ امام صاحب کی دلیل یہ ہے کہ "ماہ رمضان میں وفد ثقیف آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا، آپ نے ان کو مسجد میں ٹھہرایا اور ان کے لئے مسجد کے پچھلے حصہ میں خیمہ لگایا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مشرک ہیں، آپ نے فرمایا "انه ليس على الارض من انجاس الناس شيء انما انجاس الناس على انفسهم" اور آیت کا مطلب یہ ہے کہ "لا يقربوه حاجين ولا معتمرين"۔ ذکر کشاف کے مطلب یہ ہوا کہ حق تعالیٰ مشرکین کو مسجد حرام میں داخل ہونے سے روک رہا ہے۔

ابن ماجه، ابن راهويه، دارمي، عبد بن حميد، ابو يعلى الموصلي، بيهقي في شعب الايمان عن عمر ۱۲ احمد، ابن ابي شيبة، بزار، ابو يعلى، حاكم، عبد الغني [illegible] عن ابي هريرة ۱۲ ابو داود [illegible] ابو يعلى [illegible] عن انس [illegible] والنسائي [illegible] في الاوسط ۱۲

[illegible] حاكم، دارقطني، ابن عدي [illegible] عن عبد الله بن عمرو ۱۲ [illegible] ابن ابي شيبة [illegible] طبراني، بيهقي [illegible] ابن مسعود ۱۲ ابو داود، احمد، طبراني [illegible] ۱۲

[illegible]

وبمعقد العز من عرشك وبحق فلان واللعب بالشطرنج والنرد وكل لهو وجعل الراية

[illegible]

في عنق العبد وحل قيده والحقنة ورزق القاضي وسفر الأمة وأم الولد بلا محرم وشراء مالا بد للصغير

[illegible]

منه وبيعه بالصغير والإجارة والمعاملة هو في حجرهم وتؤجره أمه فقط

[illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ: قولہ وبمعقد العز [illegible]

[illegible]

قولہ وطلب الحق [illegible] "اسئلك بمعقد العز من عرشك" [illegible]

[illegible]

[illegible]

كتاب احياء الموات

[illegible] ومن احياه

[illegible]

بإذن الإمام ملكه [illegible] ولا يجوز احياء ما قرب من العامر

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ کتاب الخ [illegible]

[illegible]

قولہ الموات الخ [illegible] فی الصحاح الموات بالفتح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ ومن احیاہ الخ [illegible]

[illegible]

[illegible] لیس للمرء الا ما طابت به

نفس امامه [illegible]

ومن حفر بئرا في موات فله حريمها [illegible] من كل جانب وحريم العين خمسمائة [illegible]

[illegible]

فمن حفر بئرا في حريمها منع منه والقناة حريمها بقدر ما يصلحه وما عدل عنه الفرات

[illegible]

ودجلة ويحتمل عوده اليه فهو موات وان [illegible] لا [illegible] ولا حريم للنهر

[illegible]

[illegible]

کنویں، چشمے وغیرہ کے حریم کا بیان

توضیح اللغۃ حفر کھودنا، حریم اردگرد کی وسیع جگہ، عین چشمہ، قناۃ نہر۔

تشریح الفقہ قوله ومن حفر الخ کسی شخص نے غیر آباد زمین میں بحالت اجازت حاکم (بالاتفاق) یا بلا اجازت حاکم (صاحبین کے نزدیک) کنواں کھودا تو اس کے اردگرد ہر جانب سے اس کا حریم چالیس گز ہے کہ اس کے حصہ میں کوئی دوسرا شخص کنواں نہیں کھود سکتا۔ پھر اگر یہ کنواں عطن ہو یا ناضح، صاحبین کے نزدیک عطن کا حریم چالیس گز ہے اور ناضح کا ساٹھ گز، اور چشمہ کا حریم بالاتفاق پانچ سو گز ہے۔ امام مالک اور امام شافعی کے یہاں حریم کے سلسلہ میں عرف کا اعتبار ہے۔ صاحبین کی دلیل آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ چشمہ کا حریم پانچ سو گز ہے اور بئر عطن کا چالیس گز اور بئر ناضح کا ساٹھ گز۔ امام صاحب کی دلیل یہ ہے کہ حدیث من حفر بئرا فله مما حولها اربعون ذراعا عام ہے جس میں بئر عطن اور بئر ناضح کی کوئی تفصیل نہیں۔ و العمل على العام المتفق اولى عنده من الخاص المختلف.

قوله ولا حريم للنهر الخ دوسرے کی ملک میں جاری نہر کا امام صاحب کے نزدیک کوئی حریم نہیں۔ صاحبین کے نزدیک بقدر ضرورت حریم ہے یعنی اتنا کہ نہر کی مٹی وغیرہ پر چل سکے اور نہر کی مٹی ڈالی جاسکے۔ [illegible] قہستانی میں ہے [illegible] منقول ہے کہ یہی حکم ہے۔ وفی السراجیة [illegible] والصحیح انه یستحق الحریم [illegible] امام ابو یوسف کے نزدیک [illegible] قہستانی میں کرخی سے اور مجتبیٰ میں [illegible] سے منقول ہے کہ فتویٰ امام ابو یوسف کے قول پر ہے۔ وفی الفکری ایضا ان الفتوی علی قول ابی یوسف.

تنبیہ شرح مجمع میں [illegible] سے منقول ہے کہ امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف [illegible] میں ہے جس کی مٹی صاف کرنے کی ہر وقت ضرورت نہیں ہوتی اور [illegible] ہو۔ جس کی مٹی صاف کرنے کی ہر وقت ضرورت ہو تو اس کا حریم بالاتفاق ثابت ہے۔ قہستانی میں [illegible] سے منقول ہے کہ اختلاف [illegible] ہے جو کسی [illegible] صاحب نہر کے سوا کسی دوسرے کی [illegible] اس صورت میں صاحبین کے نزدیک [illegible] صاحب نہر کے حق میں ہے اور امام صاحب کے نزدیک صاحب ارض کی ملک ہے اور اگر [illegible] صاحب نہر یا صاحب ارض [illegible] ہوں تو بالاتفاق [illegible] کا بھی مالک ہے (محاذاة من المدر [illegible]) [illegible] سے منقول ہے کہ اگر [illegible] تو وہ صاحب نہر کی ملک ہے کیونکہ ظاہر یہی ہے کہ اس کی [illegible] نہر کی مٹی سے ہے۔

فصل في الشرب قوله يمنع صاحب العلم الانهار العظام كدجلة والفرات غير مملوكة ولكل ان يسقى ارضه

(فصل) شرب کے بیان میں [illegible] بڑی بڑی نہریں جیسے دجلہ و فرات، کسی کی مملوک نہیں، ہر شخص کو اپنی زمین [illegible] سکتا ہے

[illegible] کنواں [illegible] ۔
۱۲ ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عَلٰى قَدْرِ أَرَاضِيهِمْ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ الشُّرَكَاءِ أَنْ يَشُقَّ مِنْهُ نَهْرًا أَوْ يَنْصِبَ عَلَيْهِ رَحًى أَوْ دَالِيَةً

کیا تو ان کے درمیان پانی ان کی اراضی کے بقدر ہوگا اور کسی شریک کو اختیار نہ ہوگا کہ اس میں سے نہر نکالے یا اس پر پن چکی قائم کرے یا رہٹ

أَوْ جِسْرًا أَوْ يُوَسِّعَ فَمَ النَّهْرِ أَوْ يَقْسِمَ بِالْأَيَّامِ وَقَدْ كَانَتِ الْقِسْمَةُ بِالْكُوَى

لگائے یا پل باندھے یا نہر کا دہانہ چوڑا کرے یا باری کی تقسیم دنوں کے حساب سے کرے جبکہ پہلے سے تقسیم سوراخوں کے حساب سے

أَوْ يَسُوقَ شِرْبَهُ إِلٰى أَرْضٍ لَهُ أُخْرٰى لَيْسَ لَهَا فِيهِ شِرْبٌ إِلَّا بِرِضَاهُمْ وَيُورَثُ الشِّرْبُ

ہو یا اپنی باری کا پانی اپنی دوسری زمین کی طرف لے جائے جس کا اس میں حق نہیں ہے مگر ان کی رضامندی سے، اور شرب میں میراث جاری ہوتی ہے اور اس کے انتفاع

وَيُوصٰى بِالِانْتِفَاعِ بِعَيْنِهِ وَلَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُؤَجَّرُ وَإِذَا مَلَأَ أَرْضَهُ مَاءً فَنَزَّتْ أَرْضُ جَارِهِ أَوْ غَرِقَتْ لَمْ يَضْمَنْ

کی وصیت کی جاسکتی ہے بعینہ اس سے نفع اٹھانے کی، اور نہ اس کو بیچا جاسکتا ہے نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے اور نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور اگر کسی نے اپنی زمین کو پانی سے بھر دیا پس پڑوسی کی زمین میں نمی آگئی یا وہ ڈوب گئی تو یہ ضامن نہ ہوگا۔

کھیت کے پانی کے احکام

تشریح الفقہ: قولہ ووجدنا الخ امام صاحب کے نزدیک نہر مشترک کی صفائی کا صرفہ سب شرکاء پر ہوگا، اوپر کی جانب سے، پھر جب نہر ایک شریک کی زمین سے تجاوز ہوجائے تو دوسری نہر کے حصے سے بری ہوجائے گا، صاحبین کے نزدیک صرفہ سب شرکاء پر اول سے آخر تک بقدر حصص ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر شخص اول نہر میں شریک ہے، صرف بطریق اعتبار ہوگا یعنی ہر شخص پر خرچ کا دسواں حصہ ہوگا جب مثلاً ایک شریک کی زمین سے آگے نکل جائے تو باقی نہر کا پورا خرچ بطریق عشر ہوگا، صاحبین کے نزدیک اول سے آخر تک سب پر بطریق اشتراک ہوگا، قاضی خان نے کہا ہے کہ صحیح امام صاحب کے قول پر ہے۔

قولہ ویصح الخ زمین کے بغیر پانی کا دعویٰ کرنا صحیح ہے کیونکہ پانی بسا اوقات مرغوب فیہ ہوتا ہے کہ اور یہ ممکن ہے کہ آدمی زمین کے بغیر بطریق میراث یا بطریق وصیت پانی کا مالک ہوجائے کیونکہ بعض اوقات زمین فروخت ہوجاتی ہے، پانی فروخت نہیں ہوتا۔

قولہ نہر بین قوم الخ ایک نہر چند آدمیوں میں مشترک ہے انہیں باری کی تقسیم کے متعلق جھگڑا ہو تو پانی ان کی اراضی کے مطابق ہوگا، کیونکہ پانی کا مقصد زمین سینچنا ہے اور پانی کی ضرورت مختلف اراضی کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے جو اس کا حق ہر ایک کی زمین کی ضرورت کے مطابق ہوگا۔

[illegible]
[illegible]

1 . لانه متسبب وليس بمتعد فلا يضمن ... الهداية [illegible]

کتاب الاشربۃ

تشریح الہدایہ: قولہ کتاب الاشربۃ، اشربہ اور شرب دونوں لفظ معنی کی حیثیت سے ایک دوسرے کی ضد [illegible] ہیں چونکہ خمر شراب کی قسم ہے اور شراب و شرب دونوں معنی [illegible] میں مشترک ہیں اس لئے شرب کے بعد کتاب الاشربہ لایا ہے۔ لغت عرب میں اس کے معنی سیال چیز کو کہتے ہیں خواہ پینے کے قابل ہو یا حلال ہو یا نہ ہو، اصطلاح شرع میں شراب وہ حرام مشروب ہے جو نشہ لائے اور مست کر دے۔ [illegible] کتاب کا نام [illegible] رکھا گیا۔ ولفظ التوضیح فی اول القسم الثانی ان اضافۃ الحل والحرمۃ الی الاعیان کحرمۃ المیتۃ والخمر والامہات ونحو ذلک مجاز عند کثیر من المحققین من باب اطلاق اسم المحل علی الحال او ہو مبنی علی حذف المضاف ای حرم اکل المیتۃ وشرب الخمر ونکاح الامہات۔

فائدہ: اصول اشربہ چار چیزیں ہیں (۱) میوہ جیسے انگور، کھجور، منقیٰ [illegible] (۲) حبوب جیسے گیہوں، جو وغیرہ (۳) شیریں چیزیں جیسے شکر، شہد وغیرہ (۴) البان جیسے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

(عینی اور قاضی خاں)۔

الشراب ما یسکر، والمحرم منہا اربعۃ: الخمر وہی عصیر العنب اذا غلا واشتد وقذف بالزبد

شراب وہ ہے جو نشہ لائے، ان میں سے حرام چار ہیں، اول خمر اور وہ انگور کا پانی ہے جب جوش مارے [illegible] جھاگ پھینکے

وحرم قلیلہا وکثیرہا، والطلاء وہو العصیر اذا طبخ حتی ذہب اقل من ثلثیہ

[illegible] کا [illegible] اور بہت سا حرام ہے [illegible] طلاء اور وہ شیرہ انگور ہے جب پکایا جائے [illegible] کہ دو تہائی سے کم [illegible] جائے۔

حرام شرابوں کا بیان

توضیح اللغۃ: [illegible]

[illegible]

[illegible] "كل مسكر خمر" [illegible]

[illegible]

[illegible] "الخمر ما خامر" [illegible]

[illegible] "كل مسكر خمر" [illegible]

[illegible]

[illegible] عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ کل مسکر خمر [illegible] "الخمر من هاتين الشجرتين" [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ والطلاء [illegible]

[illegible]

فائدہ [illegible]

[illegible] (از [illegible])

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

والسکر وھو النیء من ماء التمر ونقیع الزبیب وھو النیء من ماء الزبیب وکل حرام اذا غلا واشتد

[illegible]

وحرمتھا دون حرمۃ الخمر فلا یکفر مستحلھا بخلاف الخمر

مگر ان کی حرمت ... خمر ... سے کم ہے ... ان کے حلال ... والے کو ... بخلاف خمر کے۔

تشریح الفقہ قولہ والسکر الخ ... [illegible] ... لگے ... [illegible] ... الخمر من ھاتین الشجرتین ... [illegible] ... قال ... عبد اللہ السکر خمر ... [illegible] ... ملامت کیا گیا ہے۔

قولہ ونقیع الزبیب الخ ... [illegible]

[illegible]

والحلال منھا اربعۃ نبیذ التمر والزبیب اذا طبخ ادنی طبخۃ وان اشتد اذا شرب منہ ما یغلب علی ظنہ انہ لا یسکر

[illegible]

من غیر لھو ولا طرب والخلیطان ونبیذ العسل والتین والبر والشعیر والذرۃ طبخ او لم یطبخ

[illegible]

مباح مشروبات کا بیان

توضیح اللغۃ ... [illegible]

تشریح الفقہ قولہ والحلال منھا الخ ... [illegible]

... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

والمثلث العنبي

چہارم مثلث کی

مثلث عنبی کا حقیقی ہونا

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۳۰۳ [illegible]

[illegible] شیطان [illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]

(۱) [illegible] رسول الله ﷺ [illegible]
[illegible] رسول الله ﷺ [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیگر احادیث حرمت ... [illegible] ... حضرت ابو مسعود ... [illegible] ... رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہیں۔ ... [illegible] ... جن کی تفصیل طحاوی میں موجود ہے ... [illegible] ... مذکور کے تمام احادیث ... [illegible] ... تمام احادیث میں تطبیق دی جائے گی ... [illegible] ... حضرت ابن مسعود کا قول "شهدت التحريم و شهدت التحليل و حفظتم و نسيتم" منقول ہے۔

تنبیہ: یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ... [illegible] ... والاظہر ... [illegible] ... اللہ تعالیٰ کی ذات ... [illegible] ... بالاتفاق حرام ہے ... [illegible] ... سوال ہوا آپ نے جواب دیا ... [illegible] ... حلال کہتے تھے۔ اور ... [illegible] ... ہے کہ اگر کسی کے لئے ... [illegible] ... پینا بھی حرام ہے۔

وحلَّ الانتباذُ في الدُّبَّاء والحَنْتَم والمزفَّت والنَّقير وحلَّ الخمر سواءٌ خُلِّلت أو تخلَّلت

حلال ہے نبیذ بنانا کدو کے تونبے ... [illegible] ... اور شراب کا سرکہ خواہ بنایا گیا ہو یا خود بن گیا ہو

وكُرِه شُربُ دُرديِّ الخمر والامتشاط به ولا يُحدُّ شاربُه بلا سكر

اور مکروہ ہے شراب کی تلچھٹ پینا ... [illegible] ... کنگھی کرنا اور حد نہیں لگائی جائے گی اس کے پینے والے کو بغیر نشہ کے

تشریح الفقہ: قولہ وحل الخ ... [illegible] ... حنتم ... [illegible] ... حلال ہے ... [illegible] ... بعض حضرات ... [illegible] ... کیونکہ حضرت علی، ابن عمر ... [illegible] ... رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایت ... [illegible] ... نهيتكم عن الاشربة الا في ظروف الادم فاشربوا في كل وعاء غير ان لا تشربوا مسكرا ... [illegible] ... نے کتاب الآثار ... [illegible] ... ہے ... [illegible] ... کہ ... [illegible] ... گوشت ... [illegible] ... حضرت علی ... [illegible] ... ہے۔

قولہ و علی الخ یعنی یہاں خمر کا سرکہ کھانا حلال ہے ... دوسرا سرکہ [illegible] ... یہاں کی اولی چیز ڈالنے سے سرکہ بن جائے گا احناف کے یہاں خمر کا سرکہ کھانا حلال نہیں ہے اور اگر سرکہ بنا لیا گیا ... امام شافعی کے یہاں وہ سرکہ حلال نہیں ... کی گئی ہے ... معقول ... ہے ... سرکہ حلال ہے ... امام مالک اور امام احمد ... آنحضرت ﷺ سے سوال کیا گیا کہ خمر کا سرکہ بنا لیا جائے تو ... اور حضرت ابو طلحہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے یتیموں کے لئے شراب خریدی تھی ... جائز ہے ... آپ نے ... شراب کے متعلق تشدد ... کیا ... شراب کے برتن توڑ ڈالے ... حالانکہ ... ایک شراب فروش ... آپ نے ... سب ... بعد میں منسوخ ہو گیا چنانچہ حضرت جابر کی روایت میں ہے کہ آپ نے ... کے حق میں ... [illegible]

کتاب الصید

ھو الاصطیاد ویجوز بالکلب المعلم والفھد والبازی وسائر الجوارح المعلمۃ ولا بد من التعلیم وذا

وہ شکار ہے جائز ہے معلم کتے ... اور باز ... اور سب شکاری جانوروں سے ... اور ضروری ہے سکھانا ... اور یہ ...

بترک الاکل ثلاثا فی الکلب والرجوع اذا دعوتہ فی البازی ومن التسمیۃ عند الارسال ومن الجرح

کتے کے حق میں تین بار کھانا چھوڑنا ... اور باز کے حق میں لوٹ آنا جب بلائے ... اور چھوڑتے وقت بسم اللہ کہنا ... اور زخمی کرنا

فی ای موضع کان فان اکل منہ البازی اکل وان اکل منہ الکلب او الفھد لا وان ادرکہ حیا ذکاہ

جسم کے کسی بھی حصہ میں ہو ... اگر باز نے اس میں سے کھا لیا تو ... کھایا جائے گا ... اگر کتے نے ... کھا لیا تو نہیں ... اور اگر شکار کو زندہ پا لیا تو اس کو ذبح کرے

تشریح الفقہ قولہ کتاب الخ ... سے ... مناسبت ظاہر ہے ... جس طرح ... کتاب الصید لا رہا ہے

(فائدہ) شکار ... اور حرام ... حرم ... شکار حرام ... (۱) ... (۲) ... (۳) ... (۴) ... (۵) ... (۶) ... (۷) ... (۸) ... (۹) ... (۱۰) ... (۱۱) ... (۱۲) ... (۱۳) ... (۱۴) ... [illegible]

قولہ ھو الاصطیاد الخ صید مصدر ہے ... معنی ... شکار ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وإن خنقه الكلب ولم يجرحه لم يؤكل ولو شاركه كلب غير معلم أو كلب مجوسي أو كلب لم يذكر

[illegible]

اسم الله عليه عمدا لم يؤكل وإن أرسل كلبه فزجره مجوسي فانزجر حل وإن أرسله مجوسي

[illegible]

فزجره مسلم فانزجر حرم ولو لم يرسله أحد فزجره مسلم فانزجر حل وإن رمى

[illegible]

وسمى فجرح أكل وإن أدركه حيا ذكاه وإن لم يذكه حرم وإن وقع سهم بصيد فتحامل وغاب

[illegible]

وهو في طلبه فوجده ميتا حل وإن قعد عن طلبه ثم أصابه ميتا لا وإن رمى صيدا

[illegible]

فوقع في ماء أو على سطح أو جبل ثم تردى منه إلى الأرض حرم وإن وقع على الأرض ابتداء حل

[illegible]

وما قتله المعراض بعرضه والبندقة حرم وإن رمى صيدا فقطع عضوا منه أكل الصيد

[illegible]

لا العضو وإن قطعه أثلاثا والأكثر مما يلي العجز أكل كله وحرم صيد المجوسي والوثني والمرتد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَإِنْ رَمَى صَيْدًا فَلَمْ يُثْخِنْهُ وَرَمَاهُ آخَرُ فَقَتَلَهُ فَهُوَ لِلثَّانِي وَحَلَّ وَإِنْ أَثْخَنَهُ فَلِلْأَوَّلِ وَحَرُمَ

اگر تیر مارا شکار کو اور اس کو سست نہ کیا اور دوسرے نے تیر مارا اور قتل کر دیا تو شکار دوسرے کا ہے اور حلال ہوگا اور اگر سست کر دیا تو شکار اول کا ہوگا

وَضَمِنَ الثَّانِي لِلْأَوَّلِ قِيمَتَهُ غَيْرَ مَا نَقَصَتْهُ جِرَاحَتُهُ

اور حرام ہوگا اور ضامن ہوگا ثانی اول کو اس کی قیمت کا سوائے اس کے جو کم کر دی ہے اس کے زخم نے

وَحَلَّ اصْطِيَادُ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَمَا لَا يُؤْكَلُ

حلال ہے شکار کرنا اس کا جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اور جس کا نہیں کھایا جاتا

تفصیل احکام صید

قولہ وان رمی صیدا الخ ایک شخص نے شکار پر تیر چلایا اور وہ اس کو لگنے کے بعد غائب ہو گیا اور شکاری اس کی تلاش کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اس کو مرا ہوا پایا تو اگر اس وقت وہ مردہ پایا تھا تو اس کا کھانا حلال ہے کیونکہ حضور ﷺ نے حضرت ابو ثعلبہ سے ارشاد فرمایا کہ "جب تو نے تیر مارا اور شکار تجھ سے تین دن تک غائب ہو گیا پھر تو نے اس کو پایا تو اس کو کھا جب تک کہ وہ متعفن نہ ہو گیا ہو"۔ اور اگر تلاش کرنے سے بیٹھ گیا تو حلال نہ ہوگا کیونکہ ممکن ہے کہ شکار کی موت کسی اور سبب سے واقع ہوئی ہو اور حضرت ابن عباس سے روایت ہے "لعل هوام الارض قتلته"۔

قولہ وان رمی صیدا الخ ایک شخص نے شکار کو تیر مارا وہ پانی میں گر گیا اور مر گیا تو وہ حرام ہے کیونکہ حضور ﷺ نے حضرت عدی بن حاتم سے فرمایا تھا کہ "اگر تیرا تیر پانی میں واقع ہو تو اس کو نہ کھا کیونکہ تجھ کو معلوم نہیں کہ اس کو تیرے تیر نے مارا ہے یا پانی نے"۔ اسی طرح اگر پہاڑ پر گرنے کے بعد زمین پر گرا تب بھی حرام ہے کیونکہ وہ متردیہ ہے جس کی حرمت نص کتاب سے ثابت ہے ہاں اگر وہ ابتداءً ہی زمین پر گرا تو حلال ہے کیونکہ زمین پر گرنے سے تو احتراز ممکن ہی نہیں۔

قولہ وما قتلہ المعراض الخ۔ جس شکار کو معراض نے چوڑائی کی جانب سے قتل کیا ہو یا بندقہ نے قتل کیا ہو تو وہ حرام ہے کیونکہ وہ بمنزلہ موقوذہ کے ہے معراض وہ تیر ہے جس میں پر اور پیکان نہ ہو اور بندقہ مٹی کی گولی ہے حضرت عدی بن حاتم نے حضور ﷺ سے معراض کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جو اس کی دھار سے لگ کر مرے اس کو کھا لو اور جو چوڑائی سے مرے وہ موقوذہ ہے اس کو نہ کھاؤ ہاں اگر اس کو تیزی اور دھار ہو اور زخمی کر دے تو حلال ہے۔

قولہ لقطع عضو الخ ایک شخص نے تیر مار کر شکار کا کوئی عضو قطع کر دیا اور وہ مر گیا تو شکار کھایا جائے مگر وہ عضو نہ کھایا جائے جو کٹ کر الگ ہو گیا ہے بشرطیکہ وہ امام شافعی کے نزدیک دونوں کھائے جا سکتے ہیں ہماری دلیل یہ ہے کہ عضو کا تو اس حالت میں جدا کیا گیا ہے کہ اس وقت وہ زندہ تھا جیسے زندہ جانور سے عضو جدا کر دیا جائے تو اس کا کھانا حلال نہیں ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے "ما قطع من البهيمة وهي حية فهو ميت" یعنی زندہ جانور سے جو عضو کاٹا گیا وہ مردار ہے۔ امام شافعی کا استدلال یہ ہے کہ حدیث میں جانور مطلق ہے اور یہاں زندگی حکمی ہے حقیقی نہیں اور ظاہر ہے کہ جس وقت عضو قطع ہوا اس وقت حقیقتاً بھی زندہ ہے کیونکہ اس میں حیات ہے۔ مگر زخم کے بعد اس کا سلامت رہنا مقصود ہے

قولہ وان قطع اثلاثا الخ اور اگر تیر مارا اور شکار کو تین حصوں میں قطع کر دیا اور اس کا اکثر حصہ سرین کی طرف ہو تو سب کھایا جائے یعنی ایک تہائی

سر کی طرف اور وہ قتل عام کی طرف ہو گیا تو حلال ہے کیونکہ اس صورت میں ذکی ہو گئی ہے۔ ذبح کی قدرت ہے تو [illegible] حدیث مذکور میں کہنا ہے ... کیونکہ اس صورت میں بھی بیت حلال ہے ... ہوگا ... سے قتل حلال ہے

قولہ وان رمی صید ... ایک شخص نے شکار کے تیر مارا مگر اس کو کاری زخم نہیں لگا پھر دوسرے نے تیر مار کر قتل کر دیا تو شکار شخص ثانی کا ہوگا اور حلال ہوگا کیونکہ اس نے اس کو زخمی کر کے حیز امتناع سے خارج کر دیا اور اگر پہلا شخص کاری زخم لگا چکا ہو جس کی وجہ سے شکار بھاگ سکتا ہو اور اس میں باقی حیات ہو جس سے وہ زخم کے بعد زندہ رہتا ہے اور پھر دوسرا شخص تیر مار کر قتل کر دے تو شکار پہلے کا ہوگا اور حرام ہوگا کیونکہ کاری زخم لگانے کے بعد ... ہو گیا تھا اس سے ذبح کیا جانا ہوتا ... حرام ہوگا اور جب شکار شخص اول کا ہو چکا تو دوسرا شخص غیر کے مملوک شکار کو تلف کرنے والا ہوا لہٰذا اس پر شکار کی قیمت کا تاوان ہوگا مگر پہلے زخم کی وجہ سے جتنی قیمت کم ہو چکی ہے اتنی قیمت وضع کر دی جائے گی۔

کتاب الرہن

فوجئتني شيئا بحق يمكن استيفاؤه منه كالدين ونزم ينعقد وجوب وقبضه

... کسی چیز کا روک لینا ... حق وصول کر لینا ممکن ہو جیسے قرض ... لازم ہو جاتا ہے ایجاب وقبول ... قبضہ کے بعد سے

تشریح الفقہ قولہ کتاب الرہن جس طرح شکار ... تحصیل مال کا سبب ہے اسی طرح رہن بھی تحصیل مال کا سبب ہے اس مناسبت سے کتاب الصید کے بعد کتاب الرہن کو لایا گیا ہے۔ رہن کی مشروعیت قرآن و حدیث سے ہے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے "وان کنتم علی سفر ولم تجدوا کاتبا فرهان مقبوضة" حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ ادھار خریدا اور اس کے عوض میں اپنی زرہ ... رہن رکھی۔

قولہ هو حبس الخ رہن لغت میں شیء کو کسی بھی سبب سے روک لینے کو کہتے ہیں خواہ وہ مال ہو یا غیر مال اور شریعت میں رہن کی تعریف یہ ہے "هو حبس شيء (مالي ای جعل الشیء محبوسا) بحق يمكن استيفاؤه منه (كلا او بعضا) كالديون (حقيقة او حكما)" یعنی رہن کسی مالی چیز کو کسی حق کے عوض میں روک لینے کو کہتے ہیں جس سے حق وصول کر لینا ممکن ہو خواہ پورا حق وصول کرے یا بعض ... جیسے مرہون سے دین کا وصول کر لینا ... تعریف میں ... تعبیر ... کیونکہ ... بہ تعریف ... مرتہن ... قبضہ ... کا ... ہے ... مملوکہ شدہ چیز ... جیسے ... حق ... مرہون شے سے ... کا حاصل کرنا ممکن نہیں۔ مگر اس وقت ... (... کا ... مختلف ... حق ... ہے ... ہے ... حق ... سے ... حقیقتہ ... حکما ... اعتبار ... سے واجب ہوتے ... جانے ... کا حصول ... سے ... آگے آ رہی ہے۔

فائدہ گروی رکھنے والے کو راہن کہتے ہیں اور جس کے پاس گروی رکھی جائے اس کو مرتہن کہتے ہیں اور جو چیز گروی رکھی جائے اس کو رہن کہتے ہیں ... ہے ... مرتہن اور ...

[illegible]

قولہ ولو وهبه الخ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

تحوز	تحوزها	تحيزا	وتشغله	له	وفي	البيع	قبض

[illegible]

وہ حوالہ کیا جائے جو مستحق ہو رہن ، اس سے علیحدہ ہو ، مشغول ہونے تعریف سے خالی ہو ، کے سامنے کر دیا جائے ، اس ہو جائے قبضہ کرنے سے

ولا يرجع على الراهن خالص بقيمتها وهو مضمون بالأقل من قيمته ومن الدين

اور وہ اس رہن کو رکھ سکتا ہے راہن سے جب تک کہ مرتہن نے اس پر قبضہ کیا ہو اور وہ مضمون ہوتا ہے قیمت اور دین سے کمتر کے ساتھ

فإذا هلك ورهنه مثل دينه صار مستوفيا لدينه وإن كانت أكثر من دينه فالفضل أمانة

سو اگر وہ ہلاک ہو گئی اور اس کی قیمت دین کے برابر ہے تو مرتہن اپنا دین وصول کرنے والا ہو گیا اور اگر قیمت زیادہ ہو دین سے تو زیادتی امانت ہے

وبقدر الدين صار مستوفيا وإن كانت أقل صار مستوفيا بقدره ورجع المرتهن بالفضل

اور وہ بقدر دین وصول کرنے والا ہو گیا اور اگر قیمت کم ہو تو بقدر قیمت وصول کرنے والا ہو گیا اب وہ باقی قرضہ راہن سے وصول کرے

وله أن يطالب الراهن بدينه ويحبسه به ويؤمر المرتهن بإحضار رهنه والراهن بأداء دينه أولاً

اور مرتہن مطالبہ کر سکتا ہے راہن سے اپنے دین کا اور اس کی وجہ سے قید کر سکتا ہے حکم کیا جائے مرتہن کو رہن کے حاضر کرنے کا اور راہن کو اس کا دین

وإن كان الرهن في يد المرتهن لا يمكنه من البيع حتى يقضي الدين فإذا قضى سلم الرهن

ادا کرنے کا اگر رہن مرتہن کے پاس ہو تو وہ اس کو بیچنے نہ دے یہاں تک کہ وہ اس کا قرض چکا دے جب وہ قرض ادا کر دے تو رہن

ولا ينتفع المرتهن بالرهن استخداما وسكنى ولبسا وإجارة وإعارة ويحفظه بنفسه

اس کے حوالہ کرے اور نفع نہ اٹھائے مرتہن مرہون سے خدمت لینے ، رہنے ، پہننے ، کرایہ پر دینے اور عاریت دینے کے طور سے اور حفاظت کرے مرہون کی

وزوجته وولده وخادمه الذي في عياله وضمن بحفظه بغيرهم

خود یا حفاظت کرے اپنی بیوی اور اولاد اور خادم سے جو اس کے عیال میں ہیں اور ضامن ہوگا ان کے علاوہ کے ذریعہ حفاظت کرانے

وبإيداعه وتعديه وأجرة بيت حفظه وحافظه على المرتهن

اور ودیعت رکھنے سے اور کسی طرح کی زیادتی کرنے سے اس کی قیمت کا اور مرہون کی حفاظت کے گھر کا کرایہ اور محافظ کی تنخواہ مرتہن کے ذمہ ہے

وأجرة راعيه ونفقة الرهن والخراج على الراهن

اور اس کے چرواہے کی اجرت اور شئ مرہون کے نفقہ کا اور خراج راہن کے ذمہ ہے

تفصیل احکام رہن

قولہ مضمون بالأقل من قیمتہ ومن الدین الخ … مطلب یہ ہے کہ شئ مرہون … حق … علیحدہ … وقت کے بغیر … اور … کے بغیر … رکھا گیا … مراد یہ ہے کہ شئ مرہون حق … کے ساتھ مشغول نہ ہو … بغیر … ہو … کہ مرہون مقسوم ہو شائع نہ ہو اگر چہ شیوع … ہو … مرہون … متصل ہو … مرہون کا اتصال … کے … امام مالک اور امام شافعی کے یہاں اس مسئلہ میں …

قولہ وھو مضمون الخ ۔ یعنی شئ مرہون مقبوض ہوتی ہے تو اگر شئ مرہون مرتہن کے پاس اس کی تعدی کے بغیر ہلاک ہو جائے تو اس کا تاوان ۔۔۔ کو شئ مرہون اور قرضہ دونوں میں سے جو کم ہو اس کا تاوان آئے گا یعنی اگر مرہون کی قیمت دین کے برابر ہو تو مرتہن اپنے حق کو وصول کرنے والا ہوگا اور اگر مرہون کی قیمت دین سے زیادہ ہو تو زیادتی امانت ہوگی ۔۔۔ اور اگر مرہون کی قیمت دین سے کم ہو تو بقدر قیمت دین ساقط ہو جائے گا اور باقی دین مرتہن راہن سے لے گا ۔۔۔ تفصیل ۔۔۔ بیان ہے ۔ امام شافعی کے یہاں شئ مرہون مرتہن کے پاس امانت ہوتی ہے ۔۔۔ ہلاک ہو جائے تو کچھ ساقط نہ ہوگا ۔ ان کی دلیل حضور ﷺ کا ارشاد ہے "لا یغلق الرہن من صاحبہ لہ غنمہ وعلیہ غرمہ" جس کا مطلب ان کے نزدیک یہ ہے کہ مرہون شئ مضمون بالدین نہیں ہوتی ۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے ۔۔۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جب مرہون شئ ہلاک ہو جائے تو ۔۔۔ اس کی قیمت معتبر ہو ۔۔۔ مرتہن کا ۔۔۔ دین کا ۔۔۔ شئ مرہون ۔۔۔ جب ایک شخص نے ۔۔۔ کے پاس گھوڑا رہن رکھا وہ مرتہن کے پاس ہلاک ہو گیا تو حضور ﷺ نے مرتہن سے فرمایا "ذھب حقک" یعنی تیرا حق ختم ہو گیا ۔۔۔ امام کا اختلاف ۔۔۔ کیفیت ضمان میں اختلاف ہے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق سے مضمون بالقیمۃ ہونا مروی ہے ۔۔۔ حضرت علی سے ۔۔۔ مضمون ہونا منقول ہے ۔۔۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے مضمون ۔۔۔ مروی ہے

باب ما یجوز ارتہانہ والارتہان بہ وما لا یجوز

یہ باب ان چیزوں کے بیان میں ہے جن کا رہن رکھنا اور جن کے عوض رہن رکھنا جائز ہے اور جن کا جائز نہیں ہے

لا یصح رہن مشاع والثمرۃ علی النخل دون النخل وزرع الارض دون الارض ولا رہن النخل فی الارض دونہا

مشاع کا رہن صحیح نہیں اور درخت پر پھل کا درخت کے بغیر اور زمین کی کھیتی کا زمین کے بغیر اور زمین میں درخت کا زمین کے بغیر رہن صحیح نہیں

ولا رہن الحر والمدبر والمکاتب وام الولد

اور آزاد، مدبر، مکاتب اور ام ولد کا رہن جائز نہیں

تشریح الفقہ قولہ لا یصح الخ ۔۔۔ مشاع یعنی غیر مقسوم چیز کا رہن ۔۔۔ امام شافعی کے نزدیک جائز ہے ۔۔۔ ہمارے نزدیک صحیح نہیں ۔۔۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ ۔۔۔ قبضہ ۔۔۔ ہمارے یہاں ۔۔۔ کیونکہ شئ مرہون ۔۔۔ مرتہن ۔۔۔

۔۔۔ (حاشیہ: عبارت ناقابل خواندگی) ۔۔۔

کے باقی حصول کے لئے ۔ اور ظاہر ہے کہ شی مشاع کی ایک معین اور واحد ہے جس کی فروختگی ممکن ہے تو شئ مشاع کامل قبضہ میں ہوئی لہٰذا عقد صحیح ہوگا۔ ہمارے یہاں رہن کا حکم یہ ہے کہ اس سے مرتہن کو یدِ استیفاء حق حاصل ہو جاتا ہے اور شئ مشاع میں یدِ استیفاء کا ثبوت متصور نہیں۔ اس لئے کہ ید کا ثبوت متعین شئ میں ہوتا ہے۔ اور فی مشاع ایسا ممکن ہے۔ اور یہ اسقاط ہو کا ثبوت لہٰذا مرہون میں ہوگا جس میں تقسیم رہن ثابت ہو جاتا ہے ہے رہن مشاع کے جواز کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔

فائدہ: رہن مشاع کو بعض نے باطل کہا ہے اور بعض نے فاسد قبیل تک یہ ہے کہ باطل نہیں نہ ہو سے قبضہ کر لینے سے مرتہن پر اس کا ضمان لازم ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ انعقاد رہن کے لئے جو شرط ہے کہ وہ مال ہو اور اس کے مقابلہ میں کوئی مضمون مال ہو اگر یہ شرط پائی جائے تو رہن صحیح منعقد ہوگا۔ اور اگر شرط مفقود ہو تو رہن فاسد منعقد ہوگا۔ اور جہاں مرہون مال ہی نہ ہو مثلاً آزاد ہو یا مدبر ہو یا اس کے مقابلہ میں مال مضمون نہ ہو تو رہن بالکل منعقد ہی نہ ہوگا اس کا نام رہن باطل ہے۔ علاوہ ولانا سالامانہ بخ انسا نا وارعی مال مضاربت وامانت ... شرکت کے بدلہ میں رہن رکھنا جائز نہیں۔ اس واسطے کہ رہن کا موجب مرتہن کے لئے یہ استیفاء کا حاصل ہونا ہے یعنی رہن کا حق لازم الضمان ہوگا وہ مال ثابت کا ہونا ضروری ہے تا کہ قبضہ مضمون تحقق ہو اور اس سے دین کا استیفاء ہو سکے اور امانات کے حق میں ضمان نہیں ہوتا لہٰذا ان کے عوض رہن رکھنا صحیح نہیں۔

وبالدرك وبالمبيع وانت يصح بعين ولو موعودة وبرأس مال السلم

اور نہ رکھنا بالدرک اور نہ مبیع کے عوض میں صحیح ہے اور صحیح ہے دین کے عوض میں گو وہ موعود ہو اور سلم کے راس المال کے عوض میں

وثمن الصرف والمسلم فيه فإن هلك صار مستوفياً

اور بیع صرف میں قیمت کے عوض میں اور مسلم فیہ کی قیمت کے بدلے میں سو اگر مرہون ہلاک ہو جائے تو مرتہن پورا حق لے چکا

وللاب ان يرهن بدين عليه عبدا لطفله وصح رهن الحجرين والمكيل والموزون

باپ کا اپنے ذمہ کے قرض میں اپنے بچہ کے غلام کو رہن رکھ سکتا ہے اور صحیح ہے رہن رکھنا چاندی سونے اور کیلی اور وزنی چیزوں کا۔

تشریح الفقہ: قولہ وبالدرک الخ رہن بالدرک کی صورت یہ ہے کہ کسی نے کوئی چیز فروخت کر کے ثمن لے لیا اب مشتری کو اندیشہ ہے کہ ممکن ہے مبیع بائع کے علاوہ کسی اور کی نکلے اس لئے وہ بائع سے کوئی چیز استحقاق ثمن کے بدلے میں لے لے۔ سو ایسی چیز رہن رکھنا بھی باطل ہے اگر مشتری کے پاس سے مرہون ہلاک ہو جائے تو ضمان نہ ہوگا خواہ درک حاصل ہو یا نہ ہو۔ وجہ یہ ہے کہ رہن استیفاء حق کیلئے ہوتا ہے اور وجوب سے پہلے استیفاء ہو نہیں سکتا۔ اور وجوب کی اضافت ... امر پر جائز نہیں اس لئے رہن بالدرک جائز نہ ہوگا۔

قولہ وبالمبیع الخ بائع نے مشتری کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی اور مبیع ابھی بائع کے پاس ہے تو مشتری نے بائع سے مبیع کے بدلہ میں کوئی چیز رہن رکھ لی تو یہ رہن باطل ہے جیسا کہ دین کے مقابلہ میں نہیں ہے۔ اور مبیع بائع کے پاس ہلاک ہو جائے تو مشتری کے ذمہ سے ثمن ساقط ہو جائے گا اور بیع فسخ ہو جائے گی۔

قولہ وبرأس الخ ہمارے یہاں سلم کے راس المال اور ثمن صرف اور مسلم فیہ کے بدلہ میں رہن رکھنا صحیح ہے۔ امام زفر اس کو صحیح نہیں کہتے۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ رہن کا حکم استیفاء حق ہے اور ان چیزوں کے بدلے میں رہن رکھنا استیفاء نہیں استبدال ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

قولہ [illegible]

اسی طرح باپ بھی [illegible] صورت میں [illegible] کے حق میں رہن رکھنا [illegible]
[illegible] کی وجہ سے [illegible] ہے [illegible]
[illegible] کے قائل [illegible] فروخت کرنے [illegible] اور شافعی [illegible]
[illegible] کے قائل [illegible] کی صورت میں [illegible] ہو جائیگا۔

باب الرهن يوضع على يد عدل

(مرہون چیز کو کسی معتبر آدمی کے پاس رکھنے کے بیان میں)

وصح وضع الرهن على يد عدل ولا يأخذه احدهما منه ويهلك في ضمان المرتهن فان وكل

[illegible] رہن [illegible] معتبر [illegible] صحیح ہے [illegible] مرتہن کے ضمان میں [illegible]

المرتهن او العدل او غيرهما ببيعه عند حلول الاجل صح فان شرطت

[illegible] مرتہن [illegible] صحیح ہے اور اگر شرط [illegible] وکالت

في عقد الرهن لم ينعزل بعزله وبموت الراهن والمرتهن وللوكيل بيعه بحضرة ورثته

عقد رہن [illegible] وکیل معزول [illegible] ورثہ کی [illegible]

وينعزل بموت الوكيل ولا يبيعه المرتهن او الراهن الا برضاء الآخر فان حل الاجل

[illegible] وکیل کے مرجانے سے [illegible] رہن [illegible] مدت [illegible]

وغاب الراهن اجبر الوكيل على بيعه كالوكيل بالخصومة اذا غاب موكله جبر عليها

اور راہن [illegible] وکیل [illegible] غائب ہو [illegible] مجبور کیا جائیگا

وان باعه العدل واوفى مرتهنه ثمنه فاستحق الرهن وضمن فالعدل يضمن الراهن قيمته او المرتهن ثمنه

[illegible] مرتہن [illegible] عدل [illegible] قیمت [illegible]

وان مات الرهن عند المرتهن فاستحق وضمن الراهن قيمته مات بالدين

[illegible] مرتہن کے پاس [illegible] ضامن [illegible] دین کے بدلے میں [illegible]

وان ضمن المرتهن رجع على الراهن بالقيمة وبدينه

[illegible] مرتہن [illegible] قیمت [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تشریح الفقہ: قولہ باب الخ راہن اور مرتہن کے احکام بیان کرنے کے بعد ان کے نائب کے احکام بیان کر رہا ہے۔ کیونکہ نائب کا حکم اصل کے بعد ہی ہوتا ہے۔ یہاں عدل سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس مرہون رکھنے پر راہن اور مرتہن دونوں راضی ہو گئے صاحب نہایہ و صاحب عنایہ وغیرہ نے یہی تفسیر اختیار کی ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ ... نے پر ... راضی ہو گئے ہوں۔ مگر یہ قید ... لفظ عدل کا سبب ہے۔ ... قال الحاکم الشہید فی الکافی "لیس للعدل بیع الرہن مالم یسلط علیہ لانہ مامور بالحفظ لا غیر"۔

قولہ ووضعا الخ راہن اور مرتہن نے شئ مرہون کسی معتمد شخص کے پاس رکھدی تو ہمارے نزدیک جائز ہے۔ اب راہن یا مرتہن مرہون شئ اس معتمد شخص سے نہیں لے سکتا۔ کیونکہ مرہون کے ساتھ دونوں کے حق متعلق ہیں۔ راہن کا حق حفاظت و امانت میں ہے۔ اور مرتہن کا حق استیفاء دین میں ہے۔ تو ایک دوسرے کے بالمقابل حق کا ابطال نہ ہوگا۔ امام مالک اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک رہن صحیح نہیں کیونکہ شخص معتمد کا قبضہ گویا مالک ہی کا قبضہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ استحقاق کی صورت میں مالک پر رجوع کرتا ہے۔ تو قبضہ معدوم ہو اور رہن تمام نہ ہوگا۔ ہم کہتے ہیں کہ حفاظت کے حق میں یہ معتمد شخص مالک ہی کا نائب ہوتا ہے۔ لیکن مالیت کے حق میں اس کا قبضہ مرتہن کا قبضہ ہے۔ فالعدل نائب المالک فی حق العین تحقیقاً لقصدهما فی الرہن۔

قولہ وان ہلک فی ید العدل الخ راہن اور مرتہن نے شئ مرہون کسی معتمد شخص کے پاس رکھدی تھی۔ شخص معتمد نے وہ شئ فروخت کر کے اس کا ثمن مرتہن کو دیدیا اس کے بعد وہ شئ مرہون کسی دوسرے کی ملک نکل آئی۔ اب دو صورتیں ہیں یا تو شئ مرہون ہلاک ہو گئی ہوگی یا ہلاک نہیں ہوئی ہوگی موجود ہوگی۔ اگر بیع (یعنی شئ مرہون) مشتری کے پاس سے ہلاک ہو گئی ہو تو مالک (مستحق) کو اختیار ہے چاہے راہن سے تاوان لے کیونکہ اس کے حق میں یہ غاصب ہے کہ اس نے مالک کی اجازت کے بغیر یہ مال رہن رکھدیا۔ اور چاہے شخص معتمد سے تاوان لے۔ کیونکہ اس نے فروختگی اور تسلیم ثمن سے اس پر تعدی کی ہے (ان دونوں صورتوں میں بیع نافذ ہوگی) پھر شخص معتمد کو اختیار ہے چاہے راہن سے شئ مرہون کی قیمت لے لے کیونکہ وہ اسی کی طرف سے وکیل ہے۔ اور چاہے مرتہن سے اس کا ثمن لے لے کیونکہ یہ بات ظاہر ہو گئی کہ مرتہن نے ثمن بغیر حق لیا ہے۔ اور اگر بیع مشتری کے پاس موجود ہو تو مالک (مستحق) اس کو مشتری سے لے لے کیونکہ اس نے اپنا مال بعینہ موجود پایا۔ اب مشتری اپنا ثمن شخص معتمد سے لے۔ کیونکہ شخص معتمد ہی عاقد ہے اور حقوق عقد اسی سے متعلق ہوتے ہیں۔ اب شخص معتمد کو اختیار ہے چاہے راہن سے اس کی قیمت لے لے۔ کیونکہ شخص معتمد اس کی طرف سے وکیل ہے۔ ... اس سے نجات بھی اسی پر ... ہے چاہے مرتہن سے لے لے۔ اس واسطے کہ جب استحقاق کی وجہ سے بیع ٹوٹ گئی تو ثمن باطل ہو گیا حالانکہ اس نے اس پر ثمن جان کر قبضہ کیا تھا۔ اور جب ثمن باطل ہو گیا تو مرتہن پر وہ ثمن واپس ہو گیا۔

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی

باب التصرف فی الرهن والجنایة علیه وجنایته علی غیره

باب مرہون میں تصرف کرنے اور اس کو نقصان پہنچانے اور دوسروں پر مرہون کی جنایت کے بیان میں

تَوَقَّفَ بَیْعُ الرَّاهِنِ عَلٰی إِجَازَةِ مُرْتَهِنِهٖ أَوْ قَضَاءِ دَیْنِهٖ وَنَفَذَ عِتْقُهٗ وَطُوْلِبَ بِدَیْنِهٖ لَوْ حَالًّا

موقوف ہوگی راہن کی بیع مرتہن کی اجازت پر یا اس کے دین کی ادائیگی پر، اور نافذ ہوگا اس کا آزاد کرنا، اور مطالبہ کیا جائے گا اس سے قرض کا اگر وہ فی الحال ہو

وَلَوْ مُؤَجَّلًا أُخِذَ مِنْهُ قِیْمَتُهُ الْعَبْدِ وَجُعِلَتْ رَهْنًا مَکَانَهٗ وَإِنْ مُعْسِرًا سَعَی الْعَبْدُ فِی الْأَقَلِّ مِنْ قِیْمَتِهٖ وَمِنَ الدَّیْنِ

اور اگر میعادی ہو تو اس سے غلام کی قیمت لے کر غلام کے بجائے رہن رکھ دی جائے گی، اور اگر تنگدست ہو تو غلام سعایت کرے گا اپنی قیمت اور قرض میں سے کمتر میں

وَیَرْجِعُ بِهٖ عَلٰی سَیِّدِهٖ وَکَذَا لَوْ أَتْلَفَهُ الرَّاهِنُ کَالْعِتْقِ وَإِنْ قَتَلَهٗ أَجْنَبِیٌّ فَالْمُرْتَهِنُ یُضَمِّنُهٗ

اور وہ اسے اپنے آقا سے واپس لے گا، اور اسی طرح اگر راہن مرہون کو تلف کر دے تو بھی آزاد کرنے کی طرح ہے، اور اگر کسی اجنبی نے قتل کیا تو مرتہن اس سے قیمت کا

قِیْمَتَهٗ فَتَکُوْنُ رَهْنًا عِنْدَهٗ وَخَرَجَ مِنْ ضَمَانِهٖ بِإِعَارَتِهٖ مِنْ رَاهِنِهٖ

تاوان لے گا پس قیمت اس کے پاس رہن رکھی رہے گی، اور نکل جائے گی مرتہن کے ضمان سے راہن کو عاریت دینے پر

فَلَوْ هَلَکَ فِیْ یَدِ الرَّاهِنِ هَلَکَ مَجَّانًا وَیَرْجِعُهٗ عَادَ ضَمَانُهٗ

کہ اگر وہ راہن کے پاس ہلاک ہو جائے تو مفت میں ہلاک ہوگی، اور جب وہ واپس لے لے تو ضمان لوٹ آئے گا۔

قولہ توقف الخ: اگر راہن مرتہن کی اجازت کے بغیر مرہون شی فروخت کر دے تو بیع موقوف رہے گی۔ اگر اس نے اجازت دے دی یا راہن نے مرتہن کا دین ادا کر دیا تو نافذ ہو جائے گی۔ ورنہ مشتری کو اختیار ہوگا کہ راہن چھوٹنے تک صبر کرے یا قاضی کے پاس معاملہ پیش کرے کہ وہ بیع فسخ کر دے۔ امام ابو یوسف سے ایک روایت ہے کہ بیع باطل ہو جائے گی کیونکہ راہن نے غیر کا حق متعلق ہوتے ہوئے تصرف کیا ہے۔ اور اگر مرہون غلام کو راہن آزاد کر دے تو آزادی نافذ ہوگی لیکن صحیح قول یہ ہے کہ بیع موقوف ہے جیسا کہ ہم ذکر کر چکے، کیونکہ راہن نے اپنی ملک میں تصرف کیا ہے البتہ اس کے ساتھ مرتہن کا حق وابستہ ہے۔ اس لئے اس کی اجازت کے بغیر بیع نافذ نہ ہوگی۔

قولہ وخرج الخ: اگر مرتہن نے شی مرہون راہن کو بطور عاریت دے دی تو وہ مرتہن کے ضمان سے خارج ہو گئی، کیونکہ یہ موجب ضمان ہے اور یہ عاریت غیر موجب ضمان۔ گو عاریت کے بعد مرتہن پر ضمان واجب نہیں ہوتا، لیکن عاریت اور رہن دونوں میں جمع کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ پس اگر مرہون شی راہن کے پاس ہلاک ہو جائے تو مفت ہلاک ہوگی یعنی مرتہن کا کچھ دین ساقط نہ ہوگا۔ کیونکہ موجب ضمان قبض مرتہن تھا جو ختم ہو گیا۔ اور اگر مرتہن اس مرہون شی کو واپس لے لے تو پھر ضمان لوٹ آئے گا کیونکہ عقد رہن باقی ہے۔

وَلَوْ أَعَارَهٗ أَحَدُهُمَا أَجْنَبِیًّا بِإِذْنِ الْآخَرِ سَقَطَ الضَّمَانُ وَلِکُلٍّ أَنْ یَرُدَّهٗ رَهْنًا

اگر راہن یا مرتہن میں سے کسی نے دوسرے کی اجازت سے شی مرہون اجنبی کو عاریت دی تو ضمان ساقط ہو جائے گا، اور ہر ایک کو رہن بنانے کا حق ہے

ومن استعار ثوبا ليرهنه صح ولو عين القدر او جنسا او بلدة فخالف ضمن المعير المستعير

فرمایا اگر کپڑا عاریت لیا تاکہ اس کو رہن رکھے تو جائز ہے اور اگر مقدار یا جنس یا شہر متعین کر دیا اور اس نے خلاف کیا تو معیر تاوان لے گا مستعیر سے

او المرتهن وان وافق وهلك عند المرتهن صار مستوفيا ووجب مثله للمعير

یا مرتہن سے اور اگر موافق کیا اور مرتہن کے پاس ہلاک ہو گیا تو مرتہن اپنا حق پانے والا ہو گیا اور واجب ہوگا اس کا مثل معیر کے لئے

على المستعير ولو افتكه المعير لا يمنع المرتهن ان قضى دينه

مستعیر پر اور اگر چھڑا لیا معیر نے تو مرتہن منع نہیں کر سکتا اگر اس نے اس کا قرض ادا کر دیا

وجناية الراهن والمرتهن على الرهن مضمونة وجنايته عليهما وعلى مالهما هدر

اور جنایت راہن کی اور مرتہن کی رہن پر مضمون ہے اور جنایت رہن کی ان دونوں پر اور ان کے مال پر معاف ہے

تشریح الفقہ: قولہ ومن استعار الخ ایک شخص نے [illegible]

قولہ وجنایۃ الراہن الخ [illegible]

ولو رهن عبدا يساوي الفا بالف مؤجل فرخص قيمته الى مائة فقتله رجل وغرم مائة وحل الاجل

اور اگر رہن رکھا غلام جو ہزار کے برابر تھا ہزار میعادی کے بدلے پھر اس کی قیمت گھٹ کر سو رہ گئی پھر اس کو کسی نے قتل کر دیا اور سو تاوان دیا اور میعاد آگئی

فالمرتهن يقبض المائة قضاء عن حقه ولا يرجع على الراهن بشيء ولو باعه بمائة بامره

تو مرتہن سو وصول کر لے گا اپنے حق میں اور راہن پر کچھ رجوع نہ کرے گا اور اگر اس کو سو میں بیچا مرتہن کی اجازت سے

[illegible]

يقبض المائة قضاء من حقه ويرجع بتسعمائة وإن قتله عبد قيمته مائة فدفع به

تو قبضہ کرے سو روپیہ اپنے حق کی وجہ سے اور رجوع کرے نو سو کا، اور اگر قتل کیا اس کو ایسے غلام نے جس کی قیمت سو ہے اور وہ غلام مقتول کے عوض میں

افتكه بكل الدين وهذا عند أبي حنيفة وأبي يوسف وقال محمد

دے دیا جائے تو راہن اس کو کل قرض کے عوض میں چھڑائے [illegible] قرض ادا کرے

فإن شاء افتكه وإن شاء سلم العبد المدفوع إلى المرتهن بدينه

اور اگر [illegible] کی [illegible] تو [illegible] مرتہن کے [illegible] کا حکم ہوگا۔

تشریح الفقہ: قولہ وان رہن الخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ وان قتلہ عبد الخ [illegible]

[illegible]

فصل: ومن رهن عصيرا قيمته عشرة بعشرة فتخمر ثم تخلل وهو يساوي عشرة فهو رهن بعشرة

(فصل) اگر رہن رکھا شیرہ جس کی قیمت دس درہم ہے دس کے عوض میں وہ شراب بن گیا پھر سرکہ بن گیا اور وہ دس درہم کا ہے تو وہ رہن رہے گا دس میں

وإن رهن شاة قيمتها عشرة بعشرة فماتت فدبغ جلدها وهو يساوي درهما فهو رهن بدرهم

اور اگر رہن رکھی بکری [illegible] اس کی کھال [illegible] ایک درہم کے عوض میں

ونماء الرهن كالولد والثمر واللبن والصوف للراهن وهو رهن مع الأصل ويهلك مجانا وإن بقي

[illegible] ساتھ رہن ہوگی اور [illegible] ہلاک ہوگی مفت اگر بڑھوتری باقی رہی

وهلك الأصل فكه بحصته يقسم الدين على قيمته يوم الفكاك وقيمة الأصل يوم القبض

اور اصل ہلاک ہو گئی تو [illegible] قیمت پر جو قبضہ کے دن کی

فيسقط من الدين حصة الأصل وفك النماء بحصته ويصح الزيادة في الرهن لا في الدين

یعنی ساقط ہو جائے گا دین سے اصل کا حصہ اور چھڑایا جائے گا بچہ اس کے حصہ کے عوض اور رہن میں اضافہ جائز ہے نہ کہ قرض میں

وان رهن عبدا بالف فدفع عبدا آخر رهنا مكان الاول وقيمته كل الف فالاول رهن حتى

اگر رہن رکھا غلام ہزار میں پھر دیا دوسرا غلام اس کی جگہ اور قیمت ہر ایک کی ہزار ہے تو پہلا ہی غلام رہن رہے گا یہاں تک کہ مرتہن اس کو

يرده الى الراهن والمرتهن في الآخر امين حتى يجعله مكان الاول

راہن کے سپرد کرے اور مرتہن دوسرے غلام کے حق میں امین رہے گا یہاں تک کہ وہ رہن کرے اس کو پہلے کی جگہ

رہن سے متعلق متفرق مسائل

تشریح الفقہ قولہ ومن عصر العنب الخ اگر شیرہ انگور دس درہم میں رہن رکھا پھر وہ شراب بن کر سرکہ ہو گیا جو دس درہم کا ہے تو وہ رہن باقی رہ جانا چاہئے کیونکہ شیرہ اور ہو جانے کی صورت میں اگرچہ مال متقوم نہیں رہا مگر اس حد تک ہے کہ سرکہ ہو جانے کی صلاحیت ہے اس لئے محل ہوگا۔ بکری مر جانے کی صورت میں ایسا نہیں ہے ... اور اگر رہن کی بکری مر گئی اور مرتہن نے اس کی کھال کو دباغت دے کر ... ہو گئی تو ایک درہم کی ... رہن ... محل کی صلاحیت ... کے بعد رہن کا حکم ... ہوگا۔

قولہ ومن رهن الخ اصل شی جو رہن میں ہے جیسے ... رہن کی ذات سے پیدا ہو ... وغیرہ ... اس کے مقابلہ میں قیمت ... ہو جائے گی ... اگر پیدا شدہ ... مثلاً ... ایک بکری دس روپے میں رہن رکھی جس کی قیمت ... کے ... اس کے ایک بچہ ہوا جس کی قیمت ... روپے ہے ... بکری کی قیمت ... روپے ہوئی ... بکری مر گئی ... دین ... پانچ روپے ... وہ معاف ہو جائیں گے۔ ... دین ... بچہ ... چھڑائے گا۔

قولہ ویصح الخ رہن سے ایک چیز اس ... میں رہن رکھا تھا اس کے بعد اس سے ایک اور چیز رہن رکھ دی تو یہ اضافہ درست ہے ... امام ابو یوسف کے نزدیک یہ بھی درست ہے ... کیونکہ ... امام محمد اور امام شافعی کے ... مقابلہ ... ہے جو ... ہے۔

قولہ برده الخ یہ وجہ ہے کہ پہلا غلام جو مرتہن کے قبضہ میں داخل ہوا ہے وہ ... ہے تو جب تک ... غلام اس کے ضمان سے خارج نہ ہوگا ... جب پہلا غلام اس کے ضمان میں باقی رہا تو دوسرا غلام اس کے ضمان میں ... کیونکہ مرتہن صرف ایک غلام کے ضمان پر راضی ہے ... ہے۔

کتاب الجنایات

قولہ کتاب الجنایات [illegible] (بنایہ وعینی)

فائدہ [illegible]

حصر قتل

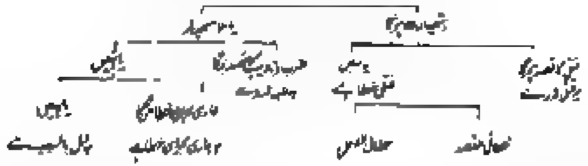

موجب القتل عمدا وهو ما تعمد ضربه بسلاح ونحوه في تفريق الاجزاء كالمحدد من الخشب

[illegible]

والحجر والليطة والنار الاثم والقود عينا الا ان يعفى لا الكفارة

[illegible]

قتل عمد کا بیان

توضیح المتن [illegible]

[illegible]

قتل شبہ عمد، قتل خطا، جاری مجریٰ خطا، قتل بالسبب کا بیان

تشریح الفقہ قولہ وشبہ العمد الخ قتل کی دوسری قسم شبہ عمد ہے اور وہ یہ ہے کہ کسی ایسی چیز سے قتل کیا جائے [illegible] کی تعریف [illegible] گزشتہ تقسیم اور [illegible] ہوتے ہیں [illegible] ارادہ کرتا ہے [illegible] بھی ہوتے ہیں [illegible] قتل [illegible] صاحبین [illegible] شبہ عمد [illegible] قتل [illegible] امام صاحب [illegible] کا ارشاد ہے "الا ان دیۃ الخطاء شبہ العمد ما کان بالسوط والعصا مائۃ من الابل منھا اربعون فی بطونھا اولادھا"

قولہ [illegible] شبہ العمد [illegible] موجب [illegible] قاتل [illegible] دیت مغلظہ [illegible] میں [illegible] سالہ ۲۵ [illegible] ۲۵ [illegible] سالہ ۲۵ چہار سالہ [illegible] مختلف فیہا ہے۔

قولہ والخطاء الخ تیسری قسم قتل خطا ہے اس کی دو قسمیں ہیں خطاء فی القصد اور خطاء فی الفعل [illegible] قاتل نے ایک شخص [illegible] شکار [illegible] مسلمان تھا [illegible] خطاء فی الفعل یہ ہے کہ قاتل [illegible] آدمی [illegible] چوتھی قسم جاری مجریٰ خطا ہے [illegible] آدمی [illegible] اس قسم کے قتل کا موجب [illegible] پانچویں قسم قتل بالسبب ہے [illegible] غیر ملک میں کنواں کھودا یا کوئی پتھر رکھ دیا اور کوئی آدمی اس میں گر کر [illegible] موجب [illegible] ہے۔

قولہ والکل الخ قتل کی تمام اقسام مذکورہ موجب حرمان میراث ہیں [illegible] اپنے مورث کو قتل کر دے [illegible] قتل بالسبب کے [illegible] قاتل مقتول کی میراث سے محروم نہیں ہوتا [illegible] قاتل [illegible] قتل بالسبب میں [illegible] پائی جاتی کیونکہ [illegible] مقتول سے [illegible] شافعی کے یہاں قتل بالسبب [illegible] کیونکہ شریعت نے اس کو قاتل مانا ہے [illegible] حقیقت قتل معدوم ہے [illegible] کیا گیا ہے [illegible] قیاس ہے [illegible] مسلمان کے حق میں اپنی اصل پر باقی رہے گا۔

[illegible]

باب ما یوجب القصاص وما لا یوجب

باب موجب قصاص وغیر موجب قصاص امور کے بیان میں

یجب	القصاص	بقتل	کل	محقون	الدم	علی	التابید	عمدًا

واجب ہوتا ہے قصاص ہر ایسے شخص کو قصداً مار ڈالنے سے جو ہمیشہ کے لئے محفوظ الدم ہے

تشریح الفقہ قولہ یجب الخ اقسام قتل کے بیان سے فراغت کے بعد موجب قصاص وغیر موجب قصاص قتل کی تفصیل ذکر کر رہا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ قصاص ہر دائمی محفوظ الدم کو عمداً قتل کرنے سے واجب ہوتا ہے۔ وجوب سے مراد ثبوت استحقاق ہے۔ یعنی یہ استحقاق واجب نہیں ہوتا کہ قصاص معاف کر دینا مستحب ہے اور مستحب واجب کے منافی ہے۔ محقون الدم کی قید سے حربی الدم قتل کیا جسے دارالحرب ... محقون الدم کا مطلب یہ ہے کہ وہ بطریق کمال محفوظ الدم ہو۔ تو اگر کوئی شخص دارالحرب میں اسلام لانے سے اور ہجرت سے پہلے کسی کو قتل کر دے تو قاتل سے قصاص نہیں لیا جائے گا کیونکہ مقتول گو اسلام کی وجہ سے محفوظ الدم ہو گیا مگر اس میں کمال عصمت نہیں ہے۔ سوال اگر قاتل کو کوئی اجنبی شخص عمداً قتل کر دے تو مقتول کے اولیاء کی بجائے اجنبی قاتل کے قاتل پر قصاص واجب ہے حالانکہ قاتل محقون الدم نہیں ہے۔ جواب محقون الدم سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے قاتل کے لحاظ سے محقون الدم ہو۔ قاتل اول اولیاء مقتول کے لحاظ سے غیر معصوم الدم ہے لیکن اجنبی شخص کے لحاظ سے وہ معصوم الدم ہے۔ لہذا قاتل اول کے بدلے میں اجنبی قاتل کو مار ڈالا جائے گا۔ تابید کی قید سے مستامن نکل گیا کیونکہ اس کا خون ہمیشہ کے لئے محفوظ نہیں ہے بلکہ ... کیلئے سوال اگر کوئی مسلمان اپنے مسلمان بیٹے کو عمداً قتل کر دے تو باپ پر قصاص واجب نہیں حالانکہ تعریف میں یہ بھی داخل ہے۔ جواب باپ پر قصاص کا وجوب بھی ہوا ... تو یہاں بھی قصاص واجب ہوا مگر باپ ہونے کی وجہ سے ساقط ہو گیا اس کی وجہ سے قصاص ساقط ہو گیا۔ اسی طرح ... قتل کرنے سے قصاص واجب ہے لیکن ... کی وجہ سے قصاص ساقط ہو گیا۔

ویقتل	الحر	بالحر	وبالعبد	والمسلم	بالذمی	ولا	یقتلان	بالمستأمن	والرجل	بالمرأۃ

اور قتل کیا جائے گا آزاد آزاد کے اور غلام کے عوض میں اور مسلمان ذمی کے عوض میں اور نہیں قتل کئے جائیں گے مستامن کے عوض میں اور مرد عورت کے عوض میں

والکبیر	بالصغیر	والصحیح	بالاعمٰی	وبالزمن	وبناقص	الاطراف	وبالمجنون	والولد	بالوالد

اور بڑا چھوٹے کے عوض میں اور تندرست اندھے اور اپاہج اور ناقص الاطراف اور دیوانے کے عوض میں اور بیٹا باپ کے عوض میں

ولا	یقتل	الرجل	بالولد	والام	والجد	والجدۃ	کالاب	وبعبدہ	وبمدبرہ

اور نہیں مارا جائے گا باپ بیٹے کے عوض میں اور ماں دادا دادی نانا نانی مثل باپ کے ہیں اور اپنے غلام مدبر

وبمکاتبہ	وبعبد	ولدہ	وبعبد	ملک	بعضہ	وان	ورث	قصاصًا	علی ابیہ سقط۔

مکاتب اور بیٹے کے غلام اور ایسے غلام کے عوض میں جس کے بعض کا مالک ہے اور اگر وارث ہو بیٹا قصاص کا اپنے باپ پر تو ساقط ہو جائے گا۔

تفصیل احکام قصاص

تشریح الفقہ: قولہ ویقتل الحر الخ قاتل کو مقتول کے بدلے میں قتل کیا جائے گا مقتول آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت۔ احناف کے یہاں آزاد غلام کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ قاتل پر اس کی قیمت کا تاوان ہوگا۔ کیونکہ آیت "الحر بالحر والعبد بالعبد" میں مقابلہ حر بالحر وعبد بالعبد ہے یعنی مقابلہ جنس بالجنس ہے۔ جس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ آزاد کو غلام کے بدلے میں نہ مارا جائے نیز قصاص مساوات پر مبنی ہے اور آزاد وغلام میں کوئی مساوات نہیں کیونکہ آزاد مالک ہوتا ہے اور غلام مملوک، اور مالکیت علامت قدرت ہے اور مملوکیت اثر عجز، ہماری دلیل نصوص کا اطلاق ہے جیسے "النفس بالنفس" "جان کو جان کے بدلے میں قتل کیا جائے گا" اس میں آزاد وغلام کی کوئی قید نہیں ہے۔ رہی آیت "الحر بالحر" سو اس کے نازل ہونے کا سبب جیسا کہ ابو نصر ابن عدی شافعی نے تفسیر میں شعبی سے اور حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے اس طرح ہے "کتب علیکم القصاص فی القتلی من قتل (مقتول) کا مرجع ہے اور "من قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا" "یعنی جو قتل کیا جائے" عمومی حکم ہے۔ اور حدیث میں "المسلمون تتکافأ دماؤہم" اور "النفس بالنفس" اور "العمد قود" "یعنی قتل عمد میں قصاص ہے" ان سب میں بھی عموم ہے۔ رہا آیت سے شافعی کا استدلال سو وہ صحیح نہیں کیونکہ اس میں تفصیل ذکر کی گئی ہے جو اس کی نفی نہیں کرتی کہ آزاد کو غلام کے بدلے قتل کیا جائے ورنہ لازم آئے گا کہ مرد کو عورت کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے کیونکہ آیت میں انثیٰ کا مقابلہ انثیٰ کے ساتھ ہے حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تخصیص بالذکر کیا گیا ہے وہ جواب ہے ان لوگوں کی تردید ہے جو مقتول کے بدلے میں غیر قاتل کو مار دیا کرتے تھے چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ عرب کے دو قبیلے تھے جو شرف میں ایک دوسرے سے بڑھے ہوئے تھے (کہ اگر ان کا کوئی قتل ہو جاتا) کہتے کہ جب تک اپنی عورت کے بدلے مرد کو اور اپنے غلام کے بدلے آزاد کو نہ ماریں اس وقت تک ہم راضی نہ ہوں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ آزاد کو آزاد اور غلام کو غلام اور عورت کو عورت کے بدلے میں مارا جائے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ الحر بالحر میں الف لام تعریف عہد کے لئے ہے نہ کہ تعریف جنس کے لئے اور مساوات کا مدار عصمت پر ہے۔ جس کا تحقق دین یا دار الاسلام کے ذریعہ ہوتا ہے اور اس میں آزاد اور غلام دونوں برابر ہیں۔

قولہ والمسلم الخ مسلمان کو ذمی کے بدلے میں مارا جائے گا امام شافعیؒ کا اختلاف ہے ان کی دلیل یہ حدیث ہے "لا یقتل مؤمن بکافر" ہماری دلیل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ذمی کے بدلے میں قتل کیا اور فرمایا "انا اکرم من وفی بذمتہ" "سو اس حدیث کا ضعف بھی ظاہر ہے" حافظ دارقطنی فرماتے ہیں کہ اس کو موصول روایت کرنے والا ابن البیلمانی ہے جو ضعیف ہے اور مرسل روایت صحیح ہے اور عبد الرزاق نے ابراہیم نخعی کی حدیث ذکر کی ہے کہ حضرت عمرؓ کے سامنے ایک قبیلہ کا آدمی لایا گیا جس نے ایک ذمی کو قتل کیا تھا آپ نے اس کے قتل کا حکم دیا اور رہا امام شافعیؒ کا استدلال سو اس میں کافر سے مراد حربی کافر ہے کیونکہ حدیث میں یہ ہے "ولا ذو عہد فی عہدہ" کا عطف ہے اور مطلب یہ ہے کہ "نہ کسی ذمی کو قتل کیا جائے" "ولا یقتل ذو عہد بکافر" "کسی ذمی کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے" معلوم ہوا کہ کافر سے مراد حربی ہے۔

قولہ ولا یقتل الرجل الخ بیٹے کے قتل میں باپ سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "باپ سے بیٹے کے بدلے قصاص نہیں لیا جائے گا" امام مالک فرماتے ہیں کہ اگر باپ نے اپنے بیٹے کو قتل کیا تو قصاص لیا جائے گا اور اگر چھری وغیرہ سے مار دیا تو قصاص نہیں لیا جائے گا۔ مگر حدیث مذکور ان پر حجت ہے۔

(تنبیہ) [illegible]

قولہ ومن ورث الخ [illegible]

قولہ وانما یقتص الخ [illegible]

وإنما يقتص بالسيف ومكاتب قتل عمدا وترك وفاء ووارثه سيده فقط أو لم يترك وفاء

[illegible]

وله ورثة يقتص وإن ترك وفاء ووارثه غيره لا وفي عبد الرهن لا يقتص

[illegible]

حتى يجتمع الراهن والمرتهن ولأب المعتوه القود والصلح لا العفو بقتل وليه

[illegible]

والقاضي كالأب والوصي يصالح فقط والصبي كالمعتوه وللكبار القود قبل كبر الصغار

[illegible]

[illegible]

وإن قتله بمرّ يقتص إن أصابه حده وإلا لا كالخنق والتغريق ومن جرح رجلا عمدا

قتل کیا کسی آلہ سے تو قصاص لیا جائے گا اگر لگی ہو اس کو دھار ورنہ نہیں جیسے گلا گھونٹنا اور ڈبونا، اور جس نے زخمی کیا کسی کو عمداً

فصار ذا فراش ومات يقتص وإن مات بفعل نفسه وزيد وأسد وحية ضمن زيد ثلث الدية

وہ صاحب فراش ہو گیا اور مر گیا تو قصاص لیا جائے گا اگر مر گیا اپنے فعل سے اور زید، شیر اور سانپ کے فعل سے تو ضامن ہوگا زید تہائی دیت کا

ومن شهر على المسلمين سيفا وجب قتله ولا شيء بقتله ومن شهر على رجل سلاحا ليلا أو نهارا

اور جس نے سونتی تلوار مسلمانوں پر تو اس کا قتل واجب ہے اور اس کے قتل سے کچھ لازم نہیں، اور جس نے کسی پر ہتھیار سونتا رات یا دن میں شہر میں

في المصر أو غيره أو شهر عليه عصا ليلا في مصر أو نهارا في غيره فقتله المشهور عليه فلا شيء عليه.

یا غیر شہر میں یا لاٹھی سونتی اس پر رات میں شہر میں یا دن میں غیر شہر میں اور قتل کر دیا اس کو اس نے جس پر سونتا تھا تو اس پر کچھ نہیں۔

مسئلہ قتل مکاتب مع صور اربعہ و تمام احکام قصاص)

توضیح اللغۃ وفاء ادائیگی، مر ... کتابت کے حقوق ... قتل ... آلہ ... گلا گھونٹنا ... صاحب فراش۔

تشریح الفقہ قولہ مکاتب الخ۔ مسئلہ قتل مکاتب کی چار صورتیں ہیں (۱) مکاتب ایسی حالت میں قتل کیا گیا اور بدل کتابت ادا کرنے کے لئے مال نہیں چھوڑا (۲) اتنا مال چھوڑا جو بدل کتابت کے لئے کافی ہو اور وارث بھی چھوڑا (۳) مال کتابت اور مولیٰ کے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑا اور بدل کتابت (۴) مال تو چھوڑا ہے لیکن وارث اور مولیٰ کتابت پورا کرنے سے کم ہی ہے (صاحبین کے نزدیک قاتل سے قصاص لیا جائے گا اور امام محمد کے نزدیک نہیں لیا جائے گا۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہاں مستحق قصاص مختلف ہے اس واسطے کہ مکاتب آزاد ہو کر مرا ہے تب تو حق قصاص وارث کا ہے اور اگر غلامی کی حالت میں مرا ہے تو مولیٰ کا حق ہے تو قصاص کا حق ثابت ہونا، اختلاف سبب مستحق قصاص کے حکم میں ہوتا ہے ... قصاص باطل ... اس کا حکم بھی معلوم ہے۔ اس لئے اختلاف سبب معتبر نہیں۔ کیونکہ جب ... مقصود ... کا حکم ہی ہوتا ہے۔ (۲) (۳) میں بالاتفاق مستحق قصاص ہے۔ بلکہ جب مکاتب مال اور وارث چھوڑ نے بغیر مرگیا تو ... غلامی کی حالت میں مرا اس لئے قصاص (۴) میں ... قصاص نہیں۔ کیونکہ اس ... غلام ... مرنے میں صحابہ کا اختلاف ہے۔ حضرت علی و ابن مسعود کے نزدیک وارث ... قصاص ... اس لئے ... قصاص ... ہے۔

قولہ وإن قتل الخ یعنی ... مرگیا اس وقت تک ... کے قاتل سے قصاص نہیں لیا جائے گا کیونکہ مرنے ... قصاص کا مستحق ... قصاص ... باطل ہو جاتا ہے ... مر گیا ... قاتل ... قصاص ... نہیں ... مر ...

ونظيره كما في المبسوط ... عن الطهير ... ضرب إلى قتله.

قولہ ولا شيء بقتله الخ ... قصاص ... (یعنی ان کے ... بھائی ... بیٹے) کے قتل کے ... کے سبب ... قصاص ... قصاص لیا جائے گا ... قصاص ... کے حق میں قصاص ... ساقط ... کرنا ہے۔

قولہ وللکبیر الخ جب تھا اس صورت میں مسئلہ یہ ہے کہ مشترک ہو تو امام صاحب کے نزدیک کبیر وارث کو یہ حق ہے کہ وہ صغیر کے بالغ ہونے سے پہلے مقتول کے قاتل سے قصاص لینے کا حق ہے کیونکہ یہ حق اس کے لئے مال صغیر میں بطریق ولایت ثابت ہوا۔ صاحبین کے نزدیک صغیر کے بالغ ہونے تک انتظار کیا جائے گا۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے اور امام احمد سے بھی ایک روایت اسی طرح ہے کہ صاحبین اور امام شافعی یہ فرماتے ہیں کہ وارث کو مال صغیر میں تصرف کرنے کا حق نہیں جب تک صغیر وارث جوان نہ ہو جائے اس وقت تک قصاص نہیں لیا جائے گا۔ اس لئے کہ قصاص کبیر و صغیر میں مشترک ہے اور کبیر کو صغیر پر ولایت نہیں ہے اس لئے بالغ ہونے کا انتظار کیا جائے گا۔ امام صاحب کی دلیل یہ ہے کہ حضرت علی کے قاتل ابن ملجم کو قتل کیا گیا اور حضرت حسن نے اس کو قتل کیا حالانکہ حضرت علی کے ورثاء میں چھوٹے بچے بھی تھے اور ان کے بالغ ہونے کا انتظار نہیں کیا گیا۔

قولہ ومن قتلہ الخ اگر کسی شخص کو لوہے کے ہتھیار سے قتل کیا گیا تو اس میں قصاص واجب ہے اور اگر کسی نے ہتھیار کے علاوہ کسی چیز سے قتل کیا تو امام صاحب کے نزدیک قصاص نہیں ہے اور صاحبین اور امام شافعی کے نزدیک قصاص ہوگا کیونکہ یہ قتل عمد ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ قصاص تو حق کے ساتھ ہے اور یہ شبہ عمد ہے اس لئے قصاص نہیں ہوگا۔

قولہ ومن ضرب الخ اگر کسی نے دوسرے کے پیٹ میں چھری مارا اور اس کی آنتیں نکل آئیں پھر دوسرے نے اس کی گردن کاٹ دی تو قاتل وہی دوسرا ہوگا کیونکہ پہلے زخم کے بعد بھی وہ زندہ تھا اور اس کو قتل کیا گیا۔ پہلے پر زخم کی دیت ہوگی۔ بالاتفاق کہا گیا ہے کہ اگر پہلے زخم کی وجہ سے وہ زندگی کی امید سے باہر ہو گیا ہو تو پہلے پر قصاص واجب ہوگا۔ امام احمد کا بھی یہی قول ہے۔

قولہ ولا شیء علیہ الخ اگر کوئی شخص کسی پر رات میں یا دن میں شہر میں یا جنگل میں ہتھیار اٹھائے اور وہ اس کو قتل کر دے تو اس پر کچھ نہیں ہے کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جو شخص مارا گیا اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے وہ شہید ہے" اور آپ کا ارشاد ہے کہ "جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

وان شهر عليه عصا نهارا في مصر فقتله المشهور عليه قتل به وان شهر المجنون على غيره سلاحا

اور اگر کسی نے دن میں شہر کے اندر کسی پر لاٹھی اٹھائی اور اس نے اس کو قتل کر دیا تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا اور اگر مجنون نے کسی پر ہتھیار اٹھایا

فقتله المشهور عليه عمدا تجب الدية في ماله وكذا الصبي والدابة ولو ضربه الشاهر فانصرف فقتله الآخر

تو جس پر ہتھیار اٹھایا گیا اس نے اس کو قتل کر دیا تو اس کے مال میں دیت واجب ہوگی اور یہی حکم بچے اور جانور کا ہے اور اگر ہتھیار اٹھانے والے نے مارا پھر لوٹ گیا پھر دوسرے نے اس کو قتل کر دیا

قتل القاتل ومن دخل عليه غيره ليلا فاخرج السرقة فاتبعه فقتله فلا شيء عليه

تو قاتل کو قتل کیا جائے گا اور جس کے یہاں کوئی رات میں داخل ہوا پھر چوری کا مال نکال کر لے گیا اور اس نے پیچھا کر کے اس کو قتل کر دیا تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

ابن ماجہ، مسلم، ترمذی، ابوداؤد

باب [illegible] قصاص

تشریح کلمات قولہ [illegible] نے بچے نے کسی پر ہتھیار سونتا اور شبہ ہے نے اس کو مار ڈالا یا کسی جانور نے حملہ کیا تھا اس نے جانور کو مار ڈالا تو طرفین کے نزدیک [illegible] کے مال میں دیت واجب ہوگی اور جانور کی قیمت کا تاوان دینا ہوگا امام مالک امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک [illegible] صورتوں میں کچھ واجب نہیں امام ابو یوسف سے ایک روایت ہے کہ صرف جانور کی قیمت کا ضامن ہوگا۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ [illegible] نے [illegible] سے دفاع کیا ہے کچھ واجب نہ ہوگا۔ طرفین فرماتے ہیں کہ صبی مجنون اور جانور کا فعل [illegible] اختیار نہ ہونے کے سبب [illegible] کی عصمت ساقط نہ ہوگی [illegible] قصاص نہیں [illegible] جانور کسی کا نقصان کر دے [illegible] جس کا خون معصوم ہو [illegible] قصاص واجب [illegible] قصاص نہ [illegible] ہوگی۔

قولہ ومن دخل [illegible] کسی کے گھر میں رات کے وقت کوئی آدمی آیا اور اس نے گھر سے چوری کا مال نکالا صاحب خانہ نے اس کا پیچھا کیا اور اس کو مار ڈالا اس پر کچھ نہیں [illegible] شریعت [illegible] میں ہے کہ "ایک شخص نے حضرت [illegible] سے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص میرے پاس آئے اور میرا مال لینا چاہے؟ [illegible] آپ نے فرمایا اس کو نصیحت کرو اس نے کہا اگر وہ نہ مانے؟ فرمایا حاکم سے مدد مانگ اس نے کہا اگر حاکم بھی [illegible] فرمایا تو اس پاس کے مسلمانوں سے مدد چاہو۔ اس نے کہا اگر میرے پاس کوئی نہ ہو؟ فرمایا اپنے مال کے لئے مقابلہ کر یہاں تک کہ تو مال بچا لے یا شہداء میں سے ہو جائے"

[illegible]

باب القصاص فيما دون النفس

باب جان سے علاوہ کے قصاص کے بیان میں

يقتص بقطع اليد من المفصل وإن كان يده أكبر وكذا الرجل ومارن الأنف والأذن والعين

قصاص لیا جائے گا ہاتھ کو جوڑ سے کاٹنے میں اگرچہ کاٹنے والے کا ہاتھ بڑا ہو اور اسی طرح پاؤں اور ناک کا نرم حصہ اور کان اور آنکھ [illegible]

إن ذهب ضوؤها وهي قائمة وإن قلعت لا والسن وإن تفاوتا وكل شجة يتحقق فيها المماثلة

[illegible]

ولا قصاص في عظم وطرفي رجل وامرأة وحر وعبد وعبدين وطرف المسلم والكافر سيان

[illegible]

وقطع يد من نصف الساعد وجائفة برأت ولسان وذكر إلا أن تقطع الحشفة وخير

[illegible]

بين القود والأرش إن كان القاطع أشل أو ناقص الأصابع أو كان رأس الشاج أكبر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فعلى من صولح على مال وجب حالا ويسقط القود ويصح في مرضه [illegible]

[illegible]

[illegible] القاتل وخطأ بالشبه [illegible] معهما على الكل [illegible]

[illegible]

فان صالح احد الاولياء من حقه على عوض او عفى [illegible] حقه من [illegible]

[illegible]

[illegible] قتل [illegible] کا بیان

[illegible]

ويقتل الجمع بالفرد والفرد بالجمع اكتفاء فان حضر واحد قتل له

[illegible]

وسقط حق الباقين كموت القاتل ولا يقطع يدان بيد [illegible] ويضمنان ديته

[illegible]

وإن قطع واحد يميني رجلين فحضرا فلهما قطع يمينه ونصف الدية فإن حضر واحد

ترجمہ: اگر کسی نے دو آدمیوں کے داہنے ہاتھ کاٹ ڈالے تو ان کو اس کا ہاتھ کاٹنا اور دیت کا نصف ملے گا پھر اگر ایک حاضر ہوا اور اس نے

وقطع يده فللآخر عليه نصف الدية وإن أقر عبد بقتل عمد يقتص ، وإن رمى رجلا عمدا

اس کا ہاتھ کاٹ لیا تو دوسرے کے لیے اس پر آدھی دیت ہے، اور اگر غلام نے قتل عمد کا اقرار کیا تو قصاص لیا جائے گا، اگر تیر مارا کسی کو قصداً

فنفذ السهم منه إلى آخر يقتص للأول وللثاني الدية

تو وہ اس کے پار ہو کر دوسرے کو لگا تو پہلے کے لیے قصاص لیا جائے گا اور دوسرے کے لیے دیت ہے

تشریح الفقہ: قولہ وان قطع الخ اگر کسی ایک شخص نے دو آدمیوں کے داہنے ہاتھ کاٹ ڈالے پھر دونوں حاضر ہوئے تو دونوں کو اس کا ہاتھ کاٹنا اور آدھی دیت ملے گی ... امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر اس نے ایک کے بعد دوسرے کا ہاتھ کاٹا تو پہلے کے لیے قصاص اور دوسرے کے لیے دیت ہے اور اگر ایک ساتھ کاٹے تو قرعہ ڈالا جائے گا ... ہماری دلیل یہ ہے کہ دونوں حق میں برابر ہیں ... جیسے ایک شخص نے چند آدمیوں کو قتل کیا ہو تو سب کے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔

قولہ وان اقر الخ اگر کسی غلام نے قتل عمد کا اقرار کیا تو اس سے قصاص لیا جائے گا ... امام زفرؒ فرماتے ہیں کہ اس کا اقرار صحیح نہیں کیونکہ وہ مولیٰ کے حق میں اقرار ہے ... ہماری دلیل یہ ہے کہ غلام اپنے خون کے حق میں آدمی ہونے کی حیثیت سے باقی ہے اس لیے قصاص میں اس کا اقرار معتبر ہے ... جیسے اس کا اپنی موت سے متعلق اقرار معتبر ہوتا ہے۔

قولہ وان رمی الخ اگر کسی نے ایک آدمی کو قصداً تیر مارا اور وہ اس کے پار ہو کر دوسرے کو لگا اور دونوں مر گئے تو پہلے کے لیے قصاص ہے اور دوسرے کے لیے دیت ہے جو عاقلہ پر ہوگی ... کیونکہ پہلا قتل عمد ہے اور دوسرا خطا ہے ... اور فعل ایک ہونے کے باوجود دو الگ الگ حکم رکھتا ہے جیسے کسی نے شکار کو تیر مارا اور وہ کسی آدمی کو لگ گیا۔

فصل ومن قطع يد رجل ثم قتله أخذ بالأمرين لو عمدين أو خطأين أو مختلفين تخلل بينهما برء

(فصل) کسی نے کسی کا ہاتھ کاٹا پھر اس کو قتل کر دیا تو دونوں کا مواخذہ ہوگا خواہ دونوں عمداً ہوں یا خطاءً یا مختلف ہوں اور ان کے درمیان

أو لا إلا في خطأين لم يتخلل بينهما برء فتجب دية واحدة كمن ضربه مائة سوط

اچھا ہونا پایا گیا ہو یا نہ پایا گیا ہو مگر دونوں خطا ہوں اور ان کے درمیان اچھا ہونا نہ پایا گیا ہو تو ایک ہی دیت واجب ہوگی جیسے کسی نے سو کوڑے مارے

فبرء من جنبين وتحدث بين عشرة وإن عفا المقطوع عن القطع ثم مات ضمن القاطع الدية

مارے اور وہ دونوں سے اچھا ہو جائے اور دس سے مرجائے اگر مقطوع نے قطع معاف کیا پھر مرگیا تو قاطع دیت کا ضامن ہوگا

وإن عفا عن القطع وما يحدث منه ثم مات من الجناية فالخطأ من الثلث والعمد من كل المال

اور اگر معاف کیا قطع اور جو اس سے پیدا ہو پھر جنایت سے مرگیا تو خطا کی صورت میں دیت ثلث سے معاف ہوگی اور عمد کی صورت میں کل

وإن قطعت امرأة يد رجل فنكحها على يده ثم مات فلها مهر مثلها والدية في مالها

مال سے۔ اگر کاٹ دیا عورت نے مرد کا ہاتھ اور اس نے نکاح کرلیا اس ہاتھ پر پھر مرگیا تو عورت کا مہر مثل ہے اور دیت اس کے مال

وعلى عاقلتها لو خطأ وإن تزوجها على اليد وما يحدث منها أو على الجناية فمات منه فلها مهر مثلها

سے ہوگی عمد کی صورت میں اور اس کے عاقلہ پر خطا کی صورت میں اور اگر نکاح کیا ہاتھ پر اور اس سے پیدا ہونے والی پر یا جنایت پر اور وہ مرجائے تو عورت کا مہر

ولا شيء عليها لو عمدا ولو خطأ رفع عن العاقلة مهر مثلها ولهم ثلث ما ترك وصية ولو قطع يده

مثل ہے اور اس پر کچھ نہیں عمد کی صورت میں اور اگر خطا ہو تو عاقلہ سے مہر مثل اٹھا لیا جائے گا اور ان کے لئے ہوگی ترکہ کی تہائی بطور وصیت اور اگر کسی کا

فاقتص له فمات الأول قتل به وإن قطع يد القاتل ولي وعفا ضمن القاطع دية اليد

ہاتھ کاٹا اور اس سے قصاص لے لیا گیا پھر اول مرگیا تو قاطع کو قتل کیا جائے گا اور اگر ولی مقتول نے قاتل کا ہاتھ کاٹ ڈالا اور معاف کیا تو قاطع ہاتھ کی دیت کا ضامن ہوگا

تعدد جنایات کا بیان

تشریح الفقہ قولہ ومن قطع الخ ایک شخص نے عمداً کسی کا ہاتھ کاٹا پھر اسکو عمداً قتل کردیا تو اس سے دونوں افعال کا بدلہ لیا جائیگا یعنی قتل بھی کیا جائے گا اور ہاتھ بھی کاٹا جائیگا یا ایک فعل خطا ہو دوسرا عمد یا دونوں خطا ہوں اور دونوں کے درمیان صحت واقع ہوگئی ہو تو ان سب صورتوں میں دونوں فعلوں کا مواخذہ ہوگا اور اگر دونوں خطا ہوں اور دونوں کے درمیان صحت واقع نہ ہوئی ہو تو دونوں فعل متحد ہو جائیں گے اور دونوں میں ایک ہی دیت واجب ہوگی جیسے کوئی کسی کو سو کوڑے مارے اور وہ نوے کوڑوں سے اچھا ہو جائے لیکن دس کوڑوں سے مرجائے تو امام صاحب کے نزدیک ایک ہی دیت واجب ہوگی امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ اس صورت میں حکومت عدل کا فیصلہ معتبر ہوگا اور امام محمد کے نزدیک طبیب کی اجرت اور دواؤں کی قیمت واجب ہوگی۔

قولہ وإن عفا الخ زید کا عمرو نے ہاتھ کاٹا اور زید نے قطع کو معاف کردیا پھر زید اسی قطع کے سبب سے مرگیا تو امام صاحب کے نزدیک عمرو پر اپنے مال سے اس کی دیت کا دینا واجب ہے صاحبین کے نزدیک عمرو پر کچھ واجب نہ ہوگا کیونکہ قطع کو معاف کردینا قطع کے موجب کو معاف کرنا ہے امام صاحب فرماتے ہیں کہ زید نے قطع معاف کیا ہے اور قطع وقتل میں منافات ہے لیکن جب اس کی جان تک سرایت کرگیا تو معلوم ہوگیا کہ یہ قتل تھا اور قتل کا قصاص واجب ہونا چاہئے لیکن صورت عفو نے شبہ پیدا کردیا اس لئے استحساناً دیت واجب ہوگی اور اگر قطع اور اس سے پیدا ہونے والے کو معاف کردیا تو بالاتفاق عمرو پر ضمان نہ ہوگا کیونکہ اس صورت میں اس کی مراد یہ ہے کہ اس نے قتل کو بھی معاف کردیا۔

قولہ وإن قطعت الخ اگر ایک عورت نے کسی شخص کا ہاتھ کاٹ دیا اور اس نے اسی ہاتھ کی دیت کے بدلے میں اس سے نکاح کرلیا پھر وہ قطع کی وجہ سے مرگیا تو امام صاحب کے نزدیک اس عورت کا مہر مثل واجب ہے اور ہاتھ کی دیت عورت کے مال

[illegible]

قوله [illegible]

قوله [illegible]

[illegible]

باب الشهادة في القتل

باب قتل کے متعلق گواہی دینے کے بیان میں

ولو اقام حجة بقتل ابيه واخوه غائب عن خصومته اذن بعد لابد من اعادته ليقتلا

قصاص نہیں لے سکتا حاضر اپنی حجت پیش کرے ... غائب کی خصومت سے ... دوبارہ گواہ پیش کرنا ضروری ہے قصاص میں

ولو خطأ او دينا لا ولو اثبت القاتل عفو الغائب لم يقبل وكذا لو قتل عبدهما واحدهما

... اور اگر قاتل نے ... غائب کے معاف کرنے پر گواہ پیش کر دیے ... اور یہی حکم ہے اگر ان کا غلام قتل کیا جائے اور ایک غائب ہو

غائب ولو شهد وليان بعفو اخيهما لغت فان صدقهما القاتل فالدية بينهم اثلاثا

غائب ہو ... اور اگر دو ولیوں نے اپنے بھائی کے معاف کرنے کی گواہی دی تو لغو ہے ... اگر قاتل نے ان کی تصدیق کی تو دیت ان میں تین تہائی ہوگی

وان كذبهما فلا شيء لهما وللآخر ثلث الدية وان شهدا انه ضربه فلم يزل صاحب فراش

اور اگر ان کو جھٹلایا تو ان کے لیے کچھ نہیں اور دوسرے کے لیے تہائی دیت ہوگی اور اگر دو گواہوں نے گواہی دی کہ اس نے اس کو مارا پس وہ صاحب فراش رہا

حتى مات يقتص وان اختلف شاهدا القتل في زمانه او مكانه او آلته او قال احدهما

یہاں تک کہ مر گیا تو قصاص لیا جائے گا اور اگر اختلاف کیا قتل کے دو گواہوں نے وقت میں یا جگہ میں یا آلہ میں یا کہا ان میں سے ایک نے کہ

قتله بعصا وقال الآخر لم ادر بماذا قتله لغت وان شهدا انه قتله

قتل کیا لاٹھی سے اور دوسرے نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ... تو گواہی باطل ہوگی اور اگر دونوں نے گواہی دی کہ اس نے اس کو قتل کیا

وقالا لم ندر بماذا قتله تجب الدية وان اقر كل منهما انه قتله وقال الولي قتلتماه

اور کہا ہمیں معلوم نہیں کہ کس چیز سے مارا ہے تو دیت واجب ہوگی اور اگر ہر ایک نے اقرار کیا کہ اس نے قتل کیا ہے اور ولی نے کہا تم دونوں نے

جميعا فله قتلهما ولو كان مكان الاقرار شهادة لغت

قتل کیا ہے تو دونوں کو قتل کر سکتا ہے اور اگر اقرار کی جگہ گواہی ہو تو لغو ہوگی۔

تشریح الفقہ: ... ثبوت قتل کے بعد بھی ... کا انکار کر دیا ... تو اولیاء مقتول کو قصاص لینے کے لیے بینہ اور شہادات کے ذریعے ... ثابت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے یہاں شہادات فی القتل کو بیان کر رہا ہے۔ ... قتل ... کے متعلق بیان ... اس لیے ... لانہ ... متعلق ... کا تابع ہے۔

... ولا بعد ... یہاں سے ... قول ... یہ ہے ... مسئلہ ... ... اور اس ... بینہ ... بیان ... ... اور ... گواہ ... اور ... حق ... صاحب ... ... حالات ... بیان ... ... اس کا ... ... اور ... حکم ... ثبوت ... طریق ... ہے ...

یہاں علامت [illegible] قائم کرنے میں [illegible] قائم مقام ہے [illegible] حقیقی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ضرورت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قصاص [illegible] امام صاحب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

قولہ ولو کان خطأ الخ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

قولہ وکذلک لو قتل عمدا الخ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

قولہ ولو شہد الخ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

قولہ وان اختلف الخ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

قولہ وان اقر الخ [illegible] [illegible]

کہ ان دونوں سے قتل یا جنایت کے ... کا قتل ... فرق ہے کہ شہود کے متعلق ... ان دونوں سے قتل کا ... ہے جو شہود ... ہے ... سے مباشرت کی ... ان کی ... طور پر قتل یا جنایت کی تکذیب کرے ... شہادت ہے ... اس کے ... نہیں کیا جاتا۔

باب اعتبار حالة القتل
باب قتل کی حالت کے معتبر ہونے میں

المعتبر حالة الرمي فتجب الدية بردة المرمي اليه قبل الوصول لا باسلامه والقيمة

معتبر تیر اندازی کا وقت ہے پس دیت واجب ہوگی مرمی الیہ کے مرتد ہو جانے سے تیر لگنے سے پہلے نہ کہ اس کے مسلمان ہونے سے اور قیمت

بعتقه ولا يضمن بزني برجوع شاهد الرجم بعد رميه وحل الصيد بردة الرامي

غلام کے آزاد ہونے سے اور ضامن نہ ہوگا رجم کے گواہ کے رجوع کرنے سے اس کے پتھر مارنے کے بعد اور حلال ہوگا شکار تیر انداز کے مرتد ہو جانے سے

لا باسلامه ووجب الجزاء بحله لا بتحرمه

نہ اس کے مسلمان ہونے سے اور واجب ہوگی جزا اس کے حلال ہونے سے نہ کہ احرام باندھنے سے

تشریح الفقہ: قولہ المعتبر الخ شکار کے ... امام ... اور ضمان ... کا قاعدہ یہ ہے کہ امام صاحب کے نزدیک تیر اندازی کی حالت کا اعتبار ہے ... مسلمان کے ... اور مسلمان تیر لگنے سے پہلے مرتد ہو گیا تو امام صاحب کے نزدیک تیر انداز پر دیت واجب ہوگی ... ایک ... واجب ہے ... کا اصول یہ غیر معصوم ... امام صاحب یہ فرماتے ہیں کہ ... کے سبب ... کیونکہ مسلمان ... کا قتل ... اس حالت میں ... سے قتل ... اور ... تیر لگنے سے پہلے مسلمان ... کے نزدیک ... دیت واجب نہیں ... تیر اندازی کی حالت ... معصوم ... تیر اندازی کی حالت کا اعتبار ہے۔ ... مسائل کی تفریعات ... ہیں۔

قولہ والقیمة الخ ایک شخص نے ... تیر ... لگنے سے پہلے آزاد ہو گیا تو تیر انداز پر ... کی قیمت واجب ہوگی ... کیونکہ تیر اندازی کی حالت میں غلام تھا۔ امام محمد ... تیر لگنے ... جو تیر اندازی ... واجب ہوگی ... تیر اندازی ... ایک ... تیر انداز ... واجب ہوگا۔ امام زفر کے نزدیک ... واجب ہوگی (و الفرق فی المطولات)۔

قولہ ولا یضمن الخ ایک شخص نے ... گواہوں نے ... کی گواہی دی ... کا فیصلہ کر دیا ... پتھر مارا اور پتھر لگنے سے پہلے گواہ ... رجوع کر لیا تو پتھر مارنے والے پر ضمان ... کیونکہ اس وقت ... مباح الدم تھا۔

لانّ الملك ... الخ ...
... بعد ذکر ... الفعل ...

کتاب الدیات

دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَرْبَاعًا مِنْ بِنْتِ مَخَاضٍ إِلَى جَذَعَةٍ وَلَا تُغَلَّظُ إِلَّا فِي الْإِبِلِ

دیت شبہ عمد کی سو اونٹ ہیں بطریق ارباع ایک سالہ سے چار سالہ تک اور مغلظ نہیں کی جاتی مگر اونٹ میں

تشریح الفقہ: قتل نفس ایک جرم ہے کہ جس پر [illegible] کے لئے شریعت میں [illegible] مقرر کیا ہے [illegible] مصنف کتاب الجنایات میں قصاص کو ذکر کر کے اب جنایات کے دوسرے موجب یعنی دیت کو ذکر کرتا ہے۔

قولہ کتاب الدیات الخ [illegible] دیۃ کی جمع ہے [illegible] سے مشتق ہے [illegible] چنانچہ وادی کو وادی اسی لئے کہتے ہیں کہ اس سے پانی جاری ہوتا ہے۔ [illegible] ودی القاتل المقتول۔ [illegible] مقتول کے [illegible] کی جان [illegible] اصطلاح شرع میں دیت اس مال کا نام ہے جو جان کا بدلہ ہو [illegible] کی دیت [illegible] کے نزدیک [illegible] کا اطلاق [illegible] قاموس میں ہے کہ دیت بالکسر حق مقتول کو کہتے ہیں [illegible] القتیل [illegible] مصنف [illegible] میں ہے کہ دیت دراصل ہے جو جان کا بدل ہو اور ارش اس مال کا نام ہے جو جان کے علاوہ [illegible] کا بدل ہو [illegible] یہ کہا جائے کہ [illegible] تعلیق [illegible] حاشیہ [illegible] صاحب [illegible] کے ذکر [illegible] عن النفس [illegible] الدیۃ [illegible] دیت کا اطلاق [illegible] النفس کے [illegible] ہوتا ہے۔

قولہ دیۃ شبہ العمد الخ [illegible] کے نزدیک شبہ عمد کی دیت [illegible] بطریق ارباع [illegible] (ایک سالہ) [illegible] (دو سالہ) ۲۵ حقے (سہ سالہ) ۲۵ جذعے (چار سالہ) [illegible] اور ایک روایت میں امام احمد [illegible] ثلاث [illegible] چالیس [illegible] (چھ سالہ) [illegible] کیونکہ حدیث میں ہے [illegible] ہیں [illegible] حاملہ ہوں [illegible] حدیث ہے کہ شبہ عمد میں [illegible] ہیں۔

والخطأ مائة من الإبل أخماسا [illegible] مخاض وبنت مخاض وبنت لبون وحقة وجذعة أو ألف دينار

[illegible]

أو عشرة آلاف درهم ويكفر فيهما بما ذكر في القتل ولا يجزئ الإطعام والجنين ويجزئ [illegible]

[illegible]

[illegible] ودية المرأة على النصف من دية الرجل في النفس وفيما دونها ودية [illegible] سواء

[illegible]

[illegible]

دیت خطا وغیرہ کے احکام

تشریح المسائل: قولہ وفی الخطاء الخ: احناف اور امام احمد کے یہاں قتل خطا میں دیت سو اونٹ ہیں۔ جو پانچ قسم کے یعنی بیس بیس کے حصے ہیں جذعے بیس حقے بیس بنت لبون بیس بنت مخاض بیس ابن مخاض (یہ سالانہ ...) امام شافعی، امام مالک اور ہمیں کے یہاں بجائے ابن مخاض کے ابن لبون کی جگہ ... ہیں ان کی دلیل حضرت ... کی روایت ہے۔ ہماری دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے۔

قولہ ومن العین الف دینار الخ: سونے سے قتل خطا کی دیت ایک ہزار دینار ہیں اور چاندی سے دس ہزار درہم امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک چاندی سے بارہ ہزار درہم ہیں کیونکہ عہد نبوی میں ہے کہ ایک آدمی کا ایک شخص مقتول ہوا تو آپ نے اس کی دیت بارہ ہزار درہم مقرر کی ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر نے چاندی سے دس ہزار درہم مقرر فرمائے تھے جس کی تصریح بیہقی میں موجود ہے علاوہ ازیں عہد نبوی میں درہم مختلف وزن کے رائج تھے یعنی دیت دس ہزار درہم وزن ستہ سے ادا کی جائے اور روایت بارہ ہزار وزن خمسہ پر تو دونوں میں کوئی تعارض نہیں رہتا۔

قولہ وقیل المسلمین والذمی سواء الخ: احناف کے یہاں ذمی کی دیت بھی مسلمان کی طرح ہے۔ امام شافعی کے یہاں یہودی اور نصرانی کی دیت چار ہزار درہم ہے اور مجوسی کی آٹھ سو۔

امام مالک کے یہاں یہودی اور نصرانی کی دیت چھ ہزار درہم ہے ان کی دلیل یہ حدیث ہے "عقل الکافر نصف عقل المومن" اور امام مالک کے یہاں مسلمان کی دیت بارہ ہزار درہم ہیں تو نصف چھ ہزار درہم ہیں امام شافعی کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر نے ہر مسلمان پر جو اہل کتاب میں سے ہو کے چار ہزار درہم مقرر فرمائے ہیں۔ نیز ابن المسیب نے حضرت عمر سے روایت کی ہے کہ آپ نے یہودی اور نصرانی کے بدلے میں چار ہزار اور مجوسی کے بدلے میں آٹھ سو درہم کا فیصلہ کیا احناف کی دلیل یہ حدیث ہے "دیۃ کل ذی عہد فی عہدہ الف دینار" نیز عہد نبوی میں اور عہد صحابہ میں مسلم یہودی نصرانی سب کی دیت برابر تھی۔ حضرت ابن عباس ابن عمر ابن مسعود اور حضرت علی سے بھی اس قسم کی روایت ہے حضرت زید بن علی، زہری، امام محمد، امام اوزاعی، عطاء، مجاہد، علقمہ، ثوری، حماد، ابراہیم نخعی، حسن بصری اور ابن شبرمہ بھی سب اسی کے قائل ہیں۔

[illegible]

فصل في النفس والمارن واللسان والذكر والحشفة والعقل والسمع والبصر والشم والذوق واللحية

[illegible]

إذا حلق فلم تنبت وشعر الرأس والعينين واليدين والرجلين والشفتين والحاجبين والأذنين والأنثيين وثديي

[illegible]

المرأة الدية وفي كل واحد من هذه الأشياء نصف الدية وفي أشفار العينين الدية وفي أحدها ربعها

[illegible]

وفي كل أصبع من أصابع اليدين والرجلين عشرها وما فيها مفاصل ففي أحدها ثلث دية الإصبع

[illegible]

ونصفها لو فيها مفصلان وفي كل سن خمس من الإبل أو خمسمائة درهم

[illegible]

وكل عضو ذهب نفعه ففيه دية كيد شلت وعين ذهب ضوؤها

[illegible]

اطراف یعنی اعضاء کی دیت کے احکام

تشریح الفقہ: قولہ والمارن الخ [illegible]

قولہ الحشفۃ الخ [illegible]

قولہ وفی کل واحد الخ [illegible]

[illegible]

فصل في الشجاج في الموضحة نصف عشر الدية وفي الهاشمة عشرها وفي المنقلة عشر ونصف

[illegible]

عشر وفي الآمة و الجائفة ثلثها فإن نفذت الجائفة فهما وفي الحارصة

[illegible]

والدامعة والدامية والباضعة والمتلاحمة والسمحاق حكومة عدل ولا قصاص في غير الموضحة

[illegible]

وفي أصابع اليد نصف الدية ولو مع الكف ومع نصف الساعد نصف الدية وحكومة عدل وفي قطع

[illegible]

الكف وفيها إصبع أو إصبعان عشرها أو خمسها ولا شيء في الكف وفي الإصبع الزائدة وعين الصبي

[illegible]

وذكره ولسانه إن لم تعلم صحته بنظر أو حركة أو كلام حكومة عدل ومن شج رجلا فذهب عقله أو شعر رأسه

[illegible]

دخل أرش الموضحة في الدية وإن ذهب سمعه أو بصره أو كلامه لا ولو شجه موضحة فذهب عيناه

[illegible]

أو قطع إصبعه فشلت أخرى أو المفصل الأعلى فشل ما بقي وكذا لو كسر نصف سنه فاسود ما بقي

[illegible]

فلا قود وإن قلع سنه فنبتت مكانها أخرى سقط الأرش وإن قلعه فنبت بعد الأول يجب

[illegible]

وإن شج فالتحم ولم يبق له أثر أو ضرب فجرح فبرأ وذهب أثره فلا أرش ولا قود بجرح حتى يبرأ

[illegible]

وكل عمد سقط قوده بشبهة كقتل الأب ابنه عمدا فديته في مال القاتل وكذا ما وجب صلحا أو اعترافا

[illegible]

لا ما دون نصف العشر وعمد الصبي والمجنون خطأ وديته على عاقلته

[illegible]

(1) [illegible]

ولا منكسر له ولا حزن والمعوّقة كالخصي

[illegible]

زخموں کی دیت کے احکام

تشریح الفقہ: قولہ فی الشجاج الخ شجاج شجۃ کی جمع ہے [illegible]

[illegible]

قولہ والجائفۃ الخ [illegible]

قولہ فان نفذت الخ [illegible]

قولہ ولا قصاص الخ [illegible]

قولہ ان لم یعلم [illegible] الخ [illegible]

قولہ [illegible] الخ [illegible]

[illegible]

قولہ ومن قطع الخ ایک شخص نے کسی کا ہاتھ [illegible] امام صاحب کے [illegible] دیت کی وجہ ساقط ہو جائے گی۔ [illegible] جب [illegible] کا حکم [illegible] حق تعالیٰ کی طرف سے [illegible] پر فرض ہے [illegible] کیونکہ جب [illegible] سے [illegible] ختم ہو۔

قولہ ولا [illegible] جب تک زخم [illegible] اس وقت تک زخم کا قصاص نہیں لیا جائے گا امام شافعی کے یہاں فی الحال لے لے۔ [illegible] قصاص [illegible] کے [illegible] سے پہلے آپ نے قصاص لینے سے منع فرمایا [illegible] کہ شاید زخم [illegible] اس صورت میں [illegible]

قولہ [illegible] عمد [illegible] الخ ہر وہ قتل عمد جس میں کسی شبہ کی وجہ سے قصاص ساقط ہو جائے مثلاً باپ نے بیٹے کو قتل کر دیا [illegible] ایک آدمی کو قتل کر دیا [illegible] ان میں سے ایک اس کا باپ ہو تو اس میں دیت قاتل کے مال میں ہوتی ہے [illegible] سال میں ادا کی جائے گی۔ [illegible] قاتل ہی کے مال میں ہوتی ہے [illegible] کیونکہ [illegible] کی وجہ سے واجب ہوا اس میں اصل یہی ہے کہ عاقلہ [illegible] حدیث ہے لا تعقل العاقلة عمداً ولا عبداً ولا صلحاً ولا اعترافاً ([illegible])

قولہ وعمد الصبی الخ اگر کوئی نابالغ بچہ یا دیوانہ کسی کو عمداً قتل کرے [illegible] قصاص واجب نہ ہوگا [illegible] پر دیت واجب ہوگی اور یہ میراث سے بھی محروم نہ ہوں گے [illegible] قابل عقوبت نہیں۔

[illegible]

[illegible] ۱۲
[illegible]

باب في الجنين

باب شکمی بچے کے بیان میں

ضرب بطن امرأة فألقت جنينا ميتا تجب غرة وهي نصف عشر الدية في السنة على العاقلة

[illegible]

وإن ألقت حيا فمات فدية وإن ماتت الأم فدية وغرة وإن ماتت فألقت ميتا فدية فقط وما يجب فيه

[illegible]

يورث عنه ولا يرث الضارب فلو ضرب بطن امرأته فألقت ابنه ميتا فعلى عاقلة الأب غرة ولا يرث فيها

[illegible]

وفي جنين الأمة لو ذكرا نصف عشر قيمته لو كان حيا وعشر قيمته لو أنثى

[illegible]

فلو ضربت فحرر سيده ما في بطنها فألقته ففيه قيمته حيا ولا كفارة في الجنين وإن شربت دواء

[illegible]

لتطرحه أو عالجت فرجها حتى أسقطته ضمن عاقلتها الغرة إن فعلت بلا إذن

[illegible]

توضیح اللغۃ: [illegible]

تشریح الفقہ: [illegible]

[illegible]

۱. [illegible]

۲. [illegible]

۳. [illegible]

۴. [illegible]

۵. [illegible]

درشاد ہے کہ ہر وہ چیز جس میں غرہ یعنی غلام یا باندی یا پانچ سو درہم ہیں۔

قولہ وہی نصف عشر الخ ہمارے یہاں غرہ کی مقدار مرد کی دیت کا بیسواں حصہ ہے اگر جنین مذکر ہو اور عورت کی دیت کا دسواں حصہ ہے اگر مؤنث ہو اور مرد کی دیت دس ہزار درہم ہیں تو اس کا بیسواں حصہ پانچ سو درہم ہوئے اور عورت کی دیت پانچ ہزار درہم ہیں تو اس کا دسواں حصہ پانچ سو درہم ہوئے۔ امام مالک اور امام شافعی کے یہاں چھ سو درہم ہیں۔ یہ حدیث مذکور پر بحث سے ظاہر ہے ہمارے یہاں غرہ عاقلہ کے ذمہ پر ہے۔ امام مالک کے یہاں قاتل کے مال پر ہوتا ہے۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے غرہ عاقلہ کے ذمہ پر قرار دیا ہے۔ پھر ہمارے یہاں غرہ ایک سال کے اندر وصول کیا جائے گا امام شافعی کے یہاں تین سال میں وصول ہوگا کما ورد عن محمد بن الحسن انه قال بلغنا ان رسول الله ﷺ جعله على العاقلة في سنة

قولہ فیہ فقط الخ اگر پہلے ماں مر گئی پھر اس نے مردہ بچہ جنا تو صرف ماں کی دیت واجب ہوگی۔ امام شافعی کے یہاں غرہ بھی واجب ہوگا کیونکہ ظاہر یہی ہے کہ وہ ضرب کی وجہ سے مرا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ماں کا مرنا جنین کی موت کا سبب ہے کیونکہ جنین کا سانس لینا ماں کے سانس لینے سے ہوتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ جنین ضرب سے مرا ہو تو شک کی وجہ سے ضمان واجب نہ ہوگا۔

قولہ وفی جنین الامۃ الخ باندی کا جنین اگر مذکر ہو تو اس کی قیمت کا بیسواں حصہ واجب ہوگا اور اگر مؤنث ہو تو اس کی قیمت کا دسواں حصہ واجب ہوگا۔ امام شافعی کے یہاں ماں کی قیمت کا دسواں حصہ واجب ہوگا کیونکہ جنین ماں کا جزء ہے اور اجزاء کے ضمان کی مقدار میں اصل ہی کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ جو ضمان واجب ہے جنین کا بدل ہے نہ کہ ماں کا لہذا اس کی ذات سے ہوگا۔

قولہ فان حررہ الخ کسی نے حاملہ باندی کے پیٹ پر مارا پھر اس کے مالک نے جنین کو آزاد کر دیا پھر باندی نے زندہ بچہ جنا پھر وہ مر گیا تو مالک کے لئے زندہ بچہ کی قیمت واجب ہوگی نہ کہ دیت کیونکہ اس کی موت ضرب سابق کے ذریعہ ہوئی ہے اور ضرب کا وقت اس کی رقیت کی حالت میں ہوا ہے اور اعتبار تو ضرب کے وقت ہی کا ہوتا ہے البتہ شک ہے کہ زندہ کی قیمت واجب ہوگی یا مردہ کی تو قیمت زندہ ہی کی ہوگی جیسا کہ فخر الاسلام بزدوی نے شرح جامع صغیر میں نقل کیا ہے۔

قولہ ولا کفارۃ الخ ہمارے یہاں قتل جنین میں کفارہ واجب نہیں امام شافعی کے یہاں واجب ہے وہ یہ فرماتے ہیں کہ جنین من وجہ نفس ہے لہذا احتیاطاً اس میں بھی کفارہ واجب کیا جائے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ کفارہ میں ایک قسم کی عقوبت ہے جس کا ثبوت شرعاً نفس کامل میں ہے لہذا یہ غیر کی طرف متعدی نہ ہوگا۔

طبرانی فی [illegible]

باب ما یحدث الرجل فی الطریق

باب جو نیا کوئی شئ پیدا کرنے کے بیان میں

من أخرج إلى طريق العامة كنيفا أو ميزابا أو جرصنا أو دكانا فلكل نزعه وله التصرف في النافذ إلا إذا

جس نے نکالا شارع عام کی جانب شہتیر یا پرنالہ یا چھجا یا دکان تو ہر شخص کو اس کے توڑنے کا حق ہے اور شارع عام میں تصرف کا حق ہے الا یہ کہ

أضر وفي غيره لا يتصرف إلا بإذنهم فإن مات أحد بسقوطها فديته على عاقلته كما

ضرر ہو اور غیر نافذ میں تصرف نہ کرے مگر ان کی اجازت سے پس اگر کوئی ان کے گرنے سے مر جائے تو اس کی دیت اس کے عاقلہ پر ہوگی جیسے

لو حفر بئرا في طريق أو وضع حجرا فتلف به إنسان ولو نحاه غيره فضمانه على من نحاه ومن حفر بالوعة

کوئی کنواں کھودے یا پتھر رکھ دے جس سے کوئی ہلاک ہو جائے اگر اس کو دوسرا ہٹا دے تو تاوان اس کے ذمہ ہوگا جس نے ہٹایا اور جس نے بدرو کھودی

في طريق بأمر سلطان أو في ملكه أو وضع خشبة فيه أو قنطرة بلا إذن الإمام فتعمد رجل المرور عليه

راستہ میں بادشاہ کی اجازت سے یا اپنی ملک میں یا رکھ دی لکڑی یا پل بنایا بلا اجازت امام اور اس پر کوئی قصداً گزرا

لم يضمن ومن حمل شيئا في الطريق فسقط على إنسان ضمن ولو كان رداء قد لبسه فسقط لا

تو ضامن نہ ہوگا جس نے کچھ بوجھ اٹھایا راستہ میں اور وہ کسی آدمی پر گر گیا تو ضامن ہوگا اور اگر چادر تھی جو پہنے ہوئے تھا اور وہ گر گئی تو ضامن نہ ہوگا

مسجد لعشيرة فعلق رجل منهم قنديلا أو جعل فيه بواري أو حصاة فعطب به رجل لم يضمن وإن كان

مسجد ہے کسی قبیلہ کی اس میں کسی نے قندیل لٹکائی یا بوریا بچھایا یا کنکریاں ڈالیں اور اس سے کوئی ہلاک ہو گیا تو ضامن نہ ہوگا اور اگر

من غيرهم ضمن وإن جلس فيه رجل منهم فعطب به أحد ضمن إن كان في غير الصلاة وإن فيها لا

غیر ہو تو ضامن ہوگا اور اگر بیٹھا مسجد میں ان میں سے کوئی اور اس سے کوئی ہلاک ہو گیا تو ضامن ہوگا اگر نماز میں نہ ہو اور اگر نماز میں ہو تو ضامن نہ ہوگا۔

توضیح اللغۃ: کنیف [illegible] میزاب پرنالہ، جرصن [illegible] [illegible] قنطرۃ [illegible] عطب ہلاک ہونا۔

تشریح الفقہ: قولہ باب الخ کسی طریق پر احداث کے احکام ہے [illegible] بیان کر رہا ہے [illegible] لعدم الاذن فکونہ اصلا۔

قولہ من اخرج الخ شارع عام [illegible] [illegible] ہے [illegible] سے لوگوں کو تکلیف [illegible] [illegible] لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام [illegible] تکلیف [illegible] سے ہر شخص

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قوله [illegible] [illegible]

قوله مسجد [illegible] [illegible]

[illegible]

فصل في المحيط [illegible] حافظ [illegible] في طريق [illegible] او [illegible]

[illegible]

[illegible] مسلم او ذمي ولم [illegible] في [illegible] على [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حافظ [illegible]

[illegible]

[illegible] حافظ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قوله حافظ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قوله حافظ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

باب جناية البهيمة والجناية عليها وغير ذلك

باب چوپائے کی جنایت اور چوپائے پر زیادتی وغیرہ کے بیان میں

ضمن الراكب ما أوطأت الدابة بيدها أو رجلها أو رأسها أو كدمت أو صدمت أو خبطت لا ما نفحت برجل

سوار ضامن ہوگا اس کا جو روندے سواری کی سواری ہاتھ یا پاؤں سے یا سر کی ٹکر سے یا کاٹ کھائے یا دھکا دے یا ٹاپ سے نہ اس کا جو پچھلی لات مارے

أو ذنب إلا إذا أوقفها في الطريق فإن أصابت بيدها أو رجلها حصاة أو نواة أو أثارت غبارا أو حجرا

یا دم سے مگر اس وقت جب راستہ میں کھڑا کر دیا ہو اور اگر جانور اپنے ہاتھ یا پاؤں سے کنکری یا گٹھلی یا غبار یا چھوٹا پتھر

صغيرا ففقأ عينا لم يضمن ولو كبيرا ضمن فإن راثت أو بالت في الطريق لم يضمن من عطب به

اڑائے پھر وہ کسی کی آنکھ پھوڑ دے تو ضامن نہ ہوگا اور اگر بڑا پتھر ہو تو ضامن ہوگا اگر راستہ میں لید یا پیشاب کیا پھر کوئی اس سے ہلاک ہوا تو ضامن نہ ہوگا

إلا إذا أوقفها لذلك وإن أوقفها لغيره ضمن وما ضمنه الراكب

مگر جب اسی کے لئے کھڑا کیا ہو اور اگر دوسرے کام کیلئے کھڑا کیا تو ضامن ہوگا اور جس کا سوار ضامن ہو

ضمنه السائق والقائد وعلى الراكب الكفارة لا عليهما

اس کا ہانکنے والا اور کھینچنے والا بھی ضامن ہوگا اور سوار پر کفارہ ہے نہ ان دونوں پر

تشریح الفقہ: قولہ باب الخ نہایہ و معراج الدرایہ وغیرہ میں اس باب کی وجہ مناسبت یہ بیان کی ہے کہ جنایت انسان کے احکام سے فراغت کے بعد جنایت بہیمہ کے احکام اس لئے بیان کرتا ہے کہ انسان ذوی العقول ہے اور بہیمہ غیر ذوی العقول ہے۔ یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ابھی تو مصنف جنایت انسان سے فارغ ہی نہیں ہوا کیونکہ جنایت مملوک کا باب آگے آرہا ہے صاحب عنایہ نے جواب دیا ہے کہ اس باب کا حق تو یہی تھا کہ جنایت مملوک کے بعد ہو مگر چونکہ بہیمہ سواری کے حکم میں داخل ہونے کی حیثیت سے جنایات کے ساتھ ملحق ہے اس لئے مصنف نے اس باب کو باب ما یحدث الرجل فی الطریق کے ساتھ ملحق کر دیا اس پر اعتراض ہے کہ اس کو بھی ایک فصل میں لانا چاہئے تھا۔

قولہ ضمن الراکب الخ جنایت بہیمہ کے متعلق وجوب ضمان کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس صورت میں احتراز ممکن ہو اس میں سلامتی کی شرط لگانا ہر شخص کیلئے روا ہے اور ایسی صورتوں میں اس کی طرف سے تعدی پائی گئی تو وہ ضامن ہوگا اور جس میں احتراز ممکن نہیں اس میں ضمان نہیں پس اگر کسی نے سواری سے کسی کو روند ڈالا یا ٹاپ مار دیا یا سر سے ٹکر ماری یا کاٹ لیا تو ان صورتوں میں سوار ضامن ہوگا کیونکہ یہ ممکن ہے کہ احتراز کرے اور اگر سواری نے چلتے چلتے کسی کے لات ماری یا دم ماری تو ضامن نہ ہوگا کیونکہ چلنے کی حالت میں اس سے احتراز ممکن نہیں ہاں اگر راستہ میں کھڑا کر دیا ہو تو اس صورت میں ضامن ہوگا کیونکہ ٹھہرانے کی صورت میں اس سے احتراز ممکن ہے۔

[illegible]

ولو اصطدم فارسان أو ماشيان فماتا ضمن عاقلة كل دية الآخر ولو ساق دابة فوقع السرج على رجل

اگر ٹکرا جائیں دو سوار یا پیادے اور مر جائیں تو ضامن ہوگا ہر ایک کا عاقلہ دوسرے کی دیت کا اگر ہانکا چوپایہ اور گر گئی زین کسی

فقتله ضمن وإن قاد قطارا فوطئ بعير إنسانا ضمن عاقلة القائد الدية وإن كان معه سائق

اور اس کو مار ڈالا تو ضامن ہوگا اگر آگے سے چلایا اونٹوں کی قطار کو اور روند ڈالا اونٹ نے کسی آدمی کو تو ضامن ہوگا اس کا عاقلہ دیت کا اور اگر پیچھے سے

فعليهما وإن ربط بعيرا على قطار رجع عاقلة القائد على عاقلة الرابط

ہانکنے والا بھی ہو تو ضمان دونوں پر ہوگی اور اگر باندھ دیا اونٹ قطار میں تو رجوع کرے گا قائد کا عاقلہ رابط کے عاقلہ سے

ومن أرسل بهيمة وكان سائقها فأصابت في فورها ضمن وإن أرسل طيرا أو كلبا ولم يكن سائقا

اور جس نے چھوڑ دیا جانور پیچھے سے ہانک کر اور اس نے نقصان کیا چھوڑتے ہی تو ضامن ہوگا اگر چھوڑا پرندہ یا کتا اور پیچھے سے ہانکا نہیں

أو انفلتت دابة فأصابت مالا أو آدميا ليلا أو نهارا لا وفي فقء عين شاة للقصاب ضمن النقص

یا کھل بھاگا جانور اور اس نے نقصان کر دیا مال یا آدمی کا رات میں یا دن میں تو ضامن نہیں ہوگا اور قصائی کی بکری کی آنکھ پھوڑنے میں ضامن ہوگا

وعين بقرة الجزار والجزور والفرس والحمار ربع القيمة

نقصان کا اور قصائی کی گائے اور اونٹ کی آنکھ پھوڑنے میں اور گھوڑے گدھے کی آنکھ پھوڑنے میں ضامن ہوگا چوتھائی قیمت کا۔

توضیح اللغۃ: اصطدام ایک دوسرے کی مزاحمت کرنا، قطار اونٹوں کی قطار، سائق ہانکنے والا، قائد آگے سے کھینچنے والا، ربط باندھنا، فور جوش، انفلتت چھوٹ گئی، فقء پھوڑنا، قصاب قصائی، جزار قصائی، جزور اونٹ۔

تشریح الفقہ: قولہ ولو اصطدم الخ اگر دو سوار یا پیادے ٹکرا جائیں اور مر جائیں تو ہر ایک کے عاقلہ پر دوسرے کی پوری دیت واجب ہوگی اور امام زفر اور امام شافعی کے یہاں ہر ایک کے عاقلہ پر دوسرے کی نصف دیت ہوگی کیونکہ ان میں سے ہر ایک اپنے اور اپنے صاحب کے فعل سے مرا ہے پس ہر ایک کا اپنا فعل رائیگاں ہوگا اور دوسرے کا معتبر ہوگا کیونکہ ان میں سے ہر ایک کی موت دوسرے کی طرف منسوب ہے کیونکہ اپنا فعل مباح ہے حضرت علی سے مروی ہے کہ آپ نے ہر ایک کے عاقلہ پر پوری دیت کا فیصلہ کیا۔

قولہ وفی فقء عین الخ اگر کسی نے قصاب کی بکری کی آنکھ پھوڑ دی تو بقدر نقصان ضمان لازم ہوگا کیونکہ قصاب کی بکری سے مقصود اس کا گوشت ہوتا ہے اور اگر قصائی کی گائے یا اونٹ کی یا گھوڑے گدھے کی آنکھ پھوڑ دی تو چوتھائی قیمت کا تاوان ہوگا۔ امام شافعی کے یہاں سب کا حکم بکری کی طرح ہے کہ بقدر نقصان ضمان آئے گا ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چوپائے کی آنکھ میں چوتھائی قیمت کا حکم دیا ہے حضرت عمر اور حضرت علی سے بھی یہی مروی ہے۔

باب جناية المملوك والجناية عليه

باب [illegible] اور اس پر جنایت کے بیان میں

[illegible]

وإن جنى جنايتين قتله بهما أو قطع يده فأعتقه غير عالم بالجناية

اور اگر غلام نے جنایت کی ... پھر آقا نے اس کو آزاد کر دیا جنایت سے واقف ہوئے بغیر

ضمن الأقل من قيمته ومن الأرش ولو علم بها لزمه الأرش كله وتعليق عتقه بقتل فلان

تو ضامن ہوگا کمتر کا قیمت اور ارش میں سے اور اگر جنایت کا علم تھا تو اس پر پورا ارش واجب ہوگا ... اور آزادی کو معلق کرنا فلاں کے قتل

ورميه وشجه إن فعل عبد قطع يد عمداً فدفع إليه فأعتقه

پر اور تیر مارنے اور زخمی کرنے پر معلق کرنا ... اگر غلام نے کسی کا ہاتھ عمداً کاٹ دیا پھر وہ غلام اس کو دے دیا گیا پس اس نے اس کو آزاد کر دیا

فمات من اليد فالعبد صلح بالجناية وإن لم يعتقه رده على سيده ويقاد

پھر وہ ہاتھ کے زخم سے مر گیا تو غلام جنایت کے عوض صلح ہوگا اور اگر آزاد نہیں کیا تو غلام آقا کو واپس کر دے گا اور اس سے قصاص لیا جائے گا

تشریح الفقہ: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قصاص واجب تھا ... قصاص لیا جائے گا۔

جنى مأذونٌ مديونٌ خطأً فحرره سيده بلا علم غرم لرب الدين قيمته ولولي الجناية قيمته أمة مأذونة مديونة

جنایت کی ماذون مقروض غلام نے خطاً ... پس آقا نے اس کو آزاد کر دیا ... قرض خواہ کے لیے اس کی قیمت ... اور ماذونہ مقروضہ باندی

ولدت بيعت مع ولدها للدين وإن جنت فولدت لم يتبعها الولد في الجناية عبد زعم

[illegible]

أن سيده حرره فقتل وليه خطأ لا شيء له عليه قال معتق لرجل

[illegible]

قتلت أخاك خطأ وأنا عبد وقال بل بعد العتق فالقول للعبد ومن قال لأمة

[illegible]

قطعت يدك وأنا عبد وقالت بعد العتق فالقول لها وكذا كل ما أخذ منها

[illegible]

لأن الجماع ... عبد محجور ... صبيا حرا بقتل رجل ... فعلى عاقلة الصبي ... وكذا ان امر عبدا

[illegible]

عبد قتل رجلين عمدا ولكل واحد منهما وليان فعفا احد وليي كل واحد منهما دفع ...

[illegible]

نصفه الى الآخرين ... فان قتل احدهما عمدا والآخر خطأ فعفا احد وليي العمد

[illegible]

فدى بالدية لوليي الخطأ ... لاحد وليي العمد و ... دفعه اليهم اثلاثا

[illegible]

عندهما ... [illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ ... [illegible]

قولہ ... [illegible]

قولہ عبد قتل رجلین ... [illegible]

قولہ ... [illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

ایک سے قصاص ساقط ہو گیا تو دیت مالک کل ورثاء کے واسطے ہو گی بہت کا لفظ بیدا کیا اور مقتول کے وارث نے معاف نہیں کیا اس کو نصف
دیت کا لاچ ہو گیا اور اگر غلام دینا چاہے تو قتل خطاء کے دو وارثوں کو غلام دیدے اور مجروح اول کو تہائی دیت دے وجہ یہ ہے کہ قاتل کے
وارثوں کا حق پوری دیت میں ہی ہزار درہم میں ہے اور مقتول کے وارثوں کا حق قصاص میں ہے اور جب مقتول کے ایک وارث نے معاف کر دیا
تو دوسرے وارث کا حصہ مال ہو گیا یعنی پانچ ہزار درہم اگر مالک دیت دینا چاہتا ہے تو دس ہزار خطاء کے وارثوں کو اور پانچ ہزار عمد
کے ایک وارث کو جس نے معاف نہیں کیا اور اگر غلام دینا چاہے تو اس کی دو تہائی خطاء کے وارثوں کو دے اور ایک تہائی عمد کے
وارث کو یہ تفصیل امام صاحب کے یہاں ہے صاحبین کے یہاں بطریق منازعت ہوتی ہے جس میں تین چوتھائی خطاء کے
وارثوں کو ملیں گی اور ایک چوتھائی عمد کے وارث کو۔

قولہ عبد بینہما قتل الخ اور جب دو کے درمیان مشترک غلام نے ان کے قرابت دار کو عمداً مار ڈالا اور ایک مالک نے قصاص معاف کر دیا
تو امام صاحب کے نزدیک کل قصاص باطل ہو جائیگا کیونکہ قصاص میں جو حق تھا باطل ہو گیا اور مال واجب نہیں ہوتا صاحبین یہ
فرماتے ہیں کہ جس مالک نے قصاص معاف کیا ہے دوسرے کو اس کا حصہ ادا کرے گا یعنی چوتھائی دیت، لیکن اس کا فدیہ دے بعض
حضرات نے امام ابو یوسف کو امام صاحب کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

فصل وفي قتل عبد خطأ تجب قيمته ونقص عشرة لو كانت عشرة آلاف أو أكثر وفي الأمة

(فصل) غلام کو خطاء قتل کرنے سے اس کی قیمت واجب ہو گی اور کم کئے جائیں گے دس درہم اگر اس کی قیمت دس ہزار یا اس سے زیادہ ہو اور باندی میں

عشرة من خمسة آلاف وفي المغصوب تجب قيمته بالغة ما بلغت وما قدر من دية الحر قدر

دس کم کئے جائیں گے پانچ ہزار سے اور مغصوب میں اس کی قیمت واجب ہو گی جتنی بھی ہو اور جو مقدار ہے دیت آزاد میں وہی مقدار ہو گی

من قيمته ففي يده نصف قيمته قطع يد عبد فحرره سيده فمات منه وله ورثة غيره

غلام کی قیمت سے پس اس کے ہاتھ میں آدھی قیمت ہو گی غلام کا ہاتھ کاٹا پھر اس کے مالک نے اس کو آزاد کر دیا اور وہ مر گیا اور اس کے مالک کے سوا بھی

لا يقتص وإلا اقتص منه قال لعبديه أحدكما حر فشجا فبين في أحدهما فأرشهما

وارث ہیں تو قصاص نہیں لیا جائیگا ورنہ قصاص لیا جائے گا اپنے دو غلاموں سے کہا کہ تم میں سے ایک آزاد ہے پھر دونوں کا سر پھوڑا گیا پھر ان میں سے ایک میں آزادی بیان کی تو دونوں کا تاوان

للسيد ولو قتلهما فدية حر وقيمة عبد فقأ عيني عبد فدفع سيده عبده أخذ قيمته وإلا لا يأخذ النقصان

مالک کو ملے گا اور اگر دونوں کو قتل کر دیا تو ایک آزاد کی دیت اور ایک غلام کی قیمت ہے غلام کی دونوں آنکھیں پھوڑ دیں پس مالک نے غلام دے دیا تو قیمت لے لے ورنہ نقصان نہیں لے سکتا

جنى مدبر أو أم ولد ضمن السيد الأقل من القيمة ومن الأرش فإن دفع القيمة بقضاء فجنى أخرى

مدبر یا ام ولد نے جنایت کی تو مالک قیمت اور تاوان میں سے کم کا ضامن ہو گا پس اگر قاضی کے حکم سے قیمت دے دی پھر دوسری جنایت کی

شارك الثاني الأول ولو بغير قضاء اتبع السيد أو ولي الجناية

تو دوسرا پہلے کا شریک ہو گا اور اگر بغیر حکم قاضی کے دی تو چاہے مالک کا پیچھا کرے یا ولی جنایت کا

موجب قتل عبد کے احکام کی تفصیل

تشریح الفقہ: قولہ فصل الخ غیر مملوک کی جنایت کے احکام سے فراغت کے بعد خود مملوک پر جنایت کے بیان کو شروع کیا کیونکہ مالک بعد وصف پر مقدم ہوتا ہے۔ پس ترتیب ذکری میں بھی اسی طرح ہونا چاہئے۔

قولہ ومن قتل عبداً الخ اگر کوئی غلام یا باندی خطاً قتل ہو جائے تو اس کی قیمت واجب ہوگی لیکن اگر غلام کی قیمت دس ہزار درہم یا اس سے زائد ہو اور باندی کی قیمت آزاد عورت کی دیت یعنی پانچ ہزار درہم کے برابر ہو تو مملوک کی پستی کا اظہار کریں گے اور ہر ایک کی دیت میں دس درہم کم کر دیئے جائیں گے یہ امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک ہے امام نخعی، شعبی اور ثوری بھی اس کے قائل ہیں یہی ایک روایت امام احمد سے ہے امام ابو یوسف کا بھی پہلا قول یہی ہے آخری قول یہ ہے کہ اس کی قیمت واجب ہوگی خواہ جتنی بھی ہو کیونکہ ضمان مالیت کا بدل ہے حضرت عمر و حضرت علی سے بھی یہی مروی ہے سعید بن المسیب، حسن بصری، ابن سیرین، عمر بن عبد العزیز، زہری، اسحاق، مکحول، حسن، ایاس بن معاویہ بھی اسی کے قائل ہیں ہمارے امام صاحب کی دلیل حضرت عبد اللہ بن مسعود کا قول ہے "لا يبلغ بقيمة العبد دية الحر وينقص منه عشرة دراهم" دیت کا وجوب قیمت کے مقابلہ میں ہے اور مملوک میں مالیت و آدمیت دونوں ہیں لیکن آدمیت کا اعتبار اعلیٰ ہے لہذا اسی کا اعتبار ہوگا۔

قولہ وما قدر الخ جو مقدار آزاد کی دیت سے مقرر ہے وہی مملوک کی قیمت سے مقرر ہے پس مملوک کے ہاتھ میں اس کی نصف قیمت ہوگی لیکن اکثر کتب مذہب جامع صغیر، کافی، مستصفی، مجتبی، غایۃ البیان وغیرہ میں ہے کہ پانچ درہم کم پانچ ہزار درہم ہوں گی جس سے زائد نہ ہوگی۔

قولہ فقأ عینی الخ ایک شخص نے غلام کی دونوں آنکھیں پھوڑ دیں تو مالک کو اختیار ہے چاہے غلام آنکھیں پھوڑنے والے کو دے دے اور اس سے پوری قیمت لے لے اور چاہے اس غلام کو اپنے پاس رکھے اس صورت میں وہ اس سے بطور نقصان قیمت کچھ نہیں لے سکتا، صاحبین کے یہاں لے سکتا ہے امام شافعی فرماتے ہیں کہ اس سے غلام کی قیمت کا ضمان لے گا اور غلام کو اپنے پاس رکھے گا، صاحبین یہ فرماتے ہیں کہ جنایت کے مسئلہ میں غلام مال کے حکم میں ہے جیسے دیگر اموال میں مالک کو دونوں چیزوں کا اختیار ہوتا ہے اسی طرح یہاں بھی ہوگا، امام صاحب فرماتے ہیں کہ غلام کی ذات میں گو مالیت کا اعتبار ہے مگر آدمیت کا لحاظ بالکل نہیں کیا جا سکتا اب آدمیت کے احکام میں سے تو یہ ہے کہ ضمان جز فائت اور جز قائم دونوں پر منقسم نہ ہو بلکہ جز فائت کے مقابلہ میں ہو اور اس کے جثہ میں تملک نہ ہو اور احکام مالیت سے یہ ہے کہ ضمان جز فائت اور جز قائم دونوں پر منقسم ہو اور جثہ میں تملک ہو تو دونوں حیثیتوں پر عمل کیا جائے گا اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب نقصان نہ لے۔

قولہ جنی مدبر الخ اگر مدبر غلام یا ام ولد کوئی جنایت کرے تو اس کی قیمت اور دیت میں سے جو کم ہو مالک اس کا تاوان دے امام شافعی کے یہاں مدبر غلام محض کے حکم میں ہوتا ہے اس لئے ان کے یہاں بالکل جنایت اسی کی گردن سے متعلق ہوگی اور مالک کو اختیار ہوگا چاہے جنایت کے بدلے میں اسے بیچ دے اور چاہے اس کا فدیہ دے اب اگر وہ غلام بیچنا اختیار کرتا ہے تو جنایت کے عوض میں غلام کو فروخت کر دیا جائے گا اور اگر فدیہ دینا اختیار کرتا ہے تو امام شافعی کے دو قول ہیں ایک یہ کہ جنایت کے تاوان کی جو بھی مقدار ہو اس کا

(۱) لأن ضمان الغصب بمقدار المالية لا بمقدار الدية ۱۲ عينی (۲) الأشبه من القول الأول لأن المضمون كان ملك وقت الخروج للمستحق للعبد ... (۳) ... الطحاوي ... لأن الفعل ... والعبد ... في حق ... ۱۲ عيني

تاهم روایۃ امام احمد سے بھی ایک روایت یہی ہے جو راقم کے نزدیک اقرب ہے، اس جنایت اور قیمت میں سے جو کم ہو وہی ان پر واجب ہے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ امام مالک فرماتے ہیں کہ مدبر کی جنایت کے مسئلہ میں خدمت کی بنیاد پر [illegible] سے مقدار جنایت [illegible] سے کا سبب [illegible] نہ تو امام [illegible] اور حسب سابق [illegible] حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کا ارشاد ہے "جنایة المدبر علی مولاہ" [illegible] [illegible] [illegible] قیمت قاضی کے حکم سے [illegible] امام [illegible] دوسری جنایت [illegible] مقتول اول کے وارث کو [illegible] کی کل جنایت [illegible] ایک ہی قیمت واجب ہوتی [illegible] امام مالک نے کہا جنایت کے [illegible] قیمت [illegible] قاضی [illegible] مقتول اول کے وارث سے [illegible] قیمت [illegible] امام صاحب کے یہاں [illegible] قیمت [illegible] مالک پر کچھ واجب نہیں۔

ف [illegible] رد المحتار [illegible] شرح مختصر الکرخی [illegible] ... [illegible]

باب غصب العبد والمدبر والصبي والجناية في ذلك

باب غلام و مدبر اور بچے کے غصب کرنے اور اس غصب میں اس سے قصور واقع ہونے کے بیان میں

قطع يد عبده فغصبه رجل ومات منه ضمن قيمته أقطع وإن قطع يده في يد الغاصب

[illegible]

فمات منه برئ الغاصب محجوز بقطعه فمات في يده فصار متلفاً جنى عنده غاصبه

[illegible]

ثم عند سيده جنى قيمته لهما ورجع بنصف قيمته على الغاصب ودفع إلى الأول

[illegible]

ثم رجع به على الغاصب وعكسه لا يرجع به فإن وقع للمدبر فهو للمولى يدفع العبد منه

[illegible]

وله القيمة ... مدبر جنى عند غاصبه فرد فغصب فجنى عند سيده قيمته

[illegible]

لهما ورجع بنصفه على الغاصب ودفع نصفه إلى الأول ورجع بذلك النصف على الغاصب

[illegible]

غصب صبياً حراً فمات في يده فجأة أو بحمى لم يضمن وإن مات بصاعقة أو نهش حية

[illegible]

فديته على عاقلة الغاصب كصبي أودع عبداً فقتله وإن أودع طعاماً فأكله لم يضمن

[illegible]

تشریح الفقہ: قولہ قطع ید عبدہ الخ کسی نے غلام کا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر اس کو کسی نے غصب کر لیا اور وہ مرا ... [illegible]

غاصب ... [illegible] ... غلام کا ہاتھ کاٹ ... غلام ...

[illegible] ... غصب کی طرح غصب ... [illegible]

[illegible] ... غاصب ... [illegible]

غلام کی قیمت ... [illegible]

(۱) ... [illegible]

(۲) ... [illegible]

قولہ [illegible] الخ [illegible] غاصب [illegible] قتل [illegible]
[illegible] مالک کے یہاں [illegible] قیمت [illegible]
غاصب [illegible] قیمت [illegible]
[illegible]
[illegible] مالک غاصب [illegible] قیمت [illegible]
[illegible] غاصب [illegible] ہلاک [illegible]

قولہ [illegible] الخ [illegible] غاصب کے [illegible]
[illegible] غاصب [illegible] قیمت [illegible]
غاصب کے پاس۔

قولہ [illegible] صورت مسئلہ [illegible] غصب [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]
غاصب کے [illegible] علیہ۔

قولہ غصب [illegible] الخ [illegible]
[illegible] غاصب [illegible]
[illegible] غاصب کے [illegible]
[illegible] غصب [illegible]
[illegible] غصب [illegible]
[illegible] غاصب ہے۔

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی

باب القسامۃ

باب قسامت کے بیان میں

لمیت وجد فی محلۃ لم یعلم قاتلہ حلف خمسون رجلا منہم یتخیرہم الولی باللہ ما قتلناہ وما علمنا لہ

مقتول پایا گیا اور یہ معلوم نہیں کہ اس کا قاتل کون ہے تو قسم لی جائے ان محلہ کے پچاس آدمیوں سے جن کو منتخب کرے مقتول کا ولی خدا کی قسم ہم نے نہ اس کو قتل کیا ہے

قاتلا ثم قضی علی اہلہا بالدیۃ ولا یحلف الولی وحبس الآبی حتی یحلف.

اور نہ ہم اس کے قاتل کو جانتے ہیں جب وہ قسم کھا لیں تو اہل محلہ پر دیت کا فیصلہ ہوگا اور قسم نہیں لی جائے گی ولی سے اور قید کیا جائے منکر کو یہاں تک کہ وہ قسم کھائے۔

تشریح الفقہ: قولہ القسامۃ مطلقاً ... (بالم مصدر) ہے بمعنی قسم یعنی حلف یمین ... ایک آدمی کھائے یا زیادہ اصطلاح شرع میں ... کے ساتھ کی قسم ہے جو بسبب ... ایک مخصوص کی جہت سے ایک مخصوص عدد پر بسبب مخصوص کھائی جائے جس کا بیان آگے آ رہا ہے۔

قولہ میت ... محلہ میں ایک مقتول پایا گیا جس کا قاتل معلوم نہیں تو محلہ کے پچاس آدمیوں سے قسم لی جائے گی جن کا انتخاب مقتول کا وارث کرے گا ... ان میں سے ہر شخص یوں قسم کھائے گا کہ خدا کی قسم نہ میں نے اس کو قتل کیا ہے اور نہ اس کے قاتل کو جانتا ہوں، جب وہ قسم کھا لیں تو ان پر دیت کا حکم کیا جائے گا۔

قولہ ولا یحلف الولی ... ہمارے یہاں قسم اہل محلہ سے لی جائے گی اور مقتول سے نہیں لی جائے گی امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر وہاں کسی قسم کا لوث ہو ... اہل محلہ اور مقتول کے درمیان ظاہری عداوت ہو یا قتل کی علامت پائی جاتی ہو یا ظاہر حال مدعی کی صداقت کا شبہ ہو تو اولیاء مقتول سے پچاس بار قسم لی جائے گی ... تو اہل محلہ پر دیت کا حکم کیا جائے گا امام مالک کے یہاں قصاص کا حکم کیا جائے گا ... حضرت ﷺ نے اولیاء مقتول سے فرمایا تھا "یقسم منکم خمسون انہم قتلوہ"۔ ہماری دلیل حضور ﷺ کا ارشاد ہے "البینۃ علی المدعی والیمین علی المدعی علیہ"۔

وان لم یتم العدد کرر الحلف علیہم لیتم خمسین ولا قسامۃ علی صبی ومجنون وامرأۃ وعبد

اگر عدد پورا نہ ہو تو مکرر قسم لی جائے گی ان سے تاکہ پچاس پوری ہو جائیں اور نہیں ہے قسامت بچہ پر دیوانہ پر عورت پر غلام پر

ولا قسامۃ ولا دیۃ فی میت لا اثر بہ او یسیل دم من انفہ او فمہ او دبرہ بخلاف عینہ

نہیں ہے قسامت اور دیت اس میت پر جس پر کوئی نشان نہ ہو یا بہتا ہو خون اس کی ناک یا منہ یا مقام براز سے بخلاف آنکھ کے کہ بہتا ہو اس کی آنکھ سے

واذنہ وقتیل علی دابۃ معہا سائق او قائد او راکب فدیتہ علی عاقلتہ

یا کان سے ایک مقتول ہے جانور پر لدا ہوا جس کے ساتھ پیچھے سے ہانکنے والا یا آگے سے کھینچنے والا یا سوار ہے تو اس کی دیت اس کے عاقلہ پر ہے

مرت دابۃ علیہا قتیل بین قریتین فعلی اقربہما

گذرا ایک جانور جس پر مقتول تھا دو بستیوں کے درمیان تو قسامت قریب والی بستی پر ہوگا

ے اور ... ر ... ... م ...

وإن وجد في دار إنسان فالقسامة عليه والدية على عاقلته

اور اگر کسی کے گھر میں مقتول پایا گیا تو قسامت اسی پر ہوگی اور دیت اس کے عاقلہ پر ہوگی۔

تشریح الفقہ: قولہ وإن سماهم … پچاس قسمیں پوری ہو جائیں کیونکہ حضرت عمرؓ نے قسامت کا عدد پچاس قسمیں ہوں آپ نے ایک شخص سے مکرر قسم لی … تک کہ پچاس پوری ہو گئیں … حضرت عمرؓ … حضرت ابراہیم نخعی سے بھی یہی روایت کیا ہے کہ ان حضرات نے پچاس کا عدد پورا کرنے کیلئے مکرر قسم لی ہے۔

قولہ ولا دم فیہ … محلہ میں کوئی ایسا مردہ پایا گیا جس کی ناک یا مقام براز یا منہ سے خون جاری ہو تو اس میں نہ قسامت ہے نہ دیت کیونکہ ممکن ہے وہ … یا منہ سے خون نکلے … اور اگر خون آنکھوں یا کانوں سے جاری ہو تو وہ مقتول سمجھا جائے گا کیونکہ ان جگہوں سے عادۃً بغیر ضرب شدید خون جاری نہیں ہوتا۔

قولہ وإن وجد … اگر کوئی مقتول … سے … قسامت اور دیت اسی گاؤں پر ہوگی … دو گاؤں کے بیچ پایا گیا … اور دونوں گاؤں سے … برابر ہو تو دونوں پر لازم ہوگی ثم قيد … آپ ﷺ نے … قسامت … دونوں پر لازم ہوگی ثم قيد

اذا ذا كان بحيث … فإن الحكم كذلك إذا وجد بحيالهما … (در مختار) …

قولہ وإن وجد … اگر مقتول کسی کے گھر میں پایا گیا تو قسامت اسی کے اوپر ہوگی کیونکہ وہ گھر اسی کے قبضہ میں ہے … اور دیت اس کے عاقلہ پر ہوگی … قسامت میں شریک ہوتے تو اس کے ساتھ ہوں گے۔

وهي على أهل الخطة دون السكان والمشترين فإن لم يبق واحد منهم فعلى المشترين وإن وجد في دار

اور قسامت … اہل خطہ پر ہے نہ کہ کرایہ داروں اور خریداروں پر … اگر … ان میں کوئی باقی نہ رہے تو خریداروں پر ہے اور اگر پایا گیا … مقتول کسی

مشتركة على التفاوت فهي على الرؤوس وإن بيع ولم يقبض فعلى عاقلة البائع

ایسے گھر میں جو مشترک ہے متفاوت طریقہ پر تو قسامت تعداد کے مطابق ہوگی اور اگر مکان بیچ دیا گیا اور قبضہ نہیں کیا گیا تو بائع کے عاقلہ پر ہوگی

وفي الخيار على ذي اليد ولا يعقل عاقلة حتى يشهد الشهود أنها لذي اليد وفي الفلك على من فيه

اور صورت خیار میں قابض پر اور … عاقلہ … جب تک گواہ … گواہی نہ دیں کہ مکان قابض کا ہے اور کشتی میں ان لوگوں پر ہوگی جو کشتی میں ہیں

من الركاب والملاحين وفي مسجد محلة على أهلها وفي الجامع والشارع لا قسامة والدية على بيت

یعنی سواروں اور ملاحوں پر اور محلہ کی مسجد میں اہل محلہ پر ہوگی اور جامع مسجد یا شارع عام میں ہو تو قسامت نہیں اور دیت بیت المال پر ہوگی

… علیکم … اعلیٰ … عالمگیری … بحوالہ …

الماء وهدر لو في برية أو وسط الفرات ولو محتبسا بالشاطئ فعلى أقرب القرى ودعوى الولي

قریب والا گاؤں ہوگا کہ مقتول جنگل میں یا دریا کے بیچ میں ہو کہ اس کو پانی بہا کر لے جاتا ہو تو رائیگاں ہے اور اگر کنارے پر رکا ہوا ہو تو قریب والی بستی پر ہوگی اور ولی کا دعویٰ کرنا کسی ایسے پر

على رجل من غير أهل المحلة تسقط القسامة عنهم وعلى معين منهم لا ولو التقى قوم بالسيوف

جو غیر محلہ والا ہو قسامت کو ان سے ساقط کر دیتا ہے اور محلہ کے کسی ایک معین پر نہیں اگر بھڑ گئی قوم تلواروں کے ساتھ

فأجلوا عن قتيل فعلى أهل المحلة إلا أن يدعي الولي على أولئك أو على معين منهم وإن قال المستحلف

اور جدا ہوئی ایک مقتول چھوڑ کر تو قسامت اہل محلہ پر ہوگی مگر یہ کہ دعویٰ کرے ولی ان لوگوں پر یا ان میں کسی معین پر اور اگر کہا قسم دیے گئے

قتله زيد حلف بالله ما قتلت ولا عرفت له قاتلا غير زيد

کہ اس کو زید نے قتل کیا ہے تو قسم دی جائے گی اس طرح کہ بخدا میں نے قتل نہیں کیا اور نہ میں اس کے قاتل کو جانتا ہوں سوائے زید کے

وبطل شهادة بعض أهل المحلة على قتل غيرهم أو واحد منهم

باطل ہے بعض اہل محلہ کی گواہی غیر محلہ والے کے قتل پر یا ان میں سے کسی ایک پر

تفصیل احکام قسامت

توضیح اللغۃ — البریۃ: جنگل، الفرات: عراق کا مشہور دریا، محتبسا: رکا ہوا، الشاطئ: کنارہ، القری جمع قریۃ بستی، سیوف جمع سیف تلوار، اجلوا: [illegible] ظاہر کرنا۔

تشریح الفقہ — قولہ علی اهل المحلة الخ امام کرخیؒ سے مروی ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اس وقت زمین کے مالک تھے جب سے امام نے شہر فتح کیا تھا اور غانمین کے درمیان تقسیم کر دیا تھا کہ اس کے حصے [illegible] تاکہ ان کے حصے پہچانے جائیں [illegible] کے یہاں قسامت انہی لوگوں پر ہوتی ہے [illegible] امام ابو یوسف کے یہاں سب شریک ہوتے ہیں [illegible] سب شریک ہوں گے۔ وکیف ان العاقلۃ ہو المحصی [illegible] قرب المکان۔

قولہ وان وجد الخ اگر مقتول ایسے مکان میں پایا گیا جو چند لوگوں کے درمیان مشترک ہے اور شرکاء میں سے بعض کا حصہ زائد ہے بعض کا کم تو دیت [illegible] ہوگی مثلاً ایک شریک کا آدھا حصہ ہے [illegible] تو دیت اور قسامت ان کے عاقلہ پر [illegible] سب برابر ہیں۔

قولہ وان بیع الخ ایک مکان فروخت ہوا اور ابھی مشتری کے قبضہ میں نہیں آیا تھا کہ اس میں ایک مقتول پایا گیا تو امام کے نزدیک دیت بائع کے عاقلہ پر ہوگی [illegible] صاحبین کے نزدیک اس کے عاقلہ پر ہوگی جس کے قبضہ میں وہ مکان ہے [illegible] اور صاحبین کے نزدیک اس کے عاقلہ پر ہوگی جس کے لئے مکان کی ملکیت ثابت ہونے والی ہے [illegible] حفاظت میں کوتاہی کرنے کی وجہ سے [illegible] دیت کی [illegible] ملک سے [illegible] صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ حفاظت دراصل قبضہ سے ہوتی ہے یہاں تک کہ [illegible] حفاظت [illegible]

یہ بات ہے تو تصدیق کا اعتبار نہ ہوگا کیونکہ

قولہ وجد القتیل الخ ایک محلہ میں کوئی مقتول پایا گیا اور اس مقتول نے غیر محلہ کے ایک معین شخص کا نام لیا کہ ہم میں سے فلاں شخص نے مارا ہے تو امام صاحب کے نزدیک یہ گواہی باطل ہوگی اور صاحبین کے نزدیک قبول ہوگی۔ ہر ایک متفق علیہ اصل پر مبنی ہے اور وہ یہ کہ جو شخص کسی حادثہ میں خصم ہو اور پھر خصم ہونے سے نکل جائے تو اس کی گواہی مقبول نہیں ہوتی نیز جس شخص کے لیے خصم ہونا عارض ہو پھر وصیت ختم ہو جائے اور وہ اس حادثہ میں گواہی دے تو اس کی گواہی بالاجماع مقبول ہے۔ پس ہر ایک نے مسئلہ میں اسی اصل کو لیا۔ صاحبین فرماتے ہیں کہ اگر ولی مقتول اہل محلہ پر قتل کا دعوی کرتا ہے تو وہ خصم ہو سکتے تھے لیکن غیر محلہ پر دعوی ہونے کی وجہ سے وہ اس وصیت سے نکل گئے لہذا ان کی گواہی منظور ہوگی جیسے وکیل بالخصومۃ کو اگر اس کو خصومت کرنے سے پہلے معزول کر دیا جائے اور وہ اس حادثہ کی بابت گواہی دے تو اس کی گواہی مقبول ہوتی ہے۔ امام صاحب یہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ میں اہل محلہ خصم ہو چکے ہیں کیونکہ مقتول انکے بیچ میں پایا گیا ہے اور جو شخص کسی حادثہ میں خصم ہو چکا اس کی گواہی مقبول نہیں ہوتی۔ کالوکیل اذا خاصم مجلس الحکم ثم عزل لم تقبل شہادتہ۔

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی، فاضل دار العلوم دیوبند

كتاب المعاقل

هي جمع معقلة وهي الدية كل دية وجبت بنفس القتل على العاقلة وهي أهل الديوان إن كان القاتل

[illegible]

منهم وتؤخذ من عطاياهم في ثلاث سنين فإن خرجت العطايا في أكثر من ثلاث أو أقل أخذ منها

[illegible]

ومن لم يكن ديوانيا فعاقلته قبيلته تقسم عليهم في ثلاث سنين لا يؤخذ من كل في كل سنة إلا درهم

[illegible]

أو درهم وثلث فلم يزد على كل واحد من كل الدية في ثلاث سنين على أربعة فإن لم يتسع القبيلة

[illegible]

لذلك ضم إليهم أقرب القبائل نسبا على ترتيب العصبات والقاتل كأحدهم وعاقلة المعتق قبيلة مولاه

[illegible]

ويعقل عن مولى الموالاة مولاه وقبيلته ولا تعقل عاقلة جناية عبد وعمد وما لزم

[illegible]

صلحا أو اعترافا إلا أن يصدقوه وإن جنى حر على عبد خطأ فهي على عاقلته

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ کتاب المعاقل [illegible]

قولہ هي جمع [illegible]

[illegible]

[illegible]

قوله کل جیفة الخ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] آنحضرت ﷺ [illegible] [illegible]

قوله [illegible] الخ [illegible] [illegible] [illegible]

قوله [illegible] الخ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عن محمد [illegible] [illegible] [illegible]

قوله [illegible] الخ [illegible] [illegible] [illegible]

قوله [illegible] الخ [illegible] [illegible] [illegible]

كتاب الوصايا

الوصية تمليك مضاف إلى ما بعد الموت وهي مستحبة

وصیت وہ تملیک ہے جو مضاف ہو بعد الموت کی طرف اور وہ مستحب ہے

تشریح الفقہ قولہ کتاب الوصایا انسان کا آخری حال موت ہے اس لئے آخر کتاب میں ذکر کیا اور میراث کتاب الوصایا سے مناسب ہے مگر کیونکہ میراث کا ... ہے کہ اس کے بعد تو میراث سے پہلے کتاب آتی ہے ہم نے کتاب الوصایا کو آخر کتاب میں کیسے کہا جاسکتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ یہاں آخری ... مراد آخری فرائض ہیں جیسا کہ زیلعی (۱۰ل)۔

قولہ الوصایا جمع وصی یا وصیۃ کی جمع ہے جو وصیۃ کا اسم مصدر ہے جیسا کہ قولہ تعالیٰ "حین الوصیۃ اثنان" اور موصی بہ یعنی جس چیز کی وصیت کی جائے اس کو بھی وصیت کہتے ہیں۔ جیسے قولہ تعالیٰ "من بعد وصیۃ یوصون بہا" اصطلاح شریعت میں وصیت وہ تملیک ہے جو بعد الموت کی طرف بطریق تبرع مضاف ہو خواہ تملیک عین کی ہو یا تملیک منافع ہو یہ اس لئے کہ ... تملیک ... اس میں ... ملکیت کے زوال کی طرف مضاف ہوتی ہے اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ ... وقت کے جواز کی شاہد ہے۔ قال تعالیٰ "من بعد وصیۃ یوصی بہا" وقال علیہ السلام "ان اللہ تصدق علیکم بثلث اموالکم فی آخر اعمارکم زیادۃ لکم فی اعمالکم لتضعوا بہا حیث شئتم"۔

(فائدہ) وصیت کرنے والے کو موصی کہتے ہیں اور جس کو وصیت کی جائے اس کو موصی لہ اور موصی الیہ اور جس کے لئے وصیت ہو اس کو موصی لہ اور جس چیز کی وصیت کی جائے اس کو موصی بہ مثلاً زید نے خالد سے کہا کہ میرے مرنے کے بعد یہ ... عمرو کو دے دینا تو زید موصی ہے خالد وصی اور عمرو موصی لہ اور ... موصی بہ ہے۔

قولہ وھی مستحبۃ الخ وصیت کی چار قسمیں ہیں (۱) واجب جیسے زکوٰۃ اور دیون اللہ کی وصیت (۲) مستحب جیسے کفارات وفدیہ صوم وصلوٰۃ وغیرہ کی وصیت (۳) مباح جیسے اغنیاء احباب واقارب کے لئے وصیت (۴) مکروہ جیسے اہل فسق ومعاصی کے لئے وصیت (محلاتی) سوال آیت "کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا الوصیۃ" اور حدیث "لا یحل لرجل یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یبیت لیلتین ولہ مال یرید الوصیۃ فیہ الا ووصیتہ مکتوبۃ عند رأسہ" سے معلوم ہوتا ہے کہ وصیت کا وجوب منصوص ہے جواب یہ ہے کہ آیت "یوصیکم اللہ فی اولادکم" سے منسوخ ہے حضرت امام اعظم امام مالک شافعی اور اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے۔ اور حدیث پہلے دور کی ... ہے یا مکارم اخلاق پر محمول ہے۔

ارشاد ... (اشرفی)

ولا تصح بما زاد على الثلث ولا لقاتله ووارثه إن لم تجز الورثة ويوصي المسلم للذمي وبالعكس

اور صحیح نہیں تہائی سے زیادہ کی اور نہ ... قاتل اور وارث کے لئے اگر اجازت نہ دیں ورثاء اور وصیت کر سکتا ہے مسلم ذمی کے لئے اور اس کا عکس

وقبولها بعد موته وبطل ردها وقبولها في حياته وندب النقص من الثلث

اور قبول کرنا موصی کی موت کے بعد ہونا چاہئے اور باطل ہے اس کو رد کرنا اور قبول کرنا اس کی زندگی میں اور مستحب ہے تہائی سے کم وصیت کرنا

ے ... (illegible footnote)

[illegible]

وكذلك بقوله الآن [illegible] بعد موت الموصي [illegible] ولا يصح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ولا يصح [illegible] صاحب [illegible] الرجوع عن الوصية [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ: قولہ ولا یصح [illegible]

[illegible]

قولہ والمکاتب الخ وصیت کی تین صورتیں ہیں وصل بالاجماع جائز بالاجماع مختلف فیہ اول یہ ہے کہ مکاتب یہ کہے کہ اگر میں آزاد ہو کر مروں تو میرا تہائی مال فلاں کے لئے ہے اس صورت میں بالاتفاق جائز ہے کیونکہ اس نے وصیت کو آزادی کی طرف مضاف کر کے چھوڑا ہے اور اعتقت فثلث مالی وصیۃ لفلان صحیح ہے دوسری یہ ہے کہ اس کا عدم جواز متفق علیہ ہے کہ عین وصیت پر تعلیق کے بعد اس کا حکم ہو تیسری مختلف فیہ یہ ہے کہ یوں کہے کہ وصیت مطلق بثلث مالی لفلان پھر وہ آزاد ہو جائے تو یہ امام صاحب کے یہاں باطل صاحبین کے یہاں جائز ہے۔

قولہ ومن قال الخ اگر کسی نے کہا کہ میں اپنی باندی کے اس بچہ کے لئے جو پیٹ میں ہے وصیت کرتا ہوں تو جائز ہے کیونکہ وصیت میں کسی چیز کا خلافت ہونا ہے کہ وہ بچہ کے بعد مال میں ہو جائیگا جیسے کہ وارث میں خلیفہ ہو سکتا ہے تو وصیت میں بھی ہو جائیگا۔ نیز اگر مالک یہ کہے کہ میری باندی کے حمل کے لئے فلاں کے لئے وصیت کرتا ہوں تو یہ بھی درست ہے کیونکہ حمل میں وراثت جاری ہوتی ہے تو وصیت بھی جاری ہوگی۔ محمد حنیف غفرلہ گنگوہی

باب الوصیة بثلث المال ونحوه

باب تہائی مال وغیرہ کی وصیت کے بیان میں

ومن أوصى لرجل بثلث ماله ولآخر بثلث ماله ولم تجز الورثة فالثلث بينهما

وصیت کی اس نے کسی ایک کے لئے تہائی مال کی اور دوسرے کے لئے تہائی مال کی اور اجازت نہیں دی ورثہ نے تو تہائی دونوں کے بیچ ہوگا

وإن أوصى لأحدهما بالسدس وللآخر بالثلث فالثلث بينهما أثلاثا وإن أوصى لأحدهما بجميع ماله

اور اگر وصیت کی دوسرے کے لئے اپنے مال کے چھٹے حصہ کی تو تہائی دونوں میں تین طرح تقسیم ہوگا اگر وصیت کی ایک کیلئے کل مال کی

وللآخر بثلث ماله ولم تجز الورثة فالثلث بينهما نصفان

اور دوسرے کے لئے تہائی کی اور ورثہ نے جائز نہیں رکھا تو تہائی دونوں میں نصفا نصف ہوگا

تشریح الفقہ قولہ فالثلث بینہما الخ اگر ایک شخص نے دو کے لئے تہائی مال کی وصیت کی اور دوسرے شخص کے لئے چھٹے کی وصیت کی تو تہائی مال دونوں کے درمیان تین حصہ ہوگا دو حصے تہائی والے کے اور ایک حصہ دوسرے کا۔

قولہ وان اوصی الخ کسی نے ایک کے لئے کل مال کی وصیت کی اور دوسرے کے لئے تہائی کی اور وارث اس کی اجازت نہیں دیتے تو امام صاحب کے یہاں تہائی مال دونوں میں نصفا نصف ہوگا۔ اس واسطے کہ جب تہائی سے زیادہ کی وصیت کو وارث جائز نہیں رکھتے تو وہ باطل ہوئی پس دونوں برابر ہو گئے کیونکہ ہر ایک کے لئے تہائی ہی کی وصیت ہے صاحبین کے یہاں تہائی مال کے چار سہم کئے جائیں گے جن میں سے تین سہم کل کی وصیت والے کو دیئے جائیں گے اور ایک سہم تہائی والے کو دیا جائیگا یہ اختلاف ایک مختلف فیہ اصل پر مبنی ہے جس کا بیان آگے آرہا ہے۔

الحدیث ... ان الله تصدق علیکم بثلث اموالکم عند وفاتکم زیادة لکم فی اعمالکم ... الوصیة بالثلث ... والثلث کثیر ... لا وصیة لوارث ... [illegible]

ولا يضرب الموصى له بما زاد على الثلث إلا في المحاباة والسعاية والدراهم المرسلة

نہیں تقسیم کیا جائے گا موصی لہ کیلئے تہائی سے زیادہ حصہ مگر محاباۃ میں اور سعایہ میں اور دراہم مرسلہ میں [illegible]

وبعض نصيب ابنه صح فإن كان له ابن [illegible] الثلث وبسهم او جزء [illegible] والبيان الى الورثة

اور اس کے حصے کے مثل تو صحیح ہے پس اگر اس کے بیٹے ہوں تو اس کو تہائی ملے گا اپنے مال سے [illegible]

فان قال سدس مالي لفلان ثم قال له ثلث مالي له ثلث ماله وإن قال سدس مالي

اگر کہا میرے مال کا چھٹا حصہ فلاں کے لئے ہے پھر کہا کہ اس کے لئے تہائی مال ہے تو اس کے لئے تہائی، اور اگر کہا میرے مال کا چھٹا حصہ فلاں کیلئے

ثم قال له سدس مالي له السدس وإن أوصى بثلث دراهمه او غنمه فهلك ثلثاه

پھر کہا کہ اس کے لئے میرے مال کا چھٹا حصہ ہے تو اس کے لئے چھٹا حصہ ہوگا، وصیت کی تہائی دراہم یا تہائی بکریوں کی اور دو تہائی ہلاک ہو گئے

له ما بقي ولو ثيابها او نيابًا او دورًا له ثلث ما بقي وبالف وله عين ودين

تو اس کے لئے باقی ہوگا اور اگر کپڑے یا مکان ہوں تو باقی کی تہائی، اور ہزار کی وصیت کی اور اس کا مال کچھ عین ہے کچھ دین

فان خرج الالف من ثلث العين دفع اليه وإلا فثلث العين وكلما خرج شيء من الدين له ثلثه

پس اگر ہزار عین کی تہائی سے نکل جائے تو اس کو دے دیا جائے گا ورنہ عین کی تہائی، اور جب دین سے کچھ وصول ہو اس کی تہائی دی جائے گی

حتى يستوفي الالف وبثلثه لزيد وعمرو وهو ميت لزيد كله

یہاں تک کہ وہ پورا ہزار لے لے اور وصیت کی تہائی کی زید کیلئے اور عمرو کیلئے اور عمرو مردہ ہے تو پوری تہائی زید کیلئے ہوگی

ولو قال بين زيد وعمرو وعمرو ميت لزيد نصفه

اور اگر کہا کہ زید اور عمرو کے درمیان ہے اور عمرو مردہ ہے تو زید کیلئے آدھی تہائی ہوگی۔

وبثلثه ولا مال له له ثلث ما يملكه عند موته.

وصیت کی تہائی کی اور اس کا مال نہیں تو اس کے لئے اس کی تہائی ہوگی جس کا وہ مالک ہو اپنی موت کے وقت۔

تہائی مال کے احکام کی تفصیل

تشریح الفقہ: قولہ ولا یضرب الخ [illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] المعرف اذا اعيد معرفا كان الثاني عين الأول [illegible]

یہاں اس سے مراد وہ مال ہے جو کسی مصرف سے متعلق ہو مطلب اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کے دو غلام ہیں جن میں سے ایک کی قیمت تیس درہم ہے اور دوسرے کی ساٹھ اب اس نے وصیت کی کہ پہلا غلام زید کے ہاتھ دس درہم میں فروخت کیا جائے اور دوسرا غلام عمرو کے ہاتھ بیس میں اور ان دو غلاموں کے علاوہ اس کا کوئی اور مال نہیں تو زید کے حق میں بیس درہم کی وصیت ہوئی اور عمرو کے حق میں چالیس کی۔ اب لیجئے کہ پہلا غلام تیس درہم کا ہے اور اس نے دس میں فروخت کرنے کی وصیت کی تو اس کا مطلب یہی ہوا کہ دس کم کر دئے، اب تہائی مال ثلث میں نافذ ہوگی کہ پہلا غلام زید کے ہاتھ بیس درہم میں فروخت کیا جائے گا اور اس کے لئے وصیت تہائی کی اور دوسرا غلام عمرو کے ہاتھ چالیس درہم میں فروخت ہوگا اور یہی وہ صورت ہے جس میں ثلث سے زیادہ ہو اور ورثہ نے اجازت نہ دی تو وصیت ثلث سے زیادہ میں باطل ہوگی!

قولہ والسعایۃ الخ اس مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ موصی نے دو غلام آزاد کئے جن میں سے ایک کی قیمت تیس درہم ہے اور دوسرے کی ساٹھ درہم اور غلاموں کے علاوہ اس کا کوئی مال نہیں تو دونوں کیلئے ثلث مال کی وصیت ہوئی اور وہ سے کے لیے تہائی ... ثلث کی وصیت سہام تین تہائی ہوں گے ایک سہم اول کا اور دو سہم ثانی کے پس ثلث مال بھی اسی طرح تقسیم ہوگا پہلا غلام ثلث آزاد ہوگا اور جو حصہ باقی رہ گیا ہے اس میں وہ سعایت کرے گا اور دوسرا غلام کا ثلث آزاد ہوگا جس کے دو درہم ہیں اب وہ چالیس میں سعایت کرے گا تو یہ موصی لہ نے بقدر وصیت ضرب کی اگرچہ ثلث پر زائد ہے۔

قولہ والدراہم المرسلۃ الخ دراہم مرسلہ سے مراد وہ دراہم ہیں جن میں ثلث یا نصف وغیرہ کی قید نہ ہو بلکہ کسی خاص مقدار کی وصیت ہو اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے زید کے لئے سو درہم کی وصیت کی اور عمرو کیلئے دو سو درہم کی اور اس کا کل مال تین سو درہم ہے تو وصیت تہائی مال سے جاری ہوگی اور زید و عمرو کو اس کی وصیت کے مطابق تہائی مال میں سے دیا جائے گا۔

قولہ وبنصیب ابنہ الخ ایک شخص نے اپنے بیٹے کے حصہ کی وصیت کی اور یوں کہا ”اوصیت لہ بنصیب ابنی“ تو یہ وصیت باطل ہے کیونکہ بیٹے کا حصہ اس کی ملک ہے اور وصیت غیر کی ملک کی ہے جو باطل ہے ہاں اگر یوں کہے ”اوصیت لہ بمثل نصیب ابنی“ تو جائز ہے کیونکہ کسی شی کا مثل اس کا غیر ہوتا ہے اور یہاں موصی نے اپنے بیٹے کے حصہ کو مقدار قرار دیا ہے۔

قولہ وبسہم الخ ایک شخص نے ایک سہم کی وصیت کی تو اسے ورثہ کے سہام میں سے اقل سہم دیا جائے گا بشرطیکہ ثلث سے زائد نہ ہو، امام صاحب کے نزدیک۔ وجہ یہ ہے کہ سہم کے معنی حصہ کے ہیں اور ... اگر ورثہ کے سہام میں سے کم ترین سہم ثلث سے زائد ہو تو ثلث ہی دیا جائے گا ... اور یہ اس وقت ہے جب کسی وارث کا حصہ اس سے کم ہو ... یہاں تک کہ اگر ایک ہزار باقی رہ جائے۔

قولہ ومن اوصی لہ الخ ایک شخص نے کسی کیلئے ثلث مال کی وصیت کی حالانکہ اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا پھر موصی کو مال حاصل ہوا تو موصی کی موت کے وقت موجود مال میں سے ثلث دیا جائے گا کیونکہ وصیت موت کے بعد لازم ہوتی ہے اور اسی وقت کا اعتبار ہوتا ہے تو موت ہی کے وقت مال کا موجود ہونا شرط ہوگا۔

وبثلثه لأمهات أولاده وهن ثلاث وللفقراء والمساكين لهن ثلاثة من خمسة ولهم للفقراء

وصیت کی تہائی کی تین ام ولد کیلئے اور فقراء و مساکین کے لئے تو امہات اولاد کے لئے تین حصے ہوں گے پانچ میں سے اور ایک حصہ فقراء کیلئے

ومنهم للمساكين وبثلثه لزيد وللمساكين لزيد نصفه ولهم نصفه وبمائة لرجل

اور ایک حصہ مساکین کیلئے تہائی کی وصیت زید کیلئے اور مساکین کیلئے تو آدھی زید کیلئے ہوگی اور آدھی مساکین کیلئے وصیت کی سو کی ایک کیلئے

وبمائة لآخر فقال لآخر أشركتك معهما له ثلث كل مائة وبأربعمائة

اور سو کی دوسرے کیلئے پھر دوسرے سے کہا کہ میں نے شریک کیا تجھ کو ان دو کے ساتھ تو اس کے لئے ہر سو کی تہائی ہوگی وصیت کی چار سو کی ایک کیلئے

وبمائتين لآخر فقال لآخر أشركتك معهما له نصف ما لكل منهما ومن قال لورثته

اور دو سو کی دوسرے کے لئے پھر دوسرے سے کہا کہ میں نے شریک کیا تجھ کو ان کے ساتھ تو اس کے لئے ہر ایک کے حصہ کا آدھا ہوگا اور ورثہ سے کہا

لفلان علي دين فصدقوه فإنه يصدق إلى الثلث فإن أوصى بوصايا عزل الثلث لأصحاب الوصايا

کہ فلاں کا مجھ پر قرض ہے اس کی تصدیق کرو تو تہائی تک تصدیق کی جائے گی پھر اگر بہت سی وصیتیں کیں تو تہائی جدا کی جائے گی وصیت والوں کے لئے

والثلثان للورثة وقيل لكل صدقوه فيما شئتم وما بقي من الثلث فللوصايا

اور دو تہائیاں وارثوں کے لئے اور ہر ایک سے کہا جائیگا کہ جتنے کی چاہو تصدیق کرو اور جو بچے تہائی سے تو وہ وصیتوں کیلئے ہوگا

ولأجنبي ولوارثه له نصف الوصية وبطل وصية الوارث وبثياب متفاوتة ثلاثة

وصیت کی اجنبی کے لئے اور اپنے وارث کیلئے تو اجنبی کو وصیت کا آدھا ملے گا اور وارث کی وصیت باطل ہوگی وصیت کی تین مختلف کپڑوں کی تین کیلئے

فضاع ثوب ولم يدر أي والوارث يقول لكل منكم حقك بطل إلا أن يسلموا

پس ایک کپڑا ضائع ہوگیا اور معلوم نہیں کہ کونسا ضائع ہوا اور وارث ہر ایک سے کہتا ہے کہ تیرا حق ضائع ہوا ہے تو وصیت باطل ہوگی الا یہ کہ وارث دے دیں

ما بقي فلذي الجيد ثلثاه ولذي الرديء ثلثاه ولذي الوسط ثلث كل وببيت عين من دار

باقی ماندہ کپڑے اچھے والے کیلئے دو تہائیاں اور ردی والے کیلئے دو تہائیاں اور متوسط والے کیلئے ہر ایک کی تہائی وصیت کی معین کوٹھری کی

مشتركة وقسم ووقع في حظه فهو للموصى له وإلا مثل ذرعه والإقرار مثلها

مشترک مکان سے اور تقسیم کے بعد واقع ہوگئی اس کے حصہ میں تو وہ موصی لہ کی ہوگی ورنہ اس کی پیمائش کے برابر ملے گی اور اقرار بھی اسی کے مثل ہے

وبألف عين من مال آخر فأجاز رب المال بعد موت الموصي ودفعه صح

وصیت کی معین ہزار کی دوسرے کے مال سے اور جائز رکھی مالک مال نے موصی کی موت کے بعد اور دیدیے تو صحیح ہے

وله المنع بعد الإجازة وصح إقرار أحد الابنين بعد القسمة بوصية أبيه في ثلث نصيبه

اور مالک کو اجازت کے بعد روکنے کا حق ہے اور صحیح ہے ایک بیٹے کا اقرار تقسیم کے بعد باپ کی وصیت کا اپنے حصہ کی تہائی تک

وبأمة فولدت بعد موته وخرجا من الثلث فهما له وإلا أخذ منها

وصیت کی باندی کی اس نے بچہ جنا اس کی موت کے بعد اور دونوں تہائی سے نکل گئے تو موصی لہ کے ہوں گے ورنہ پہلے باندی سے لیا

ثم بعد ذلك ... الكافر ... الرقيق في مرضه فالسهم ... العتق ... [illegible]

[illegible]

والمقعد والمفلوج والاشل والمسلول اذا تطاول ذلك فلم يخف منه الموت فهبته من كل المال [illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ: قولہ ومن اوصی ... [illegible]

[illegible]

قولہ ومن اوصی لرجل ... [illegible]

[illegible]

قولہ وان کان ... [illegible]

[illegible]

قولہ وان اوصی ... مکان ... [illegible]

[illegible]

قولہ ومن اوصی ... [illegible]

[illegible]

(1) [illegible]

باب العتق في المرض

باب مرض الموت میں آزاد کرنے کے بیان میں

محاباته في مرضه عتقه وصدقته وهبته وصية ولم يسع أن أجيز فإن حابى

مریض کا مرض الموت میں آزاد کرنا اور صدقہ دینا اور ہبہ کرنا وصیت کے حکم میں ہے ۔۔۔ اگر محابات کی

فحرر فهي أحق ويشترك ... وإن أوصى بأن يعتق عنه بهذه المائة عبد

۔۔۔ کے بعد آزاد کیا ۔۔۔ مرض ۔۔۔ وصیت کی کہ آزاد کیا جائے میری طرف سے ۔۔۔ غلام

فهلك منها درهم لم تنفذ بخلاف الحج به ويعتق عنه بما بقي فمات فجنى

۔۔۔ اس میں سے ایک درہم ۔۔۔ بخلاف حج کی وصیت کے ۔۔۔ غلام ۔۔۔ پھر جنایت کی

ودفع مطلقًا وإن فدي لا ويبطله مدبره ويترك مثله فادعى رقبة

۔۔۔ دیا گیا ۔۔۔ تو وصیت باطل ہو گئی ۔۔۔ ترکہ ۔۔۔ دعویٰ کیا ۔۔۔

بعتقه في صحته والوارث في مرضه فالقول للوارث ولا شيء له إلا أن يخرج من ثلث شيء

اس کی آزادی کا صحت میں اور وارث نے کہا مرض میں تو قول وارث کا معتبر ہوگا ۔۔۔ تہائی میں سے

أو يبرهن على دعواه ولو ادعى رجل دينًا والعبد عتقه وصدقهما الوارث سعى

یا وہ اپنے دعویٰ پر گواہ قائم کرے ۔۔۔ قرض کا اور غلام نے آزادی کا ۔۔۔ وارث نے دونوں کی تصدیق کی تو ۔۔۔ سعایت کرے

في قيمته ويدفع إلى الغريم ويحضر الله تعالى فكمت ... وإن أخره كالحج والزكاة

اپنی قیمت میں ۔۔۔ قرض خواہ کو دی جائے ۔۔۔ حقوق اللہ ۔۔۔ مقدم ہوں گے ۔۔۔ جیسے حج اور زکوٰۃ

والكفارات وإن ساووا في القوة قدم ما بدأ به وبحجة الإسلام أحجوا عنه رجلا

اور کفارات ۔۔۔ قوت میں برابر ہوں تو ۔۔۔ جس سے ابتدا کی ۔۔۔ حجۃ الاسلام کی وصیت کی تو اس کی طرف سے

من بلده يحج راكبًا وإلا فمن حيث يبلغ ومن خرج من سنته حاجًا فمات في الطريق

کسی کو اس کے شہر سے حج کرایا جائے سوار ہو کر ۔۔۔ جہاں سے ۔۔۔ اور جو شخص حج کے لئے نکلا اور راستہ میں مر گیا ۔۔۔

وأوصى بأن يحج عنه يحج من بلده والحاج عن غيره مثله

اور وصیت کی کہ اس کی طرف سے حج کرایا جائے تو اس کے شہر سے حج کرایا جائے اور دوسرے کی طرف سے حج کرنے والا بھی اسی کے مثل ہے۔

تشریح الفقہ: قولہ باب ۔۔۔ مرض الموت میں غلام آزاد کرنا وصیت ہی کے حکم میں ہے، اسی لئے اس کو بھی کتاب الوصایا میں ذکر
کیا ہے ۔ اور ۔۔۔ وصیت کے بعد ۔۔۔ کہ صریح اصل ہے ۔۔۔ صریح کی تقدیم مستحق ۔۔۔ الفقہ شرح ۔۔۔
۔۔۔ اس وصیت میں سے ۔۔۔ بیت ۔۔۔ اتفاق ۔۔۔ وصیت ہے۔

قولہ [illegible] الخ اگر کسی شخص نے مرض الموت میں [illegible] آزاد کر دیا [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ ومن اوصی الخ مریض نے [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صاحبین [illegible]

قولہ ومن اوصی الخ مریض نے وصیت کی [illegible]
[illegible]
صاحبین کے [illegible] وصیت باطل نہیں ہوتی۔

قولہ ومن [illegible] الخ مریض نے [illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ [illegible] الخ ایک شخص [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ [illegible] الخ ایک شخص [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] امام صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]

قولہ ومن خرج الخ ایک شخص حج کے لئے [illegible] امام صاحب
[illegible]
[illegible] قولہ تعالی "ومن یخرج من
بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ" [illegible]
[illegible]

باب الوصیة للاقارب وغیرهم

باب رشتہ داروں کے لئے وصیت کرنے کے بیان میں

جیرانه ملاصقوه واصهاره کل ذی رحم محرم من امرأته واختانه زوج کل ذات رحم محرم منه

موصی کے پڑوسی وہ ہیں جو اس کے گھر سے متصل ہوں اور اصہار وہ ہیں جو اس کی بیوی کے محرم رشتہ دار ہوں اور اختان وہ ہیں جو اس کی محرم عورتوں کے شوہر ہوں

واهله زوجته وآله اهل بیته وجنسه اهل بیت ابیه وان اوصی لاقاربه او لذوی قرابته

اور اہل اس کی بیوی ہے اور آل اس کے گھر والے ہیں اور جنس اس کے باپ کے گھر والے ہیں اور اگر وصیت کی اپنے رشتہ داروں یا قرابت والوں

او لارحامه او لانسابه فهی للاقرب فالاقرب من کل ذی رحم محرم منه ولا یدخل الوالدان

یا ذوی الارحام یا خاندان والوں کے لئے تو وصیت ہر قریب سے قریب کے لئے ہوگی اس کے ذی رحم محرم میں سے اور داخل نہ ہوں گے والدین اور

والولد والوارث ویکون للاثنین فصاعدا فلو کان له عمان وخالان فهی لعمیه

بیٹا اور وارث اور وصیت دو یا زیادہ کے لئے ہوگی اور اگر موصی کے دو چچا اور دو ماموں ہوں تو وصیت چچاؤں کیلئے ہوگی اور اگر

ولو عم وخالان له النصف ولهما النصف ولو عم وعمة استویا

ایک چچا اور دو ماموں ہوں تو چچا کیلئے نصف ہوگا اور دو ماموں کیلئے نصف ہوگا اور اگر ایک چچا اور ایک پھوپھی ہو تو دونوں برابر ہوں گے

ولولد فلان للذکر والانثی علی السواء ولورثة فلان للذکر مثل حظ الانثیین

فلاں کی اولاد کیلئے وصیت میں مرد و عورت کیلئے برابر ہوگا اور فلاں کے ورثہ کے لئے وصیت ہو تو مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ ہوگا۔

تشریح المختصر قولہ باب الخ اس باب میں مخصوص لوگوں کیلئے وصیت کے احکام ہیں اور ابواب سابقہ میں احکام وصیت علی وجہ العموم تھے والخصوص بعد العموم۔

قولہ جیرانہ الخ ایک شخص نے اپنے پڑوسیوں کے لئے وصیت کی تو امام صاحب اور امام زفر کے نزدیک اس وصیت میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو اس کے گھر سے متصل ہوں اور صاحبین کے نزدیک وہ سب لوگ داخل ہوں گے جو اس کے محلہ میں رہتے ہوں اور مسجد میں نماز پڑھتے ہوں۔ امام صاحب کا قول قیاس پر مبنی ہے اور صاحبین کا قول استحسان پر۔ امام صاحب یہ فرماتے ہیں کہ جار مجاورت سے ماخوذ ہے جو حقیقی معنی کے اعتبار سے ملاصق کے لئے ہی ہے، صاحبین یہ فرماتے ہیں کہ عرف میں محلہ والے سب کو جار ہی کہا جاتا ہے۔ حدیث "لا صلوة لجار المسجد الا فی المسجد" سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔ امام شافعی کے یہاں چاروں طرف چالیس گھر تک جار ہے۔ (بحر الرائق)

(۱) أي الجنس النسب، والنسب للآباء لا للأمهات ۱۲ (۲) [illegible] عند أبي حنيفة [illegible] الأقرب [illegible] ۱۲ (۳) كشف (۴) [illegible] (۵) أي اسم الولد [illegible] ۱۲

قولہ واصہارہ الخ اگر کوئی شخص اپنی اصہار کیلئے وصیت کرے تو اس میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو اس کی بیوی کے ذی رحم محرم ہیں جیسے بیوی کے باپ دادا، بھائی بہن، چچا ماموں، بھتیجی وغیرہ یہ تفسیر امام محمد کی ہے۔ یہاں مصنف کی اس پہ تحقیق ظاہر ہے اور مرغینانی نے اسی کو پسند کیا ہے۔ علامہ زمخشری فرماتے ہیں کہ لغت کے سلسلے میں امام محمد کا قول حجت ہے۔ چنانچہ ابو عبید نے "غریب الحدیث" میں آپ کے قول سے بعینہٖ استشہاد کیا ہے۔ صحاح میں ہے "الاصہار اہل بیت المرأة" فخر الاسلام بزدوی نے شرح زیادات" میں کہا ہے کہ مہر بالاطلاق بیوی کے محرم پر بولا جاتا ہے (ای یطلق علیہم)

لكل أبي بنت الى ما ترى عرفت ... مقالة اصهار اذا عقد الصهر

فاولهم ختن وثانيهم امرؤ ... وثالثهم صهر وصهر هم اكثر

لیکن صاحب استعمال وہی ہے جو امام محمد نے ذکر کیا ہے قال حاتم بن ...

ولو كنت صهرا لابن مروان قربت ... ركابي الى المعروف والعطن الرحب

ولكني صهر لآل محمد ... رجال بني العباس والعقال كالرأب

(سمي نفسه صهرا وكان العلاقة مرأة

العباس)

روایت میں ہے کہ حضرت جویریہ بنت حارث حضرت ثابت بن قیس کے حصہ میں واقع ہوئیں انہوں نے انکو مکاتب بنا لیا وہ بدل کتابت کیلئے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ نے ان سے عقد نکاح کر لیا جب اصحاب نے یہ سنا تو حضرت جویریہ کی رشتہ داروں کے جو لوگ اصحاب کے حصہ میں آئے تھے انہوں نے سب کو آپ کے کرم کی خاطر آزاد کر دیا اور کہا کہ یہ رسول ﷺ کے اصہار ہیں۔

تنبیہ: اس موقع پر صاحب ہدایہ نے جویریہ کے بجائے "صفیہ" ذکر کیا ہے یہ کاتب کا سہو ہے صحیح جویریہ ہے جس کی تصریح کتب حدیث میں موجود ہے۔

قولہ والاہل زوجتہ الخ اہل سے مراد امام صاحب کے نزدیک انسان کی بیوی ہوتی ہے اور صاحبین کے یہاں مملوک کے علاوہ "واتونی باهلکم اجمعین" میں بیوی کی تخصیص نہیں تعمیم ہے۔ جس کا سبب یہ ہے کہ پہلی آیت میں استعمال اور دوسری آیت میں اجمعین عدم تخصیص کا قرینہ موجود ہے۔ امام صاحب کی دلیل یہ آیت "فلما قضى موسى الاجل وسار باهله آنس من جانب الطور نارا قال لاهله امكثوا" ہے استدلال یہ ہے کہ اس وقت حضرت موسیٰ کے ساتھ بیوی کے علاوہ دیگر اقرباء کا ہونا منقول نہیں جس سے مراد ہوتی ہے۔ سوال الخ یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ "امکثوا" میں خطاب بصورت جمع ہے معلوم ہوا کہ صرف بیوی مراد نہیں۔ جواب خطاب بصورت جمع برائے تعظیم ہے۔ کیونکہ ہم پہلے بتا چکے کہ آپ کے ساتھ دیگر اقرباء کا ہونا منقول نہیں۔

باب الوصية بالخدمة والسكنى والثمرة

باب خدمت، رہائش اور پھل کی وصیت کے بیان میں

وتصح الوصية بخدمة عبده وسكنى داره مدة معلومة وأبدا فإن خرج العبد من ثلثه سلّم إليه

صحیح ہے وصیت اپنے غلام کی خدمت کی اور اپنے گھر کی رہائش کی معین مدت تک اور ہمیشہ کے لیے، پس اگر غلام تہائی مال سے نکل جائے تو وہ اس کو دیا جائے گا

ليخدمه وإلا خدم الورثة يومين والموصى له يوماً وبموته يعود

تاکہ وہ اس کی خدمت کرے ورنہ خدمت کرے گا وارثوں کی دو دن اور موصی لہ کی ایک دن اور موصی لہ کے مرنے سے لوٹ جائے گا

إلى الورثة ولو مات في حياة الموصي بطلت وبثمرة بستانه فمات وفيه ثمرة

ورثاء کی طرف اور اگر وہ مر گیا موصی کی زندگی میں تو وصیت باطل ہو جائے گی اور اپنے باغ کے پھل کی وصیت کی پھر مر گیا اور باغ میں پھل ہے

له هذه الثمرة فقط وإن زاد أبدا له هذه الثمرة وما يستقبل كغلة بستانه

تو اس کو یہی پھل ملے گا اور اگر ابداً بڑھا دیا تو اس کو یہ پھل بھی ملے گا اور آئندہ والا بھی جیسے باغ کی آمدنی کی وصیت

وبصوف غنمه وولدها ولبنها له ما في وقت موته قال أبدا أو لا

اور بکریوں کی اون، ان کے بچوں اور دودھ کی وصیت کی تو موصی لہ کو وہ ملے گا جو موصی کی موت کے وقت موجود ہو، ابداً کہے یا نہ کہے

تشریح الفقہ: قولہ باب الخ وصیت بالاعیان سے فارغ ہو کر وصیت بالمنافع کو شروع کر رہا ہے، کیونکہ اعیان اصل ہیں اور منافع فرع ہیں۔

قولہ وتصح الخ [illegible]

[illegible]

قولہ فان خرج الخ [illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

باب وصية الذمي

باب ذمی کی وصیت کے بیان میں

ذمي جعل داره بيعة أو كنيسة في صحته فمات فهي ميراث وإن أوصى بذلك لقوم مسمين فهو

ذمی نے اپنا گھر یہودی یا عیسائی عبادت خانہ اپنی تندرستی کی حالت میں بنایا پھر مر گیا تو وہ میراث ہے اور اگر وصیت کی ان چیزوں کی مخصوص قوم کے لئے تو اس کا اعتبار

من الثلث وبمثله كنيسة لقوم غير مسمين صحت كوصية حربي مستأمن بكل ماله لمسلم أو ذمي

تہائی سے ہوگا اور وصیت کی ہو گرجا یا کنیسہ بنانے کی غیر معین لوگوں کیلئے تو صحیح ہوگی جیسے وصیت مستامن کافر کا اپنے کل مال کی مسلمان یا ذمی کیلئے۔

تشریح الفقہ قولہ باب الخ معاملات کے احکام میں کفار مسلمانوں کے ساتھ بطریق تبعیت ملحق ہیں اسی لئے مصنف مسلمان کے احکام بیان کرنے کے بعد ذمی کے احکام بیان کر رہا ہے۔

قولہ ذمی جعل الخ ایک ذمی نے اپنی صحت میں اپنا مکان (یہودی) یا (عیسائی) عبادت خانہ بنا دیا اور مر گیا تو مکان اس کے وارثوں کے لئے میراث ہوگا امام صاحب کے نزدیک تو اس لئے کہ یہ وقف غیر لازم کی مانند ہے۔ اور صاحبین کے نزدیک اس لئے کہ یہ معصیت ہے۔ سوال ان کے حق میں ایسا ہی ہے جیسے مسلمانوں کے حق میں اور مسجد کی نظیر نہیں [illegible] میں وراثت جاری ہے تو یہ بھی ایسا ہی ہونا چاہئے۔ جواب یہ کہ [illegible] رہتے تھے [illegible] المسجد كذلك يورث لانه لم يخلص لله۔

قولہ وان اوصی الخ اگر ذمی نے وصیت کی کہ میرا گھر یہودی یا عیسائی عبادت خانہ بنا دیا جائے اور یہ وصیت مخصوص لوگوں کیلئے کی تو تہائی مال سے جائز ہوگی اور وصیت ان کیلئے تملیک قرار پائے گی۔ اور اگر وصیت غیر معین لوگوں کیلئے ہو تو امام صاحب کے نزدیک یہ بھی جائز ہے۔ صاحبین کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ یہ معصیت ہے جس کی وصیت جائز نہیں۔ امام صاحب یہ کہتے ہیں کہ یہاں معتبر ان کا اعتقاد ہے کہ ان کے اعتقاد میں قربت ہے اور ہم ان کو ان کے اعتقاد پر چھوڑنے کے مامور ہیں۔

باب الوصي

باب وصی کے بیان میں

[illegible]

وحاجة الصغير والاتهاب له ورد وديعة معينة وقضاء دين وطلبه وتنفيذ وصية معينة وعتق عبد معين

کمسن لڑکے کی ضروریات اور اس کے لئے ہبہ قبول کرنے معین امانت واپس کرنے قرض چکانے معین وصیت جاری کرنے معین غلام آزاد کرنے

والخصومة في حقوق الميت ووصي الوصي وصي في التركتين.

اور میت کے حقوق میں جوابدہی کرنے کے علاوہ بھی اور وصی کا وصی دونوں ترکوں میں وصی ہوتا ہے

تشریح الفقہ۔ قولہ بطل البیع الخ کسی نے دوسرے کے غلام کو یا کافر یا فاسق کو اپنا وصی کر دیا تو قاضی ان کو ہٹا کر ان کی جگہ دوسرا وصی مقرر کر دے کیونکہ یہ وصیت باطل ہے۔ جیسا کہ کتاب سے مفہوم ہوتا ہے۔ قدوری کی عبارت۔ اخرجہم القاضی عن الوصیۃ" سے معلوم ہوتا ہے کہ وصایت صحیح ہے۔ چنانچہ المشائخ اس کی تاویل کرتے ہیں۔

قولہ وصار الخ اگر کسی نے اپنے غلام کو اس صورت میں وصی کیا کہ ورثاء بالغ ہوں تو امام صاحب کے نزدیک درست ہے۔ صاحبین کے نزدیک درست نہیں۔ استحسان کی یہی وجہ ہے کیونکہ غلام مکلف ہے۔ وجہ استحسان یہ ہے کہ اس کے غلام کو مستقل تصرف کی ولایت حاصل ہو سکتی۔

قولہ وبطل فعل الخ اگر کسی نے دو شخصوں کو وصی کیا تو امام صاحب کے نزدیک ان میں سے ایک کو دوسرے کے بغیر تصرف کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ تفویض میں صفت اجتماع کی رعایت ضروری ہے۔ اور یہاں تفویض تو دونوں کی ساتھ مشروط ہے کہ دونوں کی رائے کا ہونا ضروری ہے جس کی ایک شخص سے ثابت نہیں ہو سکتی۔ وغیرہ یہ جو صاحب کتاب نے ذکر کئے ہیں ان میں دونوں کا اجتماع ضروری ہے کیونکہ ان میں دونوں کا اکٹھا ہونا مشکل بھی ہے۔ اور دونوں سے ایک حالت میں تاخیر ہو جائے تو نقصان ہو سکتا ہے۔ امام ابو یوسف کے نزدیک ہر کام میں ان میں سے ہر ایک کا فعل جائز ہے جیسے دو ولی ہوں۔

قولہ ووصی الوصی الخ اگر وصی نے مرتے وقت کسی کو وصی کر دیا تو وہ دونوں ترکوں کا وصی ہوگا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ وہ صرف اسی کا وصی ہوگا کیونکہ میت نے اس کے تصرف کو پسند نہیں کیا۔ ہماری دلیل یہ ہے کہ وصی اس ولایت کے ذریعہ تصرف کرتا ہے جو اس کی طرف منتقل ہو گئی ہے اور وصیت میں وہ قائم مقام ہے۔ جیسے دادا کی ولایت باپ کی طرف سے اس کی طرف منتقل ہوتی ہے۔

ويصح قسمته عن الورثة مع الموصى له ولو عكس لا فلو قاسم الورثة وأخذ حصة الموصى له

اور وصی کا تقسیم کرنا ورثاء کی طرف سے موصی لہ کے ساتھ صحیح ہے اس کا عکس صحیح نہیں۔ پس اگر تقسیم کر لی وارثوں سے اور لے لیا موصی لہ کا حصہ

فضاع رجع بثلث ما بقي وإن أوصى بحجة فقاسم الورثة فهلك ما في يده

پس وہ ضائع ہو گیا تو لے باقی کا تہائی اور اگر وصیت کی حج کی تو وصی نے مال تقسیم کر دیا وارثوں سے اور جو اس کے پاس تھا ضائع ہو گیا

أو دفع إلى من يحج عنه فضاع حج عن الميت بثلث ما بقي وصح قسمة القاضي

یا دے دیا اس کو جو حج کرے گا میت کی طرف سے اور اس کے پاس سے ضائع ہو گیا تو حج کیا جائے میت کی طرف سے باقی کی تہائی سے اور صحیح ہے قاضی کا تقسیم کرنا

وأخذه حظ الموصى له إن غاب وبيع الوصي عبدا من التركة بغيبة الغرماء وضمن الوصي إن باع عبدا

اور موصی لہ کا حصہ لے لینا اگر وہ غائب ہو اور وصی کا ترکہ کا غلام بیچنا قرض خواہوں کی غیبت میں اور ضامن ہوگا وصی اگر بیچ دے

أوصى ببيعه وتصدق بثمنه إن استحق العبد بعد هلاك ثمنه عنده

والا جس غلام کو بیچ کر قیمت صدقہ کرنے کی وصیت کی گئی تھی اگر وہ غلام مستحق نکل آیا اور وصی کے پاس سے اس کی قیمت ہلاک ہو گئی ہو

ويرجع في تركته كما يرجع في مال الطفل إن باع عبده واستحق وهلك الثمن في يده

بچہ کے مال میں رجوع کرے گا جبکہ بچہ کے غلام کو بیچا ہو اور قیمت اس کے ہاتھ میں ہلاک ہو گئی ہو اور غلام مستحق نکلا

وهو على الورثة في حصته وصح احتياله بماله لو خيرا له وبيعه وشراؤه

اور بچہ وارثوں سے اپنے حصہ کے بقدر لے گا اور وصی کا یتیم کے مال میں حوالہ قبول کرنا درست ہے اگر اس میں بہتری ہو اور وصی کا بیچنا اور خریدنا

بما يتغابن وبيعه على الكبير في غير العقار ولا يتجر في ماله

اسی مقدار میں جتنا عموماً نقصان ہوتا ہے اور وارث بالغ پر غیر جائداد میں بیچنا درست ہے اور وصی اس کے مال میں تجارت نہ کرے

ووصي الأب أحق بمال الطفل من الجد فإن لم يوص الأب فالجد كالأب

اور باپ کا وصی بچہ کے مال کا دادا سے زیادہ حقدار ہے پس اگر باپ نے وصی نہ بنایا ہو تو دادا باپ کی طرح ہے

تشریح الفقه: قوله وصح الخ وصی نے یتیم کا مال کسی کے حوالہ کیا اور وصی کے وارث ہونے کی صورت میں وارثوں کی طرف سے ان کا حصہ وصی اپنے حصہ سے جدا کر سکتا ہے اور اگر وصی ہے وارث نہیں تو وصی ان کا حصہ وارثوں سے تقسیم نہیں کر سکتا۔

قوله وصح احتياله الخ اگر بچہ کا مال کسی کے حوالہ کرے تو وصی کے لئے جائز ہے بشرطیکہ اس میں بچہ کی بہتری ہو اور وہ شخص مالدار ہو۔

قوله ووصي الأب الخ یعنی بچہ کے مال میں تصرف کرنے کے لئے سب سے پہلے باپ کا وصی، پھر دادا کا وصی ہے اور باپ کے بعد دادا پھر اس کا وصی پھر قاضی یا اس کا مقرر کردہ وصی اور اگر ان میں سے کوئی بھی نہ ہو تو بچہ کے مال میں تصرف کا حق کسی کو نہیں۔

فصل في الشهادة

شهد الوصيان أن الميت أوصى إلى زيد معهما لغت إلا أن يدعي زيد

(فصل شہادت میں) اگر دو وصی گواہی دیں کہ میت نے ان کے ساتھ زید کو بھی وصی بنایا ہے تو گواہی لغو ہے مگر یہ کہ زید دعویٰ کرے

وكذا الابنان ولو شهدا لوارث صغير بمال أو لكبير بمال الميت

اسی طرح دو بیٹوں کی گواہی ہے اور اسی طرح اگر دو وصی وارث صغیر کے لئے مال کی یا وارث بالغ کے لئے میت کے مال کی گواہی دیں

ولو شهد رجلان لرجلين على ميت بدين ألف وشهد الآخران للأولين بمثله قبلت

اور اگر دو آدمیوں نے دو آدمیوں کے لئے میت پر ہزار کے قرض کی گواہی دی اور دوسرے دو نے پہلے دو کے لئے اتنی ہی کی گواہی دی تو قبول ہوگی

وإن كانت شهادة كل فريق بوصية ألف لا

اور اگر ہر فریق کی گواہی ہزار کی وصیت کی ہو تو مقبول نہ ہوگی۔

شہادت وصی کا بیان

تشریح الفقہ: قولہ شہد الوصیان الخ [illegible]

قولہ وکذا لو شہد [illegible]

قولہ ولو شہد رجلان الخ [illegible]

[illegible]

كتاب الخنثى

هو من له ذكر وفرج فإن بال من الذكر فغلام وإن بال من الفرج فأنثى

خنثیٰ وہ ہے جس کے ذکر اور فرج دونوں ہوں پس اگر وہ پیشاب کرے ذکر سے تو مرد ہے اور اگر پیشاب کرے فرج سے تو عورت ہے

وإن بال منهما فالحكم للأسبق وإن استويا فمشكل ولا عبرة بالكثرة فإن بلغ

اور اگر پیشاب کرے دونوں سے تو جس سے پہلے نکلے اسی کا اعتبار ہے اور اگر برابر نکلے تو خنثیٰ مشکل ہے اور مقدار کی کثرت کا اعتبار نہیں، اگر وہ بالغ ہو

وخرجت له لحية أو وصل إلى النساء فرجل وإن ظهر له ثدي أو لبن أو حاض أو حبل أو أمكن وطؤه

اور اس کی داڑھی نکل آئے یا عورتوں سے صحبت کی تو مرد ہے اور اگر اس کی چھاتی ابھر آئے یا دودھ اترے یا حیض آئے یا حمل ٹھہر جائے یا اس سے وطی ممکن ہو

فامرأة وإن لم تظهر علامة أو تعارضت فمشكل فيقف بين صف الرجال والنساء

تو عورت ہے اور اگر کوئی علامت ظاہر نہ ہو یا متعارض ہوں تو مشکل ہے پس وہ کھڑا ہو مردوں اور عورتوں کی صف کے درمیان

وتبتاع له أمة تختنه فإن لم يكن له مال فمن بيت المال ثم تباع

اور خریدی جائے باندی اس کی ختنہ کرنے کے لئے اگر اس کا کچھ مال نہ ہو تو بیت المال سے پھر بیچ دی جائے

وله أقل النصيبين فلو مات أبوه وترك ابنا له فللابن سهمان وللخنثى سهم

اور اس کے لئے دو حصوں میں سے کمتر ہے پس اگر مر جائے اس کا باپ اور ایک بیٹا چھوڑ کر تو بیٹے کیلئے دو سہم ہیں اور خنثیٰ کیلئے ایک سہم۔

تشریح الفقہ قولہ کتاب الخ باب الجد (مرد اور عورت) کے احکام کے بعد [illegible] (خنثیٰ) کے احکام بیان کر رہے ہیں۔ خنثیٰ خنث سے مشتق ہے [illegible] خنث کے معنی [illegible] [illegible] اس کو خنثیٰ کہتے ہیں۔

قولہ هو من له الخ خنثیٰ وہ ہے جس کے ذکر اور فرج دونوں ہوں پس اگر وہ ذکر سے پیشاب کرتا ہو تو اس کو ذکر مانا جائے گا [illegible] علامت [illegible] اور اگر فرج سے پیشاب کرتا ہو تو مؤنث مانا جائے گا [illegible] علامت [illegible] حضور ﷺ سے خنثیٰ کے متعلق دریافت کیا گیا کیف یورث؟ آپ نے فرمایا من حیث یبول۔ حضرت علی سے بھی اسی طرح [illegible] جس سے پیشاب پہلے نکلے اسی کا اعتبار [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

قولہ ولا عبرة الخ امام صاحب کے یہاں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

مسائل شتّی ایماء الاخرس وکتابتہ کالبیان بخلاف معتقل اللسان فی وصیۃ ونکاح وطلاق

متفرق مسائل: گونگے کا اشارہ اور لکھنا زبانی بیان کی طرح ہے بخلاف اس کے جس کی زبان بند ہو گئی ہو وصیت، نکاح، طلاق میں

وبیع وشراء وقود لا فی حدّ غنم مذبوحۃ ومیتۃ فان کانت المذبوحۃ اکثر تحری واکل والا لا

اور بیع وشراء میں اور قصاص میں نہ کہ حد میں۔ کچھ بکریاں ذبح شدہ ہیں اور کچھ مردار، اگر ذبح شدہ زیادہ ہوں تو تحری کر کے کھالے ورنہ نہیں

لف ثوب نجس رطب فی ثوب طاہر یابس فظہر رطوبتہ فی ثوب طاہر لکن لا ینعصر لو عصر

لپیٹا گیا ناپاک گیلا کپڑا خشک پاک کپڑے میں پس ظاہر ہوئی اس کی تری پاک کپڑے پر لیکن وہ ٹپکتی نہیں نچوڑنے سے

لا یتنجس رأس شاۃ متلطخ بدم احرق وزال عنہ الدم فاتخذ منہ مرقۃ جاز والحرق کالغسل

تو ناپاک نہ ہوگا۔ بکری کا سر خون آلود جلایا گیا اور اس سے خون دور ہو گیا تو اس کا شوربہ بنانا جائز ہے اور جلانا دھونے کی طرح ہے

سلطان جعل الخراج لرب الارض جاز وان جعل العشر لا ولو دفع الارض المملوکۃ الی قوم

بادشاہ نے مقرر کیا خراج زمیندار کے لئے تو جائز ہے اور اگر عشر مقرر کیا تو نہیں، اگر دی مملوکہ زمین کسی قوم کو

لیعطوا الخراج جاز ولو نوی قضاء رمضان ولم یعین الیوم صح ولو عن رمضانین

تاکہ وہ خراج ادا کریں تو جائز ہے۔ نیت کی قضاء رمضان کی اور دن معین نہیں کیا تو صحیح ہے گو دو رمضانوں کی ہو

کالصلوۃ المقضیۃ صح وان لم ینو اوّل صلوۃ او آخر صلوۃ علیہ

جیسے نماز کی قضاء صحیح ہے اگرچہ نیت نہ کی ہو پہلی نماز کی یا آخری نماز کی جو اس کے ذمہ ہے۔

تشریح الفقہ: قولہ مسائل شتی الخ شتی شتیت کی جمع ہے بمعنی متفرق۔ مصنفین کی یہ عادت ہے کہ جو مسائل اپنے مواقع سے رہ جاتے ہیں ان کو آخر کتاب میں مسائل شتی، مسائل متفرقہ، مسائل منثورہ، مسائل لم تدخل فی الابواب اور فروع وغیرہ کے عنوان سے ذکر کر دیتے ہیں، یہاں بھی اسی قسم کے مسائل ہیں۔ گونگا اگر کوئی بات واضح اشارہ سے کرے تو وصیت، نکاح، طلاق، خرید و فروخت اور قصاص وغیرہ کے حکم میں زبانی تعبیر کے مثل ہے بشرطیکہ اس کا اشارہ سمجھا جائے، یا کوئی تحریر لکھ دے، بخلاف معتقل اللسان کے کہ اس کا اشارہ زبانی تقریر کے حکم میں نہیں ہے، امام شافعی کے یہاں اس کا بھی یہی حکم ہے۔

قولہ غنم الخ کچھ بکریاں مذبوح ہیں کچھ مردار۔ اگر مذبوح زیادہ ہوں تو تحری کر کے کھالے کیونکہ اعتبار غالب کا ہے، اور اگر برابر ہوں یا مردار زیادہ ہوں تو حالت اختیار میں تحری جائز نہیں ہے البتہ اضطرار کی صورت میں تحری جائز ہے۔ گیلا ناپاک کپڑا خشک کپڑے میں لپیٹا گیا اور خشک کپڑے پر تری ظاہر ہوئی لیکن نچوڑنے سے قطرہ نہیں ٹپکتا تو پاک کپڑا پاک رہے گا۔

قولہ سلطان الخ بادشاہ نے زمیندار کا خراج اس کو چھوڑ دیا تو یہ جائز ہے اور اگر عشر چھوڑ دیا تو جائز نہیں ہے کیونکہ عشر کا مصرف فقراء ہیں اور خراج کا مصرف مقاتلہ ہے اور صاحب خراج مقاتلہ میں داخل ہے لہٰذا خراج اس کے پاس چھوڑا جا سکتا ہے۔

[illegible]

[illegible] غيره [illegible] وإلا لا [illegible]

[illegible]

[illegible] النكاح [illegible] فقالت [illegible]

[illegible]

[illegible] فقال [illegible] لا يصدق [illegible] زوجها [illegible] عليها [illegible]

[illegible]

[illegible] لا [illegible]

[illegible]

[illegible] ذلك فأنت [illegible] الطلاق [illegible] فقال [illegible]

[illegible]

[illegible] يقع [illegible] قال [illegible] لا [illegible]

[illegible]

[illegible] لا [illegible]

[illegible]

[illegible] طلقها [illegible] وإلا لا قال [illegible]

[illegible]

والله [illegible] ذلك لا يعتق [illegible] بالنية بالله تعالى

[illegible]

[illegible] قال [illegible] ذلك [illegible] فأنت [illegible] كذبا لا يصدق

اگر [illegible] طلاق [illegible] تصدیق نہیں کی جائے گی

تشریح الفقہ قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ قوم من مشعبی الخ کسی نے عورت سے کہا کیا تو نے مجھ سے شادی کی (یعنی میری بیوی ہوگئی)؟ عورت نے جواب دیا "شدم" (ہوگئی) تو جب تک وہ شخص "قبول کردم" نہ کہے نکاح نہ ہوگا۔ کیونکہ عورت کا قول "شدم" کا جواب ہے اور قائل کا قول "تو زن من شدی" بطور استفہام ہے۔ لہذا اس سے قبول موجود نہیں لا ینعقد۔

قولہ دختر خویش را الخ کسی نے دوسرے سے کہا "دختر خویش را بہ پسر من بزنی دادی" یعنی تو نے اپنی لڑکی میری بیٹے کے نکاح میں دی؟ اس نے کہا "دادم" یعنی دی۔ علامہ بدرالدین عینی فرماتے ہیں کہ نکاح صحیح ہوگا۔ کیونکہ یہ کلام ایجاب و قبول پر مشتمل نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر وہ اس کے بعد "قبول کردم" کہے تب بھی نکاح نہ ہوگا لیکن صحیح الامر یہ ہے "لا ینعقد ما لم یقل قبول کردم"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح اس قول سے ہی منعقد ہو جائے گا۔

قولہ منعہا زوجہا الخ اگر عورت نے اپنے شوہر کو اپنے پاس آنے سے منع کیا حالانکہ شوہر اس کے پاس ہی رہتا ہے تو یہ نافرمانی میں داخل ہے۔ شوہر پر اس کا نان نفقہ واجب ہوگا کیونکہ اس کا خود وہ گھر ہے جہاں اگر شوہر غصب کے مکان میں رہتا ہو اور عورت اس کے پاس آنے سے روکے تو یہ نافرمانی نہیں ہے کیونکہ غصب کے مکان میں رہنا حرام ہے لہذا شوہر پر اس کا نفقہ واجب ہوگا۔

قولہ بیوی الخ عورت نے شوہر سے کہا طلاق دو یعنی طلاق دیدے اس نے جواب میں کہا "دادہ گیر" کردہ گیر یا دادہ بود ... اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس نے ان الفاظ سے طلاق کی نیت کی تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہیں۔ لانہا من الکنایات خصوصا۔

قولہ جب رسوں کی الخ شوہر نے بیوی سے کہا حیلہ عورتوں کی بیوی نہ رہتی یا حیلہ کرو تو تینوں طلاقوں کا اقرار ہے۔ کیونکہ لفظ "ہزار" اہل زبان کے یہاں طلاق سے کنایہ ہے بخلاف حیلہ جو شرعی کی سکتے ہیں یہ طلاق سے کنایہ نہیں ہے۔ بہرحال تین طلاقوں کا اقرار ہو گا۔

قولہ کی بس فرو الخ امت نے شوہر سے کہا کہ تجھے تیری الحیہ مراد چاہئے ... تجھے کو مجھ سے ساتھ قسم ... اور شوہر نے اسی مجلس میں طلاق دیدی تو مہر ساقط ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ کیونکہ اس سے مہر کو طلاق کا عوض ٹھہرایا ہے۔ اور جب طلاق نہیں دی تو مہر ساقط نہ ہوگا۔

قولہ قال لعبدہ الخ مالک نے غلام سے کہا اے میرے مالک یا اے مالک کہا میں تیرا غلام ہوں تو یہ ... ہو گئے یہ لفظ حق کے لئے صریح ہے۔ کنایہ کسی نے کہا مجھ پر قسم ہے یہ کام نہ کروں گا تو یہ یمین کا اقرار ہے اگر اس نے وہ کام کر لیا تو کفارہ یمین واجب ہوگا۔ اور اگر "بر من سوگند است بطلاق" کہا پھر وہ کام کر لیا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی۔

ولو قال مرا سوگند خانہ است کہ این کار نکنم فہو اقرار بالیمین بالطلاق قال لیتنی بہا یا زوج لیقول البائع بازدہ هم

اگر کہا مجھے قسم ہے گھر کی کہ یہ کام نہ کروں گا تو یہ اقرار ہے طلاق کی قسم کا کہا بائع نے ... پھر کہا

یکون قسما لبیع ابن ملک کذا ماذنب یشعر فتخرج بینہما ورجع وقال لا یعضت بدع فانا

وہ بیع کی قسم کرتا ہے ... کہ ایسا جب تک کہ میں ... تو اس سے پہلا ... تو جانتے ہیں ... کسی وقت کی

لا یدخل جنسہا فی البیع والعقار المشترع لہ لا یخرج من یدہ ہی لہ مالم یبرجن المشتری عقار

تو داخل ہوگا ... کے بیچ ... جھگڑے والی زمین ... کی تو عمل کے قبضہ سے جب تک کہ ... کرے مدعی کی زمین ہے

لا في ولاية قاضي لا يصح قضاؤه فيه [illegible] القاضي في حادثة [illegible]

[illegible]

[illegible] حكمي

[illegible]

[illegible] دعوى صحيحة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وهو [illegible]

[illegible]

[illegible] ولا [illegible]

[illegible]

[illegible] بعلم البيع [illegible]

[illegible]

[illegible] في الصحة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فهي سبب للتمكن قال لآخر وكلتك ببيع هذا فسكت صار وكيلا وكلها بطلانها

[illegible]

لايمكن عزله وكلتك بكذا على انى متى عزلتك فانت وكيلي يقول في عزله

[illegible]

عزلتك ثم عزلتك [illegible] قال كلما عزلتك فانت وكيلي يقول رجعت عن الوكالة المعلقة

[illegible]

وعزلتك عن الوكالة المنجزة فقط [illegible] شرط ان كان دينا [illegible] والا لا [illegible]

[illegible]

دار لمصالحه ابوه على مال الغير [illegible] بمثل القيمة او اكثر

[illegible]

[illegible] فيه [illegible] غير عدول لا قال لابنه [illegible]

[illegible]

او قال لاشهادة لي فشهد تقبل لانعدام [illegible] ولاة [illegible]

[illegible]

ان [illegible] من طريق الزيادة [illegible] لم يحضر [illegible]

[illegible]

تشریح الفقہ [illegible]

[illegible]

قولہ وهب مهرها [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible] بعد الصلح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ومن صادره السلطان ولم يعين بيع ماله فباع منه صح خوفها بالضرب حتى وهبت مهرها له

[illegible]

لم تصح إن قدر على الضرب وإن كرهها على الخلع ولم الطلاق ولا يسقط المال ولو أحالت

[illegible]

سخطا على الزوج ثم وهبت المهر للزوج لا تصح لتعلق حقه في ملكه [illegible]

[illegible]

وهب [illegible] ثم [illegible] فإن سقط الحد [illegible] لم يعص [illegible] زوجته [illegible]

[illegible]

بدينها فالمصورة بها واستفتت عليها [illegible] بلا [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

فالمصلوة بها وهو متطوع [illegible] لم يعص في مدة [illegible]

[illegible]

قال له السلطان [illegible] لم يعص [illegible]

[illegible]

في العشرة لنفسه به جعل وخش وسمي عنه فعدا في اليوم الثاني ووجد المحمر مجروحا ميتا لم يؤكل

[illegible] پایا [illegible] تو نہ کھایا جائے گا۔

تشریح الفقہ قولہ ومن صادر الخ جس شخص پر بادشاہ نے [illegible] اپنا مال فروخت [illegible] شخص اپنا مال [illegible] درست ہوگی [illegible]
[illegible]
[illegible] اس صورت میں بیع درست [illegible]
[illegible] سے حاصل ہے۔

قولہ وہو مسلمات الخ ایک عورت [illegible] شوہر [illegible]
[illegible] سے قتل کا اس [illegible] چکا ہے۔

كره من الشاة الحياء والخصية والغدة والمثانة والمرارة والدم المسفوح والذكر ونخاع الصلب

مکروہ ہیں بکری وغیرہ کی یہ چیزیں شرمگاہ، کپورے، غدود، مثانہ، پتا، بہنے والا خون، آلۂ تناسل، ریڑھ کی ہڈی کا گودا

وللقاضي أن يقرض مال الغائب والطفل واللقطة صبي حشفته ظاهرة بحيث لو رآه إنسان ظنه مختونا

[illegible] قاضی کو قرض دینا [illegible] لقطہ کا [illegible] ختنہ [illegible]

ولا يقطع جلدة ذكره إلا بمشقة ترك كتشيخ أسلم وقال أهل البصر

اور بیان کیا [illegible] مشقت [illegible] مسلمان [illegible] تجربہ کار لوگوں نے کہا

لا يطيق الختان ووقته سبع سنين والمسابقة بالفرس والإبل والأرجل والرمي جائزة وحرم

[illegible] ختنہ کا وقت سات سال [illegible] گھوڑے [illegible] اونٹ [illegible] جائز ہے اور حرام ہے

شرط الجعل من الجانبين لا من أحد الجانبين ولا يصلى على غير الأنبياء والملائكة إلا بطريق التبع

مال کی شرط [illegible] جانب سے [illegible] غیر انبیاء اور [illegible]

والإعطاء باسم النيروز والمهرجان لا يجوز ولا بأس بلبس القلانس وندب لبس السواد و

کسی کو کچھ دینا [illegible] اور مہرجان کے نام سے جائز نہیں [illegible] ٹوپی پہننے میں [illegible] سیاہ کپڑا پہننا

وإرسال ذنب العمامة بين كتفيه إلى وسط الظهر والشاب العالم يتقدم على الشيخ الجاهل

اور [illegible] عمامہ کا شملہ دونوں شانوں کے درمیان پشت کے درمیان تک [illegible] جاہل سے [illegible] ہے

[illegible]
[illegible]

ولحفظ القرآن ان يختمه في اربعين يوما

[illegible]

تشریح الفقہ قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible] وقد نعلمها بعضهم [illegible]

ذكر والا نسيان مشقته كذلك دم ثم المراة والعدة

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

کتاب الفرائض

قولہ کتاب الفرائض وصیت کا ذکر ثلث ترکہ میں ہوتا ہے جس کے بعد موت جاری ہوتی ہے اور اس کے بعد ترکہ کی تقسیم کا مسئلہ پیش آتا ہے اس لئے وصیت کے بعد کتاب الفرائض لا رہے ہیں۔

قولہ الفرائض الخ فرائض فریضہ کی جمع ہے جو فرض سے مشتق ہے۔ قال الازہری الفرض فی الفریضۃ سمیت فسماہ لانہا ... (الصحاح) لفظ فرض لغت عرب میں مختلف معانی میں مستعمل ہوتا ہے مثلاً جب، مقدار، قطع کرنا، مقرر کرنا وغیرہ علم فرائض میں یہ سب معانی پائے جاتے ہیں اس لئے اس کو فرائض کہتے ہیں۔ اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ علم ... من فقہ وحساب یعرف بہ حق الورثۃ من الترکۃ "فرائض علم فقہ اور حساب کے ان قواعد کے جاننے کا نام ہے جن سے ہر ایک وارث کا حصہ ترکہ سے معلوم ہو جاتا ہے۔

فائدہ: احادیث میں علم فرائض کی بڑی فضیلت آئی ہے اور اس کے سیکھنے سکھانے کی بھی بہت تاکید ہے جس سے علم کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا "تعلموا الفرائض" علم فرائض کو اسی اہتمام سے سیکھو جیسے قرآن مجید سیکھتے ہو۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے "تعلموا الفرائض وعلموہا الناس" "علم فرائض خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ" نیز آپ کا ارشاد ہے "تعلموا الفرائض فانہا نصف العلم" "علم فرائض سیکھو کیونکہ یہ نصف علم ہے" آپ نے اس کو نصف علم کیوں فرمایا اس کی چند وجوہ ہیں (۱) انسان کی دو حالتیں ہیں حالت حیات، حالت ممات علم فرائض کے علاوہ دیگر علوم میں انسان کی حالت حیات کے احکام بیان ہوتے ہیں اور انسان کی بعد کی حالت ممات ... ہے اور علم فرائض میں بعد الموت کے احکام بیان ہوتے ہیں۔ اور ایک حال دو حال کے مجموعہ کا نصف ہے اس لحاظ سے فرائض نصف علم ہوا (۲) ملکیت اسباب سے ملک ثابت ہوتی ہے ان کی دو قسمیں ہیں اختیاری جیسے کسی چیز کو خریدنا، ہبہ کرنا، اس کی وصیت کرنا وغیرہ، غیر اختیاری جیسے میراث کہ اس میں لینے اور دینے والے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا ہے چیز ایک ملک سے نکل کر دوسرے کی ملک میں داخل ہو جاتی ہے۔ فرائض میں غیر اختیاری سبب سے ملک کی بحث ہوتی ہے اور باقی علوم میں اسباب اختیاری سے ملک ثابت ہونے کی بحث ہوتی ہے اس لئے فرائض نصف علم ہوا (۳) احکام شرعیہ بعض تو صرف نص سے ثابت ہیں اور بعض نص اور قیاس دونوں سے ثابت ہیں۔ فرائض کے جملہ مسائل نص سے ثابت ہیں اور باقی مسائل جو دیگر علوم میں مذکور ہیں وہ نص اور غیر نص دونوں سے ثابت ہیں اس لحاظ سے فرائض نصف علم ہے۔ علاوہ اور وجوہ بھی ذکر کی جاتی ہیں ... فلیراجع الی المطولات۔

تنبیہ: یہاں نص سے مراد وہ ہے جو اجماع کو بھی شامل ہے اس واسطے کہ فرائض کے بعض مسائل اجماع سے ثابت ہیں چنانچہ جدہ کی وراثت حضرت صدیق اکبر کے اجتہاد سے ثابت ہے جس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے۔ محمد حنیف غفرلہ گنگوہی

یُبْدَأُ مِنْ تَرِکَۃِ الْمَیِّتِ بِتَجْهِیْزِهٖ ثُمَّ دَیْنِهٖ ثُمَّ وَصِیَّتِهٖ ثُمَّ یُقْسَمُ بَیْنَ وَرَثَتِهٖ وَهُمْ ذُوْ

پہلے میت کے ترکہ سے اس کی تجہیز و تکفین کی جائے گی پھر اس کا قرض ادا کیا جائے گا پھر وصیت پوری کی جائے گی پھر باقی ورثہ کے درمیان تقسیم کیا جائے گا اور وہ اصحاب فرائض

فَرْضٍ اَیْ ذُوْ سَهْمٍ مُقَدَّرٍ فَلِلْاَبِ السُّدُسُ مَعَ الْوَلَدِ اَوْ وَلَدِ الْاِبْنِ

یعنی مقررہ حصوں والے ہیں پس باپ کے لئے چھٹا حصہ ہے بیٹے پوتے کے ساتھ

تشریح المتفقہ قولہ [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] میں [illegible]
[illegible] ہوگا [illegible] قول [illegible] ہے [illegible] مال [illegible] کا [illegible] دو صورتیں ہیں [illegible]
ثبوت موت سے پہلے ہوگا یا موت کے بعد [illegible] دو قسمیں ہیں [illegible] مطلق ہے [illegible] متعلق [illegible]
[illegible] ثبوت موت کے بعد [illegible] دو قسم پر ہے [illegible]
[illegible] سے متعلق ہے [illegible] باقی [illegible]
[illegible] کو پورا کیا جائے گا اس کے بعد جو مال باقی رہے وہ ورثہ میں تقسیم کیا جائے گا۔

قولہ [illegible] معنی [illegible] ہے جیسے [illegible] مطلوب اصطلاح میں ترکہ میت [illegible] مال ہے جس کے ساتھ
[illegible] متعلق [illegible] کی وجہ سے [illegible] متعلق [illegible]
[illegible] حق متعلق [illegible] ہوگیا۔

قولہ [illegible] ذوی الفروض [illegible] اصحاب فروض عصبات ذوی الارحام [illegible] کی جمع ہے [illegible]
اصحاب فروض وہ ہیں جن کے حصے کتاب اللہ میں [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] اور عصبات [illegible] ہیں [illegible] باپ [illegible] بیٹی [illegible]
[illegible] ہوئی۔

باپ کی میراث کا بیان

قولہ [illegible] الاب [illegible] تعصیب [illegible] مطلق [illegible] ہے قرآن میں مقرر
[illegible] فقال تعالیٰ ولابویہ لکل واحد منہما السدس میں [illegible]
[illegible] ہے [illegible] کے ساتھ [illegible] حصہ [illegible]
[illegible] ہے [illegible] تعصیب [illegible] علیہ السلام الحقوا الفرائض باہلہا فما بقی فلاولی
عصبۃ ذکر تعصیب [illegible] ہے [illegible] باپ [illegible] کے بعد باقی
مال [illegible] تعالیٰ فان لم یکن لہ ولد وورثہ ابواہ فلامہ الثلث [illegible] باقی [illegible]
[illegible] ہے [illegible]

ويصير كالأب إلا أنه لم يجعل في مسئلة ثم لا يرد الأم إلى ثلث ما بقي وتحجب أم الأب
[illegible]
ويحجب الإخوة ويلازم الثلث ومع الولد أو ولد الابن [illegible] من الأخوة والأخوات
[illegible]

[illegible]
[illegible]

لا بولاده السدس ومع الاب واحد الزوجين ثلث الباقي بعد فرض احدهما

۔۔۔ کے ساتھ چھٹا حصہ ہے ۔۔۔ اور شوہر یا بیوی کے ساتھ ۔۔۔ باقی ۔۔۔ کا تہائی حصہ ہے

دادی کی میراث کا بیان

تشریح الحقیقہ قولہ وللجدۃ الخ (۲) دادی کی دو قسمیں ہیں جدہ صحیحہ، جدہ فاسدہ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ اس کے متعلق ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کے کسی وقت میں حالات ہیں ۔۔۔ مطلق فرض نصیب ۔۔۔

قولہ الا ام ۔۔۔ الخ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کا حکم ۔۔۔ اور ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ ثلث ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کے ساتھ وارث ہوتی ہے۔

فائدہ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ صاحب السراجیہ نے ۔۔۔ مسئلہ ذکر کئے ہیں ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔

بیوی کی میراث کا بیان

قولہ وللام الخ (۳) ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ لقولہ تعالی ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ ولابویہ لکل واحد منہما السدس ان کان لہ ولد وقال تعالی فان کان لہ اخوۃ فلامہ السدس ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ (۱) ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ باقی ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔

والسدس وان كثرن اذا لم يدخل جد فاسد في نسبتها الى الميت وذات جهتين كذات جهة

اور جدات کیلئے ۔۔۔ چھٹا حصہ ہے ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کی نسبت میں میت کی طرف ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔

والبعدى تحجب بالقربى والكل بالام وللزوج النصف ومع الولد او ولد الابن وان سفل

۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ قریب والی ۔۔۔ سب ماں سے ۔۔۔ شوہر کے لئے آدھا ہے ۔۔۔ اولاد ۔۔۔ کے ساتھ

الربع وللزوجة الربع ومع الولد او ولد الابن وان سفل الثمن

۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کے ساتھ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔

دادی کی میراث کا بیان

تشریح الفقہ: قولہ وتطعم الجدات السدس (۳) کتاب الدین سے شرح لمرابیہ میں کہا ہے کہ ہر شخص کی دو جدہ ہوتی ہیں ایک ماں کی ماں اور دوسری باپ کی ماں ائمہ فرائض کے قول کی اور صحیح اصطلاح میں جدہ کی دو قسمیں ہیں صحیحہ و فاسدہ۔ جدہ صحیحہ وہ ہے جس کے اور میت کے درمیان کی نسبت میں ایک باپ دو ماؤں کے درمیان واقع نہ ہو اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ جو دو ماؤں کے درمیان باپ واقع ہو۔ جیسے باپ کی ماں کا باپ اور نانی کی ماں (یعنی باپ کی نانی) ہو یعنی دادی کی شرح جدہ کہتے ہیں۔ یہاں جدہ سے مراد جدہ صحیحہ ہے کیونکہ ذوی الفروض میں سے یہی ہے بخلاف جدہ فاسدہ کے کہ وہ ذوی الارحام میں سے ہے۔

قولہ وان کثرن الخ جدہ صحیحہ کی دو حالتیں ہیں (۱) چھٹا حصہ اگرچہ کتنی ہی ہوں اور کیسی ہی ہوں بشرطیکہ ثابتات متحاذیات ہوں ثابتات یعنی کوئی ساقط نہ ہو اور متحاذیات یعنی متقاربات متقابلات یعنی جدہ صحیحہ اور جدہ فاسدہ اگر ایک ہو تو چھٹا حصہ لے گی اور چند ہوں تو چھٹا حصہ آپس میں تقسیم کر لیں گی۔ مثلاً دو جدہ صحیحہ ہوں یا ایک سے زیادہ ہوں دونوں صورت میں مساوی۔ دو تو چھٹا حصہ صرف جدہ صحیحہ کو ملے گا۔

فائدہ: جدہ کا سدس حصہ قرآن پاک سے ثابت ہے اور جدات کے سدس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت جابر بن صامت فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دو جدات کے لئے سدس کا فیصلہ فرمایا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فیصلہ میں حضرت محمد بن مسلمہ سے بھی یہی مروی ہے۔

قولہ وذات جہتین الخ جب میت کی جدہ صحیحہ ہوں ایک جدہ ایک قرابت والی ہو جیسے باپ کی ماں کی ماں یعنی باپ کی نانی اور دوسری جدہ دو قرابت والی ہو جیسے ماں کی نانی جو باپ کی دادی بھی ہو تو سدس کس طرح تقسیم ہوگا۔

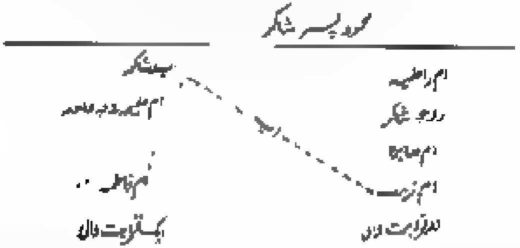

تو اس صورت میں امام محمد کے نزدیک ایک سدس کو باعتبار جہت قرابت دونوں جدات کے درمیان تین حصوں پر تقسیم کیا جائے گا یعنی ایک قرابت والی کو سدس کی ایک تہائی دی جائے گی اور دو قرابت والی کو سدس کی دو تہائیاں کیونکہ میراث کا استحقاق جہت قرابت اعتبار سے ہوتا ہے جس کی قرابت کی ایک جہت ہے اس کو ایک ملے گا اور جس کی دو جہتیں ہیں اس کو دو ملیں گے۔

شیخین امام مالک اور امام شافعی کے یہاں سدس دونوں کے درمیان برابر برابر نصفا نصف تقسیم ہوگا۔ صاحب کتاب نے اسی کو لیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ استحقاق میراث میں تعدد اس وقت ہوتا ہے جب تعدد جہت کے ساتھ نام بھی متعدد ہو اور یہاں نام میں تعدد نہیں ہے بلکہ جس طرح ایک قرابت والی کو جدہ کہا جاتا ہے اسی طرح دو قرابت والی کو بھی جدہ کہتے ہیں۔ صاحب کتاب نے کہا ہے کہ قول شیخین مختار ہے۔

تنبیہ: سراجیہ میں امام ابو یوسف کے مسلک کو اختیار کیا اور شرح سراجیہ میں امام محمد کا قول نقل کیا ہے۔ [illegible] صاحب نے مختصر ابو المعالی محمد میں [illegible] روایت نقل کی ہے کہ شیخ حسن بن عبد الرحمن بن عبد الرزاق شافعی [illegible] میں ہے کہ امام ابو یوسف کا قول امام محمد کے قول کی [illegible] ہے۔

قولہ والجدۃ الخ جدہ قریبہ ماں کی جہت سے ہو یا باپ کی جہت سے ہر دو صورت میں جدہ بعیدہ کو محروم کر دیتی ہے۔ [illegible] (۱) جدہ قریبہ مادری جدہ بعیدہ مادری کو محجوب کرتی ہے (۲) جدہ قریبہ مادری جدہ بعیدہ پدری کو محجوب کرتی ہے (۳) جدہ قریبہ پدری جدہ بعیدہ پدری کو محجوب کرتی ہے (۴) جدہ قریبہ پدری جدہ بعیدہ مادری کو محجوب کرتی ہے۔

قولہ والکل الخ جدہ خواہ [illegible] ہو یا مادری ہو ماں کی وجہ سے ساقط ہو جاتی ہیں۔

شوہر کی میراث کا بیان

قولہ وللزوج الخ (۵) شوہر کی دو حالتیں ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی تیسری صورت نہیں ہے جس میں شوہر محروم ہو (۱) اگر میت کا بیٹا یا پوتا نہ ہو تو شوہر کو بیوی کے ترکہ کا نصف ملے گا (۲) اگر میت کا بیٹا یا پوتا ہو تو شوہر کو ترکہ کا چوتھائی ملے گا۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے ولکم نصف ما ترک ازواجکم ان لم یکن لھن ولد فان کان لھن ولد فلکم الربع مما ترکن۔

تنبیہ: [illegible] شوہر کے لئے [illegible] شوہر سے [illegible] شوہر کی [illegible] میت کی اولاد [illegible]۔

بیوی کی میراث کا بیان

قولہ وللزوجۃ الخ (۱) جس طرح شوہر میراث سے محروم نہیں ہوتا اسی طرح بیوی بھی محروم نہیں ہوتی اور جیسے شوہر کی میراث کی دو حالتیں تھیں اسی طرح بیوی کی بھی دو حالتیں ہیں (۱) اگر شوہر کا بیٹا یا پوتا (اگرچہ نیچے تک) نہ ہو تو بیوی کو شوہر کے کل ترکہ کا چوتھائی ملے گا (۲) اگر ان میں سے کوئی ہو تو آٹھواں حصہ ملے گا۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے ولھن الربع مما ترکتم ان لم یکن لکم ولد فان کان لکم ولد فلھن الثمن مما ترکتم۔ شوہر کے حالات میں جو تنبیہ کی گئی ہے وہ یہاں بھی ملحوظ رہنی چاہیے۔

وللبنت النصف وللاکثر الثلثان وعصبھن الابن ولہ مثل حظھما وولد الابن کولدہ

[illegible]

عند عدمہ ویحجب بالابن ومع البنت الاقرب للاکثر الباقی وللاناث السدس

[illegible]

تکملۃ للثلثین ویحجبن بالبنتین الا ان یکون معھن او اسفل منھن ذکر فیعصب من کانت بحذائہ

[illegible]

[illegible]

ومن كان فوقه ممن لم يكن ذات سهم ويسقط من دونه والاصح ان لا ب وقد كتاب العصبات عند هن

جن کا درجہ اس سے اوپر ہو ان میں سے جو ذوی الفروض نہیں اور ساقط ہوتی ہیں۔ کے علاوہ حقیقی بہنیں بیٹیوں کے ساتھ عصبہ ہوتی ہیں۔

بیٹی کی میراث کا بیان

تشریح الفقہ قولہ وللبنت الخ (۶) بیٹی کی تین حالتیں ہیں (۱) صرف ایک ہی ہو اور کوئی بیٹا نہ ہو تو اس کو نصف ملے گا لقولہ تعالیٰ وان کانت واحدۃ فلھا النصف، وہ کل کی وارث ہوگی باقی نصف بھی اس کو مل جاتا ہے (۲) دو یا دو سے زائد بیٹیاں ہوں تو ترکہ کی دو تہائیاں ملیں گی (۳) اگر بیٹیوں کے ساتھ میت کا بیٹا بھی ہو تو اس صورت میں بیٹی کا کوئی حصہ مقرر نہیں رہتا بلکہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ بن کر جو باقی بچے گا جس قدر بیٹے کو ملے گا اس کا نصف ہر بیٹی کو ملے گا ایک بیٹی ہو یا دو چار ہوں۔

قولہ وولد الابن الخ پوتے کا حکم بیٹے کا سا ہے مگر بیٹا موجود نہ ہو بیٹے کے ہوتے ہوئے اس کو کچھ نہیں ملتا۔ اور اگر پوتے کے ساتھ بیٹی ہو تو بیٹی کا آدھا ترکہ دے کر جو باقی رہے وہ پوتے کو ملے گا۔ کیونکہ وہ عصبہ ہے۔

پوتی کی میراث کا بیان

قولہ ولبنات الابن الخ (۸) پوتیاں۔ کی چھ حالتیں ہیں جن میں سے تین وہی ہیں جو بیٹیوں کی اوپر مذکور ہوئیں یعنی ایک کو نصف اور دو یا دو سے زیادہ کو دو تہائی اور پوتیوں کے ساتھ ان کا بھائی ہو تو عصبہ اور تین حالتیں پوتیوں کے ساتھ خاص ہیں (۱) اگر ایک صلبی بیٹی ہو تو پوتیوں کو چھٹا حصہ ملے گا تاکہ دو تہائیاں کامل ہو جائیں۔ اس وجہ سے کہ پوتی بھی گویا بیٹی ہی ہے تو دو تہائیاں جو بیٹیوں کا حق ہے وہ ان کو اس طرح ملے گا کہ آدھا بیٹی کو دیں گے۔ اور چھٹا حصہ پوتی کو تاکہ دو تہائیاں پوری ہو جائیں (۲) دو یا دو سے زیادہ بیٹیوں کے ساتھ پوتیاں محروم رہتی ہیں لیکن اگر اس صورت میں پوتیوں کے ساتھ یا ان سے نیچے کوئی لڑکا ہو تو وہ اپنے ساتھ والیوں اور اوپر والیوں کو ذوی الفروض بیٹیوں کے علاوہ عصبہ کر دیتا ہے اور مرد کو عورت سے دوگنا دیا جاتا ہے اور جو اس سے نیچے ہوں ان کو کچھ نہیں ملتا (۳) اگر میت کا بیٹا موجود ہو تو پوتیوں کو کچھ نہیں ملتا۔

قولہ الاان یکون الخ اس کو سمجھنے کے لیے یوں فرض کرو کہ ایک شخص نے اپنا ایک بیٹا چھوڑا پھر اس کے بیٹے نے ایک ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑی پھر اس کے بیٹے نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑی اور میت نے ایک دوسرا بیٹا چھوڑا پھر اس کے بیٹے اور پوتے نے اسی طرح بیٹا بیٹی چھوڑی اور میت نے ایک تیسرا بیٹا چھوڑا پھر اس کے بیٹے اور پوتے نے اسی طرح بیٹا بیٹی چھوڑی مثال یہ ہے

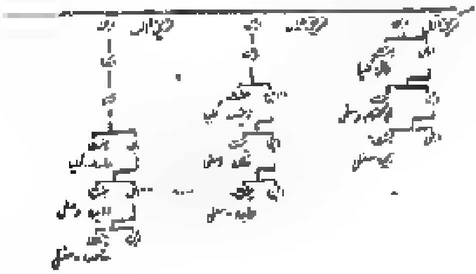

تو یہاں بہن فریق اول کی بیٹی (فاطمہ) میں اور میت میں صرف ایک واسطہ ہے اور اس کے برابر میں کوئی وارث نہیں تو وہ بدون کسی شرکت کے نصف لے گی۔ کیونکہ وہ وارث حقیقی کی قائم مقام ہے جو فریق اول کی وسطی (ام کلثوم) ہے۔ پھر فریق ثانی کی عُلیا صاحب ہے اور دونوں صاحبہ ہیں کیونکہ ان میں اور میت میں دو دو واسطے ہیں تو دونوں سدس لیں گی کیونکہ فریق اول کی علیا (فاطمہ) نصف پا چکی تو تکملہ ثلثین دونوں کو ملے گا کیونکہ دونوں برابر ہیں۔ اب جو بچ رہا وہ ان بیٹیوں کے عصبہ کو ملے گا جو نیچے ہیں کیونکہ شاہ کا ان پر حکم عصبہ سے کسی کے ساتھ ہوتا ہے فریق اول کی سفلی کے ساتھ ہو تو فریق ثانی کی علیا (فاطمہ) بعض نے کہا اور فریق اول کی وسطی (ام کلثوم) اور فریق ثانی کی علیا (صاحب سعدی) یہ تین بیٹیاں اور باقی فریق اول کی سفلی اور ثانی کی وسطی اور ثالث کی علیا (حامد) ہیں للذکر مثل حظ الانثیین پر تقسیم ہوگا اور فریق ثانی کی سفلی (صابرہ) اور فریق ثالث کی وسطی (زاہدہ) اور سفلی (ساجدہ) ساقط ہوں گی وعلی ھذا القیاس۔

حقیقی بہن کی میراث کا بیان

قولہ وللاخوات لاب وام خمس (۱) حقیقی بہن کی پانچ حالتیں ہیں (۱) ایک ہو تو نصف ملے گا لقولہ تعالیٰ "ولہ اخت فلھا النصف" (۲) دو یا دو سے زیادہ ہوں تو ثلث ملے گا لقولہ تعالیٰ فان کانتا اثنتین فلھما الثلثان (۳) اگر ان کے ساتھ کوئی حقیقی بھائی موجود ہو تو عصبہ ہوں گی اور بھائی کو بہن سے دوگنا ملے گا لقولہ تعالیٰ وان کانوا اخوۃ رجالا ونساء فللذکر مثل حظ الانثیین (۴) اگر یہاں بیٹی یا پوتی ہو تو بہن عصبہ ہو جائے گی۔ کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ بہنوں کو بیٹیوں کی موجودگی میں عصبہ بناؤ (۵) اگر میت کا بیٹا یا پوتا یا باپ موجود ہو تو امام صاحب کے یہاں بہن محروم ہوگی۔ صاحبین کے یہاں دادا کی موجودگی میں محروم نہیں ہوتی لیکن فتویٰ امام صاحب کے قول پر ہے۔ محمد حنیف عفی عنہ

ولاب	کبنات	الابن	مع	الصلبیات	وعصبتھن	اخوتھن	والبنت	وبنت الابن
اور علاتی بہنیں	پوتیوں	کے	جیسی	بیٹیوں کے ساتھ	اور عصبہ کردیتا ہے ان کو	بھائی	اور بیٹی	اور پوتی
وللواحد	من	ولد	الام	السدس	وللاکثر	الثلث	ذکرھم	کانثاھم
ایک اخیافی بھائی بہن	کے	لئے	چھٹا حصہ	ہے	اور زیادہ کے لئے	تہائی	اور مرد	و عورت برابر ہیں
ویحجبن	بالابن	وابنہ	وان سفل	وبالاب	والجد	والبنت تحجب	ولد الام	فقط
اور محروم ہوجاتے ہیں	بیٹے	اور پوتے سے	نیچے تک	اور باپ	دادا سے	اور بیٹی محروم کرتی ہے	صرف اخیافی	اولاد کو

علاتی (باپ شریک) بہن کی میراث کا بیان

تشریح الفقہ قولہ ولاب الخ (۱) علاتی یعنی باپ شریک بہن۔ بہنوں کا حال پوتیوں کا سا ہے۔ یعنی جو حال پوتیوں کا بیٹیوں کے ساتھ ہے وہی حال علاتی بہنوں کا حقیقی بہنوں کے ساتھ ہے۔ کہ اگر حقیقی بہن نہ ہو تو (۱) ایک علاتی بہن کے لئے نصف ہے (۲) اور دو یا دو سے زیادہ کیلئے دو تہائی ہے (۳) ایک حقیقی بہن ہو تو چھٹا حصہ ہے (۴) اگر دو یا زیادہ حقیقی بہنیں ہوں تو علاتی بہنیں محروم ہوں گی (۵) لیکن اس صورت میں اگر ان کے ساتھ علاتی بھائی ہو تو وہ ان کو عصبہ کر دیتا ہے۔ اور حصے کے ساتھ ان کو مرد کے حصہ سے آدھا ملے گا (۶) بیٹیوں اور پوتیوں کے ساتھ علاتی بہنیں عصبہ ہو جاتی ہیں اور ذوی الفروض سے جو مال بچتا ہے وہ ان کو مل جاتا ہے۔ (۷) اگر میت کا باپ دادا یا بیٹا پوتا (اگرچہ نیچے تک ہو) موجود ہو تو علاتی بہنیں محروم ہوتی ہیں۔

اخیافی (ماں شریک) بھائی بہن کی میراث کا بیان

قولہ وللواحد الخ (ص ۸۶۸) اخیافی یعنی ماں شریک بھائی اور بہن کا ان کا حال یہ ہے کہ اگر ایک ہو تو چھٹا حصہ ملتا ہے اور زیادہ ہوں تو تہائی ان میں مرد و عورت کا حصہ برابر ہے یہ نہیں کہ مرد کو عورت کے حصے سے دونا ملے اور بھائی بہن حقیقی ہوں یا علاتی یا اخیافی سب میت کے بیٹے پوتے (اور نیچے تک) اولاد کے ہوتے ہوئے اسی طرح میت کے باپ دادا کے ہوتے ہوئے محروم ہوتے ہیں اور حقیقی بہن اور علاتی بہن صرف حقیقی بھائی، بہن کو محروم کرتی ہے حقیقی اور علاتی کو محروم نہیں کرتی۔ یہاں تک ذوی الفروض کے احکام ختم ہو گئے۔

فائدہ: فرائض مقررہ چھ ہیں نصف، ربع، ثمن، ثلثان، ثلث، سدس۔ ان میں سے نصف پانچ اشخاص کا حق ہے (۱) شوہر جبکہ بیوی کی اولاد یا پوتی نہ ہو (۲) حقیقی بیٹی (۳) پوتی جبکہ حقیقی بیٹی نہ ہو (۴) حقیقی بہن (۵) علاتی بہن جبکہ حقیقی بہن نہ ہو۔ ربع دو اشخاص کا حصہ ہے (۱) شوہر جبکہ میت کی اولاد یا اولاد الابن ہو (۲) بیوی جبکہ میت کی اولاد یا اولاد الابن نہ ہو اور ثمن صرف ایک صنف کا حصہ ہے یعنی بیوی کا جبکہ اولاد یا اولاد الابن ہو اور ثلثان چار اصناف کا حق ہے (۱) دو یا دو سے زیادہ حقیقی بیٹیوں کا (۲) دو یا دو سے زیادہ پوتیوں کا جبکہ حقیقی بیٹی نہ ہو (۳) دو یا دو سے زیادہ حقیقی بہنوں کا (۴) دو یا دو سے زیادہ علاتی بہنوں کا جبکہ حقیقی بہن نہ ہوں اور ثلث دو صنف کا حصہ ہے (۱) ماں کا جبکہ میت کی اولاد یا اولاد الابن نہ ہو اور نہ دو بھائی بہن ہوں نہ [illegible] (۲) اخیافی اولاد دو ہوں یا زیادہ مرد ہوں یا عورت اور سدس سات اصناف کا حصہ ہے (۱) باپ کا جبکہ میت کی اولاد یا اولاد الابن ہو (۲) اسی طرح جد صحیح کا جبکہ میت کا باپ نہ ہو (۳) ماں کا جبکہ میت کی اولاد یا اولاد الابن ہو یا دو بھائی بہن ہوں (۴) جدہ صحیحہ کا (۵) پوتی کا حقیقی بیٹی کے ساتھ تاکہ دو تہائی پورا کرنے کے لیے (۶) علاتی بہن کا حقیقی بہن کے ساتھ (۷) اخیافی اولاد جبکہ ایک ہو مرد ہو یا عورت (ملخص از [illegible])

وعصبةً أي من أخذ الكلّ إذا انفرد والباقي مع ذي سهم والأحقّ الابن ثم ابنه وإن سفل

اور عصبہ وہ ہے جو لے لے کل مال جبکہ اکیلا ہو اور باقی مال جبکہ فرض والے کے ساتھ ہو اور زیادہ حق دار بیٹا ہے پھر پوتا گو نیچے تک ہو

ثم الأب ثم أبوه وإن علا ثم الأخ لأب وأم ثم الأخ لأب ثم ابن الأخ لأب وأم ثم ابن الأخ لأب

پھر باپ پھر دادا گو اوپر تک ہو پھر حقیقی بھائی پھر علاتی بھائی پھر حقیقی بھتیجا پھر علاتی بھتیجا

ثم الأعمام ثم أعمام الأب ثم أعمام الجدّ على الترتيب ثم المعتق ثم عصبته على الترتيب

پھر چچا پھر باپ کے چچا پھر دادا کے چچا ترتیب وار پھر آزاد کنندہ پھر اس کے عصبات ترتیب وار

والّلاتي فرضهنّ النصف والثلثان يصرن عصبةً بإخوتهنّ لا غيرهنّ

اور جن عورتوں کا حصہ آدھا اور دو تہائی ہے وہ عصبہ ہو جاتی ہیں اپنے بھائیوں کے ساتھ نہ کہ ان کے علاوہ

عصبات کا بیان

تشریح الفقہ: قولہ وعصبۃ الخ شروع کتاب میں گذر چکا ہے کہ عصبات پر مقدم ہونے کی وجہ سے مؤخر کیا گیا ہے اور ورثہ دو قسم ہیں ذوی الفروض و عصبات۔ ذوی الفروض کا بیان ختم ہو چکا اب عصبات کا بیان ہے۔ عصبہ وہ شخص ہے جو گوشت پوست میں شریک ہو جس کے سبب

اور عصبہ سے خارج ہیں یعنی باپ لگے۔ اس کی اولاد قسمیں ہیں کی نسبی کی۔ عصبہ کی کوئی لفظ لکھتے ہیں عصبہ نسبی کی تین قسمیں ہیں۔ عصبہ بنفسہ جو بذات خود عصبہ ہو عصبہ بغیرہ جو اپنے عصبہ ہونے میں دوسرے کا محتاج ہو عصبہ مع غیرہ جو عصبہ ہونے میں دوسرے کا محتاج تو ہو مگر محتاج الیہ خود عصبہ نہ ہو۔ پھر خود عصبہ بنفسہ چار قسم کے ہیں۔ جزء میت جیسے بیٹا پوتا اصل میت جیسے باپ دادا جزء باپ جیسے بھائی بھتیجا جزء جد جیسے چچا اور اس کی اولاد ان میں جو سب سے قریب ہو وہ مقدم ہوتا ہے پھر جو اس سے قریب ہو تو میت کا جزء اس کی اصل پر مقدم ہوگا یعنی بیٹا پھر پوتا ہے اس کے بعد اصل میت یعنی باپ مقدم ہوگا پھر دادا الخ

ملاحظہ کرو العصبہ۔

قولہ ثم الاخ الخ حقیقی بھائیوں پر دادا کا مقدم ہونا امام صاحب کے نزدیک ہے۔ صاحبین امام مالک امام شافعی کے نزدیک حقیقی بھائی دادا کے شریک ہوتے ہیں۔ فتویٰ کے لئے امام صاحب کا قول مختار ہے بعض حضرات نے صاحبین کے قول پر فتویٰ ذکر کیا ہے مگر علامہ طحاوی نے لکھا ہے کہ امام صاحب ہی کا قول معتمد ہے۔

قولہ ثم العم الخ سب سے قریبی عصبہ جو ہے پس حقیقی (از رشتہ) جمہور کے نزدیک ذوی الارحام پر مقدم ہوتا ہے جس کی تائید حضرت اور ابن عمر سے کی ہے۔ حضرت علی اور ایک روایت میں ابن عباس کا بھی یہی قول ہے البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے نزدیک حقیقی ذوی الارحام سے موخر ہے۔

قولہ والانثی الخ جن عورتوں کا حصہ نصف یا دو تہائی ہے جیسے بیٹیاں پوتیاں حقیقی اور علاتی بہنیں تو یہ اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں اور ان کے علاوہ عورتیں اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ نہیں ہوتیں۔

وَمَنْ يُدْلِي بِغَيْرِهِ حُجِبَ بِهِ سِوَى وَلَدِ الْأُمِّ وَالْمَحْجُوبُ يَحْجُبُ كَالْأَخَوَيْنِ أَوِ الْأُخْتَيْنِ

جو شخص میت سے دوسرے کے واسطہ سے قرابت رکھتا ہو وہ اس کے ہوتے ہوئے محروم ہو جاتا ہے سوائے اخیافی اولاد کے اور محجوب دوسرے کو محجوب کر سکتا ہے جیسے دو بھائی یا دو بہنیں

يَحْجُبَانِ الْأُمَّ إِلَى السُّدُسِ مَعَ الْأَبِ لَا الْمَحْرُومُ بِالرِّقِّ وَالْقَتْلِ مُبَاشَرَةً وَاخْتِلَافِ الدِّينِ أَوِ الدَّارِ

کر دیتے ہیں ماں کا حصہ چھٹا باپ کے ساتھ ہو کر اور جو محروم ہو غلام ہونے یا مباشرۃً قتل کرنے یا اختلاف دین یا اختلاف دار کی وجہ سے

وَالْكَافِرُ يَرِثُ بِالنَّسَبِ وَالسَّبَبِ كَالْمُسْلِمِ وَلَوْ حُجِبَ أَحَدُهُمَا بِالْحَاجِبِ

اور کافر وارث ہوتا ہے نسب و سبب سے مسلمان کی طرح اگر مجوسی ہو ایک قرابت تو وارث ہوگا حاجب قرابت سے

لَا بِنِكَاحٍ مُحَرَّمٍ وَيَرِثُ وَلَدُ الزِّنَا وَاللِّعَانِ بِجِهَةِ الْأُمِّ فَقَطْ وَوُقِفَ لِلْحَمْلِ حَظُّ ابْنٍ

نہ کہ محرم کے ساتھ نکاح کرنے سے اور وارث ہوگا ولد الزنا اور ولد لعان صرف ماں کی جہت سے اور روک دیا جائے گا حمل کے لئے ایک بیٹے کا حصہ

وَيَرِثُ إِنْ خَرَجَ أَكْثَرُهُ فَمَاتَ لَا وَاللّٰهُ وَلَا تَوَارُثَ بَيْنَ الْغَرْقَى وَالْحَرْقَى

اور وارث ہوگا اگر اکثر باہر ہو کر مرا ہو۔ ڈوب کر یا جل کر مرنے والوں میں وراثت جاری نہ ہوگی

إِلَّا إِذَا عُلِمَ تَرْتِيبُ الْمَوْتَى وَدُفِعَ وَضَعُوا ذَلِكَ لِيَسَ بَيْنَهُمْ مَعْلُومٌ وَعُصْبَةٌ

الا یہ کہ معلوم ہو مرنے والوں کی ترتیب اور جو وہ ذکر ہو صاحب فرض ہو اور عصبہ ہو

حجب کا بیان

تشریح الفقہ قولہ ومن بعلی [illegible] حجب کے احکام بیان کرتا ہے۔ حجب کے معنی [illegible]

[illegible]

قولہ و [illegible]

[illegible]

قولہ لا [illegible]

[illegible]

قولہ و [illegible]

[illegible]

ڈوب کر یا [illegible] مرنے والوں [illegible] کا بیان

قولہ ولا [illegible]

[illegible]

حقدار ہیں۔ حضرت علیؓ نے بھی معتق اور مولی کے متعلق یہی بات فرمائی۔ حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

ذوی الارحام کی میراث کا بیان

قولہ وذو رحم الخ قول سابق "وعصبۃ" پر معطوف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے یہاں سے ذوی الارحام کی وراثت کا بیان ہے۔ اکثر صحابہ کرام حضرت علی، حضرت عمر، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت معاذ، ابو الدرداء اور حضرت ابن عباس بروایت مشہورہ توریث ذوی الارحام کے قائل ہیں اور احناف اور امام احمد کا بھی یہی مذہب ہے۔ حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت ابن عباسؓ (بروایت شاذہ) ان کی توریث کے قائل نہیں۔ وارث نہ ہونے کی صورت میں ترکہ بیت المال میں جمع کر دیا جائے گا امام شافعیؒ اور امام مالکؒ بھی اسی کے قائل ہیں دلیل یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے آیت مواریث میں صرف ذوی الفروض اور عصبات کا حصہ بیان کیا ہے۔ جواب یہ ہے کہ آیت "وأولو الأرحام بعضهم أولى ببعض" کی بنا پر اولی ہونا ثابت ہے۔

قولہ وهو كل قريب الخ رحم اصل میں عورت کے پیٹ کا وہ حصہ ہے جہاں بچہ رہتا ہے۔ پھر ان لوگوں کو ذوی الارحام کہنے لگے جو رحم سے پیدا ہوں اور ان سے رشتہ داری ہو۔ علامہ شامی فرماتے ہیں کہ ذوی الارحام مطلقاً رشتہ داروں کو کہتے ہیں خواہ ان سے کسی قسم کی رشتہ داری ہو اصطلاح میں ذوی الارحام ہر اس رشتہ دار کو کہتے ہیں جو نہ ذوی الفروض سے ہو اور نہ عصبہ ہو، اس میں چار قسم کے لوگ ہیں (۱) جو میت کی طرف منسوب ہوں جیسے نواسیاں پوتیاں (۲) جن کی طرف میت منسوب ہو جیسے نانا، نانی (۳) جو میت کے والدین میں سے کسی ایک کی طرف منسوب ہوں جیسے بہن کی اولاد، بھائیوں کی بیٹیاں، اخیافی بھائیوں کے بیٹے (۴) جو میت کے دادا، نانا یا دادی نانی کی طرف منسوب ہوں جیسے پھوپھیاں، خالائیں، ماموں، یہ سب لوگ ذوی الارحام میں داخل ہیں۔

ولا يرث مع ذي سهم وعصبة سوى أحد الزوجين لعدم الرد عليهما ورتبتهم

اور وارث نہیں ہوتا کسی صاحب فرض اور عصبہ کے ساتھ سوائے شوہر یا بیوی کے ساتھ کے ان پر رد نہ ہونے کی وجہ سے اور ان کی ترتیب

كترتيب العصبات والترجيح بقرب القرابة ثم بكون الأصل وارثا وعند اختلاف جهة القرابة

عصبات کی ترتیب کی طرح ہے اور ترجیح قرابت کے قرب سے ہے پھر اصل کے وارث ہونے سے اور جہت قرابت کے اختلاف کے وقت

فلقرابة الأب ضعف قرابة الأم وإن اتفق الأصول فالقسمة على الأبدان

باپ کی قرابت والے کے لئے دوگنا ہے ماں کی قرابت والے سے اور اگر اصول ایک ہی ہوں تو تقسیم افراد کے لحاظ سے ہوگی

وإلا فالعدد منهم والوصف من بطن يختلف.

ورنہ عدد ان سے لیا جائے گا اور وصف اس بطن سے جس میں اختلاف ہو۔

تشریح المتن قولہ ولا یرث الخ ذوی الارحام کسی صاحب فرض اور عصبہ کے ساتھ وارث نہیں ہوتا البتہ شوہر اور بیوی کے ساتھ کہ اگر ان کے ساتھ ہوں تو چونکہ یہ دونوں صاحب فرض ہیں مگر ان کے ساتھ وارث ہوتا ہے وجہ یہ ہے کہ شوہر اور بیوی کو باقی مال رد نہیں کیا جاتا۔ بخلاف دوسرے ذوی الفروض کے کہ ان کے حصے سے جو مال بچتا ہے وہ انہی پر حسب حصص دوبارہ رد کیا جاتا ہے۔

قولہ ورتبتهم الخ ذوی الارحام کی ترتیب عصبات کی ترتیب کی طرح ہے لہٰذا پہلے میت کی اولاد مقدم ہوگی پھر اصل

یہ بچہ اصل میت یعنی جد فاسد اور جدات فاسدہ یعنی میت کے والدین کا جز یعنی پھوپھی یا سوتیلی، حقیقی یا علاتی بھن بھائیوں کی اولاد پھر چچا کی اولاد جد صحیح کی اولاد یعنی پھوپھی خالہ ماموں چچا کی لڑکیاں وغیرہ، باپ کے ماموں، خالہ وغیرہ۔

قولہ والترجیح الخ ذوی الارحام میں سے جو قریب ہو، یعنی قرابت کے رشتہ سے بڑھ کر ہو وہ مقدم ہوگا۔ اگر قرب میں برابر ہوں تو پھر یہ دیکھا جائے گا کہ اس کی اصل وارث ہے کہ نہیں۔ اگر وارث ہو تو اس کو مقدم کرتے ہیں جس کی اصل وارث ہے، مثلاً اگر بھتیجی کی بیٹی اور بھتیجے کی بیٹی ہو تو وارث ہوگی، اور دوسری محروم رہے گی۔ کیونکہ اس کی اصل یعنی برادر عصبہ ہے، اور بھتیجی وارث نہیں ہے وہ محروم ہے۔ (احسن)

قولہ وعند اختلاف الخ جب ذوی الارحام کی جہت قرابت میت سے مختلف ہو تو جس کی قرابت باپ کی طرف سے ہو اسکو دوگنا ملے گا۔ اور جس کی قرابت ماں کی طرف سے ہو اس کو ایک حصہ ملے گا مثلاً پھوپھی باپ کی طرف سے اور خالہ ماں کی طرف سے ہو تو پھوپھی کو دو تہائی اور خالہ کو ایک تہائی ملے گی۔ (احسن)

قولہ وان اتفق الخ اگر ذوی الارحام کی جہت ایک ہو تو ان کی تعداد پر تقسیم کریں گے مثلاً ایک بہن کی اولاد اور ایک بھائی کی اولاد ہو تو سب برابر تقسیم کریں گے اگر سب مذکر ہوں یا سب مؤنث ہوں۔ اور اگر کچھ مذکر اور کچھ مؤنث ہوں تو مرد کو عورت سے دوگنا ملے گا، اور اگر ان کے اصول میں مذکر اور مؤنث ہونے کی صفت میں اختلاف ہو تو بعض کی اصل مرد اور بعض کی اصل عورت ہو تو جس بطن میں اختلاف ہوگا اس بطن کو اعتبار کر کے حصہ لینے کے طریقے پر تقسیم کیا جائے گا۔ پھر ایک کا حصہ اس کے فروع کو دیا جائے گا۔ (محمد حنیف غفرلہ گنگوہی)

والفروض بنصف وربع وثلثان وثلث وسدس ومخارجها بثمان النصف

اور فروض یہ ہیں آدھا چوتھائی آٹھواں دو تہائی تہائی چھٹا اور ان کے مخارج ہوتا ہے آدھے کے لئے

اثنين وثمانية وثلثة وستة سبعها وثلثا عشر واربعة وعشرون بالاختلاط

دو، چار اور آٹھ اور تین اور چھ اور ... کے لئے اپنے اپنے مخارج ... اور دو اور چوبیس کا عدد ہے اختلاط کی صورت میں

مخارج فروض کا بیان

قولہ والفروض الخ یہاں سے مخارج فروض بیان کرتا ہے جس کی تقسیم کرنے میں ضرورت پیش آتی ہے مخرج وہ عدد کہتے ہیں جس سے کوئی کسر یعنی حصہ جیسے نصف یا ثلث یا ربع نکل سکے اور اس سے کم عدد سے نہ نکلے اور ان حصوں کو کہتے ہیں جو قرآن پاک میں جو حصے مذکور ہیں وہ دو طرح کے ہیں ایک قسم کے نصف ربع ثمن اور دوسری قسم کے ثلثان ثلث سدس ان کے مخارج کی تفریح یہ ہے کہ آدھے کیلئے مخرج دو کا عدد ہے اور چوتھائی کیلئے چار کا اور آٹھویں حصہ کیلئے آٹھ کا اور دو تہائی اور ایک تہائی کے لئے تین کا اور چھٹے حصے کیلئے چھ کا۔ جب مسائل میں ان فروض میں سے ایک ایک آئے تو مخرج اس کا ہوگا مثلاً میت نے بیٹا چھوڑا اور شوہر چھوڑا تو اس صورت میں مذکورہ میں سے صرف شوہر کیلئے نصف ہے اس کا مخرج دو ہوگا اور جب ان فروض میں سے جب دو دو یا تین تین آئیں اور سب ایک ہی قسم کے ہوں تو ان کا مخرج ان میں سے چھوٹے عدد کا مخرج ہے مثلاً میت نے شوہر اور ایک لڑکی اور ایک بیٹا چھوڑا تو شوہر کو ربع اور بیٹی کو نصف ملے گا یہاں نصف اور ربع جمع ہوئے جن میں چھوٹا عدد چار ہے یہی ان کا مخرج ہوگا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

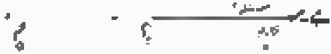

[illegible]

وتعول بواحدة لستة الى عشرة وترا وشفعا واثنا عشر الى سبعة عشر وترا واربعة وعشرون الى سبعة وعشرين

اور عول سے چھ کا عدد دس تک جاتا ہے [illegible]

عول کا بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

فائدہ [illegible]

وان	انکسر	حظ	فریق	ضرب	وفق	معدد	فی	مبلغ	[illegible]	وعلی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

کسر پوری کرنے کی ترکیب

تشریح الفقہ قولہ وان انکسر [illegible]

[illegible] (تسہیل تحریر)

قولہ [illegible]

تہائی یعنی چار ملیں گے اور چار کی تین پر بلا کسر تقسیم ہو جاتا ہے تو ضرب کی ضرورت نہیں صورت یہ ہے

مسئلہ ۱۲		
[illegible]	[illegible]	[illegible]

لیکن اگر بعد تقسیم وقت ضرب کی ضرورت ہوئی تو ہم دیکھیں گے کہ کسر کسی ایک فریق پر ہے یا زائد پر، اگر ایک ہی فریق پر ہو تو اس فریق کے سہام اور روس میں نسبت کو دیکھیں گے اگر توافق کی نسبت ہو تو وفق روس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اور اگر مسئلہ میں عول ہو تو عول میں ضرب دیں گے مثلاً میت نے والدین اور دس لڑکیاں چھوڑیں تو ماں باپ کا سدس سدس ہے اور لڑکیوں کو دو ثلث یعنی مسئلہ چھ سے ہوا کیونکہ سدس اور ثلثان دونوں ہیں باپ ایک ایک ہوا تقسیم ہے لیکن دس لڑکیوں پر چار منقسم نہیں ہوتے تو اس کا وفق لیں گے اور روس یعنی دس کا نصف اور سہام یعنی چار میں توافق بالنصف ہے کیونکہ چار کو اور دس کو دو عدد فنا کرتا ہے پس وفق روس یعنی پانچ کو اصل مسئلہ یعنی چھ میں ضرب دیں گے جس سے تیس حاصل ہوں گے اور وفق روس (پانچ) کو سہام سے ضرب دے کر تقسیم کریں گے ہر ایک کو پانچ پانچ ملیں گے اور لڑکیوں کو مجموعہ بیس ملے اور ہر ایک کو دو صورت یہ ہے

مسئلہ ۶ تصحیح ۳۰		
اب	ام	۱۰ بنات
۱	۱	۴
۵	۵	۲۰

عول کی مثال یہ ہے

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳ تصحیح [illegible]			
زوج	اب	ام	۱۰ بنات
۳	۲	۲	۸
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۴۰

وإلا فالعدد في المخرج فالمبلغ مخرج وإن تعدد الكسر ونقل ضرب وجه فوق سدس فالأكثر

ورنہ کل عدد روس کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں حاصل ضرب تصحیح ہوگا اور اگر کئی فریق پر کسر ہو تو ان کے وفق کو ضرب دیا جائے گا یا تماثل کہ اصل ہوگا اور ضرب دے کر

وإن توافق طرفان زدنا فالعدد في الوفق ثم وفقه ثم المبلغ في المخرج ونحوها

اور اگر دو فریق موافق ہوں تو وفق ایک عدد کو دوسرے عدد میں ضرب کرتے ہیں پھر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں اور عول ہو تو اس میں ضرب دیں گے

تشریح المتن قولہ وإلا فالعدد الخ اگر کسر ایک ہی فریق پر ہو لیکن عدد روس اور سہام میں توافق نہ ہو بلکہ تباین ہو تو جس فریق کے سہام میں کسر ہے اس کے کل عدد روس کو اصل مسئلے میں ضرب دیں گے اور اگر اصل مسئلے میں عول ہو تو عول میں ضرب دیں گے مثلاً میت نے والد اور پانچ لڑکیاں چھوڑیں تو والد کو چھٹا حصہ یعنی ایک اور پانچ لڑکیوں کو دو تہائی یعنی چار ملے اور لڑکیوں والے فریق کے سہام میں کسر ہے اور سہام (چار) اور عدد روس (پانچ) میں تباین ہے پس عدد روس یعنی پانچ کو اصل مسئلہ یعنی چھ سے ضرب دیں گے۔ صورت یہ ہے

مسئلہ ۶ تصحیح ۳۰		
اب	ام	۵ بنات
۱	۱	۴
۵	۵	۲۰

عول کی مثال یہ ہے

مسئلہ ۶ عول ۷ تصحیح ۳۵	
زوج	۵ اخوات
[illegible]	[illegible]

قولہ وإن تعدد الکسر الخ اگر دو یا اس سے زیادہ فریقوں پر کسر ہو تو جس جس فریق پر کسر ہو ان کے عدد سہام اور عدد روس میں مثل سابق نسبت کا لحاظ کریں گے اور ان میں جو حاصل ہو عدد اس کو اصل مسئلہ میں سے کسی ایک کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے مسئلہ کی ہو جائیگی مثلاً میت نے چار لڑکیاں، تین جدات اور تین چچا چھوڑے تو چونکہ سدس اور ثلثان جمع ہونے کے سبب سے اصل مسئلہ چھ سے ہوا

[illegible] (چار) [illegible] (تین) [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

قولہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

قولہ و اذا انکسر ... اگر کسر دو یا زیادہ فریقوں پر واقع ہو جائیں ... کسی ایک عدد کو دوسرے عدد میں ضرب دیں گے پھر اس کے حاصل ضرب کو تیسرے عدد میں ضرب دیں گے، پھر اس کے حاصل ضرب کو چوتھے عدد میں ضرب دیں گے، پھر اس کے حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اور عول ہو تو اس میں ضرب دیں گے مثلاً میت نے دو بیویاں چھ دادیاں دس لڑکیاں اور سات چچا چھوڑے تو اصل مسئلہ چوبیس ہے، بیویوں کا حصہ (ثمن) تین ہیں ... اور ان کے عدد روس میں ... ان کے کل عدد روس (دو) کو محفوظ کر لیا ... دادیوں کا (سدس) چار ... (ثمن) کو محفوظ کیا ... (سولہ) ... ان کے عدد روس دس اور سہام میں توافق ... (پانچ) کو محفوظ کر لیا ... تو ... عدد ہو گئے ... ایک دوسرے سے ضرب دینا چاہئے ... پھر حاصل ضرب ... پھر ... عدد کو ... سے ضرب دیا ... مسئلہ چوبیس میں ضرب دیا ... ہر فریق کے حصہ میں ضرب دیا ... لڑکیوں کے سولہ میں اور چچاؤں کے ایک ... اور ... کو محفوظ ... میں ... اور سات کو محفوظ ... تیرہ ... اور ... میں ... اور ... گے۔

صورت یہ ہے۔

مسئلہ ۲۴ تصح ۸۴۰

جدات	بنات	عمام	زوجات
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

وَمَا فَضَلَ يُرَدُّ عَلَى ذَوِي الْفُرُوْضِ بِقَدْرِ سِهَامِهِمْ اِلَّا عَلَى الزَّوْجَيْنِ فَمَنْ كَانَ مَنْ يُرَدُّ عَلَيْهِ جِنْسًا وَاحِدًا

اور جو بچ جائے وہ لوٹایا جائے ذوی الفروض کو ان کے سہام کے مطابق سوائے زوجین کے پس اگر ہو جن پر رد کیا جائے واحد

فالفضلة	بين	زوجيهم	كجنس	از	اختص
تو مسئلہ میں کی مقدار کے موافق	ہوگا	جیسے	وہ	بیچارے	وہ ...

مسائل رد کی تفصیل

تشریح الفقہ: قولہ وما فضل الخ۔ یہاں سے مسائل رد بیان کر رہے ہیں ... کی ضد ہے کیونکہ عول میں سہام مخرج سے زیادہ ہوتے ہیں اور رد میں مخرج سہام سے زیادہ ہوتا ہے۔ رد کی اصطلاحی تعریف یہ ہے "صرف الفاضل من الفروض النسبية بقدر حقوقهم عند عدم العصبة" یعنی ... کے بعد جو کچھ ذوی الفروض سے بچ رہے وہ مال انہی پر ان کے حصوں کے مطابق صرف کر دینا ... ہے اس میں نسبیہ کی قید احترازی ہے ... ذوی الفروض ... ان پر ... اسی لئے زوجین پر رد نہیں ... کیونکہ ان سے ... ہے ... کرام کا ... اختلاف ... ہے حضرت ... کے نزدیک ذوی الفروض پر کسی حال میں بھی ... ہوگا بلکہ ... بیت المال کا ہے ... امام شافعی اور ... کا بھی یہی قول ہے۔

قولہ الا علی الزوجین الخ۔ ... میں اختلاف ... ہے ... کے زمانہ میں ... بیت المال ... غیر منتظم ... ہو ... بقدر حقوق ... متاخرین ... نے ... سے نقل کیا ہے کہ ... ہے ... میں بھی یہی ہے۔

قولہ فمن کان الخ۔ مسائل ... چار قسم ... ہوں گی ... ایک جنس کے لوگ ... ہوں ... ہو ...

[illegible] مسئلہ [illegible] ایک جنس [illegible] ہوں [illegible] جن کا [illegible] صرف ایک [illegible] کے ساتھ [illegible] لا یرد علیہ [illegible]

کے ساتھ [illegible] لا یرد علیہ بھی ہو۔

دوسری صورت [illegible] یہ ہے کہ اگر مسئلہ میں صرف ایک ہی جنس کے [illegible] ہوں اور کوئی لا یرد علیہ ہو تو اس صورت میں مسئلہ ان کے سہام [illegible] کے مطابق ہوگا [illegible] اصل مسئلہ [illegible] ہوتا ہے [illegible]

[illegible]

وإلا فمن سهامهم فمن اثنين لو سدسان ومن ثلاثة لو ثلث وسدس ومن أربعة لو نصف وسدس

ورنہ ان کے سہام کے [illegible] ہوگا [illegible] اگر دو سدس ہوں [illegible] اور چار [illegible] اگر [illegible] اور چھٹا ہو

ومن خمسة لو ثلثان وسدس أو نصف وسدسان أو نصف وثلث وإن كان مع الأول من لا يرد عليه

اور پانچ سے اگر دو تہائی اور چھٹا [illegible] آدھا اور دو چھٹے [illegible] آدھا اور تہائی ہوں، اور اگر پہلی [illegible] کے ساتھ وہ جس پر رد نہیں ہوتا

اعط فرضه من أقل مخارجه ثم اقسم الباقي على من يرد عليه كزوج وثلاث بنات وإن لم يستقم

[illegible] اس کا فرض اقل مخارج سے [illegible] تقسیم [illegible] جیسے شوہر اور تین بیٹیاں اور اگر [illegible]

فإن وافق رؤوسهم فاضرب وفق رؤوسهم في مخرج من لا يرد عليه كزوج وست بنات وإلا فاضرب

تو پھر [illegible] ان کے [illegible] لا یرد علیہ کے مخرج میں جیسے شوہر اور چھ بیٹیاں [illegible] ضرب دے

كل رؤوسهم في مخرج فرض من لا يرد عليه كزوج وخمس بنات.

کل [illegible] کو [illegible] لا یرد علیہ کے فرض کے مخرج میں جیسے شوہر اور پانچ بیٹیاں۔

تشریح المسئلہ [illegible] قولہ والا [illegible] دوسری قسم کا بیان ہے کہ اگر مسئلہ میں صرف من یرد علیہ ہوں اور جنس واحد کے نہ ہوں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قولہ وان کان مع الاول [illegible] تیسری قسم کا بیان ہے کہ اگر مسئلہ میں ایک جنس کے [illegible] کے ساتھ [illegible] بھی ہو [illegible]

لا یرد علیہ [illegible] تقسیم [illegible]

[illegible] تقسیم [illegible]

[illegible]

[illegible] اصل مسئلہ [illegible]

[illegible] سہام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وهو مع الثاني من لا يرد عليه فاقسم ما بقي من مخرج فرض من لا يرد عليه على مسألة من يرد عليه

[illegible]

كزوج وأربع جدات وست أخوات لأم وإن لم يستقم فاضرب جميع مسألة من يرد عليه

[illegible]

في مخرج فرض من لا يرد عليه كأربع زوجات وتسع بنات وست جدات ثم اضرب سهام من لا يرد عليه

[illegible]

في مسألة من يرد عليه وسهام من يرد عليه فيما بقي من مخرج فرض من لا يرد عليه وإن انكسر فصحح كما مر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وإن مات البعض قبل القسمة فتصحح مسئلة الميت الأول وتعطى سهام كل وارث ثم تصحح

اور اگر مر جائے بعض ورثہ تقسیم سے پہلے تو صحیح کر میت اول کے مسئلہ کو اور دے ہر وارث کا حصہ پھر صحیح کر

مسئلة الميت الثاني وتنظر بين ما في يده من التصحيح الأول وبين التصحيح الثاني ثلثة أحوال

میت ثانی کا مسئلہ اور لحاظ کر جو میت ثانی کے پاس ہے تصحیح اول سے اور تصحیح ثانی میں تین باتوں کا

فإن استقام ما في يده من التصحيح الأول على التصحيح الثاني فلا ضرب وصحتا من تصحيح الميت الأول

پس اگر مستقیم ہو تصحیح اول میں سے وہ جو اس کے پاس ہے تصحیح ثانی پر تو ضرب کی ضرورت نہیں اور دونوں مسئلے میت اول کی تصحیح سے صحیح ہوں گے

وإن لم يستقم فإن كان بينهما موافقة فاضرب وفق التصحيح الثاني في كل التصحيح الأول

اور اگر مستقیم نہ ہو تو اگر ان میں موافقت ہو تو ضرب دے تصحیح ثانی کے وفق کو تصحیح اول کے کل میں

وإن كان بينهما مباينة فاضرب كل التصحيح الثاني في التصحيح الأول فالمبلغ مخرج المسئلتين

اور اگر ان میں مباینت ہو تو ضرب دے کل تصحیح ثانی کو تصحیح اول میں پس حاصل ضرب دونوں مسئلوں کا مخرج ہوگا

واضرب سهام ورثة الميت الأول في التصحيح الثاني أو في وفقه

اور ضرب دے میت اول کے ورثہ کے سہام کو تصحیح ثانی میں یا اس کے وفق میں

وسهام ورثة الميت الثاني في نصيب الميت الثاني أو في وفقه

اور میت ثانی کے ورثہ کے سہام کو میت ثانی کے نصیب میں یا اس کے وفق میں

مناسخہ

تشریح الفقہ قولہ وإن مات البعض الخ یہاں سے مناسخہ کے احکام بیان کر رہے ہیں۔ مناسخہ نسخ سے ہے بمعنی نقل و تحویل۔ یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ ... [illegible]

[illegible]

سہام سے پھر ثانی مسئلہ تصحیح کی اور میت ثانی اور اس کی تصحیح میں غور کیا تو مسئلہ اولیٰ کی تصحیح نصف ربع اور سدس کے اجتماع کی وجہ سے بارہ سے ہوئی اور ہر طرف کے حصے بہن کی طرح کہ زوج کے تین سہم اور بنت کے چھ اور ماں کے دو ہوئے ایک سہم باقی رہا اس کو بھی ان کے سہام کے مطابق رد کر دیا تو عمل رد کی ضرورت پڑی سو اس مسئلہ میں بن بیوی کی دو جہتوں کے ساتھ بہن یا بیوی ہے تو بنتی بنت اور ام کیساتھ ہوا تو زوج کا حصہ اصل مخرج یعنی بارہ سے دیا اور بن بیوی کا مسئلہ بھی چار ہے اس لئے کہ اگر ربع سے تصحیح نظر کریں تو مسئلہ چار سے ہے۔ نصف یعنی تین بنت کا فرض ہے اور سدس یعنی ایک ام کا ہے تو بن بیوی کا مسئلہ چار ہوا اور زوج کو دینے کے بعد تین باقی ہے وہ بن بیوی کے حصے پر مستقیم نہیں تو بن بیوی کے فرض کے مخرج میں بن بیوی کے مسئلہ کو یعنی چار کو ضرب دینے کی ضرورت پڑی اور بن بیوی کے فرض کا مخرج بھی چار ہے تو چار کو چار میں ضرب دینے سے ۱۶ حاصل ہوئے۔ اب زوج کا حصہ چار میں سے ایک تھا جب اس کو مسئلہ بن بیوی یعنی چار میں ضرب دیا تو چار ہی ہوئے اور بن بیوی کا حصہ مخرج فرض کا باقی تین میں ضرب دیا تو ماں کا حصہ چار میں سے ایک تھا جب اس کو تین میں ضرب دیا تو جو مخرج سے باقی ہے تین ہی حاصل ہوئے اور بیٹی کا حصہ تین تھا جب اس کو تین میں ضرب دیا تو نو حاصل ہوئے پس اس تقسیم سے زوج کو چار سہم حاصل ہوئے اور ماں کو تین اور بیٹی کو نو پھر ہم نے میت ثانی کے مسئلہ کی تصحیح کی یعنی زوج ثانی اور اس کی تصحیح چار سہم سے پائی کیونکہ اس کی زوجہ کا ربع ہے اور اس کی ماں کا حصہ باقی مال کا تہائی ہے اور باقی باپ کا حصہ ہے اس کے بعد ہم نے زوج کے ما فی الید سہام میں غور کیا تو چار سہام پائے جو اس کے ورثہ پر بلا کسر مستقیم ہیں ان میں سے ایک سہم زوجہ کا ہے اور ماں کا ایک اور باقی دو سہم باپ کے تو اس تصحیح میں ضرب کی ضرورت نہیں پڑی اور پہلا مسئلہ ہی سولہ سے صحیح ہو گیا پورے مسئلہ کی صورت یہ ہے۔ (تکملۃ الاحکام جلد دوم)

مسائل مناسخہ

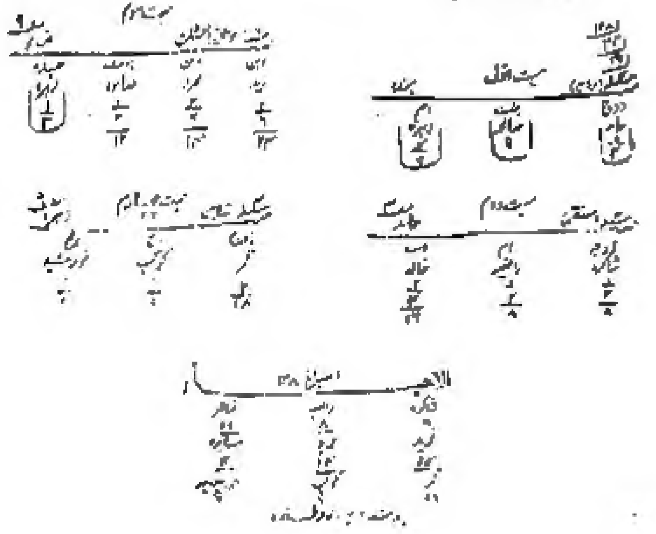

ويعرف حظ كل فريق من التصحيح بضرب ما كان لكل من اصل المسألة فيما ضربته

[illegible]

في اصل المسألة وحظ كل فرد منه بنسبة سهام كل فريق من اصل المسألة الى عدد رؤسهم مفردا

[illegible]

ثم تعطى بمثل تلك النسبة من المضروب بكل فرد

[illegible]

تصحیح میں سے ہر فریق کے حصوں کو شناخت کا طریقہ

[illegible]

[illegible]

تصحیح سے ہر فریق کے ہر فرد کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ

[illegible]

وَإِنْ أَرَدْتَ قِسْمَةَ التَّرِكَةِ بَيْنَ الْوَرَثَةِ أَوِ الْغُرَمَاءِ فَاضْرِبْ سِهَامَ كُلِّ وَارِثٍ مِنَ التَّصْحِيحِ فِي كُلِّ التَّرِكَةِ

اور اگر تو چاہے ترکہ تقسیم کرنا ورثہ میں یا قرضخواہوں میں تو ضرب دے تصحیح سے ہر وارث کے سہام کو کل ترکہ میں

ثُمَّ اقْسِمِ الْمَبْلَغَ عَلَى التَّصْحِيحِ وَمَنْ صَالَحَ مِنَ الْوَرَثَةِ فَاطْرَحْهُ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ وَاقْسِمِ الْبَاقِيَ عَلَى سِهَامِ مَنْ بَقِيَ

پھر تقسیم کر دے مبلغ کو تصحیح پر جس نے صلح کر لی ورثہ میں سے تو اس کو معدوم فرض کر کے تقسیم کر باقی کو باقی ورثہ کے سہام پر

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ

تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس کی نعمت سے انجام پاتے ہیں نیک کام اور درود و سلام ہو اس کے رسول محمد ﷺ پر

خَيْرِ خَلْقِهِ وَآلِهِ أَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

جو بہترین خلق ہیں اور آپ کی تمام آل پر جو پاک صاف ہیں۔

ورثہ پر تقسیم ترکہ کی ترکیب

تشریح المطلب: قولہ وان اردت الخ: اگر میت کا ترکہ ورثہ میں تقسیم کرنا ہو تو تصحیح میں سے ہر ایک وارث کا حصہ ترکہ میں ضرب دیجئے اور حاصل ضرب کو تصحیح پر تقسیم کر دیجئے جو خارج قسمت ہوگا وہی اس وارث کا حصہ ہوگا۔ مثلاً میت نے ماں باپ اور دو لڑکیاں چھوڑیں اور ترکہ سات روپے ہے، مسئلہ چھ سے ہوا ایک سہم باپ کا ہے اس کو ترکہ یعنی سات میں ضرب دیجئے تو حاصل ضرب سات ہوا اس کو چھ پر تقسیم کیجئے تو حاصل ایک روپیہ ہوا یہی باپ کا حصہ ہوا۔

تخارج کا بیان

قولہ ومن صالح الخ: کوئی وارث ترکہ میں سے کسی مقدار پر صلح کر لے تو اس کے سہام کو کل تصحیح سے نکال کر باقی ترکہ باقی ورثہ پر تقسیم کیا جائے گا جیسے شوہر، ماں اور چچا وارث ہوں اور شوہر نے کسی مقدار پر صلح کر لی تو باقی ترکہ ماں اور چچا کے درمیان تین حصے ہو کر تقسیم ہوگا، ماں کو دو اور چچا کو ایک حصہ ملے گا۔

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين
قد وقع الفراغ من شرح السراجية التي ثالث عشر ماه ... والحمد لله وحده
والصلوة على من لا نبي بعده

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی

... ذی الحجہ ...

دارالاشاعت کی مطبوعہ فقہی کتب ایک نظر میں

خواتین کے مسائل اور ان کا حل ۲ جلد ——— مولانا مفتی ثناء اللہ محمود ————— [illegible]

فتاویٰ رحیمیہ ۳ حصے ——— حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری

کتاب الکفالۃ والنفقات ——— مولانا عمر احمد عثمانی

تسہیل الضروری لمسائل القدوری ——— مولانا محمد عاشق الٰہی البرنی

بہشتی زیور مدلل مکمل ——— حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

فتاویٰ رحیمیہ اردو ۱۰ حصے ——— مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری

فتاویٰ رحیمیہ انگریزی ۳ حصے ——— 〃 〃 〃 〃

فتاویٰ عالمگیری اردو ۱۰ جلد ——— شیخ نظام

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۱۲ حصے ۲ جلد ——— مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۲ جلد کامل ——— مولانا مفتی محمد شفیع رح

اسلام کا نظام اراضی ——— 〃 〃 〃

مسائل معارف القرآن (تفسیر معارف القرآن میں قرآنی احکام) 〃 〃 〃

انسانی اعضاء کی پیوندکاری ——— 〃 〃 〃

پراویڈنٹ فنڈ ——— 〃 〃 〃

خواتین کے لئے شرعی احکام ——— [illegible] تھانوی رح

بیمہ زندگی ——— مولانا مفتی محمد شفیع رح

رفیق سفر (سفر کے آداب واحکام) 〃 〃 〃

اسلامی قانون نکاح، طلاق، وراثت ——— ڈاکٹر تنزیل الرحمن [illegible]

[illegible] ——— [illegible]

نماز کے آداب واحکام ——— انعام اللہ خان مرحوم

قانون وراثت ——— مولانا مفتی رشید احمد صاحب

ڈاڑھی کی شرعی حیثیت ——— حضرت مولانا [illegible] صاحب

اصح النوری شرح قدوری کامل ——— مولانا محمد حنیف گنگوہی

دین کی باتیں یعنی مسائل بہشتی زیور ——— مولانا اشرف علی تھانوی رح

ہمارے عائلی مسائل ——— مولانا محمد تقی عثمانی صاحب

تاریخ فقہ اسلامی ——— شیخ محمد خضری

[illegible] شرح کنز الدقائق ——— مولانا محمد حنیف گنگوہی

احکام اسلام عقل کی نظر میں ——— مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح

حیلہ ناجزہ یعنی عورتوں کا حق تنسیخ نکاح 〃 〃 〃 〃

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار کراچی ● اسلامی دینی کتب کا مرکز